فہرست مضامین فتوح المصر

کتب خانہ عبیدیہ بلاک نمبر 3
ڈیرہ غازی خان

بعون خلاق کون و مکان و فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

فتح الرحمن

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مرتبہ طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من المسلمین و نصر الانصار والمہاجرین علی عداء الدین و فضلنا علی امم السابقین بان امنا بخاتم النبیین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و حبیبہ محمد سید المرسلین و شفیع المذنبین و آلہ الذین ہم سفینۃ النجاۃ عن تلاطم امواج الابتلاء فی الدنیا والدین واصحابہ الذین بذلوا جہدہم فی ترویج احکام الشرع المبین اما بعد مخفی نہ رہے کہ یہ فاقد الادراک والتمیز اضعف عباد اللہ رب المشرقین سید مہدی حسین النقوی المداری السید نپوری ابن منشی محمد حسین صانہ اللہ عن کل شین خدمت ارباب صدق وصفا مین التماس کرتا ہی کہ اس خاکسار کو لسبا اوقات یہ امر جاگزین خاطر تھا کہ کوئی ایسی کتاب خاص زبان عربی کی دیکھنا چاہیے جس سے فی الجملہ استعداد اور مناسبت ترجمہ و علم لغات و محاورات عرب حاصل ہو بالفعل کہ حسن اتفاق سے کتاب فتوح الشام عن مرویات علامہ واقدی علیہ الرحمۃ مع فتوح المصر مطبوعہ کلکتہ جناب عم معظم قبلہ گاہی منشی سید عنایت حسین صاحب مدظلہ العالی تک پہونچی اس حقیر نے جناب ممدوح کی خدمت مین گذارش کیا کہ اگر ترجمہ اس کا عربی سے بہ زبان اُردو ہو جاوے تو ہر کم سواد قلیل الاستعداد اُس کے مضامین کثیر المنفعت سے حظ وافر اٹھاوے نظر بر آن جناب موصوف نے باوجود ضیق فرصت بوجہ مشاغل دنیاوی کے ترجمہ فتوح الشام کا بہ زبان اُردو تحریر فرمایا اور ترجمہ فتوح المصر کا اس احقر کی تحریر پر محول فرمایا چنانچہ حقیر نے امتثالاً للامر ترجمہ فتوح المصر کا بطرز و روش ترجمہ فتوح الشام کے لکھکر جناب موصوف کی خدمت مین گذرانا اور جناب معظم الیہ نے اس کو پسند فرمایا اب ناظرین انصاف پسند کی خدمات مین عرض یہ ہی کہ اگر کسی مقام مین کوئی سقم اور غلطی پاوین تو عیب جوئی سے اغماض فرماوین کا احقر واقعی کم استعداد ہی اور غرض خاص اس ترجمے سے نفع عام پیش نہاد ہی والآن اشرع فی البیان راجیاً برحمۃ اللہ المنان و علیہ التکلان۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے یحییٰ بن شاکر المدنی سے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا اللہ غالب و بزرگ نے سواحل شام کو **عمرو بن العاص** اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون پر لکھا **عمرو بن العاص** نے ایک خط بنام امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص بن وائل السہمی الی امین الامۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو واصلے علی نبیہ الذی اخبربہ الا امیران اللہ جل وعلا فتح علینا ما کان بقی عن الساحل وفتحنا قیساریۃ صلحاً وھرب منہا قسطنطین بن الملک الھرقل باموالہ وذخائرہ وتریہ ورکب المراکب وسار فی البحر ونحن بقیساریۃ ننتظر امرک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور روانہ کیا خط کو **راوی** نے بیان کیا ہے کہ لکھا یزید بن ابی سفیان نے بھی ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے مشعر خبر فتح صور کے اپنے اور بندۂ نیک یوقنا کے ہاتھون پر اور لکھا اُس خط مین حال یوقنا کا اور رہائی دینا اللہ تعالیٰ کا اُنکو قید سے باسیل بن میخائیل کے ہاتھ پر اور مسلمان ہونا باسیل کا اور روانہ کیا اُس خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس پہونچے وہ دونون خط اُنکے پاس اس حالت مین کہ کوچ کیا تھا اُنھون نے حلب سے بارادہ طبریہ کے اور ملے اُنکو خط راہ مین جب کہ اُترے تھے وہ زراعہ مین پس جب پڑھا اُنھون نے خطون کو روشن ہوگیا چہرہ اُنکا بسبب خوشی کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور اُسوقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب کے درانحالیکہ بشارت دیتے تھے اُنکو اُس چیز کی جسکو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کے ہاتھون پر اور لکھا اُس مین حال یوقنا کا اور روانہ کیا خط کو ساتھ عرفجہ بن مازن کے پس سوار ہوئے عرفجہ اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوئے وہ بارادہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور

چلتے رہے رات دن تا اینکہ پہونچے مدینہ مین عرفجہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا مین مدینہ مین اور میرے پاس ایک کپڑا ریشمی رومی تھا کہ فخر کرتا تھا مین اُسکے سبب سے اور میرے سر پر ایک چادر ریشمی بہت اچھی سونے کے تارون کی بُنی ہوئی تھی اور حضرت عمرؓ نکلے تھے مدینۂ منورہ سے بارادہ خود کے پس جب بغور دیکھا مین نے اُنکو پہچانا مین نے اُنکو اور اپنی اونٹنی کو چار زانو بٹھاکر باندھ دیا مین نے اُسکو اور جلدی سامنے آیا مین اُنکے اور سلام کیا مین نے اُنپر پس جواب سلام دیا اُنھون نے مجھکو اور دیکھا میری طرف پس نہین پہچانا مجھکو اور کہا کہ کون شخص ہی مین نے کہا کہ مین عرفجہ بن مازن ہون پس کہا اُنھون نے کہ ای بیٹے مازن کے آیا نہین تھی تمکو اچھی پیروی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تحقیق یہ کپڑا ریشمی حرام ہی ہم مردون پر کسواسطے کہ اس کپڑے کی صلاحیت اور زیبائش سوائے عورتون کے اور کسی کو نہین ہی اور یہ تمھارے پاس ہی اسکو تصدق کرو تم فقراے مدینہ طیبہ پر آگاہ ہو قسم ہی کہ داخل ہوا تھا مین ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین اُس حالت مین کہ آپ آرام فرماتے تھے ایسے تخت پر جو بنا گیا تھا خرمے کے پوست سے اور نہین تھی درمیان بدن مبارک اور اُس تخت کے کوئی چیز اور نشان بن گیا تھا بسبب اُسکے آپکی جلد نرم اور نازک مین پس رویا مین یہ حال دیکھکر تب آپنے فرمایا کہ ای عمرؓ کس چیز نے رُولایا تمکو مین نے کہا کہ قسم ہی خدا کی یا رسول اللہ بیشک مین جانتا ہون اس امر کو کہ آپ بزرگ ہین نزدیک اللہ کے کسریٰ اور قیصر سے اور وہ دونون عیش کرتے ہین مملکت دُنیا مین اور آپ اللہ کے رسول ہو کر اس حالت مین ہین پس فرمایا آپنے کہ ای عمرؓ آیا نہین راضی ہو تم اس امر سے کہ دنیا اُن لوگون کے واسطے ہو اور آخرت ہمارے لیے عرفجہ نے بیان کیا ہی کہ دیا مین نے خط حضرت عمرؓ کو پس اُنھون نے کھولکر پڑھا اُسکو جب پڑھ چکے خط چمکنے لگا چہرہ اُنکا اور بہت خوش ہو کر حمد اور شکر اللہ کا بجا لائے پھر گیا مین اپنی خالہ کے گھر مین جنکا نام عفیرہ بنت ابی ایوب الانصاری تھا پس شب گذرانی مین نے وہان اور جب صبح ہوئی بُرا جانا مین نے اس امر کو کہ جاؤن مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت سے یعنی وہ کپڑا ریشمی پہنے ہوئے پس دیدیا مین نے وہ کپڑا اور عمامہ اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے اُنکو کہ اسکو بیچ کر تصدق کرین فقراے مدینہ طیبہ پر اور نکلا مین بارادہ جانے کے حضرت عمرؓ کے پاس پس جب آیا مین اُنکے پاس سلام کیا مین نے اُنپر پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجھکو اور دیکھکر ہنسے اور کہا کہ ای بیٹے مازن کے وہ ریشمی کپڑا کیا کیا تم نے مین نے کہا کہ یا امیر المؤمنین دیدیا مین نے اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے واسطے بیچنے اور تصدق کرنے اُسکے فقرا اور مساکین مدینہ طیبہ پر پس پڑھا حضرت عمرؓ نے یہ آیہ وما تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم بعد اُسکے حکم کیا مجھکو بیٹھنے کا پس بیٹھ گیا مین اور منگایا اُنھون نے قلم اور دوات اور کاغذ اور لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ رضؓ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبۃ للمتقین من عبد اللہ امیر المؤمنین الی ابی عبیدہ

عامر بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلے علی نبیہ وقد فرحت بما فتح اللہ علی المسلمین مما
وعدنا بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنوز قیصر وسیفتح علینا کنوز کسری ان شاء اللہ تعالی وقد بلغنی ان بات
الاعراب قد استندوا الی الدنیا وزینتہا وتمسکوا بذیل غرورہا ونسوا الجنۃ وقصورہا ورفلوا فی ثیاب الدیباج واکلوا الحلو
وخبز الحنطۃ والہاہم ذلک عن الاخرۃ حتی تہاونوا بالصلوۃ ونسوا المفترضات فجز والہم اعناق الہم واغلظ علیہم
ولا تکن لہم حاملا فیطمعوا فیک ومن اخل بشیء مما افترضہ اللہ علیہ فاقم فیہ حد اللہ عز وجل واعلم انک
راع وکل راع مسئول عن رعیتہ وکونوا من الذین ذکرہم اللہ عز وجل فی کتابہ العزیز اذ یقول الذین ان مکناہم
فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور وقد قال فیک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ابو عبیدۃ امین ہذہ الامۃ فاعط الامانۃ حقہا ومن ترک صلوۃ فاضرب علیہا ولقد کان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یحدثنا ونحدثہ فاذا حضرت الصلوۃ فکانہ لم یعرفنا ولم نعرفہ اشتغالا بعظمۃ اللہ تعالی وعنہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اللہ تعالی یقول ان بیوتی فی الارض المساجد وان زواری عمارہا فطوبی لعبد
تطہر فی بیتہ ثم زارنی فحق علی المزور ان یکرم زائرہ وقال صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اتقوا اللہ واعلموا ان اللہ عز وجل
افترض جمیع المفروضات علی من فی الارض الا الصلوۃ فان اللہ عز وجل افترضہا علی السماء واذا قرأت کتابی ہذا
فامر عمرو بن العاص ان یتوجہ الی مصر بعسکرہ وابعث معہ عامر بن ربیعۃ العامری ومشائخ من اصحاب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعتضد بہم عند مشورتہ وابعث من تعتمد علیہ الی ارض ربیعۃ ودیار
الحارث بن صالح واللہ اسال ان یکون لکم عونا ومعینا والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علی جمیع المسلمین۔

راوی نے بیان کیا ہی کہ لپیٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو اور مہر کرکے عرفجہ بن مازن کے حوالے کیا اور حکم کیا انکو
روانگی کا بعد اُسکے کہ حکم کیا اُنکو واسطے دینے زاد راہ کے بیت المال سے عرفجہ نے بیان کیا کہ لیا مین نے خط کو اور سوار
ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا مین تمار کی راہ سے پس ملی مجھکو نزدیک ابار لخم کے ایک قوم اہل وادی القری سے
پس پوچھا مین نے اُنسے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا اُنھون نے کہا کہ ٹھہرے ہین وہ غباغب مین بارادہ روانگی
یہ کے پس چلا اور گذرا مین ابار لخم سے بطلب غوبرا اور جولان کے اور قصد کیا مین نے طبریہ کا پس ملاقی ہوا مین

وقت ضرورت مشورہ کے اور بھیجو اسکو جس پر اعتماد کرتے ہو جانب زمین ربیعہ اور دیار حارث
بن صالح کے اور اللہ سے سوال کرتا ہون مین کہ تم لوگون کے واسطے مدد اور اعانت
کا اور سلامتی ہو تم پر اور رحمت اور برکت جمیع مسلمانون پر ۱۲

بعد چند دن کے ابو عبیدہ بن الجراح سے ار دن مین اور سامنے آکر سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون
نے مجھکو پھر دیا مین نے اُنکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کھول کر پڑھا اُسکو باواز خفی اور جب پڑھ چکے
سب مسلمانون کو جمع کیا اور پڑھا اُنکے سامنے خط کو باواز بلند جب فارغ ہوے اُسکے پڑھنے سے کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے
جب مجھکو معلوم ہوگا کہ چھوڑا ہے کسی شخص نے نماز کو یا چھوڑا ہے اُسنے اُس چیز کو جسکو فرض کیا ہے اللہ تعالی نے اُس پر تو دُرے
لگاؤنگا مین اُسکے پس جب ہوا دوسرا دن پہونچنے خط سے آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے طرابلس سے
پس اُنکو بھی پڑھکر سنا دیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خط امیر المومنین رض کا پھر روانہ کیا اس خط کو پاس عمرو بن العاص
کے اور وہ اُس دن قیساریہ مین تھے پس جب پہونچا اُنکو خط کھول کر پڑھا اُنھون نے اُس کو اور جب مطلع ہوے
وہ اُس امر سے جو اس مین لکھا تھا حکم روانگی کا بجانب مصر کے احتیاط کی اُنھون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہوے
واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہے کہ جب پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا عمرو بن العاص کے
پاس بحکم روانگی مصر کے احتیاط کی اُنھون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہوکر چلے وہ مع اپنے لشکر کے اور ہمراہ اُنکے
یزید بن ابی سفیان اور عامر بن ربیعۃ العامری اور ایک جماعت صحابہ کبار کی تھی اور عبد اللہ یوقنا بھی بجمیعت چار
ہزار سوار کے اپنے ہمراہیون اور بنی عم سے اُنکے ہمراہ تھے **راوی** نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ یوقنا اور اُنکے ساتھیون نے
نہین کوچ کیا تھا ساتھ عمرو بن العاص کے طرف شہر پناہون کے بلکہ اپنے داہنی جانب چھوڑ دیا اُنھون نے جنگل اور
قلعجات رفع اور عریش اور عداد اور رکارہ اور قرمہ کو جو مصر کی راہ مین تھے اور روانہ ہوے وہ بچھیم کو گویا وہ حجاز کا ارادہ
رکھتے تھے اور عنقریب ذکر کرینگے ہم کیفیت فتح ہونے اُن قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالی نے پس جب دُور نکل گئے یوقنا
تا اینکہ پہونچے وہ اس موضع مین جسکو مارغوبرا اور عقبہ ابلا کہتے تھے میل کیا اُنھون نے بطلب زمین مصر کے اور تھی زمین مصر
کی حدود نوبہ سے ساحل بحر اسکندریہ اور عقبہ کبیرہ اور کناایس اور دیر زجاج تک اور یہ تمام مواضع بادشاہت قبط مین تھے
اور اُس زمانے مین بادشاہ قبطیون کا مقوقس بن راعیل تھا اور یہ بادشاہ صاحب عقل اور بزرگی اور تدبیر اور شاگرد
حکیم تاذمون کا تھا اور حکیم تاذمون وہ شخص ہے جسنے بنایا تھا ایک جھانجھ اس ضرورت سے کہ غالب ہوگئے تھے سانپ
مصر کی زمین مین اور خراب کر دیا تھا اُسکو پس بنایا اُس حکیم نے ایک جھانجھ کہ جب حرکت دیتا تھا اُسکو تو سُنی جاتی آواز
اُسکی بفاصلہ ایک پرتاب تیر کے پس نکلتے تھے سانپ سوراخون سے اور جو بھاگ جاتا وہ بچ جاتا تھا اور جو ٹھہر جاتا تھا
مرجاتا تھا اور مقوقس اپنے زمانے کا بڑا عالم تھا اور اُسکی سلطنت مین قبطی لوگ عیش پسندیدہ اور مراتب بلند مین تھے
اور مقوقس متوقع ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رہتا تھا اور اُسکے عہد مین شہر مصر مین ایک حکیم تھا جسکا نام عطاوس
تھا اور اُسنے بنایا تھا چرخ اور چکی ہوا کی بہت مدت مین اور پہونچگیا تھا وہ حکمت کے بھیدون پر اور جانتا تھا وہ خواص
سونے اور چاندی کے اور آگاہ تھا اُن حرکات سے جو جنبش دیتے ہین ہوا کے چلنے کو اور جانتا تھا اقسام ہوا کو اور آگاہ
ہوا تھا اُن علوم کے پڑھنے سے جو کتب گذشتہ مین تھے اس امر پر کہ اللہ غالب اور بزرگ مبعوث کرے گا ایک نبی
عربی زمین تہامہ سے جو بلاوینگے لوگون کو بجانب اقرار وحدانیت اللہ تعالی اور اُسکی عبادت کے اور ظاہر کرینگے کلمہ توحید

ذکر روانگی عمرو بن العاص کا بجانب مصر کے مع یزید بن ابی سفیان و یوقنا علیہم الرضوان کے ۱۲

لا اله الا الله محمد رسول الله کو اور پھیل جائیگا دین اُنکا روے زمین پر اور بلند ہوگا کلمہ اُنکا اور مالک ہوجائینگے
اصحاب اُنکے شہرون پچھم سے پورب تک اور بنایا تھا حکیم عطماوس نے بزور اپنی حکمت کے زمانۂ راعیل بن قطماوس
بن مقوس مین ایک بڑا حظیرہ تانبے کے ستونون پر موضع عین شمس مین اور بنائی تھین اُس حظیرے پر کئی تصویرین خولدار
اور رکھے تھے مُنھ اُن تصویرون کے بجانب مصر کے اور لکھی تھی اُسپر زبان اور خط قبطی مین یہ عبارت اذا دارت هذه
الاشخاص وجوهها مما یلی الحجاز فقد قرب ملك العرب راوی نے بیان کیا ہو اُسی حال مین کہ مقوقس بعض ایام مین
سوار ہوا تھا بارادۂ شکار کے اور یہ سوار ہونا اُسکا زمانۂ ہجرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا پس جب
پہونچا مقوقس موضع عین شمس تک بلند ہوئین آوازین اُن تصویرون سے اور پھر گئے منھ اُنکے بجانب حجاز کے
پس یقین کیا بادشاہ نے اپنی عزت وملک کے زوال کا پس پھرا وہ اپنے سے اور باز رہا شکار سے اور داخل ہوا
اپنے محل مین اور تخت پر جلوس کر کے جمع کیا قیسون اور راہبون اور اکابر قبطہ کو اور کہا اُنسے کہ ای لوگ دین نصرانیہ
کے آگاہ ہو تم کہ زمانہ تمھارا گذر گیا اور بادشاہت تمھاری جاتی رہی اور یہ زمانہ اُن نبی کا ہو جو مبعوث ہونگے آخر
زمانے مین اور اُنکے بعد کوئی نبی نہوگا اور وہ مبعوث ہونگے ساتھ تلوار اور ڈرانے کے اور ضرور ایک شخص اُن کے
اصحاب سے مالک ہوجائیگا شہرون کا اور ذلیل کریگا بندون کو اور مقہور کریگا بادشاہون کو اور مالک ہوجائیگا میرے
پاے تخت تک پس فکر کرو تم اپنے کام مین اور صلح رکھو آپس مین اور مہربانی کرو اپنی رعیت پر اور ظلم نہ کرو تم اپنے احکام مین
پیرو ظلم سے پس تحقیق ظلم گران اور ناگوار ہی مظلوم پر اور چراگاہ اُسکی زیان کاری ہی اور دو تم حق اپنے ذمہ کا اور نہ
دست درازی کرے قوی تمھارا تمھارے ضعیف پر اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے پاس
قبل تمھارے تا کہ ہمیشگی کرے وہ تمھارے ساتھ اور جس طرح کہ تم نے ملکیت دنیا حاصل کی ہو ان لوگون سے جو تمھارے
قبل تھے اسی طرح ملکیت اُسکی حاصل کرینگے اور قوم جو تمھارے بعد ہونگے پس نیک اور درست رکھو تم اپنی نیتون کو
اُن امور مین جو تمھارے اور تمھارے پیدا کرنیوالے کے بیچ مین ہین پس اگر تم ایسا کروگے تو اُمید
رکھونگا مین تمھارے واسطے فتح کی تمھارے دشمنون اور اُن لوگون پر جو تم سے لڑنے کا ارادہ کرینگے اور اگر تابع ہوگے
تم خواہش نفسانی کے تو ظاہر ہوگی تمھارے لیے ہلاکی تمھاری واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے حمید بن طویل
سے اور انھون نے ابن اسحاق راوی غیر ذات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہو کہ جب ہجرت
فرمائی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکۂ معظمہ سے بجانب مدینۂ طیبہ کے اور بیعت کی آپ سے قبیلۂ اوس اور
خزرج نے لکھے آپ نے خطوط تمام بادشاہان زمین کے نام اور لکھا آپ نے بشمول اُن خطوط کے ایک خط بنام
مقوقس بن راعیل حاکم اور بادشاہ مصر اور اسکندریہ کے اور کاتب اُس خط کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

[illegible]

عنہ تھے اور وہ خط اس عبارت سے تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی صاحب مصر والاسکندریۃ اما بعد فان اللہ تعالی ارسلنی رسولا وانزل علے قرانا مبینا وامرنی بالاغدار والانذار ومقاتلۃ الکفار حتی یدینوا الناس بدینی ویدخلوا فی ملتی وقد دعوتک الی الاقرار بوحدانیۃ اللہ تعالی فان فعلت سعدت وان ابیت شقیت والسلام پھر لپیٹا آپ نے خط کو اور ثبت کی اُس پر مہر اپنی پھر پہن لیا اُسکو اپنی انگشت مبارک مین اور تھی وہ مُہر چاندی کی اور اُس پر تین سطرین تھین پہلی سطر مین لفظ محمدؐ اور دوسری مین لفظ رسول اور تیسری سطر مین لفظ اللہ تھی پس نہین کندہ ہوسکتی ہی یہ عبارت کسی شخص کی انگوٹھی پر سمرہ بن عوف نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے حمید بن طویل سے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مین نگ تھا یا نہین اُنھون نے کہا مجھکو نہین معلوم اور پوچھا ایک شخص نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ کس ہاتھ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی پہنے تھے اُنھون نے کہا کہ داہنے ہاتھ مین ابن عباس نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انگوٹھی پہنے ہوے داہنے ہاتھ مین اور فرماتے تھے کہ دایان ہاتھ زیادہ مستحق ہی واسطے زینت کے بائین ہاتھ سے اور پہن لی آپ نے انگوٹھی داہنے ہاتھ مین پھر پھیر لیا اُسکو آپ نے بائین ہاتھ مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ پہنے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی کو بائین ہاتھ مین اور جعفر بن محمدؑ نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور حسنؓ اور حسین رضی اللہ عنہم پہنے تھے انگوٹھی کو بائین ہاتھ مین راوی نے بیان کیا جب چھاپا آپ نے خط کو اپنی مہر سے فرمایا کہ اے لوگو کون شخص تم مین کا جائیگا یہ خط میرا لیکر بجانب حاکم مصر کے اور مزدوری اُسکی اللہ تعالی کے ذمہ ہوگی پس جلد اُٹھ کھڑے ہوے آپکے حضور مین حاطب بن ابی بلتعۃ القریشی اور کہا اُنھون نے کہ مین جاؤنگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ تم مین حاطب نے بیان کیا ہی کہ لیا مین نے خط کو اور روانہ ہوا مین بجانب اپنے گھر کے اور کسا مین نے اپنی سواری کو اور رخصت کیا مین نے اپنے اہل و عیال کو اور سوار ہو کر اپنی اونٹنی پر چلا مین مصر کی راہ پر پس جب دُور ہوا مین مدینہ منورہ سے تین دن کی راہ پر پہونچا مین ایک چشمہ پانی پر قوم بدر سے پس چاہا مین نے درلانا اپنی اونٹنی کا پانی مین کہ ناگہان دکھائی دیے مجھکو تین شخص دو شتر سوار اور ایک تیسرا جو ابلق گھوڑے پر سوار تھا پس جب دیکھا مین نے اُنکو ٹھہر گیا مین واسطے اُنکے دریافت حال کے کہ اُسیوقت وہ اسپ سوار نزدیک ہوا مجھسے اور کہا کہ اے شخص تو کہان سے آیا ہی اور کہان کا ارادہ رکھتا ہی پس کہا مین نے کہ اے شخص سوال نہ کر تو مجھ سے اُس چیز سے جس سے پڑے تو رنج مین اور مین ایک مرد مسافر اور چلنے والا راہ کا ہون پس کہا سوار نے کہ تو خوف نہ کر ہمنے تیری طرف کا قصد نہین کیا ہی بلکہ ہم ایک قوم ہین کہ جلتے ہین محمد بن عبداللہ کی طرف واسطے لینے اپنے عوض کے اور حلف کی ہی ہمنے آپس مین اس بات کی کہ داخل ہووین ہم شہر یثرب مین وقت غفلت کے اور ناگہان در آوین ہم اُنپر پس شاید کہ پاوین ہم اُنھین غفلت مین اور مار ڈالین ہم اُنکو پس کہا مین نے اپنے

دل مین کہ قسم ہی خدا کی کہ اگر قدرت دیتا مجھکو خدا تعالی ان لوگون پر تو جہاد کرتا مین اُن مین اگرچہ مکر ہوتا کسواسطے کہ سُنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے الحرب خدعة پس مین اُس سوار سے باتین کر ہی رہا تھا کہ ناگاہ دو شتر سوار میری طرف متوجہ ہوے اور سختی اور ترشروئی سے کہا مجھسے کہ افسوس ہی تمپر تم اصحاب محمدؐ سے ہو مین نے کہا کہ قریب تھا کہ بھٹک جاتے تم دونون راہ راست سے حالانکہ مین ایک مرد ہون مثل تمھارے اور چاہتا ہون مین بھی اُس چیز کو جسکو تم طلب کرتے ہو اور قصد یثرب کا رکھتا ہون اور تحقیق خواہش کی ہی مین نے تم دونون کی صحبت کی تاکہ ساتھ رہون مین تمھارے لیکن مین نے بھی اُس راہ مین سُنا ہی معتمد شخص سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا کر ایک ایلچی کو اپنے صحابہ سے بجانب حاکم مصر کے مع اپنے خط کے اور مین راہ اُسکی دیکھتا ہون کہ شاید کہ دیکھ پاؤن مین اسکو اور میرے گمان مین وہ شخص اس جنگل مین پوشیدہ ہی حاطب نے بیان کیا ہی کہ اشارہ کیا مین نے بجانب ایک جنگل کے جو مجھ سے نزدیک تھا جسکو وادی الاراک کہتے تھے اور اکثر مین اُس مین ٹھہرتا تھا پس کہا مین نے کہ بھیجو تم میرے ساتھ کسی کو جو بڑا مضبوط دل تم مین کا ہو اور بڑا تیز ہو نیزہ بازی مین تاکہ کھولین اور ڈھونڈین ہم اس جنگل مین پس جا پڑین ہم اُسپر تو مار ڈالین اُسکو پس کہا اسپ سوار نے مجھ سے کہ مین تمھارے ساتھ چلونگا پھر آگے ہوا وہ میرے اور چھوڑا اپنے دونون ساتھیون کو بحالت سواری کے اپنی اونٹنیون پر اور آیا مین اور وہ سوار اُس جنگل مین اور چھپ گئے ہم اُس مین پس جب دُور لے گیا مین اُسکو اُسکے دونون ساتھیون سے سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مین نے اُس سے کہ تیرا کیا نام ہی اُس نے کہا کہ میرا نام سیلاب بن عاصم الہمدانی ہی پس کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو اس امر سے کہ نہین قدرت رکھتا ہی داخل ہونے کی شہر یثرب مین مگر وہ شخص جو بڑا مضبوط اور قوی دل ہو سیلاب نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی مین نے کہا اس سبب سے کہ وہان سردار روے زمین اور جوانمردان عرب کے ہین مثل عمرؓ اور علیؓ اور فلان فلان کے مگر تلوار تیری کیسی ہی اُسنے کہا کہ تلوار میری تیز اور روان ہی مین نے کہا کہ دکھا تو مجھکو پس کھینچ لیا اُسنے تلوار کو میان سے اور حوالے کیا مجھکو پس لیا مین نے تلوار کو اُسکے ہاتھ سے اور جنبش دی مین نے اُسکو اور کہا مین نے کہ ای سیلاب یہ تلوار روان ہی پھر پڑھا مین نے اس شعر کو ؎ سیوف[لہ] حداد یا لوی بن غالب ٭ حداد و لکن این بالسیف ضارب ٭ اُسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنی ہین مین نے کہا ای بیٹے عاصم کے تلوار تیری بنائی ہوئی قوم عاد کی ہی اور نہین پایا ہی عرب نے کسی تلوار کو زیادہ روان مثل اس تلوار کے لیکن واجب ہی مجھپر بزرگی تیری اور مین چاہتا ہون تجھسے نزدیکی کو بسبب ایک کسی حیلے کے کہ آگاہ کرون مین تجھکو اس سے تاکہ قتل کرے تو بسبب اُسکے اپنے دشمن کو اُسنے کہا قسم ہی تمکو ذمہ داری عرب کی کہ ایسا ہی کر تم مین نے کہا جسوقت ہووے تو لڑائی کی جگہ مین اور لڑے تو اپنے دشمن سے اور چاہتا ہی تو اُسکے قتل کو پس جنبش دے تو اس تلوار کو تاکہ چمکنے لگے باڑھ اسکی اور مار تو اُسکے کنارے سے اپنے دشمن کو کہ وہ جلد کارگر ہوگی واسطے مارنے اور کاٹ ڈالنے دشمن کے پھر پکارا حاطب نے اُسکو اور کہا کہ ای سیلاب دیکھتا ہی تو اُس سوار کو جو آتا ہی ہماری طرف جنگل کے سرے سے کہ میرے گمان مین وہ ہمارے دشمنون سے ہی پس متوجہ ہوا سیلاب درانحالیکہ بتامل نظر دیکھتا تھا بجانب جنگل کے

[لہ] لڑائی کبھی الغرام پاتی ہی ساتھ فریب کے ۱۲ [لہ] تلوارین تیز ہین ای بیٹے غالب کے تیز ہین ولیکن کہان ہی مارنے والا تلوار کا ۱۲

کے پس مارا حاطب نے تلوار کو اُسکی گردن پر اور اُسیوقت سر اُسکا اُڑ گیا اُسکے بدن سے اور مُردہ ہو کر گر پڑا وہ دشمن خدا
زمین پر حاطب کہتے ہین کہ دوڑا مین بجانب اُسکے گھوڑے کے اور لیکر باندھ دیا مین نے اُسکو ایک درخت مین تاکہ نہ
بھاگ جاوے وہ اُسکے ساتھیون کے پاس پھر چھوڑا مین نے اُسکو بندھا ہوا اور جلد آیا مین بجانب اُن دونون ساتھیون
سیلاب کے اور وہ دونون انتظار کر رہے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے مجھکو آیا میرے نزدیک ایک شخص اُن دونون کا
اور کہا کہ کیا حال ہی تمھارے بھیجے اور سیلاب کہان ہی پس کہا مین نے اُن دونون سے کہ بشارت ہو تمکو بسبب عوض لینے
اور دُور ہو جانے ننگ و عار کے آگاہ ہو تم دونون کہ بتحقیق پایا ہی ہمنے دو شخصون کو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اور دونون سوتے ہین اور بھیجا ہی مجھکو تمھارے ساتھی یعنی سیلاب نے تمھارے پاس تاکہ چلے ایک شخص تم مین کا میرے
ساتھ کہ قوت اور قدرت حاصل کرین ہم اُن دونون پر اور ٹھہرے ایک شخص تم دونون کا یہان کسواسطے کہ یہ جنگل اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی نہین ہی پس کہا اُن دونون نے کہ کیا اچھی رائے ہی یہ اور چلا دوسرا شخص ساتھ میرے
اور جلدی کی مین نے اُسکے ساتھ چلنے مین اور پھر گیا مین راہ مقتول یعنی سیلاب سے اور لیا مین نے اُسکے ساتھ جنگل
کی راہ کو پھر سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مین نے اُس سے کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ عبد اللات مین نے اُس سے کہا کہ ہو جا
تو پاپیادہ اور احتیاط کر خوف سے پس جسوقت ناگہان در آوین ہم اُن دونون شخصون پر پس تو ہوشیار رکھنا اپنے دل کو
پھر مین اپنے داہنے بائین دیکھنے لگا پس کہا اُسنے کہ کیا ہوا ہی تمکو مین نے کہا کہ مین غبار دیکھتا ہون اور بیشک اُس مین
وہ قوم ہین جنھون نے میل کیا ہی بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس بتامل نظر دیکھنے لگا وہ بجانب غبار کے مثل
بیخود اور حیران کے پس ماری مین نے اُسکو ایک ضرب تلوار کی بحالت غفلت کے اور ڈالدیا مین نے سر اُسکا جُدا کر کے
اُسکے بدن سے پس گر پڑا وہ زمین پر مُردہ ہو کر اور پھرا مین تیسرے شخص کی طرف پس جب اُسنے اکیلا دیکھا مجھکو یقین کیا
اُسنے ساتھ برائی کے اور سامنے آیا میرے پس مار کوٹ کی اُسنے مجھپر اور مین نے اُسپر اور صدمہ پہونچایا اُسنے مجھکو اور
مین نے اُسکو مگر یہ کہ خدا تعالی نے اعانت کی میری اور غالب کردیا مجھکو اُسپر پس مار ڈالا مین نے اُسکو اور لیا مین نے
دونون اونٹون اور گھوڑے کو اور چھوڑا مین نے کل اسباب کو نزدیک ایک شخص کے عبد الشمس سے اور وہ میرا بڑا دوست
تھا زمانہ جاہلیت مین اور سوار ہوا مین اپنے اونٹ پر اور متوجہ ہوا مین بجانب مصر کے اور شب و روز چلا جاتا تھا مین
تا اینکہ پہونچا مین مصر مین پس جب دیکھا قبطیون نے مجھکو متوجہ ہوے بجانب میرے اور کہا مجھ سے کہ کہان سے آیا ہی
مین نے کہا کہ مین بطور ایلچی کے آیا ہون تمھارے حاکم کے پاس اُنھون نے کہا کہ تو کسکا ایلچی ہی مین نے کہا کہ مین ایلچی
محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس جب سُنی اُنھون نے یہ بات مجھسے گھیر لیا مجھکو ہر طرف سے اور چلے مجھکو ساتھ لیکر
تا اینکہ لائے وہ مجھکو بادشاہ کے محل تک اور مجھکو دروازے پر ٹھہرا کر اجازت طلب کی اُن لوگون نے مقوقس سے
پس حکم کیا اُسنے میرے حاضر لانے کا پس جب گیا مین سامنے اُسکے تو دیکھا مین نے اُسکو بیٹھے ہوے اپنے تخت پر جو
مرصع بجواہر تھا اور یاقوت کے نگینے اُسکی دیواروں مین چمکتے تھے اور حجاب اُسکے سامنے اُسکے کھڑے تھے پس
ٹھہرا مین سامنے اُسکے اور متوجہ ہوا مین بجانب اُسکے ساتھ دعاے اسلام کے پس کہا ایک حاجب[1] نے اُسکے

[1] حاجب بمعنی دربان ۱۲

اُحجّاب سے کہ ای برادر عربی کہان ہی خط تمھارے سردار کا پس دیا مین نے خط اپنے ہاتھ سے بادشاہ کے ہاتھ مین اور لیا اُسکو بادشاہ نے مجھسے ساتھ توجہ کے اور بوسہ دیکر رکھا اُسکو اپنی آنکھون پر اور کہا کہ فراخی اور مبارکی ہو خط نبی عربی کو پھر دیا اُسنے وہ خط اپنے وزیر کو کہ جسکا نام باکلین تھا اور کہا اُس سے کہ پڑھکر سُنا تو مجھکو پس پڑھا وزیر نے خط کو آخر تک پس کہا بادشاہ نے اپنے غلام سے کہ لا تو اُس جامہ دان کو جو مین نے تجھکو سپرد کیا ہی پس لے آیا اُسکو غلام اور رکھا اُسکو سامنے بادشاہ کے پس کھولا اُسکو بادشاہ نے اور نکالا اُس مین سے ایک جامہ نگارین کو جس مین تصویر اور تعریف آدم اور تمام انبیا علیہم السّلام کی تھی اور سب کے اخیر مین تعریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی پس کہا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہ کہہ تو اس عربی سے کہ بیان کرے وہ ہمسے تعریف اپنے نبی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طور سے کہ گویا مین اُنکو دیکھتا ہون پس کہا وزیر نے حاطبؓ سے کہ ای برادر عربی بادشاہ تم سے کہتا ہی کہ تعریف کرو تم مجھسے اپنے سردار کی حاطب نے کہا کہ کس شخص کی طاقت ہی تعریف کرنے ایک عضو کی اعضاے مبارک ہمارے سردار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس کہا وزیر نے کہ ضرور ہی تمکو جواب دینا سوال کا حاطب نے بیان کیا کہ کھڑا ہوا مین قدمون کے بل اور بیان کیا مین نے انکے صاحبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسیم قسیم معتدل القامة بعید الهامة بین کتفیه شامة وهی علامته کالقمر اذا بزغ صاحب خشوع و دیانة وعفة وصیانة صادق اللهجة واضح البهجة اشم العرنین واضح الجبین سهل الخدین رقیق الشفتین براق الثنایا بعینیه دعج وحواجبه زجج وباسنانه فلج والف غیر ذی عوج وصدر یترجرج وبطن کطی الثوب المدبج ولسان فصیح ونسب صریح صلی اللہ علیه وآله قد رحسنه وجماله راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنی بادشاہ نے تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہا اُس نے کہ سچّے ہو تم ای عربی اُس امر مین جسکو تم نے بیان کیا ایسی ہی تعریف اور حلیہ اُن کا ہمارے پاس ہی راوی کہتا ہی کہ اُسی حالت مین کہ حاطب تھے بادشاہ سے مخاطب اور بادشاہ اُن سے کہ بچھایا گیا دسترخوان اور لایا گیا کھانا حاطبؓ کہتے ہین کہ حکم کیا مجھکو بادشاہ کے آگے آنے کا واسطے کھانا کھانے کے پس باز رہا مین اُس سے ہنسا بادشاہ اور کہا اُس نے کہ ای برادر عربی مین جانتا ہون اُس چیز کو جو تم پر حلال اور جو حرام ہی اور حکم کیا ہی مین نے کہ لایا جاوے تمھارے سامنے گوشت طیور کا پس کہا مین نے کہ ای بادشاہ ہم ان چاندی اور سونے کے برتنون مین نہین کھاتے ہین کسواسطے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وعدہ کیا ہی ہم سے ان برتنون مین بہشت مین کھانے کا پس اُسیوقت حکم کیا بادشاہ نے رکھنے کھانے کا میرے

لغ ترجمہ [illegible]

واسطے مٹی کے برتنون مین تب آگے بڑھا اور کھانے لگا مین پس پوچھا مجھ سے بادشاہ نے کہ ای برادر عربی کون
کھانا دوست رکھتے ہین سردار تمھارے مین نے کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ کدو کو پس جب آتے تھے ہم کھانے پر
اور ہمارے سامنے کدو ہوتا تھا تو ہم اُسکو آپ کے نزدیک کر دیتے تھے اور ایک بار تشریف لے گئے تھے آپ ایک
گھر مین اپنی قوم کے پس سامنے لایا گیا آپ کے ایک بڑا کاسہ جس مین ثرید تھا اور اُسکے اوپر کدو رکھا تھا پس
آپ نے اُسکے ساتھ کھایا کدو پس ہمیشہ دوست رکھتا ہون مین کدو کو کسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُسکو دوست رکھتے تھے بادشاہ نے کہا کہ ای برادر عربی کس چیز مین آپ پانی پیتے ہین مین نے کہا کہ پانی پیتے
ہین آپ ایک پیالے مین جو لکڑی کا ہی اُس نے کہا کہ آیا قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو مین نے کہا کہ ہان اور
فرماتے تھے آپ لو دعیت الی کراع لاجبته ولو اهدی الی ذراع لقبلته بادشاہ نے کہا کہ قبول کرتے
ہین آپ صدقے کو مین نے کہا نہین بلکہ قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو اور سُنا ہی مین نے آپ کو کہ فرماتے تھے
لو سلم الناس لتهادوا من غیر جوع اور بہ تحقیق دیکھا ہی مین نے آپ کو جس وقت کہ آتا ہی آپ کے پاس ہر
اقسام کھانے سے تو نہین کھاتے ہین آپ اُسکو جب تک کہ آپ کے اصحاب نہین کھاتے ہین مقوقس نے
کہا کہ آیا سُرمہ لگاتے ہین آپ مین نے کہا ہان سُرمہ لگاتے ہین آپ دائین آنکھ مین تین بار اور بائین آنکھ مین
دو بار اور فرمایا آپ نے کہ جو شخص چاہے سُرمہ لگانا زیادہ لگاوے اُس سے پاکم اور سُرمہ آپ کا سنگ اثمد کا ہے
اور دیکھتے ہین آپ آئینے کو اور برابر کرتے ہین اور لٹکاتے ہین موہاے مبارک کو کنگھی سے اور نہین جدا ہوتی
ہین آپ سے یہ چند چیزین آئینہ اور سُرمہ دان اور کنگھی اور مسواک سفر مین نہ حضر مین اور دیکھا مین نے آپکو
کہ زینت اور آراستگی کرتے ہین آپ واسطے ملاقات اپنے ساتھیون کے سوائے زینت اور آراستگی کے واسطے اپنی
اہل کے اور کہا ایک دن آپ سے آپ کی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس حالت مین کہ دیکھا تھا
آپ نے بیچ ایک رکابی کے جس مین پانی تھا اور برابر کیا آپ نے بالون کو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے
مان اور باپ آپ پر تصدق ہون پانی مین دیکھ کر برابر کرتے ہین آپ بالون کو حالانکہ آپ بہترین مخلوقات خدا کے
اور اُسکے رسول ہین آپ نے فرمایا کہ ای عائشہ بہ تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہی اپنے بندے کے واسطے
جس وقت نکلے اپنے بھائیون کی طرف اُس امر کو کہ زینت کرے وہ واسطے اُن لوگون کے مقوقس نے کہا کہ جسوقت
سوار ہوتے ہین آپ ساتھ کسی لشکر کے تو کون چیز اُٹھائی جاتی ہی آپ کے سر پر مین نے کہا کہ سیاہ و سفید نشان
جس مین یہ لکھا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مقوقس نے کہا کہ آپ کے پاس کوئی تخت ہی جس پر آپ جلوس فرماتے
ہین یا قبہ جس مین بیٹھا کرتے ہین آپ مین نے کہا ہان ایک تخت ہی کہ پائے اُسکے لوہے کے ہین اور دیکھا ہی مین نے

آپکے پاس ایک قبہ دو رچڑے کا جس مین قریب چالیس آدمی کے بیٹھ سکتے ہین مقوقس نے کہا کہ گھوڑون مین سے کس قسم کے گھوڑے کو آپ دوست رکھتے ہین مین نے کہا دوست رکھتے ہین آپ اُس گھوڑے کو جس کے اوپر کے لب مین سفیدی ہو اور ہاتھ پیر اُسکے سفید ہون اور بال اور دم اسکی سُرخ اور آگے دوڑنے والا ہو چھوڑا ہی مین نے آپکے پاس ایک گھوڑا جس کا نام مرعرع ہی پس جب سُنا مقوقس نے کلام حاطب کا انتخب کیا اُسنے اپنے گھوڑون سے ایک گھوڑا جو بہت اچھا اور مشہور تھا اُسکے گھوڑون مین جسکا نام مامون تھا اور زین پوش اور لگام سے درست کرکے آپکے واسطے نامزد کیا اور ایک حمار جسکا نام عفیر تھا اور ایک استر موسوم بہ دلدل اور ایک لڑکی سیاہ رنگ کی جسکا نام بریرہ تھا اور ایک لڑکی خوبصورت سفید رنگ کی قبط کی لڑکیون سے جنکا نام ماریہ تھا اور ایک غلام موسوم بہ مجبوب اور مشک اور عود اور چیزین خوشبو کی اور عمامے قبطی سفید باریک کتان کے جو مصر مین بنے جاتے تھے اور حکم کیا اپنے وزیر کو لکھنے جواب خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس عبارت سے بسمك اللهم من المقوقس الى محمد اما بعد فقد بلغنى كتابك وقرأته وفهمت ما فيه وانت تقول ان الله تعالى ارسلك رسولا وفضلك تفضيلا وانزل عليك قرانا مبينا وقد كشفنا يا محمد فى علمنا من خبرك فوجدناك اقرب داع الى الله واصدق من تكلم بالصدق ولولا اننى ملكت ملكا عظيما لكنت اول من سار اليك بعلمه انك خاتم الانبياء وسيد المرسلين وامام المتقين والسلام ورحمة الله وبركاته الى يوم الدين حاطب نے بیان کیا ہی کہ دیا بادشاہ نے خط مجھکو مع ہدیے کے اور بوسہ دیا درمیان میری دونون آنکھون کے اور کہا کہ قسم ہو اللہ کی تم کو ای حاطب اسی طرح بوسہ دینا تم درمیان دونون آنکھون محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میری طرف سے بعد اُسکے حکم کیا اس نے ایک گروہ کو اپنے ہمراہیون سے چلنے کا ساتھ میرے پس روانہ ہوا مین اور رات دن چلتا تھا مین اور قبطی لوگ میرے ساتھ تھے تا اینکہ داخل ہوا مین عرب کے شہرون مین اور پایا مین نے ایک قافلے کو شام سے آتے ہوے بارادے مدینۂ طیبہ کے پس پھیر دیا مین نے ہمراہیان بادشاہ کو اور روانہ ہوا مین ساتھ قافلے کے تا اینکہ پہونچا مین مدینۂ منورۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس متوجہ ہوا مین بجانب مسجد شریف کے اور بیٹھا کر اپنی اونٹنی کو باندھ دیا مین نے اور ہدیے کو مسجد کے دروازے پر رکھکر اندر مسجد کے داخل ہوا اور آیا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین اور سلام کیا مین نے آپ کو اور اُن لوگون کو جو سامنے

آپ کے تھے اصحاب سے اور ٹھہرا میں دونوں قدموں کے بل اور پڑھنا شروع کیا میں نے ان اشعار کو

أَلْحِمْ صَبَاحًا يَا وَسِيلَةَ أُمَّةٍ
ساتھ ناز و نعمت کے صبح کریں آپ ہر روز اے وسیلہ اُمت کے
أَطْوِی الْمَهَامَةَ کَالْجَهِيدِ الْمُتَعَسِّفِ
لپٹنے والا تھا میں بیابان کو مثل کوشش کرنے والے سخت کے
فَقَرَأْتُ کِتَابَکَ حِيْنَ فَکَّ خِتَامَهُ
پس پڑھا اُسنے آپ کے خط کو جب کہ توڑا اور جدا کیا اُس نے اُسکی مہر کو
مَاذَا يُرِيعُکَ مِنْ کِتَابٍ مُشْرِفٍ
کس چیز نے تازہ کیا تجھکو اس خط بزرگ سے
قَالُوْا وَهِمْتَ فَقَالَ لَسْتُ بِوَاهِمٍ
کہا اُنھوں نے کہ غلط سمجھا ہے تو پس کہا اُسنے کہ نہیں ہوں میں غلط سمجھنے والا
خَطٌّ يَلُوْحُ لِنَاظِرٍ مُتَوَقِّفٍ
خط روشن اور چمکنے والا ہے واسطے دیکھنے والے اُمید رکھنے والے کے

تَرْجُو النَّجَاةَ غَدًا لِيَوْمِ الْمَوْقِفِ
اُمید رکھتی ہے اُمت نجات کی کل دن قیامت کو
حَتّٰی رَأَيْتُ بِمِصْرَ صَاحِبَ مُلْکِهَا
تا اینکہ دیکھا میں نے مصر میں وہاں کے سردار کو
فَأَظَلَّ يُرْعِدُ کَاهْتِزَازِ الْمُرْهَفِ
پس ہوگیا وہ درانحالیکہ کانپتا تھا مثل جنبش تلوار تنک اور باریک کے
قَالَ اسْکُتُوْا يَا وَيْلَکُمْ وَتَيَقَّنُوْا
کہا اُسنے کہ چپ رہو تم بُرا ہو تمھارا اور سچ جانو تم
لٰکِنْ قَرَأْتُ بَيَانَ خَطِّ الْأَحْرُفِ
لیکن پڑھا اور پایا میں نے آپ کے خط لکھے ہوئے کو
هٰذَا الْکِتَابُ کِتَابُهُ لَکَ جَامِعًا
یہ خط اُسکا ہے آپ کے نام درانحالیکہ جامع ہے آپ کے فضائل کا

إِنِّیْ مَضَيْتُ إِلَی الَّذِیْ أَرْسَلْتَنِیْ
تحقیق گیا میں اُسکی طرف جہاں کہ بھیجا تھا آپ نے مجھکو
فَبَدَا إِلَیَّ بِمِثْلِ قَوْلِ الْمُنْصِفِ
پس آغاز کلام کیا اُس نے میرے ساتھ مثل کلام شخص انصاف کنندہ کے
قَالَ الْبَطَارِقَةُ الَّذِيْنَ تَجَمَّلُوْا
کہا اُن افسروں نے جو یکجا تھے
هٰذَا کِتَابٌ لَا کَأُمِّنٍ مُصْحَفٍ
کہ یہ خط ہے روشن مجمع خط اور کتابوں سے
فِیْ کُلِّ سَطْرٍ مِنْ کِتَابِ مُحَمَّدٍ
بیچ ہر سطر کے نامہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
يَا خَيْرَ مَبْعُوْثٍ بِفَضْلِکَ نَکْتَفِیْ
اے بہتر بھیجے گئے ساتھ تیری بزرگی کے اکتفا کرتے ہیں ہم

پھر دیا میں نے خط مقوقس کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس دیا آپ نے وہ خط امام برحق علی کرم اللہ وجہہ کو اور فرمایا کہ یا علی پڑھو تم اُسکو پس جب پڑھ چکے حضرت علیؓ فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ قبطیوں کو اُنکی دنیا میں پس تحقیق پہچانا اُن لوگوں نے امر راست کو اور ظاہر کیا خطاب کو پھر حکم کیا آپ نے لانے ہدیے کا پس لایا گیا سامنے آپ کے وہ ہدیہ سب تب آپنے فرمایا کہ ہر ذی روح خاص ہے میرے واسطے پس خاص کیا آپنے ماریہ قبطیہ کو اپنے واسطے اور مقرر کیا مہر اُنکا آزادی اور پیدا ہوئے اُنسے ایک بیٹے جنکا نام مبارک ابراہیم تھا علیہ السلام الی یوم القیام اور زندہ رہے وہ دو سال تک خواہ کم اس سے پھر وفات پائی پس جب وفات پائی اُنھوں نے گہن لگا سورج میں پس کہا مسلمانوں نے کہ یا رسول اللہ یہ گہن لگنا آفتاب کا نہیں ہے مگر بسبب وفات آپکے بیٹے ابراہیم کے آپ نے فرمایا کہ نہیں گہن لگتا ہے چاند اور سورج میں بسبب وفات کسی شخص کے اسواسطے کہ یہ نشانیاں ہیں اللہ تعالی کی نشانیوں سے پس جب گہن لگے اندنوں میں رجوع کرو تم بجانب نماز کے پھر لیا آپنے اُس سیاہ رنگ لڑکی اور غلام اور استر اور گھوڑے اور حمار کو اور باقی ہدیے کو برابر تقسیم کر دیا آپ نے اپنے اصحاب کرام کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدر حسنہ وجمالہ واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ جب جدا ہو عمرو بن العاص ساحل شام سے تو چلے وہ بارادہ مصر کے پس پہونچے وہ ایک موضع میں جسکو رفح کہتے تھے جدا ہوئے یوقنا مع اپنے لشکر کے اہل عرب سے اور کہا اُنھوں نے عمرو بن العاص سے کہ تم ارادہ اس امر کا رکھتے ہو کہ ناگہان آؤ تم زمین مصر میں مع اپنے لشکر کے شاید کہ لیلو تم اُسکو ہجوم اور سختی سے اور مالک ہو جاؤ اُسکے بر سبیل غفلت کے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ تم سے علحدہ اور اکیلا

ہوکر تمہارے پیشتر جاؤن شاید کہ پہونچ جاؤن مین اپنے مقصد کو جسکا ارادہ کیا ہی مین نے اور ملکیت حاصل کرون مین
اُسکی تمہارے واسطے ساتھ فریب اور مکر کے **عمرو بن العاص** نے کہا کہ روانہ ہوا اور جاؤ تم توفیق دے اللہ تعالیٰ تمکو
اور اعانت اور حفاظت کرے تمہاری پس چلے یوقنا مع اپنے لشکر کے رفح سے وقت شب کے اور نہین متعرض ہوے
وہ عریش اور وارده اور بلقاره سے اور یہ تینون مقام شہر پناہ مضبوط اور آباد تھے اور رہنے والے یہان کے ایک
قوم عرب تنصرہ سے تھے جو خراج گذار مقوقس بن راعیل کے تھے اور جلد ذکر کرینگے ہم کیفیت فتح اُن قلعجات کی اگر
چاہا اللہ تعالیٰ نے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ یوقنا دن رات چلے جاتے تھے تا اینکہ پہونچے وہ فرمہ مین اور
وہان ایک حاکم مقوقس کی طرف سے تھا جسکا نام دینیدان تھا اور فرمہ کنارے دریاے تنیس کے بسمت مشرق
اُسکے واقع تھا پس جب آئے اسیر یوقنا مع اپنے لشکر کے دیکھا اُنھون نے بڑے خیمون کو کھڑے ہوے پس جب
قریب ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے واقع ہوا شور اور سوار ہوا حاکم وہانکا مع لشکر بادشاہ کے **راوی** نے بیان
کیا ہی کہ اخبار ملک شام کے اور وہ کام جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان کرتے تھے ہر روز اُنکو وہان
پہونچتے تھے پس جب مالک ہوگئے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواحل شام اور قیساریہ کے اور
بھاگا وہان سے قسطنطین بن ہرقل پہونچی یہ خبر بھی اہل مصر کو اور بہت غمگین ہوے وہ لوگ اس باعث سے اور سبب
اس رنج کا یہ تھا کہ قسطنطین بن ہرقل نے نکاح کیا تھا مقوقس کی بیٹی ارمانوسہ کے ساتھ اور مقوقس نے ارمانوسہ کو
مع مال واسباب اور لونڈیون کے آراستہ کرکے روانہ کیا تھا بجانب بلبیس کے تاکہ وہ اپنے شوہر قسطنطین کے
پاس جاوے پس جب پہونچے وہ قاقوس تک خبر پہونچی اُسکو اس امر کی کہ عرب لوگ آکر اُترے ہین شام کے سواحل پر
اور مالک ہوگئے ہین وہان کے شہرون اور قلعجات کے اور بادشاہ وہان کا قسطنطین پسر ہرقل مع لونڈیون اور
اہل وعیال اور خزانے کے کشتیون مین سوار ہوکر بارادۂ قسطنطنیہ کے روانہ ہوا ہی پس جب پہونچی اُسکو یہ خبر پھرے
وہ بجانب بلبیس کے اور بھیجا اُسنے ایک اپنے حاجب کو جسکا نام ثمیلالوش تھا مع دو ہزار سوار کے واسطے نگاہبانی
فرمہ کے اور حکم کیا اُسکو وہانکی حفاظت کا اہل عرب کے خوف سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے ایک
مرد قبطی سے جو داخل اسلام اور رہنے والا بادشاہ کے لشکر کا تھا **روایت** کی ہی کہ پوچھا مین نے اُس سے کہ کیا حال
تھا تمہارا جسوقت پہونچی تھی تمکو یہ خبر کہ عرب مالک ہوگئے شام اور شہرون اور قلعون کے اور مار ڈالا اُنھون نے وہانکے
جوانمردان اور بطارقہ کو اور بھگایا اور شکست دی اُنھون نے بادشاہون کو اُسنے کہا کہ جب پہونچی یہ خبر مقوقس کو بھیجا اُسنے اپنے
قاصدون کو بطرف اُن شہرون کے جو قریب ہین شام سے پاس اپنے عاملون کے واسطے اس امر کے کہ نہ اُترنے اور داخل ہونے
دین وہ کسی رومی اور نہ کسی اور کو سکناے بلاد شام سے زمین مصر اور شہرہاے ملک مقوقس مین اور یہ سب باتین اس خوف سے
تھین کہ بیان کرینگے وہ لوگ معاملات عرب کو ساتھ لشکر شام کے اور کیفیات اُنکی جنگ و قتال کی پس داخل ہوگا خوف عرب کا
قبطیون کے دلون مین اور سست اور ڈھیلے ہوجائینگے وہ بسبب خوف کے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب متوجہ ہوے یوقنا
بجانب زمین مصر کے اور پہونچے وہ عریش تک آئے لوگ وہانکے اور کہا کہ اے بطریق آگاہ کرو تم ہمکو اپنے حال سے کہ کیا باعث ہی

تمھارے آنیکا یوقنا نے کہا کہ ہم قوم روم اور لشکر ہرقل بادشاہ سے ہین اور عرب لوگ مالک ہو گئے ہین ہمارے
شہرون کے اور پراگندہ کر دیا ہی اُنھون نے تمام بادشاہون کو نکالدیا اُنکو اُنکے شہرون سے اور قلعون سے
اور سکونت اختیار کی ہی اُنکے ملکون مین اور ہم ایک قوم ہین کہ آئے ہین بارادہ مصر کے اور رہینگے ہم ہمراہ اور
تحت رکاب بادشاہ کے اور زندگی بسر کرینگے ہم اُسکی نعمتون سے اُن لوگون نے پوچھا کہ قسطنطین پسر ہرقل حاکم قیساریہ
نے کیا کام کیا یوقنا نے کہا کہ اُسکے حال پوچھنے سے تمھارا کیا مطلب ہی اُنھون نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی اُسکو
اپنی زوجہ ارمانوسہ بیٹی مقوقس بادشاہ سے حالانکہ مقوقس اُسکے باپ نے اسکو مع مال اور اسباب اور نوکرون
اور لونڈیون وغیرہ کے آراستہ کیا ہی تاکہ بھیجے اسکو بجانب قسطنطین کے یوقنا نے کہا کہ اسکا علم مجھکو نہین ہی راوی
کہتا ہی کہ جب سُنا یوقنا نے اس بات کو کشادہ ہو گیا دل اُنکا اور مضبوط ہو گیا ارادہ اُنکا بسبب اُس چیز کے جو سُنی اُنھون
نے اور تجویز کیا ایک فریب کو اپنے دل مین اور روانہ ہوے وہ اُس حالت مین کہ کھل گئے تھے اُنکے واسطے دروازے مکر اور
فریب کے پس جب پہونچتے تھے وہ کسی قلعہ پر اپنی راہ مین اور لوگ وہانکے پوچھتے تھے حال اُنکا اور سبب اُنکے آنیکا تو کہتے
تھے وہ اُنسے حال اپنا اور جواب دیتے تھے بمقتضاے حیلہ کے اور تھے یوقنا مرد عاقل پہچاننے والے ہر چیز کے واقف تھے
لڑائی کے کامون اور اُسکے مواقعات سے صاحب تدبیر اور فریب تھے پس جب اُن قلعجات کو طے کر کے فرمہ مین پہونچے تو
دیکھا وہان خیمون کو نصب کیے ہوے پس واقع ہوا شور بسبب اُنکے آنیکے اور والی فرمہ کا مع اپنے حجاب اور کل لشکر کے جو وہان
تھا سوار ہو کر آیا پاس یوقنا کے اور پوچھا حال اُن کا یوقنا نے حاجب سے کہا کہ ای سردار جان تو اس بات کو کہ بادشاہ
قسطنطین نے بھیجا ہی مجھکو واسطے لیجانے ملکہ ارمانوسہ کے تاکہ اُسکو لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور جاہلون مین بادشاہ سے
قسطنطنیہ مین پس جب سُنا حاجب نے کلام اُنکا اور دیکھا بجانب حشمت اور دبدبے اور کثرت اُنکے لشکر کے سچا جانا
اُنکو اور ڈر آیا اور چل گیا اُسپر مکر اور فریب یوقنا کا اور کہا اُسنے کہ ملکہ ارمانوسہ کو اُسکے باپ نے آراستہ کر کے مع مال اور
اسباب وغیرہ کے بھیجنا چاہا تھا لیکن نہین باز رکھا اُسکو روانگی سے مگر خوف اہل عرب نے اور معلوم ہوا ہی اُسکو بھی کوچ
اپنے شوہر کا قیساریہ سے بجانب قسطنطنیہ کے آیا تمکو اُسکی روانگی کا علم ہی یوقنا نے کہا کہ مین روانہ ہوا تھا اُسکے پاس سے
اُس حال مین کہ وہ نیت روانگی اور سواری کی رکھتا تھا اور حکم کیا تھا اُسنے مجھکو ہے آنے اپنی زوجہ کا تاکہ اُسکو لیکر روانہ
ہون مین براہ دریا کے اور جاہلون اُس سے قسطنطنیہ مین جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے کہ ٹھہر و تم مع اپنے
لشکر کے تا اینکہ جاؤن مین پاس ملکہ ارمانوسہ کے آگاہ کرون اُسکو تمھارے حال سے پھر تاکید کی اُسنے وہان کے حاکم کو
دربارہ یوقنا کے اور مضبوط کیا تاکید کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا ملکہ کے پاس اور زمین مین جھکا واسطے اُسکی تعظیم کے بعدہ
بیان کیا اُسنے حال یوقنا اور اُنکی گفتگو کا ملکہ نے کہا کہ لا تو اُسکو میرے پاس پس سوار ہوا انمیلاطوس اور یوقنا کے پاس آکر حکم
کیا اُنکو سوار ہو کر چلنے کا پاس ملکہ کے پس سوار ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے اور پہونچے وہ ارمانوسہ کے لشکر مین اور تھا وہ بڑا
لشکر زیادہ دس ہزار سوار سے پس پیادہ ہو گئے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور جا کر ٹھہرے خیمے کے دروازے پر تا اینکہ اجازت
طلب کی اُنکے واسطے حاجب نے پس حکم کیا ملکہ نے اُنکے آنیکا پس جب گئے یوقنا سامنے اُسکے جھکے زمین مین واسطے تعظیم کے

پس حکم کیا ملکہ نے اُنکے واسطے ایک کرسی لانیکا پس لائی گئی کرسی لوہے کی اور حکم کیا اُنکو بیٹھنے کا پس بیٹھے وہ اور ٹھہرے
حجاب سامنے ملکہ کے اور نوکر چاکر داہنے بائین تب کلام کیا ملکہ نے بلاواسطہ کسی ترجم کے اور تھی زبان قبطہ کی غیر مشابہ زبان
روم سے ولیکن بادشاہ لوگ یاد کرتے تھے اکثر زبانون کو واسطے استعمال وقت حاجت کے پس کہا ملکہ نے رومی زبان
مین کہ کتنی مدت ہوئی تمکو بادشاہ سے جُدا ہوئے اُنھون نے کہا کہ ایک مہینہ گذرا ملکہ نے کہا کہ بادشاہ کشتیون مین سوار
ہوا تھا یا نہین یوقنا نے کہا نہین بلکہ جُدا ہوا مین اُس سے اُسوقت کہ بھیجا اُسنے مجھکو ملکہ کی خدمت مین پس چلا مین اور وہ ارادہ
سوار ہونیکا دریا مین رکھتا تھا پس جب پہونچا مین مقام غزہ مین تو معلوم ہوا مجھکو یہ امر کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوکر روانہ ہوا
بارادہ قسطنطنیہ کے اور اُسنے بیان کی تھی مجھسے تخلیے مین یہ بات کہ نہین طاقت ہی مجھ کو عرب سے لڑنے کی اور باپ میرا
بھاگ گیا انطاکیہ سے بخوف عرب کے اور جانو تم ای یوقنا کہ باپ میرا لڑا عرب سے مع اپنے لشکر کے اور مدد طلب کی
اُسنے اُن لوگون پر ہر بندہ صلیب رہنے والے شہرہاے نصرانیہ سے اور بھیجا اُسنے ماہان ارمنی کو چھ لاکھ سوار سے سواے
عرب متنصرہ کے بجانب یرموک کے پس شکست دی عرب نے میرے باپ کے لشکر کو اور قتل کیا ان لوگون نے میرے
باپ کے سردارون اور ماہان کو اور مین نے قصد کیا ہی اس امر کا کہ اپنے اہل وعیال اور خزانے اور نوکر چاکر لیکر جالون
مین اپنے باپ سے اور رہون مین قسطنطنیہ مین پناہ سے اپنی جان اور اہل وعیال اور مال پر اور بعد اس گفتگو کے بھیجا ہی
مجھکو بادشاہ قسطنطین نے تیرے پاس کہ تجھکو لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور جالون مین اُس سے راوی نے بیان کیا ہی
کہ جب سنا ارمانوسہ نے کلام یوقنا کا سر جھکا لیا اُسنے پھر سر اُٹھا کر کہا کہ مجھکو کسی کام کرنے کی طاقت بغیر حکم بادشاہ کے نہین ہے
اور بہت جلد لکھکر آگاہ کرتی ہون مین اُسکو اس حال سے پھر حکم کیا ارمانوسہ نے یوقنا کے پلٹ جانیکا پس زمین چوم کر باہر آئے یوقنا
اُسکے سامنے سے پس پایا اُنھون نے اپنے لوگون کو کہ ٹھہرا کیا تھا اُنھون نے اپنے اور یوقنا کے خیمون کو پس اُترے یوقنا اپنے
خیمے مین اور آئین اُنکے لیے ضیافتین ملکہ کی طرف سے اور روانہ چارہ اُنکے گھوڑون کے لیے ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ
پہونچی ہی مجھکو یہ روایت کہ جب آئی تاریکی رات کی اُسی دن پہونچے جاسوس ارمانوسہ کے اُسکے پاس اور بیان کیا اُس سے
کیفیت فتح قیساریہ اور بلاد شام اور روانگی **عمرو بن العاص** بجانب مصر اور گفتگو یوقنا کی اور جُدا ہونا اُنکا **عمرو بن العاص**
کے پاس سے بہ قصد فریب کے اور ڈرایا جاسوسون نے ارمانوسہ کو یوقنا سے اور کہا کہ یوقنا حاکم حلب کا ہی اور وہ داخل ہوا ہی
عرب کے دین مین اور وہ ایسا شخص ہی کہ فتح کیا ہی اُسنے طرابلس اور صور کو مکر سے پس جب سُنی ارمانوسہ نے یہ بات اپنے
جاسوسون سے ڈر آیا خوف اُسکے دل مین اور یقین کیا اُسنے اس امر کا کہ کہنا انکا سچ ہی اور بیشک یوقنا ارادہ فریب کا
رکھتے ہین پس بُلایا اُسنے اپنے حاجب کو اور بیان کی اُس سے تمام گفتگو جاسوسون کی اور حکم کیا اُسکو آراستگی لشکر اور پہننے
ہتھیارون اور ہوشیار رہنے کا اور کہا اپنے غلامون اور نوکرون چاکرون سے کہ جسوقت آوے یہ رومی اور مصاحب اُسکے
پس قبضہ کرلو تم ان سب پر اور جب مالک اور قابض ہوجاوینگے ہم اُنپر تو ذلیل اور خوار ہوجاوینگے ساتھی اُنکے پس جب
درست کیا ملکہ نے اس ترتیب کو بھیجا اُسنے اپنے ایک خادم کو یوقنا کے پاس خادم نے آکر کہا کہ ای بطریق کبیر ملکہ ارمانوسہ
بُلاتی ہی تمکو کہ بات چیت کرے تم سے اس مقدمے مین جو کہلا بھیجے گی اپنے باپ کے پاس یوقنا نے کہا کہ پھر جا تو اُسکے پاس

ف ذکر طلب کرنے ملکہ ارمانوسہ کا یوقنا کو بعد معلوم ہونے حال اُنکے فریب کا زبانی اپنے جاسوسون کے اور نصیحت کرنا یوقنا کا اپنے لوگون کو اور واقع ہونا لڑائی کا ۱۲

کہ اُس سے کہ بہ خوشی منظور ہی ابھی سوار ہوتا ہون مع اپنے مصاحبون کے اور چلتا ہون اُسکے پاس پھر جمع کیا یوقنا نے
اپنے اکابر اصحاب کو اور کہا اُنسے کہ ای اولاد میرے چچا کی آگاہ ہو تم اس امر سے کہ اُس قوم کی ملکہ نے بھیجا ہی میرے
پاس ایک شخص کو اور بُلایا ہی مجھکو اور نہین بھیجا اُسنے میرے پاس مگر یہ کہ جان لیا ہی اُسنے ہمارے کام اور
ارادے کو اور جان لو تم اس امر کو کہ اگر پڑ جائینگے ہم اُنکے ہاتھون مین تو پکڑ کر مار ڈالینگے وہ ہمکو اور کرینگے ہمکو
ضرب المثل اُن مسلمانون کے واسطے جو بعد ہمارے آوینگے پس مرو تم حالت بزرگی مین اور نہ پڑو تم اپنے ہاتھون
سے قتل مین اور مرین ہم مدد دہی اُس دین مین کیونکہ ہم ہمیشہ زندہ رہینگے اور نہین قریب ہی یہ بات کہ اُمید بہتری
کی رکھین ہم اس دنیا سے فریب دہندہ سے جسکا حال یہ ہی کہ نہین صاف اور خالص کیا اُسنے اپنی دوستی کو ساتھ
کسی کے کہ بدل ڈالا اُسکو ساتھ کدورت اور رنج کے اور تحقیق دیکھا ہی اُن چیزون کو جس پر تھے تم امر اور نہی سے پھر جاتی
رہی وہ بات جسسے پس بناؤ تم اب آخرت کے گھر کو جہاد کرو قوم پر شاید کہ راضی کرو تم بسبب اپنے جہاد کرنیکے اپنے
پروردگار کو اور مٹا ڈالو تم اُن چیزون کو جو گذر گئی ہین تمہارے کفر سے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا قوم نے اپنے
سردار یوقنا سے وعظ کو کھل گئین آنکھین اُنکی اور قوی ہو گیا ایمان اُنکا اور عزم مصمم کیا اُنھون نے اپنے دشمنون سے
جہاد کرنے پر اور لیا اُنھون نے ہتھیارون اور سامان لڑائی کو اور بھروسا کیا اُنھون نے سب کامون مین اپنے پروردگار
پر **راوی** کہتا ہے کہ جب پھر گیا خادم ملکہ ارمانوسہ کا اور آگاہ کیا اُسکو یوقنا کے جواب سے انتظار کی اُسنے اُنکی اور اُنکے
ساتھیون کے آنے کی اور آمادہ ہوئی اُنکے پکڑ لینے پر لیکن یوقنا اُسکے پاس نہین آئے پس جب دیر ہوئی اُنکے آنے مین
بھیجا اُسنے ایک اور خادم کو دوسرے بار جو برانگیختہ کرتا تھا اُنکو آنے پر پاس ملکہ کے پس کہا یوقنا نے کہ پھر جا تو اور کہہ ملکہ
سے کہ نہین جاری ہی عادت بادشاہون کی اس بات مین کہ برانگیختہ کرین اور بلاوین وہ ایلچیون کو مگر واسطے کسی
نئے کام کے اور ونکو تو مین اُسکے پاس تھا پس کیا چاہتی ہی وہ مجھ سے آدھی رات کو پس پھر گیا خادم بجانب ملکہ
کے اور آگاہ کیا اُسکو یوقنا کی گفتگو سے پس اُسیوقت ظاہر ہوئی اُسکو سچائی اپنے جاسوسون کی اور ثابت ہوئی اُسکو
یہ بات کہ نہین آئے ہین یوقنا مگر بارادہ بلا ڈالنے کے اُسپر اور گرفتار کرنے اور قابض ہو جانے کے اُسکے باپ اور
اُسکے ملک پر پس سوار ہوئی ملکہ اُسیوقت مع اپنے لشکر کے اور گھیر لیا یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو تا اینکہ دور ہوئی تاریکی
رات کی اور روشن ہوا دن پس اُسیوقت آیا ایک حاجب ملکہ کا پاس یوقنا کے اور کہا کہ ای بطریق کبیر کس چیز نے
برانگیختہ کیا تمکو اور تمہاری قوم کو چھوڑ دینے دین مسیح اور اُس چیز پر جس پر تمہارے باپ دادا تھے اور چھوڑ دیا تمنے
مسیح اور اُنکی مان کو اور آئے تم اُس حالت مین کہ حیلہ اور فریب کرتے ہو ہم پر مگر یہ کہ مسیح پر ہم ہوے تمپر اور مسلط
کیا ہم کو تمپر پس نہ باقی رکھین گے ہم تم مین سے کسی کو یوقنا نے کہا کہ مسیح بندے اللہ کے ہین نہین طاقت اور قدرت
رکھتے ہین وہ کسی چیز پر بدون حکم اللہ تعالیٰ کے اسواسطے کہ وہ بندہ محکوم اور مکلف ہین اور تحقیق گویا کیا تھا اُنکو
اللہ نے اس کلام سے گہوارے مین اِنِّی عَبۡدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ وَجَعَلَنِیۡ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیۡ مُبٰرَکًا اَیۡنَ مَا کُنۡتُ

جہان کہین ہون اور سلام ہی مجھ پر بدبخت اور نہین بنایا مجھکو بڑی ماں سے اور سلوک کرنیوالا جبتک زندہ رہون اور زکوۃ کا نماز کا حکم کیا مجھکو جبتک ہون اور اور بنایا مجھکو ہر الحمد لا

وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّاہ وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ
وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّاہ اور جبکہ حکم کیا جاتا ہی نماز اور زکوٰۃ کا اور جو مرجاتا ہی وہ خدا نہین ہی اور
نہین ہی وہ مگر بندہ مکلف واسطے عبادت کے مثل ایک شخص کے ہم مین سے اور بیشک اللہ تعالیٰ کی نہین مثال ہی کسی مخلوق
سے اسواسطے کہ وہ ایسا خالق ہی کہ پیدا کیا ہی اُسنے تمام دُنیا کو اور شیطان نے بھٹکایا ہی تمکو اور بولس نے گمراہ کیا ہی اور باز رکھا ہی
تمکو راہ حق سے بسبب کہنے کے مسیحؑ پر غیر حق کو اور ہم بھی مثل تمھارے تھے کہ بوسہ دیتے تھے ہم صلیبون کو اور بزرگ جانتے تھے ہم تصویرون
اور قربانی کرنے کو اور مسیحؑ کو خدا کا بیٹا جانتے تھے اور گردانتے تھے ہم ساتھ اللہ کے دوسرا خدا تا اینکہ ظاہر اور معلوم ہوا ہمکو حق اور
جانا ہمنے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہی دین ہی جسپر قبل اُسکے انبیا علیہم السلام تھے پس ہدایت کی ہمکو اللہ تعالیٰ نے
بجانب اُس دین حق کے اور آگاہ ہوے ہم اس بات سے کہ عیسیٰ مسیح بیٹے مریم کے اور روح اللہ کے اور کلمے اُس کے اور نبی
اُس کے اور رسول اُسکے بجانب خلق کے ہین اور اسی طرح پر قول اللہ تعالیٰ کا اُسکی کتاب مین جسکو اُتارا ہی اُسنے اپنے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بطور خبر کے واقع ہی مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ وَ
اُمُّہٗ صِدِّیْقَۃٌ کَانَا یَاْکُلٰنِ الطَّعَامَ اور ہم بھی کہتے تھے کہ ابراہیمؑ اسحاقؑ یہ دونون نصرانی تھے پس جھٹلایا ہمکو اللہ
تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ مین اس عبارت سے اور بزرگ ہے کہنے والا اُسکا مَا کَانَ اِبْرَاھِیْمُ یَھُوْدِیًّا
وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰکِنْ کَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اور بھی فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ
مین واسطے ثبوت دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی
الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اور اب ہم آئے ہین تاکہ جہاد کرین تمپر مگر یہ کہ کہو تم لوگ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
راوی کہتا ہی کہ جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ لو تم ان شخصون کو جو آئے ہین بارادے
تمھارے قتل اور مالک ہوجانے تمھارے شہرون اور لوٹنے تمھارے مال اور لونڈی غلام بنانے تمھاری عورتون
اور لڑکون کے پس حملہ کیا قبطیون نے یوقنا اور اُنکے ساتھیون پر اور شور کرکے گھیر لیا اُن کو پس لڑے یوقنا اور ساتھی
اُن کے اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے اور لڑے وہ سخت لڑائی
لیکن قبطی دس ہزار تھے اور یوقنا اور ساتھی اُن کے چار ہزار سوار تھے اور مبتلا ہوے یوقنا ایسی آزمایش مین جس کی اُنکو
طاقت نہ تھی اور ایک جماعت اُن کے ساتھیون سے شہید ہوئی اور بہت لوگ زخمی ہوے لیکن قبطی بہت
مارے گئے اور صبر کیا یوقنا نے مثل صبر کرنے بزرگ لوگون کے اور اسی طرح وہ سخت لڑائی لڑرہے تھے کہ دُور ہوئی
روشنی دن کی اور آئی تاریکی رات کی پس متفرق ہوگئے دونون لشکر اور پھر گئی ملکہ ارمانوسہ بجانب اپنے خیمے کے
در انحالیکہ خوفناک ہوگئی تھی وہ بسبب دیکھنے ثابت قدمی یوقنا اور شدت اور سختی اُنکے ساتھیون کی لڑائی مین

واقدی رح نے بسلسلہ راویون کے عبداللہ بن حفص سے روایت کی ہی کہ جب خبر دی تھی جاسوسون نے ملکہ کو حال یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص سے بجانب مصر کے تو لکھا تھا ملکہ نے اُسی وقت ایک خط بنام اپنے باپ مقوقس کے اور لکھا تھا اُس مین قصہ یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص کا مع لشکر کے بجانب مصر کے اور قصد اپنا اُنکی لڑائی پر اور طلب کی تھی کمک اور لکھا تھا کہ مین منتظر جواب اور کمک کی ہون اور بھیجا تھا خط اور کہا تھا قاصد سے کہ جلد جانا اور جواب لیکر جلد آنا پس روانہ ہوا وہ قاصد اور جب پہونچا وہ بادشاہ کے پاس براہ اطاعت کے سلام کرکے دیا وہ خط بادشاہ کو اور بادشاہ نے کھولکر پڑھا اُسکو جب پڑھ چکا اور مطلع ہوا وہ اُسکے مضمون پر بلایا اُسنے اپنے ارکان دولت کو اور کہا اُنسے کہ کام تمام ہوگیا اس اسطرح پر پس تمہارا مشورہ کیا ہی اُن سبھون نے کہا کہ ای بادشاہ کمک کر اور بھیج تو ملکہ کے پاس ایک لشکر کو بعد اُسکے روانہ کر خط کو اطراف بلاد مین اپنے ایلچیون کے ہاتھ اور طلب کر اُنسے کمک کو پس وہ روانہ کرینگے لشکر کو اُن مین سے حاکم بجاۃ اور حاکم بربرکے ہین اور بھیج تو کسی کو بجانب اپنے نائب کے جو اسکندریہ مین ہی تاکہ وہ روانہ کرے تیرے واسطے اُن لوگون کو جو اُسکے پاس ہین لشکر سے اور اسی طرح پر بجانب اپنے نائب کے جو صعید الاعلی پر ہی کہ مدد کرے وہ تیری پس جس وقت یہ لشکر جمع ہوجاوے تو پیش آ اور جا پڑ تو ان عرب پر ساتھ اُس لشکر کے اور نہ چھوڑ اُنکو اُنکے حال پر تاکہ سختی کرین وہ تجھپر اور طمع کرین تیرے ملک مین جس طرح پر سختی کی اُنھون نے تیرے غیر پر اور مالک ہوگئے اُنکے شہرون کے اور بھگا دیا وہان کے بادشاہون کو مقوقس نے کہا کہ ای لوگ دین نصرانیہ اور بنی عار معمودیہ کے جانو تم اس بات کو کہ بادشاہ محتاج ہوتا ہی بطرف سیاست کے اور جو شخص غالب ہوگیا اپنی عقل پر غالب ہوگیا وہ اپنی تجویز کام مین اور جو شخص غالب ہوا اپنی تجویز پر بے ڈر ہوگیا وہ مکروہات زمانے سے اور نہین ہوتا ہی غلبہ بسبب کثرت کے بلکہ بسبب خوبی اور حُسن تدبیر کے ہوتا ہی اور قسم ہی خدا کی ہرقل بادشاہ روم کا بہت بڑا تھا مجھ سے لشکر مین اور وسیع تھا شہرون مین اور بزرگ تھا سامان مین اور جمع کیا تھا اُسنے بادشاہان روم کو یونان سے بلاد جیوہ اور اندلس تک اور مدد طلب کی تھی اُسنے ہم لوگون اور غیر ہم لوگون سے پس نہین نفع کیا اُسکو اُسکی کثرت نے کسی چیز سے اور نہ قادر ہوسکا وہ اس امر پر کہ پھیر دے قضا و قدر کو اور جانو تم سب اس بات کو کہ عقل جڑ اور بنیاد آدمی کی ہی جو مامور بہ اطاعت اور بزرگی دیا گیا ہی بسبب عقل کے تمام مخلوقات زمین پر پس جو شخص مالک اور غالب ہوگا اپنی عقل پر مالک ہوگا وہ اپنے کام کا اور جو شخص نہ پہونچے گا اپنے کام کو تو اپنی جہل پر بہت راضی رہیگا اور جانو تم اس امر کو کہ نہین پہونچتا ہی کوئی شخص حکمت کو مگر بسبب عقل کے اور حکیم مامیوس نے کہا ہی کہ حکمت کی سیڑھی بزرگ ہی اور خواہشمند اُسکا ہوشیار اور چھوڑنے والا اُسکا خوار ہی کسواسطے کہ حکمت بزرگی جانون اور قوت دلون کی ہی اور جانو تم اس بات کو کہ مین نہین کلام کرتا ہون ساتھ کسی خواہش نفسانی کے لیکن مجھ کو لائق ہی کہ سچ کہون مین اور صدق کے ساتھ بات کرون مین اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کے نبی نے بھیجا تھا میرے پاس نامہ اپنا درانحالیکہ بلاتے تھے وہ مجھکو بجانب اپنے دین کے پس طلب راہ کی مین نے اُنکے قول کی سچائی پر بسبب اُنکے خط کے اور اُس چیز پر جو ظاہر ہوئی لوگون کو اُنکے معجزات سے

اور تحقیق سنی ہی مین نے یہ بات کہ جب مبعوث ہوئے تھے تو نہین سُنا تھا کسی شخص نے ذکر اُنکا مگر یہ کہ ڈر گیا تھا اُنسے
اور قبول کیا تھا اُنکی دعوت کو اور معلوم ہوئی ہی مجھکو اُنکے بعض معجزات سے یہ بات کہ ماہتاب دو ٹکڑے ہوا تھا اُنکے واسطے
اور قبول کیا تھا اُسنے اُنکے بُلانے کو اور سلام کیا تھا اُنپر اور ایک معجزہ اُنکا یہ ہی کہ گوشت دست زہردار بکری نے بات
کی اور کہا اُنسے کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ نہ کھائین کہ مین زہردار ہون اور منجملہ اُنکے معجزات کے یہ ہی کہ کلام کیا ہی اُنسے
سوسمار نے اور پتھر نے اور سجدہ کیا اُنکا درخت نے اور گواہی دی اُنکی رسالت کی اور گئے تھے وہ آسمان پر اور در آگئے
اور داخل ہوے تھے پانی کی موج پر اور پہلے اُنھین کی قوم نے اُنسے دشمنی کی تھی اور اُنکے یگانے اُنسے لڑے تھے
اور انکار کی تھی اُنکے کلام اور احکام دین کی اور وہ یہی لوگ ہین جنھون نے فتح کیا ہی ملک شام کو پس جب جانا
لوگون نے کہ وہ آئے ہین ساتھ حق کے اور کلام اُنکا سچا ہی ایمان لائے وہ لوگ اور مدد دی اُنکو اور جہاد کیا سامنے
اُنکے اور اب یہ وہی لوگ ہین کہ نکال دیا ہی رومیون کو اُنکے ملک سے اور مالک ہو گئے اُنکے شہرون اور قلعون
کے اور بیشک آئے ہین وہ ہماری طرف با رادہ کرنے اس کام کے جو کیا ہی اُنھون نے ہمارے غیر کے ساتھ اور
اب جو تم انکار کرتے ہو اور زبون جانتے ہو اُنکے کام کو تو نہین ہین وہ لوگ مگر یہ کہ حکم کرتے ہین اچھے کامون کا
اور منع کرتے بُرے کامون سے اور قائم رکھتے ہین اُن احکام خدا کو جنکا حکم اُنکو ہی اور نہین ہی اُن کی کتاب مین
کوئی حکم یا کوئی چیز مگر یہ کہ انجیل مین بھی مثل اُسکے ہی اور بیشک گمراہ کیا ہی تم کو بولس نے اور بھٹکا یا ہی تمکو بسبب
کہنے اپنے کے کلام ناراست کو اور فریفتہ کیا ہی تمکو اور بدل ڈالا ہی اُسنے تمھاری شریعت کو ساتھ ایسے نام کے جو
نہین لائق ہی اور بیکسو کیا ہی تمکو راہ سے اور حلال کیا ہی تمپر اُن سب چیزون کو جو حرام کیا اللہ تعالی نے تم پر
تمھاری اُس کتاب مین جسکو اُتارا تھا تمھارے نبی پر اور یہ بات عین محال اور اندھے پن کی خواہش ہی کہ تابع
ہو تم بولس کے کہنے کے اور چھوڑ دو تم اُس چیز کو جو کہا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین جس کو اُتارا تھا اُس نے
تمھارے نبی پر اور کیونکر لائق ہی عیسیٰ ابن مریم کو یہ کہ حکم کرین وہ تمکو خلاف اُس چیز کے جس پر اُنکو اللہ تعالی نے
تمھاری طرف بھیجا اور ہرگز نہین لائق ہی یہ امر کہ بولس تم سے یہ کہے کہ مسیح نے مجھ سے خواب مین کہا ہی کہ حلال
کیا ہی اُنھون نے تمھارے لیے گوشت سور کا اور وہ حکم کرتے ہین تمکو گناہ ظاہری اور باطنی کرنے کا پس
اطاعت کی تمنے اُسکی اور سچا جانا تمنے قول اُسکا حاشا کہ مسیح اس طرح کرتے ہون یا بات بھی کی ہو بولس سے
اور تمام نبی اُسی طریقے پر تھے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین اور نہین تھا کوئی
حکمائے سابقین سے مگر یہ کہ کلام کرتا تھا وہ ساتھ وحدانیت اللہ غالب اور بزرگ کے اور تحقیق کہا ہی حکیم دمویا
نے اور وہ ایسا شخص تھا کہ بنایا تھا اُسنے دیر اخمیم کو اور گردانا تھا اُسکو مثل واسطے اُستون آیندہ کے اس وقت سے آخر
زمانے تک اور بنایا تھا اُس نے تصویرین حکما کی اور ایک تصویر بنائی تھی جسکے پیر پر چار سطرین زبان
یونانی مین لکھی تھین پہلی سطر یہ تھی مَنْ خَافَ الوَعِیدَ سَلَا عَمَّا یُرِیْدُ اور دوسری سطر یہ تھی مَنْ خَافَ مِمَّا بَیْنَ یَدَیہِ صَابَرَ

جیسے تبوک ... ۱۲

مَافِی یَدَایَدِ اور تیسری سطر یہ تھی اِنْ کُنْتَ تَطْلُبُ الْجَزِیْلَ فَلَاتَلُمْ وَلَاتَقُلْ اور چوتھی سطر یہ تھی بَادِرْ قَبْلَ نُزُوْلِ مَانُجَاذِرُ پس جن لوگون کا ایسا کلام ہو وہ کیونکر خلاف اُسکے کرینگے اور یہ کلام ایک فریضہ ہی فرایض مذہب محمدیہ سے پس جھکا لیا قوم نے اپنے سرون کو زمین کی طرف بادشاہ مقوقس پر برہم ہوکر بسبب کہنے مقوقس کے ایسے کلام کو راوی نے بیان کیا ہی کہ نہین یہ کلام کیا تھا مقوقس نے تا اینکہ عہد لے لیا تھا اُسنے اپنے نوکرون اور حجاب سے اور ٹھہرا لیا تھا اُسنے ایک ہزار ہتھیار بند غلامون کو اپنے سر پر اسواسطے کہ پہونچی تھی اُسکو خبر ماجراے ہرقل کی وقت وعظ اور نصیحت کرنے اُس کے اپنے بطارقہ کو اور یہ کہ ہرقل کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اُن لوگون نے پس اسی سبب سے عہد لے لیا مقوقس نے اپنے ساتھیون سے تا اینکہ ایسی گفتگو کی تھی اُس نے پھر متوجہ ہوا مقوقس بجانب اپنے وزیر کے اور کہا اُس سے کہ لکھدے تو میری بیٹی کو ایک خط اس مضمون سے کہ مہربانی کرے قوم کے ساتھ اور اُن کو امان دیوے اور روانہ کر اُن کو میری طرف تاکہ آرام پاوین دل اُن کے اور خلعت دون مین اُن کو اور رہین گے لوگ ساتھ ہمارے اور لڑین گے ہمارے دشمنون سے اور اُس سے جو ہمارے ملک کا قصد کرے گا اور نہین تھا قصد بادشاہ کا اس مضمون سے مگر رہائی یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی قبطیون کے ہاتھ سے اسواسطے کہ بادشاہ جانتا تھا کہ مسلمان لوگ حق پر ہین پس لکھا وزیر نے خط بنام ملکہ کے اور روانہ کیا اُسکو اور قاصد سے کہا کہ جلد جا تو پس روانہ ہوا قاصد مع خط کے اور بہت جلد چلتا تھا تا اینکہ پہونچا وہ ملکہ ارمانوسہ کے پاس اُس حالت مین کہ دن گذر گیا تھا اور لوگ لڑائی سے باز رہے تھے اور قبطی لوگ اپنے خیمون مین پھر گئے تھے اور یوقنا بھی مع اپنے ساتھیون کے اپنے خیمون مین آئے تھے پس جب پہونچا قاصد مع خط کے ملکہ ارمانوسہ کے پاس براہ اطاعت سلام کیا اُسنے اور خط دیا ملکہ کو پس لیکر دیا ملکہ نے وہ خط اپنے حاجب کو پڑھا اُسنے ملکہ کے سامنے پس جب سُنا ملکہ نے مضمون خط کا لے لیا خط اُسکے ہاتھ سے اور لپیٹ کر سپرد کیا اپنے خادم کو اور حکم کیا اُسکو لیجانے خط کا پاس یوقنا کے پس روانہ ہوا خادم خط لے کر اور آیا پاس یوقنا کے اور دیا خط اُنکو اور کھول کر پڑھا اُسکو یوقنا نے پس جب آگاہ ہوے وہ اُسکے مضمون سے متوجہ ہوے بجانب خادم کے اور کہا اُس سے کہ پھر جا تو بجانب ملکہ کے اور کہہ اُس سے کہ بہتر ہی مگر مشورہ کرین ہم اپنے دلون سے خط کے مطلب مین پس جب لوٹ گیا قاصد متوجہ ہوے یوقنا بجانب کابر اپنی قوم کے اور کہا اُسنے کہ قسم ہی اللہ کی بیشک دور کیا اللہ تعالیٰ نے پردۂ غفلت اُس بادشاہ کے دل سے اور ظاہر ہوئی اُسکو وہ چیز جو ظاہر ہوئی تھی ہم پر حق سے پس کیا راے تم لوگون کی ہی اُن لوگون نے کہا کہ ہم سواے تمھارے قول کے اور کسی کی بات نہین سنتے ہین یعنی جو تم کہتے ہو وہ ہم کو منظور ہی یوقنا نے کہا کہ مہلت دو تم مجھکو تا کہ راے زنی کرون مین پس چھوڑا اُنھون نے یوقنا کو بموجب اُن کے ارادے کے پس جب رات ہوئی اور خوش ہو گیا تھا دل اُنکا اور بے ڈر ہو گئے تھے ساتھی اُنکے اپنی جانون پر بسبب پھر جانے قبطیون کے

ف ذکر لکھنے مقوقس کا جواب خط ملکہ کو اور آنا عمرو بن العاص کا پاس یوقنا کے اور گرفتاری ملکہ اور اُس کے ہمراہیون کی ۱۳۱

اُنکی لڑائی سے تو کھڑے ہوے یوقنا واسطے ادای اُس نماز کے جو فوت ہو گئی تھی اُن سے پس اسی حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے کہ دفعۃً آیا اُنکے پاس ایک شخص اور جب آگاہ ہوے یوقنا اُس شخص سے اور دیکھا اُس کو کھڑے ہوے اپنے پاس مختصر کیا اُنھون نے اپنی نماز کو پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے سلام کیا اُنکو اُس شخص نے پس جواب سلام کا دیا یوقنا نے اور پہچانا اُنکو تو وہ عمرو بن اُمیۃ الضمیری تھے اور دیکھا تھا اُنکو یوقنا نے انطاکیہ کی لڑائی مین اُسوقت کہ آئے تھے بطور ایلچی کے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سے پس جب پہچانا اُنکو یوقنا نے خوش ہوے اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا چیز ہی ای مرد بزرگ اُنھون نے کہا کہ ای یوقنا سردار عمرو بن العاص نے بھیجا ہی مجھکو تمھارے پاس کہ دریافت کرون مین خبر تمھاری اور لوٹ جاؤن مین اُنکے پاس یوقنا نے کہا کہان چھوڑا ہی تمنے اُنکو اُنھون نے کہا کہ نزدیک ہین وہ تمسے تمھارے اُنکے بیچ مین تین کوس یا کم اس سے فاصلہ ہے پس بیان کیا یوقنا نے حال اپنا اور کیفیت اپنی ساتھ ملکہ ارمانوسہ کے اور کہا کہ ای عمرو پھر جاؤ تم بجانب سردار کے اور کہو اُنسے کہ جلد آؤ تم ہماری طرف کو پس پھرے عمرو بن امیۃ الضمیری بجانب سردار **عمرو بن العاص** کے حالت جلدی مین اور آگاہ کیا اُنکو یوقنا کے قصے سے پس چھوڑا **عمرو بن العاص** نے کل اسباب اور باربرداری اور غنائم وغیرہ کو جو اُنکے ساتھ تھی غنیمت روم اور ساحل سے اور نگہبان چھوڑا اُن سب پر ربیعۃ العامری کو بجمعیت ایک ہزار سوار کے اور خود روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے رات کو پس تھے وہ قریب طلوع فجر کے نزدیک یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور آفتاب نہین طلوع ہونے پایا تھا کہ گھیر لیا اُنھون نے قبطیون کو اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور آپڑے قوم پر اور گرد ہو گئے قبطیون کے اور رکھا اُن مین تلوار کو پس نہین بلند ہوا تھا آفتاب تا اینکہ مار ڈالا اُنھون نے قبطیون سے کچھ زیادہ ایک ہزار سوار کو اور قید کر لیا ایک بڑی جماعت کو اور پیٹھ پھیری باقی لوگون نے بحالت بھاگنے کے بارادہ مصر کے اور مالک ہو گئے مسلمان خیمون وغیرہ اور قابض ہو گئے بادشاہ کی بیٹی ملکہ ارمانوسہ پر اور لے لیا تمام مال اور لونڈی اور اسباب اُس کا پھر آئے عمرو بن العاص یوقنا کے پاس اور سلام کر کے مبارکباد دی اُنکو بسبب اُنکی سلامتی کے پس ٹھہرے وہان سب مسلمان اُس حال مین کہ بہت بڑی غنیمت حاصل کی تھی اُنھون نے اور آملے عمرو بن ربیعۃ العامری بھی مع ہودج سواری زنان اور اموال غنائم کے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب مالک ہو گئے مسلمان ملکہ ارمانوسہ اور اُسکے مال اسباب اور لونڈی غلام کے اور قرار پکڑا اپنے اپنے خیمون مین حکم کیا **عمرو بن العاص** نے اکابر صحابہ کو اپنے پاس جمع ہونے کا پس جب آکر بیٹھے وہ لوگ سامنے اُنکے کہا اُنھون نے کہ ای اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانو تم اس بات کو کہ بیشک اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی کہ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ[1] **راوی** کہتا ہی کہ وہ اکابر اصحاب جو جمع ہوے تھے **عمرو بن العاص** کے پاس یہ تھے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور قعقاع بن عمرو التمیمی اور خالد بن سعید السہمی اور عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہم اجمعین

---

[1] ترجمہ اور کیا بدلا ہے نیکی کا مگر نیکی ۱۲

پس کہا اُن لوگون نے کہ اس کہنے سے تمھارا کیا مطلب ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ کشایش اور خوشی دی تھی اللہ تعالیٰ نے اُس بادشاہ کو لکھا تھا اُسنے خط ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بھیجا تھا آپکے واسطے تحفہ جات اور ہم زیادہ مستحق ہین معاوضے کے اپنے نبی کی طرف سے اور میرے نزدیک یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہی کہ بھیجون ہین بادشاہ کے پاس اُسکی بیٹی کو مع تمام مال اور اسباب اور لونڈی اور غلام کے جو ہمنے لیا اور ہم ایسی قوم ہین کہ تبعیت کرتے ہین سنت اپنے نبی کی جبکہ فرماتے تھے آپ اِرْحَمُوا عَزِیْزَ قَوْمٍ ذَلَّ وَ غَنِیَّ قَوْمٍ اِفْتَقَرَ پس اچھی اور بہتر جانی سب لوگون نے رائے عمرو بن العاص کی اور کہا کہ بہتر ہی جو حکم تمھارا ہو پس روانہ کیا عمرو بن العاص نے ملکہ ارمانوسہ کو بجانب اُسکے باپ مقوقس کے بحالت تعظیم کے مع مال و اسباب کے ہمراہ قیس بن سعید کے راوی کہتا ہی کہ یہ حال تو سردار عمرو بن العاص کا تھا لیکن قبطی لوگ پس جب بھاگ کر پہونچے وہ مصر مین اور آئے بادشاہ کے پاس بڑے لوگ قوم کے اور بیان کیا حال تمام ہونے لشکر اور مقتولین اور اسیرین اور قید ہو جانے اُسکی بیٹی کا تنگی مین پڑا سینہ اُسکا بسبب اس سانحے کے اور متفکر ہوا وہ اپنے کام مین کہ کیا تدبیر کرے حالانکہ عرب سے لڑنے کو اُسکی نیت نہ تھی پس وہ اسی حال مین تھا کہ آیا اُس کے پاس خوشخبری دینے والا ساتھ آنے اُسکی بیٹی کے مع مال و اسباب وغیرہ کے پس خوش ہوا وہ اور دُور ہو گیا کسی قدر ملال اور رنج اُسکا اور جانا اُسنے اس بات کو کہ قوم مسلمان فتح پاوینگے پس جب داخل ہوئی ارمانوسہ اپنے باپ کے محل مین حکم کیا بادشاہ نے حاضر لانے کا قیس رضی بن سعید کا پس جب آئے وہ سامنے بادشاہ کے بزرگ داشت اور تعظیم کی اُسنے اُن کی اور اکابر دولت اور حجاب آئے تھے اُسکے پاس واسطے مبارکباد سلامتی اور آنے اُسکی بیٹی کے پس اُسی وقت متوجہ ہوا بجانب قیس رضی کے اور سوال کیا اُسنے چند چیزون کا تاکہ سُنین ارباب دولت اُسکے اور نرم ہو جائین دل اُنکے اور وہ لوگ دیکھتے اور تعجب کرتے تھے قیس کے لباس سے بادشاہ نے کہا کہ ای برادر عربی تمھارا کیا نام ہی اُنھون نے کہا قیس اُسنے پوچھا کہ تم لوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن لوگون سے ہو جنھون نے جہاد کیا تھا سامنے اُنکے قیس نے کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ بیان کرو تم مجھ سے حال اپنے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ کس گھوڑے پر سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ سوار ہوتے تھے آپ اُس گھوڑے پر جو سُرخ اور پیشانی اُسکی سپید تھی اور چارون ہاتھ پانوٗن اُسکے سفید تھے اور اُن اوصاف کا ایک گھوڑا تھا آپ کے پاس جسکا نام مرتجل تھا اُسنے کہا کہ ای برادر عربی معلوم ہوتی ہی مجھکو یہ بات کہ آپ صرف حمار اور اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور ارادہ کیا بادشاہ نے اس کلام سے ثبوت عاجزی اور انکساری کا قیس پر اسواسطے کہ حمار اُن لوگون کے نزدیک بجاے کمینے کے تھا قیس نے کہا کہ بیشک اللہ نے بزرگی دی ہی اونٹ کو جبکہ کہا اُس سے کہ ہو جا پس ہو گیا اُس سے کہ ہو جا پس ہو گیا وہ اور نکالا اور پیدا کیا اونٹنی کو سنگھاے بزرگ سے اور خاص کیا اُسکو عرب کے لیے سواے اوردن کے اور آپ اُس پر اس جہت سے سوار ہوتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو مبارک پیدا کیا کہ قناعت کرتا ہی وہ اس قدر پر کہ پاتا ہی اور صبر کرتا ہی کوشش اور اُٹھانے بوجھ اور سختی چلنے پر

اور صبر کرتا ہی پانی پر اور ذکر کیا ہی ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب مین وَعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ
اور فرمایا ہی اللہ نے وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَکُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اور پہلی لڑائی جو آپ دشمنان دین کے ساتھ لڑے
وہ لڑائی دین کی تھی پس تھے آپکے ساتھ ایکسو اونٹ آٹھ کش اور دو گھوڑے کہ سوار تھے ایک پر مقداد بن اسود الکندی
اور دوسرے پر مصعب بن عمرو التیمی اور ٹھہرے ہم لوگ قریش سے باوجود کثرت اور بے سامانی اُن لوگون کے
پس بھگا دیا اللہ تعالی نے اُن لوگون کو بسبب برکت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقوقس نے کہا کہ آیا
حمار پر آپ نہین سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ آپ اُس حمار پر سوار ہوتے تھے جسکو تو نے آپکے واسطے بطور ہدیہ کے
بھیجا تھا اور پیچھے بٹھلاتے تھے اُسپر آپ اپنے یار کو جنکا نام معاذ بن جبل ہی اور تھا اُس حمار پر ایک چار جامہ پوست
خرمے کا اور لگام پوست خرمے کی اور آپکے عادات سے یہ امر تھا کہ پارہ دوزی کرتے تھے موزون مین اور پیوند
لگاتے تھے قمیص مبارک مین اور فرماتے تھے آپ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ اور آپ کے پاس ایک
قمیص روئی دار تھا جسکا طول کم تھا اور دو آستین بھی کم تھین اور اُس مین راہ گریبان کی نہ تھی ہدیہ بھیجا تھا آپکے واسطے
دیر دونے اور ایک حلّہ اور تھا جو مول لیا گیا تھا آپکے واسطے بعوض تینتیس ۳۳ اونٹون کے اور ایک ہی بار آپنے اُسکو پہنا
تھا اور ایک جبہ شام کا بطور ہدیے کے آیا تھا آپکے واسطے پس پہنا آپ نے اُسکو تا اینکہ پھٹ گیا وہ اور دو موزے تھے
آپ نے اُنکو پہنا تا اینکہ پہنا کہ وہ دونون پھٹ گئے اور ایک چادر تھی جسکا طول چار گز اور عرض ڈھائی گز تھا کہ اُسکو
آپ اوڑھتے تھے اور ایک کپڑا تھا جسکو پہنتے تھے آپ وقت آنے وفود کے اور تھے آپ شیرین ترین آدمیون کے
وقت کلام کرنے کے اور جب بات کرتے تھے آپ ساتھ کسی کلمے کے تو تین ۳ بار اُسکو فرماتے تھے اور
جب گذرتے تھے کسی قوم پر تو سلام کرتے تھے اُن پر اور جب بات کرتے تھے تو تبسم کرتے
تھے اور جب بیٹھے ہوئے ہوتے تھے آپ کسی جماعت مین اور ارادہ اُٹھنے کا کرتے تھے
تو فرماتے تھے آپ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ
ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کلمات آپ کی عادات ہو گئے ہین آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام
نے انھین کلمات سے میری زیارت کی ہی اور جان تو اے بادشاہ کہ جب انتقال فرمایا آپ نے تو نکالا تھا
آپ کی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر اور ایک ازار پرانی اور کہا کہ اسی مین انتقال فرمایا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقوقس نے کہا کہ قسم ہی خدا کی یہی اخلاق انبیا کے ہین پس خوشی اور
کشایش ہو اُسکو جس نے بیعت کی آپکی اور بیشک اُمت اُنکی وہی اُمت ہی جسکا وصف انجیل مین ہی پس بول اُٹھا

سلہ ترجمہ اور دبلے اونٹون پر چلے آئینگے اور سوار ہوکر ہر دور راہون سے آئینگے ۱۲
سلہ ترجمہ اور اونٹون کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیون سے کیا ہے ۱۲
سلہ ترجمہ جو شخص میرے طریقے سے نفرت کرے وہ مجھ سے نہین ہے ۱۲
سلہ ترجمہ وفود جمع وفد کی بمعنی گروہ ۱۲
سلہ ترجمہ پاک ہے تو اے اللہ اور تعریف تیری گواہی دیتا ہون مین کہ نہین ہے کوئی معبود سوا تیرے استغفار کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون ۱۲

ایک قسم کہ بشارت ہو تجھکو ای بادشاہ کہ جو اُمت اللہ کے نزدیک افضل ہی وہ امت ہم ہین پس برہم ہوا
بادشاہ اور کہا کہ کس چیز سے تم لوگ افضل ہو نزدیک اللہ کے آیا بسبب حرام کھانے کے اور گناہ کرنے کے
اور کرنے کامون بد کے اور دور ہونے کے نیکیون سے اور رعیت پر ظلم کرنے سے اور خواہش کرنے بجانب
دنیائے دنیہ کے اور کہان ہو تم اُن قوم سے کہ گذرا تھا اُن پر سکندر پس دیکھا انکو کہ نہ کوئی اس مین حاکم ہی
نہ کوئی قاضی ہی اور نہ کوئی امیر ہی ساتھ امارت کے نہ اور کوئی ایسا شخص ہی کہ خاص ہو ساتھ مالداری کے
اپنے دوسرے بھائی سے اور نہ کوئی مبتلائے محتاجگی ہی جو رسوا کرے اُس کو برابر ہین وہ لوگ
ہر چیز مین کھانا پینا اُن لوگون کا ایک ہی نہ ایک دوسرے کی نفی کرتا ہی اور نہ ضد کرتا ہی بلکہ آپس مین محبت اور
دوستی رکھتے ہین پس تعجب کیا اسکندر نے اس امر سے جو دیکھا اور پوچھا اُنکے عقلمندون سے حال اُنکا
پس کہا اُنھون نے کہ ای بادشاہ ہم لوگون نے پایا تھا ایک کاسہ سر کا جس پر یہ لکھا تھا یا ابن آدم الھك
املك حتى كانك خال من عملك فاعجلك اجلك فصرت الى التراب فحثا عليك الاحباب وخلوت
بما قدمت اما صالحا فسرك واما غير صالح فندمت حيث لا ينفعك وتمنيت ان يكون لك الى
الدنيا مرجع لترجع من الذى الهاك وتقلع قبرك فلم ترجع فطوبى للكيس العاقل الذى ليس بجان ولا غافل
تزود الى ما ليس له مصير قبل بكائك على التقصير وبادر الى الخير قبل الفوت واغتنم حياتك قبل الموت
فكانك كالحى قد هلك وفارق كلما املك پس عبرت حاصل کی ہمنے ای بادشاہ ان نصیحتون کامل اور ہو بچنے
والی ہر ادر پہنا ہمنے اُسکے بورے اور ٹھیک لباس کو اسکندر نے پوچھا کہ کیا حال ہی تمھاری مسجدون کا کہ متفرق اور
دور ہیں اور قبرین تم لوگون کی نزدیک اور قریب مین اُن لوگون نے کہا کہ مسجدین ہماری پراگندہ اور دور
اسواسطے ہین کہ بہت اجر ہو بسبب چلنے کے اُنکی طرف اور قبور ہماری اس وجہ سے نزدیک ہین کہ یاد رکھین ہم موت کو
تاکہ باز رہین ہم گناہون سے اسکندر نے پوچھا کہ کیا ہی مجھکو کہ دیکھتا ہون مین تمھارے دروازون کو بغیر زنجیرون کے
اُن لوگون نے کہا اسواسطے کہ ہم مین کوئی چور نہین ہی اسکندر نے کہا کہ کیا ہی مجھکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین
کوئی امیر اور نہ حاکم انھون نے کہا اسواسطے کہ نہین پاتے ہین ہم اپنے مین کسی زبردست اور ظالم کو اسکندر نے کہا کیا ہی
مجھکو کہ نہین دیکھتا ہون تم مین کوئی فقیر اور غریب اُنھون نے کہا کہ اسواسطے کہ روزی اللہ کی ہم لوگون مین برابر ہی
سب چھوٹے بڑے کو بعد اُسکے نکالے اُن لوگون نے اسکندر کے لیے دو ۲ بڑے پرانے کاسے سر کے اور کہا کہ ان
دونون مین سے تو کس کو چاہتا ہی ایک کاسہ سر مرد ظالم کا ہی اور ایک مرد عادل کا ہی اور یہ دونون آئی بازگشت

ترجمہ [illegible]

کی طرف گئے ہین اور نہین بے پروا کیا ان دونون کو بڑی جماعت نے لیکن عادل خوش ہی اور ظالم شرمسار اور حیران ہی پہونچے گا مطلب کو پرہیزگار اور محروم رہیگا بدکار پس طلب آگہی کی کر تو اُس چیز سے جو دیکھتا ہی تو قبل خبردار ہونے کے کہ تو بیچے ان دونون کا سہ سرون کے ہی مالک ہوا تو ای بادشاہ پیشانیون کا اور جاری ہوا حکم تیرا پست اور بلند پر اور خلیفہ کیا تجھکو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اور حکم کیا تجھکو استعمال عقل اور فرض کا پس یاد کر تو اپنی جاے بازگشت اور قبر کی مٹی کو اور عمل کر تو واسطے اپنی ذات کے اور جان تو یہ کہ نہ نفع دیگا تجھکو لشکر تیرا جس وقت کہ روح تیری قبض کیجاویگی اور پکڑیگی تجھکو زمین پس چھوڑ دے تو احکام اور خواہش شیطان کو اور لے تو حکم رحمان کو اور پرہیز کر اُسکی منہیات سے اور نہ فریفتہ کرے تجھکو شیطان مردود پس پھرے تو ساتھ گناہ عظیم کے اور یاد کر تو ای بادشاہ اُس چیز کو جو کیا تھا شیطان نے تیرے باپ آدمؑ کے ساتھ جس وقت کہ مقرر کیا تھا اُنپر اپنے مکر کو اور گھیر لیا تھا اُنکو ساتھ اپنے حیلے کے اور مقرر کیا تھا اُنکے لیے خرخراہٹ عداوت کو اور فریفتہ کیا تھا اُنکو ساتھ دوستی ایک دانے گندم کے پس کہا قیس نے کہ ای بادشاہ آیا جانتا ہی تو کہ وہ لوگ کون تھے مقوقس نے کہا نہین قیس نے کہا کہ وہ لوگ ایک قوم مومن تھے قوم موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے اور بیشک خبر دی ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین انھین لوگون کی اس عبارت مین وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ اور دیکھا تھا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس رات مین کہ گئے تھے آپ آسمان پر پس جب پھرے آپ تو گذرے اُنپر اور آگاہ کیا ہمکو اُنکے اس حال سے پس عرض کیا ہمنے کہ یا رسول اللہ ؐ یہ قوم ایمان لائے ہین ساتھ نیکی کے آپ نے فرمایا ہان اور ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس بات کا کہ آگاہ کرے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے کہ وہ لوگ افضل ہین قوم موسیٰؑ سے تو کہا اللہ تعالیٰ نے اُنکے حق مین وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ پس کہا مقوقس نے قیس سے کہ ای برادر عربی لوٹ جاؤ تم اپنے ساتھیون کی طرف اور آگاہ کرو اُنکو اُس چیز سے جو سُنا تمنے اور دیکھو تم اُس چیز کو جو قرار پاوے ہمارے اور تمھارے بیچ مین قیس نے کہا کہ جان تو ای بادشاہ اس بات کو کہ ضرور ہے ہمکو مقابلہ کرنا تمسے اور نہ نجات دیگی کوئی چیز ہمسے تمکو مگر مسلمان ہونا یا جزیہ دینا یا لڑائی مقوقس نے کہا کہ عنقریب بیان کرونگا مین اپنی قوم سے وہ چیز جو بیان کی تمنے اور مین جانتا ہون کہ وہ لوگ اس بات کو منظور نہ کرینگے اسواسطے کہ دل اُنکے سخت ہو گئے ہین بسبب کھانے حرام کے محمدؒ بن اسحاق الاموی نے بسلسلہ راویون کے سلیمان بن یحییٰ سے روایت کی ہی کہ مقوقس بادشاہ مصر اور اسکندریہ نے مقرر کیا تھا اپنے واسطے ایک اچھے طریقے کو رمضان کے مہینے مین پس جب دیکھا جاتا تھا چاند رمضان کا یکسو اور علٰحدہ ہوتا تھا وہ اپنی رعیت سے بطلب تنہائی کے ایک مکان مین جسکو بنایا تھا اُسنے اس رسم کے واسطے پس نہین ظاہر ہوتا تھا وہ کسی پر اپنے ارباب دولت سے اور نہین جاتا تھا کوئی اُسکے پاس سواے اُن لوگون کے جو کھانا کھلاتے تھے اور پانی پلاتے

شعر
جسکی قدر ہین اور سب ایک نیکی کی اور اُسی جنت ہین سدا
انصاف اور ان لوگون سے ایک بنے فرشتہ ہین حق
شعر
اور جن سے ہمہ تن بنا ہے اسی بے انصاف ہین سدا

تھے اُسکو اور خدمت پر مقرر تھے پس جب گذر جاتا تھا مہینہ رمضان کا نکلتا تھا اور وہ بیٹھتا تھا تخت بادشاہت پر اور یہ گفتگو مقوقس اور قیس رض بن سعید سے آخر ماہ شعبان مین واقع ہوئی تھی پس روانہ ہوے قیس رض بادشاہ کے پاس سے بجانب **عمرو بن العاص** کے اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ کی گفتگو سے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ آیا مہینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ اپنے اُس خلوت کے گھر مین جسکو مقرر کیا تھا رمضان کے مہینے مین اور تھا میل اُسکا بجانب اسلام کے اور نہین منظور تھا لڑنا اُسکو عرب سے اور بیٹھا بیٹا اُسکا ارسطولیس تخت پر اسواسطے کہ ولیعہد اسکا وہی تھا۔

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بیٹھا ارسطولیس تخت پر اور تھا وہ سخت اور باطل کوش اور جب سنی تھی اُسنے گفتگو اپنے باپ کی ساتھ قیس رض بن سعید کے جانا تھا اُسنے کہ میل اُسکے باپ کا بجانب اسلام کے ہی اور وہ عرب سے نہ لڑیگا اور قریب ہی کہ سپرد کردیگا ملک اپنا اُنکو پس اُسی وقت جمع کیا اُسنے اپنے ارباب دولت اور رؤساے قبطیون کو اور کہا اُنسے کہ جانو تم اس بات کو کہ مالک ہوے تم اس ملک کے بعد غرق یعنی طوفان نوح کے اور باپ میرا ارادہ رکھتا ہی سپرد کرنے ملک کا عرب کو اور یہ بات اسطرح پر ہی کہ سنا ہی مین نے کلام اُسکا اور وہ جو گفتگو کی اسنے پس جانا مین نے کہ گفتگو اُسکی نزدیک ہی اس امر سے اُن لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ جان تو اس بات کو کہ حکومت تیرے اختیار مین ہی اور تو ہی ولیعہد اُسکا اور حاکم ہی بعد اُسکے پس کر تو وہ امر جو بہتر ہو تیرے اور ہمارے اور رعیت کے حق مین بعد اُسکے رخصت ہوے وہ سب لوگ اور بادشاہ کے بیٹے نے عزم مصمم کیا اپنے باپ کے مار ڈالنے کا پس آیا وہ پاس اُس شخص کے جو پانی پلاتا تھا اُسکے باپ کو اور دیا اُسکو ایک ہزار دینار اور مقرر کی اُسکے واسطے کچھ زمین بطور جاگیر کے اور قسم لی اُس سے اس بات پر کہ پلادے زہر اُسکے باپ کو پس قبول کیا اُس شخص نے اس بات کو اور زہر پانی مین ملا کر پلا دیا اُسکو پس اُسی وقت مرگیا وہ پھر آیا ارسطولیس کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُسکے باپ کی موت سے پس گیا ارسطولیس اپنے باپ کی نعش پر اور بہت رویا بعد اُسکے حکم کیا اُسکے خادمون کو دفن کرنے کا اُسکے لباس شاہی مین جو پہنے تھا اور قتل کیا اُن لوگون کو بھی جنھون نے زہر پلایا تھا اور بیٹھا ارسطولیس تخت سلطنت پر مثل اپنی معمولی عادت کے جب کہ باپ اُسکا پوشیدہ ہوتا تھا اپنی رعیت سے اور کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہوا کہ بادشاہ مرگیا **راوی** کہتا ہی کہ یہ حال ارسطولیس اور اُس امر کا تھا جسکو اُسنے اپنے باپ کے ساتھ کیا لیکن حال عمرو بن العاص کا پس گئے قیس رض بن سعید اُنکے پاس اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ کے ارادے اور گفتگو سے تو قصد کیا اُنھون نے لڑائی اور محاصرہ مصر کا بشرط نہ جواب دینے بادشاہ کے حسب خواہش مسلمانون کے اسلام لانے یا جزیہ دینے سے پس کوچ کیا اُنھون نے مع تمام لشکر کے اور اُترے وہ ایک موضع مین جو مشہور بہ قلیوب تھا اور وہان ٹھہر کر بھیجا اُنھون نے قاصدون کو بجانب دیہاتی لوگون کے اور اُن لوگون کے دلون کو مطمئن کرکے کہلا بھیجا کہ تم لوگ خوف نہ کرو اور ہماری طرف سے تمکو امان ہی اور ہم قناعت کرینگے اُتنے ہی پر جو بھیجوگے ہمارے پاس اپنے غلے سے پس منظور کیا اُن لوگون نے اس بات کو اور کوچ کیا **عمرو بن العاص** نے قلیوب سے تا اینکہ پہونچکر اُترے وہ مقام حجر الحصا مین جو خاص مصر سے تھا پس جنبش مین آیا شہر مصر بسبب اُترنے

عرب کے وہان کے لوگون پر اور واقع ہوئی تشویش اُن مین اور بلند ہوا شور اور بند کر لیا اُن لوگون نے دو کانون کو اور چلے گئے بہت لوگ درّون مین اور قیام کیا ہر درے والے نے اپنے درے مین مع اپنے ساتھیون کے مسلح ہو کر واسطے بچانے مال اور اسباب اور لڑکے بالون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے عمرو بن العاص رض مع اپنے لشکر کے مقام مجر الحصا مین حکم کیا اپنے ساتھیون کو کھودنے خندق کا گرد لشکر کے پس ایک خندق کھودی گئی اور آئین اُنکے واسطے اچھی چیزین اور خورش جانورون کی دیہات سے اور مضبوط ہو گیا ٹھہرنا عمرو بن العاص رض کا مصر مین پس ٹھہرے رہے وہ برابر وہان اور نہ دیکھا وہان کے بادشاہ کی طرف سے کوئی ایلچی اور نہ کچھ خبر پس قصد کیا عمرو بن العاص رض نے بھیجنے ایلچی کا پاس مقوقس بادشاہ مصر کے اور تھا اُنکے پاس ایک غلام جو مقام رملہ مین اُنکو ہاتھ لگا تھا اور وہ زبان قبطی جانتا تھا پس متوجہ ہوئے عمرو بن العاص اُسکی طرف اور کہا اُس سے کہ ای دروان تو ایسا شخص ہی کہ جانتا ہی زبان قبطیون کی اور مین ارادہ رکھتا ہون کہ بھیجون تجھکو بادشاہ مصر کے پاس بطور ایلچی کے دردان نے کہا کہ ای مولا میرے مین تابع تمھارے حکم کا ہون اور کسی بات مین خلاف تمھارے کہنے کے نکرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص چاہتے تھے کہ بھیجین ایک خط ارسطولیس بادشاہ مصر کے نام دروان کے ہاتھ کہ اُسیوقت ایک شخص قبطی کنارہ خندق پر کھڑا ہوا بزبان عربی فصیح یہ کہتا تھا[لہ] یا معاشر العرب ان ولی عہد الملک ولدہ ارسطولیس یرید منکم ان ترسلوا الیہ رسولا من عندکم یخاطبہ بما فی نفسہ لعل اللہ تعالی ان یصلح الامر بینکم وبینہ پس جلدی گیا ایک مرد اہل عرب سے عمرو بن العاص کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اس بات سے پس کہا عمرو بن العاص نے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور عبد اللہ بن جعفر طیار اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو اُن کے نزدیک موجود تھے کہ مین جانتا ہون بات چیت ملوک روم کی اور اپنے سوا اور کسی کو نہین دیکھتا ہون جو جاوے بجانب قبطیون کے اور مین چاہتا ہون کہ دیکھون اُنکے حاکم کو اور بات چیت کرون اُس سے جس انداز سے کہ وہ بات چیت کرے اور معلوم کرون مین اُنکی تجویز اور ارادے کو شاید کہ نہ چھپی رہے کوئی بات اُنکی مجھپر سبھون نے کہا کہ ای سردار مضبوط اور قوی کرے اللہ تعالی تمھارے ارادے کو اور کشادہ کرے تمھاری راہ کو ہم لوگون نے نہین دیکھی تمسے کوئی بات سواے خیر خواہی مسلمانون کے اور فکر اُنکے حال مین ساتھ ایسی چیزون کے جو اُنکے لیے آسان ہون پس اگر دیکھو تم کہ تمھارے جانے مین بجانب اس قوم کے نیکی اور بہتری ہی تمھاری اور مسلمانون کے واسطے پس قصد کرو تم اللہ تعالی توفیق دینے والا ہی اور دیکھو تم اُس چیز کو جو دکھاوے تم کو اللہ تعالی پس بُلایا۔ عمرو بن العاص نے شرجیل بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور عہدہ دار کیا اُنکو مسلمانون کے کام کا اور وصیت کی اُنکو حفاظت لشکر کی اور کہا کہ لازم پکڑو تم میری جگہ کو تا اینکہ

لہ ترجمہ دربا بفتح اور حجرہ صلہ
دروازہ فراخ اور دروازہ کلان
الضیق ترجمہ ای گروہ عرب
...

جاؤن مین بجانب اُس بادشاہ کے اور معلوم کرون مین اُس چیز کو جو اُسکے پاس ہی اور لاؤن مین خبرین ہانکی شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ جاؤ تم اللہ راہ نمائی کرے اور مضبوط رکھے تم کو راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا عمرو بن العاص نے ایک کپڑے کو پارچہاے شام سے اور نیچے اُسکے ایک جبہ بنا ہوا بالون کا تھا اور لٹکا لیا اپنی تلوار کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور روانہ ہوے وہ اور غلام اُنکا دروان آگے آگے تھا باراد ے مصر کے اور گرد شہر کے نہ کوئی دیوار تھی اور نہ کوئی خندق جو مانع ہوتی لیکن مضبوط کیا گیا تھا درون سے پس پایا ہر درے پر سوارون اور پیدلون کو پس دروان نے آگے بڑھکر گفتگو کی اُنکی زبان مین اور کہا کہ ای قوم یہ شخص ایلچی عرب کا آیا ہی بجانب تمھارے پس کشادہ کردو تم اُسکے لیے راہ کو اُن لوگون نے کہا کہ ہم کسی کو بغیر حکم بادشاہ کے نہ آنے دینگے پس یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آیا ایلچی ارسطولیس کا اور وہ وہی شخص تھا جو پہلے عمرو بن العاص کے پاس آیا تھا پس حکم کیا اُسنے مالک درون کو کھولنے راہ کا اُنکے واسطے اور کہا کہ نہ منع کرے کوئی شخص اُنکو آنے سے پس کشادہ کردیا اُن لوگون نے عمرو بن العاص اور اُنکے غلام کے لیے راہ کو اور چلے وہ مع اپنے غلام اور ایلچی بادشاہ کے بجانب قصر شمع کے تو دیکھا اُنھون نے کہ چیدہ اور منتخب لشکر اور حجاب اور اکابر دولت نے ظاہر کیا تھا اپنے کو ساتھ اچھے لباس اور زرہون اور جوشنون اور بنی ہوئی زرہون کے اور ہاتھون مین اُنکے چڑھی ہوئی کمانین تھین اور ظاہر کیا تھا لشکر مصر نے جو کچھ ممکن ہوا اُنکو حشمت اور ہتھیار اور آراستگی سے پس جب پہونچے عمرو بن العاص محل کے دروازے تک اجازت طلب کی اُنکے واسطے حاجب نے ارسطولیس سے پس اجازت دی اُسنے آنے کی اور حجاب باہر آئے اور حکم کیا عمرو بن العاص کو گھوڑے سے اُترنے کا سو اُتر پڑے اور جب چلے وہ تو حجاب نے چاہا کہ نکال لین وہ تلوار کو اُنکی گردن سے پس کہا اُنھون نے کہ نہ جاؤنگا مین بغیر اپنی تلوار کے اور اگر چاہتا ہی بادشاہ تمھارا اس بات کو کہ نکلواے تلوار کو میری گردن سے تو پھر جاؤنگا مین جس حیثیت سے کہ آیا ہون اسواسطے کہ ہم ایک ایسی قوم ہین کہ عزت دی ہی اللہ تعالیٰ نے ہمکو اسلام کی اور مدد دی ہمکو ساتھ ایمان کے اور تائید کی ہماری بسبب تلوار کے اور اسی تلوار کے سبب سے ذلیل کیا ہمنے مشرکین کو اور اسوقت تمھین نے ہمکو بلایا ہی اور ہمنے تمھاری نہین خواہش کی پس آگاہ کیا حجاب نے بادشاہ کو عمرو بن العاص کی گفتگو سے اُسنے کہا کہ چھوڑ دو تم اُنکو آوین وہ جس طرح سے چاہین پس اُسیوقت داخل ہوے عمرو بن العاص اور غلام اُنکا دروان اور آئے سامنے ارسطولیس بادشاہ کے اُس حالت مین کہ وہ بیٹھا تھا تخت بادشاہت پر اور حجاب سامنے اُسکے اور غلام اُسکے دائین بائین کھڑے تھے اور ہاتھ اُنکے تلوارون کے قبضون پر تھے اور وہ قبائین ریشمین رنگین پہنے تھے اور اُنکی کمرون مین پٹکے جڑے ہوے ہر قسم کے نگینون سے اور اُنکے ہاتھون مین سونے کے کنگن تھے پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے ان چیزون کو ہنسے وہ اور پڑھی یہ آیت نعماء و یتمتم من شیٔ فمتاع

الحیوة الدنیا وماعند الله خیر وابقی للذین آمنوا وعلے ربھم یتوکلون راوی نے بیان کیا ہی کہ
اس محل کو بنایا تھا اولاد بادشاہ ریان بن الولید بن ارسلاد س نے جس نے خلیفہ کیا تھا حضرت یوسف
علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو مصر پر بعد عزیز کے پھر ویران ہو گیا تھا اور پانچ سَو برس تک ویران پڑا رہا
تا اینکہ کوئی نشان اُس سے نہین باقی رہا اور مالک ہوا بعد اُسکے فرعون بادشاہت مصر کا اور دعوی کیا اسنے
جو دعوی کیا اور بنایا اسنے اُس محل کو سطح پر جیسا کہ تھا اور مبعوث کیا اللہ تعالی نے موسیٰ علیہ السلام کو اور ہلاک کیا فرعون کو اُنکے
ہاتھون پر پھر ویران ہو گیا وہ محل تا اینکہ مبعوث کیا اللہ تعالی نے عیسیٰ علیہ السلام کو اور پھیلی دعوت اُنکی
اور ہوا اُنکا کام جو ہوا اور اٹھا لیا اُنکو اللہ تعالی نے آسمان پر اور پراگندہ ہو گئی اُمت اُنکی کئی فرقون پر اور دعوی
کیا اُن لوگون نے جو دعوی کیا جھوٹ باتون سے اور مالک ہوا ملک مصر کا بادشاہ ارجالیس بن مرقالیس اور بنایا اُسنے
اُس محل کو اور کیا اُسکو اچھا جیسا کہ تھا اور نام رکھا اُسکا قصر شمع اسواسطے کہ شمع سے وہ خالی نہین رہتا تھا جب
بنا چکا وہ بلایا اُسنے اُن حکما کو جو شہر اخمیم مین تھے اور سب سے بڑا ان مین حکیم فریانس تھا ارجالیس نے سب سے کہا کہ
جانو تم اس بات کو کہ پڑھا ہی مین نے بہت کتابون کو جو آسمان سے اُتری ہین انبیا علیہم السلام پر پس پایا مین نے اُن
مین یہ امر کہ اللہ غالب اور بزرگ آخر زمانے مین مبعوث کریگا ایک نبی کو عرب سے کہ کلام اُنکا سچ اور دین اُنکا حق ہوگا
اور اخلاق اُنکے پاک اور شریعت اُنکی ظاہر اور روشن ہوگی اور مسیح علیہ السلام نے بھی خوشخبری دی تھی اس بات
کی پس ای حکما کیا کہتے ہو تم اس امر مین جسکا ذکر مین نے تمسے کیا فریانس حکیم نے کہا کہ جو کچھ پڑھا اور کہا تو نے وہ سب
صحیح ہی کبھی نہ بدلیگا بادشاہ نے کہا کہ ضرور یہ بات ہونی ہی اور پیچھے کوئی مخالفت کرے حکمانے کہا ہان ایسا ہی
ہوگا اور پیچھے کوئی مخالفت کرے پس کہا حکیم فریانس نے کہ ای بادشاہ مین چاہتا ہون کہ ایک تصویر بنا کر رکھون
مین تیرے محل کے اوپر اور بناؤن مین اُس مین بزور حکمت کے ایک راہ اور رکھون مین اُسکے مُنھ کو قریب اور طرف
تیری کنیسہ دیر بالیس کے اور وہ کنیسہ بنایا گیا تھا واسطے بادشاہ کے اور نام اسکا دیر بالیس رکھا گیا تھا یعنے
بیت العبادۃ اور بناؤن ایک دوسری تصویر اور رکھون مین اس کو اُس پہلی تصویر کے مقابلے مین
اور ہو مُنھ اُس کا قریب اُس تصویر کے جو تیرے محل کے اوپر ہوگی پس جب ہوگا وقت
بعثت اُن نبی عربی کا تو پھیریگی ہر تصویر اپنے مُنھ کو اپنے مقابل کی طرف سے اور جب مبعوث ہونگے وہ نبی تو گر پڑیگی
اپنے مُنھ کے بل وہ تصویر جو کنیسے کے اوپر ہوگی اور جان تو ای بادشاہ کہ یہ مقام جگہ عبادت اُن قوم کا ہوگا جو تبعیت
اُن نبی کی کرینگے اور اُنھین کے سبب سے قیام اُنکی شرع کا ہوگا پس انعام دیا اُنکو بادشاہ نے اور شروع کیا
اُنھون نے بنانا تصویرون کا جیسا کہ ہمنے بیان کیا پس جب مبعوث ہوے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر لیا
ہر تصویر نے اپنے مُنھ کو اپنے مقابل سے اور گر پڑی وہ تصویر بھی جو کنیسے کے اوپر تھی اپنے مُنھ کے بل اور اب بجاے
اس کنیسے کے جامع مسجد ہی اور وہ تصویر جو محل کے اوپر تھی پس پھر گیا مُنھ اُسکا اُسکی جانب مقابل کی طرف سے
اور ہمیشہ قائم رہی وہ اپنی جگہ پر تا اینکہ داخل ہوے عمرو بن العاص قصر شمع مین پس سُنا لوگون نے اُس تصویر

ایک بڑی آواز دہشت ناک کو پھر گر پڑی وہ اپنے مُنھ کے بل پس جنبش مین آگیا بادشاہ اور ارباب دولت اُسکے اور دہل گئے دل سب کے تب کہا اُن لوگون نے زبان قبطی مین کہ نہین گر پڑی یہ تصویر وقت داخل ہونے اس مرد کے مگر بسبب کسی بڑے کام کے اور بیشک یہی شخص کھود یگا جڑ ہماری دولت کی اور مالک ہوجائیگا ہمارے شہرون کا راوی نے بیان کیا ہی کہ جسوقت داخل ہوے عمرو بن العاص بادشاہ کے یہان اور دیکھا بجانب اُسکی حشمت اور ارباب دولت کے جس مین وہ لوگ تھے زینت ظاہری سے تحیت ادا کی اُنھون نے بادشاہ کی اور بیٹھ گئے سامنے اُسکا اور رکھ لیا تلوار کو اپنے زانو پر اور دیکھا بجانب محل کے کہ آراستہ تھا چاندی سونے سے اور جڑا تھا رنگارنگ نگینون سے تمام محل آنکا پس پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالیٰ کا لولا ان یکون الناس امة واحدة لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتهم سقفا من فضة ومعارج علیها یظهرون ولبیوتهم ابوابا و سررا علیها یتکئون وزخرفا وان کل ذلک لما متاع الحیوة الدنیا والاخرة عند ربک للمتقین ہ پھر کہا اُنھون نے کہ اُٹھائے جاؤ گے تم ننگے بدن ننگے پاؤن پھر پڑھی یہ آیت کما بدأنا اول خلق نعیده وعدا علینا انا کنا فاعلین قسم ہی خدا کی ہر آئینہ پوچھے جاؤ گے قیامت کے دن اُس چیز سے جو تم کرتے ہو پس ڈرو تم اللہ سے جس کی طرف تمھاری بازگشت ہی اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا گھر زوال اور فنا کا ہی اور آخرت گھر بقا کا ہی آیا نہین سُنا تھا اس خبر کو جسپر تھے تمھارے نبی عیسیٰ علیہ السلام پرہیزگاری سے لباس اُنکا بالون کا تھا اور بچھونا اُنکا ٹھیکا تھا چراغ اُنکا ماہتاب تھا اور سُنا ہی ہمنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وحی کی بجانب اپنے نبی عیسیٰ کے یا عیسیٰ نح علے نفسک فی العثمات وعاتبها فی الخلوات وسارع الی الصلوة واستعمل الحسنات وتجتنب السیات وابک علے نفسک بکاء من ودع الاهل والاولاد واضح وحیدا فی البلاد وکن یقظانا اذا نامت العیون خوفا من امر لابد ان یکون پس جبکہ عیسیٰ جو روح اللہ اور اُسکے کلمے تھے ڈرائے گئے اس دھمکی سے تو بندہ مکلف اور ضعیف کی کیا حقیقت ہی اور جانو تم اس بات کو کہ اُنھون نے گھوارے مین بات کی اور کہا کہ مین اللہ کا بندہ ہون پس جبکہ عیسیٰ ع نے اپنی عبدیت کا اقرار کیا تو تم لوگ کیونکر اعتقاد رکھتے ہو اُنکی نسبت ربوبیت کا اور بیشک اللہ غالب اور بزرگ پاک ہی شرکت سے اور تنہا ہی ساتھ وحدانیت کے اور بزرگ ہی ساتھ اُلوہیت کے اور کیا بزرگ ہی وہ شخص جسنے یہ کلام کیا ہی ما اتخذ الله من ولد ولا شریک فی حکمه احدا پاک ہی اللہ تعالیٰ دوستون اور اولاد سے اور شرکت اور اضداد سے نہ اُسکے کوئی ہمنشین ہی نہ کوئی اُسکا بیٹا ہی نہ کوئی اُسکا شریک ہی اور نہ کوئی وزیر ہی

نہ اُسکے پہلے ہونے کی ابتدا ہی اور نہ اُسکے پچھلے ہونے کی انتہا ہی کوئی جگہ اور مکان اُسکو نہین گھیرے ہی لیکن وہ
ہر جگہ اور مکان مین بغیر حلول کے موجود ہی نہ اُسکے جسم ہی جو مس کیا جائے اور نہ جوہر ہی جو حس کیا جائے کوئی شخص
اُسکی تعریف ساتھ حرکت اور سکون اور نفع اور نقصان کے نہین کرتا ہی بعد اُسکے پڑھی اُنھون نے یہ آیت شریف
ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمن عبدا لقد احصاهم وعدهم عدا وکلهم اتیه
یوم القیمة فردا پس بعد اس گفتگو کے ارسطولیس بادشاہ نے کہا کہ یہ بات تمھارے نزدیک بھی صحیح ہو چکی کہ
مسیحؑ نے گھوارے مین بات کی تھی عمرو بن العاص نے کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ یہ ایک فضیلت تھی مخصوص
عیسیٰ علیہ السلام کو جمیع انبیا پر عمرو بن العاص نے کہا کہ اُنکے سوا اورون نے بھی کلام کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ
سوائے اُنکے اور کسنے کلام کیا ہی اُنھون نے کہا کہ ساتھی جریج اور ساتھی اخدود نے کلام کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ
کہ یہ بات کیونکر ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ بنی اسرائیل مین جریج نام ایک شخص تھا ایک دن وہ اپنے صومعے
مین نماز پڑھتا تھا کہ آئی ماں اُسکی اور بلانے لگی اُسکو اپنے پاس اُسنے کہا کہ ای پروردگار مین نماز پڑھتا ہون اور
ماں بلاتی ہی پھر مشغول رہا وہ اپنی نماز مین اور کچھ جواب نہ دیا اُسکو تب اُسکی ماں چلی گئی پس جب دوسرا دن ہوا
پھر آئی ماں اُسکی اور اُس دن بھی وہی حال گذرا تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا تب اُسکی ماں نے کہا کہ ای اللہ
میرے نہ موت دے اُسکو تا اینکہ دیکھے وہ چہرہ ہائے منحوس کو راوی کہتا ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت
کا تذکرہ ہونے لگا اور اس زمانے مین بنی اسرائیل مین ایک عورت زانیہ فاحشہ تھی جسکے حُسن کا شہرہ مشہور
مین زبان زد تھا اُسنے لوگون سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین اس شخص کی آزمائش کرون پس گئی وہ عورت پاس جریج
کے اور پیش کیا اپنے تئین اُسکے سامنے مگر اُسنے کچھ التفات نہ کیا وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے
صومعے کے نیچے رہتا تھا اور اُس سے مرتکب فعل شنیعہ کی ہو کر حاملہ ہوئی پس جب جنی وہ بیان کیا اُسنے کہ یہ لڑکا
جریج کا ہی پس آئے وہ لوگ جریج کے پاس اور اُتارا اُسکو اُسکے صومعے سے مارتے ہوے جریج نے کہا کہ تم
لوگون کا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ تو نے اس عورت فاحشہ کے ساتھ زنا کیا ہی کہ اُسکے ایک لڑکا تجھسے
پیدا ہوا اُسنے کہا کہ تم اُس لڑکے کو میرے پاس لے آؤ پس لے آئے وہ لوگ لڑکے کو جریج نے کہا کہ ٹھہراؤ اُسکو
تا اینکہ نماز پڑھ لون مین پس ٹھہرایا لوگون نے اُسکو تب جریج نے نماز پڑھکر دعا مانگی پس جب نماز اور دعا سے
فارغ ہوا لڑکے کے سامنے آکر اپنے ہاتھ کو اُسکے پیٹ مین چھویا اور کہا کہ ای لڑکے کون شخص تیرا باپ ہی لڑکے نے
کہا کہ فلان چرواہا میرا باپ ہی تب بنی اسرائیل نے جریج کی بہت تعظیم کی اور مبارک جانا اُسکو اور کہا کہ ہم تیرے
صومعے کو سونے چاندی سے بنا دیوین اُسنے کہا نہین بلکہ مٹی سے اُسکو بنا دو جیسا کہ وہ تھا پس ایسا ہی کیا اُنھون نے
پھر عمرو بن العاص رضؓ نے کہا کہ دوسرا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک عورت بیٹھی تھی اور اُسکی گود مین ایک لڑکا دودھ
پی رہا تھا کہ اُسی وقت ایک مرد سوار خوبصورت رودار اُدھر ہو کر نکلا لڑکے کی ماں نے کہا کہ ای اللہ میرے لڑکے کو تو

[illegible]

مثل اُسکے کرے پس چھوڑدین لڑکے نے چھاتیان اپنی مان کی اور کہا کہ ای میرے اللہ نہ کرنا تو مجھکو مثل اُسکے یہ کہکر دودھ پینے مین مشغول ہوا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی اس حدیث کے بعد روایت حدیث کے کہتے تھے کہ گویا مین اُسوقت دیکھتا ہون بجانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درآنحالیکہ آپ بیان فرماتے ہین کیفیت دودھ پینے اُس لڑکے کی اپنے کلمے کی اُنگلی کو دہن مبارک مین رکھکر اور چوستے ہین اُسکو صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ پھر عمرو بن العاص رضؓ نے کہا کہ نکلی اُس لڑکے کی مان کی طرف ایک لڑکی اور اُسکے ساتھ بہت آدمی اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے کہ زنا اور چوری کی تو نے اور وہ لڑکی کہتی تھی حسبی اللہ ونعم الوکیل یہ حال دیکھا لڑکے کی مان نے کہا کہ ای اللہ تو میرے لڑکے کو مثل اسکے نہ کرنا تب لڑکے نے اپنی مان کی چھاتیان چھوڑدین اور کہا کہ ای اللہ تو مجھکو مثل اُسکے کرنا پس اُسی وقت لڑکے کی مان نے اُس سے کہا کہ نکلا ایک خوبصورت مرد پس دعا مانگی مین نے کہ ای اللہ میرے بیٹے کو مثل اسکے کرنا پس تو کہتا ہی کہ ای اللہ مجھکو تو مثل اُسکے نہ کرنا بعد اُسکے نکلی ایک لڑکی اُس حالت سے کہ لوگ اُسکو مارتے ہین اور کہتے ہین کہ چوری اور زنا کی تو نے مین نے دعا کی ای اللہ میرے بیٹے کو مثل اُسکے نہ کرنا پس کہا تو نے کہ ای اللہ تو مجھکو مثل اُسکے کرنا لڑکے نے کہا ہان سچ ہی وہ مرد ظالم اور سرکش تھا مین نے کہا کہ ای اللہ مجھکو مثل اسکے نہ کرنا اور اس لڑکی نے نہ زنا کی تھی اور نہ چوری مین نے کہا کہ ای اللہ مجھکو مثل اُسکے کرنا انتہی تب ارسطولیس نے کہا کہ ای برادر عربی آیا اللہ تعالی نے تمہارے نبی کو سواے زبان عربی کے ساتھ اور زبان کے کبھی گویا کیا تھا عمرو بن العاص نے کہا نہین اور خبر دی ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب بزرگ مین اس طرح سے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم فیضل اللہ من یشاء ویھدی من یشاء ارسطولیس نے کہا کہ آیا بھیجا اللہ تعالی نے کوئی اور نبی عربی سواے تمہارے نبیؐ کے عمرو بن العاص رضؓ نے کہا ہان ہود اور صالح اور شعیب اور محمد علیہم الصلوۃ والسلام کو بادشاہ کے وزیر نے عمرو بن العاص رضؓ سے کہا کہ کیا کہتے ہو تم ستارون اور اُنکی تاثیر کے بارے مین اور وہ وزیر حکیم تھا اور نام اُسکا قبطس تھا جسکے معنی بحر العلوم ہین اور وہ راہب دیر عدس کا تھا پس جب ارسطولیس تخت پر بیٹھا تھا بجاے مقوقس کے طلب کیا تھا اُسکو دیر سے اور مقرر کیا تھا وزیر اپنا اور تھا وہ بڑا جاننے والا علم حکمت اور نجوم کا عمرو بن العاصؓ نے کہا کہ ستارون کے واسطے نہ کوئی تاثیر ہی اور نہ کوئی حکم ہی اسواسطے کہ وہ محکوم ہین اُن سے خدمت لیجاتی ہی کوئی حکم اور اختیار اُنکو نہ اپنے اور نہ غیر کے اُمور مین ہی ولیکن ضرور ہی ہمکو شناخت اور معرفت منازل کی اسواسطے کہ ضرور ہی ماہتاب کے واسطے کوئی ایسی جگہ اور منزل جسکی طرف وہ جاتا ہی اور تحقیق خبر دی ہی ہمکو اللہ تعالی نے اس بات کی اپنی کتاب بزرگ مین والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم اور منزلین وہی بارہ برج ہین حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور سنبلہ اور میزان اور عقرب

اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت اور ستارے سات ہین زحل اور مشتری اور مریخ اور قمر اور شمس اور
زہرہ اور عطارد پس جو شخص کہ قائل ہوا ساتھ قطع اور تاثیرات کے پس نکلگیا وہ ہماری ملت سے اور معنی قطع
اور تاثیر کے یہ ہین کہ ستارہ جسوقت قطع کریگا ساتھ تاثیر کے تو ضرور پانی برسے گا پس ہوگی گرانی اور ارزانی
اور یہ علم ایسا ہی کہ نہین خاص کیا اُسکے ساتھ اللہ تعالی نے کسی کو اپنی خلق سے مگر یہ کہ ستارہ جس وقت
نزدیک دوسرے ستارے کے ہوگا تو یہ امر باعث احتراق انعکاس کا ہوگا پس صاحب اس ستارے کو
انعکاس پہونچیگا اور یہ بات ہوتی ہی اور نہین بھی ہوتی ہی اور اسیواسطے فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من
صدق کاهنا او منجما فقد کفر بما جاء به ابو القاسم محمد اور بھی فرمایا ہی۔ اذا انشئوت مافیه یعنی سحابة
فتلك حدیقة اور اسی طرح پر برق بھی ہی جس وقت چمکی بجانب یمن کے تو کہتے ہین هذا برق خلب یعنی پانی
نہ برسے اور اسیواسطے فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصبح من الناس مومن وکافر فمن
قال برحمة الله مطرنا فهو مومن بالله کافر بالکواکب ومن قال بالکواکب الفلانی مطرنا فهو کافر بالله
وهو مومن بالکواکب بعد اُسکے پڑھی عمرو بن العاص رض نے یہ آیت ان الله عنده علم الساعة وینزل الغیث
ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان الله علیم خبیر
پس جب سُنا قبطس وزیر نے کلام عمرو بن العاص رض کا اور دیکھا اُنکی فصاحت بیانی کو کہا اُسنے زبان قبطی مین
بادشاہ سے کہ ای بادشاہ بتحقیق یہ بدوی فصیح زبان ہی اور مضبوط ہی دل کا اور میری دانست مین یہی شخص
پیشرو عرب کا اور مالک اُس لشکر کا ہی جو ہمارے یہان آیا پس اگر قبضہ کر لیوین ہم اُس پر تو بھاگ جائینگے
ساتھی اُسکے اور چلے جائینگے وہ لوگ ہمارے یہان سے **راوی** کہتا ہی کہ دروان غلام عمرو بن العاص کا
سُنتا تھا گفتگو وزیر کی بادشاہ سے پس کہا بادشاہ نے وزیر سے کہ نہین جائز اور سزاوار ہی ہمکو کہ غدر کرین
ہم ایلچی کے ساتھ خصوصًا اس حالت مین کہ جب ہم نے خود بُلایا ہو پس اُسی وقت دروان نے عمرو بن العاص رض سے
کہا کہ کیا ہی مجھکو جو مین تمکو دہشت ناک دیکھتا ہون آیا گمان کرتے ہو تم کہ ارسطولیس بادشاہ تمپر قبضہ کرنے کا
ارادہ رکھتا ہی حالانکہ تم اُسکی امان مین ہو وہ ایسا نہ کرے گا پس جب سُنا عمرو بن العاص رض نے کلام دروان کا
جان لیا اُنھون نے مطلب اُسکے مشورے کا اور پہچان گئے کہ وہ ڈراتا ہی اُنکو تب بیدار اور ہوشیار کیا اُنھون نے
اپنے دل کو پس کہا ارسطولیس بادشاہ نے کہ ای برادر عربی کیا چیز چاہتے ہو تم لوگ ہمسے تا اینکہ ہمارے یہان آکر

[illegible]

اُترے ہو تم ہماری زمین مین اور ہم قوت اور طاقت اور دبدبے کے لوگ ہین اور نہین قصد کیا ہماری طرف
کسی نے بادشاہون سے مگر یہ کہ پھرا وہ ساتھ زیانکاری کے اور نوبہ اور بجاۃ کا لشکر ہماری کمک کریگا اور مین نے
اُنکو بلایا ہی گویا کہ تم اُنکے سامنے ہو اور وہ متوجہ ہوے ہین میری طرف کو عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم ایسی
قوم ہین کہ نہین ڈرتے ہین لشکرون کو اگرچہ وہ بہت ہون پس نہ ڈراؤ تم لوگ ہمکو اسواسطے کہ اللہ پاک
اور برتر نے وعدہ کیا ہی ہمسے مدد کا زبان مبارک ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہی مضمون نازل
کیا ہی اپنی کتاب بزرگ مین اور فرمایا ہی ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی
الصالحون ؂ اور ہم بلاتے ہین تم کو بجانب اس بات کے کہ کہو تم لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہٗ و اَنّ محمداً عبدہ و رسولہ پس اگر انکار کروگے تم لوگ اس بات سے تو غالب ہوگی تم پر بدبختی
پس ادا کرنا ہوگا تمکو جزیہ درانحالیکہ تم ذلیل ہوگے اور اگر اس سے بھی انکار کروگے تو حکم کرو تم لڑائی کا اللہ سے
پس جب سُنی بادشاہ نے یہ بات عمرو بن العاص کی کہا اُسنے کہ ای برادر عربی جانو تم اس بات کو کہ نہین ممکن ہی
ہمسے یہ امر کہ کرین ہم کوئی کام بغیر صلاح اور مشورے بادشاہ مقوقس کے اور اب وہ خلوتخانہ مین ہی جو مقرر
کیا ہی اُسنے اپنے واسطے رمضان کے مہینے مین لیکن جب گذریگا مہینا رمضان کا اور بادشاہ نکلے گا تو کام کریگا
وہ اپنی راے سے لیکن ای برادر عربی میرے گمان مین تمھارے ساتھیون مین کوئی شخص مثل تمھارے تیز زبان
اور مستقل و مضبوط دل کا نہین ہی عمرو بن العاص رض نے کہا کہ مین گونگا ہون بہ نسبت اپنے ساتھیون کے
اور بعض اُن مین ایسے ہین کہ اگر کلام کرے تو ای بادشاہ اُن سے تو جانے کہ قیاس میرا اُن پر نہین ہوسکتا ہے
بادشاہ نے کہا کہ یہ بات محالات سے ہی کہ تمھارے ساتھیون مین مثل تمھارا ہو عمرو بن العاص نے کہا ہان ای
بادشاہ اور اگر تو چاہتا ہی تو بلاؤن مین تیرے سامنے دس آدمیون کو اُن مین سے تاکہ جانے تو صحت میرے
کلام کی بادشاہ نے کہا کرو تم اس کام کو پھر اُسنے اپنے وزیر سے زبان قبطی مین کہا کہ جس وقت منظور ہو ہم کو کہ
اس شخص کو قید کرلین تو قید کرنا دس شخصون کا بہتر ہی پھر عمرو بن العاص رض سے کہا کہ بھیجو تم اُنکے پاس کسی کو تاکہ
لے آوے اُنکو اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ وہ لوگ قاصد کے بُلانے سے نہ آوینگے پس اگر تو چاہتا ہی تو خود مین
جاؤن اور لے آؤن اُنکو بادشاہ نے کہا کہ ایسا ہی کرو پس اُٹھ کھڑے ہوے عمرو بن العاص اور نکل کر جلدی سے سوار
ہوے اپنے گھوڑے پر اُس حالت مین کہ اُنکو اپنے بچنے کا یقین نہ تھا اور چلے اور غلام اُنکا دروان آگے آگے
تھا تا اینکہ نکل کر باہر ہوے مصر سے اور جب چلے گئے عمرو بن العاص رض اور غلام اُنکا بادشاہ نے اپنے وزیر سے
کہا کہ قسم ہی مجھکو اپنے دین کی اگر لے آئے گا یہ شخص اپنے ساتھیون کو تو سب کو مین قتل کرونگا راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب نکلے عمرو بن العاص رض مع اپنے غلام کے آگاہ کیا اُنکو دروان نے اس بات سے جو سنی تھی
اُسنے وزیر سے کہ وہ کہتا تھا بادشاہ سے اُنکے قید کرنے کو عمرو بن العاص رض نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی مین نہ پھرونگا

؂ ترجمہ اور لکھ دیا ہمنے زبور مین پیچھے نصیحت کے یہ کہ زمین پر مالک ہونگے میرے نیک بندے ۱۲

ایسی بات کی طرف قسم ہی خدا کی ای دروان مین تیرے ساتھ اُسکے عوض مین نیکی کرونگا کہ عوض نیکی کا نیکی
ہی اور روانہ ہوئے وہ تا اینکہ پہونچے اپنے لشکر مین پس جب دیکھا اُنکو مسلمانون نے کہ آتے ہین جلد چلے
سب لوگ واسطے اُنکی ملاقات کے اور سلام کرکے مبارکباد دی اُنکو اُنکی سلامتی کی اور کہا کہ ای سردار تحقیق
بُرے ہوئے گمان سبھون کے بہ نسبت تمھارے اس لیے کہ دیر کی تمنے تب عمرو بن العاص رضؓ نے بیان کیا
سبھون سے وہ امر جو گذرا تھا اُنپر بادشاہ کی طرف سے کہ کیونکر ارادہ کیا تھا اُنکے قید کرنے کا اور آگاہ کرنا
دروان کا اُنکو اس حال سے اور بیان کی یہ بات کہ نہ نجات پاتے وہ اگر نہ ذمہ دار ہوتے بادشاہ سے
وہ لانے دس آدمیون کے اپنے ساتھیون سے پس متعجب ہوئے سب لوگ اور شکر کیا اللہ تعالی کا اُنکی
سلامتی اور رہائی پر قبطیون کے ہاتھ سے اور کاٹی اُنھون نے وہ رات پھر جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی عمرو
بن العاص رضؓ نے مسلمانون کو اور جب نماز سے فارغ ہوئے حکم کیا مسلمانون کو درستی سامان اور ہتھیارون
اور سوار ہونے کا لڑائی پر کہ اُسیوقت ایلچی ارسطولیس بادشاہ کا کھڑا تھا کنارہ خندق پر اور کہتا تھا کہ ای گروہ
عرب کے ارسطولیس بادشاہ منتظر ہی تمھارے ایلچی کا مع اُسکے دس ساتھیون کے پس خبر دی لوگون نے
عمرو بن العاص رضؓ کو اس بات کی اُنھون نے سامنے آکر کہا کہ ای شخص بیشک غدر اور فریب ہلاک کرتا ہی اُسکو
جو غدر کرتا ہی اور باغی پر گھومتے ہین دائرے ہزیمت کے بُرا ہو تیرا طلب کیا تیرے مالک نے ایلچی کو پس
جب گیا مین اُسکے پاس چاہا اُسنے مجھکو قید کرنا اور ایسا ایسا کچھ کہا بُرا ہو تیرا کون شخص بچا سکتا ہی مجھکو جسوقت
کہ ارادہ کرین ہم تیرے مار ڈالنے کا ولیکن ہم ایسا نہ کرینگے اسواسطے کہ ہم لوگ وفا کرتے ہین وعدے کو اور نہین
توڑتے ہین ہم عہد و پیمان کو لوٹ جا تو اپنے مالک کے پاس اور کہہ اُس سے کہ سُنا مین نے جو کلام کیا اُسنے
اپنے وزیر سے دربارہ میرے قید کرنے کے اور بیشک نجات دی مجھکو اللہ تعالی نے اُسکے مکر سے اور اب
کبھی ہین اُسکے پاس نہ جاؤنگا **راوی** نے بیان کیا ہی کہ اس طرح تھا ماجرا عمرو بن العاص رضؓ کا ساتھ ارسطولیس
بن مقوقس بادشاہ مصر کے اور بعد اس معاملے کے جب پیش آتا کوئی امر عمرو بن العاص رضؓ کو اور چاہتے تھے
وہ حلف کرنے کو تو کہتے تھے کہ قسم ہی اُسکی جسنے نجات دی مجھکو قبطیون کے بادشاہ سے **راوی** کہتا ہی کہ
پھر گیا قاصد بجانب ارسطولیس کے اور بیان کیا اُس سے مقولہ عمرو بن العاص کا پس جانا اُسنے کہ جان
گئے وہ اس رائے کو جبکہ بیان کیا تھا وزیر نے اُس سے پھر کہا اُسنے وزیر سے کہ کہان سے جانتا ہے
یہ شخص ہماری زبان کو حالانکہ وہ بدوی ہی وزیر نے کہا گمان کرتا ہون مین کہ جو شخص ساتھ اُنکے تھا وہ
جانتا تھا ہماری زبان کو پس ڈرایا اُسنے اپنے ساتھی کو ہمسے بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کیا رائے ہی تیری
ان عرب کے بارے مین اور بیشک یہ قوم ہشیار اور بیدار رہین اپنی جانون پر پس کوئی شخص مکر اور فریب
سے اُن تک نہ پہونچے گا وزیر نے کہا کہ معلوم ہوا ہی مجھکو یہ امر کہ اس قوم کے واسطے ایک ایسا دن ہی کہ تعظیم کرتے
ہین وہ اُسکی اور وہ دن جمعے کا ہی جس طرح کہ تعظیم کرتے ہین ہم لوگ اتوار کی اور میری رائے یہ ہی کہ گاڑ ھلاوین
اُنکے واسطے قریب جبل مقطم کے پس جب شروع کرین قوم اپنی نماز کو نکلے گاڑ اُنپر اور رکھے تلوارون کو اُن مین پس

نہ بچیگا کوئی شخص انمین کا پس بہتر جانا بادشاہ نے اُسکی رائے کو اور توقف کیا بانتظار آنے دن جمعے کے تا کہ بٹھلاوے اُنکے واسطے گارٹے کو
جسطرح سے کہ وزیر نے بیان کیا تھا **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب رہائی پائی سردار عمرو بن العاص نے
بادشاہ قبطیون کے ہاتھ سے اُس دن تو دوسرے دن اُسکے بُلایا اُنھون نے عبداللہ یوقنا کو اور کہا اُسنے کہ
ای عبداللہ جانو تم اس بات کو کہ اس قوم نے تاخیر کی ہی لڑائی مین اور ہم مقیم اور منتظر اُنکی لڑائی کے ہین
اور اب ہمارے پاس نہ کھانا رہا ہی نہ دانہ چارہ جو ہم کو اور ہمارے جانورون کو کفایت کرے پس جاؤ تم مع
اپنے لشکر اور بنی عم کے بجانب دیہات کے اور مول لو تم توشے اور دانے چارے کو جو کافی ہو ہمارے اور
ہمارے جانورون کے واسطے ان ایام مین یوقنا نے کہا کہ بخوشی اور اطاعت مجھکو منظور ہی پھر سوار ہوے یوقنا
مع اپنے بنی عم اور لشکر کے اور اُس دن وہ چار ہزار سوار تھے اور ساتھ لیا اُنھون نے نوکرون اور غلامون اور
خچرون کو اور روانہ ہوے وہ سب ایک ہی ساتھ بہ طرف جوف[۱] کے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ مل گئے تھے
مسلمانون مین کچھ لوگ جاسوس قبط کے اور سُن لیا اُنھون نے اُس مشورے کو جو مسلمانون نے آپس مین کیا تھا
در باب اپنے جانے کے بجانب جوف کے واسطے لانے رسد کے پس گئے وہ لوگ بجانب ارسطولیس کے
اور آگاہ کیا اُسکو اس بات سے پس خوش ہوا وہ اور توقف کیا اُس نے بانتظار آنے دن جمعہ کے
اور جب ہوا دن پنجشنبے کا بُلایا ارسطولیس نے اپنے چچازاد بھائی کو جس کا نام ماسیوس تھا اور
وہ کل لشکر کا سردار تھا پس چار ہزار سوار کو لشکر مصر کے منتخب کر کے اُسکے ساتھ کیا مطابق شمار ہمراہیان یوقنا
کے اور حکم کیا اُسکو ساتھ لینے جانورون اور خچرون کے جنپر بوجھ اور رسد اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑون کا بھی
ہو تا کہ نہ شبہہ کرے کوئی شخص اس امر کا کہ یہ وہ مسلمان نہین ہین جو رسد لینے کو گئے تھے اور کہا کہ جا تو رات کو
اور گارڑے مین بٹھلا دے لوگون کو پیچھے جبل مقطم کے اور کچھ لوگ بطور نگاہبانی کے مقرر کر تا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب
مسلمانون کے جب پس مشغول ہون وہ لوگ نماز مین آگاہ کرین وہ لوگ تم کو اُنکے حال سے پس نکلو تم مسلمانون پر
اور جانور اور خچر وغیرہ تمھارے ساتھ ہون اسلیے کہ مسلمان اُنکو دیکھکر شبہہ مین نہ پڑین تمھاری نسبت جب کہ
نکلو تم اور متوجہ ہو اُنکی طرف **راوی** کہتا ہی کہ روانہ ہوا ماسیوس رات کو مع اپنے لشکر کے بجانب پشت
جبل مقطم کے اور چھپ رہا وہان اور بندوبست کیا اُسنے اپنے کام کا جیسا کہ حکم کیا تھا اُسکو بادشاہ نے
اور مقرر کیا نگاہبانون کو بجانب فارسودا نکے **راوی** نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ اس طرح پر
بندوبست کیا بادشاہ قبط ارسطولیس نے مسلمانون کے واسطے اور بٹھلایا اُسنے گارڑے کو ناحیہ حراسے
ٹیلہ نور تک اور اب وہان مسجد موسیٰ ہی اور باقی رہے کچھ لوگ پہاڑ مقطم کی پشت پر اور درمیان پہاڑ اور
مقام حجر الحصا کے نصف لیل سے کم مسافت تھی اور رات گذرانی قوم نے گارڑے مین اور مسلمانون کو کچھ اس
امر کی خبر نہ تھی پس جب صبح ہوئی اور ہوا دن جمعہ کا اور آفتاب بلند ہوا اور قریب ہوا وقت نماز کا اور جمع

[۱] نام مقام ۱۲

کیا مسلمانون نے چار جامے اور شلیطے جانورون اور اونٹون کے اور تلے اوپر رکھا اُنکو واسطے خطبہ پڑھنے کے اور جمع ہوئے سب لوگ واسطے نماز کے اور وہ مکر اور فریب اپنے دشمن سے بیخبر تھے اور عمرو بن العاص باتین کرتے تھے مسلمانون سے لڑائی کی اور ترغیب دیتے تھے سب کو جہاد کی تا اینکہ اذان کہی مسلمانون کے موذنون نے پس جب اذان سے فراغت ہوئی چڑھ گئے عمرو بن العاص اُن شلیطون پر اور اچھا خطبہ پڑھا اور بیان کین اُس مین بزرگیان جہاد کی اور وہ چیز جو مقرر کی ہی اللہ تعالیٰ نے واسطے مجاہدین کے اجر اور ثواب سے اور پڑھی اخیر مین یہ آیت یاایھا الذین امنوا ھل ادلکم علےٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۵ تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۵ پھر بیان کین بزرگیان جہاد اور ماہ رمضان کی راوی نے لبسلسلۂ راویون کے شداد بن اوس سے بیان کیا ہی کہا شداد نے کہ ہملوگ جمع تھے واسطے نماز کے جمعے کے دن اور عمرو بن العاص بیان کرتے تھے ہم لوگون سے معاملہ لڑائی کو ہمارے دشمن سے اور ذکر کرتے تھے بزرگیان جہاد کی اور ترغیب دیتے تھے ہمکو پھر ہملوگون نے کہا کہ ای سردار کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو ہمارے دشمن کی لڑائی سے اُنھون نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی نہین باز رہا ہون مین لڑائی سے بسبب بے صبری اور خوف کے ولیکن جانتے ہو تم لوگ قصہ اُس بادشاہ مقوقس اور اُسکی دانشمندی کا اور وہ مقر ہی رسالت ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اب وہ اپنے اُس خلوتخانے مین ہی جو بنایا ہی اُسنے اپنے واسطے مہینے رمضان مین اور اس مہینے کے پانچ دن باقی رہ گئے ہین پھر نکلے گا وہ اور اپنے تخت بادشاہت پر جلوس کریگا تب بھیجین گے ہم اُسکے پاس ایک ایلچی اپنا اور دیکھین گے ہم کہ وہ کیا جواب دیگا صلح اور لڑائی سے شداد بن اوس کہتے ہین کہ ہم سب سُن رہے تھے باتین عمرو بن العاصؓ کی کہ اُسی وقت آیا ایلچی ارسطولیس لعین کا اور خندق کے کنارے پر ٹھر کر اجازت آنے کی مانگی عمرو بن العاصؓ نے اجازت دی اُسکو اور چکر کھا کر آیا وہ زمین ہموار کی طرف سے اسواسطے کہ تھی خندق گرد مصر اور اُسکے درون کے قریب جبل مقطم کے پس جب آیا وہ سامنے عمرو بن العاص کے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ ای سردار عرب کے بادشاہ ولیعہد نے تمکو سلام کہا ہی اور یہ پیغام دیا ہی کہ مین طاقت اور قدرت نہین رکھتا ہون کسی کام کرنے کی صلح اور لڑائی سے بغیر حکم بادشاہ کے اور اُسکو جانتے ہو تم کہ خلوت مین ہی اور باقی رہے ہین اُسکے نکلنے کو پانچ دن بعد اُسکے بیٹھے گا وہ اپنے تخت بادشاہت پر اور بندوبست کرے گا اپنی رعیت کا جیسا کہ وہ چاہے گا عمرو بن العاص نے کہا کہ منظور کیا ہمنے اس بات کو اور اگر نہوتا بادشاہ اس حالت مین اور وہ امر جو معلوم ہی ہمکو اُسکے یقین سے نسبت اقرار نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو نہ چھوڑتے اور نہ مہلت دیتے ہم تمکو ایک دم کی والسلام تب ایلچی چلا گیا راوی کہتا ہی کہ نہین بھیجا تھا ارسطولیس ابلیس نے قاصد کو اُس وقت مگر اس غرض سے کہ خوش اور مطمئن ہو جائین دل مسلمانون کے تاکہ جاری کرے اللہ تعالیٰ اُس کام کو جو ہونے والا تھا

ترجمہ اے ایمان والو بتاؤن تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو دکھ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تم سمجھ رکھتے ہو ۱۲

پس بعد چلے جانے قاصد کے اذان کہی مؤذن نے اور خطبہ پڑھا عمرو بن العاص رضؓ نے اور ڈرایا لوگون کو دوزخ کی آگ سے اور ترغیب دی بجانب جہاد کے اور اشتیاق دلایا جنت کا پس جب فارغ ہوئے وہ خطبے سے کھڑے ہوئے واسطے نماز کے اور مسلمانون نے حکم کیا تھا غلامون کو اس بات کا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب شہر مصر کے بخوف دشمن کے اس بات سے کہ ناگہان آپڑین وہ حالت نماز مین شداد کہتے ہین کہ ہمنے نہین دیکھا تھا کسی کو اہل مصر سے جو ظاہر اور معلوم ہوتا نہ کوئی سوار نہ کوئی پیدل پس درست کیا ہمنے صفون کو اور برابر ہوے ہم پیچھے عمرو بن العاص کے واسطے نماز کے اور ہمکو کوئی دشمن نہین نظر آیا جس سے ہم ڈرتے پس جب پیش امام ہوئے عمرو بن العاص ہمارے اور سبھون نے اُنکے پیچھے نیت باندھی اور پہلی رکعت پڑھکر عمرو بن العاص نے رکوع کیا اور رکوع مین گئے ہم سب اُنکے ساتھ اور بعد رکوع کے قصد سجدے کا کیا کہ اُسیوقت ظاہر ہوے اونٹ اور خچر بوجھ کے لدے ہوے اور لشکر اُنکے پیچھے تھا اور وہ سب وہی لوگ تھے جنکو گاڑے مین بٹھلایا تھا دشمن خدا ارسطولیس نے اور وہ ہم عدد ہمراہیان یوقنا کے یعنی چار ہزار سوار تھے پس جب دیکھا اُنکی طرف ہمارے غلامون نے گمان کیا اُنھون نے کہ یہ لوگ ہمارے ساتھیون مین سے ہین کہ رسد لیے آتے ہین پس خوش ہوے وہ اور کہا کہ آئے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور اسی طرح چلے آتے تھے وہ تا اینکہ قریب ہوے ہمسے بہ طرف زمین ہموار کے اور آملے ہم مین اُس حالت مین کہ ہم نماز مین تھے اور رکھا اُنھون نے تلوار کو ہم مین جب کہ ہم سجدہ کرتے تھے دوسری رکعت مین سامنے اللہ تعالیٰ کے اور تلوار برابر کاٹتی تھی مسلمانون کے گوشتون کو اور کوئی مسلمان سجدے سے نہ اُٹھا اور نہ نماز کو چھوڑا اور تھا یہ حملہ اخیر صف مین اور اُس صف پر جو اُنکے قریب تھی اور اُن مین قوم ہمدان اور بجیلہ کے اور کچھ لوگ وادی القریٰ اور طائف اور وادی نخلہ کے تھے عباد بن مصعب نے بیان کیا ہی کہ شہید ہوے لوگ دونون صفون کے قبطیون کی تلوار سے اور ہمنے بھی ہلاکی کا یقین کیا اسلیے کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا جسنے نماز سے مُنھ پھیرا ہو کہ دفعۃً آئے عبد اللہ یوقنا اور ساتھی اُنکے مع رسد کے پس دیکھا اُنھون نے ہماری طرف کو کہ تلوارین چمکتی ہین پس زبون جانا یوقنا نے ہمارے معاملے کو اور پھینکدیا اُس چیز کو جو اُنکے سر پر تھی اور چلائے اپنی ساتھیون اور بنی تمیم مین اور کہا قسم ہی اللہ کی مصیبت سخت مین پڑے ساتھی ہمارے آگاہ ہو کہ جو شخص باز رہیگا تم مین سے دشمن کے جہاد سے اور نہ خرچ کرے گا وہ اپنی جان کو خدا کی راہ مین تو مواخذہ کیا جائیگا اُس سے دن قیامت کے آگاہ ہو کہ بیشک دشمن خدا نے فریب کیا ہمارے یارون کے ساتھ کہ گھیر لیا اُنکو اور تنگ پکڑا اور رکھا تلوار کو اُن مین اور احتیاط کرو تم لوگ اس بات کی کہ رہائی پاوے اُن مین سے کوئی پھر حملہ کیا یوقنا اور اُنکے ساتھیون نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو پس جب دیکھا قبطیون نے ناگہان در آتے مسلمانون کو اُٹھا لیا اُنھون نے تلوار کو نمازیون سے اور متوجہ ہوے وہ بجانب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ فارغ ہوے عمرو بن العاص نماز سے اور بہت جلد اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور سب مسلمان بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور بہت سخت حملہ کیا اُنھون نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو اور حائل ہو گئے اُنکے اور مصر کے بیچ مین اور رکھا اُن مین تلوار کو پس قسم ہی اللہ کی کہ

ف ذکر آپڑنے چار ہزار سوار قبطیون کا مسلمانون پر بحالت نماز جمعہ کے اور مار ڈالنا نمازیون کی دو صفون کا اور اسی وقت پہونچنا یوقنا کا مع اپنے لشکر کے اور واقع ہونا لڑائی کا اور ہلاک اور قتل ہونا ان سب قبطیون کا ۱۲

نہین نجات پائی اُن مین سے کسی نے گویا وہ چڑیان تھین کہ صیاد کے جال مین پھنسی تھین پس چھوڑا اُن سبکو مردہ زمین پر اور کسی مخبر نے بھی نجات نہین پائی اور مارا گیا ماسیوس چچازاد بھائی بادشاہ ارسطولیس کا اور جب لڑائی ختم ہو چکی مبارکبادی بعض مسلمانون نے بعضون کو بسبب سلامتی کے اور شکر کیا اُنھون نے اللہ تعالیٰ کا اُس چیز پر جو عطا کیا مسلمانون کو فتح سے اور تعریف کی یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی اور لے لیا قبطیون کے گھوڑون اور اُنکے ہتھیارون اور جانورون وغیرہ کو مع اُس رسد کے جو بار کر لائے تھے اور ایک بڑی غنیمت ہاتھ لگی اور تعداد شہیدون کی چارسو چھتیس [۴۳۶] شمار کی گئی خاتمہ کیا انکا اللہ تعالیٰ نے شہادت پر پس خاص لوگ ان مین سے یہ ہین حمزہ بن سالم الیشکری اور ربیعہ بن صابر السہمی اور مسیب بن خویلد الیشکری اور نسیب بن غالب الیشکری اور نصر الیشکری اور سابق بن مزید العجلی اور مزید بن سعید الیشکری اور حرام بن عمرو العجلی اور قیس بن ماجد التنوخی اور طلحہ بن ثابت المخزومی اور نصر بن الاخیل مولی عیاض بن غانم الطائی اور تھے یہ بڑے چڑھنے والے گھوڑے پر اور نصر عبد مناۃ اسلمی چچازاد بھائی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کامل بن سعید بن غازم النجیبی اور مقدام بن ساریۃ النجیبی اور سعید بن مرثد الحضرمی اور رفاعہ بن مسروق الکعبی اور جعفر ابن دانیہ جو اپنی ماں کی ابنیت سے مشہور تھے اور ایک شخص قوم بنی عامر بن صعصعہ سے تھے اور عروہ بن شامل الثقفی اور معمر بن طاعن الزبیدی العامری اور عائش بن سمرۃ العامری اور رافع بن سہیل العامری اور عبد اللہ بن قاہر الکلابی اور مالک بن لقیط العامری اور مکرم بن غالب العامری اور معمر بن خلیفۃ الداری اور ماجد بن مرۃ الخزرجی اور روہمان بن عوض بن مسلم العجلی اور طارق بن معلن السلمی اور لبابہ بن طاعن العبسی اور ہیاج بن عمرو التمیمی اور ساہم بن مفرح التمیمی اور احوص بن یربوع التمیمی اور یاسر بن مفرح النبہانی اور ہلال بن خویلد الغطفانی اور ہجام بن عتبۃ الغطفانی اور طوق بن حبیب الکلبی کل ساٹھ آدمی بزرگترین قوم کے تھے کہ خاتمہ کیا انکا اللہ تعالیٰ نے شہادت پر اور نماز پڑھی اُن پر عمرو بن العاص رضؓ نے ساتھ جماعت مسلمانون کے اور دفن کیا سب کو وہین بجانب پورب حجر الحصا کے اور قبرین اُنکی اس جگہ مشہور ہین اور رہین گی دن قیامت تک راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچی ارسطولیس کو خبر مارے جانے اُسکے چچازاد بھائی اور چار ہزار سوار کی پس سخت گذرا یہ معاملہ اُس پر اور یقین کیا اُسنے اپنی زوال سلطنت کا اور بُلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور ارباب دولت کو اور مشورہ کیا اُنسے اس امر مین اُن لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ جانتا ہی تو اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے ساتھ قبل تیرے تا کہ ہمیشہ رہے ساتھ تیرے اور اسی طرح ہمیشہ بادشاہ لوٹتے اور شکست کھاتے ہین پھر عود کرتے ہین اور تو اول اُن لوگون کا نہین ہی جنھون نے ہزیمت پائی ہی پادشاہون زمین سے اور سُنا ہی ہمنے اس بات کو کہ دارنیوس بن اردیس بن ہرمز بن کیتبعان بن یزدجرد فارسی کو سکندر نے ستر بار ہزیمت دی اب تجھکو چاہیئے کہ نکل تو ہم لوگون کو ساتھ لے کر واسطے لڑائی اس قوم کے اور شروع کر تو اُنکے ساتھ لڑائی کو اور نا اُمید نہو تو فتح سے کہ مسیح تیری مدد کرینگے اور بہ قس اور راہب اور شماسہ اور مطران تیرے واسطے دعاے مدد کرینگے

پس قبول کیا بادشاہ نے مشورہ اپنے ساتھیون اور اکابر دولت اور حجاب کا اور اپنے باپ کا خزانہ کھول کر کھانا
دیا لشکر کو اور ہتھیار تقسیم کیے اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا واسطے پیش آنے لڑائی کے عرب سے پس نکلے وہ اور
خیمے اُنکے نصب کیے گئے اور آراستہ ہوے سب لوگ واسطے لڑائی دشمن کے اور لکھے ارسطولیس نے خطوط
اور روانہ کیے بجانب حاکم نوبہ اور حاکم بجاۃ کے بہ طلب کمک کے اور توقف کیا اُس نے بانتظار
آنے کمک کے محمد بن اسحاق بسلسلۂ راویون کے عبد الرحمن بن حبیب سے
اور اُنھون نے اپنے باپ سے **روایت** کی ہی کہ جب ہوا کام مسلمانون کا وہ جو بیان کیا ہم نے
مقدرات سے ناگہان درآئے دشمن سے اُنپر تو لکھا عمرو بن العاص رض نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبۃ للمتقین من
عمرو بن العاص بن وائل السہمی الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی
لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ اما بعد فانی وصلت الی مصر سالما وجری لنا علی بلد بلبیس مع ابن
الملک المقوقس کذا وکذا ونصرت علیہم ودخلت منہا الی مصر ونزلت بحجر الحصا وحفرنا
حولنا خندقا وصالحت اہل القری والاطراف وہی ارض یقال لہا الجوف لیعینونا ویمیرونا بالزاد
والعلوفۃ ویجیبوا الینا خیرات بلادہم لنا عوزنا شیأ من المؤنۃ والعلوفۃ فبعثنا یوقنا وبنی
عمہ وجندہ الی تلک القری لیشتروا لنا منہم طعاما وسرت انا برسول لا یفسی الی ملک القبط
ارسطولیس بن المقوقس فکلمنی وجاوبتہ وہم بالقبض علی فحمانی اللہ تعالی وکمن لنا کمینا
واشغلنا برسول اتی منہ مکرا وخدیعۃ فلما کان یوم الجمعۃ واصطفینا للصلوۃ واخذنا فی صلاتنا
ورکعنا وسجدنا فلم نشعر الا والخیل البسنا ونحن فی السجود وبذلوا فینا القبط السیوف ونحن مقبلون علی

ربنا فی صلاتنا نقتلوا منا اربع مائة وستة وثلاثين رجلا وما فينا من لوى عن صلوته وان الله عزوجل
انجدنا بفضل منه فی تلك الساعة ببوقنا وجنده فاقبلوا علينا والسيوف تعمل فينا فصاح بوقنا فی
جنده وحمل على القبط واحاط بهم دفعوا السيف عنا واشتغلوا ببوقنا فبذل فيهم السيف فقتل القبط
جميعا فلم ينج منهم احد من سيفه وسيوف جنده وقتل مقدام القوم ماسيوس وهو ابن عم
الملك ارسطوليس وغنمنا الله تعالى خيلهم وسلاحهم واسلابهم وما كان معهم من مال ودواب
وبغال ونحن الان يا امير المؤمنين فی بحر يتلاطم امواجه من كثرة العدو فانجدنا يا امير المؤمنين
وادركنا بعسكر من المسلمين ليعيننا على قتال المشركين والسلام عليك وعلى جميع المسلمين ورحمة الله و
بركاته اور لپیٹا خط کو اور مہر کر کے سپرد کیا عبد اللہ بن قرط الازدی کو اور حکم کیا انکو روانگی کا بجانب امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پس سوار ہوے عبد اللہ بن قرط اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوے دران حالیکہ
کوشش کرتے تھے وہ چلنے مین رات اور دن تا اینکہ وارد ہوے مدینہ منورہ مین اور اونٹنی کو دروازہ مسجد پر
باندھ دیا اور داخل ہوے مسجد نبوی مین اور دو رکعت نماز پڑھی پھر متوجہ ہوے بجانب قبر مطہر رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سلام کے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نزدیک قبر شریف کے بیٹھے تھے عبد اللہ نے
روایت کی ہی کہ سلام کیا مین نے قبر شریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعد اسکے متوجہ ہوا
مین بجانب عمر رضی اللہ عنہ کے اور سلام کیا مین نے انکو پس جواب سلام کا دیا انھون نے اور دیر تک میری
طرف دیکھا کیے اور جب پہچانا مجھکو کہا کہ عبد اللہ ہین مین نے کہا ہان یا امیر المومنین رض فرمایا شاباش ہو تمکو پس
بوسہ دیا مین نے انکے ہاتھ کو اور دیا خط تب فرمایا کہ تم کہان سے آتے ہوے عبد اللہ مین نے کہا کہ یا
امیر المومنین مصر سے آپ کے عامل عمرو بن العاص کے پاس سے آیا ہون فرمایا مرحبا ہو تمکو ای بیٹے
قرط کے بعد اسکے کھول کر پڑھا خط کو پس جب پہونچے اخیر تک کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا
من ترك الحزم وراء ظهره تباعدت عنه فسحات منه الخطب قسم ہی اللہ کی نہین جانتا ہون مین عمرو
بن العاص کو مگر ہوشیار عقل مین اور اچھا تدبیر مین ضابط اپنے کام مین اچھا سیاست مین لیکن جب آتا ہی
حکم پروردگار کا تو آنکھین اندھی ہو جاتی ہین بعد اسکے لکھا اسی وقت ایک خط بنام سردار لشکر مسلمانون کے
ملک شام مین یعنی ابو عبیدہ بن الجراح کو اور لکھا اس مین ماجرا عمرو بن العاص رض کا اور حکم کیا ان کو بھیجنے
بہت لشکر کا پاس عمرو بن العاص رض کے اور روانہ کیا خط کو ہاتھ سالم مولی ابو عبیدہ بن الجراح کے عبد اللہ
بن قرط نے بیان کیا ہی کہ توقف کیا مین نے مدینہ منورہ مین دو دن پھر اجازت چاہی مین نے

عمر رضی اللہ عنہ سے روانگی کی پس زاد راہ دیا اُنھون نے مجھکو بیت المال سے اور لکھا ایک خط بنام عمرو
بن العاص رضؓ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرؓ بن الخطاب الی عمرو بن العاص
سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ وقد وصلنی کتابک وقرأتہ وعلمت
ماجری علیکم من عدوکم وغدرہ لکم فذالک لما سبق فی ام الکتاب وکان یجب علیک یا ابن العاص
ان لا تطمئن الی عدوک ولا تسمع لہ کلاما وما اعرفک یا ابن العاص الا حسن الرای والتدبیر
ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا فاستعمل النشاط فی امرک ولا تھن فی مصالح المسلمین واعلم
ان کل راع مسئول عن رعیتہ فدبر امرک ولا تامن عدوک واستعمل الحذر فان امامک
واللہ ما بات الا علی حذر ولا کذب خبراواللہ یعیننا وایاک علی طاعۃ وقد نفذت الی امین الامۃ
ابی عبیدۃ عامر بن الجراح لیسیر الیک جیشا والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ اور خط لپیٹ کر کے مُہر کی اُس پر اور حوالے کیا عبداللہ بن قرط کے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا
عبداللہ کہتے ہین کہ خط کو لیکر سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا اور انتھا لیکہ کوشش کرتا تھا مین روانگی
مین رات اور دن پس پہونچا مین مصر مین بعد دس دن کے اور آیا پاس سردار عمرو بن العاص کے اور سلام
کر کے دیا مین نے اُنکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا پس کھولکر پڑھا آہستہ اُس کو اور خوش ہوے پھر پڑھا
اُس کو باواز بلند مسلمانون مین پس بہت خوش ہوے سب مسلمان مضمون خط سے اِس لیے کہ اُس مین کمک کا
ذکر تھا اور توقف کیا عمرو بن العاص نے بانتظار آنے کمک کے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سے **راوی**
کہتا ہی کہ جب اوپڑی ماری لشکر ارسطولیس نے مسلمانون پر اُس حالت مین کہ وہ نماز مین تھے دن جمعہ کے
اور پھر ادارہ برائی کا کافرون پر اور مارا گیا ماسیوس چچازاد بھائی ارسطولیس کا مع چار ہزار سوار اپنے لشکر کے اور
نہین نجات پائی اُن مین سے کسی نے تو برہم ہوا بادشاہ اور قسم کھائی اُس نے معتقدات اپنے دین کی

کہ ضرور بدلا لونگا مین اُسکا مسلمانون سے پس حکم کیا حجاب کو اس امر کا کہ جمع کرین وہ امرا اور اکابر دولت
اور عظما بطارقہ کو کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا حجاب نے ایسا ہی کیا اور رکھی واسطے بادشاہ کے ایک
کرسی پس بیٹھا وہ اُسپر بعد اسکے کھڑا ہوا وہ بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا کہ ای لوگو دین نصرانیہ اور بنی ماء معمودیہ
کے خوب جانو تم اس بات کو کہ ملک تمھارا عقیم[1] اور شہر تمھارا عظیم ہی اور وہ شہر فراعنہ کا ہی اور دار السلطنت تھا
واسطے اُن بادشاہون کے جو قبل تمھارے تھے آل حمیر سے مثل منبغان اور ربیتق اور حلجان کے جو بنانیوالا
ان اہرام[2] کا ہی اور مرثد بن عنیان اور شداد بن عاد اور لقمان بن عاد اور شدید بن عاد اور ذو القرنین جو بادشاہ
مالک شمشیر تھا اور جاتا رہا ملک اُن سب کا اُن سے اور گذر گیا زمانہ اُنکا اور پھرا بہ طرف غیر کے ملک سبا اور
بلاد یمن اور حضر موت اور قصر عمران وغیرہ سے بعد اسکے مالک ہوئی اُس سرزمین کی قوم قبطی آبا و اجداد
تمھارے اسطلیس اور بیلموس اور ریان بن ولید جسنے خلیفہ کیا تھا یوسف علیہ السلام کو بعد اسکے دوسرا ولید
اور اقبطس تھا جس کی کنیت فرعون تھی کہ ہلاک کیا اللہ تعالی نے موسی ابن عمران علیہ السلام کے ہاتھ پر
بعد اُسکے طیماوس بعد اُسکے دادا میرا اراعیل بعد اُسکے باپ میرا مقوقس اور نہین مالک ہوا کوئی کسی زمین کا مگر یہ
کہ حسد کیا اُسنے ہماری سلطنت پر ملک مصر مین اور یہ عرب طماع ہین کہ اُمید کی ہی ہم مین اور آئے ہین
ہمارے یہان بارادے مالک ہو جانے ہمارے شہرون کے اور نکالدینے ہمارے کے ہمارے ملک سے
جس طرح کہ طمع کی اُنھون نے ملک شام مین اور لے لیا اُسکو قیاصرہ کے ہاتھون سے اور مار ڈالا اُنکے
بہادرون کو اور لوٹ لیا اُنکے مالون کو اور لونڈی غلام بنایا اُنکی عورتون اور لڑکون کو پس اگر تم بھی
باز رہوگے اُنکی لڑائی سے تو اُمید کرینگے وہ تم مین اور قتل کرینگے تمھارے بہادرون کو اور لوٹ لینگے
مال تمھارا اور لونڈی اور غلام بناوینگے تمھاری عورات اور لڑکون کو اور سکونت اختیار کرینگے تمھارے
مکانون اور ملکون مین اور تمھارے معبد گاہون کو اپنی مسجد بناوینگے اور اب بادشاہ مقوقس نے
حکم کیا ہی مجھکو لڑائی کا ان عرب سے اور نہ نکلے گا وہ اپنے خلوت کے گھر سے جبتک کہ نہ دیکھ لیگا وہ امر جو
ہوگا تمھارے اور ان عرب کے بیچ مین پس کیا کہتے ہو تم اور کس بات پر متفق ہی رائے تم لوگون کی اُنھون
نے کہا کہ ای بادشاہ آیا نہین ہین ہم لوگ غلام اس دولت کے اسواسطے کہ اس دولت نے اپنا مطیع کیا ہی ہم کو
اپنی بزرگی کے سبب سے اور نعمتین اُسکی ہمپر ہمیشہ ہین اور اب ہم لڑینگے اُن سے بسبب اپنی محبت کے اُس
دولت سے پس شاید کہ مسیح ہماری مدد کرین یا مرجاوین ہم سب ایک ہی تلوار پر پس شکر ادا کیا بادشاہ
نے اُنکی باتون پر اور خلعت دیے اُنکو اور کہا کہ نکلو تم سب اور نصب کرو اپنے خیمون کو باہر شہر کے
اور طول دو لڑائی کو قوم سے تا اینکہ بلاؤن مین کمک حاکم نوبہ اور بجاۃ کے پاس سے پس اُن سبھون نے

١ عقیم الملک لا ینفع فیہ نسب وعقیم لانہ یقتل الاب والولد والاخ والعم لطلبہ ١٢ منتہی الارب

٢ اہرام ہرمان بناست مستطیل در مصر زبنا ہا وہرم بناہا بنا ادریس علیہ السلام لیحفظ فیہا العلوم من الطوفان وفیہا کل سحر وطب والنجوم وطلسم ١٢ منتہی الارب

کہا کہ بہتر ہی جو بادشاہ کہتا ہی بعد اُسکے نکلے وہ سب لوگ بادشاہ کے پاس سے اور حکم کیا اپنے غلامون کو خیمون کے نکالنے اور نصب کرنیکا قریب ٹیلہ نو اور صد کے پس ایسا ہی کیا اُن لوگون نے محمد بن اسحاق الاموی نے بیان کیا ہی کہ اُسی دن کہ باہر نکلے وہ لوگ آئے وہ ایلچی جنکو بھیجا تھا ارسطولیس نے بجانب حاکم نوبہ اور بجاۃ کے بہ طلب کمک کے اور بیان کیا اُنھون نے کہ واقع ہوئی لڑائی درمیان حاکم نوبہ اور بجاۃ کے اور پھر گئے وہ آپس سے اور کوئی اُن دونون سے ارسطولیس کی کمک نہ کریگا پس دشوار گذرا یہ معاملہ بادشاہ پر اور کھڑا کیا قبطیون نے اپنے اپنے خیمون کو گرد خیمون بادشاہ کے پس جب دیکھا مسلمانون نے کہ قبطیون نے نکل نکل کر خیمے نصب کیے ہین احتیاط کی اُنھون نے اپنی جانون پر اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی دشمن کے اور باری باری نگاہبان مقرر کیے اپنے واسطے بسبب خوف مکر اور بیوفائی قوم کے تاکہ نہ پورا ہو اُنپر کوئی امر جس طرح کہ واقع ہوا تھا پہلے مرتبہ ناگہان آپڑنے سے پس پہلے جو مقرر ہوا واسطے نگہبانی کے سردار عمرو بن العاص تھے پہلی رات کو بذات خود ساتھ ایک جماعت مسلمانون کے اور گھومتے رہے وہ گرد لشکر کے آخر رات تک غرض کہ اسی طرح کرتے رہے مسلمان بحالت خوف اور پرہیز کے اور نور چمکتا تھا اُنکے لشکر پر اور آوازین اُنکی بلند تھین ساتھ تہلیل اور تکبیر اور درود اوپر بشیر ونذیر کے رات اور دن باری باری راوی کہتا ہی کہ یہ تھا حال قبطیون اور مسلمانون کے لشکر کا پھر راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچا خط امیر المومنین عمر رضی بن الخطاب کا ابو عبیدہ عامر بن الجراح کو پس کھول کر پڑھا اُنھون نے اُسکو اور مطلع ہوے اُسکے مضمون سے اور اُسی وقت آئے ابو عبیدہ رضی خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای ابا سلیمان کیا رائے ہی تمھاری یہ خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا ہی حکم کیا ہی اُنھون نے مجھکو بھیجنے لشکر کثیر کا عمرو رضی بن العاص کے پاس خالد نے کہا کہ جب امیر المومنین حکم کرتے ہین تم کو بھیجنے کمک کا پس کمک اور مدد کرو تم عمرو بن العاص کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان جانو تم اس بات کو کہ راہ مصر کی سخت اور دور اور پیاس لانے والی ہی پس اگر بھیجون مین بڑے لشکر کو تو ڈرتا ہون مین اُن کی ہلاکت کو خالد نے کہا کہ کتنے لوگون کے بھیجنے کا قصد کیا ہی تم نے ابو عبیدہ رضی نے کہ بھیجون گا مین چار ہزار سوار خالد نے کہا کہ اگر یہی ارادہ تمھارا ہی پس بھیجو تم چار شخصون کو مسلمانون سے کہ وہ برابر چار ہزار سوار کے ہون ابو عبیدہ رضی نے کہا کہ وہ کون چار شخص ہین خالد نے کہا کہ ایک اُن ہین کا مین ہون اور دوسرے مقداد بن اسود الکندی اور تیسرے عامر بن یاسر الکندی اور چوتھے مالک بن اشتر النخعی پس جب سُنی ابو عبیدہ نے خالد سے یہ بات روشن ہو گیا چہرہ اُن کا خوشی سے اور کہا کہ ای ابا سلیمان کرو تم جو تمھاری رائے ہو کہ بیشک رائے تمھاری مبارک ہی پس بُلایا اُن لوگون کو خالد نے اور مطلع کیا اُن کو اپنے قصد سے اُن لوگون نے کہا کہ منظور ہی ہم کو بخوشی اور اطاعت واسطے اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خالد نے کہا کہ آمادہ اور مستعد ہو تم لوگ واسطے روانگی کے پس جب گذر گیا دن اور ہوئی رات

اور نماز پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے مغرب کی مسلمانون کے ساتھ آئے تینون شخص خالدؓ کے پاس اُس حالت مین کہ درست کیا تھا اُنھون نے سامان اپنا اور ٹھہرے تھے وہ اپنے خیمے کے دروازے پر پس سوار ہوے خالد اور روانہ ہوے وہ سب بطرف خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور جب خیمے کے قریب پہونچے تو نکلے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور سلام کر کے رخصت کیا چارون شخصون کو اور ہمراہ کیا اُن کے ایک راہبر کو جو راہ بتاتا تھا اُنکو شوبک اور وادی موسیٰ کی پس روانہ ہوے وہ بارادۂ مصر کے اور ہمیشہ کوشش کرتے تھے چلنے مین تا اینکہ نزدیک ہوے عقبۂ ایلا کے کہ اُس وقت وہان گھوڑے اور اونٹ زیادہ ایک ہزار اسپ سوار اور شتر سوار سے نظر پڑے پس خالد اور ان کے رفیقون نے اُن کی طرف جلد جا کر سلام کیا پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے تب خالد نے پوچھا کہ تم کہان سے آتے ہو اور کہان جاؤ گے اُنھون نے کہا کہ ہم قبیلۂ ثقیف اور طے اور مرواس سے ہین بھیجا ہی ہمکو امیر المومنین عمر بن الخطابؓ نے بطرف مصر کے ہمراہ رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف کے واسطے کمک عمروؓ بن العاصؓ کے پس خوش ہوے خالد اُن کے آنے سے اور شکر ادا کیا اُنکے کامون کا اور وہ لوگ بھی بسبب خالد اور اُن کے رفیقون کے خوش ہوے اور سب ایک ساتھ ہو کر روانہ ہوے اور خالدؓ نے بھی بیان کیا اُن سے کہ جاتے ہین وہ واسطے کمک عمرو بن العاص کے پس بزرگداشت کی عرب نے خالد کی اور مبارک جانا اُن کو اپنی راہ مین راوی نے بسلسلۂ راویون کے نضر بن ثابت سے بیان کیا ہی کہا نضرؓ نے کہ تھا مین ہمراہ اُس گروہ کے جس کو بھیجا تھا امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے ہمراہ رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف کے پس ملے ہم خالد اور اُنکے ساتھیون سے قریب عقبۂ ایلا کے اور وہان سے ایک ہی ساتھ بارادہ مصر کے روانہ ہوے پس جب قریب پہونچے ہم مصر کے اور باقی رہا ہمارے مصر کے بیچ مین راستہ دو دن کا پس اُسی حالت مین کہ ہم لوگ چلے جاتے تھے ایک رات کو اور رات اندھیری تھی کسی کو مجال نہ تھی کہ اپنی ہتھیلی تک دیکھ سکے اور نہ اپنے ساتھی کو دیکھ سکتا تھا بسبب زیادتی اندھیرے کے دفعۃً سُنی ہمنے ایک آہٹ دُور سے پس توقف کیا ہم نے واسطے سُننے اُس آہٹ کے نضر بن ثابت کہتے ہین کہ سوار تھا مین اپنی اونٹنی پر پس اُترا مین اُسکی پشت سے زمین پر پس اُس کو اپنے ساتھی کے حوالہ کر کے پیادہ چلا مین بجانب اُس آہٹ کے اور چھپایا مین نے اپنے تئین تا اینکہ نزدیک ہوا مین اُس آہٹ سے تو دیکھتا ہون مین کہ وہ ایک بڑا لشکر ہے گھوڑون اور اونٹون کا پس چھپ کر بیٹھ گیا مین زمین مین اور دریافت کیا مین نے قوم کو تو وہ لشکر عرب متنصرہ کا تھا زیادہ تین ہزار سوار سے اور سنتا تھا مین کہ کیا کہتے ہین وہ لوگ تا کہ ثابت ہو جائے مجھکو کام اُن کا پس نہین چلا مین ساتھ اُنکے مگر تھوڑی دیر تا اینکہ سُنا مین نے کہ کہتے تھے وہ یہ کہ ذلیل کرے اللہ تمہارے دشمنون کو ای قوم کہ پہونچے اور ملے ہم سختی اور کوشش کو جس دن سے کہ نکلے ہم مدین سے اور نہین پایا ہم نے کسی کو اپنی راہ مین اب مصر قریب ہی ہم سے پس اترو تم لوگ تا کہ چندے آرام کرین ہم اور

گھوڑے ہمارے اور دانہ چارہ دیوین اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اس واسطے کہ بیشک ماندے ہوگئے ہین وہ چلنے اور بھوک سے پس کہا ایک مرد نے اُن مین سے جو سردار قوم کا تھا کہ قسم ہی حق مسیح کی نہین رنج پہونچایا ہم نے اپنی جانون پر مگر واسطے آرام اور حصول مال کے بادشاہ ارسطولیس سے لیکن جب قصد کیا تم نے آرام کا پس اُترو تم اور سور ہو رات بھر اور صبح کے وقت کوچ کرو تم پس اُتری قوم ایک چشمے پر جس کو غویر کہتے تھے اور متوجہ ہوے وہ واسطے جمع کرنے گھاس وغیرہ کے تاکہ تیار کرین اپنے واسطے کھانے کو اور دانہ چارہ دین گھوڑون کو اور چھوڑ دیا اونٹون کو واسطے چرنے کے نضرؓ بن ثابت کہتے ہین کہ جب جانا مین نے اُنکے کام کو اور آگاہ ہوا مین اُن کی خبر سے کہ وہ عرب متنصرہ ہین قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے تو پھرا مین بطرف اپنے ساتھیون کے اور آگاہ کیا مین نے خالد کو اُنکے ارادے اور اُس چیز سے جو سنی مین نے اُن کی باتون سے پس خوش ہوے خالدؓ اور تعریف و شکر اللہ تعالیٰ کا بجالائے راوی نے بیان کیا ہی کہ آئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف خالدؓ بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے سردار ہماری راے یہ ہی کہ چھوڑ دو تم قوم کو تا ایسنکہ سو رہین وہ لوگ اور آرام لیوین واسطے اپنی جانون کے تب جا پڑین ہم اُن پر وقت غفلت کے اور شبخون مارین اُن پر پس نہ نجات پاوے گا اُن مین سے کوئی خالدؓ نے اُن کی راے کو بہتر جانا اور کہا کہ بہتر ہی جو تم کہتے ہو پس اُسی وقت آئے بشار بن عوف اور رفاعہ بن قیس اپنے ساتھیون کے پاس اور حکم کیا اُن کو درستی سامان اور پہننے ہتھیارون اور سوار ہونے کا اُن لوگون نے ایسا ہی کیا اور حکم کیا اپنے غلامون کو نگاہبانی اونٹون اور اسباب وغیرہ کا اور توقف کیا مسلمانون نے ناگہان آپڑنے مین اُن پر بانتظار بجھنے آگ مشرکین اور سو جانے اُن کے کے اور تاکید کی بعضون نے بعضون کو اس بات کی کہ ہوشیار رہین وہ اس امر سے کہ نہ نجات پاوے اُن مین کا کوئی تاکہ پہونچے وہ بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کرے اسکو مسلمانون کے حال سے پس ہوشیار ہوجاوے وہ مسلمانون سے راوی کہتا ہی کہ توقف کیا مسلمانون نے اپنے مشورے کے سبب سے تا اینکہ بجھ گئی آگ قوم کی اور سو رہے وہ لوگ اور موقوف ہوگئی آہٹ اُن کی پس جان گئے مسلمان یہ حال اُن کا اور پوشیدہ نکل کر چلے اُن کی طرف مثل قطار جانور کے تا اینکہ پہونچے اُن کے مقابلہ مین اور کچھ حس و حرکت اُن مین نہ پائی پس اُسی وقت ناگہان اُن پر آکر گھیر لیا اُن کو مسلمانون نے مثل گھیرنے سپیدی کے آنکھ کی سیاہی کو اور رکھا تلوارون کو اُن مین پس چھپٹی قوم اپنے سونے کی جگہون سے اُس حالت مین کہ سستی نیند کی اُنکی آنکھون مین بھری تھی اور حیران ہوگئے تھے دل اُنکے اور عقلین اُنکی دہشت مین پڑی تھین اور نکال لیا تھا اپنی تلوارون کو اور مارتا تھا بعض اُن مین کا بعض کو اندھیری رات مین اور توقف کیا رفاعہ بن قیس اور بشارؓ بن عوف اور خالدؓ بن الولید نے ساتھ ایک

جماعت کے اپنے ساتھیون سے راہ پر پس جو بھاگتا تھا اُن مین سے باراد ے جان بچنے کے تو قبضہ کرتے اور گرفتار کر لیتے اور رسی مین باندھ لیتے تھے اُس کو نضر بن ثابت کہتے ہین کہ برابر کام کرتی تھی تلوار اُن مین تا اینکہ صبح ہوئی اور تھی قوم درمیان مقتولین اور اسیرین کے اور مین نے مقتولون کا شمار کیا تھا تو وہ ایک ہزار تھے اور باقی قیدی قریب دو ہزار کے پس قبضہ کر لیا خالد نے اکابر قوم پر اور مار ڈالا سب قیدیون کو بعد اُس کے متوجہ ہوے خالد بہ طرف اُن اکابر کے جن پر قبضہ کر لیا تھا اور کہا اُن سے کہ آگاہ کرو تم مجھکو اپنی خبر سے کہ کہان تک تمھارا قصد تھا اُنھون نے کہا کہ ہم قوم عرب نصرہ سے ہین چچازاد بھائی جبلہ بن الایہم کے خالد نے کہا کہ کہانتک جانے کا ارادہ رکھتے تھے تم اُنھون نے کہا کہ ہم شام مین تھے پس جب مالک ہوے تم شہرون کے اور بھگا دیا تمنے ہرقل کو اور وہ مع اپنی اولاد اور خزانے کے قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور جبلہ بن الایہم بھی اپنے بنی عم اور اکابر قوم کے ساتھ بھاگا اور وہ سب براہ دریا کشتیون مین سوار ہو کر روانہ ہوے جزائر مین تو ارادہ کیا ہم نے سرزمین مدین کا تمھارے خوف سے اور وہان پہونچکر لکھا ہم نے بادشاہ مقوقس حاکم مصر کو تا کہ ہووین ہم اُسکے لشکر سے اور مدد دیوین اُسکو اُسکے دشمن پر اور اجازت چاہی ہمنے اپنی روانگی کی پاس اُسکے پس انکار کیا اُسنے تب بھیجا ہمنے تحفہ جات اور گھوڑے وغیرہ بجانب اُسکے ولی عہد ارسطولیس کے اور لکھا ہمنے اُس کو کہ دوست رکھتے ہین ہم کہ ہووین تمھارے ساتھیون اور لشکر سے اور زندگی گذرانین ہم زیر سایے تمھارے پس جب پہونچے اُس کے پاس وہ تحفہ جات مرسلہ ہمارے اور پڑھا اُس نے ہمارے خط کو بھیجا اُسنے خلعت وغیرہ ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو روانگی کا اپنی طرف کو پس روانہ ہوے تھے ہم باراده مصر کے کہ آپڑے تم لوگ ہمپر اور حکم کیا تمھاری تلوارون نے ہم مین پس ہنسے خالد بن ولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ من[1] حفر لاخیہ المؤمن بیرا القاہ اللہ فیہ قریبا بعد اُسکے عرض کیا اُن پر اسلام کو مگر سبھون نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین اُن کی نضر کہتے ہین کہ لیکر جمع کیا ہم لوگون نے اُنکے گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیارون اور کپڑون وغیرہ کو جو از قسم مال و اثاثہ و توشہ وغیرہ سے تھا اور لے لیا ہمنے ان خلعتون کو جنکو ارسطولیس نے بھیجا تھا واسطے بڑے سردار اُنکے لشکر کے اور خالد نے اُن خلعتون کو لیکر رفاعہ رضؓ بن قیس کو دیدیا تب روانہ ہوے ہم باراده مصر کے اُسی دن قریب وقت عصر کے کہ ناگہان ہمکو سامنے ایک پر نظر پڑا جو مشہور بہ دیر مرقس تھا اور وہ دیر راہبون کی جہت سے آباد تھا پس قصد کیا ہمنے اُسکا اور اُسکے گرداگرد اترے ہم پس لوگ وہانکے ہمارے پاس آئے اور کہا کہ تم لوگ عرب سے کون قوم ہو ہم نے کہا کہ ہم لوگ ہمراہیان بادشاہ ہرقل کے قوم عرب ساکنان شام سے ہمراہیان جبلہ بن الایہم غسانی سے ہین آئے ہین ہم باراده مدد دہی ارسطولیس تمھارے حاکم کے اسواسطے کہ بھیجا تھا اُسنے ہمارے پاس قاصد کو

---

[1] جو کوئی کھودتا ہے واسطے اپنے مسلمان بھائی کے کنوان تو جلد ڈال دیتا ہے خدا اُسی کو اُس کنوئین مین ۱۲

ساتھ خلعتون اور اموال کے اور حکم کیا ہمکو آنے کا اپنے یہان تاکہ مدد دین ہم اُسکوان عرب محمدؐیون پر تب
وہ لوگ بہت خوش ہوے اور دعوت کی ہماری اور دیکھا ہمکو اُنکے بڑے بطرک[1] نے جو شام کے قسون
سے بڑا قس عالم اور دانا اور پہچاننے والا آل غسان کا تھا لوگون مین اس لیے کہ وہ شام کے قسون سے
تھا اور پرورش پائی تھی اُسنے ملک شام مین اور ہرقل بادشاہ نے جُدا کر دیا تھا کچھ زمین کو ایہم بن جبلہ کے
واسطے پس مالک کر دیا تھا ایہم نے اس قس بولیس بن لوقا کو اس زمین کے خراج لینے پر پس جب فتح کیا
مسلمانون نے بعلبک اور حمص کو بھاگا یہ قس بولیس بجانب طرابلس کے مصر تک اور جب مصر مین پہونچا
تو پہونچی خبر اُسکی مقوقس بادشاہ کو پس طلب کیا بادشاہ نے اُسکو اور جب سامنے آیا وہ حال اُسکا پوچھا
بادشاہ نے پس اُسنے سب حال اپنا بیان کیا اور مقوقس بادشاہ نے اُسکو خلعت دیا اور ٹھہرایا
اُسکو کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا پس ٹھہرا وہ وہان اور ہو گیا بجاے بابیوس کے بسبب کثرت
علم اور دانائی کے اور بابیوس مصریون کے نزدیک وہی بطرک کبیر تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب
روانہ ہوے مسلمان بجانب مصر کے بارادے اُسکے مالک ہو جانے اور لڑنے وہان کے بادشاہ
سے قبل ماہ رمضان کے پس جب اُترے وہ لوگ وہان اور ہوا اُنکے کام سے جو ذکر کیا ہمنے اور آیا
مہینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ مقوقس اپنے اُس خلوت کے گھر مین جو اُسنے اپنے لیے بنایا
تھا اور بیٹھا بیٹا اُسکا تخت بادشاہت پر اسواسطے کہ وہی ولی عہد اُسکا تھا بعد اُسکے محتاج ہوا وہ بجانب
اُس شخص کے جو مشورہ دیوے اُسکو پس اُسیوقت بھیجا اُسنے قاصد کو بطرف دیر مرقس کے اور بلایا وہان
کے بطرک کبیر کو جو موسوم بہ بابیوس تھا پس جب آیا وہ سامنے متوجہ ہوا ارسطولیس اُسکی طرف اور مشورہ چاہا
اُس سے اُن کامون مین جو بیان کیا اُس سے اور مشورہ لیا ان لوگون نے اُس کنیسۂ معلقہ مین جو قصر شمع مین
تھا اور بھیجا اُس قس ملعون بولیس بن لوقا کو بجانب دیر مرقس کے پس رہا وہ وہان تا اینکہ آئے اور اُترے
عرب مسلمان گرد دیر کے نضر بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے ہم دیر مین آیا اور دیکھا اُسنے ہمکو اور
تھا وہ بڑا پہچاننے والا خالد بن الولید کا کہ دیکھا تھا اُسنے اُنکو بہت جگھون مین ملک شام مین اور ہرمیس
حاکم حمص نے بھی بھیجا تھا اُسکو بطور ایلچی کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے جب کہ اُترے تھے مسلمان
پہلی مرتبہ قبل اُسکی فتح کے پس وہ ملعون تمیز کرتا تھا ہمارے چہرون کی اور دیکھتا تھا ہمارے لباس کو
اور کہا اُسنے کہ کون عرب سے تم لوگ ہو اور تھا وہ بڑا فصیح زبان عربی مین پس کہا ہم نے کہ ہم لوگ
عرب متنصرہ شام کے اصحاب ہرقل سے ہین کہ آئے ہین واسطے کمک تمہارے سردار کے لڑینگے
ہم اُس کے دشمنون سے اور تحقیق بھیجا تھا اُسنے اپنے ایلچی کو ہمارے پاس ساتھ خلعتون اور
بخششون کے اور کمک چاہی اُس نے ہم سے پس کہا اُسنے کہ قسم ہی حق مسیح کی نہین ہو تم غسان اور

[1] بطرک بمعنے سردار مجوس ۱۲

نہ عرب متنصرہ سے بلکہ تم عرب حجازی ہو اور نہین نکلے ہو تم اپنے شہرون سے مگر اسی مرتبہ اور نہین
حاضر تھے تم ملک شام اور نہ وہان کی لڑائی مین اور کہتا تھا وہ ملعون ہمراہیان رفاعہ بن قیس سے کہ
کیونکر مشابہ ہو سکتا ہی لباس تمھارا غسان کے لباس سے حالانکہ تھے غسان ملوک شام کے اور شراکت
کی اُنھون نے رومیون کی اُن کے لباس مین اور پہنے اُنھون نے کپڑے اطلس اور ریشم کے
اور سوار ہوے جڑاو زین پوش والے گھوڑون پر اور کوتل رکھے سپید رو گھوڑے اور بلند کرتے
تھے اپنے سرون پر صلیبان سونے اور چاندی کی اور بیشک تم عرب محمدی ہو کہ آئے ہو تم ساتھ اپنے
فریب کے تاکہ بلا ڈالو تم ارسطولیس بادشاہ پر اور مالک ہو جاؤ اُسکے شہرون کے جیسا کہ کیا تم نے
ملوک شام کے ساتھ اور چھین لیا تم نے ملک اُن کا اُنکے ہاتھون سے اور مار ڈالا تم نے بطارقہ اور
ہرقلیہ کو اور مین دیکھتا ہون تمھارے بیچ مین اُس شخص کو جسنے فتح کیا ملک شام کو اور ہلاک کیا وہان کے
لوگون کو اور مار ڈالا بطارقہ اور بہادرون کو اور بھگا دیا بادشاہون کو اور عنقریب لکھون گا مین بادشاہ کو
اور آگاہ کرون گا مین اُسکو تمھارے حال سے تاکہ قبضہ کر لیوےگا وہ تمپر عامر بن ہبار نے روایت کی ہی کہ کہا
ہمنے اُس سے کہ ہمکو اس حال سے جو تو کہتا ہی کچھ خبر نہین ہی اور یہ تیرا خیال خام ہی آیا نہین جانا تو نے اس
امر کو کہ مسلمانون نے سب کچھ سامان ہمارا جو تو بیان کرتا ہی لوٹ لیا اور صبح کی ہمنے بعد عزت کے ذلت
مین اور بعد توانگری کے فقیری مین اور لکھ بھیجی تھی ہم نے ارسطولیس بادشاہ کو یہ بات کہ آوین ہم اُسکے
پاس اور ہو وین ہم اُسکے لشکر سے اور لڑین اسکے دشمن سے اور بھیجا اُسنے ہمارے پاس خلعتون کو اور
خوش کیا ہمارے دلون کو عامر کہتے ہین کہ ہنسا وہ ملعون میرے کلام سے اور کہا کہ اکثر لوگ غسان کے زبان
روم کو جانتے ہین پس کون شخص تم مین ہی جو کلام کرے میرے ساتھ اس زبان مین پس کہا ہمنے کہ ہملوگ سوائے اپنی زبان اور
زبان نہین جانتے ہین پس کہا ملعون نے کہ قسم ہی میرے دین کی کہ تم قوم غسان سے نہین ہو اور ٹھیک
ہوا کلام میرا تمھارے باب مین اور تم اصحاب محمد سے ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا ہم نے کہ بُرا ہو
تیرا اگر ہوتے ہم اُن لوگون سے جن کو تو کہتا ہی تو نہ طاقت ہوتی ہمکو اس امر کی کہ ظاہر ہوتے ہم دن کو
بلکہ چھپتے ہم دن کو اور چلتے ہم رات کو ولیکن طلب مغفرت کی کر تو مسیح سے اس بات پر کہ گمانی اُمت کو
تو نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹھہرایا اور یہ بڑا گناہ ہی پھر چھوڑا اُسنے ہم کو اور نہین کلام
کیا ہم سے پس کہا اُس سے راہبان دیر نے کہ اے باپ ہمارے اگر قوم اُن مین سے ہوتی جن کا تو نے
ذکر کیا تو نہ آتے وہ مصر کو دن کی روشنی مین اور نہ اُترتے آبادیون مین پس کہا اُسنے کہ قسم ہی اپنے دین
کی مجھکو کہ مین بڑا پہچاننے والا اُنکا ہون اور یہ قوم اصحاب محمد سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس باز
رہو تم اُن سے اور نہ نکالو تم کھانا وغیرہ اُن کے واسطے اور قریب مین بھیجون گا بادشاہ کو خبر اُن کی اور
آگاہ کرونگا مین اُسکو اُنکے حال سے تاکہ ہوشیار رہین وہ لوگ اُن سے عامر بن ہبار نے بیان کیا ہی

کہ تھا مہربانی اور کرم اللہ تعالےٰ سے ہمارے ساتھ یہ امر کہ جب سُنا راہبون نے بولیس سے یہ حال کہا بعضون نے بعض سے اگر اچھی طرح سے پہچان لیا ہی قس نے اُن کو پس ضرور ہی ہم کو یہ امر کہ صلح کر لیوین ہم اپنے واسطے اُن سے پس ہونگے ہم امن مین اُن کے فریب سے اپنے دیر مین پس کہا ایک راہب نے اُن مین سے جو بڑا دانا اور عاقل تھا کہ اگر تم ایسا کروگے تو اچھا کروگے ولیکن نہین جانتے ہین ہم یہ امر کہ کس کے واسطے ہو دائرہ لڑائی کا اور فریقین سے کون شخص فتح پاوے ہمارے سردار کے واسطے تو ڈرتے ہین ہم اُس قس لعین سے اُس امر کو کہ آگاہ کردے گا بادشاہ کو ہمارے حال سے پس مار ڈالے گا وہ ہم کو اور یہ ملعون ہمارے غیر مذہب پر ہی اور ہر روز کفر کرتا ہی ہمارے ساتھ اسواسطے کہ وہ نسطوری ہی اور ہم یعاقبہ ہین پس اگر قصد کیا ہی تم نے اس قوم سے مصالحہ کرنے کا اور چاہتے ہو اپنے لیے اُن سے امان کو پس قید کرلو تم اُس ملعون کو اور سپرد کردو تم اُس کو مسلمانون کے کرین وہ اُسکے ساتھ جو وہ چاہین اور مصالحہ کرو تم قوم سے پس اگر ہوگی فتح اُنکے واسطے تو یہی مطلب تمھارا ہی اور اگر ہوگی فتح واسطے ہمارے سردار کے پس بچ جاوینگے ہم اس سے اور بادشاہ ہمارا حال نہ جانے گا پس اچھی جانی اُن لوگون نے رائے راہب کی اور اتفاق کیا قس کے قید کرلینے پر اُس حال مین کہ وہ نہین جانتا تھا پھر متوجہ ہوے وہ لوگ اُسکی طرف اور پکڑ لیا اسکو اور مشکین باندھین اُسکی اور آئے عرب کے پاس اور کہا کہ قسم ہی تمکو اُسکی جس کے تم معتقد ہو اور جس کی طرف تم اشارہ کرتے ہو آیا تم اصحاب محمدؐ ہی ہو یا نہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس تحقیق ہم نے قبضہ کرلیا ہی قس پر اور ہم چاہتے ہین کہ سپرد کرین اُسکو تمھارے اور صلح کرین ہم تم سے اور لے لیوین ہم اپنے لیے تم سے عہد اور امان کو اسواسطے کہ ہم ایسی قوم ہین جو نہین جانتے ہین لڑائی کو اور نہین پیدا کیے گئے ہم واسطے لڑائی کے پس کہا مالک بن اشتر نخعی نے کہ جب ارادہ کیا تم نے ہماری صلح کا پس نہین ہین ہم اُن لوگون سے جو چھپاوین اپنے حال کو تم سے اور نہین پسند کرتے ہین ہم جھوٹ بولنے کو کہ ہمارے نزدیک جھوٹ بہت بُری چیز ہی خصوصًا اسلام نے باز رکھا ہی ہم کو اُس کے استعمال اور تبعیت سے اگر ہووے تلوار کسی ایک کے سر پر ہم لوگون سے اور سوال کیا جاوے وہ اپنے دین سے تو اُس حالت مین مباح ہی اور ہم لوگ اصحاب محمد رسول اللہؐ سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمھارے واسطے امان ہے امان اللہ اور اُسکے رسول کی پس جب سُنی راہبون نے مالک اشتر نخعی سے یہ بات اُترے وہ اور کھول دیا اُنھون نے دروازہ دیر کا اور نکالا بولیس قس کو سپرد کیا اُسکو مسلمانون کے پس کہا خالد نے اُس سے کہ ای دشمن خدا ارادہ کیا تھا تو نے ہمارے ساتھ ایک کام کا اور چاہا اللہ غالب اور بزرگ نے سوائے اُسکے پھر عرض کیا اُسپر اسلام کو پس انکار کیا اُس نے اور کہا کہ بھاگا مین شام سے مصر مین پھر ڈالدیا مجھکو مسیح نے تمھارے ہاتھون مین نہین شک کرتا ہون مین اس بات مین کہ مسیح مسلم

ہین اور ہین کافر ہون تمھارے دین کے ساتھ پس ماری خالد نے گردن اُسکی عامر بن ہبار نے بیان کیا ہی کہ لے آئے راہب لوگ کھانا اور دانہ چارہ اپنے دیر سے پس کھایا ہم نے اور کھلایا اپنے گھوڑون کو اور ٹھہرے ہم وہان رات بھر پس کہا راہب کبیر نے جسنے مشورہ دیا تھا راہبون کو قید کرنے بولیس کا خالد بن الولید سے کہ ای سردار جانتا اور دیکھتا ہون ہین تم مین شجاعت کو تم کون ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنھون نے کہا کہ مین خالد بن الولید المخزومی ہون پس کہا راہب نے کہ قسم ہی اپنے دین کی کہ تم وہی ہو جس نے فتح کیا شام کو اور ذلیل کیا بادشاہون اور بطارقہ کو اور تعریف اور صفت تمھاری میرے نزدیک موجود ہی پھر گیا وہ اپنے دیر مین اور غائب رہا تھوڑی دیر اور پھر آیا تو ساتھ اُسکے ایک جزدان تھا پس کھولا اُسکو اور نکالی اُس مین سے ایک بڑی کتاب تو درمیان اوراق کتاب کے صفت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور صورت اُن کی اور لباس اُن کا اور صورت ابو عبیدہ رضہ اور صورت خالد کی تھی اور تلوار برہنہ اُنکے ہاتھ مین تھی پھر کہا اُس نے خالد سے کہ ای سردار ہمیشہ اُمیدوار رہا مین تم لوگون کا اور سُنتا تھا مین خبرین تمھاری تا اینکہ داخل ہوے تم ملک شام مین اور فتح کیا تم نے شام کے بعض شہرون کو اُس حال مین کہ تم سردار تھے پس جب معزول کیا تم کو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اور حاکم کیا سواے تمھارے دوسرے کو متعجب ہوا مین اس حال سے اور حال تمھارا ہمارے نزدیک اس طرح پر لکھا ہی کہ فتح کرنے والے شہرون کے تمھین ہوگے پس کیا سبب تھا اُسکا خالد نے کہا کہ ای راہب جان تو اس امر کو کہ عمر بن الخطاب رضہ امام اور خلیفہ ہین اور جب جس کام کا حکم وہ ہم کو کرتے ہین تو ہم بجالاتے ہین اُسکو اور حکم اُن کا اطاعت کیا گیا ہی ہم لوگون مین پس ہرگز نہین پھرتے ہین ہم اُس سے اور اسی بات کا حکم کیا ہی ہمکو اللہ غالب و بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہہ کہ فرمایا ہی یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم[1] پس اطاعت اُنکی ہمپر فرض ہی اور وہ حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور اچھے کامون کے اور منع کرتے ہین بُرے کامون سے اور وہی مالک ہین بلاد مفتوحہ اور اُس چیز کے جو یکجا کیا ہم نے اُن کے واسطے مالون سے اور ہمیشہ حکم اُنکا تعریف کیا گیا ہی اور ہمیشہ وہ طریقۂ بے خواہشی دنیا پر ہین بحالت انکسار اور خاک نشینی کے اور لباس اُن کا گدڑی ہی اور پیدل چلتے پھرتے ہین وہ بازارون مین بسبب عاجزی کے واسطے اللہ تعالی کے لباس اُنکا تقویٰ ہی اور بنیاد اُن کی ذکر خدا ہی اور شعار اُنکا عدل ہی رعیت کے حق مین مہربانی کرتے ہین وہ یتیم پر اور نرمی کرتے ہین بیوہ عورتون اور مسکینون پر اعانت کرتے ہین مسافرون کی سخت ہین وہ اللہ کے دین مین اور درشت ہین اُس شخص پر جس نے کفر کیا ساتھ اللہ تعالی کے قائم کرنے والے احکام اللہ کے ہین نہین شرم کرتے ہین وہ امر حق سے اور نہین چرب زبانی کرتے ہین خلق مین راہب نے

[1] ترجمہ ای وہ لوگ جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو تم اللہ کی اور اطاعت کرو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حکومت والون کی تم مین سے ۱۲

کہا کہ آیا یہی ہیبت اُنکی تھارے نبیؐ کے زمانے مین بھی تھی خالدؓ نے کہا ہان سُنا ہی مین نے سعد بن ابی وقاص کو کہتے تھے وہ کہ اجازت حضوری طلب کی ایک دن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اُس وقت آپ کی حضوری مین قریش کی عورتین تھین جو کلام اور شکایت کرتی تھین آپ سے اپنے حال کی ساتھ آواز بلند کے پس جب اذن دیا آپ نے عمرؓ کو حضوری کا دوڑین وہ عورتین واسطے پردے کے پس ہنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا عمرؓ نے بطور دعا کے ہنستا رکھے اللہ تعالےٰ آپ کے دندان مبارک کو ای رسول اللہؐ کے آپ نے ارشاد کیا کہ ای عمرؓ تعجب کیا تم نے ان عورتون سے جو جھپٹ کر بھاگین واسطے پردے کے تمھارے خوف سے عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ زیادہ مستحق ہین اس بات کے کہ ڈرین وہ آپ سے پھر کہا اُن عورتون سے عمرؓ نے ای دشمن اپنی جان کی ڈرتی ہو تم مجھ سے اور نہین ڈرتی ہو تم اللہ کے رسول سے اُنھون نے کہا ہان تم بہت درشت اور سخت ہو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم ہی مجھکو اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی ای عمرؓ ملے گا تم کو شیطان کسی دن چلتا ہوا راہ مین مگر یہ کہ چلا جاوے گا وہ دوسری راہ کو راوی کہتا ہی کہ جب سنی راہب نے یہ بات کہا اُسنے کہ رحمت اور برکت اُوپر رسالت تمھارے نبیؐ کی پھر آئی تمھارے امام اور تم لوگون پر پس کہا خالدؓ نے کہ کس چیز نے باز رکھا ہی تجھکو داخل ہونے سے ہمارے دین مین اُسنے کہا کہ جب چاہے گا پروردگار آسمانون اور زمین کا خالدؓ نے کہا کہ چاہتا ہون مین تجھ سے یہ امر کہ نکال دے تو ہم کو صلبان اپنے دیر کی اور زنار بھی پس نکال لایا وہ صلیب مذبح کو کہ وہ بڑی صلیب چاندی کی تھی اور صلبان بھی چھوٹی چھوٹی اور زنار بھی پس خالدؓ نے اُنکو لیکر رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کے سپرد کیا پس لیا مسلمانون نے ان کو اور آراستہ ہوے وہ ساتھ لباس عرب تنصرہ کے جنکو راستے مین مار ڈالا تھا اور سوئے رات بھر دیر مین پس جب صبح ہوئی کوچ کیا خالدؓ نے مع ساتھیون کے بعد ازین کہ ٹھہرایا دیر مین دس آدمیون کو وادی القمر سے تاکہ نہ نکلے اُن مین سے کوئی اور جاکر آگاہ کرے بادشاہ کو اُن کے حال سے اور کوچ کیا خالدؓ نے دیر سے مع اپنے ہمراہیون کے بہ لباس تنصرہ کے اور مضبوط کر لیا زنارون کو اپنی اپنی کمر مین اور بلند کیا صلبانون کو اپنے سرون پر اور روانہ ہوئے بارادہ مصر کے اور اُن کے اور مصر کے بیچ مین دو ہی دن تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ متوجہ ہوے خالدؓ بن الولید نضر بن ثابت کی طرف اور کہا اُن سے کہ ای نضر جاؤ تم بادشاہ کے پاس اور خوشخبری دو اُسکو ہمارے آنے کی اور کہو اُس سے کہ عرب تنصرہ آئے ہین تیری مدد دہی کے واسطے پس جلد گئے نضر بن ثابت تا اینکہ قریب ہوے وہ قبطیون کے لشکر سے نضر کہتے ہین کہ جب قریب اور سامنے ہوا مین لشکر قبط کے دوڑے لوگ میری طرف اور کہا کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین ایلچی عرب تنصرہ کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے بادشاہ کو بسبب آنے عرب تنصرہ کے اُسکے پاس

ف ذکر بھیجنے خالد بن الولید کا نضر بن ثابت کو اثنائے راہ سے پاس ارسطولیس بادشاہ مصر کے واسطے اظہار اس امر کے کہ عرب تنصرہ واسطے اسکی مدد دہی کے آتے ہین اور روانہ ہونا نضر کا اور بھیجنا نعیم ابن مرہ کو پاس عمرو بن العاص کے واسطے بیان اس بات کے کہ ہم لوگ براہ فریب بہ لباس عرب تنصرہ آتے ہین تم مسلح اور باسامان رہنا اور جب ہماری آوازین تہلیل اور تکبیر کی قبطیون کے لشکر مین سننا تو تم بھی مع اپنے لشکر کے حملہ کرنا ۱۲

راوی نے بیان کیا ہی کہ لیا لوگون نے نضر کو اور لے گئے اُن کو ارسطولیس کے سامنے اور اجازت چاہی
اس سے پس اذن دیا اُسنے اور جب داخل ہوے نضر بادشاہ کے پاس ڈانٹا اُن کو حجاب نے
واسطے اس بات کے کہ تعظیم کرین وہ مجلس بادشاہ کی سجدہ کرنے سے نضر کہتے ہین کہ قسم ہی اللہ کی نہین
التفات کیا مین نے بجانب اُنکی آوازون کے اور ارادہ کیا مین نے یہ کہ سجدہ نہ کرون لیکن ڈرا مین اس امر
سے کہ نفرت کرینگے دل قوم کے مجھسے اور نہ پورا ہوگا ارادہ ہمارا اور یہ بات اُن لوگون کو ٹھیک معلوم ہو چکی
تھی کہ جو شخص ہوگا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ سجدہ نہ کرے گا کسی بادشاہ روے زمین کو
جو کفر کرتا ہی ساتھ اللہ کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ نیت کرتا ہون مین واسطے اللہ کے اور سجدہ کرتا
ہون رب العالمین کے واسطے اور سُنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے
آپ انما[۱] الاعمال بالنیات ولکل[۲] امرء ما نوی پس سجدہ کیا مین نے پروردگار عالم کا اور جب اُٹھایا مین
نے اپنے سر کو سجدے سے کہا مجھسے بادشاہ کے وزیر نے کہ ای برادر عربی پہونچ گئے ساتھی تمھارے مین نے
کہا ہان اب وہ قریب جبل مقطم کے ہین راوی کہتا ہی کہ جب سُنی وزیر نے یہ بات حکم کیا اُسنے حجاب
اور اکابر دولت کو نکلنے کا واسطے ملاقات عرب کے پس سوار ہوے قبطی ساتھ آراستگی کے اور کوتل رکھا
غلامون نے گھوڑون کو اُنکے سامنے ساتھ بڑی زینت کے اور زین پوشون جڑاؤ کے ساتھ نگینون
جواہرات اور لگامون جلاکی ہوئی ساتھ سونے اور روپے بند بنے ہوے ساتھ موتیون کے اور
سوار ہوا اُنکے ساتھ ارسلاؤس قبطی سردار لشکر کا اور خلعت دیا بادشاہ نے نضر بن ثابت کو جبکہ آئے
تھے وہ ساتھ خوشخبری کے اور روانہ ہوئی قوم واسطے ملاقات عرب کے درانحالیکہ گمان کرتے تھے
کہ وہ عرب متنصرہ ہین اور نہین جانتے تھے معاملہ تقدیر کو یہ تو حال نضر بن ثابت اور نکلنے قبطیون کا
واسطے ملاقات عرب کے تھا لیکن حال خالد بن الولید کا پس روانہ ہوے وہ تا اینکہ پہونچے
جبل مقطم تک ابن اسحاق نے بسلسلۂ راویون کے نعیم بن مرہ سے روایت کی ہی کہا نعیم نے کہ تھا مین
منجملہ اُن لوگون کے جنکو عمر بن الخطاب نے بھیجا تھا اہل وادی القری اور وادی نخلہ سے اور خالد بن الولید
دوست رکھتے تھے مجھکو اسواسطے کہ میرے باپ شریک تھے عاص بن وائل السہمی کے اور سفر کیا تھا اُنکے
واسطے مالون کے بصریٰ کے بازار تک پس جب جانا خالد بن الولید نے اس بات کو کہ قبطی اصحاب
بادشاہ ارسطولیس کے اُنکے استقبال کے واسطے نکلے ہین ڈرے وہ اس امر پر کہ تشویش مین پڑینگے
دل مسلمانون کے اس حال سے جبکہ دیکھین گے مسلمان اُنکی طرف اور ڈرے عمرو بن العاص بھی
اس بات سے کہ سُستی مین پڑین گے وہ پس آئے میرے پاس اور کہا مجھسے کہ ای ابن مرہ مین
چاہتا ہون تم سے ایک بات کہنا پس سمجھ لو تم اُسکو مجھ سے مین نے کہا کہ ای ابا سلیمان وہ کیا بات ہی

[۱] ترجمہ نہین ہین اعمال مگر متعلق ساتھ نیتون اور قصدون کے ۱۲ [۲] ترجمہ اور واسطے ہر شخص کے ہی وہ چیز جسکی نیت اور قصد کیا اُسنے

اُنھون نے کہاکہ جانوتم اس امر کو کہ عمروبن العاص اور ساتھی اُنکے جب دیکھین گے ہم کو کہ آئے ہین ساتھ
لباس تنصرہ کے اور صلبان ہمارے سرون پر ہین ور قبطی لوگ سوار ہوے ہین ہمارے استقبال کے
واسطے تو تشویش مین پڑینگے دل اُنکے ہمارے حال سے دلیکن مین چاہتا ہون تم سے اس امر کو کہ اُترو تم اپنے
گھوڑے سے اور سپرد کرو تم اُسکو اپنے غلام کے اور چھپ رہو تم اس تپھر کی آڑ مین پس جب دُور چلے
جاوین ہم لوگ تم سے اور تنہا رہو تم نکلو اور قصد کرو لشکر مسلمانون کا اور جاؤ تم عمرو بن العاص رض کے پاس
اور بیان کرو اُن سے حال ہمارا کہ قصد کیا ہی ہمنے فریب اور مکر کا ساتھ قوم کے تا کہ مطمئن ہو جاوے
دل اُنکا اور باسامان رہین وہ اپنے کام مین اس واسطے کہ وہ سواے تمھارے اور کسی پر مطمئن نہونگے
کہ پہچانتے ہین وہ تمکو اور کہو تم میری طرف سے اُنکو سلام اور یہ بات کہ باسامان رہین وہ اور لشکر اُنکا اپنے
کام مین پس جب سُنین وہ تکبیر ہماری قبطیون کے لشکر مین بلند کرین وہ اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور
تکبیر کے اور حملہ کرین وہ قوم پر پس کہا مین نے خالد سے کہ بخوشی منظور ہی مجھ کو پھر اُترا مین اپنے گھوڑے
سے اور سُپرد کیا مین نے اپنے غلام دارم کے اور چلا مین طرف پہاڑ کے اور چھپ رہا مین نیچے
ایک بڑے پتھر کے اور چلے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیون کے دران حالیکہ آراستہ تھے وہ ساتھ لباس
عرب با تنصرہ اور اُن خلعتون کے جن کو بادشاہ نے تنصرہ کے واسطے بھیجا تھا اور پہنین رفاعہ بن قیس
اور بشار بن عوف نے وہ دونون خلعتین جو بادشاہ نے بطریق پیشوائی کے بھیجا تھا اور بلند کیا
صلبانون کو اپنے سرون پر اور کھول دیا نشان تنصرہ کو اور بلند کیا صلبان سونے اور چاندی کی
جو دیر رہبان سے لیا تھا اور بدل دیا خالد نے بھی اپنے لباس کو اور اسی طرح مقداد اور عمار بن یاسر اور
مالک اشتر نخعی نے بھی تبدیل لباس کیا تھا پس اسی حال مین کہ وہ چلے جاتے تھے کہ سامنے ہوا اُن کے لشکر
قبطیون کا اور سردار لشکر کا ارسلاوس اور حجاب بادشاہ کے پس متوجہ ہوے رفاعہ رض بن قیس اور بشار
بن عوف اپنے ساتھیون کی طرف اور کہا اُن سے کہ پیدل ہو جاؤ اور جھکو تم سامنے اُنکے کہ نہین ہی اس
امر سے تم پر بیروی اور بدی عاقبت کی اور قسم کھاؤ مسیح اور سیدہ کی اور نہ غلطی کرے کوئی تم مین کا
کہ یاد کرے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس آگاہ ہو جاوین قوم ہمارے حال سے اور کرو تم
اپنی ہمتون کو اپنی آنکھون کے آگے اور بھروسا کرو تم اللہ تعالے پر اپنے کامون مین پس ویسا ہی کیا قوم
مسلمانون نے جو حکم کیا اُنکے سردارون نے اور پیدل ہوے اور جھکے وہ واسطے تعظیم حجاب اور سردار
لشکر ارسلاوس کے اور دعائین دین اُنکو پس متوجہ ہوے حجاب اُنکی طرف اور بزرگداشت کی اُنکی
اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے کا پس سوار ہو کر روانہ ہوے وہ تا اینکہ پہونچے سراپردے تک اور حکم کیا اُنکو
حجاب نے اُترنے کا پس اُترے وہ اپنے گھوڑون پر سے اور ٹھہرے سراپردہ کے دروازے پر اور اجازت
طلب کی بادشاہ سے پس اذن دیا اُس نے آنے سرداران لشکر اور اکابر کا پس داخل ہوے رفاعہ رض

ف ذکر پہونچنے خالد وغیرہ کا مع اپنے لشکر کے مصر مین اور جانا رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کا سامنے بادشاہ کے اور خلعت دینا بادشاہ کا اونکو ۱۲

بن قیس اور بشارؓ بن عوف اور نہین داخل ہوا کوئی سواے اُنکے اور ٹھہرے خالدؓ ور مقدادؓ اور عمارؓ اور مالکؓ اور باقی عرب ہمراہی رفاعہؓ اور بشارؓ کے دروازے پر پس جب داخل ہوے رفاعہ بن قیسؓ اور بشار بن عوفؓ سر اپر دے مین مبارکبادوی اور جھکے وہ واسطے تعظیم کے سامنے بادشاہ کے پس متوجہ ہوا بادشاہ اُنکی طرف اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے تحقیق جان لیا تمنے محبت ہماری اپنے ساتھ اور قرب ہمارا اپنے واسطے اور بلایا ہمنے تمکو اسلیے کہ رہو تم ساتھ ہمارے اور لڑو ہمارے دشمنون سے اور رہو دین ہم تم ایک ہی ساتھ اُن عرب محمدیون پر پس اگر تم خیر خواہی کروگے ہماری اور لڑوگے ہمارے دشمنون سے اور حمایت کروگے ہماری دولت کی تو ہونگے ہم موافق تمھارے حکم کے اور تقسیم کردینگے ہم تمکو ملک اپنا اور مالک کردینگے ہم تمکو اپنی نعمتون کا رفاعہؓ نے کہا کہ بشارت ہو تجھکو ای بادشاہ قریب دیکھیگا تو وہ چیز جو خوش کریگی تجھکو اور خرچ کرینگے ہم تیرے سامنے اپنی کوشش کو اپنے دشمن کی لڑائی مین پس شکریہ ادا کیا اُن کا بادشاہ نے اور بہت اچھی دو خلعتین دین رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف کو اور پہنا انھون نے اُن دونون خلعتون کو اُن خلعتون پر جو پہلے سے پہنے تھے کہ اُنھین کو پہنکر وہ بادشاہ کے سامنے گئے تھے پس اسی وجہ سے مطمئن ہوگیا تھا دل بادشاہ کا کہ اُسی نے وہ خلعتین اُنکے واسطے بھیجی تھین اور اس سبب سے یقین کیا کہ وہ عرب متنصرہ ہین **راوی** نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب آئے خالد بن الولید اور مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور وہ لشکر جسکو امیر المومنین عمر بن الخطاب نے اہل وادی القریٰ اور طائف اور وادی نخلہ سے بھیجا تھا اور رہوا معاملہ اُن کا اس طرح پر جیساکہ بیان کیا تھا ہم نے اور متوجہ ہوے وہ بجانب لشکر بادشاہ ارسطولیس کے اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف خلعتین پہنے تھے اور نشان اور صلبان اُنکے سرون پر تھے پس دیکھتے تھے مسلمان لشکر عمرو بن العاص کے اُنکی طرف اور تعجب کرتے تھے اُنکے حال سے پس کہا معاذ بن جبل نے عمرو بن العاصؓ سے کہ قسم ہی خدا کی ای عمرو یہ لوگ عرب متنصرہ نہین ہین اور میرا جی نہین مانتا ہی اس بات کو اور بیشک وہ ہمارے ساتھیون سے ہین اور مین نے ایک ایک کو اُن مین سے دیکھا پس دیکھا مین نے اُن مین لباس وادی نخلہ اور طائف اور وادی القریٰ کے شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ مین اس سے زیادہ تر تعجب کی بات تم سے کہتا ہون کہ مین نے اُن سبھون کے بیچ مین خالد بن الولید کو دیکھا ہی اور ظاہر ہوا مجھکو عمامہ اور وہ کپڑے اُنکے جو پہنکر طرابلس مین داخل ہوے تھے یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ مین نے قسم ہی خدا کی مالک اشتر نخعی کو دیکھا ہی اور پہچانا مین نے اُنکو بسبب اُنکی درازی قد اور رکاب کے اور وہ گھوڑے کی زین پر مثل برج کے ہین عمرو بن العاص نے کہا کہ قریب تر تمکو حال معلوم ہو جاوے گا اگر چاہا اللہ تعالی نے **راوی** کہتا ہی کہ گذر گیا دن اور آئی رات ساتھ تاریکی کے کہ اُسی وقت آئے نعیم بن مرہ پہاڑ کی طرف سے بارادہ لشکر مسلمانون کے اور اس رات مین سعید بن زید بن نفیل واسطے نگہبانی کے مقرر تھے پس جب دیکھا اُنھون نے بجانب ذات نعیم بن مرّہ کے کہ آتے ہین وہ اُنکے لشکر کی طرف

جلد متوجہ ہوے مسلمان اُنکی طرف اور کہا کہ تم کون ہو مختصر کہو حال اپنا پس کہا اُنھون نے کہ مین نعیم بن مرہ ہون
پھر سلام کیا نعیم نے مسلمانون کو جب پہچانا مسلمانون نے اُنکو مرحبا کہی اُنکو اور پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو
پس آگاہ کیا نعیم نے اُنکو سرگذشت سے پس لیگئے مسلمان اُنکو عمرو بن العاص کے پاس نعیم کہتے ہین کہ جب
پہونچا مین عمرو بن العاص رض کے خیمے مین سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجھکو اور کہا کہ کون
شخص ہی مین نے کہ مین نعیم ہون اُنھون نے کہا کہ مرحبا ای نعیم تمھارے پیچھے کیا حال ہی آگاہ کرو تم مجھکو اپنی
خبر سے ای بیٹے میرے بھائی کے بیٹھ جاؤ تم پس بیٹھ گیا مین اُنکے سامنے اور سب حال اول سے آخر تک
بیان کیا مین نے اُن سے پس بہت خوش ہوے وہ اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد اور غلبے کے اور
سجدۂ شکر اللہ تعالی کا بجالائے اور اُسی وقت بلایا اُنھون نے معاذ بن جبل اور شرجیل بن حسنہ کو پس
جب آئے وہ لوگ اور بیٹھے سامنے اُنکے متوجہ ہوے عمرو بن العاص اُنکی طرف اور کہا کہ ای اصحاب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نعیم بن مرہ خبر لیکر میرے پاس آئے ہین اور ایسا ایسا کچھ مجھ سے بیان کرتے ہین پھر کہا
نعیم سے کہ ای بیٹے میرے بھائی کے بیان کرو تم اُن لوگون سے وہ چیز جو بیان کی تمنے مجھ سے پس نعیم نے
ابتدا سے انتہا تک اُن سے بیان کیا پس بہت خوش ہوے وہ لوگ اور کہا کہ ہم اللہ غالب و بزرگ
سے اُمید اس بات کی رکھتے ہین کہ یہ معاملہ سبب ہووے ہمارے غلبے کا ہمارے دشمنون پر پھر نعیم نے عمرو
بن العاص رض سے کہا کہ ای سردار سوار ہو تم اور حکم کرو سواران مسلمین اور لشکر کو سوار ہونے کا اور آمادہ
اور باسامان رہو تم اپنے کام مین پس جب سُنو تم تکبیر کو قبطیون کے لشکر سے کہ بلند ہوئی ہی تو بلند کرو تم
بھی اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرو تم دشمن کے سر پر ابن اسحاق نے روایت
کی ہی کہ اللہ تعالی کو اپنی خلق کے کام مین نگرانی انجام کار کی ہی اور معاملہ اُسکا یون ہی کہ جب رات
ہوئی تو جمع کیا ارسطولیس نے حجاب اور سردارون کو اور کہا اُن سے کہ تنگی مین پڑا ہی سینہ میرا ان
عرب کے سبب اور اُنکے قیام سے ہمارے یہان نرخ غلے کا گران ہوگیا ہی کہ حاکم ہوگئے ہین دیہاتون
اور زمین والون پر اور باز رکھا ہی اُنھون نے اور شہر والون کو اس امر سے کہ پہونچادین وہ ہمارے
پاس کسی چیز کو پیداوار شہرون سے اور اُنکے گروہ بھی جاتے ہین ریف اور صعید تک اس جانب سے
اور اہل نوبہ اور بجاۃ کسی نے بھی ہماری کمک نہین کی اور اُنکے آپس مین فساد اور جھگڑا پڑگیا ہی سو
میری رائے تو یہ ہی کہ شروع کرون مین لڑائی کو ان عرب سے اور مدد اور غلبہ دیوین مسیح جسکو چاہین
پس کہا حجاب اور سردارون نے کہ ای بادشاہ کر تو جو چاہتا ہی کہ ہم لوگ کسی امر مین تیرے خلاف
نہ کرینگے پس کہا ارسطولیس نے کہ نکلو اور چلو تم لوگ اسی وقت اور آگاہ کرو لشکر کو کہ کل لڑائی ہوگی
اور حکم دو اُنکو کہ پہنین وہ لباس حرب کا اور آمادہ ہون واسطے لڑائی کے اور آفتاب نہ نکلنے پاوے
کہ وہ لوگ پہاڑ پر پہونچ جاوین کہ شاید دفعۃً در آوین ہم عرب پر بوقت غفلت کے پس نکلے حجاب

بموجب حکم بادشاہ کے اور نہ تھی بادشاہ کو آگہی اُس معاملہ سے جو پُورا ہو چکا تھا قصر شمع مین اور تھی اچھی تدبیر اللہ تعالیٰ کی اپنے مسلمان بندون کے واسطے یہ کہ مقوقس کا ایک حقیقی بھائی تھا جس کا نام ارجانوس تھا اور مقوقس اُسکو بہت دوست رکھتا تھا اور کوئی کام بدون اُسکے مشورے کے نہین کرتا تھا اور دونون ساتھی سوار ہوتے تھے اور ساتھی اُترتے تھے اور نہین جُدا ہوتے تھے آپس سے بسبب محبت ایک کی دوسرے سے موافق اپنی عادت کے اور مقوقس داخل ہو چکا تھا اپنے خلوت کے گھر مین رمضان کے مہینے مین جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین اور بھائی اُسکا نکلنے کی راہ دیکھتا تھا جس وقت کہ تمام ہوا مہینا پس جب پُورا ہو گیا مہینا رمضان معظم کا اور مقوقس بادشاہ نہ نکلا تو سخت گذرا اُس پر یہ حال اور بُرا جانا اُسکے معاملے کو اور آیا وہ اپنے بھائی کے خلوت خانے کی طرف دران حالیکہ پُوچھتا تھا اُن لوگون کو جو اُسکی خدمت مین مقرر تھے پس نہ دیکھا اُن مین سے کسی کو تا کہ پوچھے حال اپنے بھائی کا اور یہ کہ کیا سبب اُسکے دیر کرنے کا ہی نکلنے سے ہی پس نہ پایا ان مین سے کسی کو اور شک کی کام مین اور آیا بجانب ارسطولیس بیٹے اور ولیعہد اپنے بھائی کے پس پایا اُسکو بیٹھا ہوا تخت پر اور حکم اُسکا جاری تھا ملک مین پس نہایت بُرا جانا اُسکے معاملے کو اور متوجہ ہوا ارسطولیس کی طرف اور پوچھا اُس سے حال اُسکے باپ اور سبب اُسکے دیر کرنے کا پس کہا ارسطولیس نے کہ بادشاہ نے اپنے طالع کو بمقابلہ اُن عرب کے ضعیف دیکھا اور حکم کیا مجھکو ٹھہرنے کا اپنی جگہ پر اور بندوبست کرنے معاملے کا اُسکے اور عرب کے بیچ مین مصالحہ کر لون مین اُن سے یا لڑون مین اُن سے پس جب سُنی ارجانوس نے یہ بات ارسطولیس سے چپ ہو رہا اور کچھ جواب اُس کو نہین دیا اور چھپایا معاملے کو اپنے دل مین اور جان گیا اس امر کو کہ ارسطولیس نے اپنے باپ کو مار ڈالا

راوی کہتا ہے کہ ارجانوس بھائی مقوقس کا بھی اعتقاد رکھتا تھا نبوت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اور جانتا تھا کہ دعوت اُنکی پھیلے گی زمین مشرق اور مغرب تک اور بادشاہ لوگ سُست ہو جاوینگے اُن کے صحابہ کے زمانہ مین اور وہ لوگ غالب ہو جائین گے شہرون پر پس نکلا وہ اپنے بھتیجے ارسطولیس کے پاس سے اور نہین ظاہر کیا اُسنے کسی سے وہ امر جو اُسکے دل مین تھا اور ارسطولیس نے ارادہ لڑائی کا عرب سے کل کے روز پر رکھا تھا پس نکلا ارجانوس اُسکے پاس سے رات کے وقت اور گیا قصر شمع مین اور یکجا کیا اُسنے اُن لوگون کو جنکو اُسکے بھتیجے نے اکابر دولت سے اُس مین چھوڑا تھا اور اُن لوگون کو جنپر اُسکو اعتماد تھا اپنے کام اور اپنی حفاظت مین پس داخل ہوا ارجانوس اُنکے پاس کہا اُسنے اُن سے کہ جانو تم اس امر کو کہ عقل سبب پائداری بنی آدم کی ہے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے خاص کیا بنی آدم کو ساتھ عقل کے سوائے اپنے اور سب مخلوقات کے اور مقوقس کو اُسکے بیٹے نے ضرور مار ڈالا ہے بسبب خواہش دنیا کے اور تھا مقوقس مہربان تم لوگون پر اور مطیع تھا تمھارا اور جانو تم اس امر کو کہ یہ عرب وہ ہین کہ پیش آنیوالا اُنکا وہ تھا جس کا ملک تمھارے ملک سے بڑا تھا اور لشکر اُسکا تمھارے لشکر سے زیادہ تھا

پس نہ ٹھہر سکے وہ لوگ عرب کے سامنے اور نہین ہی زمانہ جاتے رہنے اور سست ہوجانے تمھاری دولت کا مگر اسقدر کہ پھرین اور مقابل ہون دونون لشکر پس اگر فتح پائینگے تم پر عرب تو مار ڈالین گے وہ تمکو اور لوٹ لینگے وہ تمھارے مال کو اور لونڈی غلام بنا دینگے تمھاری عورات اور لڑکون کو اور رہینگے تمھارے گھرون مین جس طرح کہ کیا اُنھون نے تمھارے غیر کے ساتھ اُن لوگون نے کہا کہ ای سردار کیا رائے ہی اس معاملہ مین اُسنے کہا کہ رائے یہ ہی کہ ہوشیار ہوجاؤ تم اپنی جانون پر اور بند کرلو تم دروازہ اپنے قصر کا اور نہ آنے دو اُس مین کسی کو بادشاہ کے لشکر سے اور نہ اُسکو اسواسطے کہ اُسکو قوت تمھاری لڑائی کی نہوگی اس حال مین کہ عرب اُسکے پیچھے ہونگے اور وہ عبور کریگا بجانب غربی کے اور چلا جاویگا اسکندریہ کو اور مین بعد اُسکے صلح کرون گا اپنے اور تمھارے واسطے ان عرب سے اور بے ڈر ہوجاوینگے ہم اپنی جانون اور مالون اور اولاد پر اور بعد اسکے جو ارادہ کریگا تبعیت کا اُنکے دین پر تو اُسکے واسطے کوئی مانع نہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر استقامت کریگا وہ اُن کو جزیہ دیگا اور محفوظ رہیگا خون اُسکا اور مال اُسکا اور لڑکے بالے اُسکے **راوی** کہتا ہی کہ جب سُنی اُن لوگون نے یہ بات اُسکی بہتر جانا اُسکی رائے کو اور سمجھے وہ کہ حق اسی کے ساتھ ہی پھر **راوی** نے بیان کیا ہی کہ ارجانوس سوار ہوتا تھا ساتھ ایک ہزار سوار کے اپنے غلامون سے پس گھیر لیا ارجانوس نے قصر شمع اور اُس چیز کو جو اُس مین تھی خزانے اور مال اور اسباب اور غلے وغیرہ سے اور بند کرلیا اُسنے دروازے کو اور چڑھ گیا مع اپنے لوگون کے اوپر کے مکان پر اور بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے کچھ خبر نہ تھی **راوی** کہتا ہی کہ آئے بعض غلام ارسطولیس کے جو واقف ہوگئے تھے اس معاملہ سے اور آگاہ کیا اُسکو اُسکے چچا ارجانوس کے حال سے پس جب سُنا ارسطولیس نے یہ حال یقین کیا اُسنے اپنے زوال ملک اور اُسکے نکل جانے کا اپنے ہاتھ سے اور حیران رہ گیا اپنے کام مین اور قصد کیا اُسنے داخل ہونے قصر کا رات کو کہ اُسی وقت بلند ہوئی آواز تہلیل اور تکبیر کی اُسکے وسط لشکر سے اور عرب نے حملہ کیا **راوی** کہتا ہی کہ جب سُنی عمرو بن العاص رضہ نے آواز تکبیر کی کہ بلند ہوتی ہی قبطیون کے لشکر مین اور سوار ہو چکے تھے وہ اور سب لشکر اُنکا پس اُسی وقت تکبیر کہی عمرو بن العاص اور مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے قبط کے لشکر پر اور عمل کیا تلوار نے اُن مین پس جب دیکھا ارسطولیس نے بجانب اُس چیز کے جو نازل ہوئی اُس پر آپڑے عرب سے اور ثابت ہوگیا اُسکو یہ امر کہ وہ عرب جو آئے تھے بطور کمک کے لباس متنصرہ مین اُنھون نے حملہ کیا اُسکے لشکر پر پس جانا اُسنے کہ یہ بات فریب عرب سے تھی اور یہ کہ اُسکو طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہی اور سوار ہوا وہ اُسی وقت اور سوار ہوے حجاب اور بطارقہ اور امرا اور غلام اُسکے اور اُٹھا لیا خزانے اور مال اور اسباب کو اور اس سب کو اُن لوگون نے اپنے آگے کرلیا اور روانہ ہوے وہ رات کو اور دور آئے وہ اور قطع کی مسافت شہر مصر کی تا اینکہ پہونچے پہلے پل پر اور اُسپر سے عبور کرکے چلے بجانب مرلوط کے پس چھوڑا مردمان باقی کو وہان مع تین ہزار سوار کے اور روانہ ہوے وہ سب بارادہ اسکندریہ کے **راوی** کہتا ہی کہ پکارا پکارنے والے نے کہ ارسطولیس

ف ذکر حملہ کرنے خالد بن الولید وغیرہ کا قبطیون کے لشکر مین رات کے وقت اور حملہ کرنا عمرو بن العاص کا بیچ قبطیون کے لشکر کے اور بھاگ جانا ارسطولیس بادشاہ کا بیچ لشکر کے بجانب اسکندریہ کے اور فتح ہونا شہر مصر کا بطور صلح کے ارجانوس پر بطور مقوقس سے اور امان دینا مسلمانون کا ارجانوس اور سکنا مصر کو اور داخل ہونا مسلمانون کا شہر مصر مین ۱۲

بادشاہ بھاگ گیا نہ ٹھہر سکا کوئی شخص اُسکے لشکر کا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے وہ سب اور تلوار کام کرتی تھی اُن
مین اور مدد اور غلبہ دیا اللہ غالب اور بزرگ نے اصحاب رضی اپنے نبی کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن اسحاق
نے ثقات سے روایت کی ہی کہ مارے گئے اس رات مین لشکر قبطیون سے پانچ ہزار سوار اور غنیمت مین
پایا مسلمانون نے اُنکے خیمون اور اُس چیز کو جو اُن مین تھی مال اور اسباب سے پس جب صبح ہوئی آئے
خالد اور عمار اور مقداد اور مالک پاس عمرو بن العاص کے اور سلام کیا اُن کو اور اُن کے ساتھیون
کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض کو اور آئے رفاعہ رضی بن قیس اور بشار بن عوف طرف عمرو
بن العاص کے اور سلام کیا اُنکو پس متوجہ ہوے عمرو بن العاص اُن سب کی طرف اور سلام کیا اُنکو اور
مرحبا کہی اور دعا دی اُنکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور بیان کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص
سے تمام ماجرا جو گذرا تھا ساتھ عرب متنصرہ کے اور ہلاک کرنا ان سب کا اور مالک ہوجانا اُس چیز پر جو ساتھ
اُنکے تھی گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیار اور لباس وغیرہ سے اور گفتگو اہل دیر اور اُنکے رہبان کی اور مارا
جانا قس کبیر کا اور لینا اُن لوگون سے صلبان اور زنارون کا اور داخل ہونا ارسطولیس کے یہان ساتھ مکر اور
فریب کے پس خوش ہوے عمرو بن العاص اُنکی باتون سے اور شکر ادا کیا اللہ تعالیٰ کا اس معاملے پر اور
دعا دی خالد اور سب مسلمانون کو اور کوچ کیا مقام حجر الحصا سے مع اپنے لشکر کے اور روانہ ہوے تا اینکہ آئے
قصر مین اور مالک ہوئے اُسکے درون کے اور اُترے خالد اور عمار اور مقداد اور مالک اشتر قصر شمع پر پس ظاہر
ہوا اُنپر ارجانوس بن راعیل بھائی مقوقس کا اور کہا اُن سے عربی زبان مین کہ ای جوانمردان عرب جانو تم اس
امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے مدد کی تمھاری ساتھ غلبے کے اور مالک ہوئے تم شہرون کے اور جانو تم
اس بات کو کہ مین نے تمھارے حق مین نیکو خواہی سے ایسا ایسا کچھ کیا ہی اور اگر نہ فریب کرتا مین ساتھ بیٹے اپنے
بھائی کے تو وہ شکست کھاتا وہ تم سے اور اب ہم صلح کرتے ہین تم سے اور سپرد کرتے ہین تمکو یہ قصر اس شرط پر کہ
نہ تعرض کرو تم ہماری کسی چیز سے اور نہ دراز کرو تم اپنے ہاتھون کو ہماری طرف ساتھ کسی بُرائی کے اور جو شخص ہم
مین کا چاہے کہ داخل ہو تمھارے دین مین پس کوئی اُسکو مانع نہوگا اور جو باقی رہے گا اپنے دین پر پس نہ تعرض کرو تم
اُس سے اور دیا کریگا وہ جزیہ پس کلام کیا اُس سے معاذ بن جبل نے اور کہا کہ جان تو اس امر کو کہ اللہ غالب اور
بزرگ نے غلبہ دیا ہمکو کافرون پر بسبب صدق ہماری نیتون اور اچھائی ہمارے کامون اور تبعیت کرنے ہمارے
حق کی اور ہم لوگ نہین کہتے ہین کوئی بات مگر سچ اور نہین عہد اور اقرار کرتے ہین ہم کسی بات کا مگر یہ کہ پورا کرتے
ہین ہم اپنے عہد کو اور نہین عمل مین لاتے ہین ہم بیوفائی اور فریب کو اور تمھارے واسطے امان ہی تمھاری جانون
اور مالون اور اولاد پر اور جو شخص مسلمان ہوگا تم مین سے اور داخل ہوگا ہمارے دین مین تو قبول کرینگے ہم اُسکو
اور جو کوئی باقی رہے گا اپنے دین پر پس نہ تعرض اور بُرائی کرینگے ہم اُس سے اور اکتفا کرینگے ہم اُس سے جزیہ پر
پس جب سُنا ارجانوس اور مشائخ مصر اور اُسکے سردارون نے یہ کلام خوش ہوئے دل اُنکے اور اُترا ارجانوس

اور کھول دیا اُس نے دروازہ قصر کا اور لیکر آیا اُنکے پاس کنجیان اور سپرد کیا اُنکو پس لیا خالد اور اُن کے ساتھیون نے ارجانوس اور مشائخ مصر اور وہان کے رئیسون کو ساتھ اپنے اور لیکر آئے پاس عمرو بن العاص کے اور ٹھہرایا اُن لوگون کو سامنے اُنکے اور بیان کیا اُن سے خالد رضؓ نے حال صلح اور اُس چیز کا جس پر وہ لوگ متفق ہوئے تھے پس خوش ہوئے عمرو بن العاص اس حال سے اور متوجہ ہوے اُنکی طرف اور کہا کہ ای قوم جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے غالب کیا تمپر اور شکست دی اور بھگا دیا ہم نے تمھارے بادشاہ کو اور اب تم لوگ ہمارے قبضے مین ہو اور ہوگئے تم غلام ہمارے اسواسطے کہ فتح کیا ہمنے تمھارے شہر کو بزور تلوار کے اور اب تم ہمارے مغلوب ہو پس کہا ارجانوس نے کہ ای سردار آیا نہین ہی یہ بات جو سُنی ہی ہمنے تمسے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے ٹھہرایا مہربانی کو تمھارے دلون مین اور تم لوگ معاف کردیتے ہو اُسکو جو تمپر ظلم کرتا ہی اور نیکی کرتے ہو تم اُسکے ساتھ جسنے تمسے بُرائی کی ہو اور تم جانتے ہو کہ ہم لوگ رعایا اور محکوم ہین اور اگر ہوتا حکم ہمارے اختیار مین تو بیعت کرتے ہم تمھاری پس نرمی کرو تم اب ہمارے ساتھ اور دیکھو ہمارے حال کو پس کہا عمرو بن العاص رضؓ نے صحابہ رضؓ سے کہ کیا کرون مین ان لوگون کے معاملے مین شرجیل رضؓ بن حسنہ نے کہا کہ ای سردار کرو تم اُنکے ساتھ وہ امر جسکا حکم کیا ہی اللہ غالب اور بزرگ نے عدل سے اور نیکی کرو تم اُنکے ساتھ اور خوش کرو تم اُنکے دلون کو کہ مالک ہو جاؤگے تم اور شہرون کے بھی ایسا کرنے سے بسبب اسکے کہ سُنینگے لوگ اور خبر پہونچیگی شہر والون کو اسکی پس سپرد کردینگے وہ شہرون کو بغیر لڑائی جھگڑے کے اور گفتگو کی معاذ بن جبل اور اکابر صحابہ رضؓ نے اور کہا انھون نے کہ ای سردار بات وہی ہی جو شرجیل بن حسنہ نے کہی پس کہا عمرو بن العاص نے کہ ای لوگ مصر کے بتحقیق امان دی ہمنے تمکو تمھاری جانون اور مالون اور گھر بار اور اولاد پر بسبب اپنے احسان کے تمپر اور معاف کردیا مین نے تمکو جزیہ اس سال کا اور سال آیندہ مین لیوینگے ہم تمسے جزیہ کو ہر شخص بالغ سے چار دینار اور جو شخص مسلمان ہوگا تم مین سے تو قبول کرینگے ہم اُسکو پس جب سُنا ارجانوس نے کلام عمرو بن العاص کا کہا اُسنے کہ عدالت کی تم نے قسم ہی خدا کی اسی وجہ سے مدد اور غلبہ دیے گئے تم اور پڑگئی میرے دل مین اب صحت تمھارے دین کی اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمداً عبدہ و رسولہ اور جو کچھ چھوڑا ہی میرے بھائی کے بیٹے نے قصر شمع مین خزانے اور مالون اور ہتھیار اور اسباب وغیرہ سے وہ سب ہدیہ ہی میری طرف سے تمکو عوض اُسکے جو تمنے میرے شہر والون کے ساتھ کیا **راوی** کہتا ہی کہ جب دیکھا اہل مصر نے بطرف اپنے سردار ارجانوس کے کہ ایمان لایا اور مسلمان ہوا وہ داخل ہوے بہت لوگ اُنکے دین اسلام مین **راوی** نے بیان کیا ہے کہ قصد کیا اور گئے عمرو بن العاص بجانب اُنکے کنیسے کے پس بنایا اُسکو جامع مسجد اور اسی سبب سے مشہور ہی وہ آجتک بنام جامع عمرو بن العاص کے اور یکجا کیا عمرو بن العاص نے اُس مال کو جو لیا تھا اُنھون نے قبطیون کے خیمون سے جو بھاگ گئے تھے اور نکالا اُن مین سے پانچوان حصہ واسطے امیر المومنین عمر رضؓ بن الخطاب کے اور تقسیم کردیا باقی کو مسلمانون پر اور دیا ہر ذی حق کو حق اُسکا پھر لکھا ایک خط بنام خلیفہ عمر بن الخطاب رضؓ کے

شعر فتح مصر کے اور حال ہانکا اور روانہ کیا خط اور خمس کو ساتھ علم بن ساریہؓ کے اور ساتھ کیا اُنکے ایک سو سوار کو اور حکم کیا انکو روانگی کا بجانب مدینہ منورہ کے پس روانہ ہوے وہ دراٰنحالیکہ کوشش کرتے تھے چلنے مین رات دن تا اینکہ پہونچے وہ مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوے علم بن ساریہ امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کے پاس اور سلام کرکے دیا خط انکو پس جواب سلام کا دیا اُنکو حضرت عمرؓ نے اور لے لیا خط کو اور کہا کہ تم کہان سے آئے ہو علم بن ساریہ نے کہا کہ مصر سے عمرو بن العاص کے پاس سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تمھارا کیا نام ہے اُنھون نے کہا کہ یا امیر المومنین مین علم بن ساریہ ہون حضرت عمرؓ نے کہا کہ شاباش ہو تم کو اے علم پھر کھولا خط اور پڑھا اُسکو آہستہ تا اینکہ پہونچے آخر تک پس سجدہ شکر اللہ کا ادا کیا پھر اُٹھایا اپنے سر کو اور پڑھا خط کو باواز بلند مسلمانون پر پس خوش ہوے وہ لوگ اس معاملے سے اور بلند کیا انھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود اوپر بشیر ونذیر کے پھر حکم کیا حضرت عمرؓ نے لیجانے مال خمس کا مسلمانون کے بیت المال مین **راوی نے بیان** کیا ہے کہ پہونچی ہے مجھکو یہ روایت لوگون سے کہ آئے علم بن ساریہ امیر المومنین عمر بن الخطاب کے پاس اور کہا کہ یا امیر المومنین عمرو بن العاص نے سلام کہا ہے آپ کو اور کہا ہے کفارون نے دریاے نیل مین ہر سال ایک طریق مقرر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دیر کرتی ہے روانی دریاے نیل کی اُن لوگون پر تو لیتے ہین وہ لوگ ایک لڑکی کو اور آراستہ کرتے ہین اُسکو ساتھ اچھی زینت کے اور ڈالتے ہین اُسکو دریاے نیل مین پس آجاتا ہے پانی جب سُنی یہ بات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ فاذا وصلک کتابی ہذا فاطلب اعداء اللہ حیث کانوا من البلاد وایاک ان تلین جانبک لہم وانظر فی احوال الرعیۃ واعدل فیہم ما استطعت واطلب العفو من اللہ بالعفو من الناس واجر المسلمین علی فیئہم وقرابہم واجبا فی دواوینہم وامح الرسوم العافیۃ بالعدل فی الرعیۃ فانما ہی ایام تمضی ومدۃ تنقضی فاما ذکر جمیل واما خزی طویل والسلام پھر لکھا دوسرا خط بنام نیل مصر کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین الی نیل مصر اما بعد فانک مخلوق لا تملک ضرا ولا نفعا فان کنت تجری بحولک وقوتک

ترجمہ
یہ خط ہے از جانب عبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب بنام عمرو بن العاص کے سلامتی ہو تمپر پس تحقیق مین تعریف کرتا ہون اس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود لائق نہین ہے اور درود بھیجتا ہون اسکے نبی پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جب پہونچے تمکو یہ خط میرا پس تلاش کرو تم دشمنان خدا کو جہان کہین ہون وہ شہرون مین اور بچو تم اس سے کہ نرم کرو اپنے پہلو کو ان کیلئے اور نظر کرو تم حالات رعیت مین اور عدل کرو ان مین جہانتک طاقت ہو اور طلب کرو معافی اللہ سے بسبب معاف کرنے کے لوگون سے اور جاری کرو مسلمانون کے حقوق ان کے دفترون مین اور مٹا دو رسوم کہنہ کو ساتھ عدل کے رعیت مین پس یہ ایام ہین کہ گذر جاوینگے اور مدت ہے کہ تمام ہو جاویگی پس یا ذکر خیر ہوگا یا خواری ہوگی اور رسوائی دراز ہوگی اور سلامتی ہو تمپر ١٢

ترجمہ
یہ خط ہے از جانب عبد اللہ امیر المومنین بنام دریاے نیل مصر کے اور بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ تحقیق تو ایک ایسا مخلوق ہے کہ نہین مالک ہے کسی نفع اور نقصان کا پس اگر ہے روانی تیری اپنی قوت اور طاقت سے پس نہ جاری ہو اور نہ روان ہو کوئی مطلب ہمارا تجھ سے نہین ہے اور اگر اللہ غالب اور بزرگ کی طاقت اور قوت سے روان ہوتا ہے تو پس جاری ہو تو جیسا کہ جاری ہوا کرتا ہے اور سلامتی ہو ١٢

فانقطع فلا حاجة لنا فیک وان کنت تجری بحول اللہ وقوتہ فاجر کما کنت تجری والسلام پھر لپیٹا دونون خطون کو اور سپرد
کیا علم بن ساریہ کے اور کہا اُن سے کہ سلام کہنا تم عمرو بن العاص کو اور کہنا اُن سے کہ ڈالدو تم اس خط کو دریاے
نیل مین بعد اُسکے حکم کیا اُنکو روانگی کا علم بن ساریہ نے **بیان** کیا ہی کہ لیا مین نے دونون خطون کو اور سوار ہوا
مین اپنی اونٹنی پر اور سوار ہو لیے وہ ایک سو سوار بھی جو آئے تھے ساتھ میرے ہمراہ مال خمس کے اور روانہ ہوئے
ہم بارادہ مصر کے اور کوشش کی ہمنے روانگی مین رات اور دن تا اینکہ پہونچے ہم مصر مین اور آئے ہم پاس عمرو
بن العاص کے اور سلام کر کے دیے مین نے دونون خط اُنکو پس کھولکر پڑھا آہستہ اسکو اور مطلع ہوئے اُس کے
مطلب سے جو حکم کیا تھا اُنکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضؓ نے ولیکن وہ خط جو دریاے نیل کے نام تھا پس ڈالدیا
اُسکو عمرو بن العاص نے نیل مین حالانکہ نا اُمید ہو گئے تھے لوگ کھیتی سے اُس سال مین پس قسم ہی اللہ کی کہ
نہین صبح ہونے پائی تھی اُس رات کی کہ بڑھا دریاے نیل مثل دریاے زور و شور کرنے والے کے جس کی
موجین تھپیڑ مارتی تھین **راوی** نے بسلسلۂ راویون کے یحیی بن عوف سے **روایت** کی ہی کہا یحیی نے کہ مجھکو
روایت پہونچی ہی اس امر کی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے مصر کو آئے وہ بجانب اُسکے بڑے کنیسے کے پس پایا
اُنھون نے اُس مین ایک گھر مقفل اور کھولا اُسکو اُس مین ایک صورت چاندی کی تھی اور آگے اُس صورت
کے دوسری تصویر تھی جسکے ہاتھ مین بُت تھے اور یہ صورت اور وہ تصویر مثل اس صورت اور تصویر کے تھی
جس کو محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے مین پایا تھا ہنگام فتح مکۂ معظمہ کے پس فرمایا تھا آپنے کہ یہ صفت
ابراہیم علیہ السلام اور صفت اُنکے باپ آزر کی ہی **راوی** کہتا ہی کہ ہنسے عمرو بن العاص اور پڑھی اُنھون نے
یہ آیت ماکان ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وماکان من المشرکین ٥ معاذ بن جبل نے کہا کہ
جب آیا تھا مین یمن سے سُنا تھا مین نے ابا ہریرہ کو کہتے تھے وہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے یلقی ابراہیم ابوہ آزر یوم القیمة وعلی وجہہ قترة وغبرة فیقول لہ ابراہیم الم اقل لک لا تعص فیقول لہ ابوہ الیوم لا
اعصیک فیقول ابراہیم یارب انک وعدتنی انک لا تخزنی یوم یبعثون فای خزی اخزی من ہذا فیقول اللہ عزوجل
انی حرمت الجنة علے الکافرین ثم یقول یا ابراہیم انظر ماتحت قدمیک فینظر فاذا ہو بالذیخ ملتطخ فیوخذ بقوائمہ آزر فیلقی فی النار

ترجمہ ۃ نہ تھے
ابراہیم ۴ یہودی اور نہ نصرانی ولیکن
تھے مائل بحق اور مسلمان اور نہ تھے وہ شرک
کرنے والون سے ۱۲ منہ
ترجمہ ۃ ملاقات کریگا
ابراہیم ۴ اپنے باپ آزر کی قیامت کے دن اور چہرہ آزر کا غبار آلودہ
ہوگا پس کہینگے ابراہیم ۴ اس سے کیا نہین کہتا تھا مین تجھ سے کہ نافرمانی نہ کر
پس کہیگا ان سے باپ ان کا کہ آج کے دن تمہاری نافرمانی نہ کرونگا پس عرض
کرینگے ابراہیم ۴ اے پروردگار تو نے وعدہ کیا تھا مجھ سے اس بات کا کہ نہ خوار
اور پشیمان کریگا تو مجھکو اُس دن کہ لوگ اٹھائے جاوینگے پس کون سی خواری اور
پشیمانی اس سے زیادہ خوار ہوگی پس فرماوےگا اللہ غالب اور بزرگی کہ مین نے
حرام کیا ہے بہشت کو کافرون پر پھر فرماوےگا اے ابراہیم ۴ دیکھو تم اس چیز کو
کہ جو نیچے تمہارے قدمون کے ہے پس دیکھینگے ابراہیم ۴ ہوا ہے صبح ہوگی پھر مارنی
ہوگی لپٹی ہوئی پس پکڑے جاوینگے پاؤن آزر کے اور ڈالدیا جاویگا وہ آتش دوزخ
مین ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی وقت حکم کیا عمرو بن العاص نے ان دونون کے توڑنے کا پس توڑی گئین وہ دونون پھر حکم کیا عمرو بن العاص نے لشکر مسلمانون کو عبور کرنے کا بجانب غربی کے پیچھے دشمن کے پس عبور کیا لشکر نے اور آگے اُس لشکر کے خالد بن الولید اور رفاعہ بن قیس اور مقداد بن اسود الکندی اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی اور عبداللہ یوقنا اور قوم اور لشکر اُنکے تھے اور چلے وہ سب بارادہ ومرلوط کے پس جب عبور کیا اُنھون نے بجانب غربی کے بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بطرف مردبان ساقی کے اور اُسکے ساتھ بیس٢٠ سوار تھے اُنکے بنی عم اور لشکر سے پس روانہ ہوے یوقنا اُنکو لیکر تا اینکہ آئے وہ دمرلوط مین اور ٹھہرے سامنے شہر کے پس دیکھا اُنکو شہر والون نے آئے وہ مردبان ساقی کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُنکے حال سے پس بھیجا اُس نے اُنکے پاس اپنے غلامون کو بغرض پوچھنے اُنکے حال کے پس جب پوچھا غلامون نے کہا یوقنا نے کہ مین ایلچی ہو کر آیا ہون تمھارے پاس سردار عرب کی جانب سے پس پھر گئے غلام اپنے سردار مردبان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے پس حکم کیا اُسنے غلامون کو اُنکے لانے کا اپنے پاس پس آئے غلام اُن کے پاس اور کھول دیا اُنکے واسطے دروازے کو اور داخل ہوے اُن کو لے کر پاس مردبان کے پس جب ٹھہرے یوقنا اور ساتھی اُنکے سامنے اُسکے کہا اُسنے کہ کون چیز تمکو ہمارے پاس لے آئی ہی یوقنا نے کہا کہ مسلمانون کے سردار نے بھیجا ہی مجھ کو تیرے پاس بطور ایلچی کے اور وہ اختیار دیتے ہین تجھکو اس امر کا کہ عمل کرے تو اپنے اور اپنے توابعین قوم کی جان بچانے پر اور مین تجھکو نیک مشورہ دیتا ہون کہ سپرد کردے تو یہ شہر اُنکو اور تیرے واسطے امان ہوگی تیری جان اور مال اور اولاد پر اور تجھکو یہان کے قیام مین اختیار ہوگا کہ اگر منظور ہوگا تجھکو رہنا تحت حکومت اسلام کے پس کوئی مانع نہ ہوگا اور اگر چاہے گا تو چلے جانے کو مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور قوم کے پس چلا جا تو جس طرف تجھکو منظور ہو اور جس گانون کو تو جانا چاہے گا ہم تجھکو پہونچا دین گے والسلام پس جب سُنا مردبان نے یہ کلام ہنسا وہ قہقہہ مار کر اور کہا کہ قسم ہی مجھکو اپنے دین کی کہ بیوفائی عادت تمھاری ہی اور مکر لباس تمھارا ہی اور نہین فلاح پائی اُسنے جس نے پناہ لی تمھاری طرف اور نہ وہ جو داخل ہوا تمھارے دین مین اور مین اُن لوگون سے نہین ہون کہ رُسوا کرون بادشاہ کو اور سپرد کردون شہر اُسکا اور مین اور وہ ایک ہی جگہ مین ہون اور قریب تر بھیجون گا مین خط بادشاہ کو اور آگاہ کردون گا اُسکو تمھارے حال سے اور قریب تر جانو گے تم اس امر کو کہ کس شخص پر دائرہ لڑائی کا پھرتا ہی اور آخر کون شخص نقصان رسیدہ ہوتا ہی پھر حکم کیا اُسنے لوگون کے گرفتار کرلینے کا اور کہا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون سے کہ ای گروہ روم کے کفر کیا تمنے ساتھ مسیح کے اور انکار کیا تمنے سیدہ مریم علیہا السلام کا اور باہر ہوگئے تم طریقہ حواریین سے اور داخل ہوے تم ان عرب بھوکے ننگون کے دین مین پس قسم ہی حق مسیح کی ہر آئینہ بھیجون گا مین تم کو بادشاہ ارسطولیس کے پاس کہ مار ڈالیگا وہ تمکو اور مقابلہ کرے گا تمھارا بسبب تمھارے کفر کے پھر حکم کیا اُسنے اُنکو قید خانے مین لیجانے کا بعد لے لینے اُنکے ہتھیارون کے اور لیگئے لوگ اُنکو ایک گھر مین جو دار الامارۃ

ف ذکر جانے یوقنا کا بطور ایلچی کے مع بیس٢٠ سوارون کے پاس مردبان حاکم ومرلوط کے اور قید ہوجانا یوقنا وغیرہ کا اور پہونچنا خالد بن الولید کا مع لشکر کے باعانت پسر مردبان کے اور قبضہ کرلینا شہر پر اور چھڑانا یوقنا وغیرہ کا ١٢

مین تھا اور مضبوط کیا اُنکو ساتھ لوہے کے اور ارادہ کیا اُنکے بھیجنے کا بجانب اسکندریہ کے اور توقف کیا بانتظار غفلت کے تاکہ روانہ کرے اُنکو پھر مقرر کیا اُسنے اُنپر ایک لونڈی کو اپنی لونڈیون سے جسکا نام رینا تھا بعد اسکے کہ اُتارا اُنکو ایک تاریک گھر مین جو دار الامارہ مین تھا اور حکم کیا اُس لونڈی کو اُنکی حفاظت کا اور سپرد کی اُسکو کنجی اُس گھر کی اور کہا اُس سے کہ جایا کرے اُنکے پاس ساتھ اُس چیز کے جو سبب بقاے بدن انکا ہو کھانے اور پینے سے پس بجا لائی وہ حکم اُسکا راوی نے بیان کیا ہی کہ مشغول ہوا دشمن خدا مردبان کھانے پینے مین تا اینکہ بیہوش ہو گیا وہ نشۂ شراب سے اور غلام اُسکے بھی پس جب دیکھا رینا لونڈی نے مردبان ساقی کو بیہوش ہی وہ اور غلام اُسکے بے ڈر ہو گئی وہ اپنی جان پر اور آئی اُس گھر کی طرف اور کھولا اُسکو اور داخل ہوئی یوقنا اور اُنکے ہمراہیون کے پاس اور کہا اُسنے کہ تمھارے لیے کچھ خوف نہین ہی اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ نے ڈال دیا مہربانی کرنے کو تمھارے ساتھ میرے دل مین اور مین بہن ماریہ قبطیہ کی ہون جنکو مقوقس بادشاہ نے تمھارے نبی کے واسطے ہدیہ بھیجا تھا اور جب مین رہا کر دون تم لوگون کو تو مین تم سے یہ چاہتی ہون کہ تم مجھکو اپنے نبی کے مدینے تک پہونچا دو کہ شاید دیکھون مین اپنی بہن کو اور مین نے قصد کیا ہی اس امر کا کہ چھڑا دون تم لوگون کو تمھاری قید سے اور سپرد کر دون تم کو سامان تمھاری لڑائی کا یوقنا نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے اگر چاہا اللہ تعالی نے مگر یہ کہ ڈرتا ہون مین تجھپر دشمن خدا سے کہ آگاہ ہو جاوے وہ تیرے حال سے پس نہ پہونچ سکے تو اپنے قصد اور ارادے کو اور مار ڈالے ہمکو اور تجھکو پس کہا رینا نے کہ مین نہین آئی ہون تمھارے پاس مگر ایسے حال مین کہ دشمن خدا اور غلام اُسکے بیہوش ہو گئے ہین پس کہا یوقنا نے کہ عاقل کو ضرور ہی کہ ڈرتا رہے خوف کی جگہ سے پس آگاہ کر تو ہمکو کہ کیونکر ہو گا نکلنا ہمارا حالانکہ دروازہ شہر کا بند ہی اُسنے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ ہو گا نکلنا تمھارا سوائے دروازہ شہر سے اور ہو گا نکلنا تمھارا وسط دار الامارۃ سے باہر شہر کے اُس راہ سے جو نکلی ہی زمین کے نیچے ہو کر طرف مقابر کے ایک قبے تک جو آٹھ کھنبون پر بنا ہی اور دروازہ نکلنے کا قبے کے نیچے ہی جاتا ہی اُس مین جانے والا اور نکلتا ہی اُس مین سے نکلنے والا اور دروازہ مثل قبر کے ہی پس جو کوئی دیکھے گا اُسکو گمان کریگا وہ کہ کسی بادشاہ کی قبر ہی اور جانو تم یہ بات کہ جس نے اس شہر کو بنایا تھا وہ ایک عورت تھی عاد بن کی مان جسکا نام قمقامات بنت عاد تھا اور اُسنے یہ مقابر بنائے تھے جسکو تم بصورت مضبوط محلون کے دیکھتے ہو پس کہا یوقنا نے کہ کر تو جو تجھکو منظور ہو بہتری سے اور وہ چیز جو نزدیک کرے تجھکو اللہ برتر سے اور شاید کہ نکالے تو ہم کو اس راہ سے اور نہ آگاہ ہو کوئی ہمارے حال سے اور پہونچین ہم اپنے لشکر تک اور آگاہ کرین ہم اُن کو اس کیفیت سے شاید کہ داخل ہو جاوین وہ شہر مین اس راہ سے اور مالک ہو جاوین شہر کے جبتک کہ مردبان اور ہمراہی اور غلام اُسکے بیہوش ہین رینا نے کہا کہ قریب تر ایسا ہی کرونگی مین پھر نکلی وہ اور آئی طرف مردبان کے اور قریب ہوئی اور دیکھا اُسکو اور اُسکے غلامون کو کہ بیہوش ہین وہ شراب سے پڑے سوتے ہین پس جلد پھری وہ

طرف دروازے تہ خانے کے تاکہ کھولے اُسکو کہ ناگاہ پشت دروازے سے ایک آہٹ پائی تہ خانے مین
پس ڈری وہ اور ٹھہر گئی دران حالیکہ سنتی تھی وہ آہٹ کو راوی نے بسلسلہ راویون کے اوس بن ماجد
سے روایت کی ہے اور تھے وہ اُن لوگون سے جو موجود تھے فتوح مصر اور اسکندریہ مین اور تھے یاد رکھنے
والے حالات لڑائی مسلمانون کے اوس بن ماجد کہتے ہین کہ تھا مین ہمراہیان خالد بن الولید مین جبکہ بھیجا تھا
اُنکو عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور جب اُترے ہم ومربوط پر مع اپنے لشکر کے اور بھیجا خالد نے
یوقنا کو بطور ایلچی کے بجانب مردبان ساقی کے اور یوقنا کے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور قوم سے اور
پکڑ لیا اُنکو مردبان ساقی نے اور ٹھہرے خالد بانتظار اُنکی واپسی کے پس دیر کی ان لوگون نے آنے مین
اور گذر گیا دن اور آئی رات ساتھ تاریکی کے اور نہ پھرے وہ جانا خالد رضی نے کہ شہروالون نے گرفتار کر لیا
اُنکو پس رہے وہ رنج مین بسبب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور تھے خالد بڑے صاحب ارادہ اور ہمت والے
کہ نہین سوتے تھے وہ رات کہ بسبب خوف کے مسلمانون پر اور ساتھ رہتے تھے جاسوس اُنکے ہر شہر کے جسکے
وہ مالک ہوتے تھے اور معاف کر دیا تھا اُن سے جزیہ کو اور دیتے تھے اُنکو پوری مزدوری تاکہ لاوین وہ اُنکے
واسطے خبرین سلاطین اور لشکرون کی پس اُس حال مین کہ خالد اُس رات کو جس مین یوقنا اور ساتھی اُن کے
قید ہو گئے بیچین اور رنج مین تھے بسبب اُنکے دیر کرنے کے اور دل اُنکا اُن سے طرح طرح کی باتین کرتا تھا کہ اُسی
وقت آئے جاسوس اُنکے پس خبر دی اُنھون نے خالد کو اس امر کی کہ بیٹا مردبان ساقی کا آیا ہے بادشاہ ارسطولیس
کے پاس سے ساتھ خلعتون اور تحفون کے بہ جمعیت پانچسو سوار کے بارادہ ومربوط کے پس پہونچی اُسکو خبر تمھارے
اُترنے کی شہر پر پس ڈراوہ تمھاری طرف سے اور اُترا ہے ساتھ لشکر کے فاصلے پر اور نکلا ہے وہ پاپیادہ تنہا مع دو
نوکرون کے اور چلا ہے پوشیدہ بجانب شہر کے اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُسنے کیا کام کرنے کا ارادہ
کیا ہے پس جب سُنا خالد رضی نے یہ حال اپنے جاسوسون سے جلد اُٹھ کھڑے ہوے وہ اور ساتھ لیا اپنے غلام
ہمام اور چار شخصون کو بنی مخزوم اور چار کو لشکر مسلمانون سے اور روانہ ہوے وہ تاآنکہ نزدیک مقابر کے
پہونچے اور بیٹھے وہ سب ایک ہی ساتھ پہاڑ کی جڑ مین اور لیٹ رہے وہ زمین پر دور راہ سے اور
کر لیا راہ کو سامنے اپنے کہ اُسی وقت بیٹا مردبان کا اور دو خادم اُسکے آئے اور برابر چلے جاتے تھے
وہ تاآنکہ آئے وہ اُس قبے تک جو وہان تھا اور در آئے اُس مین پس نکلے خالد اور ساتھی اُنکے اور ہمام
اور متفرق ہو گئے وہ گرد قبے کے اور آپڑے اُن پر قبے مین اُسوقت کہ وہ لوگ مٹی کو ہٹاتے تھے پس جب
ناگہان در آئے خالد اور ساتھی اُنکے اُن لوگون پر ڈرے وہ لوگ اور مردبان کا بیٹا اور خادم کانپتے تھے
خوف سے پس کہا اُن سے خالد نے کہ تمھارا حال کیا ہے نہ ڈرو تم پس اگر آگاہ کرو گے تم مجھکو اپنے حال سے اور
سچ کہدو گے مجھ سے تو تمکو امان ہے اور اگر جھوٹ بولو گے تو مین پھینک دونگا کاٹ کر سر تمھارے پس کہا
لڑکے نے کہ مین بیٹا مردبان ساقی کا ہون اور مین ارسطولیس بادشاہ کے پاس تھا اور تحقیق روانہ کیا اُسنے

میرے ساتھ پانچسو سوار کو بطور کمک کے واسطے حفاظت اُس شہر کے پس جب تھا مین راہ مین ملے مجھکو جاسوس میرے اور خبر دی اُنھون نے مجھکو تمھارے اُترنے کی اس شہر پر پس حکم کیا مین نے لشکر کو اُترنے کا پھر چھوڑا مین نے اُنکو اور آیا مین ساتھ اِن دونون خدمتگارون کے اس قبے تک خالد نے کہا کہ تم اس قبے سے کیا چاہتے ہو آیا تمھارے واسطے یہان کچھ مال ہی یا ہتھیار ہین اُسنے کہا نہین خالد نے کہا سچ کہہ تو مجھسے ورنہ مین تیرا سر اُڑا دونگا لڑکے نے کہا اگر امان دو تم مجھکو تو بیان کرون مین تم سے خالد نے کہا کہ تیرے واسطے امان ہی اگر سچ بولے گا تو بس بوسہ دیا لڑکے نے خالد کے ہاتھ کو اور کہا کہ اے سردار چاہتا ہون تم سے امان اپنے لیے اور اپنے باپ اور اُسکے واسطے جو اُسکے ساتھ پناہ لیوے خالد نے کہا کہ تمھارے سب کے واسطے امان ہی لڑکے نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ اس قبر مین جو اس قبے مین ہی دروازہ تہ خانہ کا ہی اور یہ تہ خانہ پہونچا ہی میرے باپ کے دار الامارۃ تک اور دار الامارۃ بیچ شہر مین ہی پس جب سُنا خالد نے یہ حال لڑکے سے روشن ہو گیا چہرہ اُن کا خوشی سے اور گرفتار کر لیا خالد نے اُس لڑکے اور دونون خدمتگارون کو اور حکم کیا اپنے بعض ساتھیون کو اُنکی نگہبانی کا اور متوجہ ہوے خالد اور ہمام واسطے کھولنے قبر کے اور دور کرتے تھے وہ اُس مٹی کو تا اینکہ ظاہر ہوا اُنکو تہ خانہ اور وہ بند نہ تھا پس داخل کیا خالد نے اُس مین کسی چھوٹی چیز کو تو پایا ایک بند دروازے کو پس دھکا دیا اُسکو خالد نے تا اینکہ کھولا اُسکو پس اُسی وقت متوجہ ہوے خالد اپنے غلام ہمام کی طرف اور کہا اُس سے کہ جلد جا تو لشکر مین اور طلب کر تو دلیران اور اکابر کو بحالت اخفا کے اور لا تو اُنکو میرے پاس پوشیدہ بغیر شور اور آہٹ کے پس جلد گیا ہمام اور بُلایا دلیران مسلمین اور بہادران موحدین کو مثل عمار بن یاسر اور یزید بن ابی سفیان اور شرجبیل بن حسنہ اور مالک اشتر اور ربیعہ بن عامر اور غطریف اور ظاعن بن زید اور کہلان بن عمرو اور خزاعہ بن اسلم اور معمر بن ساف اور جابر بن سراقہ اور سعید بن زید اور مثل ان سردارون کے اور برابر ہمام بُلاتے تھے لوگون اور دلیرون کو تا اینکہ پورا کیا اُنکو تعداد مین تین سو مرد دلیران مسلمین سے اور لٹکا لیا اُنھون نے اپنی تلوارون اور ڈھالون کو اور جلد روانہ ہوے وہ دران حالیکہ چھپایا اُنھون نے اپنی آہٹ کو اور لیا تھا ساتھ اپنے مشعلین جو اُنکے سامنے روشن تھین مقابر تک اور تھا درمیان قبے اور شہر کے ایک بڑا اور بلند ٹیلا پس جب چڑھتا تھا کوئی شخص دیوار شہر پناہ پر تو نہین دیکھتا تھا وہ اُس شخص کو جو پشت ٹیلے پر ہو پس جب پہونچے مسلمان قبے مین حکم کیا اُنکو خالد نے ٹھہرنے کا تہ خانے کے دروازے پر اور داخل ہوے خالد اور پسر مردبان اور خدمتگار اُسکے تہ خانے مین تا اینکہ پہونچے وہ دروازہ جوابی تک پس تھا پہونچنا اُنکا اس دروازے پاس اس حال مین کہ رینا خواہر ماریہ کی قصد اُسکے کھولنے کا رکھتی تھی پس جب سُنا رینا نے آہٹ کو کہا اُسنے کہ تم کون ہو پس کہا خالد نے لڑکے سے کہ جواب دے تو اس کلام کرنے والے کو اور کہہ اُس سے کہ کھول دیوے دروازے کو اور نہ آگاہ کرے تیرے باپ مردبان کو پس کہا لڑکے نے کہ کون شخص ہی تو اس دروازے کے پیچھے لونڈی نے اُس حال مین کہ پہچان گئی تھی وہ لڑکے کے کلام کو کہا کہ مین تیرے

باپ کی لونڈی ریناہون لڑکے نے اُس سے کہا کہ کھولدے تو دروازے کو ورنہ آگاہ کر میرے باپ کو
راوی کہتاہی کہ نہ باقی رہاتھا اُسکا اختیار مین کہ کھولے دروازے کو بسبب خوف کے پھر کھولدیا اُسنے
دروازے کو اور داخل ہوے خالد اور پسر مردبان اور خدمتگار اور گرفتار کرلیا خالدنے لونڈی کو راوی
کہتاہی کہ داخل ہوے مسلمان تہ خانے مین ایک بعد دوسرے کے تا اینکہ داخل ہوے تین سو مرد راوی نے
بیان کیاہی کہ جب گرفتار کرلیا خالدنے رینا لونڈی کو اور تھی وہ فصیح زبان عربی مین پس کہا اُسنے خالد
اور مسلمانون سے کہ نہ گرفتار کرو تم مجھکو حالانکہ تھی مین کوشش کرنیوالی تمھارے ساتھیون کی رہائی مین اور
کھولتی تھی مین اُنکے واسطے اس دروازے کو اور چھوڑ دیتی مین اُنکو کہ چلے جاتے وہ تمھارے پاس اور پھرتے وہ
تمکو ساتھ لیکر مجھ تک تا اینکہ مالک ہوجاتے تم اُس شہر کے اور مین ریناخواہر ماریہ قبطیہ زوجہ تمھارے نبیؐ کی
ہون جنکو مقوقس بادشاہ نے اُنکے واسطے ہدیہ بھیجا تھا پس جب سُنا خالدنے یہ کلام اُس سے خوش ہوے اور
کہا کہ ہمارے ساتھی کہان ہین پس لیگئی وہ خالد اور اُنکے ہمراہیون کو اُس گھر مین جہان یوقنا اور اُنکے ساتھی
تھے پس داخل ہوے خالد اور اکابر صحابہ اُنکے پاس اور سلام کیا اُنکو اور مبارکی دی اُنکو ساتھ سلامتی کے اور
دور کیا اُن سے زنجیرون کو اور نکالا اُنکو اور آئے خالد مع اپنے ہمراہیون کے بطرف دارالامارۃ کے پس پایا
مردبان اور اُن کے ساتھیون کو بیہوش شراب سے مثل مردے کے پس مقرر کیا اُن پر خالدنے ایک
جماعت کو مسلمانون سے اور بھیجا ایک جماعت مسلمانون سے بطرف شہر پناہ کے پس قبضہ کرلیا اُنھون نے
اُن لوگون پر جو تھے وہان نگہبانون اور پیدل لوگون سے اور اُترے شہر کے دروازے پر تو ان مین دو دروازے
تھے پس توڑ ڈالا اُنھون نے قفلون کو اور دور کردیا زنجیرون کو اور کھولا دونون دروازون کو اور بھیجا خالدنے
ہمام کو لشکر مین اور حکم کیا لے آنے سب لشکر کا پس جلد گئے ہمام بجانب لشکر کے اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے
اور چلنے کا طرف شہر کے پس سوار ہوے وہ سب اور جلد چلے بجانب شہر کے اور داخل ہوے شہر مین رات کو
اور مالک ہوگئے اُسکے اور ٹھہرے خالدؓ شہر مین تا اینکہ صبح ہوئی پس بیدار ہوا مردبان اپنے خواب سے اور
ہوش مین آیا وہ نشہ شراب سے پس اُسی وقت حکم کیا خالد بن الولید نے مسلمانون کو بلند کرنے آوازون کا
ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جب سُنین مردبان اور
اُسکے ہمراہیون نے آوازین مسلمانون کی شہر مین کہ بلند ہوئی ہین ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اُٹھ کھڑا ہوا مردبان
اور غلام اُسکے وقت سُننے آواز مسلمانون کے شہر مین دران حالیکہ خوفناک ہوگئی تھین عقلین اُنکی اور دھڑکنے لگے
تھے دل اُنکے اور بند ہوگئی تھی زبان مردبان کی اور ارادہ کیا اُسنے نکلنے کا دارالامارۃ سے تاکہ دیکھے وہ کہ حال کیا ہے
کہ یکایک دیکھا اُسنے مسلمانون کو جو مقرر تھے دروازے پر پس کانپنے لگا دل اُسکا اور ہل گئے جوڑ جوڑ اُسکے پس
متوجہ ہوے اُسکی طرف خالد اور کہا کہ ای دشمن خدا کے اگر نہ دیچکا ہوتا مین امان تیرے بیٹے کو تو مار ڈالتا مین
تجھکو بُری طرح سے ولیکن لے لے تو اپنے لڑکے بالے اور مال کو اور چلا جا تو جس طرح سے تجھکو منظور ہو کہ ہم لوگ

وہ قوم ہین کہ جو کہتے ہین سو سچ کہتے ہین اور جب وعدہ کرتے ہین ہم تو پورا کرتے ہین اُسکو پس اُسی وقت جانا مردبان ساقی نے یہ امر کہ جو مصیبت پہونچی اُسکو وہ بسبب اُسکے بیٹے کے ہی پس نکلا دشمن خدا مع اپنے لڑکے کے اور مال کے اور بچھڑ رہا اُس سے بیٹا اُسکا اور کہا اُسنے خالد سے کہ ای سردار میرے مجھکو یقین اس امر کا ہی کہ اگر مین اپنے باپ کے ساتھ جاؤنگا تو مار ڈالیگا وہ اور ارسطولیس بادشاہ مجھکو اور مین نہین چاہتا ہون کسی کو سواے تمھارے اور مین گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا خالد نے کہ ہرگاہ مسلمان ہوگیا تو پس تیرے واسطے ہی محل تیرے باپ کا اور وہ چیز جو چھوڑ گیا ہی وہ اُس مین اور عرض کیا خالد نے اسلام کو اہل دمرلوط پر پس مسلمان ہوے اکثر لوگ ان مین کے پھر آئے خالد عبداللہ یوقنا کے پاس اور کہا کہ ای عبداللہ بشارت ہو تمکو ساتھ رضامندی اللہ اور اسکے ثواب اور مغفرت کے کہ پہونچ گئے تم اُس چیز کو جو چاہی تم نے اللہ غالب و بزرگ سے بسبب اپنے صبر کرنے کے سختیون پر اور تمھارے صبر کے سبب سے فتح کیا اللہ تعالیٰ نے ہمپر اس شہر کو یوقنا نے کہا قسم ہی خدا کی بلکہ ہوئی فتح ساتھ مہربانی اللہ اور برکت اُسکے رسول کے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم **راوی** نے بیان کیا کہ بزرگداشت کی خالد رضنے ریتا خواہر ماریہ کی اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور اچھی تعریف کی اُنکی اور مسلمان ہوئین وہ ساتھ اُن لوگون کے جو مسلمان ہوے اور وعدہ کیا اُن سے خالد نے ہر طرح کی نیکی کا اور شامل کرلیا اُن کو مسلمانونکی عورتون مین اور لکھا خالد رضنے بجانب عمرو بن العاص رض کے خط دمرلوط کا اور عمرو بن العاص مقیم تھے اُس وقت تک مصر مین اور لکھا خالد نے یہ بھی کہ مین ارادہ اسکندریہ کا رکھتا ہون ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ توقف کیا خالد نے دمرلوط مین بضرورت علاج ذوالکلاع الحمیری کے کہ اُنکو سخت بیماری لاحق ہوگئی تھی پس ٹھہرے وہان ایک مہینہ کامل اور نہ قدرت پائی خالد رض نے اُن سے جدا ہونیکی اور وہ منتظر صحت ذوالکلاع الحمیری کے تھے پس مرگئے وہ اپنی موت سے بحکم خدا کے اور سخت اندوہگین ہوے خالد اور مسلمان اُنکے مرنے سے اور تھے ذوالکلاع الحمیری بادشاہ حمیر کے اور قبل مسلمان ہونیکے سوار ہوتے تھے اُنکی سواری مین بارہ ہزار غلام حبشی جنکو اُنھون نے اپنے مال سے مول لیا تھا ابوہریرہ رضنے روایت کی ہی کہ دیکھا تھا مین نے ذوالکلاع الحمیری کو بعد اس حشمت کے جبکہ داخل ہوئے تھے وہ اسلام مین کہ چلتے پھرتے تھے وہ بازارون مین اور انکی پشت پر ایک کھال بکرے کی تھی اور یہ امر اُسوقت تھا جبکہ آئے تھے وہ زمانہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین بارادہ جہاد کے اور جب مرگئے ذوالکلاع الحمیری تو لیگئے اُنکی لاش کو اُنکے بھتیجے عجدان بن مضاض الحمیری بجانب مصر کے اور قصد کیا لاش کے لیجانے کا یمن کو راوی نے بسلسلہ راویون کے معمر بن شدید مازنی سے روایت کی ہی کہا معمر نے کہ جب فتح کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر دمرلوط کو گذرا معاملہ موت ذوالکلاع الحمیری کا جو گذرا کوچ کیا خالد نے مع لشکر مسلمانون کے بارادہ اسکندریہ کے پس اُترے وہ مع ہملوگون کے ایک گانون مین جو مشہور بنام شجرہ تھا اور جب فتح کیا مسلمانون نے دمرلوط کو پہونچین خبرین اُسکی فتح کی ارسطولیس بادشاہ کو اور وہ اسکندریہ مین تھا ساتھ ایک قوم کے اپنے جواسیس سے پس تنگی مین پڑا سینہ اُسکا اس سبب سے

پھر تھوڑے دنون مین پہونچا اُسکے پاس مردبان ساقی مع اپنے مال اور لڑکے بالون کے اور آگاہ کیا اُسکو
سلطہ عبور مسلمانون کے طرف جانب غربی کے اور بیان کیا اُسنے سب حال اپنا اول سے آخر تک اور کیفیت
گرفتار کر لینے یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی وقت آنے اُنکے بطور ایلچی کے اور فتح کرنا مسلمانون کا شہر کو اُسکے بیٹے
کے ہاتھ پر اور داخل ہونا مسلمانون کا شہر مین تہخانے کی راہ سے بدون لڑائی جھگڑے اور کشت وخون کے
پس جب سُنا یہ حال بادشاہ نے مردبان ساقی سے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ قسم ہی حق مسیح کی ہر آئینہ تنگی کرونگا
مین عرب پر ہر تدبیر سے کہ قدرت اُسکی رکھتا ہون اور چھپایا اُسنے اپنے دل مین وہ امر جسکے کرنے کا ارادہ رکھتا
تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ شہر اسکندریہ آباد نہ تھا اور نہ تھی آبادی مگر شہر اسلاروس مین اور یہ شہر بھرا
تھا لوگون سے اور یہی شہر موسوم بد مروط تھا اور سبب اس نام کے رکھنے کا یہ تھا کہ اس مین ایک حکیم تھا حکمائے
قبط سے اور وہ بڑا دانا اور عالم اور نام اسکا بوط تھا اور لوگ مشورہ لیتے تھے اس سے اور فائدہ مند ہوتے
تھے اُسکے علم سے اور معتمد جانتے تھے اُسکے قول کو اور کہا تھا اُسنے شہر والون سے کہ ضرور ظاہر ہونگے حجاز سے
ایک ایسے نبی کہ تمام کردے گا اللہ تعالیٰ اُن پر نبوت اور رسالت کو اور پھیلے گی دعوت اُنکی پورب اور پچھم
مین پس جب مبعوث ہوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہجرت فرمائی آپنے بجانب مدینۂ طیبہ کے اور وفات
پائی اور مالک ہوے خلافت کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بھیجا اُنھون نے اپنی فوجون کو بجانب
شام کے اور پہونچی خبر حکیم اسلاروس لینے بوط کو پس لیے حکیم نے تین جوڑے کبوتر کے اور توڑا اور گرادیا ایک
کے بازو کو تاکہ نہ اُڑسکے وہ اور نوچ ڈالے پر دوسرے کے اور چھوڑا تیسرے کو مع پر وبال اُسکے حال پر تاکہ حاصل
رہے اُسکو قوت اُڑنے کی پھر بند کردیا اُسنے دروازہ اپنا اور کوچ کر گیا وہ بحالت غفلت کے اہل شہر سے بطلب
عرب کے پس جب دو دن گذرے ڈھونڈھا لوگون نے اُسکو مگر نہ پایا اُسکو تب در آئے وہ اُسکے گھر مین پس
دیکھا اُنھون نے تین چڑیان قسم کبوتر کی کہ ایک کے بازو ٹوٹے ہین اور دوسرے کے پر نچے ہین اور تیسری
پردار ہی کہ ارادہ اُڑنے کا رکھتی ہی پس کہا اُنکے غلامون نے کہ اُسنے مثال دی ہی تمھارے واسطے اور کہ گیا ہی
اپنی زبان اشارے سے یہ کہ جو شخص طاقت رکھتا ہو تم مین سے کوچ کر جانے کی اس شہر سے پس ایسا ہی کرے
وہ کہ حاصل کریگا وہ سلامتی کو مثل اس چڑیا پردار کے جو اُڑسکتی ہی اور جو شخص ہو باردار بسبب لڑکے بالون کے
پس چلا جاوے آہستہ آہستہ مثل اس چڑیا بازو ٹوٹی ہوئی کے اور جو شخص کہ ہو محتاج مال سے اور باردار
اہل وعیال سے پس وہ مثل اُس چڑیا کے ہی جسکے پر نہین ہین پس اگر ٹھہرے گا وہ تو ہلاک ہوجائیگا اور نہ طاقت
ہوگی اُسکو کوچ کرنے کی پھر باہر نکلے وہ لوگ اُسکے گھر سے دران حالیکہ وہ کہتے تھے دمرٌ بوط پس پھر گیا نام
اُس شہر کا اسلاروس سے طرف دمر بوط کے اور چلے گئے اکثر باشندے اُسکے اسکندریہ کو اور آباد ہوگیا اُسی
وقت سے شہر اسکندریہ اور بہت ہوگئے باشندے اُسکے اب ہم رجوع کرتے ہین اسطرف بیان اصل حال کے

لہ ترجمہ ہلاک کیا بوط نے ۱۲

اکہ جب پہونچی خبر فتح دہلوط کی ارسطولیس بادشاہ کو بدون لڑائی اور کشت وخون کے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ قسم ہی حق مسیح کی ہر آیئنہ تنگ پکڑونگا مین عرب کو جہانتک مجھکو قدرت ہوگی پھر بھیجا اُسنے بیس کشتیون کو دریا مین اور لشکر بٹھایا اُسنے اُس مین جوانمردان اور دلیران اپنے لشکر کو زیادہ چار ہزار مرد سے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب ساحل یافا کے اور کہا کشتیون کے سردار سے کہ جب پہونچے تو ساحل تک تو نہ اُتر خشکی مین جب تک کہ نہ بھیجے تو جاسوسون کو کہ لے آوین تیرے واسطے خبر پڑاؤ عرب کی پس جہان کہین اُنکے اُترنے کی خبر دین وہ تجھکو پس چھوڑدے تو اُنکو رات ہونے تک اور بلادے تو کشتیون کو خشکی مین رات کو اور اُتر تو اُنکی طرف اور ناگہان جا پڑ تو اُنپر اور کوشش کر اس امر مین کہ حتی الامکان کسی کو اُن مین سے قتل نہ کر اور لا تو اُنکو میرے پاس قید کر کے سردار نے کہا کہ بخوشی واطاعت مجھکو یہ امر منظور ہی قریب تر ایسا ہی کرونگا مین جیسا کہ حکم کیا ہی تو نے مجھکو پھر کوچ کیا اُنھون نے اُسی دن اور کھولدیے بادبان کشتیون کے اور چلے وہ دریا مین دن رات پس لیگئی اُنکو ہوا ساحل شام پر اُس موضع مین جو مشہور ہے یافا تھا پس گذر گئے وہ ساحل یافا سے کس واسطے کہ نہین دیکھا اُنھون نے وہان کسی پڑاؤ کو اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک ہوے ساحل رملہ سے تو وہان پڑاؤ عرب کے تھے پس جب ظاہر ہوے اُنکو پڑاؤ ملادیا اُنھون نے اپنی کشتیون کو خشکی مین اور احتیاط کی اپنی جانون پر تا اینکہ آئی رات ساتھ تاریکی کے اور عرب نے روشن کیا تھا اپنی آگ کو پس اُترے وہ لوگ اپنی کشتیون سے اور قصد کیا اُنھون نے آگ کی طرف **راوی** کہتا ہی کہ تھا وہ پڑاؤ جسکا قصد کیا اُنھون نے دوس بنی عم ابی ہریرہ کا اور ضرار بن الازور بھی اُس جماعت مین تھے اور وہ بیمار تھے اور بہن اُنکی اُنکا علاج کرتی تھین اور خبر گیری کرتی تھین اُنکے حال کی اور ابی عبیدہ بن الجراح نے حکم کیا تھا اُن لوگون کو اس جگہ مین اُترنیکا اور وہ لوگ مقیم تھے اُس زمین مین اور بیڈر تھے کسی دشمن سے جو درآوے اُنپر رات کو اس واسطے کہ دولت روم کی گھٹ گئی اور ایام اُنکے برگشتہ ہوگئے تھے پس نہ خبردار ہوے وہ لوگ مگر اُس حال مین کہ قبطی آپڑے اُن پر پس مارڈالا قبطیون نے بعض کو اُن مین سے جنھنے باز رکھا اُنکو اپنی ذات سے اور گرفتار کرلیا اُنھون نے سب اُن لوگون کو جو پڑاؤ مین تھے اور ضرار اور اُنکی بہن بھی اُن مین تھین اور لیگئے وہ سب کو کشتیون مین مردون اور عورتون اور غلامون اور لونڈیون کو پس کل تعداد قیدیون کی ایک ہزار ایک سو تھی اور کوچ کیا اُنھون نے اُنکو لیکر اُسی رات کو دریا مین اور چلے وہ بارادہ اسکندریہ کے **ابن اسحاق** نے روایت کی ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے سکونت اختیار کی طبریہ مین اور اچھی معلوم ہوئی تھی وہ جگہ اُنکو پس رہتے تھے وہان بوجہ کثرت اُسکی اچھی چیزون اور اعتدال اُسکی ہوا کے اور نزدیک ہونے اُسکے اردن اور دمشق اور بلاد سواحل سے پس جب پہونچی خبر بیماری ضرار کی ابا عبیدہ رضہ کو تنگی مین پڑا سینہ اُنکا اُنکے بیمار ہونے سے کہ وہ ضرار کو بہت چاہتے تھے بسبب اُنکی دینداری اور کوشش کرنے کے جہاد مین اور اسی طرح سب مسلمان اُنکو دوست رکھتے تھے پس کہا ابو عبیدہ نے ابو ہریرہ سے کہ ضرار بیمار رہین اور مین چاہتا ہون کہ کسی شخص کو اُنکے پاس بھیجون تا کہ

ف ذکر گرفتار ہونے ضرار وغیرہ مسلمانون کا بدست اقباط ارسطولیس کے ساحل رملہ پر اور روانہ کرنا ابا عبیدہ کا ... کو مع ... سوار کے انکو چھڑانے کو ١٢

لاوے وہ شخص خبر اُنکی میرے واسطے پس کہا ابوہریرہؓ نے کہ وہ شخص مین ہونگا اور ابوہریرہؓ نے اس ضمن مین
زیارت اپنی قوم کی بھی چاہی پس روانہ ہوے ابوہریرہؓ اور چلے اُنکے ساتھ ایک اور شخص ہم عہد اُنکے قوم بجیلہ سے جنکا نام
محارب بن طاعن تھا پس چلے وہ دونون تا اینکہ پہونچے پڑاؤ کی جگہ تک پس پایا اُنھون نے گھرون کو گرے
ہوے اور آدمیون کو قتل کیے ہوے اور زخمی پایا کچھ لوگون کو پڑاؤ والون سے اور تھا آنا ابوہریرہؓ اور اُن کے
ہم عہد کا اوپر پڑی کے صبح کو پس پوچھا اُنھون نے زخمیون سے کہ کس نے مصیبت اور سختی ڈالی تمپر اور ایسا
کچھ تمھارے ساتھ کیا پس کہا اُنھون نے کہ ہمکو علم نہین ہی اُن قوم کا جو آپڑے ہمپر کہ وہ کون تھے اور کہان سے
آئے تھے اور نہین خبردار ہوے ہم مگر اُسوقت کہ تلوارون نے ہمکو لیلیا اور لیلیا اُنھون نے گروہ اور اُس
چیز کو جو وہان تھی پس کہا ابوہریرہؓ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اشہد ان اللہ علی کل شئ قدیر[1]
پھر روانہ ہوے ابوہریرہ اور ہم عہد اُنکے تا اینکہ آکر ٹھہرے وہ کنارۂ دریا پر اور نگاہ کی اُنھون نے پس نہ دیکھا کسی چیز کو
پس جب قصد کیا اُنھون نے پھرنے کا تو دیکھا اُسی وقت ایک تختے کو کہ بہا چلا آتا ہی اور موجین اُسکو اُچھالتی ہین اور
اُس تختے پر ایک شخص ظاہر ہوا پس ٹھہر گئے وہ ایک ساعت تا اینکہ نزدیک ہوا وہ تختہ کنارے سے اور لگیا خشکی
مین اور اُٹھکر چلا وہ شخص تختے سے بجانب خشکی کے پس متوجہ ہوے ابوہریرہؓ اور ہم عہد اُنکے بجانب مرد کے تو وہ
سردار قوم دوس لحبان بن عون چچازاد بھائی ابوہریرہؓ کے تھے پس جب دیکھا اور پہچانا اُنکو ابوہریرہؓ نے پا پیادہ
ہو گئے ابوہریرہؓ اور معانقہ کرکے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ ای بیٹے میرے چچا کے تمھارا کیا حال ہی اُنھون نے کہا اے
صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتحقیق دشمن ناگہان درآئے ہمپر رات کو اور گرفتار کرلیا اور وہ لیگئے
ہمکو کشتیون مین اور چلے وہ ہمکو لیکر دریا مین جب بیچ دریا مین پہونچے ہم بھیجا اللہ غالب اور بزرگ نے ایک
تند ہوا کو کشتیون پر پس غرق ہوگئین وہ کشتیان اُن لوگون کی جو اُن مین تھے قیدیون سے سوائے میرے اور
غرق ہوگئے مشرکین اور وہ ایک جماعت کثیر تھی پس غرق ہوگئے وہ سب اور نہین نجات پائی دو کشتیون کے سوارون
سے کسی نے سوائے میرے اور آسان کیا اللہ تعالی نے مجھپر بسبب اُس تختے کے کہ چاہا اُسنے میری نجات کو
پس وہ آیا اور سوار ہو بیٹھا مین اُس پر جیسا کہ دیکھتے ہو تم تا اینکہ پہونچا مین اس جگہ تک پس شکر ہی میرے پروردگار
کا ابوہریرہؓ نے کہا کہ ای بیٹے چچا کے وہ دشمن کون تھا اُنھون نے کہا کہ وہ مصر کے قبطی تھے اور سُنا تھا مین نے
اُن مین سے بعض کو جو جانتے تھے لغت عرب کو کہ وہ بیان کرتے تھے حال اسکندریہ کا **راوی** کہتا ہی کہ چھوڑا
ابوہریرہؓ نے اپنے چچازاد بھائی اور اپنے ہم عہد کو نزدیک خیمون کے اور حکم کیا اُنکو یکجا کرنے خیمون اور مال ومتاع
اور اسباب کا کہ بار کرین اونٹون اور گھوڑون اور جانورون پر اور اُٹھا دین زخمیون کو اور کوچ کرین بجانب
رملہ کے اور پھرے ابوہریرہؓ بحالت جلدی کے تا اینکہ پہونچے ابی عبیدہ کے پاس اور سامنے آئے اُن کے
دران حالیکہ وہ روتے تھے اور بیان کیا ان سے وہ حال کہ جو گذرا تھا پڑاؤ پر اور آگاہ کیا اُن لوگون کے حال سے

[1] ترجمہ نہین ہی طاقت اور قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہی ۱۲ منہ

جو مارے گئے اور زخمی ہوے پس استرجاع کی ابو عبیدہ رضؓ نے اور کہا لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم انا للہ وانا الیہ راجعون اعوذ باللہ من الآفات الردیہ قسم ہی اللہ کی اگر پہونچگئے وہ لوگ اسکندریہ تک تو نہ باقی رکھیگا انکو حاکم وہان کا بقدر چشم زدن بھی اور مر جائینگے ضرار اور روان ہوگا خون انکا بحالت مباح ہونے کے پھر لکھا اُسی وقت ابو عبیدہ رضؓ نے ایک خط عمرو بن العاص کو در انحالیکہ آگاہ کرتے تھے اُنکو اُس چیز سے جو گذری مسلمانون پر حاکم اسکندریہ کے ہاتھون سے اور یہ کہ گرفتار ہوگئی ایک جماعت مسلمانون کی قوم دوس اور بجیلہ سے اور تھے ضرار بن الازور مہمان اُنکے بسبب بیماری کے اور بہن اُنکی اُنکے ہمراہ تھین پس جب پہونچے تمکو یہ خط میرا تو کوشش کرو تم اُن کی رہائی مین اور اگر پڑجاوے تمہارے ہاتھ مین قبطیون سے کوئی ایسا شخص جو اُنکے نزدیک عزت دار ہو تو معاوضہ کرین ہم اُس سے اپنے قیدیون کا اور بھیجا خط کو مع زید الخیل ابیض الرکبان کے پس لیا اُنھون نے خط کو اور روانہ ہوے وہ بارادۂ مصر کے اور تھے زید پہچاننے والے راہون کے اور اکثر گئے تھے اُن راہون مین زمانہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین پس چلے وہ اُس راہ سے جنکو وہ جانتے تھے اور جلدی کی اپنے چلنے مین تا اینکہ داخل ہوے مصر مین اور آئے عمرو بن العاص کے پاس اور سلام کیا اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے پھر دیا اُنکو خط ابو عبیدہ کا پس لیا اُسکو عمرو بن العاص نے اور کھولا اور پڑھا اسکو پس جب جانا اُسکے مضمون کو سخت گذرا اُنپر وہ امر جو گذرا تھا اور وہ ضرار کو بہت دوست رکھتے تھے پس روئے اور استرجاع کی اور لکھا ایک خط خالد بن الولید کو اور لکھا اُس مین حال قیدیان اور ضرار بن الازور اور خولہ اُنکی بہن کا اور برانگیختہ کرتے تھے اُنکو روانگی پر بجانب اسکندریہ کے اور یہ کہ کوشش کرین قیدیون کی رہائی مین **راوی** کہتا ہی کہ چلا قاصد عمرو بن العاص کا مع اُنکے خط کے پاس خالد کے پس پایا اُنکو اُس حال مین کہ کوچ کیا تھا اُنھون نے دم بوط سے اور اُترے تھے وہ قریہ شجرہ مین جیساکہ بیان کر چکے ہم پیشتر اسکے پس آیا قاصد عمرو بن العاص کا خالد رضؓ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور دیا خط عمرو بن العاص کا پس کھولا اُسکو خالد رضؓ نے اور پڑھا پس جب آگاہ ہوے وہ اُسکے مضمون سے سخت گذرا اُن پر وہ معاملہ اور تنگی مین پڑا سینہ اُنکا بسبب قید ہو جانے مسلمین اور ضرار اور اُنکی بہن کے اور روئے وہ اور کہا لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **راوی** نے بسلسلۂ راویون کے روایت کی ہی کہ جب پکڑ گئی قوم دوس اور بجیلہ اور ضرار اور بہن اُنکی اور ڈوب گئین دو کشتیان مع دشمنان خدا کے اور پہونچے باقی اسکندریہ مین اور آگاہ کیا لوگون نے بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے بہت خوش ہوا وہ اور حکم کیا اُسنے اُنکے حاضر لانے کا پس لائے گئے وہ سامنے اُسکے اور قصد کیا بادشاہ نے اُنکے مار ڈالنے کا پس کہا اُسکے اکابر دولت نے کہ نہ جلدی کر تو اُنپر اور جان تو اس امر کو کہ عرب متوجہ ہین

ترجمہ یعنی ہمکو طاقت اور قوت نہیں مگر بسبب اللہ کے ... ترجمہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے ... استرجاع انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا ... مسلمان کو جب کوئی بڑی مصیبت پہونچے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہے ۱۲

تیری طرف کو اور ضرور ہی ہمکو اُنسے لڑنا پس اگر قید ہو جائیگا ہم مین سے کوئی شخص جسکو ہم بزرگ جانتے ہونگے تو معاوضہ کر لینگے ہم اُسکا اُن قیدیون سے اور شاید کہ صلح کر یوین ہم عرب سے اُنکے سبب سے پس بہتر جانا بادشاہ نے راے اُن لوگون کی اور روانہ کیا قیدیون کو بجانب اُس دیر کے جو بنام دیر زجاج مشہور تھا اور روانہ کیا اُنکے ہمراہ دو ہزار سوار کو قبطیون سے کہ پہونچادین اُنکو دیر تک راوی نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا تھا خالد بن الولید نے جاسوسونکو معاہدین سے جو لاتے تھے خبرین ہر شہر کی اور آگے اُنکے چلتے تھے اور پھرتے تھے ساتھ خبرون کے اُنکے پاس اور ایک جماعت اُن مین کی پیشتر جا چکی تھی شہر اسکندریہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے بادشاہ کو کہ حکم کیا ہی اُسنے اُنکے جانیکا بجانب دیر زجاج کے نکلے وہ اسکندریہ سے بحالت جلدی کے چاہتے تھے وہ خالد بن الولید کو تاکہ آگاہ کرین اُنکو اس حال سے پس ملے وہ خالد کو راہ مین اور خالد جاتے تھے اسکندریہ کو پس آگاہ کیا اُنھون نے خالد کو قیدیون کے حال سے اور کہا کہ بادشاہ نے روانہ کیا ہی اُنکو بجانب دیر زجاج کے پس جانا خالد نے حقیقت حال کو اور بہت خوش ہوے وہ اور کہا اُمید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے اس امر کی کہ ہووے رہائی اُنکی میرے ہاتھون پر پھر کہا اُنھون نے اپنے لشکر سے کہ چلو تم میرے ساتھ اور جلدی کرو کہ شاید کہ ہم پہونچ جاوین دیر تک قبل پہونچنے قبطیون کے مع قیدیون کے اور یہ امر اس وجہ سے تھا کہ خالد نزدیک تھے دیر سے بہ نسبت اسکندریہ کے اُس سے پس روانہ ہوے وہ بحالت کوشش کے تا اینکہ قریب دیر کے پہونچے پس جب پہونچے دیر تک اور ٹھہرے گرد اُسکے سامنے آیا اُنکے ایک راہب بوڑھا خوبصورت بڑھاپے کا جسکا نام سماج تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ راہب بحیرہ کا شاگرد تھا وہ پس جب آیا وہ نزدیک خالد رض کے کہا اُس سے خالد نے کہ ای راہب کیونکر اور کس حال پر تو دیکھتا ہی دنیا کو اُسنے کہا کہ دُنیا لاغر کرتی ہی بدن کو اور کاٹتی ہی اُمید کو اور نزدیک کرتی ہی موت کو اور کاٹتی ہی آسایش کو خالد نے کہا کہ اسکے لوگون کا کیا حال ہی اُسنے کہا کہ جو شخص پہونچگیا اس مین سے کسی چیز کو تو نہین آسودہ اور سیراب ہوتا ہی وہ اور جس سے کہ کم ہوگئی کوئی چیز اُسکی تو حسرت ہوتی ہی اُسکو خالد نے کہا کہ کیا ہی اچھائی لوگون کی دنیا مین اسنے کہا کہ عمل نیک اور پرہیزگاری خالد نے کہا کہ کیا ہی بُرائی لوگون کی دُنیا مین اُسنے کہا کہ پیروی نفس اور خواہش کی خالد نے کہا کہ سچ فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الحکمة ضالة المؤمن یاخذ ھا حیث وجد ھا[1] پھر خالد نے کہا کیونکر اچھی معلوم ہوتی ہی تنہائی تجھکو اُسنے کہا کہ دوست رکھتا ہون مین اُسکو خالد نے کہا کہ آیا پہونچا تو اُس مین کسی فائدے کو اُسنے کہا ہان پہونچا مین راحت کو بسبب تواضع آدمیون کے خالد نے کہا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہوتا تو دین اسلام اور توحید مین اُسنے کہا مین نہین چاہتا ہون سواے اسکے اور کسی چیز کو خالد نے کہا کہ کیا کہتا ہی تو محمد بن عبد اللہ کے دین مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہب نے کہا کہ وہ سردار رسولون کے اور پورے کرنے والے انبیاؤن کے اور برگزیدۂ برگزیدگان اور حجة اللہ مین کفار پر خالد نے کہا پس کیون نہین رہتا ہی تو

[1] ترجمہ حکمت گم شدہ چیز مومن کی ہی لیتا ہی مومن اسکو جہان سے پاتا ہی اُسکو ۱۲

توشہر ہاے اسلام مین کہ بہتر ہوگا تیرے واسطے اس مقام سے راہب نے کہا میرا دل آلودہ ہی دُنیا کی محبت
مین اور پڑھے اُسنے اشعار[۱] اس مضمون کے خالد نے کہا کہ ای راہب آیا تجھکو کچھ حال اُن عرب قیدیون کا
معلوم ہی جنکو ارسطولیس بادشاہ نے تیرے پاس روانہ کیا ہی اُسنے کہا کہ نہین قسم ہی اللہ کی ولیکن آیا تھا میرے
پاس رات کو ایک بطریق اور ایک اسقف[ع] اور پانی پیا اُنھون نے میرے اس کنوئین سے اور پوچھا تھا
مین نے اُن دونون سے یہ کہ تم دونون کہان سے آتے ہو پس کہا تھا اُنھون نے کہ وہ
آئے تھے بطور ایلچی کے از جانب ملک کیماوس حاکم زمین برقا کے ارسطولیس بادشاہ کے پاس اس درخواست
سے کہ بھیجے ارسطولیس اُسکے پاس ایک مرد کو قیدیان عرب سے تا کہ دیکھے وہ انکی وضع اور لباس کو اور
پوچھے اُن سے حال اُنکے دین کا اور ارسطولیس نے منظور کیا اس امر کو اور وعدہ کیا بھیجنے[۲] دو قیدیون کا اور پھرے
تھے وہ دونون شخص یہ جواب لیکر اپنے حاکم کے پاس اور پانی پیا اُنھون نے میرے اس کنوئین سے اور چلے
گئے اور اسکے سوا اور کسی بات کی اُنھون نے مجھکو خبر نہین دی پھر کہا راہب نے خالد سے کہ شاید تم اُن
مسلمانون سے ہو جنھون نے فتح کیا ملک شام کو خالد نے کہا ہان ہم وہی لوگ ہین پس کہا راہب نے کہ
ہر روز کی خبرین تمھاری میرے پاس موجود ہین اور دیکھا تھا مین نے ایک دن تمھارے نبیؐ کو اس حال
مین کہ مین بحیرا راہب کے دیر مین تھا اور آئے تھے نبی تمھارے ایک قافلہ قریش سے بارادۂ شام کے
اور دیکھے مین نے معجزات اُنکے جو دیکھے پھر بیان کیا اُسنے حال اُس درخت کا کہ بیٹھے تھے رسول اللہ صلعم
اُسکے نیچے اور سرسبز اور ہرا ہو گیا تھا وہ اُسی وقت بعد اُسکے کہ خشک تھا وہ پھر جب مر گیا بحیرا آیا مین اس دیر مین
اور جانو تم اس امر کو کہ نہین باقی رہا ارض الکنائس اور نہ ارض عقبہ ورنہ ارض زیادہ مین کوئی قس اور راہب
مگر یہ کہ آیا میری زیارت کو اور پوچھا اُسنے مجھ سے حال تمھارے نبی کا اور کہا اُنھون نے کہ تھا اُنکی راہ پر بحیرا
دیر مین اور دیکھا تو نے اُنکو پس بیان کر تو ہم سے حال اُنکا اور صفت اُنکی پس بیان کیا مین نے اُن سے حال
تمھارے دین کا اور آگاہ کیا مین نے اُنکو تمھارے نبی کے معجزات سے جو مین نے دیکھے تھے اور واقع ہوا میرے
اُنکے بیچ مین جھگڑا اور گفتگو اور بھی واقع ہوا میرے اور مسار راہب کے بیچ مین جو مجھ سے نزدیک رہتا ہی ایک
مناظرہ اور کہا اُسنے مجھسے کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسیٰ ابن مریم نے دی ہی وہ حجاز سے ظاہر ہونگے اور جاوینگے
وہ آسمان پر اور کلام کریگا اُن سے پروردگار اُنکا اور نہین سُنی ہمنے یہ بات کہ یہ شخص آسمان پر بھی گئے پس کہا
خالد رضی بن الولید نے کہ ہان قسم ہی اللہ کی چڑھائے گئے تھے وہ آسمان پر اور کلام کیا اُن سے اُنکے پروردگار نے
اور خبر دی ہی اسکی اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہ کہ فرمایا[۲] سبحٰن الذی اسری

---

۱ ترجمہ [illegible] الٰہی رکھی مین ۱۲ [illegible] آسمان ۱۲
ع اسقف [illegible]
۲ ترجمہ [illegible]
[illegible] جب اللہ [illegible] خلیفہ [illegible]

بعبده ليلاً من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى الذى باركنا حوله آخر آیت تک اور کہا خالدؓ نے کہ سُنا ہی
مین نے اباذر کو کہتے تھے وہ کہ سُنا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ
لما اسرى بى الى المسجد الاقصى وعرج بى الى السماء وبلغ بى الى السماء الدنيا فاستفتح فقال الملك الموكل به
من هذا قال جبريل قال ومن معك قال محمد قال ارسلت اليه قال نعم ففتح لهما فلما دخل بى الى السماء
نظرت واذا رجل جالس وعن يمينه اسودة وعن يساره اسودة فاذا نظر عن يمينه ضحك واذا نظر عن شماله بكى ثم
قال الرجل لجبريل من هذا معك قال جبريل هذا محمد قال مرحبا بالابن الصالح والنبى الصالح فقلت
يا جبريل من هذا قال ابوك آدم تقدم وسلم عليه فتقدمت وسلمت عليه فرد على السلام وهنانى بما
اعطانى الله من الكرامة فقلت يا جبريل فما هذا الاسود الذى عن يمينه قال هم السعداء من اولاده و
الاسود الذى عن شماله الاشقياء من اولاده فالسعداء الى الجنة والاشقياء الى النار ثم عرج بى الى
السماء الثانية ولم يزل كذلك يعرج بى من سماء الى سماء الى ان بلغت الى السماء السابعة ثم انطلق بى الى
سدرة المنتهى عندها جنة الماوى فدخلتها ورأيت ما اعد الله فيها من النعيم لاهلها راوی کہتا ہی
کہ بیان کیا خالد نے راہب سے حدیث معراج اور اُن چیزون کو جو دیکھا اُس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے عجائبات سے پس تعجب کیا راہب نے خالد اور اُنکے کلام سے اور جانا اُسنے کہ وہ سچّے ہین اور جو کچھ کہا
سو سچ کہا پس متوجہ ہوا اُنکی طرف اور کہا کہ ای برادر عربی تمھارا نام کیا ہی اُنھون نے کہا کہ میرا نام خالد ہی اُسنے کہا
کہ ای خالد جانو تم اس امر کو کہ اس پہاڑ کے اوپر ایک دیر ہی موسوم بدیر مسیح اور اس مین ایک بطریق بطارقہ قبطہ سے
رہتا ہی اور وہ بڑا ظالم اور سخت ہی اور اُسکے نزدیک ایک مرد مسلمان ہی عرب سے کہ قید کر رکھا ہی اُسنے اُس مرد کو
مدت سے اور مجھکو معلوم ہی یہ امر کہ وہ شخص اصحاب تمھارے نبی سے ہی اور آیا تھا وہ واسطے تجارت کے مصر
مین مقوقس بادشاہ کے زمانے مین پس بیچا اُسنے مال اپنا اور خرید کیا اور مال اور گیا مصر سے اسکندریہ کو پس
وہان بھی مال بیچا اور دوسرا مال مول لیا اور روانہ ہوا ارض برقا کو ہمراہ ایک بڑے قافلے کے پس جب آئے وہ

ترجمہ

نزدیک اس پہاڑ کے نکلا اور آپڑا یہ بطریق مع اپنے غلامون کے قافلے پر اور لوٹ لیا مال اُنکا اور بار برداری اُنکی اور چھوڑ دیا مال والون کو پس جب دیکھا اُسنے تمھارے یار کو اور دیکھا اُن پر لباس عرب کا طمع کی اُن مین اور گرفتار کرلیا اُنکو اور اب وہ اُسکے نزدیک بندھے ہین ایک درخت مین نزدیک دیر کے اور بہ تحقیق اُگی ہی گھانس اُنکے آنسوؤن سے اور بطریق کسی دن نہین کھاتا پیتا ہی جب تک نہین مار لیتا ہی اُنکو اور کہتا ہی اُن سے کہ نہین ہی تمکو میرے ہاتھ سے رہائی مگر یہ کہ پھر جاؤ تم اپنے دین سے اور رجوع کرو میرے دین کی طرف اور قائل ہو تثلیث کے اور ہو گئے ہین وہ مثل خلال کے اور بطریق نہین باز رہتا ہی اُنکے مارنے سے اور نہین کمی کرتا ہی اُن پر عذاب کرنے سے اور وہ شخص کہتے ہین اپنی مناجات مین یا اللّٰہ قد بذلت جسمی من اجلك فابذل رحمتك[۱] پس جب باز رہتا ہی بطریق اُنکے مارنے سے تو لاتا ہی وہ بعد اُسکے ایک تصویر تانبے کی جس کے سر پر عمامہ سیاہ اور اُسکے سینہ پر یہ لکھا ہی ھذا النبی العربی محمد پھر پیتا ہی وہ شراب کو اور ڈالتا ہی فضلہ کا نسے کا تصویر پر اور کہتا ہی اُن سے کہ یہ تمھارے نبی ہین سوال کرو تم اُن سے اپنے چھڑانے کا میری قید سے اور وہ مسلمان پناہ مانگتے ہین اللّٰہ تعالیٰ سے بسبب کفر اس بطریق کے **راوی** کہتا ہی کہ جب سُنا خالد نے یہ حال دشوار گذرا اُن پر اور سخت برہم ہوے پھر منتخب کرلیا اُنھون نے اپنے ساتھیون سے شرحبیل بن حسنہ اور عامر بن ربیعہ اور یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید اور قعقاع اور مقداد اور رفاعہ بن قیس اور تین اور مردون کو جنکے نام پر مجھکو آگہی نہین ہوئی اور چھوڑا لشکر کو نزدیک دیر کے اور تاکید کی اُنکو ہوشیار رہنے کی تا واپسی اپنے اور روانہ ہوے خالد مع دس آدمیون کے اور چڑھ گئے پہاڑ پر پس جب پہونچے وہ پہاڑ کی پشت پر ظاہر ہوا اُن کو وہ دیر اور درخت **راوی** کہتا ہی کہ بطریق نکلا تھا اُس دن واسطے شکار کے پس جا پڑا وہ ایک جنگلی بیل پر اور شکار کیا اُسکو اور لایا اُسکو دیر مین پس اُترا وہ اُس درخت کے نیچے جو دیر کے دروازے پر تھا اور حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو دُور کرنے کھال اس جانور کا پس جب دور کیا غلامون نے اسکی کھال کو حکم کیا اُنکو آگ جلانیکا پس روشن کیگئی آگ اور کاٹتا تھا وہ ٹکڑے گوشت اُس جانور کے اور بھون کر کھاتا تھا پھر منگائی اُسنے شراب پس لائے غلام اُسکے شراب کو سامنے اُسکے پس پیتا رہا وہ تا اینکہ خوب مدہوش ہوا پھر چلایا وہ اپنے غلامون پر اور کہا کہ لاؤ تم اُس محمدی کو پس لے گئے اُن مسلمان کو غلام اُسکے اور دراآئی تھی ان پر خواری اور اُنکی گردن مین ایک زنجیر لوہے کی تھی پس کہا اُسنے بطریق نے کہ غالب ہو گیا تو ہمپر ای مسلم بسبب اپنے محمدؐ کے (صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم) پس قسم ہی مجھکو اپنے دین کی کہ نہ اُٹھاؤن گا مین تیرے اوپر سے عذاب کو تا اینکہ پھرے تو میرے دین کی طرف اور قائل ہو تثلیث کا اور نہین تو مین تیرا قاتل ہون پس کہا اُس مرد مسلمان نے کہ کر تو جو تیرے اختیار مین ہی اسواسطے کہ مین خوب جانتا ہون اس امر کو کہ تمام چیزین موقوف خدا کی خواہش اور ارادے پر ہین اور بندے اُسکے اختیار مین ہین اور آسمان بلند کیے گئے ہین اُسکی قدرت سے اور زمین بچھائی گئی ہی اُسکی حکمت سے اور سخاوت اور بخشش اُسکی خلق مین اُسکے علم مین ہی اور علم اُسکا کل اشیا پر محیط ہی اُسکے واسطے

[۱] ترجمہ ای میرے اللّٰہ بہ تحقیق دیا اور خرچ کیا مین نے اپنے جسم کو تیرے واسطے پس خرچ کر تو اپنی رحمت کو ۱۲

اُنکی خلق مین نظر ہی انجام کار پر اُسکا کوئی مثل نہین ہی اُسکے واسطے ملک ہی اُسکا کوئی وزیر نہین ہی پس جب سُنا
بطریق نے کلام مسلمان کا اور توحید اور تعظیم اُنکی واسطے اللہ تعالی کے بہت برہم ہوا وہ اور لیا اپنی تلوار کو اور
قصد کیا اُنکا لنے تلوار کا میان سے اور اُسکے مارنے کا مرد مسلم پر کہ اُسی وقت آئے اور پہونچے خالد اور دس ساتھی
اُنکے اُسپر دران حالیکہ وہ قابض تھا اپنی تلوار پر پس چلائے خالد بن الولید اور ڈانٹا اُسکو اور کہا کہ باز رہ تو ای
دشمن خدا اللہ کے ولی سے اور تکبیر کہی اُنھون نے ان الفاظ سے[1] اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصر وحبانا بالظفر
وسکن سیوفنا من رقاب من کفر اور ناگہان در آئے خالد بطریق پر پس جب دیکھا بطریق نے اُنکے ناگہان
در آنے کو اُٹھ کھڑا ہوا وہ اپنے پیرون کے بل اور نکال لیا اپنی تلوار کو اور قصد حملے کا کیا خالد پر پس پیش آئے
اُس پر خالد ساتھ اپنے چھوٹے نیزے کے اور مارا اُسکے سینے مین ایک نیزہ کہ پار ہو کر چمکنے لگا وہ اُسکی پشت سے
اور حملہ کیا صحابہ نے بطریق کے غلامون پر پس مار ڈالا اُن سب کو اور اُترے خالد اور ساتھی اُنکے کنوئین پر
بارادۂ محاصرۂ دیر کے پس آئے سامنے اُنکے راہب لوگ اور کہا اُنھون نے کہ ہم قوم راہب ہین ہم لڑائی کے
لوگ نہین ہین جو تم سے لڑین اور تمھارے نبی نے منع کیا ہی تمکو قتل رہبان سے پس کہا خالد نے کہ دیدو
ہمکو جو کچھ اس بطریق کا تمھارے پاس ہو مال اور اسباب وغیرہ سے اور تم لوگ ہماری طرف سے اللہ کی
امان مین ہوگے اور ہم تعرض نہ کرینگے تم سے اُنھون نے کہا کہ ہم بخوشی واطاعت یہ امر کرینگے پھر نکالا
اُنھون نے مال بطریق کا اور اسباب اور لڑکے بالے اُسکے پس لیلیا خالد نے اُس سب کو اور آئے وہ
طرف قیدی کے اور کھولی زنجیر اُنکی اور پوچھا کہ تم کس عرب سے ہو اُنھون نے کہا کہ مین امیر بن حاتم طائی
ہون قید ہوا مین آخر زمانہ خلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین اور صورت یہ ہوئی کہ پہونچا مین اسکندریہ
مین پس بیچا مین نے مال اپنا اور خریدا دوسرا مال اور چلا مین اسکندریہ سے مع اپنے مال کے ارض حجاز
کو ساتھ ایک جماعت سوداگرون کے پس نکلا ہمپر یہ بطریق اور لوٹ لیا ہمارے مالون کو اور چھوڑ دیا تاجران
قافلے کو اور نہین قید کیا کسی کو سوا میرے اسواسطے کہ اُن مین سوا میرے کوئی عربی نہ تھا اور تھا حکم اللہ کا
ہونے والا پس مبارکباد دی اُنکو مسلمانون نے ساتھ تلافی کے اور بشارت دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کی
طرف سے ساتھ بزرگی کے اور پھرے خالد اور ساتھی اُنکے بارادۂ دیر راہب کے اور مال واسباب بطریق کا
اور لڑکے بالے اُسکے گھوڑون پر اُنکے آگے تھے اور برابر چلتے رہے وہ تا اینکہ اُترے پہاڑ سے اور قریب دیر کے پہونچے
پس دیکھا جب مسلمانون نے خالد کو کہ آتے ہین اُنکی طرف مع اپنے ساتھیون کے اور مال بطریق کا اور لڑکے بالے اُسکے
اُنکے سامنے ہین خوش ہوئے مسلمان اُنکی سلامتی سے اور بلند کین آوازین اپنی ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے
درود کے بشیر ونذیر پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور استقبال کیا اُنھون نے خالد اور اُنکے ساتھیون کا اور
سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی قیدی کو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور بہت خوش ہوا راہب بسبب

[1] ترجمہ اللہ بڑا ہی اللہ بڑا ہی فتح دی اللہ نے اور مدد کی اور مالک کیا ہمکو ساتھ فیروزی کے اور جگہ دی ہماری تلوارون کو کافرونکی گردنون پر ۱۲

رہائی امیر اور ہلاک بطریق کے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ خالد بیان کرتے تھے راہب سے ماجرا بطریق کا اور بطریق سُنتا تھا اُنکے کلام کو کہ اُسی وقت آوازین گھوڑون اور کھڑکھڑاہٹ لگامونکی اور چلانا اور رونا عورتون اور لڑکون کا اور آوازین نالہ مردون کی معلوم ہوئین اور قبطی چلاتے تھے اُن پر پیچھے اور آگے سے اور گفتگو سوارون کی اور چمک نشانون اور صلیبون کی سُنی اور دیکھی گئی اور کنواری عورتین روتی تھین ساتھ ذلت اور عاجزی کے اور خولہ بنت الازور آگے قیدیون مین اور بھائی اُنکے سامنے اُنکے چلے جاتے تھے ذلت قیدمین اور خولہ روتی تھین اور یہ اشعار بطور بین مصیبت کے پڑھتی تھین **اشعار**؛

جلّ المصاب فنعم الویل والحرب
بڑھ گئی مصیبت پس لے لیا سختی اور لڑائی نے

حتی توھمت ان الارض تنقلب
تا اینکہ گمان کیا مین نے اس امر کا کہ زمین بدل جائیگی

لهفی علی بطل قد کان عد تنا
رنج اور افسوس میرا ایک دلیر پر ہی جو تھا ساز و سامان میرا

اعنی ضرار الذی للحرب ینتدب
یعنی ضرار کہ وہ واسطے لڑائی کے منتخب کیے جاتے تھے

فلو کان یقدر ان یرقام اکبه
اگر قدرت رکھتے وہ سوار ہونے کی اپنی سواریون پر

وزال عنا الذی نشکوا وننتحب
اور دُور ہوتی ہمسے وہ چیز جسکی شکایت کرتے ہین

والعین باکیة والدمع منسکب
اور آنکھین روتی ہین اور آنسو جاری ہین۔

جارت ید القبط فینا عند غفلتنا
ظلم کیا قبطیون کے ہاتھ نے ہم مین وقت ہماری غفلت کے

فیه العفاف وفیه الدین والادب
تھی اس مین پارسائی اور دینداری اور پاس و نگہداشت ہر چیز کی

فیه الحمیة والاحسان عادته
تھی ان مین غیرت اور نیکی کرنا عادت اُن کی

کان العدو بنار الحرب ملتهب
تو جلایا گیا ہوتا دشمن ساتھ آگ لڑائی کے

او کان یسمع صوتی صاح بی عجلا
یا سُنتے وہ میری آواز کو تو پکارتے وہ جلد اور کہتے

ونلدت الارض مما قد رمیت به
اور تر ہو گئی زمین بسبب اُس چیز کے جو ڈالا مین نے اُس پر یعنی آنسو

واستحکموا القبط لما ذلت العرب
اور مضبوطی کی قبطیون نے اپنے کام مین جبکہ عاجز اور مغلوب ہوے عرب

قد کان ناصر نافی وقت شدتنا
تھا وہ مدد کرنیوالا ہماری سختی کے وقت مین۔

فیه التعصب والاحسان والحسب
تھی ان مین سختی اور نیکو کاری اور بزرگی؛

او کان خالد فینا حاضرا لشفی
یا موجود ہوتے ہمارے ساتھ خالد تو ہر آئینہ آرام حاصل ہوتی

مهلا فقد زال عنك البوس والعطب
کہ ٹھہر بہ تحقیق جاتی رہی اور دُور ہوئی تجھسے سختی اور ہلاکی

راوی کہتا ہی کہ نہین فارغ ہوئی تھین خولہ بنت الازور اپنے اشعار سے مگر یہ کہ خالد نے سُنا شعر پڑھنا اور پکارنا اُنکا پس جواب دیا اُنکو خالد نے ان الفاظ سے لبیک[١] لبیک قد جاءك الفرج وذهب عنك البوس والحرج انا خالد بن الولید اور تکبیر کہی اور حملہ کیا خالد اور مسلمانون نے قبطیون پر اور جھکے اُن پر ساتھ تلوار روشن اور نیزون چمکنے والون کے اور شور کیا عربی گھوڑون نے پس پریشان ہو گئین عقلین قبطیون کی اور کانپنے لگے دل اُنکے اور پکڑ لیا اُنکو لرزے نے اور دو ٹکڑے کیا اُنکے سرون کو صحابۂ ابرار کی تلوارون نے پس تھوڑی دیر مین مسلمانون نے سات سو مرد کو قبطیون سے مار ڈالا اور گرفتار کر لیا تیرہ سو مرد کو اور لے لیا مسلمانون نے گھوڑے اور ہتھیار اور کپڑے اُنکے اور رہائی پائی مسلمان قیدیون نے اور سلام کیا بعض نے بعض کو اور مبارکباد دی انکو بسبب سلامتی اور رہائی اُنکے اور مبارکباد دی ضرار کو بسبب انکی رہائی کے اور آئے ضرار خالد کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے

[١] ترجمہ حاضر ہون مین سامنے تیرے بہ تحقیق آئی تمھارے واسطے کشود کار اور جاتی رہی تم سے سختی اور تنگی مین خالد بن الولید ہون ١٢۔

کام کا پس مرحبا کہی اُنکو خالدؓ نے اور بزرگداشت کی اُنکی اور مبارکباد دی اُنکو بسبب سلامتی اور رہائی کے
اور دیا خالدؓ نے ہر مرد کو مسلمان قیدیون سے ایک گھوڑا قبطیون کے گھوڑون سے اور ہتھیار ایک مرد کے اور
باقی گھوڑون پر سوار کر لیا عورتون اور لڑکون کو اور بار کر لیا اسباب کو اور رخصت کیا خالدؓ نے راہب کو
بعد اسکے کہ لکھدی اُسکو ایک دست آویز واسطے ہر چیز کے جو احتیاج کھانے اور پینے اور کپڑے سے ہو اُسکو
اور اس شخص کو جو رہے اُسکے پاس اُسکے دیر مین اور یہ کہ پہونچینگی اُسکو سب چیزین اسکندریہ سے جب تک
زمانہ رہیگا اور روانہ ہوے خالد مع اپنے لشکر اور قیدیون کے دران حالیکہ وہ بندھے ہوے تھے سلسلے
اُنکے رسیون مین تا اینکہ پہونچے اسکندریہ مین اور اُترے اسیر مع اپنے لشکر کے **راوی** نے بیان کیا ہے کہ
جب اُترے خالد مع اپنے لشکر کے اسکندریہ پر تنگی مین پڑا سینہ ارسطولیس بادشاہ کا اس سبب سے اور
حکم کیا اُسنے اپنے حجاب کو اس امر کا کہ پکار دین وہ اپنے لشکر مین واسطے درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے
اور نکلنے کے باب السدرہ کی طرف بمقابلہ عرب کے اور واقع ہوا شور شہر مین عرب کے آنے اور اُن کے
اُترنے کا شہر پر پس کانپنے لگے دل وہان کے لوگون کے اور آئے سرداران قبط اور حجاب ارسطولیس بادشاہ
کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ ای بادشاہ کیا رائے ہے تیری ان عرب کے معاملہ مین اُسنے کہا کہ بہت قریب ہے
یہ کہ تجویز کرون مین کوئی راے اور بندوبست کرون حالانکہ در آیا ہے خوف تم لوگون مین اور جگہ پکڑی ہے اُنکے
ڈرنے تمھارے دلون مین اور طمع کی ہے اُنھون نے تمھارے ملک مین بسبب کمی تمھاری کوشش کے اور ذلیل جانا ہے
اُنھون نے تمکو اور جان لیا ہے اُنھون نے یہ امر کہ نہین حمایت کرتے ہو تم اپنے شہرون کی اور نہین لڑتے ہو تم
اپنے اہل و عیال کی طرف سے اور اگر لڑتے ہو تو ہوتی ہین خواہشین تمھاری جدا اور رائین تمھاری غیر متفق لہذا
اُن لوگون نے ہلاک کیا تمھارے حامیون کو اور مار ڈالا تمھارے دلیرون کو اور نہین ڈرتے تم سے لڑنے کو
اور اب وہ اُترے ہین تمھارے میدان مین اور شہر پر اور وہ قصد تمھاری لڑائی کا رکھتے ہین اور نہین ہے
کوئی باز رکھنے والا اُن کا اور اگر میرے نزدیک ہوتے وہ ساتھی اُنکے جنکو قید کیا اور بھیجدیا مین نے بجانب
دیر زجاج کے تو مصالحہ کر لیتا عرب سے بسبب اُنکے اور دُور کرتا مین عرب کو اپنے یہان سے اور تجاوز کیا مین
نے حد سے اُن دو ہزار کے بارے مین جنکو مین نے قیدیون کے ساتھ بھیجا پس اگر ہوتے وہ لوگ میرے
پاس تو لڑتا مین اُنکو لیکر عرب سے حسب طاقت اپنے پس کہا اُسکے وزیر نے کہ ای بادشاہ آیا ہو سکتا ہے
تجھسے یہ کہ امر بھیجے تو عرب کے پاس کسی ایلچی کو کہ گفتگو کرے اُن سے صلح کے باب مین اس شرط پر کہ ہم سپرد
کرین گے اُنکے قیدیون کو جو ہمارے قبضے مین ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ عرب نہین باقی رہے ہین اس حال پر
کہ بیٹھ رہوین ہم سے اور نہین قبول کرتے ہین وہ ہماری طرف سے ایلچی کو جیسے کہ آپڑے تھے ہم اُن پر اور
وہ اُترتے تھے بمقام حجر الحصا کے وزیر نے کہا کہ کیا ضرر ہے تجھکو ایلچی کے بھیجنے مین اُنکے پاس پس قصد کیا بادشاہ
نے ایلچی کے بھیجنے کا اور وہ مشورہ کرتا تھا اس بارے مین اپنے دل سے کہ اُسی وقت آئے اُسکے پاس

نگہبان دریا کے جو گھاٹ پر مقرر تھے اور خبر دی اُسکو اس امر کی کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی بجہم کی طرف سے اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُسکا کیا حال ہی اور وہ کہان سے آئی ہی پس سُنا بادشاہ نے یہ حال نگہبانون سے ملتوی کیا اُسنے روانگی ایلچی کو اور آمادہ ہوا واسطے آنے اُس کشتی کے اور گمان کیا اُسنے اپنے دل مین کہ وہ کشتی حاکم برقا بادشاہ کیماوُس کی ہی پس نہین گذرا تھا تھوڑا عرصہ تااینکہ لنگرانداز ہوئی وہ کشتی گھاٹ مین اور اُترا اُس پر سے ایک بوڑھا قس خوبصورت رودار سیاہ ریشمی کپڑے پہنے اور سر پر سُرخ عمامہ رکھے ہوے اور اُترے اُسکے ساتھ دس آدمی قسون اور راہبون سے پس جب اُترے وہ کشتی سے آئے اُنکے واسطے گھوڑے بادشاہ کے پاس سے آراستہ ساتھ زین پوشون کامدار کے جن مین نگینے جواہر کے جڑے تھے اور لگامین اُنکی سنہری تھین پس سوار ہوے وہ اور نکلے اُنکی ملاقات کے واسطے امرا اور حجاب اور آئے اُنکے پاس اور تعظم کی اُنکے مرتبون کی اور بزرگداشت کی اُنکی اور چلے سامنے اُنکے بادشاہ کے محل تک پس اُترے وہ اور ٹھہرے ایک دن اور رات اور آئین اُنکے واسطے دعوتین اور اچھی چیزین بادشاہ کے پاس سے اور رات گذرانی اُنھون نے اچھے حال سے پس جب صبح ہوئی دوسرے دن کی سوار ہوے وہ اور نکلے طرف لشکر کے اور آئے بجانب سراپردہ ارسطولیس بادشاہ کے اور اُترے وہ گھوڑون پر سے اور داخل ہوے بادشاہ کے پاس پس اُٹھ کھڑا ہوا بادشاہ اُنکے واسطے اور تعظیم کی اُنکی اور بٹھلایا اُنکو اپنے ساتھ تخت پر محمد بن اسحاق راوی نے بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجھکو ثقات سے اس امر کی کہ ارسطولیس بن مقالیس نے بھیجے تھے بہت اچھے تحفے واسطے کیماوُس بادشاہ کے جو حاکم سرزمین برقا کا تھا حدود فرطجانہ تک اور یہ سب جزائر ہین بحر یمن مین اور کیماوُس ان سب کا بادشاہ تھا اور تھا وہ بڑا بادشاہ بڑے لشکر والا اور مالک کر دیا تھا اُسنے اپنے بیٹے افلاغورس کو فرطجانہ کے خزائن پر اور تھا لشکر اسکا دو لاکھ آدمی قوم روم سے پس جب بھیجا ارسطولیس نے ان دونون باپ بیٹون کے واسطے تحفہ تو بھیجا اُنکو خط بھی جس مین ڈرایا تھا اُنکو عرب سے اور خط کا مضمون یہ تھا کہ ای بادشاہ دنیا گھر زوال اور کوچ کرنے کا ہی اور نہین دی دنیا نے کوئی چیز مگر یہ کہ پھیر لیا اُسکو اور نہین خوش کیا اُسنے کسی کو مگر یہ کہ زیان کار کیا اُسکو پس مغرور وہ ہی جسنے چنگل مارا اُسکے دامن غرور مین اور مطمئن ہوا اسپر اور نیکبخت وہ ہی جس نے پہنا لباس خوف کا اور کام کیا واسطے گھر آخرت اور پائدار کے آیا نہین دیکھا تو نے ای بادشاہ بزرگ غلیطس یعنے ہرقل کو جو حاکم شام اور زمین سوریہ کا تھا بلاد قسطنطنیہ تک کہ کیونکر جاتا رہا ملک اُسکا اور خالی ہو گئے اُس سے شہر اُسکے اور پوشیدہ اور دور ہو گئے اس سے غلام اُسکے اور لشکر اُسکا اور یہ معاملہ اس وقت ہوا کہ جب ڈالا اُسکو دنیا نے اپنے مصائب مین اور تیراندازی کی اُس پر ساتھ تیرون اپنے رنج رسانی کے بعد اسکے کہ تھی دُنیا اسکے چہرے پر شادمان اور چمکنے والی اور ناراستی کی دُنیا نے اُسکے ساتھ تااینکہ روند ڈالا اسکو دشمنون نے اور اُتری اس پر حاجتمندی اور رہائی بعد ایسی درگاہ کے کہ زندہ تھی اُسکے سبب سے بزرگی اور جوانمردی اور بعد ایسے دبدبے کے کہ آراستہ تھین ساتھ اُسکے خوبیون کی خصلتین بہ تحقیق

ملتی تھی زمین اُسکے قدمون کے نیچے اور ہوے تھے آسمان مطیع اُسکے پس جب دیکھا زمین نے تازہ ردئی
اور شادمانی اسکی گیاہ ناک ہوئی وہ اور اگر دیکھا اُسنے جفا اور ستم اُس سے خشک بے گیاہ ہوگئی وہ ہر آئینہ
تھے امادے اور اداہام لشکر اسکے اور رات دن مددگار تھے اسکے پس کون ہی ایسا کہ دور کرے حکم اُس ذات کا
جس نے آراستہ کیا برجون کو اپنے بندون کے واسطے اور موجود کیا اُسنے ستارون کو واسطے اپنی ایسی ہیبت
کے کہ اگر چاہے وہ تو باندھ دیوے ہوا کو سخت کردیوے پانی کو اور جُدا کردیوے ترکیب آسمان کو اور اُلفت
دیوے آگ پانی مین اور باز رکھے روشنی کو سورج اور چاند سے اور باز رکھے اُن دونون کو چلنے اور سفر
سے اور اگر چاہے تو بند کردیوے وہ جگہ بہنے اور چلنے ہوا اور آندھیون کو اور کھولدیوے میان برقون چمکنے
والی کے اور اُگا دیوے ترگھانس کو دریاؤن پر اور پہنا دیوے رات کو روشنی دن کی اور جان تو اے بادشاہ
اس امر کو کہ نہین یہ مثالین دین ہین نے تیرے واسطے مگر بسبب اپنے حکم کے اس بات پر کہ دنیا کی بازگشت
طرف زوال کے ہی اور یہ محمدی لوگ غالب ہوگئے ہین شہرون پر اور ذلیل کیا اُنھون نے اپنی تلوارون کے
سبب سے بندون کو اور شکست دی اُنھون نے لشکرون اور فوجون کو اور برپا کیا اُنھون نے اپنے
دین کو ساتھ تلوارون تیز کے اور مالک ہوگئے اور لے لیا اُنھون نے شام کو قیاصرہ سے اور آیا ہی ایک
گروہ انکا میری طرف کو اور مالک ہوگئے ہین وہ بعض ہمارے شہرون کے اور حکومت حاصل کی ہی ان مین اور
جھگڑتے ہین وہ ہمسے باقی ہمارے ملک مین اور کوشش کرتے ہین ہمارے نکالدینے مین اس ملک سے
پس جب فراغت پاوینگے وہ ہم سے تو نہ بے پروا ہوگی اُنکو تم سے اور بہتر یہ ہی کہ آمادہ ہو تو انکے واسطے ہمنون
کے پانون سے اور مدد دے تو ہمکو اپنے لوگون سے اُن پر جنھون نے سرکشی اور ظلم کیا ہی اور کمک کر تو ہاری کہ
کہ ہم تیرے ہمسایہ ہین اور ہم سب تیرے لشکر اور تیرے مددگار ہین **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا
ہدیہ اور خط بادشاہ کیماؤس کے پاس پڑھکر سُنایا اُسنے اپنے ارباب دولت کو اور کہا اُسنے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ
اس امر مین جو سُنا تم نے ارسطولیس کے خط مین اور کیا رائے ہی تمھاری پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ سلاطین
ہمیشہ مدد طلب کرتے ہین بادشاہون سے اور جو بات حاکم اسکندریہ نے لکھی ہی وہ بہتر ہی اور جان تو اس امر کو کہ
عرب جس وقت مالک ہوجاوینگے ملک قبط کے تو ضرور متوجہ ہونگے وہ ہمارے شہرون کی طرف پس بھیج تو
قبطیون کے واسطے کمک ہم لوگون کی تاکہ قوت دے وہ کمک انکو انکے دشمنون پر اور مسیح مدد دیوینگے ہمکو
پس جب سُنا ملک کیماؤس نے کلام اپنے سردارون کا بہتر جانی اُسنے رائے اُنکی اور خلعت دیا اپنے
بھائی اصطفانوس کو اور منتخب کیا اُسکے ساتھ چار ہزار سوار کو اور حکم کیا اسکو روانگی کا واسطے قوت دہی حاکم
اسکندریہ کے پھر بھیجا کیماؤس نے اپنے خادم کو پاس بڑے بطرک کے جو عالم تھا اُنکے دین کا اور برپا رکھنے
والا انکی شرع کا اور نام اُسکا سیطس تھا اور تھا مقام اُسکا ایک دیر مین جو مشہور بہ دیر کنالیس تھا اور اس بطرک کی
عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور تھا وہ شاگرد زیروشا کا اور زیروشا شاگرد مرقش کا اور مرقش شاگرد یحنا کا اور یحنا ولیمی بھائی

حواری مسیح عیسی ابن مریم کا تھا اور بطرک سیطس نے پڑھا تھا علمون کو اور مطالعہ کیا تھا کتابون کو اور وہ ایمان رکھتا تھا ساتھ اللہ تعالی کے اور جانتا تھا صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اُمید رکھتا تھا آپکے ظہور کی اور سُنتا تھا آپکے اخبار کو اور اُمیدوار تھا آپکے زمانہ بعثت کا پوچھتا تھا آپ کی نشانیون اور معجزات کو پس جب پہونچی اُسکو خبر مبعوث ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ظاہر ہوئین نشانیان اور معجزات آپکے تو ایمان لایا وہ آپ پر اور قصد رکھتا تھا آپ کی حضوری کا پس نہین مدت گذری مگر اندک تا اینکہ پہونچی اسکو خبر وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس رویا وہ آپ کی وفات سے اور اختیار کیا گوشہ غمگینی کو اور نہین ظاہر ہوا وہ کسی کے واسطے اپنی قوم سے ایک سال کامل اور اگر نہوتا ہو وہ مشغول عبادت مین تو نہ نکلتا اور نہ ظاہر ہوتا وہ پھر بنایا اُسنے اپنے واسطے ایک صومعہ راہ پر پس جب آتا تھا کوئی قافلہ اُسکی طرف تو پوچھتا تھا وہ اس سے حال لشکر مسلمانون کا اور یہ کہ وہ کس سرزمین مین ہین اور پوچھتا تھا کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کون خلیفہ ہوا پس کہا گیا اس سے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے پس جب وفات پائی ابوبکر صدیق نے پہونچی اُسکو خبر اُنکی وفات اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی بعد اُنکے پھر پہونچی اُسکو خبر فتوح شام اور روانگی صحابہ کی بجانب مصر کے پس جب ہوئی یہ نوبت تو بھیجا اُسکو بادشاہ کیماؤس حاکم ارض برقا نے بسواری کشتی کے بادشاہ ارسطولیس کے پاس واسطے بشارت دہی آنے کمک کے مع اصطفانوس بھائی بادشاہ کیماؤس کے بہ جمعیت چار ہزار سوار کے اور قریب تر پہونچے وہ لوگ ارسطولیس کے پس جب حاضر ہوا سیطس سامنے بادشاہ ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے تو خوش ہوا بادشاہ اور کہا اس سے کہ ای باپ ہمارے مین چاہتا ہون تیری بخشش اور احسان سے یہ بات کہ جا تو ان عرب کے پاس بطور ایلچی کے میری طرف سے اور دریافت کر تو میرے لیے خبر اُنکی اور دیکھ تو اس چیز کو جو اُنکے نزدیک ہی اور اُس چیز کو جسکا وہ عزم رکھتے ہین اور یہ کہ غرض اُنکی لڑائی ہی یا صلح پس اگر ہی غرض اُنکی صلح کرنا تو میرے پاس اُنکے قیدی ہین اور وہ ایک بڑی جماعت ہین کہ بھیجدیا ہی مین نے انکو بجانب دیرزجاج کے پس اگر مصالحہ کرین وہ ہم سے تو مین سپرد کردون گا قیدیون کو انکے اور دونگا مین اُنکو کسی قدر اپنے مال سے اور باندھ لونگا مین انکے ساتھ عہد اس بات کا کہ نہ پھرین وہ ہماری طرف کو اور نہ تعرض کرین ہمسے پس کہا بطرک نے کہ جو حکم تیرا ہی اسکو مین کرونگا ولیکن ای بادشاہ جان تو اس امر کو کہ مین نے پڑھی ہی کتابون مین اور سُنی ہی اخبار گذشتہ سے یہ بات کہ اللہ غالب اور بزرگ بھیجے گا آخر زمانے مین ایک نبی عربی کو زمین تہامہ سے اور مبعوث کیے اور دکھائے جائینگے انکو تمام زمین کے خزانے پس نہ توجہ کرینگے وہ خزانون کی طرف اور اختیار کرینگے فقر کو دولتمندی پر اور اصحاب انکے بھی تبعیت کرینگے انکی راہ کی اور قائم رکھین گے انکی سنت کو اور مین جانتا ہون ای بادشاہ کہ امتحان کرون مین ان کے حال کا بیشتر اپنے جانے کے انکی طرف بادشاہ نے کہا کہ کس چیز سے آزمایش کریگا تو انکی اُسنے کہا کہ ای بادشاہ حکم کر تو کسی ایک غلام کو اپنے غلامون سے کہ زین پوش باندھے وہ ایک خچر پر تیری سواریون سے اچھے زین پوش اور سامان کے

اور گلے مین ڈالے اُسکے حمیلین انواع جواہرات اور یاقوتون کی اور چھوڑ دے اُسکو مسلمانون کے لشکر کی طرف
پس اگر لے لیوینگے وہ اُسکو تو جان لینا تو اس امر کو کہ وہ دنیا کے طالب ہین اور لڑائی اُنکی دنیا کے واسطے ہی اور
نہین چاہتے ہین وہ آخرت کو اور اگر وہ پھیر دیوینگے اُسکو تمھاری طرف کو پس جان لینا یہ بات کہ وہ طالب آخرت
اور اُس چیز کے ہین جو اللہ غالب اور بزرگ کے نزدیک ہی پس حکم کیا بادشاہ نے اپنے سائیسون کو اس
امر کا کہ درست اور آراستہ کرین وہ ایک خچر کو اسکی اچھی سواریون سے ساتھ زین پوش سنہری جڑاؤ جواہرات
کے اور سنہری لگام لگاوین اُسپر اور لٹکاوین اُسکے گلے مین حمیلین موتیون کی اور چھوڑ دین اسکو بجانب لشکر
مسلمانون کے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے راوی کہتا ہی کہ تھے مسلمانون کی نگھبانی پر اُس دن شرجیل
بن حسنہؓ کاتب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس جب نزدیک ہوا وہ خچر مسلمانون کے لشکر سے
اور دیکھا اُسکو اور اُسکی زینت اور جواہرات کو شرجیل بن حسنہ نے ہنسے وہ اور کہا کہ دشمنان خدا چاہتے ہین
اسکے سبب سے ہماری آزمایش کو اس بات پر کہ ہم لوگ طالب دنیا کے ہین یا آخرت کے قسم ہی اللہ کی
نہین ہی ہم مین کوئی شخص ایسا جو جھکے اُس چیز کی طرف کہ نیست ہونے والی ہی اور نہین ہی خواہش ہماری مگر
اس چیز مین جو باقی اور پائدار ہی پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ
وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد آخر آیت تک پھر پکڑلی باگ خچر کی اور لائے اُسکو قبطیون کے
لشکر کی طرف پھر چھوڑ دیا اُسکو راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا بادشاہ نے اُس حال کو سخت ہو گیا چہرہ اُسکا اور کہا
قسم ہی اللہ کی اس سبب سے غلبہ دیے گئے وہ لوگ اور خوار و ذلیل کیے گئے ہم اور باپ میرا دانا
اور آگاہ تھا اُنکے حال سے پھر حکم کیا اُسنے بطرک سیطس کو جانے کا مسلمانون کی طرف پس چلا بطرک
پاپیادہ بجانب لشکر مسلمانون کے پس جب نزدیک ہوا اُن سے متوجہ ہوئے شرجیل بن حسنہ اُسکی طرف
اور پوچھا اُسکے حال سے پس کہا اُسنے کہ مین ایلچی ہون ارسطولیس بادشاہ کا بجانب سردار عرب کے پس
لیا اُسکو شرجیل نے اور لیگئے اُسکو لشکر مین بارادہ خیمہ خالد بن الولید کے پس جب داخل ہوا بطرک سیطس
مع شرجیلؓ بن حسنہ کے مسلمانون کے لشکر مین دیکھتا تھا وہ عرب کی طرف اور وہ لوگ بیٹھے تھے پس دیکھا
اُسنے ایک قوم کو کہ چھوڑ دیا ہی اُنھون نے دنیا کو بعض اُن مین سے قرآن شریف پڑھتے ہین اور بعض اُن مین سے
ذکر خدا مین مشغول ہین اور بعض نماز مین مصروف ہین اور دیکھا اُن مین آرام و سکون کو اور نور روشن کہ بلند ہی
ان پر پس جب پہونچا وہ خالد بن الولید کے خیمے تک اجازت چاہی اُسکے واسطے شرجیل بن حسنہ نے
پس اجازت دی اُسکو خالد نے داخل ہونے کی پس جب داخل ہوا وہ خالد کے پاس اُنکے خیمے مین پایا
اُنکو بیٹھے ہوئے زمین پر اور نہ تھا اُنکے واسطے کوئی حاجب اور دربان اور سامنے اُنکے ایک جماعت
صحابہ کی تھی پس سلام کیا اُنکو سیطس نے اور کہا کہ کون تم مین کا سردار ہی پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے
اور اشارہ کیا خالد کی طرف پس کہا بطرک نے کہ آیا تم سردار اس قوم کے ہو خالد نے کہا کہ ایسا ہی سمجھتے ہین

یہ لوگ مجھکو کہ مین انکا سردار رہون جب تک رہون مین حق پر اور تبعیت کرون مین عدل کی حکم اور انصاف مین اور ڈرون مین اللہ تعالی سے نیکی کرنے والا ہون مین واسطے نیک کے اُن مین سے اور سختی کرنے والا ہون بد پر جبکہ نکلجاؤن مین ان چیزون سے تو نہین سرداری ہی مجھکو اُنپر پس کہا بطرک نے کہ تم قسم ہی اللہ کی وہ قوم ہو کہ بشارت دی ہی تمھارے نبی کی مسیح پسر بتول نے اور حق تمھارے ساتھ ہی نہ جدا ہوگا تم سے راوی کہتا ہی کہ حکم کیا اُسکو خالد نے بیٹھنے کا پس بیٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے آگاہ کرو تم مجھکو اپنے نبی کے حال اور انکے حسب نسب سے خالد نے کہا کہ اللہ غالب اور بزرگ نے برگزیدہ کیا اولاد آدم سے عرب کو اور برگزیدہ کیا عرب سے مضر کو اور مضر سے کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے ہاشم کو اور ہاشم سے عبد المطلب کو اور عبد المطلب سے عبد اللہ کو اور عبد اللہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر کہا خالد نے کہ سوال کیے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نبوت سے پس فرمایا آپ نے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اور فرمایا آپ نے لما خلق اللہ تعالی العرش کتب علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلما وقع آدم فی الزلۃ واخرج من الجنۃ رای مکتوبا علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقال آدم یا رب من ہذا محمد قال ولدک یا آدم الذی لولاہ لما خلقتک قال آدم بحرمۃ ہذا الولد ارحم الوالد قال اللہ عز وجل یا آدم لو تشفعت الینا بمحمد فی اہل السموات والارضین لشفعناک پھر اللہ غالب بزرگ نے کیا آپ کے نام کو نزدیک اپنے نام سے اور ذکر کیا آپ کا ساتھ نام اپنے ذکر کے اور نام رکھا آپ کا مثل اپنے نام کے پس فرمایا اللہ تعالی نے ان اللہ بالناس لرؤف رحیم اور فرمایا آپ کے حق مین بالمومنین رؤف رحیم اور فرمایا اللہ تعالی نے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور فرمایا اللہ تعالی نے آپکے حق مین یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اور اللہ غالب اور بزرگ نے بلند کیا ذکر آپ کا اور بڑائی کی آپ کے فخر کی اور بزرگ کیا آپ کے کام کو پس فرمایا اللہ بزرگ اور برتر نے ورفعنا لک ذکرک اور یہ امر انتہاے بزرگی اور تعظیم اور تکریم ہی اور فرمایا اللہ بزرگ نے یا محمد لا اذکر او تذکر ولا اعرف او تعرف ومن

جاؤ گے تم اور پہچانا جاؤن گا مین ... پس نہین پہچانا اُس نے مجھکو ... انکار کیون کافر اور مخالفت کرین وہ تمھاری نبوت کی ۱۲

اور اوپر بیان کیا تم سے فرا ... تمھارا ساتھ ذکر میرا ۱۲

ترجمہ جو کوئی اطاعت کریگا رسول کی پس اطاعت کی اُس نے اللہ کی ۱۲

ترجمہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ... [illegible]

[illegible]

سبک فقد سبنی ومن مجدک فقد مجدنی ومن انکر بنبوتک فما عرفنی وانا اقسم بنبوتک ان جاحدک وخالفوک علیہا اور فرمایا اللہ تعالی نے ویقول الذین کفروا لست مرسلا قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم[1] اور فرمایا اللہ تعالی نے وکفی باللہ شہیدا محمد رسول اللہ[2] **راوی** کہتا ہے کہ جب سُنا بطرک نے یہ حال خالد سے خوش ہوا وہ اور کہا اُسنے قسم ہے اللہ کی بہ تحقیق نجات پائی اُسنے جس نے تبعیت کی اُنکی اور زیانکار ہوا وہ جو جُدا ہوا اُن سے پھر تجدید کی بطرک نے اپنے اسلام کی خالد کے ہاتھ پر اور بیان کیا اُن سے حال اپنا ابتدا سے انتہا تک کہ کیونکر ایمان لایا وہ ساتھ اللہ کے اور تصدیق کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس خوش ہوے خالد اور مسلمان اُسکے اسلام سے اور کہا خالد رضؓ نے کہ کسواسطے آیا ہے تو ارسطولیس بادشاہ کے پاس سے پس بیان کیا اُسنے خالد سے کل حال بادشاہ ارسطولیس کا اور یہ کہ ہدیہ اور خط بھیجا تھا اُسنے سردار برقا کے پاس بطلب کمک کے تمھارے خوف سے اور بھیجا اُسکے واسطے ملک کیماوس نے اپنے بھائی اصطفانوس کو بہ جمعیت چار ہزار سوار کے بطور کمک کے اور مین نے سبقت کی اُس پر دریا مین بادشاہ ارسطولیس کیطرف تاکہ خبر دون مین اُسکو اس حال سے اور بھیجا مجھکو ارسطولیس نے تمھارے پاس بطور ایلچی کے چاہتا ہے وہ صلح کرنا تم سے اور نہین خواہش رکھتا ہے تم سے لڑنے کی اور کہا ہے اُسنے کہ صلح کر لو تم اُس سے اس امر پر کہ دیویگا وہ تمکو کسی قدر اپنے مال سے اور سپرد کر دے گا تمھاری ایک قوم کو عرب سے جنکو گرفتار کر لیا ہے اس نے ساحل بحر شام سے پس کہا خالد نے کہ ساتھی ہمارے پس چھوڑ دیا اللہ تعالی نے اُنکی قید کو اور یکجا کر دیا ہمکو اور اُنکو اور غالب کیا ہم کو قبطہ ہمراہیان بادشاہ پر پس مار ڈالا ہمنے اُن مین سے سات سو سوار کو اور قید کر لیا ہم نے تیرہ سو مرد کو پھر حکم کیا خالد رضؓ نے سامنے بطرک کے لانے کا اُن قیدیون کو پس سامنے اُسکے لائے گئے وہ پھر عرض کیا اُن پر خالد نے اسلام کو پس انکار کی اکثرون نے اور جس نے اسلام قبول کیا چھوڑ دیا خالد نے اُسکو اور نیکی کی ساتھ اُسکے اور جس نے انکار کیا اسلام سے حکم کیا خالد نے اُسکی گردن زدنی کا **راوی** کہتا ہے کہ بطرک نے سلام کیا خالد رضؓ اور مسلمانون کو اور پھر اوہ بطرف ارسطولیس بادشاہ کے اور کہا کہ جان تو اے بادشاہ کہ یہ وہ قوم ہین کہ نہین مملوک ہو سکتی ہے برگزیدگی اُنکی اور وہ ہوشیار اور احتیاط کرنے والے ہین پھر آگاہ کیا اُسکو حال اُسکے ساتھیون اور رہائی اُن مسلمان قیدیون سے جنکو بھیجا تھا اُس نے بجانب دیرزجاج کے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال بطرک سے گر پڑی وہ چیز جو اُسکے ہاتھ مین تھی اور یقین ہو گیا اُسکو زوال اپنے ملک کا اور کہا اُسنے اپنے ارباب دولت سے کہ ہوشیار ہو جاؤ تم اپنی جانون پر واسطے پیش آنے اور ٹھہرنے اُن عرب کے پس گویا لشکر ملک کیماوس حاکم برقا کا آگیا ہے تمھارے پاس پس لڑو تم ساتھ دلون مضبوط اور اسرار پاک اور لطیف کے اور مسیح مدد دینگے تمکو **راوی** کہتا ہے کہ وہ رات کاٹی بادشاہ نے بہ نیت لڑائی کے اور قصد کیا اُس نے

---

[1] ترجمہ اور کہتے ہین منکر تو بھیجا گیا نہین آیا کہ اللہ بس ہے میرے اور تمھارے بیچ مین گواہ ۱۲ [2] ترجمہ اور بس ہے اللہ حق ثابت کرنے والا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین اللہ کے ۱۲

لڑائی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ بادشاہ ارسطولیس نے
کاٹی باقی اپنی رات دران حالیکہ وہ غمگین تھا پس جب غرق ہوا وہ دریاے خواب مین اور بند ہوئین آنکھین
اُسکی دیکھا اُسنے اپنے خواب مین کہ سامنے آیا اُسکے ایک شخص سُرخ وسفید خوبصورت سینے کا چوڑا اور اُسکے ساتھ
ایک شخص اور ہی ظاہر خوبی اور پاکیزگی کا بہت نور والا نمکین صورت نیک پیدایش نورانی صاحب ہیبت و
بزرگی پس کہا اُس مرد سُرخ وسپید نے ارسطولیس سے کہ ای بادشاہ مین مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا ہون اور
یہ جو میرے پہلو مین ہین وہی نبی عربی ہین جن کی بشارت دی تھی مین نے قبل اُنکے مبعوث ہونے کے
محمد عربی سردار پیغمبرون کے اور پورے کرنے والے انبیاؤن کے ہین پس جو ایمان لاویگا اُن پر ہدایت پاویگا
اور جو انکار کرے گا اُنکی نبوت کا وہ گمراہ ہوگا اور بھٹکتا پھریگا اور تحقیق آئے ہین ہم واسطے مدد دہی اُن کے
اصحاب کے اور مقام ہمارا اُس قبہ مین ہی جو برج پر ہی راوی کہتا ہی کہ تھا وہ قبہ[۱] ایک بلند برج پر قریب دروازہ
اخضر کے پس اگر ہی تو میری اُمت سے تو ایمان لا تو اُن پر اور اُنکی نبوت کا اقرار کر راوی نے بیان کیا ہی کہ
جب بنایا تھا اسکندر نے اسکندریہ کو تو نام اُسکا اپنے نام پر رکھا تھا پس جب بنایا اُسنے اس بُرج کو تو رکھا تھا
اُس پر اُس قبے کو پس رہتے تھے اُس مین خضر اور بنایا تھا اسکندر نے دروازے کو اور نام رکھا تھا اُس کا-
باب الاخضر جیسا کہ تھا وہ اصل برج مین اور خضر رہتے تھے وہان اور یہ دروازہ مشہور رہیگا قیامت تک
راوی کہتا ہی کہ جب کہا عیسیٰ نے بادشاہ سے یہ حال تو چلے گئے وہ دونون شخص ایک ہی ساتھ اور جاگا
بادشاہ اپنی خواب سے دران حالیکہ وہ خوفناک تھا خواب سے پس جب صبح کی بادشاہ نے متوجہ ہوا وہ
اپنے امرا اور حجاب اور اکابر دولت کی طرف اور بیان کیا اُن سے جو حال دیکھا تھا اُسنے خواب مین پس کہا اُن
لوگون نے کہ ای بادشاہ یہ خواب شوریدہ اور پریشان ہین اور نہین ہو سکتے ہین مسیح اُن لوگون سے جو چلین ساتھ
نبی عربی کے حالانکہ وہ نبی دشمن مسیح کے ہین پس سُن لیا بادشاہ نے اُنکی باتون کو اور سوار ہوا وہ اور بجائے گئے
نقارے اُسکے اور شور کیا قرناؤن نے اور بلند کیے گئے نشان اُسکے اور سوار ہوا لشکر اُسکا اور آراستہ ہوے دو
صفون مین پس جب دیکھا مسلمانون نے لشکر قبط کو کہ سوار ہوا ہی وہ اور صف بندی کی ہی لیا اُنھون نے اپنے
سامان لڑائی کو اور وہ بھی سوار ہوے اور آراستہ ہوے صفون مین اور خالد پھرتے تھے اُن مین اور آراستہ کرتے
تھے اُنکو اور نصیحت کرتے تھے اور برانگیختہ کرتے تھے اُنکو جہاد پر اور تھین صفین اُنکی قریب دروازہ اخضر اور دریا کے
اور بیٹھا ارسطولیس بادشاہ اپنی صلیب کے نیچے اور دیکھتا تھا وہ قبے کو اور نور ظاہر اور روشن تھا قبے پر پس در آیا
وہم بادشاہ کے دل مین اُس خواب سے جو اُسنے رات کو دیکھا تھا اور کہا اُسنے کہ قسم ہی اللہ کی جو مین نے اپنے
خواب مین دیکھا ہی وہ سچ ہی اُس مین شک نہین ہی محمد بن اسحاق راوی نے بسلسلہ راویون کے اخوص سکاسکی
سے روایت کی ہی کہ کہا اخوص نے کہ تھا مین خالد بن الولید کے لشکر مین بروز لڑائی اسکندریہ کے پس جب

[۱] بناے گرد در آوردہ مثل گنبد ۱۲

فائدہ ذکر فتح اسکندریہ ۱۲

ٹھہرے ہم لڑائی کی جگہ مین اور برابر ہوئین صفین دونون لشکرون کی اور ہم نے عزم کیا تھا حملے کا
کہ اُسی وقت نکلا ہماری طرف کو لشکر قبط سے ایک بطریق بڑے ڈیل کا اور اُسکے بدن پر ایک زرہ سونے کے
کام کی تھی جس مین طرح طرح کے جواہر جڑے تھے سوار تھا وہ اچھے عربی گھوڑے پر پورا تھا ہتھیارون مین پس جب
ٹھہرا وہ درمیان دونون صفون کے پکارا اُسنے ساتھ زبان فصیح عربی کے اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے
پھر جاؤ تم ہماری طرف سے کس واسطے کہ ہم تم سے لڑنا نہین چاہتے ہین پس تحقیق مالک ہو گئے تم ہمارے
ملک سے مصر اور سعید اور اکثر مقامات زلیف کے اور باقی رہا ہمارے پاس تھوڑا ہمارے ملک سے اور
مالک ہو گئے تم اکثر اُسکے اور ہم نہ جھگڑا کرینگے تم سے اُس چیز مین جو لے لی ہی تمنے ہمسے اور ہم تبعیت کرینگے
تمھاری باقی ملک مین پس اگر مصالحہ کروگے تم ہم سے تو مصالحہ کرینگے ہم تم سے ایسا مصالحہ کہ رجوع کریگی
بہتری اُسکی ہمپر اور تمپر اور عدل کرو تم ہمارے ساتھ اور نہ ظلم کرو تم ہمپر صلح مین پس اگر انکار کروگے تم اس امر سے
تو پیش آوینگے ہم تم سے ساتھ بھیدون پاک اور دلون مضبوط کے اور پھیر دیوینگے ہم تمکو تمھاری پشتون کی
طرف دران حالیکہ شکست اٹھانے والے ہوگے تم اور بیچ دامنون اپنی ذلت کے بھاگنے والے ہوگے
اسواسطے کہ نہین دشمنی کی کسی نے اس دین کے لوگون سے مگر یہ کہ ذلیل ہوا وہ اور شکست اُٹھائی اُسنے
کیونکہ ہم ایسی قوم ہین جنکے واسطے کنیسے اور صومعے اور قس اور رہبان اور انجیلی اور مذبح اور صلبان ہین پس
تمھارے پاس اسکا کیا جواب ہی راوی کہتا ہی کہ یہ گفتگو کرنے والا بادشاہ ارسطولیس پسر مقوقس کا تھا پس
نہین فارغ ہوا تھا وہ اپنے کلام سے تا اینکہ نکلے اُسکی طرف شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اور جواب دیا شرحبیل نے اور کہا کہ سختی ہو تجھپر اظہار بڑائی کا کیا تونے ساتھ ایسی چیز کے جو
پھیرے گی تجھکو طرف ہلاکی کے اور عذاب مین ڈالیگی تجھکو بڑے گھر مین سختی ہو تجھپر آیا بڑائی کرتا ہی تو ہمپر ساتھ کفر اور نافرمانی
اور عبادت صلبان اور شرک ساتھ رحمان کے اور ہم لوگ صاحب پرہیزگاری اور ایمان اور رستگاری اور
خوشنودی خدا اور قبلہ و قرآن اور حج اور احرام اور نماز اور روزہ ہین دین ہمارا بہتر اور بزرگ دینون کا ہی اور
نبی ہمارے مبعوث ہوے ساتھ معجزات اور بیان اور آیات اور برہان کے ایسے تھے وہ جن پر قرآن اُترا
جس نے تبعیت کی اُنکی پہونچا وہ بخشش کو اور جو پھرا اُنکی بحث اور دلیل سے پھرا وہ ساتھ غضب کے ایسے
بادشاہ دینے والے سے کہ ہی وہ اور نہین ہی مکان اُسکے واسطے اور نہ دھر اور زمان ہی اُسکے واسطے گواہی دی اُسنے اپنی ذات پر اپنی
ربوبیت کی اور ازلیت اپنی صفات کی اور احدیت اپنی ذات کی اور ہمیشگی اپنے ملک کی غلبہ اُسکا ظاہر ہی اور تدبیر
اُسکی اُستوار ہی اور حکم اُسکا مضبوط ہی عرش اُسکا بلند ہی صفت اُسکی نادر ہی نہ وہ کسی کا باپ ہی نہ کسی کا بیٹا ہی
اور نہ اسکی ذات کے واسطے کوئی حد مقرر ہی اور نہ اُسکی بقا کے واسطے کوئی وقت شمار کیا گیا ہی فروتنی کرتی ہین
گردنین واسطے اُسکی بزرگی کے اور ذلیل ہین قوی لوگ بمقابلہ اُسکی قوت کے نہین گھیرا جا سکتا ہی کمال اُس کا
اور نہین نیست ہوتی ہی بخشش اور عطا اُسکی اور نہین معدوم ہوتی ہی بزرگی اُسکی سختی ہو تمپر کیونکر خوش اور اچھا

معلوم ہوا تم لوگون کو کفر ساتھ اسکی معبودیت کے اور شرک ساتھ اسکی ربوبیت کے اور یہ کہ مقرر کرو تم واسطے
اللہ کے بیٹے کو اسکی وحدانیت مین پھر پڑھی انھون نے یہ آیت یوم نحشر اعداء اللہ الی النار فہم یوزعون پھر کہا شرجبیل بن حسنہ نے
کہ اللہ کے ایسے بھی بندے ہین کہ جسوقت قسم دلاوین وہ اسپر اس امر کی کہ ریزہ ریزہ کردیوے اللہ اُنکے واسطے
اس دیوار شہر پناہ کو تو ایسا ہی کریگا وہ اور اشارہ کیا شرجبیل نے اپنے ہاتھ سے شہر پناہ کی طرف بس گر پڑی
وہ دیوار زمین پر اور ظاہر ہوئے اور دکھلائی دیے گھر اور عمارتین شہر کی **راوی** کہتا ہی کہ کانپنے لگے اعضا
بادشاہ کے وقت دیکھنے اس حال کے بڑائی قدرت سے پھر پھیرا اس نے سر اپنے گھوڑے کا بجانب اپنے
لشکر کے اور اُڑنے لگے دل قبطیون کے اس حال کے دیکھنے سے اور ڈر گئے قبطی بڑائی اس معاملے سے جو
دیکھا انھون نے اور متحیر ہوے وہ اور پھرے بجانب اپنے خیمون کے اور نہ ارادہ کیا انھون نے لڑائی کا اور
اسی طرح پر مسلمان بھی پھر گئے اپنے خیمون کی طرف اور گذر گیا دن پس جب رات ہوئی لیا بادشاہ نے
خزانہ اور وہ چیز جو عزیز تھی اُسکو اور اہل وعیال اور لونڈیان اپنی اور سوار ہوا کشتیون مین اور روانہ ہوا
اُسی رات سے بارادہ جزیرۂ افریطش کے پس جب صبح ہوئی واقع ہوا شور شہر مین بادشاہ کے بھاگ
جانے کا اور اکٹھا ہوے رئیس لوگ قبطیون کے بعض اُن مین سے بعض کے پاس اور کہا انھون نے
کہ بادشاہ نے پیٹھ پھیری اور چلا گیا ہمارے یہان سے اور آج ہمارے لیے کوئی ایسا نہین ہی جو مدافعت
کرے ہم سے اور تحقیق باز رہے ہین قوم مسلمان ہم سے اور اگر چاہتے وہ داخل ہونے کو ہماری طرف تو
داخل ہو جاتے لیکن وہ ایسی قوم ہین کہ ٹھہرایا ہی اللہ تعالیٰ نے رحمت اور مہربانی کو اُنکے دلون مین پس
چلو تم لوگ اب ہمارے ساتھ اُنکے پاس تاکہ لیوین ہم اپنے لیے اُن سے عہد اور ذمہ داری کو اور مصالحہ کرلین ہم
اُن سے اپنے شہر کے واسطے اور بچاوین ہم اپنے لڑکے بالون کو اُس چیز پر جس پر ہمارے اور اُنکے اتفاق
واقع ہو **راوی** کہتا ہی کہ متفق ہوئی رائے اکابر کی اس امر پر اور نکلے وہ بجانب لشکر مسلمانون کے
اور چاہی انھون نے حضوری سامنے سردار خالد بن الولید کے اور آئے اُنکے پاس بعد اجازت کے پس
جب ٹھہرے اُنکے سامنے سلام کیا اُنکو جو شخص جانتا تھا زبان عربی کو پس جواب سلام کا دیا اُنکو خالد نے اور
پوچھا سبب اُنکے آنے کا اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو پس آگے بڑھے اکابر سے وہ لوگ جو زبان عربی جانتے
تھے اور کہا انھون نے کہ ای سردار اللہ تعالیٰ نے غلبہ دیا تمکو ہمپر بسبب سچائی اور صفائی تمھارے دلون
اور نیتون کے اسواسطے کہ تم ایسی قوم ہو کہ ٹھہرایا ہی اللہ تعالیٰ نے رحمت کو تمھارے دلون مین اور ہم چاہتے
ہین تم سے اس امر کو کہ معاملہ کرو تم ہمسے ساتھ نصفت کے اور دیکھو ہماری طرف کو مہربانی کی آنکھ سے اور حکم کرو
ہم مین ساتھ عدالت کے اُن لوگون کے طریقہ پر جو پیشتر تمھارے تھے ہمارے ساتھ قوم روم سے پس کہا خالد رض نے

ترجمہ [illegible]

ہان ہم وہ قوم ہین کہ ٹھہرایا ہی اللہ تعالی نے رحمت کو ہمارے دلون مین اور غلبہ دیا ہمکو ساتھ نشانیون ہمارے دین کے اور مدد دی ہمکو ہمارے دشمنون پر اور ہم کرینگے تمھارے ساتھ وہ معاملہ جیساکہ جاری ہوئی ہین عادتین ہماری ساتھ تمام اُن لوگون کے جنکے شہر ہمنے فتح کیے اور اگر اب ہم چاہین داخل ہونے کو تمھارے شہر مین بزور تلوار کے تو ایسا کر سکتے ہین اور آسان ہی ہمپر یہ امر ولیکن بہتر آدمیون کا وہ ہی جسنے قدرت پائی اور معاف کردیا اور اب ہم چاہتے ہین تم سے تمھاری صلح پر ایک لاکھ دینار تمھارے اچھے اور بہتر مالون سے اوپر صلح کے تمھاری جانون اور اہل وعیال پر اور بعد اسکے بلاوینگے ہم تمکو طرف اسلام اور توحید اللہ تعالی اور تصدیق شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جو کوئی تم مین کا قبول کریگا اس امر کو تو ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا اور جو انکار کریگا اسلام سے تو لیوینگے ہم اُس سے جزیہ سال آیندہ سے فی کس تم مین سے اور لڑکے بالغ سے چار دینار اور پیش کرینگے ہم تمپر کچھ شرطین کہ قبول کروگے تم اُنکو اور وہ شرائط یہ ہونگے کہ نہ سوار ہو کسی جانور پر اور نہ بلند اور اونچے کرو تم اپنے گھرون کو مسلمانون کے گھرون پر اور نہ بلند کرو تم اپنی آوازونکو مسلمانون پر اور نہ بناؤ تم اسلام مین کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر اور نہ تازہ کرو اُس چیز کو جو پرانی ہوگئی رُسومات تمھارے دین اور شریعت سے اور ملاقات رکھو مسلمانون سے ساتھ عاجزی اور فروتنی کے اور جلدی کرو تم واسطے اجراے اُنکی حاجتون کے اور اُس چیز کے جو چاہین وہ اپنی بہتری حال کے واسطے اور تعظیم کرو تم اسلام اور اُسکے لوگون کی اور جو کوئی گناہ کریگا تم مین سے تو حد جاری کرینگے ہم اُس پر اور جو پھر جائیگا ہمارے عہد اور قول سے تو مار ڈالینگے ہم اُسکو اور باندھو تم زنارون کو اپنی کمرون مین واسطے اظہار اپنے دین اور شناخت اپنی عبادت کے اور نہ جاؤ تم اور نہ بلند کرو صلیب کو اور نہ قوت اور غلبہ چاہو تم درمیان مسلمانون کے ساتھ کسی چیز کے اپنے دین اور کفر کی باتون سے اور جب نماز پڑھو تم اپنے کنیسون مین تو نہ بلند کرو تم اپنی آوازونکو انجیل کے پڑھنے مین پس کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار دشوار ہی ہمپر چھوڑنا اپنے دین اور اُس چیز کا جسپر ہمارے باپ دادا تھے بیشتر سے پس ہنسے خالد اُنکی باتون سے اور پڑھی اُنھون نے یہ آیت واذا قیل لہم اتبعوا[له] ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ آباؤنا اولو کان الشیطان یدعوہم الی عذاب السعیر پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار تحقیق منظور کیا ہمنے جو تمنے کہا اور ہم چاہتے ہین تم سے اس امر کو کہ حاکم مقرر کرو تم ہمپر ایک مرد کو اپنے ہمراہیون سے تا اینکہ یکجا ہوجائے وہ مال جو تم ہمسے مانگتے ہو پس کہا خالد نے کہ ہم نہین جانتے ہین حال تمھارے ساتھیون کا اور ہمکو نہین معلوم کہ اُن مین سے صاحب مقدور کون ہی اور ضعیف وغریب کون ہی پس دیکھو اور تجویز کرو تم اپنے رئیسون سے ایسے شخص کو جسکو تم لوگ یکجا کرنے مال کا مختار کر سکتے ہو پس حکم مقرر کرو تم اُسکو ان لوگون پر اور اُسکے ساتھ ایک شخص ہمارے ہمراہیون سے بھی رہے گا کہ قوت دیگا وہ اُسکو

[له] اور جب کہیے اُنکو چلو اُس حکم پر جو اُتارا اللہ نے کہتے ہین اور ہم تو چلین گے اُس پر جس پر پایا ہم نے اپنے باپ دادؤن کو بھلا اور جو شیطان بُلاتا ہو اُن کو دوزخ کی مار کو ۱۲

اس کام پر اُن لوگون نے کہا کہ اچھا پھر اشارہ کیا ان لوگون نے بجانب ایک مرد رئیس کے اپنے اکابر سے جسکا نام شعیا ابن شامس تھا اور رئیس اور بشیر وتھا قبطیون مین پس حاکم مقرر کیا اُسکو اُن لوگون پر بحکم خالد کے اور مقرر کیا خالد نے ساتھ اُسکے ایک مرد کو اپنے ساتھیون سے جسکا نام قیس بن سعد تھا اور حکم کیا اُن دونون کو یکجا کرنے مال کا اور کہا اُن سے کہ جو کوئی تنگ حال ور ضعیف ہو اُسکو چھوڑ دو اور لو تم ہر مرد سے اس قدر جسکا وہ متحمل ہو اور نیکی کرو تم اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی نیکی کرنے والون کو اور نہ ظلم کرو تم کسی محتاج اور رانڈ اور تیم پر راوی کہتا ہی کہ داخل ہوے وہ شہر مین اور متوجہ ہوے مال کے یکجا کرنے مین اور لیتے تھے وہ ہر مرد سے اتنا جسکا وہ متحمل ہوتا تھا اور جو تنگ حال اور ضعیف تھا اُسکو چھوڑ دیتے تھے قیس بن سعد بموجب حکم خالدؓ کے راوی نے بسلسلہ راویون کے ماذن بن شیث سے بیان کیا ہی کہا شیث نے کہ موجود تھا مین جب کہ داخل ہوے شعیا ابن شامس اور قیس بن سعد شہر مین تا کہ تحصیل کرین وہ مال کو اور ایکجا ہوے وہ قصر مقوقس مین قریب باب الرشید کے اور مقرر کیا اور بھیجا شعیا ابن شامس نے اپنے غلامون کو درانحالیکہ یکجا کرتے تھے وہ مال کو اور رہین اُنکے پاس موجود تھا اور حصّے کر دیے تھے اُنھون نے مال کے شہر والون پر پس جو بڑا دولتمند اور بہت مالدار ان مین کا تھا اسکا حصہ برابر دس قیراط کے ہوتا تھا اور اوسط مالدار کا حصّہ دو قیراط کہ اسی وقت آئے وہ ایک مرد کے پاس اپنے ساتھیون سے جسکا نام یونس بن مقوقس تھا نہین جانتا تھا کوئی کہ وہ کس قدر مال اور نعمتون اور ملک کا مالک ہی اور تھا وہ بڑا بخیل اپنے وقت کے لوگون مین پس کہا اُس سے رئیس قوم شعیا ابن شامس نے جو خراج یکجا کرنے پر مامور تھے کہ تحقیق واجب ہوا تجھپر اس حصہ سے ایک دینار اُسنے کہا قسم ہی حق مسیح کی کہ مین ہرگز اُسکو ادا نہ کرون گا اگرچہ مر جاؤن مین اور صدقہ دینا میرا کنیسے پر بہت اچھا ہی میرے دینے سے عرب کو پس کہا اُس سے قیس بن سعد نے کہ بُرا ہو تیرا جو کچھ لیتے ہین ہم تجھ سے حلال ہی نہ حرام ہی بُرا ہو تیرا جان تو کہ بتحقیق داخل ہوے ہین ہم لوگ تمھارے شہر مین بزور تلوار کے آیا نہ مارا جاتا تو اور تیرا مال پہلے لوٹا جاتا پس کہا شعیا ابن شامس نے اُس بطریق سے کہ نہ یا نکار کرے تجھکو اللہ تعالیٰ اور لعنت کرے تجھپر سب لوگ اسکندریہ کے جانتے ہین کہ تو ایسا محتاج تھا کہ نہین قدرت رکھتا تھا دنیا کی کسی چیز پر اور دیا تجھکو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے اور کشایش کیا تجھپر اپنی روزی کو پس کہا ملعون نے کہ آیا نہین ہی یہ بات کہ وارث ہوا مین مال کا باپ دادا سے مجھپر اللہ تعالیٰ کی کوئی بزرگی اور مہربانی نہین ہی پس برہم ہوے قیس بن سعد اُسکے کلام سے اور اُٹھ کھڑے ہوے اُسکی طرف اور ماری اُسکو ایک لکڑی جو اُنکے ہاتھ مین تھی اور کہا کہ جھوٹا ہی تو ای دشمن خدا اور دشمن اُسکے رسول کا بلکہ بزرگی اور احسان خاص ہی واسطے اللہ کے اسواسطے کہ روزی دیتا ہی وہ ہمکو اپنی مہربانی اور احسان سے اور پوری اور فراخ کیا اُسنے ہمپر اپنی نعمتون کو اور اگر شمار کرو تم سب لوگ اللہ کی نعمتون کو تو نہ گھیر سکو گے اُسکو شمار مین پھر کہا قیس نے اللھم[1] انہ اجحد نعمتک وکفر بھا

---

[1] ای میرے اللہ بہ تحقیق اُسنے انکار کیا تیری نعمت سے اور ناسپاسی کی اُسکی پس دُور کر دے تو اپنی نعمتون کو اُس سے ۱۲

فاذا ماعنہ راوی کہتا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین گذرا تھا وہ دن اُنکا تا اینکہ آئی خبر کہ املاک اُسکی گر پڑی اور
بکریان اُسکی مرگئین اور باغات اُسکے سُوکھ گئے اور سب مال اُسکا جاتا رہا پس کہا قیس بن سعد نے کہ اللہ اکبر
یہ بات اسی طرح کی ہی جو سُنی تھی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ابو ہریرہؓ میرے پہلو مین
بیٹھے تھے پس فرمایا تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنی اسرائیل مین تین شخص تھے ایک کوڑھی
جس کا بدن سفید تھا دوسرا گنجا تیسرا اندھا پس چاہا اللہ غالب اور بزرگ نے یہ کہ آزمایش کرے اُنکی پس
بھیجا اُنکے پاس ایک فرشتے کو اور آیا وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس اور کہا اُس سے کہ کون چیز بہت پیاری ہی
تجھکو اُسنے کہا کہ اچھی جلد بدن کی پس مس کیا فرشتے نے اُسکے بدن کو پس جاتا رہا وہ مرض اُسکا اور اچھی کر دی جلد
اُسکے بدن کی پھر کہا فرشتے نے کہ کون مال زیادہ دوست ہی تجھکو اُسنے کہا کہ اونٹ پس دی اُسکو ایک اونٹنی دس
مہینے کی باردار اور کہا فرشتے نے کہ برکت دیوے اللہ تجھکو اس مین اور آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کہ کون
چیز زیادہ دوست ہی تجھکو اُسنے کہا کہ اچھے بال پس مس کیا فرشتے نے اُسکو اور جاتا رہا مرض اُسکا اور اچھا کر دیا
اُسکے بالون کو پھر کہا کہ کس مال کو تو بہت دوست رکھتا ہی اُسنے کہا مادہ گاؤ پس دی اُسکو مادہ گاؤ حاملہ پھر
کہا اس سے کہ برکت دیوے اللہ تجھکو اس مین اور آیا فرشتے اندھے کے پاس پس کہا اُس سے کہ کون چیز تجھکو
بہت پیاری ہی اُسنے کہا کہ پھیر دیوے اللہ تعالیٰ میری بصارت کو تا کہ دیکھون مین اُسکے سبب لوگونکو پس مس کیا
اسکو فرشتے نے اور پھیر دی اللہ تعالیٰ نے بصارت اُسکی پس کہا فرشتے نے کہ کون مال تجھکو بہت دوست ہے
اُسنے کہا بکری پس دی فرشتے نے ایک بکری بچے دینے والی اور کہا کہ برکت دیوے اللہ تجھکو اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ بعد اسکے مل جل گئے وہ تینون آپس مین اور بچے دیے کوڑھی کی اونٹنی اور گنجے کی گائے اور
اندھے کی بکری نے پس آیا وہ فرشتہ پاس کوڑھی کے بصورت ولباس فقیر کے اور کہا کہ مین اللہ کی راہ مین
تجھ سے سوال کرتا ہون ای شخص بواسطہ اُسکے جسنے دی تجھکو اچھی جلد اور اچھا رنگ اور مال ایک اونٹ کا کہ
پہونچ جاؤن مین اُسپر اپنے سفر مین پس کہا اُسنے کہ مجھپر حقوق حق دارون کے بہت ہین فرشتے نے کہا کہ گویا مین
تجھکو پہچانتا ہون آیا نہ تھا تو کوڑھی کہ پلید اور نجس جانتے تھے لوگ تجھکو اور محتاج تھا تو پس بخشش کی تجھپر اللہ تعالیٰ
نے پس کہا اُسنے کہ نہین وارث ہوا مین اس مال کا مگر اپنے بزرگون اور باپ دادا سے فرشتے نے کہا کہ اگر تو
جھوٹا ہی تو کر دیگا اللہ تعالیٰ تجھکو جیسا کہ تو تھا پس پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے اُسکو طرف اُس چیز کے جیسا کہ وہ تھا اور
آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس بہ لباس فقیری کے پس کہا اُس سے جیسا کہ کوڑھی سے کہا تھا پس ویسا ہی جواب دیا
اُسنے جیسا کہ کوڑھی نے جواب دیا تھا پس کہا فرشتے نے کہ ای پروردگار میرے اگر یہ جھوٹا ہی تو کر دے اُسکو
جیسا کہ وہ تھا پس پھر اُنکا بطرف اُس چیز کے جس پر وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ اندھے کے پاس لباس فقیری
سے اور کہا کہ مین مرد غریب اور مسافر ہون قطع کیا ہی مین نے پہاڑ کو اپنے سفر مین پس نہین ہی اب کوئی
چیز میری پہونچانے والی مگر ساتھ اللہ کے پھر تجھ سے سوال کرتا ہون مین بواسطہ اُسکے جسنے پھیر دیا تجھپر تیری

بینائی کو اور دیا تجھکو مال سوال کرتا ہون مین تجھ سے ایک بکری کا کہ پہونچ جاؤن مین اُسکے سبب سے اپنے
سفر کو اُسنے کہا کہ تھا مین اندھا پس پھیر دی اللہ تعالی نے مجھپر بصارت میری اور عطا کیا اُسنے مال پس لے تو
جو چیز تجھکو منظور ہو قسم ہی خدا کی نہ انکار کرونگا مین تجھ سے آج کے دن کسی چیز کو جسکو تو اللہ کی راہ مین لیویگا
پس کہا فرشتے نے کہ رکھ تو اپنے پاس مال اپنا کہ نہین ہون مین مگر آزمایش کرنے والا پس بہ تحقیق راضی
ہوا اللہ تجھ سے اور خشمگین ہوا تیرے دونون ساتھیون پر راوی نے بیان کیا ہی کہ یکجا ہوا مال اور نکلے
اور آگئے وہ لوگ ساتھ مال کے پاس خالد بن الولیدؓ کے پس لیا خالد نے مال کو اور داخل ہوے وہ
شہر مین اور لے لیا اُنکے بڑے کنیسے کو پس بنایا اُسکو جامع مسجد اور چھوڑا اُنکے واسطے چار کنیسون کو واسطے
ادائے رسوم اُنکے دین کے اور لکھا عمرو بن العاص کو خط بشعر فتح کے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو
اور پڑھا اُنھون نے اُسکو بہت خوش ہوے وہ اس حال سے اور حاکم مقرر کیا مصر مین ابا ذر غفاری کو ساتھ
ایک جماعت مسلمانون کے اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور داخل ہوے وہان
اور بنائی اُس مین ایک مسجد بیچ مین اور وہ مسجد ابتک بنام جامع عمرو بن العاص مشہور ہی راوی نے
بیان کیا ہی کہ بعد تھوڑے دن کے آئے لوگ رشید اور فوۃ اور محلہ اور دمیرہ اور سمنود اور بحیرہ کے واسطے
صلح کے اور صلح کی اُن سے عمرو بن العاص نے اُس چیز پر کہ اتفاق کیا اُنھون نے اُس پر پھر بھیجا عمرو بن العاص
نے مقداد بن اسود الکندی اور ضرار بن الازور اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور شاکر بن مزروع اور نوفل بن طاعن
اور راجح بن عیاض اور عاصم بن عبد اللہ اور قدار بن معمر اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل اور صعصعہ بن
عدی اور حمیر الجہنی اور کعب بن مالک اور سعید بن عبادہ اور یزید بن خطاب اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل
اور صعصعہ بن ضرجان اور ہشام بن سعید اور جبلہ بن الشرید اور مزروع بن ثابت اور یاسر بن الاخنس
اور مجمع بن سعید اور بکر بن راشد اور مرہ بن الحکم اور زاہر بن قیس اور حنظلہ بن کامل اور عبیدہ بن اوس
اور رافع بن اسید اور مرداس بن طاعن اور اسود بن یحیی اور غانم بن الاحوص اور عبد اللہ بن جابر اور حازم
بن ناصر اور حامد بن خرام کو پس یہ سب جنکے نام ہمنے ذکر کیا چھتیس ۳۶ آدمی تھے اور چار شخص اور تھے جن کے
نامون پر ہمکو واقفیت نہین ہوئی پس یہ سب چالیس ۴۰ مرد تھے بزرگ صحابہ سے اور سردار کیا اُن پر عمرو
بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب دمیاط کے راوی نے بیان کیا ہی
کہ تھا حاکم دمیاط کا ہامرگ ماموں مقوقس کا اور وہ سوار ہوتا تھا ساتھ بارہ ۱۲ بیٹون کے اور تھے ہر بیٹے کے قبضے
اور اختیار مین پانچسو سوار دلیران قبط سے اور مضبوط کیا تھا اُسنے دمیاط کو ساتھ لوگون اور غلات وغیرہ کے
پس جب پہونچے وہان مقداد مع اپنے چالیس ۴۰ مردون کے اور دیکھا ہامرگ نے بجانب اُنکی قلت کے ہنسا
وہ اور کہا اُسنے کہ قوم نے بھیجا ہی ہماری طرف چالیس ۴۰ مردون کو تا کہ مالک ہو جاوین وہ ہمارے شہر کے ہر آئینہ
وہ لوگ سست رائے اور اندک ہین عقل مین راوی کہتا ہی کہ بڑا بیٹا ہامرگ کا شہسوار مشہور تھا

نیل کے شہرون مین اور اُسکا نام ہر بز تھا اور باپ اُسکا اعتماد رکھتا تھا اُسکی شجاعت اور دانشمندی پر اور اُسکی
نگاہ مین کوئی شہسوار نہین جچتا تھا پس جب دیکھا اُسنے صحابہ اور اُنکی قلت کو اُمید کی اُسنے اُنکی لڑائی مین اور
پہنے ہتھیار اپنے اور پورا ہوا ساتھ اپنے سامان کے اور سوار ہوا اور نکلا مع اپنے بیٹون اور لشکر کے اور متوجہ ہوا
بجانب میدان لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیون کی راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا مسلمانون نے
بجانب لشکر دمیاط کے کہ نکلا ہی واسطے لڑائی مسلمانون کے اور صف بندی کی ہی سوار ہوے مسلمان بھی اور
ٹھہرے اُنکے مقابلے مین پس نکلا قبطیون کے صف سے ہر بز بڑا بیٹا ہامرگ کا اور گردا دیا اُسنے اپنے
گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اُسکی طرف ضرار بن الازور اور حملہ کیا اُسپر اور نیزہ مارا اُسکے
سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اُسکی پشت سے پس گر پڑا وہ مُردہ ہو کر زمین پر اپنے گھوڑے کی پشت سے اور
لوٹنے لگا اپنے خون مین اور حملہ کیا ضرار نے ہامرگ کے لشکر پر اور پھیر دیا اُسکو شہر پناہ تک پس پناہ
مانگی ہامرگ نے ضرار اور اُنکے حملون سے اور در آیا خوف اُسکے لشکر اور لوگون کے دلون مین اور تنگی مین پڑا
سینہ اُسکا بسبب اپنے بیٹے کے اور افسوس کیا اُسپر اور رویا اور پھرا بجانب شہر کے مع اپنی اولاد اور لشکر
کے اور بند کر لیا شہر کے دروازون کو اور آیا ہامرگ اپنے قصر مین اور بیجا کیا اُسنے اپنے پاس اکابر دولت کو
اور بہ تحقیق سخت اور دشوار گذرا اُن پر وہ امر جو نازل ہوا اُن پر صحابہ کی طرف سے پس کہا بادشاہ نے اپنے
ساتھیون سے کہ کیا راے ہی تم لوگون کی اس قوم کے بارہ مین جو آئے ہین ہماری طرف اور اُترے ہین ہمارے
شہر پر بارادہ ہماری لڑائی اور لینے ہمارے شہر کے پس کہا اُنھون نے کہ ای بادشاہ راے وہی درست ہی جو
تجھکو مناسب معلوم ہو بادشاہ نے کہا ضرور ہی ہمکو راے اور تدبیر سے راوی کہتا ہی کہ تھا واسطے قوم کے شہر مین
ایک حکیم کہ اعتماد رکھتے تھے وہ لوگ اُسپر راے اور مشورہ مین اور وہ حکیم صاحب عقل اور مشورہ اور شناسا اُمور کا
تھا پس حکم کیا بادشاہ نے اُسکے حاضر لانے کا اور حاضر ہوا وہ سامنے بادشاہ کے پس دیکھا بادشاہ نے
اُسکی طرف اور کہا کہ ای حکیم دانا کیا مشورہ دیتا ہی تو ہمکو ان عرب کے مقدمہ مین حکیم نے کہا کہ جان تو ای
بادشاہ اس امر کو کہ جوہر عقل کی قیمت نہین ہی اور جس نے روشنی حاصل کی اُس سے پہونچاتی ہی وہ اُسکو
بجانب راہ اُسکی نجات کے اور کھینچتی ہی اُسکو طرف نشانیون اُسکی بہتری کے اور اس قوم کو کوئی راے
ذلیل نہین کرتی ہی اور نہین پہونچتا ہی اُن سے کوئی مطلب کو اور بہ تحقیق فتح کیا ہی اُنھون نے شہرون کو اور
ذلیل کیا ہی بندون کو اور مشہور ہو گیا ہی کام اُن کا اور بلند ہو گیا ہی ذکر اُنکا اور پھیل گئی ہی خبر اُنکی اور بلند ہوا ہی
کلمہ اُنکا اور بھر لیا ہی اُنکی طلب اور دعوت نے زمین کو پس کوئی اُن پر قادر نہین ہو سکتا ہی اور اُن تک پہونچ سکتا
ہی اور نہین زیادہ سخت ہین ہم شام کی فوجون سے مضبوطی مین اور نہ بہت شمار مین اور نہ مضبوطی شہر مین
اور یہ قوم تائید کی گئی ہی ساتھ فتح اور غلبے کے اور غالب ہوے ہین ساتھ دباؤ کے اور مہربانی اُن کے
دلون مین ہی اور نہین کوئی عہد کیا اُنھون نے جس مین خیانت کی ہو اور نہین کوئی قسم کھائی اُنھون نے

جسکے خلاف کیا ہو اور بہ تحقیق معلوم ہوچکا ہی تجھکو یہ امر جس پر وہ ہین دین اور نگہبانی اور راستی اور امانت داری سے اور میری رائے تو یہ ہی کہ صلح کرے تو اُن سے واسطے ہم لوگون کے پس پہونچے گا تو اُسکے سبب سے بیخوفی اور رہائی خونریزی اور حفاظت لڑکے بالون کو اور صلح کرلینگے ہم قوم سے اور دیوینگے ہم اُنکو کسی قدر اپنے مالون سے کہ باز رکھین گے ہم اُنکو بسبب اُسکے اپنے سے **راوی** کہتا ہی کہ جب سُنا ہامرگ نے یہ کلام حکیم کا کہا اُسنے کہ بُرا ہو تیرا میرا بیٹا مارا گیا اور تو مشورہ دیتا ہی مجھکو سپرد کردینے میرے شہر کا پھر حکم کیا اُسنے حکیم کی گردن مارنے کا پس جب دیکھا حکیم نے موت کو کہ ڈھانپ لیا ہی اُسکو کہا اُسنے اللّٰھم انی بریٔ مما یشرکون لاشریک لک ولاصاحبۃ لک ولا ولد لک اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ **راوی** کہتا ہی کہ جب سُنا ہامرگ نے یہ کلام اُس سے جست کرکے کھڑا ہوگیا اور کھینچ لیا اپنی تلوار کو اور مارا اُسکی گردن پر اور کاٹ کر پھینک دیا اُسکے سر کو اُسکے بدن سے پس جب دیکھا اُسکے ساتھیون اور ارباب دولت نے اُسکے کام کو ساتھ حکیم کے نہین جرأت کی کسی نے اُن مین سے کوئی مشورہ دینے کی اور باز رہے وہ لوگ گفتگو سے پس اُسی وقت متوجہ ہوا ہامرگ اُنکی طرف اور حکم کیا اُنکو درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے کا پس لیا قوم نے اپنے سامان کو اور سوار ہوے وہ اور نکلے باہر شہر کے اور کھڑے کیے خیمے اپنے اور قصد کیا لڑائی کا صحابہ رضؓ سے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ گذر گیا وہ دن اور نہ ہوئی لڑائی اور سوئے وہ لوگ رات کو اور تھا حکیم زبرقان کا ایک بیٹا عاقل اور دانا اور وارث ہوا تھا وہ اپنے باپ کی بزرگیون کا اور صاحب عقل اور تدبیر تھا پس جب مار ڈالا بادشاہ ہامرگ نے اُسکے باپ کو ظاہر کیا اُسنے خوشی اور دعا کو واسطے بادشاہ کے اور کہا کہ آرام دی مجھکو بادشاہ نے اس سے اور اُسکی بُرائی سے اسواسطے کہ ذلیل کرتا تھا اور مارتا تھا وہ مجھکو **راوی** کہتا ہی کہ پہونچی خبر کلام پسر حکیم کی بادشاہ کو پس بُلایا اُسکو اور خوش کیا اُسکے دل کو اور خلعت دیا اُسکو پس جب رات ہوئی کہا حکیم کے بیٹے نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ لونگا مین عوض اپنے باپ کا اور تھا گھر حکیم کا ملا ہوا شہر پناہ سے پس کھودا حکیم کے بیٹے نے ایک کشادہ سُوراخ اور نکلا اُس مین سے اور نہین آگاہ ہوا اُس حال سے کوئی شخص اور قصد کیا اُسنے بجانب صحابہ کے پس جب آہٹ پائی اُسکی لوگون نے آئے اُسکے پاس اور کہا اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ باپ میرا مار ڈالا گیا تم لوگون کے سبب سے اور ایک کشادہ سُوراخ کھودا مین نے شہر پناہ مین اور نکلا مین اُس مین سے اور آیا تمھارے پاس تاکہ درآؤ تم شہر مین پس اُٹھ کھڑے ہو تم اللہ کی برکت اور مدد پر تاکہ داخل اور مالک ہو جاؤ تم شہر کے پس کہا اُس سے ضرار نے کہ بُرا ہو تیرا جس نے کہ تجھکو اس کام پر بھیجا ہی اُسنے تیرا مار ڈالنا چاہا ہی آیا نہین جانتا تو لئے کہ احتیاط

اے اللہ بیزار ہوں میں اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں ساتھ تیرے نہیں ہے کوئی شریک تیرا اور نہیں ہے کوئی بی بی تیری اور نہیں ہے کوئی بیٹا تیرا گواہی دیتا ہوں میں اس کی کہ نہیں ہے کوئی لائق پرستش کے مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں اس کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں ۱۲

عادت ہماری ہی اور ہوشیار رہنا خاصہ ہمارا ہی **راوی** کہتا ہی کہ قصد کیا اُسکا ضرار نے پس کہا اُن سے مقداد
نے کہ اے ضرار جلدی نہ کرو تم کہ دیکھا ہی مین نے اس رات مین جبکہ میری آنکھ لگ گئی تھی خواب مین کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہین میرے پاس اور آپ ہمکو بشارت دیتے ہین اور یہ لڑکا
ہمارے سامنے کھڑا ہوا ہی کلام کر رہا ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست بزرگ سے اشارہ فرماتے
ہین اُسکی طرف پس بہ تامل دیکھا مین نے اُسکو اے ضرار پس پایا تھا مین نے اُسکو خواب مین اس حالت پر جو
اسوقت ہی اور دیکھا تھا مین نے اُسکی کمر مین ایک کمر بند چمڑے کا جس مین کڑیان چاندی کی تھین پھر کہا مقداد
نے کہ اے لڑکے کھول تو اپنی کمر کو پس اُٹھایا اُسنے اپنے کپڑے کو تو کمر بند اُسکی کمر مین تھا پھر کہا لڑکے نے اشہد
ان لا الٓہ الا اللہ واشہد ان محمدًا رسول اللہ پس سامنے آئے مقداد اور ضرار اُس لڑکے کے اور مصافحہ کیا اُس سے اور
بہت خوش ہوے صحابہ اس حال سے اور سوار ہوے مقداد اور ضرار اور چالیسون مرد اپنے گھوڑون پر بدون
جلدی اور گھبراہٹ کے اور چلے وہ تاریکی مین اور لڑکا اُنکے آگے تھا تا اینکہ آئے وہ اُس شہر پناہ تک جس مین
لڑکے نے سوراخ کیا تھا پس کشادہ کیا اُس سوراخ کو صحابہ رضنے اور داخل ہوے اُس مین مع اپنے گھوڑون
کے پھر بند کر دیا اُنھون نے سوراخ کو پتھرون اور مٹی سے پس تحقیق لے لیا تھا اللہ تعالی نے اُنکے دشمنون کی
بینائی کو پس نہین دیکھا اُنکو کسی نے شہر والون سے اور داخل ہوے صحابہ حکیم کے گھر مین اور چھپ رہے اُس
مین **ابن اسحاق** نے روایت کی ہی کہ خبر پہونچی ہی مجھکو اس امر کی کہ حکیم کے بیٹے کے چچازاد بھائی اور یگانے
اُسکے باپ کے اسّی مرد تھے پس گیا لڑکا اُن لوگون کے پاس رات کو اور آگاہ کیا اُنکو اپنے کام سے اور وہ لوگ
بھی خشمگین تھے بسبب مارے جانے حکیم کے پس آئے وہ لوگ اُسکے ساتھ گھر کی طرف اور داخل ہوے صحابہ
کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور رات کاٹی اُنکے نزدیک پس جب صبح ہوئی کھولا گیا دروازہ شہر کا اور نکلے
وہ لوگ دمیاط کے واسطے قوت دہی اور کمک بادشاہ کے عرب کی لڑائی پر اور نہین ٹھہرا شہر مین کوئی
سواے عورتون اور لڑکون کے اور سوار ہوا ہامرگ مع اپنے لشکر کے اور طلب کیا اُن لوگون نے صحابہ کو پس نہ
پایا اُنکو اور نہ معلوم ہوئی اُنکو خبر اُنکی پس واقع ہوا شور اس امر کا کہ عرب بھاگ گئے پس اُسی وقت جلد گیا بیٹا
حکیم کا اور اسّی مرد یگانے اُسکے بجانب دروازہ دمیاط کے پس بند کر لیا اُنھون نے دروازے کو اور ٹھہری
اُن مین سے ایک جماعت واسطے نگہبانی دروازے کے اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے شہر مین ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور مالک ہوگئے وہ شہر کے اور سپرد کیا اُسکو حکیم کے بیٹے اور اُسکے یگانون
کے اور نکلے صحابہ رض اُس دروازے سے جسکو باب التراخیم یعنی باب الجہاد کہتے تھے اور اسی نام سے وہ
ابتک مشہور ہی **راوی** کہتا ہی کہ جب دیکھا ہامرگ نے صحابہ کو کہ نکلے ہین وہ شہر سے جانا اُسنے کہ شہر قبضے
مین آگیا اُنکے اور نہین باقی رہا اُسکو پہونچنا شہر مین اور نکل گیا شہر اُسکے ہاتھ سے دشوار گذرا اُس پر یہ امر اور
ڈرے لوگ ہمراہی اُسکے اپنے لڑکے بالون پر اور حیران ہوے وہ اپنے کام مین **راوی** کہتا ہی کہ جب نکلے

صحابہ دروازے سے آراستہ ہوے وہ واسطے لڑائی کے اور ارادہ کیا اُنھون نے لڑائی کا ہامرگ اور اُس کے ساتھیون سے اور ہامرگ نے اپنے ہمراہیون کو لڑائی کے واسطے مرتب کیا پس جب فارغ ہوا وہ ترتیب سے ٹھہرا آگے اپنے لشکر کے نیچے اپنی صلیب کے اور ٹھہرا شطا بیٹا اُسکا داہنی جانب اُسکے اسواسطے کہ ہامرگ اُسکو بہت دوست رکھتا تھا سوا ے اور بھائیون کے بسبب اُسکی عقل اور اُسکے اجتہاد کے اپنے دین مین کہ تھا وہ عالم اور عاقل بہت ہوشیار بڑا ادب والا تبعیت کرتا تھا راہبون کی اور صحبت رکھتا تھا اپنے دین کے عالمون سے اور پیدایش اور ایام طفولیت سے نہین کھایا تھا اُسنے گوشت سور کا اور نہین پی تھی شراب اور نہین سجدہ کیا تھا کسی تصویر کا اور نہین بوسہ دیا تھا کسی صلیب کو اور نہین مرتکب ہوا تھا حرام کا اور چاہا تھا کہ اُسنے یہ کہ بناوے اپنے لیے ایک صومعہ اور اکیلا ہو کر رہے اُس مین پس نہین چھوڑا اُسکے باپ نے اور باز رکھا اُسکو اس ارادے سے بسبب زیادتی محبت کے اُسکے ساتھ راوی کہتا ہی کہ یہ لڑکا شطا گفتگو کرتا تھا حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب پہونچے صحابہ اُنکے شہر مین اور ہوا معاملہ اُنکا جیسا کہ بیان کیا ہمنے اور نکلے صحابہ شہر سے بعد ازینکہ مالک ہو گئے اُسکے اور ٹھہرے ایک صف مین اور مرتب کیا ہامرگ نے اپنے لشکر کو قبطیون مین اور ٹھہرا بیٹا اُسکا داہنی جانب اُسکے اور دیکھتا تھا شطا صحابہ کی طرف پس کھولدیا اللہ تعالی نے اُسکی بینائی کو بسبب اُسکے کہ چاہا اُسکی رہنمائی کو پس دیکھا اُسنے جو دیکھا کہ چمکتا ہی اُن پر پس اُسی وقت اُٹھایا اُسنے اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف پس کھول دیا گیا معاملہ اُس پر اور دیکھا اُسنے جو دیکھا پس چلا وہ شور کر کے اور جھکا اپنے گھوڑے پر سے اور رکھا اپنے مُنھ کو کو ہہ زین پر بحالت غشی کے پس میل کیا ساتھ شوق اور حرص کے باپ اُسکے نے اس حال سے اور آیا اُسکے پاس اور روکا اُسکو بخوف اُسکے گر پڑنے کے زمین پر پس جب ہوش مین آیا اور کہا اُسکے باپ نے کہ ای میرے بیٹے کیا ہوا اور کس چیز نے صدمہ پہونچایا تجھکو کہ اُسنے کہا کہ ای باپ ظاہر ہوا مجھکو قسم ہی خدا کی امر حق اور جان لیا مین نے حقیقت ایمان کو اور دیکھا مین نے ان عرب پر ایک بڑے نور کو اور دیکھا مین نے اُنکے ساتھ کچھ لوگون کو سبز کپڑے پہنے ہوے اور اُنکے ہاتھون مین زرد نشان جو چمکتے تھے ساتھ نور کے اور وہ لوگ ابلق گھوڑون پر سوار تھے پھر دیکھا مین نے زمین آسمان کے بیچ پس دیکھے مین نے گنبد لٹکتے ہوے بدون کسی لگاؤ کے اُنکے اوپر سے اور بدون ستونون کے اُنکے نیچے سے اور اُس مین کچھ مرد ہین کہ نہین دیکھا مین نے بہت اچھا کسی کو اُن سے اور نور چمکتا تھا اُنکے چہرون سے پس کہا مین نے کہ یہ لوگ کون ہین پس اُسی وقت کہا ایک کہنے والے نے کہ یہ وہ شہید لوگ ہین جو مارے گئے اللہ کی راہ مین پھر دیکھا مین نے ایک بڑے گنبد چمکنے والے کو پس دیکھتا تھا مین اُسکی طرف اور دیکھا مین نے اُس مین ایک حور کو جو بہت نور والی تھی کہ اگر ظاہر ہو جاوے وہ کسی اہل دنیا پر تو مر جاوین وہ اُسکے شوق مین اور جان تو ای باپ میرے کہ بہ تحقیق اللہ غالب اور بزرگ نے نہین کھول دیا میری آنکھ کو اور دیکھا مین نے جو دیکھا مگر واسطے میری ہدایت کے اور چاہا اُسنے میری بہتری کو اور نہین ہو سکتا ہی بعد اس

خواب کے کہ رہون مین گمراہی پراور تبعیت کرون اُسکی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون اس بات
کی کہ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ پھر جنبش دی اُسنے اپنے گھوڑے کو اور کہا اپنے غلامون اور لوگون سے کہ جو کوئی
دوست رکھتا ہی مجھکو تبعیت کرے میری پس تبعیت کی اُسکی قوم سے ایک ہزار مردنے اور جا ملے صحابہ رضین
راوی کہتا ہی کہ جب متوجہ ہوا شطا اور ساتھی اُسکے بجانب صحابہ کے پھینک دیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو
اور ظاہر کیا کلمۂ توحید کو اور توحید بیان کی اللہ غالب اور بزرگ کی پس متوجہ ہوے صحابہ اُنکی طرف اور بہت
خوش ہوے اور مبارکباد دی اُسکو ساتھ سلامتی کے اور خوشخبری دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کی طرف سے
ساتھ بزرگی اور قبولیت کے پس جب دیکھا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا اور اُسکے ایمان لانے کو ساتھ اللہ
غالب اور بزرگ کے اور اُسکے جا ملنے کو صحابہ مین کہا اُسنے کہ نہین ایمان لایا بیٹا میرا مگر یہ کہ دیکھ لیا اُسنے
حق کو اور مین نہین شک رکھتا ہون اُسکی عقل اور اچھائی راے مین پس ظاہر کیا ہامرگ نے کلمہ شہادت کو
اور جا ملا ساتھ اپنے بیٹے شطا کے راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا اُسکی اولاد اور سرداران اور اکابر دولت کے
بادشاہ کو کہ مسلمان ہوگیا وہ اور ملگیا اپنے بیٹے شطا کے ساتھ کہا اُنھون نے کہ اگر نہ ظاہر ہوتا اُنکو حق تو
نہ مسلمان ہوتے پس مسلمان ہو گئے وہ سب اور جا ملے اپنے بادشاہ ہامرگ سے پس خوش ہوے صحابہ
اس معاملے سے اور متوجہ ہوے اور آئے ہامرگ کے پاس اور بلند کیا اُسکے اور اُسکی اولاد اور اُسکے
امراکے مرتبون کو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور تجدید کی اُن سبھون نے اپنے اسلام کی صحابہ کے
ہاتھون پر اور کھول دیے گئے دروازے شہر کے اور داخل ہوے صحابہ اور بادشاہ اور اولاد اور لشکر اُسکے
شہر مین پس جو ایمان لایا پورا رہا اپنے اسلام پر اور جس نے انکار کی اسلام کی اور ارادہ کیا ٹھہرنے کا اپنے
دین پر چھوڑ دیا صحابہ نے اُسکو اور نہین جبر کیا اس پر اور نکال دیا اُسکو دیہات اور جزائر کی طرف راوی
کہتا ہی کہ کھولا مقداد نے اُس گھر کو جس مین سے داخل ہوے تھے شہر مین اور حکم کیا اُسکے بنانے کا پس بنایا
گیا ایک دروازہ اور نام اُسکا باب التنسیم رکھا اور وہ بیٹا حکیم کا تھا راوی کہتا ہی کہ چھوڑا اُنکے پاس مقداد نے ایک
مرد کو صحابہ سے جنکا نام یزید بن عامر تھا تاکہ سکھاوین وہ اُنکو مسائل دین اسلام کے اور روانہ ہوے مقداد
دمیاط سے بجانب اسکندریہ کے اور بیان کیا عمرو بن العاص سے کیفیت فتح دمیاط اور مسلمان ہونے ہامرگ اور
اُسکی اولاد اور اُسکے لشکر اور شہر والون کی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اس حال سے اور لکھا اُنھون نے
ایک خط حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مشتمل بشارت فتح سکندریہ اور رشید اور خود اور
معہور اور بجیرہ اور دمیاط کے اور بھیجا خط کو مع عامر بن لوی کے راوی نے بسلسلۂ راویون کے نصر بن
مسروق سے روایت کی ہی کہا نصر نے کہ جب فتح کیا دمیاط اور ہوا معاملہ اُسکا جو ہوا کہا ہامرگ نے
اپنے بیٹے شطا سے کہ اے میرے بیٹے بتحقیق اللہ پاک اور برتر نے چھڑایا ہمکو دوزخ کی آگ سے اور
ہدایت کی ہمکو بجانب راہ راست اور بہشت کے اور یہ بزرگی اور بخشش اللہ کی ہی کہ پیشتر لکھ گئی تھی ہمارے

فتح دمیاط [illegible] ۲۱

واسطے اور یہ مقام تنیس نزدیک ہی ہمسے اور وہ جزیرہ ہی کہ نہین پہونچ سکتا ہی کوئی وہان مگر کشتیون مین اور بہتر یہ ہی کہ ہم لکھین وہان کے حاکم اباثوب کو اور بلادین اُسکو بجانب اللہ تعالیٰ اور دین ہمارے نبی کے پس اگر قبول کیا اُسنے تو بہتر ہی ورنہ چلین ہم اُسکی طرف اور لڑین اُس سے اور اللہ تعالیٰ مدد دیگا پس کہا شطانے کہ یہ اچھی تجویز ہی اور مین بذات خود ایلچی ہوکر جاؤنگا اُسکی طرف پس کہا بادشاہ نے کہ ای میرے بیٹے قصد کر تو اللہ کی برکت اور اُسکی مدد پر **راوی** کہتا ہی کہ سوار ہوا شطا اور چار مرد اُسکے غلامون سے پس کہا یزید بن عامر نے شطا سے کہ مین تمھارے ساتھ چلونگا بجانب حاکم تنیس کے اس واسطے کہ اگر وہ پوچھے گا تم سے کوئی بات ہمارے دین کی تو تم سوال کے جواب سے آگاہ نہوگے اور ہم خدا کے فضل سے مسائل اپنے دین کے جانتے ہین اور جواب سوال کا دے سکتے ہین اور ہم مین کوئی شخص ایسا نہین ہی جو غرور اور بڑائی ظاہر کرے کسواسطے کہ خواہش ہماری عالم آخرت اور کام ہمارا وہ ہی جو نزدیک کردیوے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ سے شطانے کہا چلو تم میرے ساتھ **راوی** کہتا ہی کہ روانہ ہوا شطا اور چار غلام اُسکے اور یزید بن عامر اور برابر وہ چلتے رہے تا اینکہ آئے وہ دریاے تنیس پر تو وہان کشتیان وہان کے حاکم کی طرف سے مقرر تھین پس جب دیکھا کشتی کے لوگون نے شطا اور اُسکے چارون غلام اور اُن کے ساتھ ایک مرد کو عرب سے کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو شطانے کہا کہ مین شطا بیٹا بادشاہ ہامرگ سردار دمیاط کا ہون اور میرے ساتھ یہ مرد اصحاب رسول اللہ سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایلچی ہوکر ہم تمھارے پاس آئے ہین پس بھیجا قوم نے ایک مرد کو ابی ثوب حاکم جزیرہ تنیس کے نزدیک واسطے خبر رسانی اور طلب اجازت عبور دریا اور اُسکے پاس آنے کے پس اجازت دی ابی ثوب نے اُنکے واسطے پس پھر آیا وہ مرد اُنکے پاس ساتھ اجازت کے اور پیش کیا اُن لوگون نے واسطے شطا اور اُسکے غلامون اور یزید بن عامر کے ایک چھوٹی کشتی کو پس سوار ہوے وہ لوگ اُس مین اور لیکر چلے وہ لوگ انکو تا اینکہ آئے جزیرہ کے گھاٹ پر اور اُسی وقت بادشاہ ابوثوب نے بھیجے تھے گھوڑے برسم سوار کے پس اُترے وہ کشتی سے اور چاہا شطانے یہ کہ سوار ہون یزید اُنکے ساتھ گھوڑون پر پس انکار کی یزید نے سوار ہونے سے پس موافقت کی اُنکی شطا اور اُسکے غلامون نے اُس امر مین اور پاپیادہ چلے وہ تا اینکہ پہونچے قریب محل ابی ثوب کے اور اجازت طلب کی اُس سے پس اجازت دی اُسنے اُنکو داخل ہونے کی پس جب بیچ محل مین آئے وہ پایا اُنھون نے اباثوب کو بڑے دبدبے اور دولت اور زینت مین اور حجاب اُسکے سامنے تھے اور وہ اپنے رتبے کی جگہ مین تھا اور غلام اُسکے سامنے خدمتگزاری مین کھڑے تھے پس جب داخل ہوے یہ لوگ اور ٹھہرے سامنے اُسکے تو جلدی کی ابوثوب نے اُن پر سلام کرنے مین پس کہا یزید بن عامر نے السلام علی من اتبع الہدیٰ انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب وتولی **راوی** نے بیان کیا ہی کہ یہ ابوثوب

۱؎ ترجمہ سلامتی ہو اُس کی جو مانے راہ کی بات ہم کو حکم ہوا ہی کہ عذاب اُسپر ہی جو جھٹلادے اور مُنھ پھیرے ۱۲

اُن عرب سے تھا جو زمین عریش مین رہتے تھے اور تھا وہ عرب متنصرہ غسان اور جبلہ بن الایہم کے یگانون سے اور تھا وہ صاحب مال اور حال کا اور جب مالک ہوگئے مسلمان ملک شام کے اور ذلیل کیا اُنھون نے رومیون کو شکست اُٹھا کر بھاگا ہرقل بجانب قسطنطنیہ کے اور بھاگا جبلہ بن ایہم بھی مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اکابر قوم کے اور سوار ہوے وہ دریا مین اور طلب کیا اُنھون نے جزائر کو بھاگا یہ ابو ثوب مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اپنے بھائی بندون کے بجانب زمین حفار کے اور اُترا وہ خشکی مین درمیان عریش اور رفح کے اور قابو مین کیا اس زمین کو اور اقامت کی وہان راوی کہتا ہی کہ بادشاہ مقوقس نکلا تھا ایک دن مع اپنے امرا اور اکابر دولت کے بقصد شکار کے پس پہونچا وہ اپنے شکار مین زمین عریش تک پس بھاگی اُسکے سامنے ہو کر ایک ہرنی اور پیچھا کیا اُسکا بادشاہ نے اپنے گھوڑے پر تا اینکہ بھگایا اُسکو فرودگاہ ابی ثوب مین کامل بن صعصعہ تک پس ماندہ ہوگیا گھوڑا بادشاہ کا اور بچگئی ہرنی اور ابی ثوب بیٹھا تھا اپنے خیمے مین پس جب دیکھا اُسنے مقوقس بادشاہ کو کہ متوجہ ہوا ہی اُسکے خیمے کی طرف جلد اُٹھکر چلا بادشاہ کی طرف اور نہین پہچانا اُسکو بلکہ دیکھا اُسکی حشمت اور لباس شاہانہ کو پس جانا اُسنے کہ یہ بادشاہ ہی پس جب پہونچا اُس تک بزرگداشت کی اُسکی اور تعظیم کی اُسکے مرتبے کی اور پکڑا اُسکی رکاب کو اور اُتارا اُسکو اور حکم کیا اپنے غلامون کو بادشاہ کے گھوڑے کے لینے اور اُسکے ٹہلانے اور آرام دینے کا اور داخل ہوا بادشاہ کو لیکر خیمے مین اور بٹھایا اُسکو اور حکم دیا غلامون اور لونڈیون کو بکریان ذبح کرنے اور کھانا پکانے کا راوی کہتا ہی کہ اُسی وقت لشکر اور غلام بادشاہ کے بھی اُس کے پیچھے آپہونچے پس اُتارا اُنکو ابو ثوب نے اور جب تیار ہوا کھانا تو لائے گئے بڑے کانسے بھرے ہوے گوشت اور ہر طرح کے کھانون سے راوی کہتا ہی کہ بادشاہ اور اُسکے لوگون نے تین دن ابو ثوب کے نزدیک توقف کیا پس جب چوتھا دن ہوا چلا بادشاہ مع اپنے ہمراہیون کے بارادہ مصر کے پس سوار ہوا ابو ثوب بھی اُسکے ساتھ اور برابر بادشاہ کے ساتھ تھا تا اینکہ قسم دلائی اور پھیر دیا اُسکو بادشاہ نے بعد اُسکے کہ اچھی تعریف کی اُسکی اور وعدہ کیا ہر طرح کی نیکی کا اُسکے ساتھ اور چلا مقوقس بادشاہ تا اینکہ داخل ہوا مصر مین اور بیٹھا تخت سلطنت پر پس اُسی وقت حکم کیا اُسنے اپنے وزیر کو کہ لکھدیوے ابی ثوب کو ولایت تنیس اور اُسکے متعلقات کی اور روانہ کیا اُسکے واسطے ساتھ فرمان کے خلعتون اور غلامون کو پس جب پہونچا فرمان بادشاہ کا اور خلعتین اور غلام ابی ثوب کو خوش ہوا اور قبول کیا اُسنے اُس زمین کو اور روانہ ہوا مع اپنے لڑکے بالون اور یگانون کے بجانب قرمہ کے اور سوار ہوا وہان سے کشتیون مین اور گیا تنیس کو پس جب قرار پکڑا اُسنے اپنی ولایت مین بھیجا اُسنے لوگون کو واسطے لانے اپنے بھائیون اور باقی قوم کے اور آئے وہ لوگ اُسکے پاس پس حاکم کیا اُسنے اپنے بھائی ابا معینا کو جزیرہ صدف پر اور حاکم کیا اپنے بیٹے مضاض کو زیو پر اور حاکم کیا اپنے غلام قنیا کو ابالاج پر راوی کہتا ہی

که قرار پکڑا حکومت پر ابو ثوب نے اور بھٹک گیا اور مغرور ہو گیا وہ اور گذری مدت اس حال مین تا اینکه آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصر مین اور رہا حال بادشاہ کا اُس طرح پر جیسا کہ بیان کیا ہم نے مارا جانا اُسکا اُسکے بیٹے ارسطولیس کے ہاتھ سے اور کیفیت اُسکے ہلاک ہونے کی پس جب پہونچی یہ خبر ابو ثوب کو روکا اُسنے اُس محصول کو جو مقوقس کے بیٹے ارسطولیس کے پاس بھیجا تھا اور دیکھا اُسنے اپنے کو ایک ایسے جزیرہ مین کہ باز رکھتا تھا اُسکو جو پہونچے اُس تک آدمیون سے اور پناہ مین رکھا اپنے تئین اُسی جزیرہ مین پس جب مالک ہو گئے مسلمان مصر اور اسکندریہ اور اُسکے اطراف کے شہرون اور دمیاط کے اور مسلمان ہو گیا ہامرگ اور داولاد اور فوج اُسکی روانہ ہوئے شطا اور غلام اُسکے اور یزید بن عامر بطور ایلچی کے بجانب ابو ثوب کے پس جب داخل ہوئے وہ لوگ وہان اور ٹھہرے اُسکے سامنے اور دیکھا اُنکو ابو ثوب نے تو ظاہر کیا اُسنے غرور اور تکبر کو اور نہین اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو اُنکی طرف اور کسی کو اُسکے حجاب سے جرأت اس امر کی نہوئی کہ اُن لوگون کو اجازت بیٹھنے کی دیوے پس جب دیکھا یزید بن عامر نے یہ حال پڑھا اُنھون نے یہ کلام اللہ تعالی کا ان الارض[1] للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین پھر بیٹھ گئے وہ اور بیٹھے اُنکے پہلو مین شطا اور دیکھا یزید نے تخت ابی ثوب کو تو وہ سونے کا تھا اور اُس مین تصویر ایک درخت خرمے کی اور اُس درخت کے نیچے تصویر مریم کی تھی اور مسیح عیسیٰ اُنکی گود مین تھے پس پڑھا یزید رضی اللہ عنہ نے کلام اللہ تعالے کا فناداہا[2] من تحتہا الا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریا وہزی الیک بجذع النخلة تساقط علیک رطبا جنیا فکلی واشربی وقری عینا اور برابر پڑھتے رہے یزید ان آیات کو اس آیت تک انی[3] عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیا وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا پس جب سُنا ابو ثوب نے یزید بن عامر کو یہ آیات پڑھتے ہوے بدل گیا رنگ اُسکا اور بہت برہم ہوا پس جب فارغ ہوے یزید پڑھنے آیات سے متوجہ ہوا ابو ثوب اُنکی طرف اور کہا اُن سے غضب اور غصے سے کہ یہ کیا کلام ہے جو تم نے کہا یزید نے کہا کہ یہ کلام اللہ غالب اور بزرگ کا ہے کہ اُتارا ہے اُسنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ نہین مٹین گے عجائبات اُسکے اور نہ بدلین گے

[1] ترجمہ زمین ہے اللہ کی اُس کا وارث کرتا جسکو چاہے اپنے بندون مین اور آخر بھلا ہے ڈر والون کا ۱۲

[2] ترجمہ پھر آواز دی اُسکو اُس کے نیچے سے کہ غم نہ کھا کر دیا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ اور ہلا اپنی طرف کھجور کی جڑ اُس سے گرینگی تجھ پر کھجورین پکی اب کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ ۱۲

[3] ترجمہ مین بندہ ہون اللہ کا مجھکو اُس نے کتاب دی ہے اور مجھکو نبی کیا اور بنایا مجھکو برکت والا جہان مین ہون اور تاکید کی مجھکو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک مین رہون جیتا اور سلوک والا اپنی ماں سے اور نہین بنایا مجھکو زبردست بدبخت اور سلام ہے مجھ پر جس دن مین پیدا ہوا اور جس دن مرون اور جس دن اُٹھ کھڑا ہون جی کر ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے علیہ

کلمات اُسکے اور نہ مثل ہوگا اُسکی آیات کا ابو ثوب نے کہا کہ جو تم نے ذکر کیا اُسکے کیا معنی ہین یزید نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ جو خبر دی ہی اللہ غالب اور بزرگ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ معلوم کیا عیسیٰؑ نے حق کو اور حق کلام کیا اُنھون نے اپنی ذات پر اس طرح سے کہ وہ بندہ اللہ کے ہین نہین ہین بیٹے اللہ واحد اور پاک کے اور جو اُنھون نے یہ کہا کہ اوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ تو مطلب اُن کا یہ ہی کہ مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بندگی اللہ اور اُسکی فرمانبرداری کے مثل ہم لوگون کے اور نماز پڑھتا ہون مین واسطے اپنے پروردگار کے اور یہ کہ ہی میرے مال مین حق اللہ تعالیٰ کا اور معنی اُنکے اس کلام کے

والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیًا یہ ہین کہ عیسیٰؑ نے آگاہ کیا لوگون کو اس امر سے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین نہین استحقاق رکھتے ہین معبود ہونے کا اور جو کوئی مریگا اُسکے واسطے کوئی بزرگی اور بڑائی نہین ہی اور معنی اس قول کے ابعث حیا یہ ہین کہ آگاہ کرتے ہین عیسیٰ لوگون کو اس امر سے کہ عیسیٰؑ اور وہ سب اُٹھائے جائینگے روز قیامت کے جو دن افسوس اور پشیمانی کا ہوگا اور اگر ہوتے وہ دونون معبود تو نہین ہوتین اُن دونون کے واسطے خواہشین اور پڑجانا خلاف دونون کے بیچ مین ولیکن دیکھ اور فکر کر تو ای مرد اس امر مین کہ دیکھتا ہی تو حکمت کو کہ نہین بگڑتی ہی اور وہ اللہ کی وحدانیت پر گواہ ہی پس جب سُنا ابو ثوب نے کلام یزید بن عامر کا متوجہ ہوا اُنکی طرف اور کہا کہ بہ تحقیق تمنے جنگل مارا اور بھروسا کیا ساتھ جھوٹی باتون کے اور ڈوبے تم لوگ دریاے گمراہی مین پس کہا یزید بن عامر نے کہ اللہ خوب جانتا ہی اُسکو جو سرگردان ہی جنگل مارا اور بُرائی مین شریک کرنے والا ہی ساتھ بادشاہ برتر کے اللہ ایسا قدرت رکھنے والا ہی کہ نہ آسمان اُس پر سایہ کر سکتا ہی اور نہ زمین اُسکا بوجھ اُٹھا سکتی ہی اور نہ رات اُسکو تاریک کر سکتی ہی اور نہ دن اُسکو چھپا سکتا ہی اور نہ کوئی روشنی اُس پر غالب ہو سکتی ہی اور نہ کوئی تاریکی اُسکو چھپا سکتی ہی اور کوئی بادشاہ اُسکو مغلوب نہین کر سکتا ہے اور کوئی زمانہ اُسکو بدل نہین سکتا ہی اور ہر ساعت اُسکو ایک دھندھا ہی آیا نہین ہی تمکو سوجھ آیا نہین ہی تم مین کوئی ایسا جو دیکھے اور عبرت حاصل کرے اور فکر کرے بادشاہ قہار کی قدرت مین آیا نہین ہی کوئی تم مین ایسا کہ نصیحت کرے اپنے نفس کو بسبب جانے دن روشن اور آنے رات تاریک کے آیا نہین ہو سکتا ہی تم سے کہ واحد جانو تم اللہ کو اور عبادت کرو اُسکی اور پاک جانو اُسکو شرکت سے اور اقرار کرو اُسکی یکتائی کا آیا نہین سُنا تم نے کلام اُس شخص کا جس کی تم لوگ عبادت کرتے ہو اور اشارہ کرتے ہو اُسکی طرف اور تعظیم کرتے ہو اُسکی یعنی کلام عیسیٰؑ ابن مریم کا کہ اقرار کیا اُنھون نے اللہ کی وحدانیت اور معبودیت کا اور کہا کہ مین بندہ اللہ کا ہون اور بشارت دی عیسیٰؑ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبل مبعوث ہونے کے اور آگاہ کیا لوگون کو ساتھ بزرگی ہمارے نبی اور نزدیکی اُنکی اللہ برتر سے آیا نہین سُنا تمنے آپ کے معجزات کو اور وہ جو کچھ ظاہر کیا اپنے حق کو اپنے معجزات اور نشانیون

اور دلیلون سے آیا نہین ڈو ٹکڑے ہوا چاند اُنکے واسطے آیا نہین بات کی اُن سے سوسمار اور پتھر نے آیا نہین مخاطب ہوا اُن سے اونٹ اور درخت آیا نہین ہین وہ اچھے گھر والے قبیلہ مضر بن **راوی** کہتا ہی کہ چپ رہ گیا ابو ثوب جواب دینے سے اور نہ رہی اُسکے واسطے کوئی چیز جسکے سبب سے وہ حجت اور دلیل کو اُٹھا دے مگر یہ کہ کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ پہونچے ہین ہمکو وہ سب کام جو تمھارے نبی نے کہا تھا لیکن تھا وہ جادو قدیم سے چلا آتا اور اگر یہ گفتگو تمھاری سچ ہی پس دعا کرو تم اللہ سے اور وسیلہ گردانو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات پر کہ برساوے اللہ پانی پس اگر برسے گا پانی تو جانین گے ہم کہ کلام تمھارا حق ہی اُس مین کوئی شک نہین ہی اور ایمان لاوینگے ہم ساتھ اللہ برتر کے اور تصدیق کرینگے ہم رسالت محمدؐ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزید بن عامر نے کہا کہ اللہ غالب اور بزرگ قادر ہی اس بات پر جو تونے کہی وانّ اللہ علی کل شیٔ قدیر اور بندہ نیک خالص جب دعا کرتا ہی اللہ تعالیٰ سے تو اللہ قبول کرتا ہی اُسکی دعا کو اور اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پھر اُٹھ کھڑے ہوئے یزید بن عامر اور نکلے ابی ثوب کی مجلس سے پس کہا اُن سے ابو ثوب نے کہ کہان تک جاؤگے ای یزید اُنھون نے کہا کہ دعا کرونگا مین اللہ سے ایسا اللہ کہ اگر چاہے تو اُتارے تمھارے اوپر عذاب کو آسمان سے پھر پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالےٰ کا

بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم فمن یھدی من اضل اللہ ومالھم من نٰصرین ۔

راوی نے بسلسلۂ راویون کے وقاص بن جبیر سے روایت کی ہی کہ نہین طلب کیا ابو ثوب نے پانی کو اور اسی قدر پر کفایت کی مگر اس وجہ سے کہ اُسکی ایک زراعت تھی فاصلے پر دریاے نیل سے پس نہین قدرت رکھتا تھا وہ اُسکے سینچنے کی اور نہین پہونچ سکتا تھا وہان تک پانی اور نہین سینچی جاتی تھی وہ مگر آسمان کے پانی سے اسواسطے کہ ابو ثوب نے اُس کھیتی کے واسطے گڑھے اور تالاب بنائے تھے کہ یکجا ہوتا تھا اُن مین پانی باران کا اس قدر کہ کفایت کرتا تھا اُس زراعت کو ایک سال سے دوسرے سال تک پس جب موقوف ہو جاتا تھا برسنا پانی کا گرمیون کے دنون مین تو سینچتا تھا وہ اس زراعت کو اُن تالابون سے اور اُس سے کھیتی کو قوت ہوتی تھی اور لگائے تھے اُسنے درخت سب پھلون کے اور اس سال مین کہ آئے تھے یزید بن عامر ابو ثوب کے پاس روکا تھا اللہ تعالیٰ نے پانی کو جاڑون کے دنون مین اور چُک گیا تھا وہ پانی جو تالابون مین یکجا تھا اور پیاسی ہوئی تھی کھیتی اور قریب بہ خشکی پہونچی تھی گرمیون مین اور ابو ثوب بہت محتاج تھا پانی کا اُسوقت مین کہ یزید بن عامر اُسکے پاس آئے تھے اور گذرا حال اُن دونون کا وہ جو بیان کیا ہمنے اور طلب کیا ابو ثوب نے یزید سے پانی برسنے کو حالانکہ وہ زمانہ برسات کا نہ تھا پس کہا یزید نے کہ اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی پھر نکلے یزید اور قصد کیا دریا کا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر بلند کیا اپنے سر کو آسمان کی طرف او

سطر ۱۲ کوئی نہین اُٹھا بھاگا اور جسکو اُٹھادے کون پہچاوے ابی جادو ۷ الصاف ۸ ابو ثوب ۱۷ بخشالائے ۱۸ ابجز قدرت تحقیق اللہ ۱۹

کشادہ کردیا دونون ہتھیلیون کو اور دعا مانگی اِن الفاظ سے اللّٰھم انک قد امرتنا بالدعاء ووعدتنا بالاجابة وانت اصدق القائلین اذ تقول واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان وقد دعوتک کما امرتنی فاستجب کما وعدت یا ذا المعروف الذی لا ینقضی ابدا ولا یحصیہ غیرک احدًا اسقنا غیثک بحق محمد ن المصطفٰی واٰلہ الشرفا واصحابہ اھل الوفاء انک علٰی کل شئ قدیر وقاص بن جبیر نے بیان کیا ہے کہ مجھکو ثقات سے یہ حال معلوم ہوا ہے کہ یزید بن عامر دعا کرتے تھے کہ اُسی وقت اونچی ہوئی بدلی زمین آسمان کے بیچ مین اور ٹھہری وہ مثل ٹھہرنے شخص عاجزی اور فروتنی کرنے والے کے اور بلند ہوئی مثل بازو چلنے والے تیز کے اور پھیل گئی اور اور آپس مین مل گئی اور رعد حملہ کرتا تھا اُس پر مثل حملے شخص غضبناک کے اور رعد اُسکو ساتھ آواز برق کے مارتا تھا اور ڈپٹتا تھا مثل ڈپٹنے شیر غضبناک کے اور وہ اُسکو ساتھ آواز برق کے مارتا اور چلاتا تھا اور طرح طرح کی آواز کرتا تھا اُس پر اور بدلی اللہ کی آسمان قدرت پر بحالت فرمانبرداری کے چلتی تھی اور اللہ قادر نے مقرر کیا تھا بدلی پر فرشتگان رحمت کو دران حالیکہ باندھے تھے وہ کمرون مین پٹکے خدمتگزاری کے چلاتے تھے وہ بدلی کو ساتھ خزانون رحمت اللہ کے کھینچتے تھے اُسکو مہار قدرت سے ساتھ ہاتھون اُسکے دبدبے اور حملے کے اور بدلی رکھے ہوے تھی بازو اطاعت کے موافق منطوق یسبح الرعد بحمدہ والملائکة من خیفتہ اور بدلی چلتی تھی مثل چلنے تیز رو کے اور جلدی کرتی تھی مثل جلدی ڈرنے والے کے اور رعد تسبیح کرتا تھا مثل تسبیح اُس شخص کے جو سجدہ کرتا ہی واسطے بزرگی اللہ کے فتری الودق یخرج من خلالہ پس جب سیراب اور پوری ہوئی وہ اور باربردار ہوئی ساتھ پانی کے اور کشادہ ہوئی زمین آسمان کے بیچ مین اور پھیل گئی اور رعد چلاتا تھا اُسکو اور برق مارتی تھی اُسکو ساتھ آواز اپنی چمک کے اور چمکتی تھی اُسکے درمیان سے چلی بدلی پر ہواے قدرت اللہ کی دران حالیکہ پھیلی تھی وہ ہوا درمیان درمیان ہاتھون اُسکی رحمت کے تو اُس وقت کُھل گئے پٹ اُسکے دروازون کے اور اُٹھ گیا پردہ اُسکے پانی کا پس روئی وہ ساتھ آنسوا نپے پانی کے جُدائی اپنے خزانہ پر اور پے درپے روان کیا زمین پر صاف پانی اپنے آنسوؤن کا پس خوش ہوئی زمین وقت اُترنے اُسکے پانی کے اور آراستہ کیا پانی نے لڑی پھولون کی بیچ گردن اُسکے وجود کے پس نکالا زمین نے اپنی پونجی جمع کی ہوئی سبزے کی ازروے خوشی اور بشارت کے ساتھ رحمت اپنے پروردگار کے اور پکارا پکارنے والی قدرت نے یہ اُتراے

۴ ترجمہ اے اللہ بیشک تو نے حکم کیا ہمکو ساتھ دعا کے اور وعدہ کیا تو نے قبول کرنے کا اور تو بڑا سچا ہے کہنے والون مین اس لیے کہ فرماتا ہے جب پوچھین تجھ سے بندے میرے مجھکو تو مین نزدیک ہون قبول کرتا ہون پکار پکارنے والے کی جب وقت مجھکو پکارتا ہے اور بیشک پکارا مین نے تجھکو جس طرح کہ حکم کیا تو نے مجھکو ۔۔۔ ترجمہ آیت ۔۔۔ [illegible]

ترجمہ تسبیح کرتا ہے رعد ساتھ حمد اُسکی کے اور فرشتے اُسکے ڈر سے ۱۲ ترجمہ پس دیکھتا ہے تو مینہ کو نکلتا ہے بیچ سے اُسکے ۱۲ [illegible]

آثار رحمۃ اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا راوی نے بیان کیا ہی کہ برسا پانی دران حالیکہ برستا رہا وہ پانی دن اور تمام رات تک تا اینکہ سیراب ہوگئی زمین اُنکی اور بھر گئے تالاب اُنکے پس جب ہوا دوسرا دن آئے یزید بن عامر ابی ثوب کی مجلس مین اور کہا اُس سے کہ کیونکر دیکھی تو نے صنعت اللہ صانع کی جو ذمہ دار ہی بندون کی روزی کا پس ہنسا ابو ثوب اور کہا اُسنے کہ یہ جادو تمھارا عقیم[1] ہی اور مکر تمھارا برا ہی اور جادو اس سے زیادہ کام کرتا ہی پس کہا اُس سے یزید نے کہ رحمت نہین ہوتی ہی مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ وہ نیکو کار اور قبول کرنیوالا توبہ کا ہی اور قسم دلائی مین نے اُسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس قبول کی اُسنے دعا میری پس رہ گیا ابو ثوب پھیرنے جواب سے جب کہ دیکھی اُسنے قدرت اللہ غالب اور بزرگ کی برسنے پانی اور ظاہر ہونے برکت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا اُس نے کہ اب ظاہر ہوا مجھکو حق اور ثابت ہو گئی مجھکو یہ بات کہ دین تمھارا حق اور کلام تمھارا راست ہی اور مین ایمان لاتا ہون ساتھ اللہ کے تصدیق کرتا ہون رسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر کہا ابو ثوب نے کہ مین چاہتا ہون کہ عرض کرون مین اسلام کو اپنے جزیرے کے لوگون اور اپنے اہل وعیال اور اپنے ساتھیون پر اور رکھو ڈالون مین کنیسون کو اور بناؤن مین مسجدون کو اور حکم کرون مین نیک کامون کا اور منع کرون مین بد کامون سے پس کہا یزید بن عامر نے کہ اگر تو ایسا کریگا تو راہ نیک پر ہوگا اور اگر نفاق اور خلاف کریگا تو اللہ تیری گھات مین ہی پھر نکلے یزید اور شطا اور غلام اُسکے ابو ثوب کے پاس سے اور پھر آئے ہامرگ حاکم دمیاط کے پاس اور بیان کیا حال ابو ثوب کا پس کہا ہامرگ نے کہ قسم ہی خدا کی مکر اور فریب کیا اُسنے تمھارے ساتھ اور چلایا تم پر تیر اپنے مکر کا پس کہا یزید نے[2] ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے دن نہین گذرے تھے کہ پہونچی مسلمانون کو یہ خبر کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی لشکرون کو تمام جزیرون کو سمنہ اور ابی مینا اور ابی سلوی سے اور وہ بعد چند روز کے مسلمانون کے پاس ہوگا پس جب سُنا ہامرگ نے یہ حال کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ مدد طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اور بھروسا کرتے ہین ہم اُس پر اور جو کوئی لڑیگا ہم سے لڑینگے ہم اُس سے اور بھیجا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا کو بجانب برلس اور دمیرہ اور اشمون اور اُن شہرون کے جو اُسکے قبضے مین تھے دران حالیکہ بُلاتا تھا اُنکو طرف جہاد کے پس آئی قوم اُسکے پاس ہر جگہ سے مع اپنے لوگون اور سامان کے اور کھڑے کیے اُنھون نے خیمے اپنے قریب پورب اور قبلہ کے رخ دمیاط کے اور لکھا مسلمانون نے کل حال عمرو بن العاص کو اور یہ کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی جماعتون کو اور وہ ارادہ ہماری طرف کا رکھتا ہی پس کمک کرو تم ہماری ساتھ لوگون کے دلیران مسلمین سے پس جب پہونچا

---

[1] عقیم لغوی معنی اُس کے نازائیدہ ہین یعنے اُس کا کوئی نتیجہ نہین ہے ۱۲ [2] ترجمہ اور فریب کیا اُن کافرون نے اور فریب کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤن سب سے بہتر ہے ۱۲

خط عمرو بن العاص کو اور پڑھا اُسکو روانہ کیا اُنھون نے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ کو مع ایک ہزار سوار کے بادیہ اعراب اور وادی القری سے اور حکم کیا اُنکو روانگی دمیاط کا راوی نے بیان کیا ہی کہ حال ابو ثوب کا یہ ہوا کہ جب یکجا ہوئین اُسکے پاس جماعتین تو جائزہ لیا اُنکا باہر تنیس کے اور وہ بیس ہزار پیدل اور پانچسو سوار قبط اور عرب تنصرہ سے تھے اور نکلا اُنکو ساتھ لیکر کشتیون مین اور چلے وہ تا اینکہ نزدیک دمیاط کے پہونچے اور اُترے مسلمانون کے مقابلے مین اور صف بندی کر کے ارادہ کیا لڑائی کا اور مقابل ہوے دونون لشکر پس پہلے جو نکلا مسلمانون کے لشکر سے وہ شطا ابن ہامرک تھے پس نکلے وہ اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا دشمنون پر پس مار ڈالا لوگون کو اور زمین پر گرا دیا دلیرون کو اس واسطے کہ اُنھون نے مول لیا تھا ایمان کو بعوض اپنی جان کے اور کھل گیا تھا واسطے اسلام کے سینہ اُنکا اور مشتاق تھے وہ گھر سلامتی یعنی بہشت کے اور یہ امر اُسوقت تھا کہ ظاہر ہوئے اُنکو یہ انوار اور کھولے گئے اُنکے واسطے دروازے اُنکے دل کے ساتھ معرفت کے اور برابر لڑتے رہے وہ باقی دن تک تا اینکہ آئی تاریکی رات کی اور پھرے وہ قبطیون کی لڑائی سے طرف نماز اور شب بیداری ساتھ کھڑے رہنے کے پس بہت رات تک کھڑے رہے قدمون کے بل بیچ خدمت بادشاہ جاننے والے پوشیدگیون کے بحالت خوف اور شرمندگی کے سر جھکائے ہوے بحالت مین پروردگار غالب اور بزرگ سے پس جب آدھی رات ہوئی اور سہیل ستارے نے طلوع کیا سو گئے وہ پہلو کے بل پس جب ہوا وقت تاریکی کا اور نزدیک ہوئی صبح اور پراگندہ ہوئی روشنی صبح کی بیدار ہوے شطا دران حالیکہ وہ روتے تھے پس کہا اُن سے اُنکے باپ نے کہ ای میرے بیٹے کس چیز نے رُلایا ہی تم کو اُنھون نے کہا کہ دیکھی مین نے خواب مین وہ چیز جو کبھی نہین دیکھی اور سُنی مین نے وہ چیز جو کبھی نہین سُنی تھی اور دُنیا مجھ سے چھوٹتی ہی پس کہا اُن سے اُنکے باپ نے کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس کلام سے اور شاید کہ یہ خواب پریشان ہی پس کہا شطا نے کہ قسم ہی خدا کی یہ خواب پریشان نہین ہی ولیکن یہ قرب اور نزدیکی ہی بادشاہ علام الغیوب سے جسنے کہ جاری کیا قلمون کو اور پیدا کیا روشنی اور تاریکی کو اور بھیجا محمد سید الانام کو بجانب خلائق کے ساتھ راہ و روش اسلام کے اور مین نے دیکھا ہی خواب مین کہ گویا دروازے آسمان کھولے گئے اور روشنی ہدایت کی بلند ہوئی اور چمکتی ہی پس دیکھا مین نے فرشتگان آسمان دُنیا کو اس حال مین کہ بعض اُن مین کے سجدہ مین ہین کہ نہین کھڑے ہوتے اور بعض رکوع مین ہین کہ نہین سیدھے ہوتے اور بعض اُن مین کے کھڑے ہین کہ نہین بیٹھتے اور وہ سب اللہ کے خوف سے روتے ہین کہ نہین خشک ہوتی ہین آنکھین اُنکی اور اسی طرح پر دیکھا مین نے ایک آسمان کو بعد ایک کے ساتوین آسمان تک پھر دیکھا مین نے ساتوین آسمان مین ایک گنبد زمرد سبز کا جس مین قندیلین سفید موتی کی ہین کہ وہ چمکتی ہین ساتھ روشنی کے اور روشن ہین بدون آگ کے

اور اُس گنبد مین چالیس۴۰ حورین ہین جو ایسی پوشاک پہنے ہین کہ نہین دیکھا مین نے مثل اُسکے اور نہ مثل اُنکی شکلون کے اور چہرے اُنکے مثل انسان کے چہرون کے ہین لیکن نور اُنکا ماند کرتا ہی سورج کے نور کو اور اُنکے پانوٗن مین یاقوت سُرخ کی نعلین ہین کہ لپٹتی اور چلتی ہین وہ اُسکو پہنے ہوے فرش ریشمین اور نگارین اور رنگین پر اور پھرتی ہین سرور کے تختون پر پس پُکارا مجھکو ایک نے اُن مین سے اور وہ یہ کہتی تھی یا مفتون بدار الغرور اما لك ان تذكرنا وترغب فی قربنا اما علمت ان من اجلك خلقنا ربنا وجعل مهرنا منك الجهاد فما هذا الهجر والبعاد الفت الجفان فما هكذا صنع اهل الوفاء والآن فقد نفذت الميقات واقلت الساعات فليستيقظ من المنام وبادر الى الرحيل واقصد دار السلام وارفع راسك ترى ما اعد الله تعالى لقوام الليل وصوام النهار والمجاهدين الابرار پس بلند کیا مین نے اپنے سر کو تو دیکھا مین نے بہت گنبدون کو لٹکے ہوے جن کی نہایت نہین موافق شمار تارون اور قطرات باران کے ہر گنبد مین حورین ہین مثل اُنکے جو مین نے پہلے گنبد مین دیکھا تھا اور وہ اچھی پوشاک اور زیور پہنے ہین اور نور اُنکا چمکتا ہی پس ظاہر اور سامنے میرے ہوئی ایک حور اُن مین سے کہ اگر ظاہر ہو وہ اہل دنیا پر تو بے نیاز ہو جاوین اہل دنیا بسبب اُسکی روشنی کے سورج اور چاند سے اور وہ یہ اشعار پڑھتی تھی اشعار

انت یا مفتون ما ترح فی بحر المنام
تو ای مبتلا و فریفتہ کب تک کوشش کرے گا دریاے خواب غفلت مین

فدع السهو وبادر مثل فعل المستهام
پس چھوڑ تو آرام و راحت کو اور جلدی کر تو کام مین مانند آرزومند عاجز کے

واشنح الدمع علے ما سلفته
اور بہا تو آنسو اُسپر جو گذارا تو نے پہلے

واهل ولا تلو علے عدل الملام
اور ہو اشتر اور نہو بچہ شتر لدا ہوا بار ملامت سے

ايها اللائم دعنی لست اصغی الملام
اور کہہ تو کہ ای ملامت کنندہ چھوڑ مجھکو نہ سُنونگا مین ملامت کو

اننی اطلب ملكا نيله صعب المرام
اسواسطے کہ مین خواہش رکھتا ہون ایسے ملک کی کہ پہونچنا اُسکا دشوار کام ہے۔

فی جنان الخلد والفردوس فی دار السلام
وہ ملک ہی بیچ باغ بہشت کے اور خواہش رکھتا ہون مین باغ کی بہشت مین

وعروسا فاقت الشمس مع بدر التمام
اور خواہش رکھتا ہون مین زن نو خواستہ یعنی حور بہشتی کی جو ہی مرتبے مین زیادہ سورج اور پورے چاند سے

طرفها اشرق بالخط مشبها بالسهام
آنکھ اُسکی روشن ہی ساتھ ایسے خط شعاعی کے کہ روشن اور ظاہر کرتا ہو وہ سہام کو

ولها صدغ علے خد كنون تحت لام
اور موے بیچگان ہین اُسکے رخسارے پر مثل دائرہ حرف نون کے نیچے حرف لام کے

احسن الاتراب قدا فی اعتدال فی قوام
بہت اچھی ہی ہم سنون مین ازروے قد کے اعتدال اور راستی مین

مهرها من قام ليلا وهو يبكی فی الظلام
مہر اُسکا وہ ہی جو شب بیداری کرے اور روے تاریکی مین خدا کے خوف سے

يا امانی ورجائی وعمادی ومرام
ای آرزو میری اور اُمید میری اور ستون میرے اور مقصد میرے

فاستمع منی كلامی وتفكر فی النظام
سُن تو میری بات کو اور سوچ اور اندیشہ کر تو

وغدا بادر الی الحرب واضرب بالحسام
اور کل جلدی کر تو طرف لڑائی کے اور شمشیر زنی کر تو

ترجمہ
اے مبتلا گھر غرور کے کیا نہین ہو سکتا ہے تجھ سے کہ یاد کرے تو ہمکو اور خواہش کرے ہماری نزدیکی کی آیا نہین جانتا تو نے یہ امر کہ ہم سب ہی واسطے تیرے پیدا کیا ہمکو پروردگار نے اور مقرر کیا اس نے مہر ہمارا تجھ سے جہاد کو پس یہ کیا جدائی اور دوری ہی اور خوگر ہوئین دوستی کی آنکھین پس کیا ایسا ہی کرتے ہین وفا کے لوگ اور اب جاتا رہا وقت اور گذر گئین گھڑیان پس بیدار ہو تو خواب سے اور جلدی کر جانب کوچ کے اور قصد کر تو گھر سلامتی کے بہشت کا اور اُٹھا تو سر کو تاکہ دیکھے تو اُس چیز کو جو تیار کیا ہے اللہ تعالی نے واسطے کھڑے ہونے والون رات کے اور روزہ رکھنے والون دن کے اور مجاہدین نیک کے ۱۲

ف ۲ سہام بالضم جمع سہم بمعنی تاب شیطان [illegible] ست آن مانند تار عنکبوت [illegible] در ہنگام [illegible] گرد و بیست گرد ۱۲ منتہی الارب

فانت یا سیدی تجدنی بعد ترحال الظلام
بس تو ای سردار میرے پاوے گا مجھکو بعد دُور ہونے تاریکی کے۔

راوی نے **بیان** کیا ہی کہ جب سُنا ہامرگ نے وہ امر جو بیان کیا اُس سے اُسکے بیٹے شطا نے کیفیت خواب سے کہا اُسنے کہ ای میرے بیٹے جان تو کہ بعض خواب سچ ہوتے ہین اور بعض خواب پریشان ہوتے ہین پس نہ مشغول کر تو اپنے دلکو اُس چیز سے جو دیکھا تونے خواب سے شطا نے کہا کہ قسم ہی خدا کی ای باپ میرے یہ خواب پریشان نہین ہین بلکہ یہ بزرگیان ہین بادشاہ غیب دان کی اور نہین باقی رہی مجھکو ای میرے باپ کوئی اُمید دُنیا مین غرض کہ اسی طرح برابر روتے رہے شطا رات بھر اور عاجزی کرتے رہے اور کھڑے رہے نرمی اور فروتنی سے قدمون کے بل اور آنسو اُنکے جاری تھے پروردگار کے خوف سے تا اینکہ صبح ہوئی اور ظاہر ہوئی روشنی صبح کی اور سوار ہوے لوگ واسطے لڑائی کے اور چھوڑا شطا نے اپنے باپ اور گھروالون کو اور لیا اُنھون نے اپنا سامان لڑائی کا اور پہنا اپنے ہتھیارون کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر پس لپٹ گئے اُن سے باپ اُنکے اور کہا کہ ای میرے بیٹے قسم ہی تجھکو میرے حق کی کہ نہ بتلا کر تو مجھ کو اپنی جُدائی مین پس کہا شطا نے کہ چھوڑدو تم غصے کو کہ نزدیک آگیا زمانہ ملاقات دوستونکا پس اُسی وقت برپا ہوا ماتم اور جاری ہوے آنسو اور روان ہوا ایک چشمہ ہر آنکھ سے اور رخصت کیا ہامرگ نے اپنے بیٹے کو اور کہا کہ ای میرے بیٹے اگر ٹھیک ہو خواب تیرا اور کھرا کرے تو اپنے جیسے کو بہشت مین پس یاد کر تو ہمکو اچھے طریقۂ وفا سے اور عرض کر سلام میرا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو **راوی** کہتا ہی کہ نکلے شطا بجانب میدان لڑائی اور جاے نیزہ بازی اور شمشیر زنی کے اور گردا وایا اپنے گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والون کو پس نکلا اُنکی طرف ایک سوار ابی ثوب کے لشکر سے پس مار ڈالا اُسکو شطا نے اور نکلا دوسرا اور تیسرا پس مار ڈالا اُن دونون کو اور چوتھے اور پانچوین کو بھی قتل کیا اور برابر وہ جہاد اور کوشش کرتے رہے تا اینکہ مار ڈالا اُنھون نے بارہ سوارون کو ابی ثوب کے لشکر سے پس جب دیکھا ابی ثوب نے اُس معاملے کو جو شطا نے اُسکے سوارون کے ساتھ کیا نہ طاقت رہی اُسکو صبر کی غیر ازینکہ نکلا وہ بذات خود اور تھا وہ جوانمرد مشہور اور دلیران نامی سے پس جب برابر ہوا شطا کی لڑائی کے میدان مین کہا اُسنے کہ ای لڑکے کیونکر چھوڑدیا تونے دین راست اور تبعیت کی تونے ان عرب کی اور داخل ہوا تو اُنکے ساتھ دین اسلام مین بہ تحقیق کام کر گیا تجھ مین جادو قوم کا اور سزاوار خشم اور ملامت کا ہوا پھر بجانب دین صحیح ہمارے سید مسیح کے پس جب سُنا شطا نے کلام ابی ثوب کا خشمناک ہوے وہ اُسپر اور کہا کہ ای مردود حکم کرتا ہی تو مجھکو چھوڑدینے ایسے دین راست کا جس دین پر ابراہیم اور موسیٰ تھے اور بہ تحقیق ظاہر ہوئی مجھکو وہ چیز جو مہیا کی ہی اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے بڑی نیکی اور بہتری سے پس جب سُنا ابو ثوب نے کلام اُن کا غصے مین زیادہ اور حملہ کیا اُن پر اور بڑھایا اپنے نیزے کو اُنکی طرف پس پیش آئے شطا اُسکے سامنے ساتھ دل مضبوط اور قصد

روشن اور تلوار چمکنے والی کے اور سخت لڑائی لڑے وہ دونون اور مقابلہ کیا آپس مین دونون نے اپنے گھوڑون پر
اور برابر مشغول رہے مار دھاڑ سخت مین تین گھڑی تک تا اینکہ بلند ہوا دن اور اوپر آگیا اُن دونون کے
غبار اور تیزی پر ہوا آفتاب اور رنج دیا شطا کو پیاس نے اور جان لیا پروردگار نے یہ حال اُن کا
پس چاہا اللہ تعالیٰ نے کہ خوش کرے دل اپنے بندے شطا کا اور دکھاوے اُنکو وہ چیزین کہ جو
مہیا کی تھین اُنکے واسطے بزرگیون سے پس کھول دیا اُنکی بینائی کو پس دیکھا شطا نے اُس گنبد کو
جس کو خواب مین دیکھا تھا اور اُس حور کو جس نے اشعار پڑھے تھے اور اُسکے ہاتھ مین ایک کاسہ
جواہر کا بھرا آب کوثر سے تھا اور وہ یہ کہتی تھی یا شطا ہذا شراب من شربہ ما یسقے ولا یہرم ولا یسقم ولا
یموت ولا یبلی والساعۃ تصل الینا پس جب دیکھا شطا نے اس حال کو چلائے وہ اور کہا اللہ اکبر یہ
وہی چیز ہے جسکا وعدہ کیا تھا مجھ سے میرے پروردگار نے اور دکھلایا تھا مجھکو میرے خواب مین اور روئے شطا اور جاری
ہوے آنسو اُنکے اللہ غالب اور بزرگ کے خوف سے پس کہا ابی ثوب نے کہ کس سبب سے ہے رونا تمھارا شطا
نے کہا کہ مین نے ایسا ایسا کچھ دیکھا ہے پس ہنسا ابو ثوب اُنکے کلام سے اور حملہ کیا اُنپر اور لڑے وہ دونون بڑی لڑائی
پہلے مرتبے سے مگر یہ کہ ابو ثوب نے سبقت کی شطا پر اور حملہ کیا اُنپر اور مارا اُسنا اپنے چھوٹے نیزے کو اُنکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا
اُن کی پشت سے پس گر پڑے وہ زمین پر مُردہ ہو کر اور جلد لے گیا اللہ اُنکی روح کو طرف بہشت
کے راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا ہامرگ نے اپنے بیٹے کو مُردہ نہ رہا اُنکو صبر سواے اسکے کہ حملہ
کیا اُنھون نے اور اُنکے ہمراہیون نے ابو ثوب پر دران حالیکہ لڑنے لگین دونون جماعتین آپس مین
اور بلند ہوا شور تا اینکہ ہو گیا دن مثل تاریکی کے کثرت گرد و غبار سے اور واقع ہوئی ہزیمت ہامرگ
کے لشکر پر پس چلے وہ بجانب شہر پناہ دمیاط کے اور اُمید کی اُن مین دشمن خدا ابو ثوب نے اور گمان
کیا اُسنے کہ مسلمان اُسکے قبضے مین ہین کہ اُسی وقت آئی مسلمانون کے واسطے کشایش اور آئے اُنکی
طرف نشان مسلمین کے اور اُنکے نیچے دلیران موحدین اور پیشرو اُنکے ہلال بن اوس اور صفوان بن
ربیعہ تھے اور بلند کیا تھا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود بشیر اور نذیر پر
راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا ہامرگ نے کہ آئے مسلمان قوی ہو گیا دل اُن کا اور اُن کے اور
ساتھیون کا اور زیادہ ہوئی خوشی اُن کی اور بڑا حملہ کیا اُنھون نے ابو ثوب اور اُسکے ہمراہیون پر
اور کہا اُنھون نے کہ اے دشمنان خدا کے آ پہونچے تمھارے لیے راستی اور ایمان کے لوگ اور در آئی
ہلاکی تم مین اے بندگان صلیبون کے راوی کہتا ہے کہ حملہ کیا ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ نے
مع اپنے ہمراہیون کے کافرون پر اور مارا اُن مین شمشیر ہاے بران کو پس جب دیکھا ابو ثوب نے کہ
ناگہان در آئے اُس پر رعب نیک متحیر ہو گیا وہ پس اُسی حال مین کہ وہ اپنی حیرانی اور گمراہی مین تھا کہ

[illegible]

ملے اُسکو یزید بن عامر پس کہا یزید نے اُس سے کہ ای دشمن خدا اور دشمن اپنی جان کے آیا نہین نصیحت کی تھی مین نے تجھکو ساتھ آیات اللہ کے آیا نہین ظاہر ہوئی تھی تجھکو حقیقت اللہ کے دین کی اور دیکھین تھین تونے نشانیان اُسکی اور سُنی تھی تونے وہ چیز جو لائے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق سے اور یہ معجزات اُنکے ہین پھر جا پڑے یزید اُس پر ساتھ اپنے حملے کے اور قبضہ کر لیا اُسکی زرہ کے گردن بند پر اور کھینچا اور جُدا کر لیا اُسکو گھوڑے سے اور گرفتار کر لیا اور پچھلے اُسکو حالت ذلت مین اور پڑ گیا شور اس امر کا کہ اباثوب گرفتار ہو گیا پس گردن رکھی اُسکی قوم نے واسطے قضا و قدر کے پس بعض اُن مین سے لڑے تا اینکہ مارے گئے اور بعض اُن مین کے گرفتار ہو گئے اور کچھ بھاگ گئے شکست اُٹھا کر اور گرفتار ہو گیا حاکم ابو مینا اور ابو شقا اور حاکم درنا اور سینا کا اور غلبہ اور مدد دیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانون کو اور خوار کیا مشرکین کو اور آئے مسلمان ہامرگ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی بسبب سلامتی اور فتح کے اور تعزیت کی اُنکے بیٹے شطا کی پس کہا ہامرگ نے کہ اُمید مزدوری اور سلام کی رکھتا ہون مین اُسکے واسطے نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے اور صبر کیا مین نے ساتھ حکم اللہ برتر کے پس کہا اُن سے یزید بن عامر نے کہ بہ تحقیق بہشت مین کچھ ایسے درجے ہین کہ نہین پہونچ سکتے ہین اُن تک مگر صبر کرنے والے اور یہ قول اللہ برتر کا اُسکی کتاب بزرگ مین ہی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون راوی نے بیان کیا ہی کہ دفن کیا لوگون نے شطا کو اُنھین کپڑون مین جنکو وہ پہنے تھے اور اُن مسلمانون کو بھی دفن کیا جو شہید ہوے تھے اور اُترے مسلمان اپنے خیمون مین باقی دن تک اور رات کاٹی اُنھون نے پس جب صبح ہوئی آئے ہامرگ یزید بن عامر کے خیمے مین اور کہا کہ ای صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھا مین نے رات کے وقت اپنے بیٹے کو خواب مین کہ وہ اس گنبد مین ہین جسکو اُنھون نے خواب مین دیکھا تھا اور ایک حور اُنکے سامنے ہی پس کہا مین نے کہ ای میرے بیٹے اللہ تعالی نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا اُنھون نے کہا قبول کیا مجھکو اللہ تعالی نے اچھی طرح سے اور بخشش کی مجھ پر ساتھ بشارت اور عطیۂ بے مثل کے اور اُتارا مجھکو جوار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین راوی نے بیان کیا ہی کہ شہید ہوے شطا شب نصف شعبان کو پس کہا اللہ تعالے نے اُس رات کو بطور موسم کے پس نہین باقی رہا کوئی اور مسلمان اُس رات مین مگر یہ کہ زیارت کی اُنکی قبر کی راوی کہتا ہی کہ سامنے اپنے بُلایا بلال بن اوس نے اباثوب کو اور عرض کیا اسیر اسلام کو پس مسلمان ہو گیا وہ اور اسی طرح سب قیدیون کو بُلا کر اسلام عرض

ترجمہ: اور خوشخبری سنا ثابت رہنے والون کو کہ جب پہنچے اُن کو مصیبت کہین ہم اللہ کا مال ہین اور ہم کو اُسی کی طرف پھر جانا ایسے لوگ اُنھین پر شاباشین ہین اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر ۱۵ ج ۲ ر ۳

کیا اُن پر پس جس نے اسلام قبول کیا بزرگداشت کی اُنکی اور دعا دی اُسکو اور جس نے انکار کیا مسلمان ہونے سے ٹھہرایا اُسکو اداے جزیہ پر سال آیندہ سے پس داخل ہوے سب لوگ بہ سواری کشتیون کے تنیس مین اور جامع مسجد بنایا اُنکے کنیسون کو اور سب جزیرون مین ایسا ہی کچھ کیا اور نکالا ابو ثوب نے اپنے اور اپنے قوم کے مال سے خمس کو اور بھیجا اُسکو طرف سردار مسلمین عمرو بن العاص کے مع مال اُن لوگون کے جو مارے گئے حالت کفر مین راوی کہتا ہے کہ اُترے ہلال بن اوس ایک سُرخ ٹیلے پر جو باہر جزیرہ تنیس کے تھا بعد اسکے کہ فراغت پائی اُنھون نے اور جزیرون اور وہان کے لوگون سے پس جب اُترے ہلال بن اوس مع اپنے لشکر کے سُرخ ٹیلے پر ہامرگ نے کہا کہ اے سردار بے ڈر ہوگئے ہم ہر طرف سے لیکن ایک جگہہ سے ہمکو خوف باقی ہاہے پس کہا ہلال بن اوس نے کہ مین نہین جانتا ہون کہ باقی رہا ہو تمھارے واسطے کوئی دشمن جس کی طرف سے تم لوگ ڈرتے ہو لوگون نے کہا سچ ہے وہ لوگ قلعہ مدینہ کے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ تھا انکے قریب مین گذرگاہ تنیس پر قریب پورب اُسکے ایک قلعہ اور حاکم وہان کا صامت بن مرہ تھا آل مرداس سے پس جب ہلال بن اوس نے یہ حال سُنا روانہ ہوے اُسکی طرف بہ جمعیت تمام عرب ہمراہی اپنے اور لوگ اوس اور خزرج مین کے اور قصد کیا قلعہ کے محاصرہ کا پس قریب ورسامنے آکر دیکھا صامت بن مرہ نے مسلمانون کو کہ اُترے ہین وہ قلعہ پر اور ارادہ اُسکے محاصرہ کا رکھتے ہین پس متوجہ ہوا وہ اپنے ساتھیون کی طرف اور حکم کیا اُنکو تیر چلانے کا مسلمانون پر اور اُس قلعہ مین ایک ہزار تیر انداز تھے پس چلایا اُنھون نے ایک ہزار تیر ایک ہی ساتھ پس نام رکھا عرب نے اس قلعہ کا الف رامی اور ٹھہرے رہے ہلال بن اوس اُسپر بحالت محاصرہ کے بیس دن تک مگر نہ قادر ہوسکے اُس پر پس کہلا بھیجا اُنھون نے عمرو بن العاص کے پاس اور کمک طلب کی اُن سے پس روانہ کیا عمرو بن العاص نے اُنکی طرف مقداد بن اسود الکندی کو بجمعیت پانچسو سوار عرب اور تین ہزار قبطیون کے جو مسلمان ہوے تھے پس جب آئی کمک ساتھ مقداد کے اور اُترے وہ قلعہ پر اور ارادہ کیا اُنھون نے محاصرہ قلعہ اور لڑائی کا وہان کے لوگون سے اور دیکھا صامت بن مرہ نے اُن لوگون کے اُترنے اور اُنکی کوشش کو جانا اُسنے کہ اب کوئی مددگار اور کمک کرنے والا اُسکا باقی نہین ہے پس اُس حال مین مصالحہ کیا اُسنے مقداد سے چار ہزار دینار اور چار سو اونٹنی اور ایک ہزار بکری اور اس بات پر کہ مہلت دیوین اُسکو سال کے پورے ہونے تک پس اگر چاہے وہ تو اسلام قبول کرے ورنہ کوچ کر جاوے مع اپنے لڑکے بالون اور مال کے اور سپرد کر دیوے قلعہ کو پس منظور کیا اُسکو مقداد نے اور مصالحہ کیا اُس سے اور لیا اُس سے وہ چیز جس پر مصالحہ کیا اُسنے اور بھیجا مقداد نے مال کو پاس عمرو بن العاص کے اور کوچ کیا مقداد اور ہلال بن اوس نے ساتھ لشکر کے اور اُترے وہ بلقارہ پر اور تھا وہان ایک شخص عرب تنصرہ سے جس کا نام باقرین تھا پس مسلمان ہوا وہ مع اُن لوگون کے جو اُسکے نزدیک تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ کوچ کیا مسلمانون نے

فـ ذکر فتح قلعہ مدینہ اور بلقارہ کا بطور صلح کے ۱۲

فـ ذکر فتح قصر شیما اور دادہ اور ... کا بطور صلح کے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بجانب قصر مشیدہ کے اور اُسکو بھی صلح سے فتح کیا اور کوچ کیا اُنھون نے طرف دروازہ کے اور اُترے اُسپر پس مصالحہ کیا وہان کے لوگون نے جس چیز پر کہ متفق ہوے وہ سب اور کوچ کیا مسلمانون نے بجانب عریش کے پس اُسکو بھی صلح سے فتح کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ تعالیٰ نے بلاد شام کو ابو عبیدۃ بن الجراح اور خالد بن الولید اور تمام صحابہؓ کے ہاتھون پر اور فتح کیا اللہ تعالیٰ نے بلاد مصر اور اسکندریہ اور دمیاط اور اُن دونون کے شہرون اور جزائر کو عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عبد اللہ یوقنا اور اُنکے یگانون اور ہمراہیون کے ہاتھون پر اور یہ معاملہ آخر سنہ ۲۰ بیس ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقع ہوا اور خلافت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ساڑھے چار برس گذرے تھے تو لکھا عمرو بن العاص نے امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کو ایک خط مشتمل بر خوشخبری فتح اور اُس چیز کے جو پوری کی اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر مدد اور مال اور فتح سے اور روانہ کیا خط کو پس جب پہونچا خط خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور پڑھا اُنھون نے اُسکو بہت حمد اور ثنا کی خداے برتر کی اور شکر کیا اُسکا غالب ہونے مسلمانون اور ہلاکی مشرکین پر پھیر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ابو عبیدۃ بن الجراح کو حکم بھیجنے فوجون کا بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو کھولا اور پڑھا اُنھون نے خط کو اور جب سمجھے وہ اُس کے مطلب کو فرمانبرداری کی اُنھون نے حکم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی اور روانہ کیا لشکرون کو بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ ترجمۂ کتاب صداقت قباب جامع غزوات صحابۂ کرام **فتوح الشام** عن مرویات علامہ واقدی علیہ الرحمۃ مترجمۂ عالم نبیل فاضل جلیل الحبر الاعظم والشہیر المعظم مولوی **سید عنایت حسین** ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبد الجامع سیدنپوری ـ و ترجمۂ **فتوح المصر** مترجمۂ واقف اسرار فروع و اصول آئینۂ حقیقت نماے منقول و معقول مولوی **سید مہدی حسین** النقوی المداری السیدنپوری ابن منشی **محمد حسین** برادر **سید عنایت حسین** موصوف بخیر و خوبی تمام ہوا اور مطبع منشی **نولکشور لکھنؤ** مین بہ ایماے جناب منشی **بشن نرائن** صاحب مالک مطبع و باہتمام **کیسریداس سیٹھ** سپرنٹنڈنٹ مطبع بماہ ذیقعدہ **سنہ ۱۳۴۶** ہجری مطابق ماہ مئی **۱۹۲۸** عیسوی بحسن خوبی طبع ہوا ـ

فہرست کتاب غزوۂ عرب ترجمۂ فتوح عجم

بعون خلاق کون و مکان و فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

غزوۂ عرب

ترجمۂ اردو

فتح العجم

۱۹۲۸ء

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مزین بہ طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس وثنائے خداوند عالم اگر ذرات بحر و بر کو نجوم ہفت آسمان سے ضرب دیجئے تو حاصل ضرب سے بمراتب فزون ہی اور نعت و مدح سرور انبیا اگر دوات بحر قلزم سے بقلم اشجار کوہ دہامون کے املا کیجئے تو بمدارج زیادہ تر ہونگے اسی طرح زبان قاصر ہی اوصاف مین آل مصطفےٰ و اصحاب باصفا کے جنھون نے بھالون کی سوکھی لکڑیون سے پھل کھائے اور کھلائے اور اُنکے کلک خشک تیر ایسے تیز پر جمے تھے کہ شاہین پروازی سے مُرغ دل شکار کرتے تھے اپنی تیغ آبدار کے وہ وہ جوہر دکھائے کہ بڑے بڑے شناوران بحر شجاعت کو تلوار کے گھاٹ اُتار کر اقلیم روم و عجم قبضے مین لائے خم تمشیر چشمک ابروئے ہلال دور سپہر رشک بدر جمال اُن کی کمان تیر سے انگشت نما بسوے قوس سپہر اور لب سوفار سے گویا زہے قدرت خالق بحر و بر سلام اللہ علیہم الی یوم البعث والنشر اما بعد راقم ساکن شہر خموشان بشارت علی خان بن علی مردان خان بن مردان علی خان اسکنہما اللہ وایانا الجنان التماس کرتا ہی بعالی خدمات ارباب عزوشان کے کہ بعد ختم کتاب مغازی الصادقہ ترجمہ مغازی الرسول کے حسب ارشاد عالی جناب معلیٰ القاب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار خورشید اشتہار دامت حشمتہ ما اتصل اللیل والنہار ترجمہ فتوح عجم کا متن عربی سے بنام نہاد غزوۂ عرب کے کیا کہ اعداد حروف مسمیٰ سے تاریخ تالیف کی سال یک ہزار و دویست و نود نکلتی ہی ۱۲۹۰ صاحبان سیر خوش سیر سے داد خواہ ہون کہ سادہ بیانی اور محاورہ زبانی کو بچشم انصاف ملاحظہ فرمادین اور از راہ قدر دانی کے خطائے انسانی سے معاف رکھین اور واضح رہے کہ تمام دفاتر تواریخ مین سے

جو لطف سیر اس دفتر مین ہی وہ کسی کتاب مین نہین خصوص واقعات اقالیم فارس مین کیسے کیسے نوازل ممالک روم پر گذرے اور کیا کیا زوال ملک عجم پر آیا جو نہایت عبرت آگین وہم بصیرت افروز حسرت گزین ہین جیساکہ اسکے حسب حال شاعر نے کہا ہی **بیت** از نقش ونگار در و دیوار شکستہ ✣ آثار پدید ہست صنادید عجم را ✣ اب مین آغاز کرتا ہون وقایع بدایع روزگار بتوفیق خداوند کردگار

ذکر فتوح دیار بکر وارض ربیعہ

طریق عدنان بن یحیی الحارثی سے **روایت** ہی معجز الجونی سے اور دوسرے طریق سے مروی ہی ابن عمیر التیمی سے وہ ناقل ہی مہلب اور طلحہ سے یہ سب بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ جب حق سبحانہ وتعالی نے ملک شام پس فتح دی ہاتھ سے ابو عبیدہ عامر بن الجراح اور ہاتھ سے خالد بن الولید کے اور ملک مصر پر فیروزی بخشی نام سے عمرو بن العاص ابن وائل السہمی کے تو اُس وقت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ابو عبیدہ کو اس مضمون سے نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَيْكَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ الخ یعنے بندۂ خدا امیر المومنین عمر کی جانب سے عامر بن الجراح سالم ہو اور تم آگاہ ہو کہ مین حمد وثنا اس خدا کی کرتا ہون جس کے سوا کوئی معبود لائق بندگی کے نہین ہی اور درود بھیجتا ہون اُسکے نبی پر کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین وبعدازان واضح ہو کہ تمنے قتل کفار مین تہ دل سے کوشش کی اور اپنی جان لڑائی اور رضاے خدا مین بڑی سرگرمی اور عرق ریزی کی اور تمنے پیش خدا اپنے ایسے اچھے کامون کو پیشکش بھیجا ہی کہ روز پیشی تمھارے یعنی قیامت مین وہ تمھارے پیش آوینگے اور ہمنے کسی جنگ مین کسی روز کسی پیش آنے والے مرد مبارز کو نہین دیکھا کہ وہ تمھارے اداے فرض سے تم سے زیادہ ہو یعنے جو تم پر فرض تھا جیسا تم نے اُس کو ادا کیا ہمنے تمسے زیادہ کسی جنگ آور کو کسی معرکہ مین نہین دیکھا اور تمنے اپنے نبی کی سنت کو خوب قائم کیا اور راہ خدا مین جو حق جہاد وکوشش چاہیے تم اُسکو بخوبی بجالائے حق سبحانہ وتعالی ہم سے اور تم سے ان کامون کو قبول کرے اور ہماری وتمھاری مغفرت وآمرزش فرماوے غرضکہ جس وقت یہ نامہ ہمارا تمھارے مطالعہ مین درآوے تو فوراً سامان جنگ کا واسطے عیاض ابن غنم الاشعری کے مہیا کرو اور لشکر اُسکے ہمراہ کرکے طرف سرزمین ربیعہ اور دیار بکر کے روانہ کرو تو مجھکو حق تعالی سے اُمید ہی کہ وہ ان بلاد پر اُسکے ہاتھ سے فتح وظفر دیگا اور اُس کو خوب فہمائش کرو کہ اُمور ناشایستہ مین خوف خدا رکھے اور جہاد وکوشش باطاعت خدا بجالاوے اور اُمور جہاد مین کچھ تاخیر وتراخی نہ کرے اور سیرت مومنین مجاہدین کی تبعیت کرے اور حق تعالی نے سید المرسلین صلعم کو جس کام پر مامور کیا ہی اور ان پر نازل کیا ہی کہ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ یعنی ای نبی تو جہاد وقتال کر کفار ومنافقین سے تو اس امر کی اتباع کرے یعنے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے باقی سلام

ف: فتح ممالک عجم ۱۶ھ سے ۲۱ھ تک ہوئی

ف: ۱۔ امر عمر بن الخطاب رض کا عامر بن الجراح کو واسطے معین کرنے عیاض ابن غنم الاشعری کے سامان جنگ کر ۱۲

تم پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمۃ اللہ اور برکات خدا تم سب پر و بعد ازان ایک دوسرا نامہ بطور سند بنام عیاض بن غنم لکھا کہ ہم نے تم کو ولایت یعنی حکومت و سرداری دی تم ارض ربیعۂ فارس اور دیار بکر کو روانہ ہو راوی کہتا ہے کہ یہ نامہ بدست ساعدۃ بن القیس المرادی کے ابلاغ کیا اور سامان اُسکے زاد و راحلہ کا بیت المال سے کردیا اور حکم کیا کہ جلد جا پھر وہ روانہ ہوا تا آنکہ مقام طبریہ مین ابوعبیدہؓ کے پاس پہونچا اور نامہ امیر المومنین عمرؓ کا پیش کیا اور دوسرا نامہ عیاض بن غنم الاشعری کو حوالہ کیا جب ابوعبیدہؓ نے نامہ پڑھا تو کہا اطاعت خدا و امتثال امر امیر المومنین رضؓ بسر و چشم قبول ہے اور عیاض کو جہاد پر جانیکی تیاری کرا دی اور آٹھ ہزار آدمی کی جمعیت اُن کی ہمراہی کے لیے تیار کردی اُن مین دو ہزار صحابی تھے ازان جملہ خالد بن الولید تھے اور نعمان بن المنذر و ضرار بن الازور اور ابن سابق اور ضمرہ بن شحصل اور عمرو بن ربیعہ و ذوالانمار بن قیس اور حکم بن ہشام اور لبیع بن خلف اور طلحہ اور عامر بن بہرام اور مقداد بن الاسود اور عمار بن یاسر اور عبداللہ بن یوقنا اور یہ لوگ سب پاس ابوعبیدہؓ کے بعد فتح مصر شہر شوال سنہ ۲۶ بست و ششم ہجری مین آئے تھے چنانچہ عیاض بن غنم مقام طبریہ سے بجمعیت آٹھ ہزار مردم طرف جزیرہ کے روانہ ہوئے اور مقدمۃ الجیش یعنے سرخیل سہیل بن عدی تھے پس یہ لوگ برابر چلے گئے یہان تک کہ مقام بالس مین جا اُترے اور یہ وہ مقام ہے کہ خالد بن الولید نے اُسکو بصلح فتح کیا تھا وہان لشکر کا تو مقام ہوا اور سہیل بن عدی طرف رقہ کے روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو اُسکے قلعہ کے قریب خیمے کیے اور اس قلعہ کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصاریٰ تھا اور اس کا نام یوحنا تھا اور وہ صاحب راس العین کا تھا یعنے بادشاہ نصاریٰ کی طرف سے وہان کا حاکم تھا وہ آمادہ و مستعد بجنگ ہوا اور سامان قلعہ جمع کرنے لگا پھر جب اہل رقہ نے دیکھا کہ حاکم اُن کا تیاری اسباب جنگ و فراہمی سامان قلعہ مین مصروف ہے تو اُسوقت ایک دوسرے کے پاس مشورے کے واسطے گئے اور پھر سب جمع ہوکر بطریق کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے آپ کا یہ کیا ارادہ ہے یعنی یہ ارادہ خوب نہین ہے کہ تم درمیان اہل شام اور اہل عراق کے ہو یعنے یہ سب تابع اسلام ہین ان قومون کے مقابلہ مین تم مقام و مقاومت نہ کرسکوگے یعنے اُنکے سامنے ٹھہر نہ سکوگے راوی کہتا ہے پھر سب اہل رقہ باہم مشورہ کرکے پاس عیاض بن غنم مالک جیش کے بمقام بالس روانہ ہوئے اور صلح کی درخواست کی تب عیاض نے اُن سے مصالحہ قبول کرکے سہیل بن عدی کو حکم بھیجا کہ اُن سے جس امر پر اتفاق ہو مصالحہ کرلو و بعد ازان خود عیاض نے بھی مقام بالس سے طرف رقۃ البیضا کے کوچ کیا اور آئے چنانچہ اسی باب مین سہیل بن عدی نے یہ اشعار پڑھے

وَصَادَفْنَا الفُرَاتَ غَدَاةَ سِرْنَا	بِجُرْدِ الخَيْلِ وَالأَسَلِ الطِّوَالِ

أَخَذْنَا الرِّقَّةَ الْبَيْضَاءَ لَمَّا
سَنَقْصِدُ رَاسَ عَيْنٍ إِذْ رَأَيْنَا
فَنَحْنُ أُولُو الْبَقِيَّةِ وَالْمَعَالِي
إِلَى رَبِّ السَّمَاءِ دَنَا عُلُوًّا

رَأَيْنَا الشُّهْبَ لَوَّحَ بِاللَّيَالِي
غَدَا حَمْلَتِي مَعَ جَيْشِ الضَّلَالِ
وَنَحْنُ الصَّابِرُونَ بِكُلِّ حَالٍ
وَخَاطَبَهُ شِفَاهًا بِالْمَقَالِ

وَإِذْ عُجِمَتِ الْجَزِيرَةُ بَعْدَ خَفْضٍ
وَقَصَدَ سُهَيْلٌ إِمَامُ جَيْشِ صِدْقٍ
صِحَابَةُ أَحْمَدَ خَيْرِ الْمَوَالِي

وَقَدْ كَانَتْ تُخَوَّفُ بِالزَّوَالِ
وَيَقْتُلُ فِي الْبَطَارِقِ لَا يُبَالِي
رُقِيَّ الْعَلْيَاءِ وَالرُّتَبِ الْعَوَالِي

یعنے ہم فرات کو پہونچے جس روز ہم نے کوچ کیا اور ہمارے ہمراہ جید اور تیز رو گھوڑے ہین اور نیزہاے دراز بلند پھر ہمنے رقۃ البیضا کو جالیا جس وقت ہمنے تارون کو چمکتے ہوے ٹیلون پر دیکھا تھا یعنے ہنگام شام اس وقت تنگی وضغطہ مین پڑگیا جزیرہ باوجود وسعت عیش کے اور حال یہ کہ وہ جزیرہ خوف زوال وتباہی کا رکھتا تھا قریب تھا کہ ہم قصد راس العین کا کرتے اسلیے کہ کل صبح کو اُسنے یعنے اسکے بطریق نے ہمراہ اپنی فوج گمراہ کے ہمپر ارادہ حملے کا کیا تھا اور سہیل جو پیشوا لشکر راست روکا ہی ارادہ رکھتا تھا کہ سرداران نصاریٰ کو بیدریغ تہ تیغ کرے اور ہم لوگ اہل فضائل آبائی اور صاحب درجات عالیہ ہین اور ہم لوگ ہر حال مین صابر وشاکر ہین اصحاب محمدؐ بہترین یاران و دوست داران بلند ہونے والے مدارج برتری اور مراتب بزرگی کے ہین اور وہ محمدؐ وہ ہے جو عالی مرتبت سے مقرب ہی پروردگار ارض وسما کا اور حق تعالیٰ نے اس سے خطاب کرکے زبانی کلام کیا اور

واقدی رحمہ اللہ نے کہا جب رقۃ البیضا بطریق صلح کے فتح ہوا تب عیاض بن غنم نے وہان سے بقصد راس العین کے کوچ کی تیاری کی اوران روزون مالک جزیرہ کا بادشاہان روم مین سے ایک بادشاہ تھا جس کا نام شہریاض بن فریبون تھا اور جمعیت اسکے لشکر کی لاکھ آدمی کی تھی اور اُسکی عملداری مین تحت حکومت اسکے نصاریٰ عرب سے ہمراہ سلطان بن سارتہ التغلبی وہبیرہ کے تیئس۲۳ ہزار جوان تھے چنانچہ جس وقت جزیرہ والون کو اخبار فتح رقہ کی پہونچین اور یہ بھی خبران کو پہونچی کہ اہل اسلام ہمراہ عیاض بن غنم اور خالد اور مقداد کے ان پر قصد آنے کا رکھتے ہین تو وہ لوگ شہریاض بادشاہ کے پاس راس العین مین حاضر ہوے اور کہنے لگے ای بادشاہ ہوشیار ہو بہ تحقیق کہ اصحاب محمدؐ ہمارے دیار مین آگئے ہین اور ہماری طرف اُن کا قصد ہی اور مطلب اُس قوم کا یہ ہی کہ ہم اُنکے دین مین داخل ہون پس لازم ہی اے بادشاہ کہ آپ اپنے خیمے باہر نکالیے یعنے کوچ کیجیے اور فوج کشی کیجیے اور اُن سے بمقابلہ پیش آیئے اس مین ہمکو نفع ہو خواہ ضرر غرضکہ بادشاہ نے اس امر کو قبول کیا اور کہا مجھکو سوا ے اس بات کے کوئی اندیشہ نہین ہی کہ تم لوگ بھاگ جاؤگے تب اُنھون نے اپنے عیال خواہ خدم واموال کو رہاین مین یعنی گرو مین دیا یعنے اُدل دیا آخر بادشاہ نے اُن سے عہد واثق لیکر اسباب قلعہ درست کرنا شروع کیا اور خزانہ ومال خزانہ سے نکال کر تنخواہ سپاہ کی تقسیم کی اور قلعہ مین محفوظ رکھا اور قلعہ کی دیوارون پر نگہبان اور دیدبان مقرر کیے اور قلعہ کی خندقون کو گہرا اور چوڑا کھدوایا اور حکمنامے بطلب کمک بطرف بلاد جملین وکفرتوثا و دارا و ماردین ورہا وتل وزرت وسن وموزر کے ابلاغ کیے و بانتظار عیاض بن غنم کے بجاے خود قائم وقیام پذیر ہوا

عبداللہ بن اسلم نے بواسطہ عاصم بن عبداللہ و اسحاق بن اموی و یزید بن ابی حبیب کے راشد مولے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہی کہ جس وقت عیاض بن غنم نے بقصد راس العین برائے جنگ شہر یاض بادشاہ کے عزم کوچ کا کیا تو قبل از روانگی کے شعث بن عویلم اور عبداللہ بن غسان کو طرف دو قلعون کے جو بنام زبا اور زلوبیا کے مشہور ہین روانہ کرنے لگے اس وقت عبداللہ بن یوقنا نے عیاض بن غنم سے کہا کہ سُن ای امیر یہ دونون قلعے جن کا تو نے ذکر کیا بہت بلند و استوار ہین ایک بطرف شرق واقع ہی اور دوسرا بسمت غرب اور یہ دونون ایک زمانہ مین یعنی جب مین اسلام سے مشرف نہ تھا میرے تحت حکومت تھے اور اُس کا حاکم میری جانب سے میرے چچا کا ایک بیٹا تھا جس کا نام اشفکیاس ابن ماریہ ہی اور ماریہ اُسکی ماں کا نام ہی وہ ان قلعون پر قابض و متصرف تھا پھر مین نے اپنی دختر سے اُسکا ازدواج کردیا تھا چنانچہ میں دختر نے قلعہ شرقی کو جو جانب فرات ہی اپنے مہر مین لے لیا ہی پس میری رائے مین یہ آتا ہی کہ تم مجھکو حکم کرو تا ان دونون قلعون پر پہلے مین جاؤن یہان تک کہ قلعہ غربیہ مین داخل ہون اگر اسکو مین فتح کرون گا تو دوسرا ابھی میرے قبضے مین آجاوے گا عیاض نے کہا ای عبداللہ تیری رائے بہت نیک و صائب ہی تو اسلام اور اہل اسلام کا خیر خواہ ہی حق تعالی تجھکو جزاے خیر عطا کرے بہتر ان جزاؤن سے کہ اپنے اولیا اور دوستارون کو دیتا ہی تو بہی روانہ ہو خدا تجھکو برکت بخشے اور تیری مدد کرے پھر جب کہ وہان تجھکو تین دن کا توقف ہوگا تو مین تیرے پاس شعث اور عبداللہ اور اُنکے ہمراہیون کو مسلمانون کو کمک روانہ کرون گا کہ بعد فتح انشاءاللہ تعالی تم سب میرے پاس حاضر آؤ گے تب عبداللہ یوقنا نے کہا ہم خدا ہی سے مدد طلب کرتے ہین اور اُسی پر توکل و تکیہ رکھتے ہین بعد ازان اُسنے اپنی جماعت کے صنادید سردارون مین سے سو سردار اپنے ہمراہ لیے اور سواے اسکے کہ گھوڑون مین سے ایک گھوڑا کوتل ہمراہ لیا اور کچھ سامان گرانبار اپنے ساتھ نہین رکھا اور عیاض بن غنم کو بالس مین چھوڑا اور اول شب سے کوچ کیا تمام رات چلے گئے اور قبل فجر جب سحر تھا تو خانوقہ کی چڑھائی پر بلند ہوے وہان قوم ارمن سے ایک ہزار آدمی نظر آئے کہ وہ وہان تمامی اپنے ساز و سامان سے مقام رکھتے تھے پھر جب عبداللہ یوقنا اور اُسکے ہمراہی اُس قوم کے سامنے آئے اور آپس مین رومی باتین کرنے لگے تو اُس قوم یعنے ارمنیون کو اُن سے انس ہوا اور اُنکی احوال پرسی کی تب یوقنا کے ہمراہیون نے جواب دیا کہ یہ بطریق معظم یعنے یہ اعظم رئیس نصاری یوقنا ہی صاحب و حاکم حلب کا کہ عرب سے گریز کرکے براے نصرت صاحب اس قلعہ کے آیا ہی جب قوم ارمن نے یہ خبر سُنی تو بہت خوش ہوے اور وہ سب یوقنا کے آگے جھکے اور اُن مین جو افسر تھا اُسنے ایک چالاک سوار کو روانہ کیا اور اسکو حکم کیا کہ بہت جلد پہونچکر اشفکیاس کو خوشخبری دے کہ یوقنا عرب سے گریز کرکے تیرے پاس آیا ہی اور اذن ملاقات کا طلب کرتا ہی چنانچہ وہ سوار گیا اور اشفکیاس کو خبر کی اشفکیاس نے اس فکر مین سر جھکایا و بعد از تامل اپنے وزیر سے کلام کیا کہ قسم ہی مسیح و انجیل کی آنا اس شخص کا خالی اس سے نہین ہی کہ کوئی مفسدہ

ہمپر برپا کرے اور ان دونون قلعون کو ہم سے انتزاع کرے جیسا کہ اُسنے طرابلس اور صوبہ کے باب مین کیا ہی اور ہین اس سے ایمن و مطمئن نہین ہون پس ای وزیر اس امر مین تیری کیا راے ہی اور **راوی ابن اسحاق** نے کہا مجھکو یہ روایت پہونچی ہی کہ وزیر اہل قراۃ مین سے تھا یعنے جملہ قاریان توریت و انجیل کے تھا اور دانا ے فن آداب اور مرد عاقل و زیرک تھا اور ان لوگون مین سے جو ناظرین کتب سابقہ یعنے صحف انبیا کے اور ماہرین اخبار ماضیہ یعنی تواریخ پیشینہ کے تھے اور ملاحم دانیال یعنے فتن و وقائع جنگ دانیال پیغامبر اسکی نظر سے گذرے تھے اور زمان بعثت نبی صلعم سے وہ ساکن دیر مرتھیا کا تھا جو مابین اثرو حلب کے واقع ہی پس اس دیر مین مدت دراز سے مشغول بعبادت تھا یہان تک کہ ذکر اس کا درمیان اہل دین نصرانیہ کے مشتہر ہوا بعد ازان اہل روم کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اس شخص کے پاس جملۂ حوافر حمار مسیح یعنے سمہا ے خر عیسیٰ علیہ السلام سے ایک حافر یعنے ایک سم ہی تو اہل روم اسکے لیے نذرین اور صدقات لانے لگے اور اس بات کا چرچا پھیلا اور وہ دیر بنام دیر حافر مشہور ہوا اور ایسا ہوا کہ وہ دیرانی یعنے یہی وزیر انھین دنون مین ایک روز اپنے دیر سے طرف مزرعہ کے نکلا اور مزرعہ وہین قریب تھا ناگاہ ایک شخص جانب بیابان سے طے مراحل کرتا ہوا نظر آیا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور اُسوقت گرمی اور دھوپ کی شدت تھی تو وہ شخص دیوار دیر کے سایہ مین ٹھہر گیا اور اپنے ناقے کو بٹھا کر اُتر پڑا اور ناقے کو عقال کیا یعنے چھاند دیا اور خود اسی سایہ مین سو رہا اور راہب یعنے وہ دیرانی اسکو دیکھ رہا تھا پھر جبکہ وہ شخص اپنے خواب مین غرق یعنے اپنی نیند مین خوب غافل ہوگیا تو اُس راہب کے کھیت سے ایک سانپ نکلا اور اسکے مُنھ مین ایک گلدستہ شگوفۂ نرگس سے تھا چنانچہ وہ سانپ اُس شخص کے پاس آکر وہ گلدستہ شگوفہ اسکو سنگھانے لگا تا آنکہ وہ شخص بیدار ہوا اور راہب یہ حال دیکھ رہا تھا آخر جب وہ شخص ہوش مین آیا تو راہب اسکے قریب گیا اور پوچھا تو کس قوم سے ہی اُس نے کہا مین عرب سے ہون تب راہب نے کہا خیر مجھکو یہ تو معلوم ہوا پر مین تجھ سے یہ سوال کرتا ہون کہ تو کس دین پر ہی اُسنے کہا دین میرا اسلام ہی جو دین سارے انبیا علیہم السلام کا تھا اور وہ سب اسی دین اسلام پر تھے راہب نے کہا شاید تو اُس شخص کے دین پر ہی جو بالفعل زمین حجاز مین ظاہر ہوا ہی اُسنے کہا ہان اسی کے دین پر ہون **راوی ابن اسحاق** نے کہا وہ شخص بدوی رقہ بن الصامت الہزلی خواہرزادہ رواحۃ الانصاری کا تھا اور صحابی رسول خدا صلعم کا تھا اور غزوۂ تبوک اور غزوۂ سلاسل مین حاضر تھا اور صاحب فن ادب اور دانشمند و مرد شاعر تھا تکلم اُسکا بدون سجع کے نہ ہوتا تھا یعنے ہر کلام اسکا مسجع موزون ہوتا تھا اور ابو عبیدہ نے جس وقت لوگ حصار قلعۂ حلب مین تھے تو ورقہ بن الصامت کو طرف صاحب رقۃ البیضا کے روانہ کیا تھا کہ وہ اسکو دعوت اسلام یعنے قبول اسلام پر اسکو طلب کرے چنانچہ وہ راہب کہ نام اس کا شوحون ابن کریان تھا کہنے لگا کہ مین نے سُنا ہی تم لوگ کہتے ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے کسی مخلوق کو معظم تر و

رحیم تر محمدؐ سے خلق نہین کیا ہی اور وراے اُنکے تم نے آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ و اسباط یعنی آل یعقوبؑ و موسیٰؑ و داودؑ و سلیمانؑ و عیسیٰؑ سارے انبیاؑ کو ترک کر دیا تو مین چاہتا ہون کہ حقیقت اور وجہ اس امر کی مجھ سے تو بیان کر ورقہ بن صامت نے کہا جو کچھ مین کہتا ہون اُسکو سُن اور فضول باتون کے درپے نہ ہو کیا تجھکو معلوم نہین کہ جب عالم ملائکہ طرف موقف بیت المعمور کے گئے اور جمع ہوے تو وہان درمیان اُنکے تصرفات اُمور مین جدال وقیل و قال واقع ہوئی چنانچہ کروبین نے روحانیین پر اور مسبحین نے مقربین پر تفاخر کیا اور ابلیس نے بھی اپنی سپر عبادت سے مزاحمت و مقابلہ کیا یعنے اپنی کثرت عبادت کو پیش کیا اور بناے استوار ریاضت سے سبقت لے گیا اور کہنے لگا کہ مین شعلۂ آتش سے پیدا ہون جو عبادت عزیز الجبار مین کامل العیار ہی اور تم لوگ میرے طول قیام کو جو مین قدمون ہمت پر ہزار برس تک کھڑا رہا ہون اور میرے وفور تعبد یعنے خدا پرستی کو جو مین نے آسمانون کے اطراف وجوانب اور اُسکے فصیلون اور سطحون پر اور زمین کے کنارون اور پہاڑون مین کیا ہی کہان پہونچ سکتے ہو تب جبرئیل علیہ السلام اُس سے باعتراض پیش آئے اور معرفت حقائق مین اُس کا امتحان کیا اور اسکے علم کو آزمایا تا آنکہ اُسکی دلیل افتخار اور دعویٰ سے اُسکو پھیر دیا اور آزمایش مین یہ کہا کہ تو اس افتخار کرنے سے فروتر ین پستی جہل مین از پا افتادہ ہی تو نہین جانتا کہ خدا کے عالم ملکوت مین خدا کا ایک بندہ پردہ نشین خلوت گزین ہی اور بہر آئینہ اشتیاق ہمارا اسکی طرف بمرتبہ کمال بڑھا ہوا ہی وہر گاہ درود ہمارا اُمور خیر مین یعنی صدور خیر ہم سے حسب ارادہ حق تعالیٰ ہی تو اُسنے غایت عبادت اپنی و نہایت عبودیت ہماری یہ مقرر کی ہی کہ اس حجلہ نشین نہان خانہ قدس پر درود و صلوٰۃ بھیجا کرین پس تو اترائی کی چڑھائی سے نیچے اُتر یعنے اترانے سے باز آ اور تو نے جو آفتاب دعاوی بلند کیا ہی اُسکو غروب مین لا یہ سُنکے ابلیس بولا یارب آمین مگر اسکی ملاقات کی آیا کوئی سبیل بھی ہی اور اس تک پہونچنے کی کوئی دلیل ہی جبرئیلؑ نے کہا مسافت اُمید کی طے کر اور عز ربوبیت کے دریاے اعتراف و اقرار مین غوطہ لگا اور ریسمان توکل خدا کو مضبوط تھام تو عالم تکوین سے ایک ٹکڑا نور کا دیکھے گا کہ اُس پر قلم تمکین سے لکھا ہو گا اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْن یعنی تو معشر انبیاے مرسلینؑ سے ہی غرضکہ عزازیل نے لباس عمل اپنا اُتار رکھا یعنے بندگی سے باز رہا اور بازوے آرزو سے پرواز مین آیا اور طوق دعاوی گردن سے نکال ڈالا اور کلاہ تکبر کو سر سے اُتار پھینکا و بقوت شہپر طلب مستعد پرواز ہوا اور قول جبرئیلؑ سے اسکے دل مین نہایت مرتبہ کا تعجب سمایا تھا اور اپنے درست عزم کو سبب حصول مقصود کا قرار دیا اور بد انقلابی سے ڈرا یعنے ایسا نہ ہو کہ طاعات اُسکے منقلب بسیّات ہو جاوین اور کہنے لگا یا اللہ العجب یعنے خدا سے مجھے تعجب ہی کہ باوجود میری صدق نیت کے عمل مین اور راستی انابت درستی خلوص دلی میری کے طلب زیادت مین کوئی مثل میرے ہو یا میرے درجہ کردار نیک کو پہونچے اور ایسا کیونکر ہو گا کیونکہ جب مین تسبیح مین اپنا سر بلند کرتا ہون تو جو کچھ گردا گرد عرش واقع ہے

مین مشاہدہ کرتا ہون اور جب مین نظر بعظمت حق سجدہ کرتا ہون تو جو کچھ زیر عرش تا فرش موجودات سے ہی
معائنہ کرتا ہون چنانچہ پیش گاہ خداوند عزوجل سے خطاب آیا کہ مگر تو اپنی مزید طاعت سے اور وفور اسباب
اپنی بضاعت عبادت سے ہمیں اظہار افتخار کرتا ہی وحالانکہ ہم نے تجھکو توفیق اپنی طاعت اور طاقت عمل
نیک کرنے کی دی ہی اور ہم نے تجھکو توانائی ورسائی تمام اپنے روے زمین اور افق آسمانون مین پھرنے
کی قوت عطا کی ہی بھلا کس نے تجھکو ہماری عبادت پر قدرت بخشی ہی اور کس نے تجھکو ہمارے ملائکہ کا معلم
کیا ہی قسم ہی مجھکو اپنے عزت وجلال کی اگر احمدؐ نہ ہوتا تو مین خلق نہ کرتا ملک کو اور حرکت مین نہ لاتا فلک کو
اور تابان نہ کرتا ماہتاب کو اور درخشان نہ کرتا آفتاب کو اور جاری نہ کرتا قضا وقدر کو اور نہ قرار دیتا
عرش اور نہ بچھاتا زمین کا فرش اور نہ پیدا کرتا بہشت و نہ دوزخ کو اور نہ روان کرتا نہرین نہ دریا اور طلوع
وغروب مین نہ لاتا تارون کو اور مقرر نہ کرتا دنیا کے مشارق اور نہ مغارب یعنے اُسکے جہات کو پس اپنے
جناح استعجال سے طلب آثار مین تو پرواز کرتا زمانیکہ خدا تجھکو موت دے میان بہشت و دوزخ کے
یعنے خواہ جنت مین لیجاوے تجھکو خواہ جہنم مین آخرہ فلک تجرید یعنے عالم تجرد مین مراکب تفرید یعنے
بے تعلقی کی سواریون پر روانہ ہوا یہان تک کہ اُسنے درمیان عرش وکرسی کے گذر کی اور حال سے
ہر ایک جنس جن ونوع انس کے خبردار ہوا اور جب وہ جملہ اطراف مین سے ایک طرف گذرا تو منجملہ
معانی واسرار کے ایک سر معنی پر مطلع ہوا اور کیفیت اُسکی یہ ہی کہ اُسنے قسم قسم ملائکہ کو دیکھا کہ وہ کوشش
اُمور ماموره مین اور طاعات واعمال موفورہ مین مختلف الاحوال ہین اور جمیع پرستندگان اُن مین کے
جو بندگان شکر گزار ہین وہ اُس عالم معانی ہین متوقف یعنی منتظر ہین اوپر ظہور خلقت سرور دنیا وآخرت
کے پھر جب کہ عزازیل اُن کے معنی وسر عبودیت سے خوب آگاہ ہوا اور آثار اُنکے ارادت کے مترتب
ومتحقق ہوے تو اُسکو نسبت اُنکے نہایت تعجب ہوا اور موجودگی یعنے صورت پذیر ہونا اس معنی کا عالم تراب
یعنے عالم خاکی مین امر عظیم معلوم ہوا تب عزازیل نے عرض کی ای میرے پروردگار کیونکر مین اسرار کو
پاسکتا ہون اور کس طرح ہم نشین اُس کا ہوسکتا ہون اور کیا سبیل ہی کہ اُسکی صحبت مین رسائی ہو فرمایا
نہر سلسبیل پر جا تو وہان تجھکو سبیل اسکے مشاہدہ کی ملے گی پس وہ زیر قبہ مشیت تقدیری کے در آیا تا آنکہ
اُس نہر پر پہونچا تو دیکھا ایک شعلۂ نور ہی کہ درخشان ہی اور اسرار اسکا اپنی صفات سے مشک فشان ہی اور
تمام گرد بگرد اسکے مقربین[1] وروحانین ومسبحین وصافون وراکعین وساجدین طواف کرتے ہین اور قطب[2]
اُن کی عبادات کا اُنکے استغفار پر دور کرتا ہی اسلیے استغفار سرمایہ افتخار ہی اور جب وہ تسبیح اور سجدہ

لہ مقربین وروحانین الخ یہ سب اصناف ملائکہ ہین باعتبار خصوصیت اعمال کے ایک دوسرے سے خاص ہے ۱۲
سلہ قطب یعنے قطب ایک کیل ہی جس پر دور کرتا ہی جیسا اس ... سے دور ... اور دوسرا اسکے ساتھ دور کرتا ہے پس مراد یہان دوسرا ہے جو پھرتا ہے ۱۲

اور استغفار از برائے بندگان نیکو کار کرتے ہین تو اُس سے کہا گیا کہ تو بھی اس زمرہ مین داخل ہو اور
ان کی راہ روش اختیار کر یعنے شامل ان ملائکہ کے ہوجا جو واسطے اہل ایمان کے استغفار کرتے ہین تاکہ
تو بھی منجملہ اُنھین حضار یعنے قیام کنندگان مقام حسنات کے فائز بہ مشاہدات ہو جاوے بناگاہ اُس نے
نور احمدؐ مشاہدہ کیا کہ اوج علا پر منور و ساطع ہی اور اپنے سراپردۂ قصر معلےٰ سے جلوہ گر و طالع ہی یہ لمعان دیکھکر
ملائکہ نے معنی عظمت سے سجدہ تعظیمی کیا اور اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ یعنی تیرا خلق عظیم ہی پھر جب کہ اُسنے یہ دیکھا کہ
اس صاحب خلق عظیم پر نور پر نور وارد ہوتے ہین اور انوار نے اسکو سراپا ڈھانپ لیا ہی اور وہ بزبان بےمنی
ساتھ مستفاد جسمانی اپنے کے گویا ہی کہ وہ کون ہی جس نے کون و مکان کو اپنی عبادت سے پر کر دیا اور وہ
کون ہی جس نے خلوص و ریاضت نفسی و تعب بدنی سے ملائکہ پر افتخار کیا یہ سُن کے اُسکو یارائے جواب نہ
رہا ناگاہ اُس وقت ایک ندا آئی کہ اے گروہ ملائکہ تم اپنی نظرون کو دیکھنے عانی یعنے رنج دہندہ و مغلوب
نفسانی سے باز رکھو اور حق الیقین سے بسوے فضائل اور اسرار معانی کے نگاہ کرو پس ملائکہ نے
اپنی نظرون سے گرد اُس قصر معلےٰ کے احاطہ کیا یعنے اُس طرف بغور دیکھا تو اُس قصر کے جہات و جوانب
مین چار چشمے دیکھے تب ملائکہ نے عرض کی کہ ای رب العزت ہم نے اس عانی کی طرف نظر کرنے سے
تو قطع نظر کی مگر حقیقت اسرار اس معنی کی کیا ہی فرمایا یہ عیون اُسی معنی کی نہرون کے چشمے ہین اور
تلوارین ہین اُسکے انصار کی اور اُسکی سُنت کے نشان ہین بلند آثار دروازے ہین اسکے علم کے اور جائے
قرار ہین اسکے حلم کے زینت ہین اسکے دین کے اور علم مین اسکے یقین کے اور اوّل عین یعنی پہلا چشمہ عین التصدیق ہی اور عین
ثانی عین تحقیق اور عین ثالث عین نور و حیا و توفیق اور عین رابع عین العلم اور تشریق ہی یعنے شمس الضحیٰ ہی پس
عین التصدیق صدیق و یار غار اُس سر معنی صاحب قصر دار القرار کا ہی اور عین العدل اُسکے فاروق کا ہی اور
عین الحیا اسکے داماد رفیق کا ہی اور رافع العلم اُسکے برادر شفیق کا ہی وے شقیق نیمہ حصول سے یعنے ایک نور
کے دو نصف ہوے نصف محمد نصف علی علیہما السلام پس لازم ہی ای ملائکہ کہ تم ان کو بچشم بزرگی نظر کرو
اور وقار کرنے کی نگاہ سے دیکھو اور اُنکے لیے دعا مین اکثار و استغفار کرو کیونکہ مین نے اُنکے حق مین کہا ہے۔
اَلصَّابِرِیۡنَ وَالصَّادِقِیۡنَ وَالۡقَانِتِیۡنَ وَالۡمُسۡتَغۡفِرِیۡنَ بِالۡاَسۡحَارِ یعنے یہ لوگ صبر و استقامت کرنے والے ہین
اور صدق گفتار ہین اور فرمانبردار اور نماز مین باادب قیام کرنے والے اور استغفار بجا لانے والے ہین۔
اوقات سحر مین یعنی قبل از صباح الغرض جب شرجون کلام ورقہ بن الصامت سے آگاہ ہوا تو اس سے
کچھ رد و انکار نہین کیا اور بعد معرفت حق سوائے تسلیم کے معترض نہین ہوا اور ان باتون کو اپنے دل مین پوشیدہ
رکھا اور اپنے دیر مین بدستور مقیم رہا یہان تک کہ اہل اسلام حلب پر فتحیاب ہوے اسی عرصہ مین شرجون پاس
اشفکیاس کے گیا اور اُس کا وزیر ہوا پس یہ حکایت تھی اُس وزیر کی راوی کہتا ہی کہ پھر جب اشفکیاس نے
دربارہ یوقنا کے وزیر سے مشورہ لیا تو اُسنے جواب دیا کہ سُن ای بادشاہ ہر آئینہ یوقنا سلاطین اور اولاد سلاطین مین

سے ہی اور اُسنے اگلی کتابون کی خوب سیر کی ہی اور اُس کا بھائی اپنے دین مین اُس سے افضل تھا اور یوقنا ان عربون کی صحبت مین بہت رہا ہی اور اُنکے رازو اسرار پر بخوبی مطلع ہوا ہی اور اُنکے دین سے خوب ماہر ہی اور جب اُسکے نزدیک ازروے امعان نظر کے خوب ثابت ہوا کہ دین مسیح اہل عرب کے دین سے بہتر ہی تو اُنکے پاس سے گریزان ہوکر آپ پاس آیا ہی اب ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اگر یہ شخص بغیر بار انبار کے آیا ہی تو معلوم کیجیے کہ بے شبہہ اُس قوم کے نزدیک سے آپکے پاس بھاگ آیا ہی درین صورت آپ پر لازم ہی کہ بپاس اسکے عظم وشان بلندی مکان کے اسکی ملاقات کے لیے استقبال کیجیے چنانچہ جب اشفکیاس نے یہ کلام سُنا اور پسند کیا تو واسطے ملاقات یوقنا کے لشکر اپنا ہمراہ لیکر باہر نکلا اور قلعہ مین صرف وزیر باقی رہگیا اور جب دخت یوقنا نے سُنا کہ یوقنا اس کا باپ آیا ہی فَتَنزَلَت تَسیحُ رُفیٰ سِربَالِهَا تحت الارض یعنے پس وہ بھی دامن کشان ہمراہ خادمان وکنیزان کے روانہ ہوئی اور قصد دوسرے قلعہ کا کیا یعنے قصد قلعۂ غربیہ کا جہان وزیر مقیم تھا پس وہان جاکر دیکھا کہ اشفکیاس تو یوقنا اُسکے باپ کے استقبال کو گیا ہی اور وزیر اپنے مقام وزارت پر مستقر ہی چنانچہ وزیر دختر یوقنا کے پاس گیا اور اُسکے آگے سر تھوڑا یا اور اداب خدمت بجالایا تب وہ دختر بیٹھی اور وزیر سے باتین کرنے لگی اُس وقت شرجون وزیر نے اس دختر سے کہا تو اپنی ذات خاص کے لیے حذر[1] وحفظ اختیار کر کیونکہ بادشاہ اُسکی ملاقات کو جو نکلا ہی تو مین ڈرتا ہون کہ یہ ملعون تیرے باپ پر حملہ وغلبہ کرے گا اور تو یقین کر کہ تیرے باپ نے اتباع اور پیروی اہل عرب کی یون نہین کی ہی مگر یہ کہ اُسکے نزدیک خوب ثابت وتحقق ہوگیا ہی کہ بہ تحقیق دین اُن کا حق ہی اور قول اُن کا صدق ہی یہ سُنکے اُس لڑکی نے کہا بھلا دربارہ دین اُس قوم کے کیا کہتا ہی یعنے تیری کیا راے ہی شرجون نے کہا واللہ وہ برحق اور دین صدق ہی اور مین اس راز کو اپنے دل مین مخفی رکھتا تھا پس جب اس لڑکی نے یہ بات سُنی تو ہنسی اور کہنے لگی واللہ جس امر مین میرے باپ کی رضا ہی مین بھی بدل وجان اسکی راضی ہون ولیکن تو میری جانب سے بھی اس بات کو مخفی رکھ **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ بالجملہ اشفکیاس نے استقبال کرکے عبداللہ یوقنا سے ملاقات کی وباہمدیگر سلام علیک ہوئی وَتَرَجَّلَ کُلٌّ مِنھُمَا لِصَاحِبِہٖ یعنے ہر ایک ان دونون مین سے بپاس تعظیم وتکریم یکدیگر کے سواریون سے اُتر کر پیادہ پا دونون جانب سے چلکر باہم ملاقی ہوے اور جس قدر عالم اشتیاق مین متالم ہوے تھے ہر ایک نے ان کی شکایت بیش کی یعنی فرط شوق اپنا اپنا ظاہر کیا بعد ازان دونون سوار ہوے اور دونون جانب قلعہ راہی ہوے چنانچہ یوقنا اور اُس کے سب ہمراہی اُس قلعہ مین اُترے اور زن اشفکیاس یوقنا اپنے باپ پاس آئی اور آداب سلام بجالائی پھر رونے لگی تو یوقنا بھی رونے لگا مگر اشفکیاس اس گھات مین لگا تھا کہ کوئی حیلہ پاکر یوقنا کو گرفتار کرلیوے چنانچہ اُسنے یوقنا سے کہا اے بادشاہ عربون کے دین کا کیا حال ہی اور

---

[1] بکسر حاے حطی وسکون ذال معجمہ بمعنے پناہ ۱۲

اور اُنکے ملک مین اُنکی عدالت اور سیاست کی کیا کیفیت ہی یوقنا نے جواب دیا کہ وہ لوگ اپنے زعم مین
ارادہ ملک دنیا کا نہین رکھتے ہین بلکہ خواہش ملک آخرت کی کرتے ہین باوجود اسکے کہ وہ لوگ مالک و
متسلط ملک شام و ملک مصر پر ہو گئے ہین مگر اُنکے طبائع اور نفوس دنیہ کو ابتک کچھ تغیر نہین ہوا اور
اول و آخر امران کا یہ ہی کہ وہ بمکر و حیلہ پیش آتے ہین یہانتک کہ اکثر بلاد کو اپنے تصرف مین لائے پس
جب اسرار اُن کا مجھپر منکشف ہوا اور اُنکے اخبار و آثار سے مین ماہر ہوا اور بیان اُنکا جس پر اُن کا اعتقاد
ہے مین نے خوب سُنا تو اُنکے پاس سے مین بھاگا اور اُن سے دُور ہو گیا بعد ازانکہ مین نے گمان کیا
تھا پہلے مین جانتا تھا کہ وہ لوگ حقیر ہین تو مین نے اُنکی خیر خواہی کی تھی اور حدود طرابلس و صور انطاکیہ پر
اُن کو قابض اور دخیل کر دیا تھا پس مجھکو اب اس بات کا یقین ہی کہ مجھپر مسیح کا غضب ہی اسلیے کہ مین
نے اسکے دین کو چھوڑ دیا تھا اور جو کچھ اُسنے حکم کیا تھا باوجود وصیت بواسطہ مریم در بارہ اصطباغ[۱] کے
تھی اُس سے بھی دست بردار ہوا سو مجھکو اب یقین نہین ہے کہ مین پلیدی گناہون اور
زشتی عیبون سے پاک ہونگا پھر بعد اس بیان کے یوقنا نے اظہار گریہ و زاری اور ہاے واے اور گلہ گزاری
شروع کی اور اشفکیاس نے جب حال اس کا ایسا دیکھا اور کلام اُس کا سُنا تو اُسکی تیمارداری
کرنے لگا اور کہا ای ملک ہرگاہ آپ اپنی زشتی اعمال پر نادم و پشیمان ہوے اور تہ دل سے طرف دین صحیح
کے رجوع کی تو قبول توبہ اور زوال گناہون سے خوشی کیجیے اور خوب یقین رکھیے اس بات پر کہ باب
توبہ کا کھلا ہوا ہی اور علم قبول کا اہل ندامت کے واسطے بلند ہی اور عید صلیب[۲] بھی عنقریب ہی کہ اسکے
بیس دن باقی ہین اور یہ فریاتوس راہب اس زمانہ کا دیر سکرہ مین موجود ہی اور وہ بزرگ ترین اہل دین
نصرانیہ کا ہی اسکے پاس جائیے کہ وہ آپ کو آب اصطباغ مین غوطہ دیگا تو لوث گناہون سے پاک صاف
ہو کر نکلوگے یوقنا نے کہا مین یونہی کرونگا و لیکن تا زمان عید صلیب کون ضامن زندگانی ہی اُسوقت
دختر یوقنا کھڑی ہوئی اور سر عجز جھکا کر کہنے لگی ای والد بزرگوار واللہ مین آپ کو نہ چھوڑونگی کہ چلے جاؤ
جب تک نگاہ بھر کر اور سیر ہو کر نہ دیکھ لونگی یہ کلام یوقنا سے کر کے ہاتھ پر اشفکیاس اپنے شوہر کے بوسہ
دیکر یعنے دست بوسی کر کے بولی ای میرے والی مین چاہتی ہون میرے باپ کو اذن دو کہ وہ میرے ساتھ
میرے قلعہ کو چلین اشفکیاس نے کہا وہ آج کی شب میرے ضیف ہین اور کل کی رات تمھارے
یہان مہمان ہونگے یہ سُنکے یوقنا کو اضطراب ہوا اور معلوم کیا کہ ناگزیر اُسکے ساتھ کھانا کھانا پڑے گا اور ضرور
اُسکی میز پر گوشت خوک ہوگا اور شراب بھی خواہ نخواہ ہوگی تب یوقنا نے کہا ای سردار مین جہان ہونگا
تمھاری ہی نعمت مین متنعم ہونگا اور تمھاری ہی خیر و برکت سے متمتع ہونگا اس بات کو شرجون وزیر
سمجھا اور اشفکیاس سے عرض کی ای ملک ہر آئینہ ملک یوقنا اپنی دختر کے لیے بہت مشتاق دیدار ہین

[۱] اصطباغ عمل نصاریٰ معروف ہی کہ مسیحی کرتے ہین پانی وغیرہ چھڑکا جاتا ہی ۱۲ [۲] عید صلیب عیسےٰ بعد کشتی کے زندہ ہونے کہ وہ تیسرا دن تھا

کیونکہ زمانہ دراز سے نہ انھون نے ان کو پایا اور نہ انھون نے ان کو دیکھا اور آپ پر یہ بات خوب روشن ہے پس از روے صواب دید کے مناسب یہ ہی کہ یہ امشب اپنی صاحبزادی کے مہمان ہون پھر شب فردا آپ کے یہان فائز بضیافت ہونگے آخر اس بات کو اشفکیاس نے قبول کیا اور کہا اچھا یون ہی کرو تب اُس لڑکی نے یوقنا اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا اور قلعۂ شرقیہ کی راہ لی اور اصحاب یوقنا بھی ہمراہ رکاب چلے پھر جب وقت ہوا تو اُس لڑکی نے یوقنا سے کہا ای والد بزرگوار بعد ازانکہ آپ نے اہل عرب کی صحبت اُٹھائی اور اُنکے دین کی خیرخواہی کی پھر کیونکر ان کو چھوڑا کیا وہ لوگ باطل پر ہین اور آپ کا پہلا دین حق اُس سے افضل تھا کہ پھر آپنے اسی کی طرف رجوع کی یوقنا نے کہا ای پیاری بیٹی مین جو تیرے پاس آیا ہون تو اسلیے کہ ہرگاہ شفقت میری تجھپر فزون تر ہی اور باوجود اسکے مین نے دنیا مین تجھ سے مفارقت کی ہی تو مین ڈرتا ہون کہ آخرت مین کہین تجھ سے جُدائی نہ ہوجاے یعنی اس صورت مین کہ مین مسلم ہون اور تو نصرانیت مین رہے کہ موجب فراق اُخروی کا ہو اور مین بیقین جانتا ہون کہ یہ دونون قلعے نصب العین پیش نظر مسلمانون کے ہین یعنے اُن کی نگاہون مین چڑھے ہوے ہین اور تو خوب جانتی ہی کہ یہ قلعہ ہمارا کچھ شام کے قلعون سے محکم تر و مشید تر نہین ہی کہ اُن سب کو عرب نے فتح کر لیا اور اُنکے ملوک کو اُنکے ملک و بلاد سے نکال دیا پس ای میری بیٹی تو اپنے حق مین خدا سے خوف کر اور وہ کام کر کہ تیری ذات کو نجات ملے شعلۂ آتش دوزخ سے جو نہایت سوزندہ اور گدازندہ ہی اور تاکہ تو مخلصی پاوے ہمیشہ رہنے سے جہنم مین پس چاہیئے کہ تو عنقریب تر رجوع بخدا کر اور دین صلیب سے درگذر کہ واللہ ہرگز کوئی دین بہتر دین اسلام سے نہین ہی اور مسیح بھی اور سارے انبیا علیہم السلام اسی دین اسلام پر قائم تھے اور سواے اِسکے نہین ہی کہ نصارے کو جس نے ورغلایا اور طریق حق سے پھرایا وہ وہ شخص تھا جو خود رائی مین اُن کا وحید و منفرد تھا جس کا نام پولس تھا اور وہ قوم یہود سے تھا پس وہی نصاریٰ کو راہ راست سے اغوا کر کے گمراہی قدیم پر رہنما ہوا یہان تک کہ اُن لوگون نے طریقہ اور سُنت ابراہیم خلیل اللہ کو ترک کر دیا اور یہ اہل عرب اُسی امر کی اتباع اور پیروی کرتے ہین جس کا حکم کیا ہی خداے عزوجل اور اُسکے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور قول راجح اور فیصل صالح اُن کے نزدیک اُنھین کے پاس ہی یعنے قول ان کا غالب اور فضل و کمال اُن کا اصلح ہی اسلیے کہ اُنھون نے دنیا کو تین طلاق[لہ] دیے اور اجتماع دنیا کو اُس سے افتراق کیا پس جس امر کو تیرے باپ نے اپنے لیے اختیار کیا ہے تو بھی اُسی کو اپنے لیے اختیار کر یہ سُنکے اُس لڑکی نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا واللہ مین بھی

لہ طلاق کی دو صورتین ہین ایک یہ ہے کہ جب دو طلاق تک نوبت پہونچے تو اس کو طلاق رجعی کہتے ہین یعنی رجوع ہو سکتی ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ جب تین طلاق کی نوبت پہونچے تو اس کو طلاق بائن کہتے ہین کہ پھر وہ مطلقہ حرام دائمی ہو جاتی ہے سوا اس کے کہ وہ عورت کسی غیر سے نکاح کرے اور پھر بعد طلاق زوج ثانی کے زوج اول کو پہونچتی ہے ۱۲ البتہ

اس بات کو خوب جانتی ہون پس جو کچھ آپنے اپنے لیے قبول کیا ہی وہی مجھے بھی اپنے لیے قبول و منظور ہی
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتی ہون کہ سوائے
اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہی اور مین گواہی دیتی ہون کہ ہر آئینہ آقا ہمارا محمد رسولؐ ہے خدا کا چنانچہ
یوقنا اُس لڑکی کے اسلام لانے سے بہت مسرور رہا پھر اس سے بطریق مشورہ یہ کہا کہ اي میری پیاری
بیٹی اب ہم اس لعین فاجر کے بارہ مین کیا فکر کرین اُسنے کہا واللہ کہ شرجون وزیر مجھ سے پہلے کہہ چکا ہی کہ
اس ملعون کو آپ کی گرفتاری اور اسیری مین کمال اصرار ہی اسلیے کہ وہ آپ کی نسبت گمان کرتا ہی کہ آپ
اُس پر ارادہ غلبہ کرنے کا رکھتے ہین اور اسکا استیصال چاہتے ہین تو یوقنا نے کہا ہر گاہ یہ بات ہی کہ
وہ اپنے اس گمان سے میری گرفتاری کی فکر مین ہی تو اُسکے لیے سامان ضیافت کی تیاری کر اور اسکے
پاس جا کر اُسکے تئین اور اُسکے خواص اصحاب کو مدعو کر اور مین بھی اپنے اصحاب کو حکم کرتا ہون کہ جب وہ
سب آکر جمع ہون اور کھانے پینے مین مشغول ہون تو اُس کو اور اُن خواص لوگون کو یکبارگی مقبوض و محبوس
کر لیوین پھر جب ہم ایسا کرین گے تو دونون قلعے ہمارے قبضہ مین آجاوین گے اور ہم ان اسیرون کو پاس
اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد کر کے لوگون پر ظاہر کرین گے یعنے مشہور کرین گے کہ ہم ان اسیرون
مین سے عرب کے پاس سے بھاگے ہین یہان تک کہ اس حیلہ سے قلعۂ قرقیسا مین داخل ہو جاوین گے
کیا عجب ہی کہ حق تعالیٰ اُس کو بھی ہمارے ہاتھون پر فتح کرے پس بہر کیف یہ رائے مستحسن ہی **واقدی**
علیہ الرحمہ نے کہا جب وہ شب تمام ہوئی یعنے جس شب کو یوقنا اپنی دختر کا مہمان تھا اور مشورہ کرتا
تھا تو صبح کو اُس دختر نے اپنے خدام کے تئین واسطے تیاری اقسام طعام و انواع حلویات وغیرہ کے مامور کیا
پھر جب خادمون نے وہ سب کچھ تیار کیا اور میز لگا کر دستر خوان بچھایا اور اُسپر ہر طرح کے کھانے گرم و سرد چُن
دیے تو دختر یوقنا اشفکیاس اپنے شوہر پاس اُسکے قلعہ مین گئی اور سر جھکا کر مؤدب سامنے کھڑی ہوئی
ادھر اشفکیاس بھی اُسکی تعظیم کے لیے کھڑا ہوا بعد ازان احوال پرسی کی کہ یوقنا بادشاہ بخیر ہین اور اُن کا کیا
حال ہی اُسنے جواب دیا اي بادشاہ وہ تو ساری رات نہین سوئے اور تمام شب ہول قیامت و خوف
عذاب دوزخ مین متفکر رہے اور آج ہی ارادہ روانگی طرف شہر قرقیسا کے کیا اور قصد جانے کا پاس
راہب معظم قریاقوس کے ہوا تب مین نے انکو روک رکھا اسلیے کہ آپ اُن کی ضیافت کرین اور آپ ان کو
ہمراہ لیکر پاس جرجیس نبی کے جاوین تا کہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع کرین اور مین آپ کے پاس اسوقت
اسلیے آئی ہون کہ آپ مع جملہ اپنے خواص اصحاب کے میری میزبانی و ضیافت مین تشریف لے چلیے اور جو کچھ
اقسام طعام سے حاضر ہی تناول فرمایئے اور انواع مشروبات سے مثل بادۂ گلگون وغیرہ جو کچھ مہیا ہی نوش کیجیے
کہ یہ سب آپ ہی کے فضلۂ خوان کرم و احسان سے ہی اور قبول فرمانا آپ کا میری دعوت کو موجب سرور
میری خاطر کا ہی چنانچہ اشفکیاس نے اس بات سے انکار کیا کیونکہ اُسکے دل مین یوقنا کی طرف سے ملال آیا

اسلیے کہ وہ اول شب اُسکے پاس شب باش نہین رہا تاکہ وہ یوقنا کو حسب مراد اپنی گرفتار کرلیتا تب شرجون وزیر نے کہا ای بادشاہ یہ بات میری راے کے خلاف ہی کیونکہ آپ کے انکار کرنے اور تشریف نہ لیجانے سے یوقنا کے دل کو آپ سے نفرت اور گریز ہو جائے گی ای بادشاہ آپ سے کسی نے کچھ خبر بیان کی ہی و حال آنکہ یوقنا اپنے کردار گذشتہ پر نہایت نادم و شرمسار ہین اور اپنے گناہ و خطا کا اقرار کرتے ہین اور آپ جس وقت اُن کی دختر کی ضیافت نوش فرماوینگے اور پھر آپ بھی اپنے خوان نعمت پر اُن سب کو مدعو کرینگے تو بعد ازان آپ جو چاہتے ہین بخوبی کرسکتے ہین **راوی** نے کہا یہ کلام شرجون کا اشفکیاس سے درپردہ و پوشیدہ تھا دختر یوقنا سے پس جب اشفکیاس نے یہ باتین شرجون وزیر سے سُنین اُسی وقت اُٹھا اور متوجہ ضیافت ہوا اور وزیر سے کہا کہ تا وقت معاودت میرے تو بجاے میرے حفاظت و نگرانی کر **راوی** کہتا ہی کہ اشفکیاس کی کوئی اولاد سے نہ تھا کہ وارث اسکے ملک کا ہو پس اسنے اپنے صنادید قوم اور حجاب نگہبانان اور اپنی اعمام یعنے عم زادگان کو اپنے ہمراہ لیا اور چلا اور زوجہ اسکی ان لوگون کے آگے آگے چلی اور غلامان و کنیزان شمع افروز سامنے اُنکے مشعل و فانوس روشن کیے ہوے چلے و بہ تحقیق کہ وزیر خوب جانتا تھا کہ بعد اُسکے اُن مین سے کوئی ایسا باقی نہ رہے گا کہ اُسکے پاس پھر کر آوے آخر جب اشفکیاس قلعۂ زلوبیا مین داخل ہوا تو یوقنا مع اپنے اصحاب کے ملاقات کی خاطر بطریق استقبال کے دوڑا اور حال یہ کہ یوقنا اپنے اصحاب کو بیشتر سے فہمایش و تاکید کرچکا تھا کہ وہ لوگ اشفکیاس کے بارہ مین ایسا ایسا کرین پھر جب طرفین سے نگاہین چار ہوئین اور آنکھون سے آنکھین لڑین تو یوقنا اُسکے معانقہ کے واسطے پیش آیا آخر اسکو اپنی آغوش مین لپٹا کر دبوچ لیا جس طرح شیر اپنے شکار کو دبا بیٹھتا ہی اور اصحاب یوقنا نے بھی مثل یوقنا کے وہی چالاکی کی کہ ہمراہیان اشفکیاص سے ایک ایک کو پکڑ لیا اور اُسی حال مین اُنکو قتل کیا و لم ینتطح فیھا شاتان یعنی اس مقدمہ مین دو بکریان بھی سینگون سے باہم نہ لڑین یہ کنایہ ہی عدم وقوع شر و فتنہ سے برابر آویزش دلو گوسفند کے بھی خطرہ و خرخشہ سرزد نہ ہوا اور کسی نے نہ جانا اور نہ سُنا کہ ان لوگون نے کیا کیا و بعد ازان فوراً طرف قلعہ زبا کے راہی ہوے وہان شرجون سے ملاقات کی کہ وہ ان لوگون کا منتظر تھا جب اسنے سب کو دیکھا تو فرط خوشی سے ہنسا اور کلمۂ توحید بالاعلان زبان پر لایا اور کہنے لگا کہ ای عبداللہ یوقنا حق تعالی تمکو جزاے خیر عطا کرے جیسا کہ اُسنے تمھارے سینہ کو واسطے اسلام کے کشادہ کیا ہی اور تو نے اپنے پروردگار کو رضامند و خوشنود کیا تب یوقنا نے بھی اسکو جزاے خیر کی دعا دی اور اُسکو سردار قلعۂ اشفکیاس کا کیا اور اس نواح کی رعایا و برایا کو طلب کر کے اُن پر عرض اسلام کیا پھر جس نے قبول کیا یا جس نے انکار کیا سب کو رہا و رخصت کر دیا مگر بعضون کی ضمانت بعضون سے لی تاکہ کوئی اُن مین سے بھاگ کر صاحب و مالک قرقیسا کے پاس نہ جاوے اور اُسکو کردار یوقنا کی خبر نہ کرے پھر بعد کئی روز کے ان لوگون کے پاس عبداللہ بن غسان و سہیل بن عدی بھی دو ہزار سوارون سے آپہونچے جیسا کہ عیاض بن غنم نے یوقنا سے اُن لوگون کے

بھیجنے کا وعدہ کر دیا تھا پس یوقنا نے از راہ توریہ وحیلہ کے ان لوگون سے مضائقہ ومعارضہ کیا وبظاہر پانچ روز تک اُن سے مصروف بمقابلہ رہا وحال آنکہ وہ لوگ خوب جانتے تھے کہ یہ یوقنا کی جنگ زرگری وبہانہ سازی ہے کیونکہ رات کو اُسنے خفیہ کہلا بھیجا تھا کہ یہ دونون قلعے میرے قبضہ مین ہین رات کو ہم خالی کر دینگے اور تمھارے سپرد کر کے ہم باہر نکل جاوینگے اور اپنا نکل بھاگنا طرف قرقیسا کے ظاہر کرینگے کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ اسکو بھی میرے ہاتھ پر فتح کر دیوے پھر جب رات ہوئی تو یوقنا نے شرجون کو حکم کیا کہ ان دونون قلعون کو بدست عبداللہ بن غسان وسہیل بن عدی تفویض کر دو یعنے گویا کہ عبداللہ اور سہیل وغیرہ مسلمانون کا تسلط ہوگیا چنانچہ مسلمانون کی صداے تہلیل وتکبیر ہر طرف آشکار ہوئی اور ہر سمت منادی کی پکار تھی اور جدھر دیکھتے تھے اُدھر ہی چمک تھی تلوار کی اور ایسا ہوا تھا کہ اسی روز قبل از وقوع اس واقعہ کے صاحب قرقیسا نے تحف وہدایا طرف یوقنا کے بھیجے تھے اور مبارکبادی سلامتی اور خلاصی کی عرب سے اور شاباشی رجوع کرنے کی طرف دین اپنے کے کہلا بھیجی چنانچہ یوقنا نے ہدیہ قبول کیا اور رسولون کو یعنے ہدیہ لانے والون کو اپنے اصحاب کے خیمون مین اُتارا تھا کہ خیمہ اُنکے جانب قلعۂ شرقی کے استادہ تھے پھر جسوقت مسلمانان اصحاب عبداللہ وسہیل قلعۂ زبا مین داخل ہوے تو یوقنا نے اظہار فریاد وخروش کا کیا اور کہنے لگا قسم اپنے دین کی یہ عرب کے لوگ شیاطین ہین بعد ازان مسلمانون نے مصلحةً کچھ اسباب دختر یوقنا کا لوٹ لیا اور شاباش قرقیسا کو جالیا اور بنا بر اس واقعہ کے طریف بن احد بن ربیعہ بن مالک نے یہ اشعار پڑھے اور وہ سائر وراہبر مسلمین صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا

وَقَدْ اٰمَنَّا لَيْثُ الْحُرُوْبِ وَسَهْمُهَا	هُمَامٌ شُجَاعٌ فِی الذِّرَاعَيْنِ قَاصِرٌ
وَقَاتَلَ اَبْنَاءَ الصَّلِيْبِ وَحِزْبَهُمْ	بِحَدِّ حُسَامٍ مَاضِی الْقَطْعِ بَاتِرٍ
وَمَلَّكَنَا لِلْقَلْعَتَيْنِ كِلَاهُمَا	وَسَعْدٌ وَاِقْبَالٌ وَنُصْرَةُ قَادِرٍ
اَتَيْنَا اِلٰی اَرْضِ الْفُرَاتِ مَعَ الزَّبَا	وَنَحْنُ نَرُوْمُ الرُّوْمَ مِنْ كُلِّ فَاجِرٍ
وَاَعْنِیْ بِيُوْقَنَّا عَلَيْهِ تَحِيَّةٌ	يُنَاصِبُ لِلْاَعْدَاءِ بِحِيْلَةِ غَادِرٍ
وَصَاحَ عَلَی الْمَلْعُوْنِ صَاحِبِ لُوْبِيَا	فَاَوْرَدَهٗ فِی الْحَالِ سُكْنَی الْمَقَابِرِ
سَيَحْظٰی غَدًا اِبَّانَ الْبَعْثِ يَوْمَ مَعَادِهٖ	بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَحُوْرٍ قَوَاصِرٍ

یعنے ہم لوگ طرف سرزمین فرات کے قلعہ زبا مین آئے اور ہم جستجو مین روم کے ہر ایک فاجر بدکار کے ہین پیشرو ہمارا شیر جنگ ہے اور وہ تیر ہے پیکار کا بزرگ ہے شجاع ہے باوجود کوتاہی بازو کے (یعنی باعتبار خلقت کے انسان سست بنیان قاصر الذراعین ہے) اور مراد میری ان اوصاف سے یوقنا ہے اُس پر ہدیۂ اسلام کہ وہ جنگ کرتا ہے دشمنون سے ساتھ حیلہ وخدع کے اور قتال کی اُسنے اولاد صلیب اور انکے لشکر سے ساتھ تیزی شمشیر قاطع وبران کے اور اُسنے نعرہ مارا اوپر اس ملعون صاحب زلوبیا یعنے اشفکیاس کے پھر اس کو داخل کر دیا فی الفور سکونت کرنے کے لیے قبر مین ان دونون قلعون کا ہم کو مالک کر دیا وقت سعد اور اقبال اور نصرت خداداد نے قریب ہے کہ وہ یوقنا بہرہ مند ہوگا کل کے روز وقت بعث ونشر اور حشر کے ساتھ آسایش وتنعم اور حوران بہشتی کے **روایت** کی ہے سیف بن عمرو التمیمی نے بواسطہ اپنی رواۃ کے محمد بن ابی الدقیلی ابن یسور سے اُسنے کہا جب ایسا امر میان یوقنا اور اشفکیاس کے واقع ہوا جیسا کچھ ہم نے ابھی

ذکر کیا اور یوقنا اپنی فکر خاطر سے حیلہ گریز کا کرکے اپنی دختر اور اپنے اصحاب خاص اور اُن ایلچیون کو جو یہ لائے تھے ہمراہ لیکر قرقیسا کو چلا گویا کہ یہ سب شکست کھا کر بھاگے جاتے تھے چنانچہ شام کو قرقیسا مین پہونچے اور ان ایلچیون نے یوقنا کو پاس شہریاض بادشاہ کے داخل کیا اور خبر دی کہ مسلمانون نے قلعہ زبا اور زلوبیا دونون کو لے لیا اور ان عربون نے یوقنا اور اُسکے اصحاب کے ساتھ ایسا کچھ کیا یہ سُن کے شہریاض کو اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہوا تب یوقنا نے کہا اچھا میرے آقا آپ اندیشہ نہ کیجئے ہم آپ کے سامنے مقاتلہ کرتے ہین یہان تک کہ ہم اپنی جان نثار کرین گے اگر عرب لوگ ہم پر اُتر آوین گے اور ارادہ ہمارے حصار کا کرین گے تو ہم آپ کو تماشا اپنی قتال کا اُن سے لڑکر دکھلاوین گے اور وہ ہرگز آپکو کسی طرح کی بُرائی نہین پہونچا سکتے ہین یہ کلام یوقنا کا سُنکے ملک شہریاض کو وثوق و اعتماد ہوا اور بطییب خاطر اُس کو خلعت دیا اور اُسکے لیے جاے خالی کردی اور اسکو ایک مکان مین قریب اپنے آتار ا اور اُسی رات شہریاض نے رسول اپنا پاس اپنے خال یعنی ماموں کے روانہ کیا کہ وہ اُس زمانہ مین سرزمین ربیعہ کا بادشاہ تھا راس العین کے مقام مین پس کہلا بھیجا اور لکھ بھیجا کہ عرب لوگون پر ہماری نصرت کرو اور اس کو اس بات کی خبر دی کہ عربون نے ہمارا قلعۂ زبا و زلوبیا لے لیا ہی اور یہ شخص معظم شاہ حلب یعنے یوقنا کا چند روز اُن کے یہان رہ کر اُن سے بھاگ آیا ہی اور ہمارے پاس موجود ہی اور وہ مرد ایلچی طرف دیر مرلج کے نکلا پھر وہان سے جانب مجدل طرف مقام راس العین کے گیا وہان اس بادشاہ کو ایک قلعۂ منیع و مشید مین پایا کہ وہ تہیۂ آلات حصار مین مصروف تھا اور قلعہ کی خندقون کو پہنا اور عمیق کراتا تھا اور خیمون کو اور بالون کو قلعہ کے پچھم طرف اور پر راہ نقب سُرنگ کے برپا کیا تھا و بانتظار آمد عیاض بن غنم اور اُسکے اصحاب کے آمادۂ ملاقات تھا اور تمام مردم عرب جزیرہ بنی تغلب وغیرہ سے اُسکے پاس جمع تھے اُنکے لیے خوانہاے ضیافت تیار کرایا تھا اور ان عربون کے امرا سب مدعو تھے مثل نوفل بن مازون اور فرہدین تغلب بن عاصم اور اشجع بن وائل و میسرۃ بن وائل و میسرۃ بن عاصم و خزام بن عبداللہ و قارب بن الاصم یہ سب جمع تھے اور ان لوگون سے وہ بادشاہ یہ کہتا تھا کہ اے جوانان عرب ہمیشہ سے تمھارے صغیر و کبیر اور حر و عبید چرواہی کرتے ہین اور ہم نے اپنی زمین کو تمھارے لیے مُباح و مجاز کردیا ہی کہ تم اسکے حزن و سہل یعنے سخت و نرم مین چڑھائی اور ترائی صحرا و کوہسار مین اپنے مواشی چراتے ہو اور ہم تم سے رضامند ہین کہ تم ہمارا محصول لشم اور ریشم وغیرہ ادا کرتے ہو اور تم سب ہماری امن و امان مین ہو پس یہ لوگ تمھارے بنی اعمام یعنے تمھارے چچازادے تمام ملک شام کے مالک ہوگئے ہین اور اسکے قلعہ اور سرزمین مصر جو حدود اُس سے متعلق ہین سب اپنے قبضہ مین کرلیا ہی اور پھر اسپر اکتفا نہین کرتے یہان تک کہ ہماری طرف آئے ہین اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہم سے ہمارے ملک مزاحمت کرین اور ہم کو ہماری سرحدون سے نکال دین اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ اگر وہ لوگ تم پر ظفریاب ہون گے تو وہ نہ تمھاری جان باقی رکھین گے نہ تمھارا مال اور وہ تم سے رضامند نہون گے مگر اس صورت

مین کہ تم انکے دین مین داخل ہوا اور وہ تم کو نہ چھوڑینگے یہانتک کہ تم اپنے دین کے واسطے اور اپنے اہل و اموال کے لیے اُن سے مقاتلہ کرو پس لازم ہی کہ تم سب یکدست و یکدل ہو جاؤ کہ تم مین سے کوئی کسی بات سے باہر نہ ہوا اور نہ کوئی بات تم مین سے نکلنے پاوے جیسا کہ حال جبلہ بن الایہم اور آل غسان کا تھا رفاقت مین ہرقل بادشاہ کی پس اس قوم پر ظفریاب ہونگے تو ملک و زمین مین حصہ ہمارا تمھارا برابر ہی اور اگر امر دگرگون ہوا تو ہم تم دین واحد پر مرینگے اور ذکر وجرجا ہمارا ہمیشہ باقی رہے گا یہ کلام اس بادشاہ کا سُنکر جزیرہ کے قبائل عرب نے امتثال امر کیا اور باہم تعاہد و تحالف کیا یعنے آپس مین قول و قسم سے یہ بات مقرر ہوئی کہ ایک ہی تلوار سے سب مرین یعنی اس جنگ مین سب ملکر جانبازی کرین بعد ازان بادشاہ نے ان کو مال و زر و سلاح بہت سا عطا کیا کہ وہ سب ہمراہ بادشاہ کے ہو لیے بعد ازان اسی عالم مین ایلچی صاحب قرقیسا کا بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا اور نامہ اُسکے خواہرزادہ شہریاض کا اسکو حوالے کیا جب اسنے نامہ پڑھا اور اُسکے مضمون سے مطلع ہوا کہ اُسنے اُس مین بطلب مردم مبارز کے لکھا تھا اور یوریک الارمنی کو طلب کیا تھا اور یہ وہ شخص ہی کہ جس نے بنائے تل موزر یعنے تودہ ہائے موزردسن و تل عرب دعابدین و سوائد کا کہ یہ سب گڑھیان بلندی تودون پر واقع ہین تیار کی تھین چنانچہ شاہ ربیعہ نے اسی ارمنی کو چار ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا پھر جب کہ وہ ارمنی چار ہزار جمعیت سوار کے ساتھ قرقیسا مین پہونچا اور حال یہ ہی کہ یہان شہریاض بادشاہ نے پل قرقیسا کا جو خابور پر بنا تھا توڑوا دیا تھا اُس مین آہنی ستون قائم تھے اور اُس پر بھاری بھاری زنجیرین تھین اور اُن زنجیرون پر تختیان جڑی تھین اور اسی طرح جانب فرات سے بھی پل شکست کر دیا تھا اور اپنے شہرون اور بستیون کے گرداگرد خندقین عمیق و پہنا اور رکھدوادی تھین اور اپنے شہرون اور قریون کو مانند قلعون کے مستحکم و استوار کر لیا تھا اور اس مین اقامت رکھتے تھے اور انتظار لشکر اسلام کا کرتے تھے

ذکر فتح قرقیسا

جب شرحون وزیر نے قلعہ غربی زلوبیا کو بامر یوقنا سپرد عبد اللہ بن غسان کر دیا تھا اور عبد اللہ اس پر تسلط ہوا اور یوقنا عربون کو چھوڑ کر قرقیسا کی طرف بھاگا اس وقت شرحون مسلمانون کو طرف قلعہ شرقیہ لیگیا اور اُس پر قابض و دخیل کر دیا اور اس مین جو کچھ مال و متاع اشفکیاس کا تھا اُسکو قبضہ مین لائے اور کسی کو پاس عیاض بن غنم کے خفیہ روانہ کیا اور جو جو کارنمایان یوقنا نے کیے تھے وہ پوشیدہ کہلا بھیجا چنانچہ عیاض اور سارے مسلمانون نے ملکر یوقنا کے حق مین دعاے خیر کی اور اسکی شکر گزاری مین زبان کھولی اور عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو اس مضمون سے لکھ بھیجا کہ جو کچھ قلعۂ شرقیہ مین ہی تم دونون اُسکی حفاظت کرو اور اس مین سے بقدر ایک درہم کے بھی نہ لیا جاوے یہان تک کہ یوقنا وہ سب کچھ اپنی دختر کو تفویض کرے اور کسی معتمد کو اس قلعہ کی حفاظت کے لیے چھوڑ کر تم دونون بطلب قرقیسا روانہ ہوا اور اُس پر

دھاوا مارو زیادہ والسلام چنانچہ جس وقت یہ نوشتہ پاس عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کے پہونچا تو جو کچھ عیاض نے اُس مین اُن کو حکم کیا تھا اُسکی تعمیل بجالائے کہ قلعہ غربیہ پر اخواص بن عامر کو متولی کیا اور اسکی ہمراہی مین ایک سَو سوار مقرر کیے اور قلعۂ شرقیہ پر زیاد بن الاسود کو حاکم کرکے ایک سَو سوار اُسکے ساتھ بھی تعینات کردیے پھر بعد فراغ اس امر کے عبداللہ اور سہیل طرف قرقیسا کے روانہ ہوے تاآنکہ درمیان اُنکے اور قرقیسا کے فرات حائل ہوئی تب اس سرزمین کے بعض باشندگان نے ان لوگون کو مقام محاضہ کی طرف راہبری کی اور یہ لوگ وہان رات بھر ٹھہرے رہے علی الصباح روانہ ہوے اور اس سرحد مین پہونچے جہان وہ سب دشمنان خدا جمع تھے اور مسلمانون نے ایلچیون کو طرف ماجن و محولہ و بدیل کے روانہ کیا اور اُنکے لیے امان بھیجی پھر اُنکے گھرون مین جا اترے اور اُنکے مہمان ہوے پھر اُن سے یہ کلام کیے کہ اگر ہماری فتح ہوگی تو ہم تمھارے ساتھ احسان و نکوئی کرینگے اور اگر شکست ہوئی تو ہم تمھارے یہان سے پھر جاوینگے اور تم لوگ ہماری عدالت سے جو درمیان تمھارے مرعی ہوئی مشکور و ممنون رہوگے چنانچہ باشندگان ماجن وغیرہ نے اس بات کو منظور کیا اور اُنکے ہاتھون غلہ بیچا **راوی** کہتا ہے مجھ سے **حدیث** بیان کی ہلال بن عاصم نے یحییٰ بن جبیر سے اُنھون نے سوار بن یزید سے کہ جب عبداللہ بن غسان نے طرف اہل قریات ماجن وغیرہ کے ایلچی بھیجکر اُن کو رضامند اور اُن سے ساز کرلیا تو بعد کئی روز کے سہیل بن اساف التیمی کو جو صحابۂ اولین مین سے تھے سَو آدمی مسلمین مین سے اُنکے ہمراہ کرکے واسطے رسدرسانی کے مقرر کیا تاکہ ناحیہ ماسکین سے غلہ وغیرہ لدوالادین تاآنکہ سہیل مع ہمراہیون کے روانہ ہوے جب سمسانیہ مین پہونچے تو اُسکو تاخت و تاراج کیا اور اسکے باشندون کا مال لوٹ لیا ناگاہ نوفل بن مازن جو سرداران لشکر شہریاض بادشاہ سے تھا پانچسو سوارون سے آپہونچا پس جو کچھ مسلمانون نے لوٹ لیا تھا اُن سے وہ سب چھین لیا پھر درمیان اُنکے قتال واقع ہوئی چنانچہ مسلمانون نے بخوشدلی تمام و صفائی طینت و نکوئی نیت سے حملہ کرنا شروع کیا اور اس حالت مین قلب اُنکے منزہ تھے شک و ریب سے بسبب وفور ایمان کے اور زبانین انکی ناطق تھین ذکر رحمان مین لیس وہ سب برابر مشغول قتال رہے یہان تک کہ منجملہ ان مسلمانون کے تینس۳۳ مرد شہید ہوے اور سینتالیس۴۷ نفر منہزم ہوے اور ستائیس۲۷ آدمی اسیر ہوے اور ان اسیرون مین سہیل بن اساف بن عدی بھی تھے پس جو کچھ نصاریٰ کے ہاتھون سے ان مسلمانون پر گذرا تھا اُن مفرورون نے جاکر اپنے اصحاب سے بیان کیا اُن کو سخت صدمہ پہونچا۔ اور یہ امر اُن پر عظیم واقع ہوا **راوی** کہتا ہے مجھ سے **حدیث** بیان کی نوفل بن عامر نے سالف بن عاصم سے اُسنے سالم بن دوسی سے اُسنے کہا مین ہمراہ سہیل بن اساف کے حاضر تھا تو جس وقت ہم نے سمسانیہ پر غزوہ کیا ناگاہ نوفل ابن مازن ہمپر آپڑا اس وقت واللہ ہم نے ایسی قتال شدید کی کہ مثل اسکے مین کسی معرکہ مین حاضر نہ ہوا تھا یہانتک کہ ہوگیا اہل ہزیمت سے جو ہوگیا یعنے بھاگا جو بھاگا سالم

بن عبداللہ نے کہا کہ جب نوفل بن مازن نے لوگون کو اسیر کیا تو اُن کو رسیون مین جکڑ کر باندھا اور بعضون کو بعض سے ملاکر کس دیا اور اُنکے پانون کی رسّیان اپنے گھوڑون سے باندھ دین اور انکو بطرف راس لعین کے لیچلا پھر لوگون نے نوفل کو خبر دی کہ شہریاض بادشاہ مقام مرج الطیر مین طرف منتقب کے ہی تب نوفل اسی طرف چلا اور اسکے ساتھ اسکی چچا کی اولاد سے چالیس بھائی تھے چنانچہ اُن قیدیون اصحاب نبی صلعم کو پاس شہریاض کے لیگیا اور روبرو اُسکے لیجاکر کھڑا کیا اور اُنکے احوال سے اُسکو خبر دی لیس اُسنے ان سب کے قتل کا حکم کیا آخر وہ سب شہید کیے گئے اور ان مقتولون کے اخیر مین سہلؓ بن اساف باقی رہ گئے تھے اور وہ نہایت مردوجیہ وصاحب حُسن وجمال تھے تو ایک بطریق یعنی رئیس نصاری نے اُن کی جان بخشی کے لیے سفارش کی شہریاض نے سہل کے تئین اُس بطریق کے حوالہ کیا اور اُسکو ہبہ کر دیا اور اُس بطریق کا نام توتا ابن یورک تھا اور وہ حاکم کفر توتا کا تھا چنانچہ توتا نے سہل کو اپنے ہمراہ لیا اور وہ بمقام کفر توتا اپنے قصر مین لایا اتفاقاً دختر توتا نے سہل کو دیکھا تو اُن کو اپنے باپ سے طلب کیا توتا نے کہا اے بیٹی ہر آئینہ مسیح نے اس جوان کی مہر و محبت میرے دل مین ایسی ڈالدی کہ مین نے بادشاہ سے اُسکی سفارش کی اور جان بخشی کرائی تو بادشاہ نے اس کو میرے حوالے کیا تو مجھ سے اسکو لے چنانچہ اُسنے جب سہل کو مانگ لیا تو اُن کو اپنے بستان مجلسرائے مین داخل کیا پھر کئی دن کے بعد جب وہ لڑکی اس بستان مین گئی اور سہل بن اساف پر نظر اُسکی پڑی تو بہت مسرور ہوئی اتفاقاً سہل اسوقت تلاوت اس آیہ کی کر رہے تھے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ یعنے محمدؐ رسول ہے اللہ کا اور جو لوگ ان کے ساتھ والے ہین وہ کافر پر سخت تر ہین اور آپس مین نرم و رحیم تر ہین تو اُن کو دیکھتا ہی کہ وہ رکوع و سجود مین مشغول رہتے ہین اور فضل و رضا کے طلبگار رہین پیشانیان انکی نشان سجود سے انکے چہرون پر نور افشان ہین آخر اس لڑکی نے جب قرأت سہل کی سُنی تو اُسکے دل کو تاثیر کر گئی وہ بولی کیا ہی یہ کلام فصیح اور پاکیزہ اور آسان تر ہی واسطے فہم کے سہل نے کہا یہ کلام ملک علام کا ہی کہ اُسی نے اسکو ہمارے سید انام پر نازل کیا ہی تب اُس لڑکی نے کہا اُس کلام مین جو کہ ذکر محمدؐ کا ہی بس وہ تو لامحالہ تمھارا نبی ہی مگر یہ کون لوگ ہین جنکی شان مین وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ واقع ہی سہل نے کہا وہ اس نبی کا مصاحب اور وزیر ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ وہ صاحب ان فتوح کا اور بھیجنے والا لشکر اسلام کا عمر بن الخطاب ہی رضی اللہ عنہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ وہ اُس نبی کا کاتب وحی اور اُسکا داماد عثمان بن عفان ہی رضی اللہ عنہ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا وہ برادر محمدؐ اور اسکا پسر عم اور مالک اسکی تیغ کا علی ابن ابیطالب ہے رضی اللہ عنہ یہ سُنکے وہ لڑکی اُن سے کلام کرنے لگی اور نام اسکا ابرتیا تھا اور وہ بخط توریت و انجیل کتابت کرتی تھی اور زبان عرب مین کلام کرتی تھی اور اکثر وہ علمائے یہود و نصاریٰ سے حال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استفسار کیا کرتی تھی مگر کوئی اُن مین سے اسکو مفصل خبر نہ دیتا تھا یہانتک کہ سہل بن اساف اُسکے ہاتھ لگے پھر اُسنے پوچھا کہ جن کا ذکر تونے کیا ہی یہ کون ہین سہل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جب کچھ کلام کرتے ہین تو سچ بولتے ہین اور جب جہاد کرتے ہین تو ثابت قدم رہتے ہین اور جب اسپ پیشرو و سریع السیر پر سوار ہوتے ہین تو توفیق سبقت کی پاتے ہین اور جب وادی طلب مین چلتے ہین تو پروا ے رفیق نہین رکھتے ہین اور جب علم افضال یعنی لشان نبرد وسنان کارزار کی جھلک دیکھتے ہین تو ہمہ تن اُسکے مشتاق ہوتے ہین اور اُنکے سیٹنون مین ندا دی گئی اور دونون مین یہ الہام کیا گیا ہی رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ آلخ یعنے وہ لوگ ہین کہ جس بات پر خدا سے عہد کیا

اسکو سچ کیا یعنے وفا کیا بعد ازان یہ اشعار پڑھے	رِجَالٌ مِنَ الْاَحْبَابِ تَاهَتْ[1] نُفُوسُهُمْ	يُنَادُوْنَهُ خَوْفًا وَيَدْعُوْنَهُ قَصْدًا
وَقَامُوْا بِلَيْلٍ وَالظَّلَامُ مُعَبَّسٌ	اِلٰى مَنْزِلِ الْاَحْبَابِ فَاسْتَعْمَلَ الْكَدَّا	وَيَمْشُوْنَ حَثَّ الشَّوْقِ نَحْوَ مَلِيْكِهِمْ
وَقَصْدُهُمُ الْفِرْدَوْسُ مِنْ جَنَّةِ الْخُلْدِ	اُولٰئِكَ قَوْمٌ فِي الْعِبَادَةِ اَخْلَصُوْا	فَتَاهُوْا بِهٖ شَوْقًا وَمَاتُوْا بِهٖ وَجْدًا

یعنے یہ اشخاص وہ احباب ہین کہ نفوس اُنکے شوریدہ و سرگردان ہین شوق الٰہی مین یا یہ کہ دل انکے ہیبت زدہ و ترسان ہین خوف معاصی سے اپنے پروردگار کو پکارتے ہین خائف ہوکر اور اس سے دعا مانگتے ہین ارادت دلی سے کھڑے ہوتے ہین یعنی جاتے ہین حالت تاریکی شب ناخوش کرنے والی مین طرف منزل احباب یعنی عبادت گاہون کے جو محبوب ہی پس عمل کرتے ہین اور بکوشش تمام یا یہ کہ عمل بکوشش کرتے ہین اور آمادہ ہوتے ہین برانگیختگی شوق سے بطرف اپنے مالک کے اور قصد ان کا فردوس کا ہوتا ہی جو جنت الخلد یعنے باغ بہشت ہمیشگی کا ہی یہ وہ قوم ہین کہ طرف عبادت کے خلوص و میل رکھتے ہین پس سرگشتہ رہتے ہین شوق مین اور مرتے ہین حالت وجد مین پھر برتیا نے سہل سے کہا مین نے یسار راہب و یرقنا سے سُنا ہی کہ ہر آئینہ حق تعالےٰ تمھارے نبیؐ کی دعوت یعنی اسکی دعوت اسلام کو شرق سے تا غرب نشر و نافذ کرے گا اور مغرب و مشرق تمام اسکے قبضۂ اقتدار مین دے گا اور اہل اسلام اُنکے تئین اپنے پدر و مادر و برادر و خواہر سے افضل و اولیٰ جانین گے اور ان سب سے زیادہ تر اسکو عزیز رکھین گے اور بعد وفات کے اسکے مزار پر زیارت کو آوینگے اور جب اُن کے روبرو اسکا ذکر ہوگا تو اُسکے اوپر باکثار تمام درود و صلوٰۃ بھیجین گے تب سہل نے اس سے کہا کیا تجھکو یہ معلوم نہین ہوا کہ وہ اپنے ایام حیات مین اپنے اصحاب کے حق مین دعا کرتا تھا اور ان کے لیے اور جو کوئی اسکے گھر مین داخل ہوکر اُسکا اقرار اور تصدیق اسکی کرتا تھا اُن سب کے واسطے استغفار کرتا تھا چنانچہ عائشہ زوجہ نبی صلعم نے روایت کی ہی کہ جس شب کو رسول خدا صلعم کے تشریف لانے کی میری پاس باری تھی جب ثلث اول یعنی پہلے تہائی رات کی گذری کہ

[1] تَاهَتْ نُفُوسُهُمْ تاہب بتاے تانیث از تیہ شوریدگی و سرگشتگی و تاہب از ہیبتہ ترسندگی ۱۲

فلک تارون کے ساتھ دور کرتا تھا اور آسمان ستارون سے چمکتا تھا اور شیاطین پر شہاب ثاقب کی مار پڑتی تھی اور سراپردۂ انوار الٰہی کے بازو کشادہ تھے اور ظلمت نے سیاہی اپنی ہر طرف کی تھی پس اس ہنگام مین کہ مین سوتی تھی اور میرے پہلو مین افضل مرسلین واکرم مخلصین ومتوسلین تھے ناگاہ اُن کے کلام شریف نے مجھے بیدار کر دیا اور اس وقت وہ فرماتے تھے کہ ای چشم سرگین بسرمۂ ثبات تو غافل از واردات ہبات[۱] سے بیدار ہو اپنے خواب سے اور مشغول ہو بعمل خیر وثواب از برای روز حمام[۲] یعنی قیامت کے کہ اس وقت اولو الالباب اُٹھتے ہین اور اپنے رُخسارون کو آستان عجز پر اور خاک نیاز مین ملتے ہین عائشہ رضؓ نے کہا پھر مین نماز کے لیے اُٹھی اور مجھے حضرت نے کھڑا کیا اور آپ شفاعت اُمت کرتے تھے یہانتک کہ روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور شگوفہ فجر کا شگفتہ ہوا تو حضرت نے مجھ سے فرمایا اُٹھ واسطے نماز واستغفار کے حاضر ہو اور پروردگار سے عفو طلب کر چنانچہ مین حضرت کی خدمت مین حسب ارادہ اُنکے کھڑی ہوئی اور مقصد ومراد کو پہونچی یعنے فائز بسعادت ہوئی پھر جس وقت حضرت تسبیح سے فارغ ہوے اور جسم اطیب سے خوشبو ہر طرف پھیل گئی اور مہکنے لگی تو اس وقت مین نے یہ دیکھا کہ حضرت دم سرد بھرتے ہین یعنی ٹھنڈی ٹھنڈی سانس لیتے ہین اور انگشت سبابہ سے جوہر دندان ملتے ہین یعنی اُنگلی کو دانتون پر مارتے ہین تو مین نے عرض کی ای سید موجودات ووجود ای بہترین از روے آبا وجدود بہ تحقیق کہ انگشت بدندان زدن عادت اہل عرب کی اس حالت مین ہے کہ جب کوئی امر اہم اُن کو پیش آتا ہی یا کسی حال مین وہ متالم ہوتے ہین اسکے جواب مین فرمایا کہ اس وقت مین نے حال عصیان اپنی اُمت کا یاد کیا اور مجھکو خیال مخلصین اپنی محبت کا آیا اس لیے کہ مجھے قول پروردگار کا یاد آگیا ہی لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ یعنے حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ البتہ جہنم کو مین جنون اور آدمیون سے بھرون گا تب مین نے عرض کی یا رسول اللہ کیا حق تعالیٰ نے آپ پر یہ نازل نہین کیا ہی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ یعنے تاکہ حق تعالیٰ تیرے گناہان گذشتہ وآیندہ بخش دیوے درین صورت واللہ کہ حق تعالیٰ بموجب قول خود بالضرور آپ اور آپ کی اُمت سے عفو کرے گا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے عنقریب پروردگار تیرا تجھکو وہ کرامت ومنصب شفاعت عطا کرے گا کہ تو رضامند وخرسند ہو جائے گا اور ہر آئینہ آپ وہ ہین جس کے نور سے حق تعالیٰ نے آسمانون اور زمینون اور عرش وکرسی کو خلق کیا اور آپ وہ ہین جس کے دروازے پر براق تقرب کا حاضر کیا گیا اور آپ وہ ہین جس پر عالم ملکوت منکشف ہوا اور جو بہ سمت بارگاہ قہر جبروت بلند کیا گیا اور آپ وہ ہین جس کو لیلۃ القدر دی گئی آپ صاحب بطحا ومالک

---

[۱] ہبات گرد ہاے بے خاک کہ از روزن در روشنی آفتاب نمودار شود وانیجا کنایہ از موارد خفیہ مے باشد ۱۲ [۲] حمام حر شدید یعنے قیامت ۱۲

حرم ہین آپ کے آگے پتھر موم ہین یعنے اپ کے سامنے رفق ونرمی کرتے ہین اور درخت آپ پر سلام کرتے ہین اور آپ کے لیے شق قمر ہوا بشب ابرار اور آپ پر نازل ہوا یَاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ یعنے ای نبی جہاد کر کفار سے اور آپ ملک عرفات ومنی ہین اور آپ مخصوص ہین ساتھ شکر وثنا کے یعنے حمد خدا بجالانا اور شکر اس کا ادا کرنا آپ ہی کا کام ہی اور قریب ہی کہ حق تعالی آپ کو دربارۂ اُمت کے منصب منت واحسان پر پہونچا دے گا کیا حق سُبحانہٗ تعالی نے آپ سے وعدہ مقام محمود کا نہین کیا ہی اور آپ کے لیے لواے محکم یعنے لواے حمد تیار نہین کیا ہی اور کیا آپ سے عہد حوض مورود یعنے حوض کوثر کا ساتھ کرم وجود کے نہین کیا ہی اور کیا انوار سعادت کو آپ کی اُمت پر تابدار اور ابر ہاے توفیق کو ان پر رحمت بار نہین کیا ہی اور کیا آپ کے علم ظفر شیم کو جو ہاتھ مین آپ کے اصحاب کے ہی بجواہر قبول آراستہ نہین کیا ہی اور اسکے پھریرے پر یہ نہین لکھا ہی عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قریب تر ہے کہ تیرا پروردگار تجھکو مقام محمود یعنے مقام کرامت اور شفاعت پر فائز کرے گا پس آپ اپنی اُمت پر نزول عذاب کا کیون خوف کرتے ہین وحال آنکہ حق تعالی نے بقول خود اُن کو سائر الناس پر فضیلت دی ہی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہتر ہو اُس اُمت مین جو واسطے ہدایت عوام الناس کے مقرر کی گئی ہی ای میرے آقا آپ خود جانتے ہین کہ آپ کے باپ آدمؑ نے بواسطہ آپ کے پروردگار سے خواستگاری شفاعت کی کی تو حق تعالی اُن پر متوجہ ومہربان ہوا اور نوحؑ نے آپ کے وسیلے سے غرق سے امان مانگی تو حق تعالی نے ان کو نجات دی اور ابراہیمؑ کو باوصف اس علو قدر کے آپ کے وسیلے سے حق تعالی نے آگ سے محفوظ رکھا اور موسیؑ نے باوجود اس تقرب ومرتبے کے آپ کے وسیلے سے سوال شرح صدر اور لیسر امر کا کیا **راوی** کہتا ہی کہ غرض سہل بن اساف کی ذکر اس مناقب سے یہ تھی تا وہ لڑکی طرف دین اسلام کے رجوع کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اُس لڑکی نے کلام سہل سُنا تو بولی کہ تمھارے نبیؐ کے دین مین جو کوئی داخل ہو اور اسکے قول کا قائل ہو تو اُسکے لیے کیا جزا ہی سہل نے کہا وہ اپنے گناہون سے مثل اُس روز کے پاک ہو جاے جس دن اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور اُسکے سارے سیات محو ہو جائین گے اور جزا اسکی رضوان اور جنان ہی بعد ازان یہ آیت پڑھی مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا یعنے جو کوئی عمل بد کرتا ہی یا اپنے نفس پر ظلم یعنے گناہ کرتا ہی اور بعد ازان حق تعالی سے طلب مغفرت کرتا ہے تو حق تعالی کو آمرزگار اور مہربان پاتا ہی پھر جب بر تیا لڑکی نے یہ کلام سہل کا سُنا تو اُس کے دل پر اثر کر گیا اور عقل وراے اُسکی اس کلام اور دین اسلام کی طرف مائل ہوئی تو اُس نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہ مین اداے شہادت کرتی ہون اس بات کی کہ سواے اللہ کے کوئی معبود لائق عبادت نہین کہ وہ فرد ویکتا ہی کوئی اُس کا

ہمسر و شریک نہین اور گواہی دیتی ہون اس امر کی کہ بے شبہہ محمدؐ بندۂ خدا اور رسول خدا ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنانچہ سہل اُسکے اسلام لانے سے نہایت فرحت و مسرت اندوز ہوے بعدازان برتیا نے سہل سے کہا کہ اس راز کو رات تک مخفی و مکتوم رکھ یہان تک کہ پردۂ شب مین مین تیرے پاس آؤن اور تیرے ہمراہ لشکر اسلام مین چلی جاؤن راوی کہتا ہی کہ مجھ سے **روایت** کی صاعد بن عدی النمیری نے اور اُنھون نے اپنے باپ سے سُنا کہ مدینہ مین لوگون سے بیان کرتے تھے اس زمانہ مین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے تمام مال راس العین کا اور خزانہ شہریاض بادشاہ کا پیش کیا گیا تھا اس وقت راوی نے بقیہ روایت مذکورۂ بالا اس طرح ذکر کیا کہ آخر وہ لڑکی یعنے برتیا سہل کے پاس سے اپنے محلات مین چلی گئی اور وہان اپنے گھوڑون کو طلب کیا اور اپنے باپ کے مال سے ایک ہزار دینار زر راہ لیا پس جب وقت شب تاریک ہوئی تو بعد تجسس و تفحص احوال نگہبانون کے وہ دروازہ کھولا جو باب السر و راز تھا چنانچہ برتیا نے یہ دیکھا کہ گرد قصر کے جتنے پاسبان ہین خواب مین ہین تو طرفۃ العین مین پاس سہل کے نظر آئی اور نظر بندی سے ان کو وارستہ کر دیا اور اُس نے کہا بسم اللہ اُٹھ برکات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور راہی ہو پس سہل اُٹھ کر دروازے پر آئے تب برتیا نے ان کو ایک زرہ پہننے کو دی اور آپ بھی ویسی ایک زرہ پہن لی اور یہ دونون اُسی دروازے سے نکلے تو وہان دو گھوڑے تیار تھے پھر وہ دونون سوار ہو کر چلے جب کفر توثا سے مسافت بمقدار دو فرسخ کے طے کر چکے ناگاہ اُن دونون نے اپنے پیچھے حس و صدا گھوڑون کی ٹاپون کی سُنی اسوقت برتیا نے سہل سے کہا کہ اگر یہ لوگ رومی ہین تو مین اُن سے مکالمہ و مخاصمہ کرون گی اور اگر وہ عرب تنصرہ ہین یعنی جنھون نے تنصر اختیار کیا ہی تو چاہیئے کہ تو اُن سے گفت و شنود کر چنانچہ تھوڑی سی دیر گذری تھی کہ ناگاہ ایک جماعت نمودار ہوئی کہ وہ تعداد مین تیئیس سوار تھے اور وہ لوگ سبز لباس پہنے تھے اور وہ سب اشہب یعنے خنگ گھوڑون پر سوار تھے آخر جب سہل نے ان کو بہ تامل دیکھا تو پہچانا کہ یہ سب تو اسی کے اصحاب ہین جن کو شہریاض بادشاہ نے شہید کیا تھا پس سہل اُنکے قریب گئے اور ان پر سلام کیا اور کہا سُبحان اللہ کیا مین وقت قتل تمھارے حاضر نہ تھا یعنے کیا تم شہید نہین کیے گئے ہو اُنھون نے کہا ہان ہم شہید ہوے ہین پر کیا تو نہین جانتا کہ ہر آئینہ شہدا زندہ ہین وہ مرتے نہین ہین بلکہ یہ مرگ یعنے قتل ہونا اُن کا نقل ہے ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے و بہ تحقیق کہ حق سبحانہ وتعالی آج کی شب شہدا کی ارواحون کو بنا بر زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجتا ہی اور وہ شب شب نیمہ شعبان تھی تب سہل نے ان شہیدون سے کہا مین بھی چاہتا ہون کہ تمھارے ساتھ چلون اور تمھاری صحبت مین رہون اُنھون نے جواب دیا یہ بات تیرے امکان مین نہین ہی کیونکہ ابھی تیری

عمر مین اکتالیس دن باقی ہین کہ بعد ازان تو بھی ہم سے آملے گا اور اس لڑکی کے لیے حق تعالی نے
جنت مین وہ چیزین مہیا رکھی ہین جو اور اپنے مخلصین کے واسطے تیار کی ہین اور اُسکے لیے ایک
قصر جواہر و یاقوت سُرخ سے کنارے نہر کوثر کے بنایا گیا ہی سر اپر دے اُسکے آویزان ہین اور انوار
تجلّیات سے روشن ہین اور قبے یعنے گنبد اُسکے منقش ہین سریر تخت اُسکے زرنگار ہین اور فرش
اُسکے دنگل و گداز زمین سے اونچے اونچے بچھے ہوے ہین اور لب نہر کوزہاے خوشنما چُنے ہین اور
گوشہ ہاے قصر اشیاے نفیسہ سے پر ہین اس مین ملبوسات دوختہ اندوختہ ہین اور خدام اُسکے
بحُسن وفاے تمام آراستہ و پیراستہ ہین اور اُسکے دروازے پر قلم سر مکنون یعنے راز در پردہ سے
لکھا ہوا ہی اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنے داخل ہو اس جنت مین بعوض اپنے حسن اعمال
کے پھر جب اُس لڑکی نے شہیدون سے یہ بات سُنی تو بولی کہ مین کس وجہ سے مستوجب و سزاوار
ان نعمتون کی ہوئی شہیدون نے کہا اس سبب سے کہ تو نے توحید اپنے پروردگار کی توفیق اور
نبیؐ ذیوقار کی تصدیق کی ہی یہ سُنکے اُس لڑکی نے ایک نعرہ کیا اور جان بحق تسلیم کی چنانچہ سہل اپنے
گھوڑے سے اُترے اور اُسکو دفن کیا اور وہ سب شہید نظرون سے غائب ہوگئے سہل کہتے ہین
کہ پھر مین مسلمانون کے پاس پہونچا اور عبد اللہ بن غسان و سُہیل بن عدی سے یہ کیفیت بیان کی تو
سارے مسلمین کا یقین اس امر عجیب سے زیادہ ہوا اور بعد اس واقعہ کے اکتالیس روز سہل بن
اساف زندہ رہ کے مرگئے رحمہ اللہ **صفوان** بن عامر نے **روایت** کی ہی خویلد بن ماجد سے
اُنھون نے عبد الرحمن بن النعمان سے اُنھون نے سُنا اس شخص سے جس نے اُن سے فتوح شام
و ارض ربیعہ فارس کا ذکر کیا اور کہا کہ جب لشکر مسلمین قرقیسا پر جا پہونچا اور عبد اللہ و سہل ساتھ تھے
اُس وقت مسلمانون نے اپنی حفاظت کے لیے ایک خندق عمیق کھودی اور اس مین ایک مقام
محفوظ مقرر کیا کہ اسی مین آمد و شد رکھتے تھے **راوی** کہتا ہی کہ عیاض بن غنم اُس وقت بطرف
رقۃ البیضا کے تھے اُن کو خبرین متصل پہونچی تھین اور وہ اس تردد مین تھے کہ ابتداے جنگ
کس سے کی جاوے شہریاض کے ساتھ یا اہل حران و رہا کے ساتھ تب اُن سے خالد بن الولید
نے کہا کہ جو لشکر روبرو موجود ہی اور تم سے آمادہ قتال ہی اُسکو چھوڑ کر اور پر قصد کرتے ہو میری راے
یہ ہی کہ پہلے اس دشمن یعنے شہریاض سے مقابلہ کرو پھر جس وقت اُسکو شکست دوگے تو تمھاری ہیبت
ہر طرف غالب ہو جاوے گی بعد ازان جس بلد پر چاہنا قصد کرنا انشاء اللہ تعالی وہ جلد فتح ہو جائیگا
یہ سُنکے عیاض تھوڑی دیر فکر مین متامل رہے بناگاہ خبردارون اور جاسوسون نے آن کر ان کو اس
بات کی خبر دی کہ ہر آئینہ تم سے لڑنے کو شہریاض بادشاہ اور بہت سے صاحبان قلعہ مستعد و آمادہ
ہین مثل نوفل و طریاطس صاحب جملین و آرمانوس صاحب تل سماوی و آرجو صاحب بارعیہ و شہریاض صاحب

ماردین دروس صاحب حران ورہا اور لشکران کا دو لاکھ سوار سے جمع ہی اور اُنھون نے بادشاہ سے تمھارے مقاتلے ومقابلے کا ذمہ اور عہد کیا ہی اور وہ کہتے ہین کہ ہم جنگ کرین گے دشمن سے باتفاق اپنے اہالی واولاد کے اور ساتھ اپنے مال موالی کے یہان تک کہ ہم مین سے کوئی گریز نہ کرے گا اور از روے ترتیب لشکر کے پہلے تمہارے مقابلے کو اقوام ارمن مقدم ہوے ہین اور بعد اُن کے روم ہین اور وہ سب فرات کے ادھر آپہونچے ہین جب عیاض نے یہ خبر سُنی تو ولید بن عقبہ کو ان کی طرف روانہ کیا اور اس کو اپنا مطلب سمجھا دیا چنانچہ ولید نے پاس عرب بنی تغلب کے جاکر اُن کے رئیسون کو جمع کیا اور وہ سب نوفل بن مازن وعاصم داشجع ومیسرہ وحزام وقارب وغیرہ تھے تب ولید نے اُن سے کہا اے جوانان عرب آگاہ ہو کہ انجام کار پر نظر کرنا موجب امان کا ہوتا ہی ہلاکت سے کچھ تم لوگ بڑے تیز دندان اور بڑے قوی دل اور بڑے جری اور بڑے مردمیدان زیادہ بنی غسان سے نہین ہو اور تم مین سے کوئی مشابہ وہمسر جبلۃ بن الایہم کا نہین ہی کہ وہ شصت ہزار مردم سے پیش آیا تھا تو اس وقت حق تعالیٰ نے ہمین کو اُن پر نصرت وفتح دی اور ہم نے اُن کے بڑے بڑے سردارون کو قتل کیا پس از روے صوابدید کے بہتر یہی ہی کہ تم لوگ ہماری طرف چلے آؤ اور ہمارے لشکر مین شامل ہو جاؤ چنانچہ اُن سب نے تو اس بات کو قبول کیا مگر ایک گروہ اباذ الشمطا کا کہ وہ لوگ بلاد روم کی طرف کوچ کر گئے اور باقی سب عرب بنی تغلب چہ مسلم چہ کافر شریک لشکر عیاض بن غنم ہو گئے اس بات سے سارے اہل اسلام خوشدل ہوے اور کہنے لگے اے گروہ عرب بتحقیق کہ حق سُبحانہ وتعالیٰ نے تمھارے حق مین بڑی خیر کی اور اس نے چاہا ہی کہ تم کو برکت بخشے اس سبب سے کہ تم ہم سے آملے اور صلیب پرستون کو چھوڑ دیا حق تعالیٰ تم کو عنقریب اعزاز اپنے دین اور شرف اپنے نبی کا دکھلاوے گا کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنے نبی سے ہمارے لیے وعدہ کیا ہی اور وعدہ اُس کا برحق ہی کہ وہ ہمکو ملک کسریٰ وقیصر پر فیروزمند کرے گا اور دونون کا خزانہ ہم کو دلاوے گا اور نبی اُسکا مخبر صادق ہی جس کی شان مین حق تعالیٰ نے فرمایا ہی مَا یَنطِقُ عَنِ الْھَوٰی کہ منطوق کلام اسکا خواہش نفس سے نہین (یعنی کل انسان ناطق ہوا ہین کہ وہ اپنی ہواے خاطر سے نطق کرتے ہین مگر نبی وہ ناطق ہی کہ بدون وحی الٰہی من تلقاے نفس اپنے کچھ نطق نہین کرتا پس منطوق کلام اُسکا تمامتر وحی والہام ہی) اور کہا کہ ہمارے حق مین خداے عزوجل نے فرمایا ہی وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصَّالِحُونَ یعنے ہم نے کتاب بزرگ مین بعد ذکر اوصاف بندگان نیکوکار کے لکھا ہی یعنے یہ مقرر کیا ہی کہ وارث ووالی روے زمین کے ہمارے بندگان صالحین ہون گے یہ سُنکے اُن عرب بنی تغلب مین جو کافر تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے آخر وہ سب کے سب فائز بشرف اسلام ہوے **روایت** ہی **خالد** بن سعید سے کہ عیاض بن غنم کو جب بھاگ جانا اباذ الشمطا کا طرف بلاد روم کے معلوم ہوا تو یہ خبر حضرت عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجی تب اُن

حضرت نے ہرقل بادشاہ روم اور اسکے پسر قسطنطین کو نامہ لکھا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم اباذ الشمطا کو جو بنی تغلب عرب سے ہی اپنی سرحد سے ہماری طرف نہ پھیر دو گے تو ہم سارے نصرانیون کو جو ہماری عملداری مین ہین فنا کردین گے **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جب یہ پیغام عمر رضی اللہ عنہ کا ہرقل بادشاہ اور اسکے پسر کو پہونچا تو اُنھون نے اباذ الشمطا کو اس طرف بھیجدیا راوی نے کہا کہ بعدازان عیاض بن غنم نے قصد قتال اوپر ملکہ شہر یاض کے کیا اور ادھر شہر یاض صاحب قرقیسا نے یہ بندوبست کیا کہ وہ رئیسان نصاری کو جمع کرکے اُن سے کہنے لگا کہ آگاہ ہوا گلے بادشاہون کی سیرت سے مجھے یہ بات پہونچی ہی کہ وہ لوگ جب لشکر کشی کرتے تھے تو حیلہ سازی سے بھی غافل نہ رہتے تھے چنانچہ مین بھی ارادہ رکھتا ہون کہ کل صبح مین بعزم ملاقات عرب کے نکلون گا پھر جب صفوف سے مین باہر نکلون تو تم لوگ مجھے میرے گھوڑے سے اُتار کر پیدل کردو اور مجھ اپنی تلوارون کو اٹھاؤ گویا کہ تم مجھکو قتل کیا چاہتے ہو اُس وقت مین تم سے کہون گا کہ مین عذر خواہ ہون اور سوا اسکے نہین ہی کہ مین نے تمھاری آزمایش کی تھی کہ تمھاری حمیت تمھارے دین مین کتنی ہی اور مجھکو گمان غالب تھا کہ تم لوگ ان عربون سے خوف زدہ ہوگئے ہو پھر جب یہ باتین مجھ سے تم سُننا تو پھر تم میرا اجلال واعظام بجالانا بعدازان تم عرب سے حرب شروع کردیجیو اُس وقت پھر تمھارے پاس سے مین عربون کی طرف بھاگ جاؤن گا اور اُن سے کہون گا مین نے ارادہ کیا تھا کہ تمھارے تئین تفویض بلد کردون اس بات سے توم نے مجھپر یورش کی جیسا کہ تم نے خود دیکھا ہی اور اُنھون نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا مگر مین ازروے اعتذار کے بچگیا اب مین تمھارے پاس آیا ہون کہ مجھکو تمھاری صحبت سے بڑی رغبت ہی پھر جس وقت وہ مجھے امان دیوین گے اور مجھ سے غافل ہوجاوین گے تو رات کو مین اُنکے امیر کو قتل کردون گا اور مین خوب جانتا ہون کہ وہ لوگ بعد قتل اپنے امیر کے امر مین سُست ہوجاوین گے بعدازان مین وہان سے بھاگ آؤنگا یہ بات سُنکے اُسکے وزیر ارمنی نے کہا کہ آپ کیونکر اپنی جان پر یہ تعب اُٹھاوین گے اور اپنے تئین کیون ایسی تنگ گذرگاہ مین ڈالین گے اور اگر ایسا آپ کرین گے تو جانب عرب سے ہم آپ پر امن نہین ہین اور آپ کے خال یعنے مامون ہمپر عتاب کرین گے اور کہین گے تم نے اُن کو کیون چھوڑا اور اہل عرب کی طرف کیون جانے دیا تو ہم کیا جواب دین گے بعدازان عبداللہ یوقنا نے بھی کہا کہ ہر آینہ یہ سردار اپنے قول مین سچا ہی یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم آپ کو چھوڑدین اور آپ اُس طرف چلے جاوین بلکہ دربارۂ اس قوم کے مین آپ کو ایک تدبیر بتاتا ہون کہ وہ اس سے قریب تر اور آسان تر ہی تب شہر یاض بادشاہ اور وزیر ارمنی نے کہا ای ملک وہ کیا تدبیر ہی یوقنا نے کہا کہ کل صبح کو ہم اپنی جمعیت مردم ہمراہ لیکر نکلین اور اُن سے مقابلہ کرین اور آپ ہماری کوشش وجانفشانی ملاحظہ کیجیے جیسا کہ

ہم بجسب اپنی طاقت کے مقاتلہ کرینگے بعدازان ہم مصلحۃً شہر کے اندر بھاگ جاوین اور دروازے
شہر کے خوب مضبوط بند کر کے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاوین پھر وہ ہمارے قریب آوین گے اور ہم بدستور
اُن سے قتال کرتے رہین گے پھر جب ہم ایسا کرین گے تو عرب کو ہم سے طمع ہوگی اور ہمارے
قریب تر آوین گے اور تم خوب جانتے ہو کہ اُن کے لشکر مین رومیون کی ایک جماعت ہی جو بے دین ہو کر
اُنکے دین مین آگئے ہین تو جب وہ ہمارے قریب آوین گے اور ہم ارادہ کرین گے تو ہم اُن کو ایک
نامہ لکھکر اُن کے دلون کو خوش کرین گے پھر ہم اُن کے پاس ایلچی بھیجکر طلب صلح کرینگے اور ہم کہلا بھیجین گے
کہ تم اپنے عقلا مین سے صاحبان قول فیصل کو ہمارے یہان بھیجو تا ہم دیکھین کہ وہ ہم سے کیا ارادہ رکھتے
ہین اور کیا عجب ہی کہ ہم تمھاری صلح قبول کر لیوین آخر جب وہ لوگ ایسا کر لیے اور ہمارے پاس اور ہمارے قابو مین
آجاوینگے تو ہم اُنکو گرفتار کر لیوینگے اور اُنکے سرون پر اپنی تیغین علم کر کے اُن سے کہینگے کہ یا تو تم لوگ ہمارے ملک سے
کوچ کر جاؤ و الا ہم تمکو قتل کرتے ہین پس وہ لوگ جب ہم سے ایسی جد و کد یعنی یہ خطر دیکھین گے تو اپنے اصحاب سے بسبت
ہماری صلح کی درخواست کرینگے اور ہمارے یہان سے کوچ کر جاوینگے اور حال یہ ہی کہ عرب جب کچھ قول کرتے ہین تو اُس کو وفا
کرتے ہین پھر اگر وہ لوگ شہر ریاض بادشاہ کو شکست دیوین گے اور بادشاہ کے شہرون پر متسلط ہو جاوینگے
تو بعد اپنے اس کردار کے ہم اُن کی اطاعت مین داخل ہو کر پھر اُنکے نزدیک سے طرف بلاد روم کے
بھاگ جاوین گے **راوی** کہتا ہی سوا اسکے نہین ہی کہ یوقنا نے اپنے اس کلام سے دو امر کا ارادہ
کیا ایک تو یہ کہ ان کے نزدیک تہمت و اشتباہ سے بری ہو جاوے یہان تک کہ وہ لوگ اُس
سے مطمئن خاطر ہو جاوین اور دوسرے یہ کہ تا اصحاب نبیؐ مین سے ایک جماعت قلعہ مین داخل
کر دیوے اور حیلہ کرے کہ مسلمان میرے قابو مین ہین اور حال آنکہ باتفاق اُن کے اپنا دخل کرے
اور شہر مین اُن کا قبضہ کرا دیوے یہ سُنکے وزیر ارمنی بولا کہ اس صورت مین اگر عرب اپنے صعالیک
کو جو درویش بے خانمان ہین اور اپنے خادمون کو جن کا جینا اور مارا جانا یکسان ہی ہماری طرف
بھیجین اور بالفرض کہ تو ان کو گرفتار کر لیوے اور تو ان سے وعدۂ قتل کرے یعنے قتل سے ان کو
ڈراوے اور وہ کچھ اُس کی پروا نہ کرین اور اُن سے کوشش و اہتمام تمام ہمارے قتال مین واقع ہو اور
وہ ہمارے یہان سے کوچ نہ کر جاوین تو پھر ہم کیا کرین گے یہ سُنکے یوقنا نے اپنے تئین اُن کو خشمناک
دکھلایا اور کنارہ کشی ظاہر کی یعنی تا وہ سمجھین کہ ان باتون سے غصہ ہوا اور کنارہ کیا پھر یوقنا نے کہا
قسم ہی مسیح کی تمھارے دلون مین اس قوم کی ہیبت سما گئی اور تم اُن کے رعب مین آگئے بعد اسکے
اب تم کبھی رستگاری نہ پاؤ گے اور قسم ہی مجھکو اُس امر کی جس کا مجھکو اعتقاد ہی کہ ہر آئینہ مین نے اپنے
قلعۂ حلب مین اُن سے قتال کیا اور لشکران کے سوارون کا حلب کے سائر بلدان مین سال بھر پھرا کیے
اور سرگردان رہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ایک غلام حبشی نے اُنکے غلامون مین سے جسکا نام دامس ابوالہول

تھا اور اسکے ساتھ اور بیس آدمی تھے کہ وہ لوگ میرے ساتھ حیلہ کر کے میرے قلعہ پر متسلط ہوئے تو کبھی
وہ اس قلعہ پر قادر نہ ہو سکتے یعنے اگر یہ امر نہ ہوتا کہ وہ غلام مجھپر حیلہ گری کرتا تو وہ ہرگز مجھپر قدرت نہ پاتے
پس حیلہ بازی ایسی کارگر ہوتی ہی اور ایسا ہوا تھا کہ وہ اپنے مجمع لشکروں جرار اور اپنے تمام ولادرون
ذی الاقتدار کے مجھپر آپڑے تھے پس تمھاری کیا کیفیت ہی وحال آنکہ تمپر نہین آیا ہی مگر ایک گروہ چند
آدمیون کا اور تمھارا شہر وشہر پناہ بھی مثل قلعۂ محکم کے استوار ہی اور اُس پر قتال بھی دشوار ہی سوائے
دُو مقام کے ایک طرف جبل دوسرا جانب غرب سے اور تمھارے تئین کوئی عُذر بھی مانع نہین ہی
اور جو کوئی ارادۂ رضامندی مسیح کا رکھتا ہو اور طالب اجر کا ہو تو چاہیے کہ اپنے دین کے لیے قتال
کرے اور اپنے اہل اور خانمان کو ان عربون سے بچاوے اور اگر اس امر کا خوف کرتے ہو کہ وہ لوگ
ہماری طرف اپنے غلامون کو بھیجین گے یا ایسون کو جن کی کچھ وقعت وقدر اُنکے نزدیک نہین ہی
تو مین سارے آدمیون مین اُن کا بڑا آشنا سا ہون کہ تمام اُنکے شہسواران اور دلاورون کو اور اُنکے خادمون کو اور
انکے خواص اصحاب کو خوب پہچانتا ہون پس تم اپنے ایلچیون کے ساتھ اس قوم کے نام بنام نامہ بھیجو کہ وہ
سب نامی گرامی ہین ان مین سے مقداد ہین اور نعمان وشرحبیل بن کعب ونوفل وعبدالرحمن بن
مالک واسود بن قیس وخالد بن جعفر وابن قیس ونعمان بن الحارث ومالک بن نوبہ وسلامہ بن عامر
یہ لوگ اشراف واعیان قوم ہین یہ سُنکے وزیر ارمنی ہنسا اور کہا قسم ہی مجھکو اپنے دین کی عرب لوگ
ان اشخاص کے سبب ہرگز اپنے کامون مین سُستی نہ کرین گے یعنے اپنے ارادے سے باز نہ رہینگے
مگر یہ کہ وہ تم سے رہائن یعنی گروی وعوضی جس کو اول وبندی کہتے ہین طلب کرین گے تب یوقنا نے
کہا رائے تمھاری سُست ہوگئی اور دل تمھارے بودے ہوگئے تم اُن کے پاس ایلچی کے ہاتھ نامہ بھیجو
اگر انھون نے قبول کر لیا تو اس بات کو ہمارے سید مسیح کی برکات ومغتنمات سے سمجھنا اور اگر
وہ رہائن طلب کرین گے تو ہم اہل شہر سے اپنے ضعفا یعنے کمترین مردم کو اور اُن کی اولاد کو لباس
فاخرہ پنھا کر اُن کے یہان بھیجدین گے اور کہلا بھیجین گے کہ یہ لوگ ہمارے بزرگان اور رئیسان شہر
ہین تب شہریاض بادشاہ نے کہا قسم ہی قربان کی یعنی قربانی مسیح کے سوائے اس بات کے
جو کچھ تو نے ہم کو حکم کیا مین اور کچھ نہ کرون گا بعد ازان بادشاہ نے اپنے سردارون اور اپنے اہلکارون
کو حکم کیا کہ وہ لوگون کو واسطے تیاری جنگ کے امر کرین چنانچہ ان اُمرا نے یون ہی حکم کیا پھر ان لوگون
نے اپنے ہتھیار لگائے اور آمادۂ قتال ہوئے اور ادھر سالار لشکر اسلام نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار
ہون چنانچہ خیل عرب سوار ہوئے اور وہ خندق سے باہر نکلے اور لشکر اعدا بلندی وادی سے ان
لوگون کے سامنے آیا اُس وقت اہل اسلام یہ دعا پڑھنے لگے اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلَیْھِمْ کَنَصْرِ نَبِیِّکَ یَوْمَ
الْاَحْزَابِ یعنے ای ہمارے پروردگار تو ہم کو نصرت دے جیسی تو نے نصرت دی تھی اپنے نبی کو روز

مقابلہ لشکر کفار مکہ کے پھر ان لوگون نے اپنی صفین باندھین اور اس افسر نے لوگون کو وعظ کیا اور آخر وعظ یہ تھا کہ دیکھو ہم اب جانب طاغیہ روم کے حملہ کرتے ہین اور اُسکے صلیب پرستون پر چڑھائی کرتے ہین پس آؤ ہماری پیروی کرو اگر حق تعالیٰ بہ قتل اُس طاغی اور صلیبون کے ہم کو فتحیاب کرے گا تو اُس قوم کے قدم پر جا پڑینگے ان لوگون نے جواب دیا اے امیر تو نے ہم کو ایسے امر کی طرف دعوت کی یعنے بُلایا ہی کہ وہ خود ہم کو نہایت محبوب ہی اور مرغوب تر ہی اُن باتون سے جو تو نے ذکر کین پس حملہ کر ہم بھی حملہ کرتے ہین چنانچہ محمدؐ بن مسلمہ نے **روایت** کی ہی کہ آخر امیر لشکر اسلام اور اسکے ہمراہیون نے لشکر قرقیسیا پر حملہ کیا اور امیر مسلمانون نے کہ عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی تھے پس تحقیق کہ ان لوگون نے بقتال شدید مقاتلہ کیا اور راہ خدا مین وہ جہاد کیا جیسا حق جہاد کرنے کا ہے اور دشمنان خدا کو بھالے مارے اور تلوارین مارین اور اسی معرکہ مین عبداللہ بن مالک اشتر نے وزیر ارمنی کو جا لیا اور جب اسکی ہیبت اور شان کو دیکھا تو جانا کہ یہ کوئی اُنکے ملوک و سلاطین مین سے ہی آخر عبداللہ بن مالک نے اُسکے سینہ مین بھالا مارا کہ انی اُسکی اُسکے پشت سے پار نکل آئی اور نعمان بن المنذر شہریاض بادشاہ پر جا پڑا اُس وقت جماعت مردم اُسکے گرد سے متفرق ہو گئی تو نعمان نے شہریاض پر وار کیا مگر وہ یہ نہین جانتا تھا کہ یہ صاحب و مالک بلد ہین بلکہ یہ سمجھا کہ کوئی منجملہ ملوک کے ہی آخر اُس پر حملہ کیا اور اُسوقت یہ اشعار پڑھتا تھا ع

نحامي عن شرع الهدى فنصونه
بأحمد الهادي فذاك سعيدها
وسوف نقود الخيل جردا سوابقا
كذا راس عين والجيوش نقودها
واني انا النعمان ذاك بن منذر

وانا لقوم في الحروب ليوثها
ونرغم انوف العدا ونذودها
ملكنا بلاد الشام ثم ملوكها
الى شهرياض الكلب ذاك شريدها
ونمضي الى حران ثم سروجهم
ابيد ليوث الحرب ثم اسودها

وتنفر منا في الوغاء اسودها
لنا الفخر في كل المواطن كلها
الى ان بدلنا بالنكال عديدها
ونملك دارا ثم جملين بعدها
كذلك الرها للمسلمين نعيدها

یعنی مین حق مین اس قوم کے وقت جنگ کے شیر جنگ ہون بھاگتے ہین مجھ سے وقت وغا کے شیران کارزار شرع ہادی کی طرف ہم حمایت کرتے ہین اور اُسکی صیانت و اعانت کرتے ہین اور دشمنون کی ناکین گھستے ہین اور ہم اُن کے تئین دفع کرتے ہین ہمارے لیے ہر مقام مین فخر تمامتر ہی بطفیل احمدؐ ہادی کے کہ یہی فخر اُس کل مواطن کی سعادت ہی ہم تمام بلاد شام اور ملوک ملک شام پر غالب ہوے یہان تک کہ ہم نے اُسکی عدید یعنے جماعات کو ساتھ نکال یعنے ہلاکت کے بدل دیا اور قریب ہی کہ ہم گھوڑے دوڑاوین گھوڑے تیز رو طرف شہریاض کتے کے کہ یہ سخت تر ہی کتون مین اور ہم مالک ہونگے دارا کے بعد ازان جملین کے اور اسی طرح مالک ہو راس العین کے اور اسکے لشکر کا ہنکاتے ہین بعد ازان ہم گذر کرینگے طرف حران کے بعد ازان طرف اُنکے سروج کے

ع صلیب چلیپا ہے ترسایان کا دو آلہ سہ گوشہ نشان ہی دار مسیح کا جس کو ہندی مین ترسول کہتے ہین ۱۲

(سروج نام بلد عجم ہی) اسی طرح رہا کہ ان سب کو واسطے مسلمین کے ہم پھیرینگے اور مین وہ نعمان ہون جو ابن منذر سے ہلاک کرونگا مین ہزبران نبرد آزما پھر شیران جنگ کو غرضکہ نعمان بن المنذر شہریاض بادشاہ پر جا پڑا اور دفعۃً اُسکو نیزہ مارکر زمین پر ڈالدیا پھر جب لشکر قرقیسیا نے یہ دیکھا کہ ان کا بادشاہ مارا گیا تو وہ سب اپنے شہر کو پھر پڑے اور اپنے شہر کو اپنا قلعہ کیا اور اسکو بندوبست سے مستحکم کیا چنانچہ ارمانوسہ ملکہ شہریاض نہایت خوف زدہ ہوئی اور اُسکے دل مین رعب سمایا تب اُسنے عبد صالح یوقنا سے کہا ای عبد المسیح سوائے تیرے اب ایسا ہمارا کوئی باقی نہین رہا کہ وہ بجز تیرے سیاست ہمارے ملک کی اور تدبیر ہمارے اُمور کی کرے یوقنا نے کہا ای ملکہ مین آپ کے حضور مین خدمتگذاری کو حاضر ہون بعد ازان ملکہ نے اپنے کامون کو یوقنا اور اُسکے اصحاب پر محول کیا اور یہ بات کہی کہ تم آگاہ اور خبردار ہو کہ یہ شہر اور ملک تمھاری طرف ہی یعنے تمھارے بھروسے ہی یوقنا نے کہا ہم پر واجب ہی کہ ہم ملکہ کے حق خدمت پر قائم رہین اور اسکی طرف سے قتال کرین بعد ازان یوقنا نے اپنے ہمراہیون کو سور بلد یعنے شہر پناہ پر چڑھا دیا کہ وہ مسلمین سے قریب تر ہو گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کی فوج جو پیدل تھی وہ فلاخن سے ایسی سنگ اندازی کرتی تھی کہ پتھر اُن کا کبھی نشانے سے خطا نہ کرتا تھا اور افسر پیدل لشکر پر اور گروہ موالی پر منذر بن العاصم تھے کہ تمام حجاز و یمن مین کوئی شخص منذر سے زیادہ تر فلاخن انداز نہ تھا اور اُنکے قوت بازو کا حال یہ تھا کہ جب وہ فلاخن سے سنگ انداز ہوتے تھے تو وہ پتھر بُرج سے بالاتر گذر جاتا تھا پس وہ برابر اسی طرح ہر روز سنگ اندازی کرتے تھے کہ وہ پتھر ایک دو آدمی کا سر توڑ دیتا تھا چنانچہ عرب نے نام عاصم کا بُرج المنذر رکھا تھا غرضکہ ان لوگون نے اہل قرقیسیا پر نہایت سختی و تنگی کی تب ارمانوسہ ملکہ نے یوقنا سے کہا وہ تیری تدبیرین دربارۂ ان عربون کے کہان ہین جس کا وعدہ تو ملک شہریاض سے کیا کرتا تھا یوقنا نے کہا مین اس امر مین خود متفکر ہون اور اس فکر سے مین غافل نہین ہون بعد ازان یوقنا شہر پناہ پر جو مسلمین سے متصل تھا چڑھ گیا اور پکار کر کہا ای معاشر عرب درمیان ہمارے تمھارے یہ امر طول ہوا کیا تم نے ملک شہریاض کو شکست نہین دی اور کیا تم راس العین پر مالک و غالب نہین ہوے اور بعد اسکے ہم بھی تمھارے ہین لٰہذا تم ہم سے مال طلب کرتے ہو آخر تمھارا ارادہ کیا ہی اور ہم خوب جانتے ہین کہ جو تم کہتے ہو وہ کرتے ہو اور وفا کرتے ہو آخر جب یوقنا کو عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اور سب صحابہ نے دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قرقیسیا پر اسکا ارادہ نصب جنگ کا ہی تب سہل بن عدی نے یوقنا سے خطاب کرکے کہا ای دشمن اپنی جان کے تو نے ہم سے فریب کیا اور منصوبہ تیرا جو ہم پر تھا وہ تمام پورا ہوا کہ تو ہمارے دین مین داخل ہوا جب ہم تجھ سے مطمئن ہوے تو تو نے فریب کیا کہ اپنے پہلے دین کی طرف پھر گیا آخر تو ہم سے اب کہان بھاگ کر جائے گا اور ہم سے کدھر روپوش ہوئے گا اور ہم تیری طلب و تلاش مین ہین اور قریب ہی کہ ہم اس شہر پر بزور شمشیر غالب ہوتے ہین اور تیری گردن مارتے ہین (یہ کلام مسلمین کا ساتھ یوقنا کے مصلحۃً بطریق جنگ زرگری تھا) تب یوقنا نے جواب دیا

ای جماعت عرب بہ تحقیق کہ مین نے تمھاری خیر خواہیان اور تمھاری خدمتین کین اور تم سے بھی مین نے سوائے خیر کے اور کچھ نہین دیکھا ولیکن میرے دل کو اپنا دین بھایا اور ایسا خوش آیا کہ آخر پھر مین نے اُس طرف کو میل کیا خیر اب جو ہوا سو ہوا آیندہ اس شہر مین پہونچنا تمھارا غیر ممکن ہی اور تم اس پر غالب وقادر نہین ہو سکتے اسلیے کہ وہ نہایت مشید و مستحکم ہی اور اس مین بڑے بڑے مردان کارزار ہین اور رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس وافر ہے ولیکن تم اپنی جماعت مین سے دس آدمیون کو جو تمھارے معزز اصحاب ہون اور ہم بھی ان پر وثوق و اعتماد رکھتے ہون ہماری طرف روانہ کرو کہ وہ ہم سے اور ہم اُن سے قول و قسم کرین یہان تک کہ جب تم راس العین پر فتح پاؤ گے تو یہ شہر بھی ہم تم کو سپرد کر دینگے اور بالفعل درمیان ہمارے تمھارے بقیہ سال حال صلح رہے اور اس سال مین کل چار مہینہ باقی ہین کہ اول ان مہینون کا رمضان ہی یعنی ابتداے رمضان سے چار مہینے باقی ہین یہ سُن کے عبد اللہ بن غسان نے کہا کہ ہم نے یہ معاہدہ تیرا قبول کیا مگر وہ دسون آدمی کون ہین جنکو تو چاہتا ہی کہ ہم اُن کو تیرے پاس بھیجین یوقنا نے کہا ارادہ میرا ان لوگون سے ہی مقداد بن الاسود واسود مولاے قیس و خالد بن جعفر و رواحہ بن قیس و ہمام بن الحارث و سلامۃ بن عامر و ابن نعیم بس مین ان لوگون کو چاہتا ہون کہ میرے پاس آوین اسلیے کہ بدون اصلاح اُنکے امر صلح متعسر ہی آخر عبد اللہ نے اشخاص مذکور کو روانہ کیا اور یوقنا نے اُنکے لیے پھاٹک کھولدیا مگر عبد اللہ نے یوقنا سے کہا کہ ہم بدون رہائن کے دربارۂ اپنے اصحاب کے سستی و غفلت نہ کرینگے یعنے بغیر اسکے ہم کو اپنے اصحاب کے حق مین اطمینان نہین ہی یہ سُنکے یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور اسکو خبر دی کہ وہ قوم رہائن طلب کرتے ہین ملکہ نے کہا بازاری لڑکون کو بھیجدو یوقنا نے کہا ای ملکہ حرب مین مکر و حیلہ کرنا عرب کے یہان سے نکلا ہی اور بادشاہون کی شان کا یہ مقتضا ہی کہ جو کہین وفا کرین و حال آن کہ قول حکیم فارس کا ہی کہ جب غدر کرنا طبیعت اور عادت قوم کی ہو تو وثوق و اعتماد ساتھ ہر کسی کے بہت دشوار ہی یعنے ہر گاہ عادت عرب کی مکر و حیلہ ہی اور بادشاہون کو اپنا قول وفا کرنا لازم پڑا ہی تو انسداد ہر ایک مکر کا متعذر ہی و بہر کیف آپ جو ارادہ بھیجنے اطفال اہل شہر کا کرتی ہین تو یہ بھی خالی از تردد نہین اس واسطے کہ آپ کے اہل بلد مین روسا و ملوک ہین کہ وہ بعد بادشاہ آپ کے شوہر کے اگرچہ آپ کی شان کو عظیم جانتے ہین لیکن وہ آپ کو بہ چشم تانیث دیکھتے ہین یعنے آپ کی طرف اُس نظر سے نگاہ کرتے ہین جس طرح نسوان کو بعین استضعاف دیکھا کرتے ہین اور اُن کا کچھ رعب نہین مانتے ہین اور میری طرف نظر بعین غربت کرتے ہین کہ مجھے مسافر اور بیرونی سمجھکر اپنے نزدیک میری جانب سے کچھ ہیبت نہین رکھتے ہین اور حال ہماری صلح کا عرب کے ساتھ سُنتے ہین تو ہم کو اس بات کا مالک مختار نہین جانتے ہین درین صورت ارادہ ہمارا اور آپ کا پورا نہ ہو گا اور جب اہل بازار بھیجے جاوین گے تو وہ لوگ ہم پر جرأت و جسارت کرینگے و بتعرض و تمرد پیش آوینگے مثل اسکے کہ جس طرح ساتھ ملک موصل اور صاحب ہنکار یہ کے معاملہ ہوا تھا اسی طرح یہ امر بھی دشوار ہو جاوے گا تب ملکہ نے کہا پھر اس باب مین تیری کیا رائے

ہے یوقنانے کہا میری راے یہ ہی کہ ہم اُنھین رئیسون کو پاس عرب کے رہائن بھیجین **راوی** نے
کہا یہ فعل یوقنانے اسلیے کیا کہ جب ان معزز لوگون کو حوالہ عرب کے کردیوے تو شہر مین کوئی رئیس و رُوسا
مین سے ایسا باقی نہ رہے گا جو درمیان شہر کے عربون سے مزاحم و متعرض ہوگا غرضکہ ملکہ نے یوقنا کی
راے کو قبول کیا اور رُوساے بلد کو طرف عبداللہ بن غسان کے بطریق رہائن روانہ کیا پھر جب یہ سب
وہان پہونچے تو وہ دسون اصحاب نبی صلعم یعنے مقداد وغیرہ جن کو طلب کیا تھا آن کر داخل شہر ہوے اُن کو
یوقنانے حکم کیا کہ برج کبیر مین جا اُترین اور وہ برج معروف بہ برج المنذر تھا اور یہ تدبیر یوقنانے اسواسطے
کی تا جو لوگ ملکہ کی طرف سے اُس برج مین مامور تھے وہ نافرمانی اور سرتابی نہ کرسکین کیونکہ اُس برج
مین اموال اہل بلد کا سب جمع تھا آخر جب وہ دسون اصحاب اُس برج مین مسلط ہو گئے اس وقت یوقنا
پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور کہا کہ اُن اشخاص عشرہ کو اپنے برج مین ٹھہرایا ہی اسلیے کہ کل صبح اُن سب کو
بالاے برج یعنے اُسکے سطح پر کھڑا کرونگا اور اُنکی قوم عرب کو دکھلا کر اُن سے خطاب کرونگا کہ یا تو تم
ہمارے یہان سے کوچ کر جاو نہین تو ہم ان سب کو قتل کرتے ہین تب ملکہ نے کہا پھر ہم اپنے اصحاب
رہائن کو کیا کرینگے اور اُنکی رہائی کیونکر ہوگی کیونکہ اگر ہم اُنکے اصحاب کے ساتھ ایسا کرینگے جیسا کہ تو نے ذکر کیا تو لامحالہ وہ بھی ہمارے
اصحاب کے ساتھ ایسا ہی کچھ کرینگے اسوقت یوقنانے جواب دیا کہ ہرگاہ آپ اپنے اہل بلد کے لیے گھبراتی
ہین تو اس قوم سے مصالحہ درپیش کیجئے ملکہ نے کہا تو اپنے حُسن راے سے جو مناسب ہو وہ تدبیر کر یوقنا
نے کہا سمعاً وطاعةً یعنے بسر وچشم تعمیل حکم کرونگا اب مین ان دسون اصحاب پاس جاتا ہون اسلیے کہ
اُنکے امیر نے اُن کو کس امر کا مامور کیا ہی اور ہم دیکھین کہ وہ ہم سے کس بات کے طلبگار ہین بعد ازان یوقنا
اُن اصحاب عشرہ کے پاس گیا اور جس بات پر تفویض بلد سے اس کا عزم تھا وہ اُس نے بیان کیا اور
کہا جب تم لوگ شور وغل سُنوگے تو ان لوگون کو جو اس برج مین ہین تم سمجھ بجھو یہ کہکے یوقنا اپنے اصحاب
خواص کے پاس گیا اور ان کو دیوار شہر پناہ پر چڑھا دیا اور اُنکے ساتھ اہل بلد مین سے کسی کو نہ چھوڑا آخر
شب جس وقت تاریکی شب ہوئی تو عبداللہ یوقنا اپنے اصحاب کے پاس کہ وہ دوسو آدمی تھے گیا پھر
اُن سب نے صداے تہلیل[۱] وتکبیر[۲] بلند کی اور دروازہ شہر پر پہونچکر پھاٹک کھولدیا اور فوراً عبداللہ
بن غسان سے کہلا بھیجا کہ جلد اپنا لشکر لاوے تا آنکہ وہ لوگ اندرون شہر آپہونچے اور اہل بلد سے تلوار چلی
پس اہل قرقیسیا تھوڑی دیر نہ ٹھہرے تھے کہ اہل اسلام ان پر بزور شمشیر تیز غالب آئے تب ان لوگون
نے قصد برج اعظم کا کیا تو وہان اُن لوگون پر ان دسون اصحاب نے غلبہ و حملہ کیا بالاخر ارمانوسہ ملکہ کو معلوم
ہوا کہ یہ سب حیلہ سازی و مکربازی یوقنا کی تھی کہ ملکہ پر تمام ہوئی یعنے اس پر چل گئی اور اس وقت شور
صداے الغیاث وشور فریاد اہل بلد سے سُنتی تھی یہانتک کہ عبداللہ بن غسان نے ان سب کو امان

---

[۱] تہلیل لا آلہ الا اللہ گفتن ۱۲ [۲] تکبیر اللہ اکبر گفتن ۱۲

دی اور جو کچھ شہر مین تھا سب پر قبضہ کیا پھر مال و متاع سب جو کچھ اس مین تھا اور جو ذخیرہ و خزانہ برج اعظم مین تھا لیلیا پھر اس مین سے خمس نکال کر باقی سب مسلمین پر تقسیم کر دیا مگر پہلے ان پر عرض اسلام کیا پھر جو کوئی ان مین سے اسلام لایا اسکو اسکا اہل و مال پھیر دیا اور جس نے اسلام قبول نہ کیا اُس پر جزیہ یعنی محصول باندھا گیا و بعدازان وہ سب جو مسلمان ہوے تھے جمع ہو کر سرداران لشکر اسلام کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم تمھارے دین مین داخل ہوے تو چاہیے کہ ہمارے انگور کے باغات اور بستان میوہ جات ہم کو حوالہ کرو تب عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اُن کو جواب دیا کہ یہ چیزین موقوف ہین بحکم امام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر منحصر ہی کہ وہ جس کو چاہے گا اُس مین آباد کرے گا اور جس کے قبضہ مین یہ املاک و ضیاع ہون گے اس سے خراج مقرر کرے گا اس لیے کہ حکم خراج و خمس و جزیہ بامر امام ہوتا ہی کہ وہ اس مین سے بقدر حاجت اپنے لیتا ہی اور مابقی مصالح امور مسلمین مین صرف کرتا ہی راوی نے کہا کہ پھر ارمانوسہ ملکہ اسلام لائی اور سارے وابستگان و منتسبان اُسکے مشرف باسلام ہوے تا آنکہ عبداللہ بن غسان نے اُنکے ساتھ بخوبی احسان کیا اور اُنکے لیے تجدید امان کی اور انکو اُنکے اماکن و مساکن مین آباد ان کیا چنانچہ یہ تمام اخبار اہل بلاد کو پہونچے یہانتک کہ وہ سب داخل اسلام ہوے ابن عطیہ جس نے ادراک و تفحص اس واقعہ کا کیا وہ کہتا ہی کہ فتح قرقیسیا اول شب یعنی پہلی تاریخ رمضان کی ہوئی اور سنہ ۲۲ بائیسوان تھا ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اس قوم نے جو کنیسہ بنایا تھا کہ وہ بیعہ یعنی مسجد جرجیس نبی کی تھی اس کو مسلمانون نے جامع مسجد قرار دی اور جب تک اس مین نماز ادا نہ کی تھی وہان سے کوچ نہ کیا اور ملکہ کے اصحاب رہائن کو رہا کر دیا اور اسکی ولایت و سلطنت کو تفویض شرحبیل بن کعب کے کیا اور شرحبیل کی ہمراہی مین ایک سو پچاس مردان کار آزمودہ مقرر کیے اور بعدازان عزم روانگی طرف ماکسین کے کیا اسوقت عبداللہ بن غسان نے عبداللہ یوقنا سے کہا کہ تم اپنی دختر کو حکم کرو کہ وہ اپنے قلعہ کو پھر جاوے کہ ہمارے پاس اس بارہ مین حکمنامہ امیر عیاض بن غنم کا صادر ہوا ہی آخر دختر یوقنا نے وہان سے اپنے قلعہ کی طرف معاودت کی وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

ذکر فتح ماکسین و شمسانیہ وغیرہ

روایت ہے زہمان بن رقیم سے اُسنے روایت کی ہی صلب بن مخالد سے اُسنے قبیل بن میسور سے کہ جب عبداللہ بن غسان مع لشکر قرقیسیا سے روانہ ہوے اور مقام ماکسین پر آ پہونچے تو فتح اُس کی بہ صلح ہوئی اور چار ہزار درہم اُنکے حصہ بلاد سے مقرر کیا اور نقد کے ساتھ ایک ہزار گون گندم و جو کے بھی ٹھہرائے چنانچہ یہ خراج سنگین ان پر بار گران ہوا تب اُنکے لیے نصف چھوڑ دیا اور اس طرح معاملہ ساتھ اہل شمسانیہ کے ہوا

بعدازان ابن غسان نے قصد عریان کا کیا جب وہان پہونچے تو اہل عریان بھی اُنکے پاس حاضر ہوے اور مصالحہ کیا جس امر پر کہ اہل سکین نے صلح کی تھی بعدازان مجدل کی طرف کوچ کیا پس اس پر بھی مسلط ہوے پھر وہان قیام کیا اور منتظر رہے کہ اُنکے امیر عیاض بن غنم کی پیش گاہ سے کیا خبر اور کیا حکم ان پر وارد ہوتا ہی اور اُس عرصہ مین عیاض بن غنم نہر بلیخ پر نازل تھے چنانچہ عبداللہ نے اُن کو نامہ لکھا اور اس مین وقائع تسخیر بلاد جس جس کی فتح خداداد اس کے ہاتھ پر ہوئی تھی مندرج کیے جب یہ فتحنامہ عیاض پاس پہونچا تو اُنھون نے جواب مین عبداللہ کو لکھا کہ جب تک ہمارا حکم تم کو پہونچے تم اپنے اسی مقام پر مقیم رہو والسلام سہل بن مجاہد بن سعید نے بیان کیا کہ جب حق تعالی نے دست عبداللہ بن غسان پر فتح ارض خابور کی بصلح کرادی اور عبداللہ نے مقام مجدل مین قیام کیا اس زمانہ مین قیس بن حازم البجلی نے یہ ابیات کہے اور پڑھے

	أقمنا منار الدين في كل جانب	وصلنا على أعدائنا بالقواضب
وكان لنا الخابور مع كل أهله	بفتيان صدق من كرام الغرائب	هزمناهم الثقلين بما سيح
وثار عجاج النقع مثل السحائب	وكل همام في الحروب مخالة	يكر ويحمل في صدور الكتائب
وجندل وزينك وشهرياض بعده	تركناهم في القاع نهبا لناهب	ومازال نصر الله يكنف جمعنا
ويحفظنا عن طارقات النوائب	فلله حمد في المساء وبكرة	وما لاح النجم في سدول الغياهب

یعنے منارے دین کے ہم نے ہر طرف قائم کیے اور اپنے دشمنون پر ہمنے تیغہاے تیز وبران سے حملہ کیا اور شہر خابور ربع اپنے کل باشندگان کے ہمارا مطیع ہوا اور جب ہم نے اعداء سے بشمشیر قاطع مقابلہ کیا تو باتفاق جوانان صدق شعار واز جملہ مکرمین یگانہ روزگار کے اُنکو بھگا دیا اور اس وقت گرد وخاک مثل ابر کے اُڑتی تھی اور ہر ایک مرد باہمت وقت جنگ کے منتخب زمانہ تھے کہ وہ باربار حملہ کرتے تھے درمیان لشکرون کے اور جندل وزینک وبعدہ شہریاض سب کو ہم نے میدان جنگ مین کشتہ افتادہ چھوڑ دیا واسطے لوٹنے والون کے اور ہمیشہ نصرت خدا ہماری جمعیت کی حامی ہی اور جمیع آفات وبلا سے ہماری حفاظت کرتی ہی پس حمد ہی خدا کی صبح وشام جب تک ستارے روشن ہین سراپردہ تاریکی مین

ذکر فتوح قلعہ ماردین

روایت ہے سواد بن کثیر سے اُسنے روایت کی ہی یوسف بن عبدالرزاق سے اُسنے کامل سے اُسنے مثنی بن عامر سے اُسنے اپنے جد سے کہ جب مدائن خابور بطریق صلح کے فتح ہوئی اور خبر قتل شہریاض ملک صاحب[1] ارض ربیعہ وعین وردہ وراس العین کو پہونچی تو اسپر سانحہ عظیم گذرا اور اسکو بہت بڑا صدمہ ہوا تب اُسنے اپنے ارکان دولت اور ارباب سلطنت کو جمع کیا اور وہ اس عرصہ مین درمیان ارض الطیر کے

[1] صاحب ارض ربیعہ وغیرہ یعنی حاکم ان سب شہرون کا کہ نامون شہریاض کے تھا ۱۲

وارد تھا چنانچہ ان سب عمائد سے کہنے لگا کہ ہمارے بلاد سے یہی تین مدائن ہین جن کا مین مالک ہون اور یہ دونون قلعے ہین اور حال یہ ہی کہ سارے عرب تنصرہ یعنے نونصرانی ہمارے یہان سے چلے گئے ہین یعنی جمعیت ہماری شکست ہوگئی ہی اس حالت مین تمھاری کیا راے ہی یہ سنکے بطریق[سلہ] تومانے جواب عرض کیا کہ ای ملک بہ تحقیق کہ لڑائی عرب کی ہم سے لابد ہی اور لامحالہ ہم کو بھی اُن سے لڑنا بضرور ہی اور نصرت وظفر بدست خدا ہی جس کو چاہے عطا کرے گا پر سواے اس کے اور کچھ میری راے مین نہین آتا ہی کہ آپ اپنے فرزند عمود کا عقد ازدواج ملکہ ماریہ دختر آرسوس بن جارس صاحب ماروسن ومرین یعنی قلعۃ المراۃ سے کردیجیے **راوی** نے کہا کہ سبب بنا ہونے ان دونون قلعون مذکور کا یہ تھا کہ یہ شخص آرموس بن جارس اہل طرزندہ سے تھا اور بڑا شجاع ودلاور دمناع دلاور تھا اور اول جس شخص نے بناے مملکت ملک آرمینیۃ مین یعنے بناے بادشاہت ارمنیہ کی ڈالی وہ یہی شخص ہی اور شہر طرزندہ مین یہ شخص یکتا تھا اور ہمیشہ جب چاہتا تھا تو بلاد روم مین غارتگری وڈاکہ زنی کیا کرتا تھا یہان تک کہ باشندگان اُن بلاد نے حضور مین بادشاہ اعظم کے عرضی لکھی اُس مین اسکے ہاتھ سے استغاثہ کرتے تھے تب ہرقل بادشاہ نے ایک شخص کو انطاکیہ سے طرف ربیعہ کے اسکے پاس بھیجا اُس نے اس سے کہا کہ تو اپنے لیے ایک گڑھی بناے اس مین رہا کر پھر جب کہ وہ درمیان زمین جبل اردین کے گیا اور نیچو اترا تو ناگاہ ایک ٹیکرا پہاڑی کا نظر آیا وہان آتش فارسیون کی روشن تھی اور فارس کے عابدون مین سے اس مقام مین ایک عابد رہتا تھا اور وہ کثرت عبادت مین درمیان فارسیون کے مشہور تھا اور اقصاے بلاد خراسان وعراق سے عمدہ چیزین اور نذرین اُسکے لیے آیا کرتی تھین اور اس کا نام دین تھا چنانچہ آرسوس اسکے پاس جا اترا اور اسکا ہر وقت منتظر ہوا اور اُسکے پاس تحفے اور ہدیے لیجانے لگا اور وہ عابد اُس سے پوشیدہ اور جُدا نہ رہتا تھا بلکہ ہمیشہ اس کے ساتھ صحبت رکھتا تھا یہان تک کہ ایک روز آرسوس نے اسکو تنہا پاکر قتل کرڈالا اور زمین مین خفیہ گاڑدیا جب باشندگان اُس دیار نے اُس عابد کو نہ پایا تو گمان کیا کہ دین عابد کہین جاکر مرگیا بعد ازان آرسوس نے اس جگہ ایک بڑا آتش خانہ بنام بیت النار تیار کیا اسکو اپنا حصن قرار دیا اور اُسکی ایک دختر تھی اس کا نام ماریہ تھا جب اُس دختر نے دیکھا کہ اسکے باپ نے اپنے لیے ایک مکان بنایا اور اس کو اپنی گڑھی مقرر کی ہی اور اس مین بیت النار بھی ہی تو اس لڑکی نے بھی اس مکان کے مقابل دوسرا مکان بنوایا اور اسکو اپنا قلعہ ٹھہرایا اور اس مین اپنا سارا مال خزانہ اور تمام ذخیرہ جمع کیا اور حال اسکا یہ تھا کہ جب کوئی شخص اسکا خطبہ یعنی خواستگاری شادی کی اس سے کرتا تھا تو وہ اسکو اپنے سے ادنی وکمتر سمجھکر انکار کرتی تھی اسلیے کہ وہ خاندان مملکت سے تھی اور ایسا ہوا کہ اسکے قلعہ سے

سلہ بطریق نصرانیون کا رئیس وپیشوا ۱۲

قریب سطح جبل پر ایک دیر تھا اور اس مین ایک راہب دیرانی تھا اور وہ مجرد و تنہا اس دیر مین رہا کرتا تھا اور وہ صورت و شکل مین حسین ترین مردم تھا اور اسکا نام فرما تھا چنانچہ ایک روز وہ دختر اس دیرانی یعنے فرما عابد کی زیارت کو آئی جب اُسکو دیکھا تو اسکی عاشق ہوگئی آخر اسکے پاس ہمیشہ جانے آنے لگی اور اس پر جسارت و دلیری کرتی تھی یعنے بے تکلفی سے پیش آتی تھی یہان تک کہ درمیان ان دونون کے صحبت گرم جوشی کی ہونے لگی پھر وہ دختر اُسکے ہمبستر ہونے پر راضی ہوئی آخر اس سے حاملہ ہوگئی اور جب حمل کے پُورے دن ہوے تو خفیہ ولد نرینہ یعنے بیٹا جنی اور اس کو چھپا کر اپنی دایہ محرم راز کے سپرد کیا اور اُس سے کہا کہ تو اس لڑکے کے ساتھ کیا کرے گی یعنی کیونکر اسکی پرورش کرے گی اور مین اگرچہ اسکو چاہتی نہین ہون مگر اسکا قتل بھی نہین چاہتی ہون اسواسطے کہ اگر میرا باپ یہ ماجرا میرا جانے گا تو مجھکو اور اس کو دونون کو قتل کرے گا بالآخر اسکے لیے مال گران بہا قسم جواہر نفیسہ نکالا اور اسکے گہوارے مین رکھدیا اور اُس پر یہ لکھدیا کہ جو کوئی اس لڑکے کو لیوے تو یہ مال اسکی پرورش مین خرچ کرے بعد ازان اُس نے اس طفل کے بدن کا تفحص کیا تا کوئی علامت اُسکی شناخت کی رکھے ناگاہ اسکے رُخسارے پر ایک داغ سیاہ بقدر پہن ناخن کے پایا اور اسکا داہنا کان دیکھا تو وہ کچھ بڑھا ہوا تھا چنانچہ دایہ نے اس طفل کو اُٹھالیا اور رات کے اندھیرے مین اس قلعہ سے لے اُتری اور اسکے ہمراہ ایک غلام تھا کہ وہ اسرار ملکہ سے ماہر تھا تب وہ دایہ اس طفل کو اُس قلعہ کے نیچے لائی اور شارع عام پر چلی جاتے جاتے ایک پتھر کا عمود یعنے ستون ملا کہ نصف سے زیادہ زمین مین دھنسا تھا اور وہ راست ایستادہ تھا اور بالاے سر عمود ایک قاعدہ یعنے ایک سطح بطور عرشہ کے اسپر تعبیہ تھا آخر دایہ نے اس قاعدہ پر گہوارہ طفل کا رکھدیا کیونکہ زمین پر رکھنے مین خوف درندون کا رکھتی تھی کہ اس کو کھا جاوین گے بعد ازان وہ دایہ اور غلام اس طفل کو وہان چھوڑ کر بطرف قلعہ چلے گئے **راوی** لکھتا ہی کہ پھر بمقتضاے قضا و قدر الٰہی کے ایسا ہوا کہ صاحب موصل ملک الطاق شہر یاض بادشاہ کی طرف سے برسم رسالت طرف ارسوس بن جارس کے بھیجا گیا جب وہ ہنگام سحر اُس راستے سے گذرا جدھر وہ عمود تھا تو اُس نے صداے گریہ طفل سُنی پھر اُس کے نزدیک گیا اور اپنے گھوڑے پر سوار تھا تو ایک آدمی بچہ زرین پارچہ پیچیدہ دیکھکر اُٹھا لیا اور ایک کنیز کو جو ہمراہ سفر تھی حوالہ کیا اور اس سے حکم کیا کہ اس بچہ کی خوب حفاظت کر شک نہین کہ اسکے لیے کوئی شان ہی اور اس مین کچھ اسرار نہان ہی بعد ازان وہ روانہ ہوا یہانتک کہ اُس نے طرف صاحب ماردین کے تبلیغ رسالت کی پھر وہان سے طرف راس العین کے کوچ کرکے پاس شہر یاض کے مع جواب معاودت کی اور خدا نے اسکی زبان پر جاری کر دیا کہ اُس نے شہر یاض بادشاہ سے قصہ اس طفل کا اور رہنا اسکا قاعدہ عمود پر بیان کیا یہ سُنکے شہر یاض نے کہا وہ لڑکا مجھے دے کہ میرے کوئی اولاد نہین ہی جو میرے

ملک کا مالک اور میرا جانشین ہوتا آن کہ اُس شخص نے لڑکے کو حاضر کیا اور بادشاہ نے اُس سے لیکر خواصون اور دائیون کے حوالہ کیا ان سب نے اسکی پرورش و خدمتگذاری کی یہان تک کہ نشو و نما پاکر جوانی پر آیا اور گھوڑے پر خوب بیٹھنے لگا اور بادشاہ نے اُسکا نام بھی عمود رکھا اور وجہ تسمیہ وہی تھی کہ وہ بالاے عمود سے دستیاب ہوا تھا اور سائر مردم اسکا نام ولد الملک لیتے تھے چنانچہ وہ بڑے ناز و نعم مین پلا اور طریقہ و داب شاہی کا سکھلایا گیا اور جو کچھ بادشاہون کو ضرور ہی مثل شہسواری و تیراندازی اور گرفت و آویزش سے دشمن کو خمیدہ کرنا اور اسلوب جنگ اور پیچ و بند سے خصم کو زمین پر ڈالنا ان سب فنون کو تعلیم پایا یہان تک کہ ذکر اسکا مشہور ہوا اور لوگون مین فخر اُسکا مذکور ہوتا تھا اور وہ درمیان بلد عین وردہ کے اپنے مکان مین کمتر قیام کرتا تھا بلکہ اکثر صید و شکار مین مصروف رہتا تھا اور اُسنے اپنے لیے راس المغارہ پر ایک قصر بنایا تھا اور وہان رہنے لگا تھا اور اس قصر کا نام اپنے نام سے عمود رکھا تھا یعنے قصر عمود اور ادھر ماریہ اسکی مادر کا حال یہ تھا کہ اسکو کچھ خبر نہ تھی اس بات کی کہ اُسکے فرزند کے ساتھ زمانہ نے کیا کیا اور اس بات کو ایک زمانہ گذر گیا اور کئی برس ہو گئے تھے یہان تک کہ لشکر اسلام بارادہ فتح ارض جزیرہ کے وارد ہوا پھر جس وقت بادشاہ نے اپنے اعیان دولت سے بام عرب مشورہ کیا تب توتا نے اسکو مشورہ یہ دیا کہ آپ ازدواج عمود اپنے ولد کا ملکہ ماریہ سے کرا دیجیے کہ وہ اسی پسر کے لیے صلاحیت رکھتی ہی اور ابھی وہ باکرہ ہی اگرچہ عمر اُسکی تیس برس کی ہی و حال آنکہ اکثر شاہون و شاہزادون نے اسکی خواستگاری کی مگر وہ کسی سے راضی نہ ہوئی اسلیے کہ وہ اپنے سے کمتر سمجھتی ہی اور جس وقت آپ اسکو اپنے ولد کے واسطے طلب کرینگے تو اسکا باپ اس امر سے امتناع نہ کرے گا بلکہ وہ آپ سے سمدھیانہ ہونے کی بہت شادمانی کرے گا آخر بادشاہ نے اس بات کو قبول کیا اور طرف ارسوس بن جارس کے ہدیہ عظمہ ہمراہ توتا کے روانہ کیا اور توتا سے کہا کہ تو ہی اس بات مین واسطہ ہو چنانچہ توتا چلا اور ارسوس کے پاس پہونچکر باریاب سلام ہوا اور ہدیہ گذرانا ارسوس نے وہ ہدیہ قبول کیا اور توتا سے باتین کرنے لگا اس درمیان مین توتا نے اصل مطلب بیان کیا ارسوس نے یہ بات قبول کی مگر اسکے مہر مین یہ چار چیزین طلب کین ایک لاکھ دینار اور دو قلعے بارعیہ و جملین و بیس آدمی امراے عرب سے تاکہ شب زفاف اپنی دختر کے ان امراے عرب کو واسطے نذر مسیح کے قربانی کرے توتا نے منظور کیا بعد ازان ارسوس طرف قلعہ اپنی دختر کے چلا اور اسکے پاس پہونچکر اُس بات سے اُسکو خبر دی وہ بھی راضی ہوئی تب ارسوس اپنی دختر کے پاس سے نکلا اور راہبون اور پارسیون کو جمع کر کے عقد تزویج اپنی دختر کا ساتھ عمود کے کر دیا اور اُنکے تئین احکام تقدیری سے کچھ خبر نہ تھی **راوی** کہتا ہی کہ پھر توتا وہان سے خدمت مین شہر یاض بادشاہ کی پھر آیا اور ابرام و استحکام امر سے مطلع کیا اور جو شرطین ارسوس نے در بارۂ طلب قلعتین بارعیہ و جملتین و ایک لاکھ

دینار اور بیس ۲۰ امیر امراے عرب سے واسطے قربانی اُنکی بشب زفاف اپنی دختر کے کی بعضے بیان کیئن بلکہ شہر یاض اس بات سے خوش ہوا اور زر نقد تو بھیجدیا اور در باب قلعتین یہ وعدہ کیا کہ جب زفاف واقع ہوگی تو دونون قلعے پدر عروس کو تفویض کردون گا وبعدازان اُسنے عمود کو اپنے پاس بُلایا اور اس کو خبر دی کہ مین نے عقد تزویج تیرا دختر ارسوس بن جارس سے کر دیا ہی اور تو آگاہ ہوا ے فرزند کہ منجملہ صداق کے بیس ۲۰ آدمی بھی ہین رؤساے عرب سے پس تو تیاری کر اور لشکر ہمراہ لے اور قصد عرب کا کر اور اُسکی ہمراہی کے لیے توتا وزیر اور رودس حاکم حران کو بھی حکم کیا اور اُن سے تاکید کی کہ اگر قابو پاؤ کہ عرب کو گرفتار کر لو تو جہان تک ہو سکے اس امر مین کوشش کرو آخر وہ سب روانہ ہوے اور ہمراہ اُنکے جمعیت لشکر بیس ۲۰ ہزار مرد جرار تھے **راوی** نے کہا کہ یہان عیاض بن غنم سے خبر دارون نے آکر جو کہ وہان کا ماجرا تھا بیان کیا اور کہا وہ لوگ آپ کی طرف روانہ ہو چکے ہین اور وہ لوگ رودس حاکم حران و توتا صاحب کفر توتا ہین اور عمود بن الملک دس ۱۰ ہزار آدمیون کی جمعیت سے ہی اور ان سب کا یہ ارادہ ہی کہ ہنگام شب آکر تم کو گرفتار کر لیوین پس چاہیئے کہ تم لوگ اپنی حفاظت کے لیے بیدار وہوشیار ہو یہ سُنکے عیاض بن غنم نے اعیان صحابہ کو طلب کر کے اشارہ کیا تب خالد بن الولید نے مشورہ دیا کہ آپ اسی وقت عبداللہ بن غسان اور سہل بن عدی کو لکھ بھیجیے کہ وہ فوراً ہمارے پاس پہونچین اور ہم اُن کو خبردار کردین کہ دشمنون نے ایسا کچھ قصد کیا ہی تاکہ وہ لوگ بھی اُن سے ہوشیار رہین اور ان کو فہمایش کی جاوے کہ جب وہ لشکر اعداے قریب ہون تو کمینگاہ مین پنہان رہین تاکہ اُن کو گرفتار کر لیوین اور ہمارے اصحاب اُن کی کمک کو پیچھے رہین اور ہم لوگ بھی انکے داہنے بائین کمینگاہ مین گھات پر بیٹھین تا دفعۃً دشمنون پر جا پڑین چنانچہ جمہور صحابہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور بالاتفاق بولے کہ یہ رائے باصواب ہی بالآخر خالد دو ۲ ہزار مردم جرار سے نکلے اور اسی وقت عبداللہ بن غسان اور سہل بن عدی کو لکھا گیا کہ لشکر خالد سے آکر لاحق ہو جاوین اور جو کام اُن سے متعلق کرنا منظور تھا وہ اُس نوشتے مین درج کیا اور وہ حکمنامہ بدست سراقہ بن دارم روانہ کیا وہ اُسی روز اپنے ناقہ پر سوار ہو کر ان دونون مکتوب الیہما کے پاس پہونچا اور نامہ پہونچایا اُنھون نے نامہ پڑھکر اسی ساعت کوچ کر دیا اور ادھر صحابہ بھی انکی روانگی سے مطلع ہو کر سوار ہوے اور چلے اور اپنے عیون یعنے سُراغ رسانون کو واسطے تجسس خبر اعداکے روانہ کیا **راوی** نے کہا اما خالد پس وہ عیاض کی خدمت سے ساتھ دو ہزار اہل کارزار کے روانہ ہوا اور اپنے ہمراہیون کو ایک ہی رستہ پر نہین لیگیا بلکہ ایک ہزار کو طریق مین پر بھیجا اور اُن پر سعد کو سالار کیا اور ایک ہزار کو طریق لیسار پر خالد نے اپنے ہمراہ رکھا اور سعد کو فہمائش کر دی تھی کہ اس طریق سے دُور نہ ہوجیو اور اپنے خبر رسانون کو روانہ کیا **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا جب عمود باتفاق توتا و رودس بہ جمعیت بیس ۲۰ ہزار سوار روانہ ہوے

اور برابر چلے گئے یہان تک کہ درمیان اُنکے اور لشکر عیاض بن غنم کے فاصلہ دس فرسخ کا باقی رہگیا تو ایک مکان پر مقام کیا وہان استراحت و آرام کرنے لگے اور اپنے گھوڑون کو دانہ چارہ دیا اور اپنی زرہ واسباب حرب آراستہ و دُرست کرنے لگے **واقدی** نے کہا اُسی عرصہ مین جیش عبداللہ بن غسان کا تو اُن کے پیچھے سے آیا اور خالد بن الولید اپنے لشکر کو لیکر اُن کے داہنے پر چلا نجیبہ بن سعد بائین طرف سے آپہونچے اور رومیون کو اصلا اسکی خبر نہ تھی پھر جب خالد کو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام نے اس قوم کو ہر طرف سے گھیر لیا ہی تو مسلمین مین سے مردم واقفکار کو ایک سمت کو روانہ کیا کہ وہ لوگ وقوع شور و صدا پر آمادہ رہین وہ سب استماع آواز پر مستعد رہے بعد ازان خالد بن ولید نے مسلمانون مین سے پانسو مردان دلاور کو اپنے ہمراہ لیا اور پانسو مردان بہادر ساتھ عدی بن سالم الہلالی کے کردیے اور اس سے کہدیا کہ جب تو آتش جنگ کو مشتعل اور شرارے اسکے اُڑتے دیکھیو تو اپنے کمینگاہ سے برجستہ نکل پڑیو بعد ازان خالد نے قصد جیش عدو کا کیا اور اُن کے سامنے آیا اس وقت سارے مسلمان بآواز بلند تہلیل و تکبیر کرنے لگے **راوی** کہتا ہی کہ جب رومیون نے اُنکی آوازین سُنین تو اپنے اپنے ہتھیار سنبھالے اور ان مین سے سواے رودس اور اسکے اصحاب کے اور کوئی سوار نہ ہوا اور وہ سب پانچ ہزار تھے کیونکہ اُس وقت اُن مین سواے رودس کے اور کوئی بیدار و خبردار نہ تھا اور تو تا عمود کے ساتھ مصروف تھا **راوی** کہتا ہی کہ اور صاحب حران بمقابلہ خالد کے آیا مگر اُس نے خالد کو جب جماعت قلیلہ کے ساتھ دیکھا تو حقیر سمجھا اور اسکو اسکے ساتھ طمع ہوئی یعنے گمان اسکے لوٹ مار لینے کا کیا اور اُس وقت اہل روم خالد اور اسکی جمعیت کو دیکھ رہے تھے اور رودس نے کہا کہ ہم ان کے امر کو کافی ہین پس جس وقت وہ لوگ لشکر خالد کو دیکھتے تھے کہ خالد نے اس دشمن خدا رودس پر نعرہ مارا اور مثل ابر کے اسکو چھالیا اور برق کی طرح اُس پر آپڑا اور یہ ابیات زبان پر لایا **اشعار**

وَاِنَّا لَقَوْمٌ لَا تَكِلُّ سُيُوفُنَا	مِنَ الضَّرْبِ فِي اَعْنَاقِ سُوقِ الْكَنَائِسِ	سُيُوفٌ ذَخَرْنَاهَا لِقَتْلِ عَدُوِّنَا
وَاِعْزَازِ دِيْنِ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ	قَتَلْنَا بِهَا كُلَّ الْبَطَارِقِ عُنْوَةً	وَاِجْلَاءِ سُوقِ الْمُلْكِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
اِلٰى اَنْ مَلَكْنَا الشَّامَ قَهْرًا وَغِلْظَةً	وَصُلْنَا عَلَى الْاَعْدَاءِ فِيْنَا بِالْقَوَاضِبِ	اَنَا خَالِدُ الْمِقْدَامُ لَيْثُ عَشِيْرَتِي
اِذْ هُمْ هَمَّتْ اَسَدُ الْوَغَا فِي الْمَغَالِبِ		

یعنے ہر آئینہ ہم وہ قوم ہین کہ نہین کند ہوتی ہین تلوارین ہماری مارنے سے گردنین سرداران لشکرون کی اور ہتھیارون کا ہمنے برائے قتل اپنے دشمنون کے ذخیرہ جمع کیا ہی و نیز جمع کرنا اسلحہ کا واسطے اعزاز و ترقی دین خدا کے ہی ہر جانب سے اور ہم نے کل رئیسان نصاری کو قتل کیا غلبہ کرکے اور واسطے نکالدینے ارکان مُلک و ملک کے ہر طرف سے یہان تک کہ ہم مالک ملک شام ہوئے از روے قہر و غلبہ کے اور ہم متسلط ہوے اپنے دشمنون پر بزور شمشیرہاے تیز کے اور مین خالد ہون مقدمۃ الجیش اور مین اپنی قوم کا وہ شیر ہون جو شیران جنگ جنگاہ مین گو نجتے ہین آخر خالد

نے رودس کو نیزہ مار کر زمین پر گرادیا پھر اسکے تئین ہمام غلام خالد نے باندھ لیا وبعد ازان خالد اور اُسکے اصحاب نے ہمراہیان رودس پر حملہ کیا اور اسی اثنامین کہ وہ سرگرم کارزار تھے ناگاہ نجیبہ بن سعد وعدی بن سالم مع اپنی جماعت کے نکل آئے وبعد ازان عبداللہ بن غسان بھی اپنا لشکر لیکر سامنے سے نمودار ہوا یہانتک کہ تمام وہ سرزمین صداے مہیب وبانگ بزن سے پُر ہوگئی اور اس دشت مین ہر طرف دشمنون کو تہلکہ پڑگیا اور اعدا کو عربی گھوڑون کے آگے دھر لیا وبنام خداوند ارض وسما ہر سمت سے غلغلہ بلند ہوا اور ہر جانب سے دشمنون کو چھاپ لیا کیونکہ اس وقت توفیق الٰہی صحابہ کی مصاحب وہمدم تھی پس اہل روم کو اتنی مہلت وقدرت بہم نہ پہونچی کہ وہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوتے مگر یہ کہ تلوار اُن کا کام تمام کر رہی تھی تاآنکہ کتنون کو قتل وپامال کیا اور کتنون کو بھگادیا اور بہتون کو اس مین سے اسیر کرلیا اور عمود وتوتا کو بھی پکڑ لیا چنانچہ چار ہزار آدمی بندی تھے اور ایک ہزار سات سو چھیاسٹھ آدمی قتل ہوے اور باقی مردم بھاگ کر شہریاض بادشاہ کے پاس پہونچے اور اُسکو ان واقعات کی خبر سُنائی فَضَاقَتْ عَلَيْهِ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یعنے روے زمین باوصف اس کشادگی کے اُس پر تنگ ہوگئی اور اُسکو یقین ہوگیا کہ عہد دولت اسکا منقطع ہوگیا اور ایام سلطنت مضمحل اور آخر ہوگئے پس جو لوگ اُسکے ارباب دولت سے باقی رہ گئے تھے اُن کو جمع کر کے استشارہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے اُن سب نے بالاتفاق ظاہر کیا کہ اے ملک اب ٹھہرنا ہمارا رأس العین مین نادانی ہی کیونکہ درمیان ہمارے اور حران ورہا وسروج کے بھی دُوری ہوگئی تو اس صورت مین عرب ہمارے بلاد مین اور طمع کرینگے بلکہ قرین راے صواب اندیش یہ ہی کہ ہم یہان سے کوچ کر چلین اور اپنے بلاد کے اوساط ودرمیان مین ہورہین جہان سے ہمارے قلعے بھی قریب پڑین اور ہر طرف سے رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس پہونچ سکے درین صورت اگر ہماری فتح اور عرب کی شکست ہوئی تو پھر ہم اُن سے اپنے سارے مقامات چھین لین گے اور اگر ہماری شکست ہوئی تو ہم اپنے قلعون کی طرف بھاگ جاوین گے اور شل ماردین وقلعۂ مازن وکفرتوتا اور سمت جملین وتل توناد وبارعیہ وتل وسما وتل دقرع وصور ودجلۃ الجبل وغیرہ کے قصد کرین گے اور اپنے اوپر امین ہوجاوین گے اس مشورہ کو بادشاہ نے پسند وقبول کیا اور بُرج طر سے کوچ کر کے پہلے قصد راس العین کا کیا اور وہان آلات و حصار مہیا کیا اور دس ہزار فوج سے مرتودس کو شہر مین چھوڑا اور وہ مشاہیر شہسوارون مین سے تھا اور دختر ملک شہریاض اُس سے منسوب تھی پھر جب کہ بادشاہ یہ بندوبست وہان کا کرچکا تو مرج رغبان کو کوچ کر گیا روایت ہی ابو یعلی سے اُس نے روایت کی ہی طاہر المطوعی سے اُسنے ابو طالب بن ملیحہ سے اس نے وہبان بن بشر بن ہزار وے سے اُس نے کہا مین نے وقائع فتوح اول سے تا آخر احمد بن عامر الحوفی کے سامنے پڑھا اُنھون نے سعدان بن حاصب سے اُنھون نے یحیٰی بن سعیدان المروزی سے

اُنھون نے ابی عبداللہ بن محمد الواقدی سے کہ وہ ان روزون بجانب غربی قاضی تھے اُنھون نے
بیان کیا کہ جب ملک شہریاض اپنا لشکر مرج رغبان مین لایا تو اسی عرصہ مین عیاض بن غنم نے بھی
شہریاض کے پیچھے کوچ کر دیا یعنی تعاقب کیا اور قبل از کوچ نامہ اپنا مشتمل بر اخبار جنگ و حصول
فتح قلعۂ زبا و قلعہ زلوبیا و فیروزی ملک خابور بحضور امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے روانہ
کر دیا تھا اور التماس دعا لکھی تھی اور مکتوب کے ساتھ خمس وغیرہ جو کچھ عمدہ چیزین قلعون سے
دستیاب ہوئی تھین حبیب بن صہبان کے ہاتھ ارسال کین اور حبیب کے ہمراہ سو سوار کر دیے
چنانچہ حبیب تو سب اشیا لیکر روانہ مدینہ ہوا اور عیاض بن غنم نے مع لشکر مسلمین تعاقب شہریاض
کا کیا یہانتک کہ لشکر اسلام بھی طابق النعل بالنعل اُن اعدا کے مرج رغبان پر جا پہونچا اور اُن کے
مقابلہ مین اُترا راوی نے کہا کہ جب یہ خبرین ارسوس صاحب ماردین کو گذرین اور خبر اسیر ہونے
عمود کی بھی پہونچی تو اُسنے اپنی دختر ماریہ کو اپنے پاس بُلایا اور کہا ای بیٹی آگاہ ہو کہ شوہر تیرا اسیر
ہو گیا اور وہ پسر ملک ہی اور مین ننگ و عار کرتا ہون اس بات کی کہ لوگ کہین گے دختر
ارسوس کی ابن مالک عمود کو راس نہ آئی کہ جب وہ اُسکی تزویج مین آئی تو وہ قید ہو گیا اور حال یہ ہی
کہ یہ امر مجھکو سخت دشوار ہو گیا یہ سُنکے ماریہ نے جواب دیا ای پدر بزرگوار قسم ہی مسیح عم کی آپ نے حق
کہا اور کلمۂ صدق فرمایا پس آپ کے نزدیک اس بات مین کیا رائے ہی ارسوس نے کہا کہ تو ہی بتا کہ
تیری کیا رائے ہی اُسنے کہا کہ مین نے یہ حیلہ تجویز کیا ہی کہ اپنے تئین اجنبی بناؤن یعنے بھیس بدلون
یہانتک کہ لشکر مسلمین مین داخل ہو کر ان کے امیر کے پاس جاؤن اور اُس سے کہون کہ تیرے
ہاتھ پر اسلام لانے کو آئی ہون اسلیے کہ مین نے اپنے خواب مین مسیح کو دیکھا کہ اُنکے ہمراہ حوارین
ہین تو گویا کہ جو کچھ تم لوگون کے ہاتھ سے ہمپر واردات ہوئی مسیح سے مین شکایت کرنے لگی اور
گویا کہ مسیح مجھ سے فرماتے ہین کہ تو اسلام قبول کر کہ وہ قوم حق پر ہی اور گویا کہ اسی خواب مین تمھارے
پاس اسلام لانے کو گئی اور گویا کہ مین نے تم کو اپنے باپ کے قلعہ کا مالک کر دیا ہی اور تم نے مجھکو میرے
قلعہ مین چھوڑ دیا ہی پھر جس وقت امیر اُن کا مجھ سے کہیگا کہ تو ہمکو اپنے باپ کے قلعہ کا کیونکر مالک کر دے گی
کیونکہ وہ جمیع حصون سے بلند و استوار تر ہی اور سائر قلعون مین محکم و پائدار تر ہی تو مین اس سے کہون گی کہ
تم اپنے صنادید و عمائد سے سو سوار میرے ہمراہ کر دو کہ اُنکو مین اپنے قلعہ مین لیجاؤن پھر اُنکو صندوق مین بند کر کے
اپنے باپ کے قلعہ مین بھیجدون اور مین بھی اُنکے ہمراہ پاس متولی قلعہ کے جا کر اس سے کہون کہ ان
صندوقون مین میرا بہت سا مال ہی اسکو تو میرے باپ کے خزانہ مین داخل کر لے پھر جب کہ وہ قوم میرے
قابو مین آجاوین گے تو مین اُن کو نہان خانہ یعنے تہ خانہ مین ڈال دونگی اُس وقت مین اُن لوگون سے
کہون گی کہ مین تم کو نہ چھوڑون گی جب تک تم اپنے امیر سے کہلا بھیجو کہ وہ میرے شوہر کو میرے پاس بھیجدیو

یہ سُنکے پدر ماریہ نے کہا کیا تو چاہتی ہی کہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالے کیونکہ عرب پر کسی کا حیلہ نہین چلتا بلکہ وہ خود صاحبان خدعہ وحیلہ ہین یہ تیر اگر اُنکے آگے پیش رفت نہ جائے گا پھر ماریہ نے کہا اور اگر وہ لوگ مجھ سے رہائن یعنی گرو وضمانت طلب کرینگے تو جس وقت جو کچھ فدیہ و معاوضہ اُن کے اصحاب کا قرار پاوے گا اس وقت اُسکے عوض مین رہائی اپنے شوہر کی طلب کرون گی آخر ارسوس نے اُس سے کہا خیر وہی تدبیر کر جو تو ارادہ کرتی ہی کیا عجب ہی کہ اسی مین کوئی مصلحت دُرست ہو غرضکہ ماریہ اپنے گھر سے رات کو نکلی اور قصد مرج رغبان کا کیا اور اسکے ہمراہ ایک خادم تھا اور چار غلام تھے جو اسکے بغلون یعنے اشترون کو ہانکتے تھے اور اُن پر اشیاے پیشکش اور عمدہ ظروف بار تھے پھر جب کہ روانہ ہوئی تو ناگاہ اثناے راہ مین اپنے باپ کے غلامون اور ملازمون سے ملاقات کی کہ اُن کی حراست مین چالیس قیدی مسلمین کے تھے ان مین عبداللہ بن غسان تھے اور مثل اُن کے راوی نے کہا سبب اس واقعہ کا یہ ہوا کہ جب عیاض بن غنم نے مع ان سب سردارون کے بقصد تسخیر راس العین کے کوچ کیا تو حسب عادت کے عبداللہ ابن غسان کو باجمعیت مناسب طرف حران وسروج ورہا کے بھیجا تاکہ رسد غلہ وغیرہ واسطے لشکر کے لدوالادین چنانچہ عبداللہ روانہ ہوے جب بلاد روم کے وسط ودرمیان مین پہونچے تو یکایک سائس بن نقولا وجرجیس بن شمعون نے آکر اُن سے ملاقات کی کہ وہ بھی رسد وغلہ وافراہ براے لشکر ملک شہریاض کے لیے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ تین ہزار آدمی تھے جو غرق باآہن تھے یعنے زرہ وخود وغیرہ ساز حرب مین ڈوبے تھے جب اُن لوگون نے قلت جماعت مسلمین کی دیکھی تو اُن مین اُن کو طمع ہوئی آخر وہ سب بیہم ہر جانب سے ان پر آپڑے اور پکڑلیا اور ان سب مسلمانون کو اسیر کرکے پاس ملک شہریاض کے حاضر کیا شہریاض انکے قتل پر مستعد ہوا اس وقت اُسکے وزیر نے کہا کہ ای بادشاہ یہ میری راے نہین ہی اس لیے کہ عمود پسر آپکا اور رودس حاکم حران وتوتا صاحب الجات دشمنون کے ہاتھ مین گرفتار ہین پس اگر آپ ان اسیرون کو قتل کرین گے تو وہ بھی آپ کے اصحاب اور عمود ولد کو مار ڈالین گے بہتر یہ ہی کہ آپ ان قیدیون کو قلعہ ماردین یعنی قلعۃ المراۃ مین بھیجدیجیے اور ملکہ ماریہ کے سپرد کردیجیے کہ یہ سب اُنکے پاس محبوس رہین گے پھر جس وقت عرب ان لوگون کو آپ سے طلب کرین تو آپ ان سے کہیے کہ وہ لوگ تو قلعہ ماردین مین ہین ہماری بندی مین نہین اور جنکے پاس وہ قیدی ہین ہم کو ان سے کچھ کام نہین پس اگر آپ ایسا کرین گے تو آپ کی وقعت اور ہیبت ان پر بہت غالب ہوگی آخر بادشاہ نے اس راے کو پسند کرکے ان بندیون کو پاس ماریہ کے ہمراہ ملازمان ارسوس پدر ماریہ کے روانہ کیا تھا چنانچہ یہ لوگ ان اسیرون کو لیے جاتے تھے کہ خود ماریہ سے باثناے راہ مقام ونیس مین ملاقات ہوگئی جیساکہ پہلے ابھی مذکور ہوا ہی تب ماریہ نے یہ ماجرا سُنکے ملازمون کو حکم کیا کہ بندیون کو ہمارے قلعہ مین لیجاؤ اور خود بدستور

جدھر جاتی تھی راہی ہوئی یہان تک کہ لشکر مسلمین مین کچھ رات گئے پہونچی اور اس وقت سہیل بن عدی اور نجیبہ بن سعد مع ایک جماعت کے لشکر اسلام مین بطریق طلایہ ونگہبانی پھر رہے تھے جب سہیل وغیرہ نے ماریہ کو دیکھا تو اُسکے پاس آئے اور پوچھا تو کون ہی اور تیرا کیا کام ہی ماریہ نے کہا مین امیر کے پاس جایا چاہتی ہون تب وہ لوگ اُس کو عیاض بن غنم کے پاس لے گئے جب سامنے گئی تو ہدایا پیشکش کیا اور ارادہ کیا کہ حضور مین امیر کے سجدہ کرے اُنھون نے اس کو اس بات سے منع کیا اور کہا حق تعالی نے ہم کو عزت دی اور ہدایت کی ہی بسبب اسلام کے اور ہم کو گمراہی سے نکالا ہی بطفیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہمارے دلون سے کینہ وحسد کو زائل کیا ہی اور ہم کو شرف بزرگی کا بخشا ہی ساتھ تحیت کے یعنے سلام کے اور ہم کو منزہ اور دُور رکھا ہی اس بات سے کہ کوئی ہم مین سے ایک دوسرے کو سجدہ کرے کیونکہ اس بات مین رغبت نہین ہی مگر جبابرہ ومتکبرین ملوک کو اور حق تعالی نے فرمایا ہی اَلعَظمَۃُ رِدَائِی وَالکِبرِیَاءُ اِزَارِی فَمَن نَازَعَنِی فِیہِمَا قَصَمتُہٗ وَلَا اُبَالِی یعنے عظمت وجلالت میری چادر ہی اور کبریائی وبڑائی میرا پیرہن ہی پس جو کوئی ان دونون چیزون مین مجھ سے نزاع کرے گا تو مین اسکی گردن توڑون گا اور کچھ پروانہ کرون گا چنانچہ وہ کلام جو عیاض بیان کرتے تھے ماریہ سمجھتی تھی جب کلام تمام ہوا تو ماریہ نے کہا ای امیر حق تعالی نے تم کو انھین سیرتون کے سبب ہمپر غالب کیا تب عیاض نے اُس سے پوچھا تو کون ہی اُس نے کہا مین ماریہ دختر ارسوس صاحب بارودین کی ہون اور وہ شخص جو تمھارے پاس اسیر ہی وہ میرا شوہر ہی مجھکو اُس پر صبر نہین ہی اور وہ شخص وہ ہی جس کا نام عمود ہی جس وقت مجھپر فکر نے ہجوم کیا اور شوق میرا اسکی خاطر از حد فزون ہوا تو مین نے اپنے خواب مین مسیح اور حوارین کو دیکھا اور مسیح نے مجھکو تمھاری اتباع اور پیروی کا حکم کیا پس مین تمھارے پاس اس نیت سے آئی ہون کہ تمھارے دین کی تبعیت کرون اور قلعہ اپنا اور اپنے باپ کا قلعہ دونون قلعون کو سپرد کرون بشرطیکہ میرا قلعہ میرے لیے باقی چھوڑو اور میرے اُمور مین کچھ تغیر وتبدل نہ کرو تا آنکہ مین اپنے شوہر کے ساتھ اُس مین مقیم رہون اور مین بذات خود اپنے شہر پر حاکم رہون چنانچہ اسکی ان باتون سے عیاض بن غنم نے تبسم کیا اور کہا ای ماریہ آگاہ ہو تو ہمارے پاس نہین آئی مگر اس واسطے کہ اپنے شوہر کے بارے مین تو ہم کو رنج واندوہ مین مبتلا کرے اور یہ شخص تیرا شوہر کیونکر ہو بلکہ تیرا پسر ہی اور قصہ اُسکا ایسا ایسا ہی جب ماریہ نے یہ حکایت عیاض بن غنم سے سُنی تو رنگ اُسکا اُڑ گیا اور چہرہ متغیر ہوگیا اور کہنے لگی ای میرے سید وآقا آپ کو یہ حال کیونکر معلوم ہوا اور آپ پر کس طرح ثابت ہوا کہ عمود میرا پسر ہی وحال آنکہ وہ پسر ملک شہر یاض ہی تب عیاض نے کہا مین نے آج کی شب خواب مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور حضرت نے یہ ساری حکایت مجھ سے بیان فرمائی ماریہ نے کہا مین چاہتی ہون کہ اسکو دیکھون اگر وہ میرا پسر ہی تو میرے لیے اس مین کچھ علامت

وشناخت ہی کہ اُس سے مین اسکو پہچان لون گی پس عیاض نے اُس کے احضار کا حکم کیا تو سعید بن زید نے اُس کو حاضر کیا جب ماریہ نے اس کو دیکھا اور نگاہ اسکی اس پر پڑی اور داغ اُس کے رُخسارے کا اور اسکا ایک کان کچھ بڑھا ہوا نظر آیا اور اپنے پارچہ عصابہ کو جس مین جواہر بندھا تھا معائنہ کیا تو بصدائے عظیم ایک نعرہ مارا کہ حضار مجلس حیران وازخود رفتہ ہوگئے اور ماریہ نے اپنے تئین عمود اپنے پسر پر ڈالدیا اور اُس کو لپٹ گئی اور کہنے لگی اس مین کچھ شک نہین کہ یہ میرا فرزند ہی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کلام مین صادق ہین اور اس لڑکے نے بھی اپنی مان کی طرف نظر کی اور اسکے خون نے جوش کیا تو شدت گریہ سے بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو وہ اور اس کی مان پھر دونون باہم مل کر خوب روئے آخر جب وہ دونون خاموش ہوے تو عیاض نے ان سے کہا کہ تم دونون پر واجب ولازم ہی کہ جس طرح حق تعالی نے تم دونون پر اپنا فضل وکرم کیا ہی تو اس نعمت کی شکر گذاری مین تم خدائے وحدہٗ لاشریک کی توحید پر ایمان لاؤ کیونکہ حق تعالی شکر گذارون کے لیے اپنی نعمت وکرامت زیادہ کرتا ہی اور رحمت اسکی نیکو کارون سے بہت قریب ہی اور عذاب اس کا مجرمون منکرون سے دُور نہین ہی اور آگاہ ہو کہ حق تعالی کے لیے نہ کوئی حد وانتہا ہی اور نہ اُسکے واسطے قدو بالا ہی اور نہ اسکے لیے قبل ہی کہ اُس سے کوئی شے پہلے ہو اور نہ اسکے واسطے بعد ہی کہ وہ نہ ہو تو اسکے پیچھے کوئی چیز رہجاوے وہی اوّل ہی کہ ہستی عالم کی اُسی پر محول وموقوف ہی اور وہی آخر ہی کہ وہی شایان مفاخر ہی چنانچہ جس وقت عمود نے یہ مقولہ عیاض کا سُنا تو بولا واللہ تیرے قول مین کچھ زور وفریب نہین ہی وَاَنَا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اُس خدا کے جو یکتا ہی جس کا کوئی ہمسر نہین دوسرا کوئی آلہ لائق پرستش کے نہین ہی وبہ تحقیق محمد صلعم بندہ اسکا ہی اور رسول اُسکا ہی راوی کہتا ہی کہ جب ماریہ نے عمود اپنے پسر کو دیکھا کہ مشرف باسلام ہوا تو اُسنے بھی اسی وقت اسکی موافقت کی اور طریق بدی سے باز رہی وبالآخر وحدانیت حق تعالی کی شہادت ادا کی اور رسالت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقر ہوئی پس عیاض بن غنم اور جماعت مسلمین حاضرین مجلس نے کہا حق تعالی اسلام تم دونون کا قبول کرے اور حق تعالی تم دونونکو توفیق علم وعمل کی دیوے اور بہر آئینہ حق تعالی نے اب تمھارے دلون کو قوی کیا اور تمھارے گناہونکو بخش دیا پس چاہیے کہ تم سر نو سے اعمال کرو ولیکن یہ تو بتاؤ کہ اس قلعۂ منیعہ پر ظفریابی اور وہان پہونچنے کی کیا سبیل ہی ماریہ نے کہا تم کو مژدہ ہو کہ جب تمھارے اصحاب قریب حران اسیر ہوے ملک شہریاض نے اُن اسیرون کو میرے پاس روانہ کیا تاکہ مین تم سے اُن لوگون کے فدا وسر بہا مین اس طفل عمود کو طلب کرون چنانچہ مین نے ان کو اپنے قلعہ کی طرف روانہ کردیا تھا اور اب مین ان لوگون کے پاس جاتی ہون اور ان کو اپنے باپ کے قلعہ مین بھیجتی ہون پھر اُن کو قید سے رہا کرکے قلعہ کا

مالک کرتی ہون انشاءاللہ تعالیٰ یہ سُنکے عیاض نے اُس سے کہا حق تعالیٰ نے تجھے ہر حال مین توفیق بخشی اور تجھکو بدیون سے نجات دی اور البتہ اسیری ہمارے اصحاب کی نہایت مجھپر صعب اور اس صدمہ سے مجھکو سخت تعب ہی اور اب تیری اس فکر صائب سے میرے دل کو تسلّی ہوئی پس چاہیے کہ تو اپنے فرزند کو ہمارے پاس چھوڑکر اپنے باپ کے پاس جا جب تجھ سے ملاقات ہو تو اُس سے ظاہر کر کہ مین نے اپنے سارے مکر و حیلہ عرب پر تمام کیے مگر کوئی تدبیر دربارۂ رہائی عمود کے پیش رفت نہ گئی اور بعد اظہار اس بات کے پھر جس وقت تو ہمارے اصحاب کے پاس جائیو تو اس وقت جو بصلاح و صوابدید تیری بہتر ہو وہ عمل مین لائیو اسنے کہا سمعًا و طاعۃً یعنے بگوش دل مین نے سُنا بسر و چشم بجا لاؤن گی بعد ازان ماریہ اپنے زوج یعنے اپنے پسر کو مسلمانون کے پاس چھوڑکر اُسی شب کو طرف ماردین کے روانہ ہوئی جب وہان پہونچی تو معلوم ہوا کہ ارسوس پدر اُسکا خدمت ملک مین بمقام مرج رغبان گیا ہی مگر اس حاجب سے ملاقات ہوئی جسکے ہمراہ اُسارائے اہل اسلام تھے اور اُسنے اُن اسیرون کو قلعہ ارسوس مین پہونچا دیا اور اسکے قبضہ مین سپرد کر دیا تھا اور حال اس حاجب کا یہ ہی کہ وہ عاقل ترین مردم اور توریت و انجیل و زبور پڑھا ہوا تھا اور مقام میدی امراۃ کا راہب تھا اور اسکا وہان ایک صومعہ یعنی معبد تھا کہ وہ لنبے لنبے پتھر کے ستونون پر ایک سقف مسطح تھا اس پر قبہ بنا تھا چنانچہ اس بالاخانے پر زینے سے چڑھ جاتا تھا اور زینہ ریسمان ریشم سے بنایا تھا اور اس قبہ مین لٹکا دیا تھا اور اس زینے مین دو لنگر آہنی زمین پر لگے تھے جب وہ قبہ پر چڑھتا تھا تو زینے کو اوپر کھینچ لیتا تھا اور یہ خبر اُسکی مشہور تھی اور چرچا اس کی عبادت و رہبانیت کا ہر ایک کی زبان پر ہند کور تھا پھر جب لشکر اسلام طرف اُن بلاد کے متوجہ ہوا اور ملک خابور بطریق صلح کے فتح ہوا اُس وقت گرد اس قبے کے اجتماع خلائق ہوا اور کہنے لگے ای باپ ہمارے یعنے ای بزرگوار ہمارے آپ ہمارے حق مین کیا مشورہ دیتے ہین کہ ہر آئینہ عرب نے ہماری جانب رُخ کیا ہی و حال یہ ہی کہ وہ لوگ فتح ملک شام اور اکثر عراق کر چکے ہین اور ہماری سرحد و سرزمین مین پہونچے ہین درین صورت ہم کیا تدبیر کرین یہ سُنکے وہ راہب اپنے قبے سے جھانکنے لگا اور بولا ای گروہ نصرانی ہمیشہ نعمتین و برکات خدا کی ظاہر و باطن تمپر نازل رہین کہ تم لوگ اپنے بلاد مین باطمینان متمکن ہوا اور گردنین خلائق کی تمہارے آگے جُھکی ہین یعنی تمہارے مطیع ہین اور مسیح نے تم کو سائر امم پر نصرت بخشی ہی اور ساری اُمتون کا مُنھ تم سے پھیر دیا ہی اور تمہارے لیے زمین کو طول و عرض مین وسیع کیا ہی یعنے تمہارے ملک کو بڑی وسعت دی ہی جب تک تم اچھے کامون کا حکم کرتے اور بُرے کامون سے منع کرتے رہے اور ظالمون کو سزا اور مظلومون کی داد دیتے تھے اور حکم بہ حق کرتے تھے اور اپنی شریعت کی پیروی کرتے تھے اور اپنے نفوس کو حرام خواری و زنا کاری سے بزجر و منع باز رکھتے رہے پھر جب کہ تم نے ان سب باتون کو بدل ڈالا تو خدا نے اپنی برکتون کو بھی تم سے بدل دیا چنانچہ انجیل یحیی و انجیل مرقس مین لکھا ہی کہ جو کوئی احکام حق کی پیروی کرتا ہی اور اپنی زبان کو راست گوئی پر لگاتا ہی اور اپنے

پروردگار کے حکمون پر عمل کرتا ہی اور اُن اعمال کی اعانت اور اسکی غایت کو اپنے نفس پر لازم کرتا ہی اور کسی کی امانت مین خیانت نہین کرتا ہی اور اپنی نماز و عبادت کو بطریق دوام بجالاتا ہی اور موافق اپنی شریعت کے عمل کرتا ہی اور اپنی خواہش و نفسانیت کی پیروی نہین کرتا ہی تب زہد اسکا اسکی تمنا کو پہونچتا اور پہونچاتا ہی اور جس نے جور و جفا کی اور ظلم و جبر روا رکھا اور جو کوئی طریق حق سے منحرف ہوا وہ بہت جلد فنا ہوگا اور اپنے ہاتھ سے اپنا قاتل ہوگا اور وہ خانہ خراب ہوگا اور انکار باعث اسکی خواری کا ہوگا اور خوف اسکا پیراہن ہوگا یعنے وہ ہمیشہ خوف و خطر مین رہے گا اور جہنم اسکا دثار یعنے اُسکی ردا ہی کہ اسکو ڈھانپ لیگا اور توریت مین مرقوم ہی کہ ظلم نہ کرو خدا ظالم کو دوست نہین رکھتا یعنے اس پر مہربانی نہین کرتا اور مین نے سُنا ہی کہ قرآن مین بھی یہ مذکور ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ فَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ یعنی حق تعالیٰ مفسدون کے کامون کی اصلاح بخیر نہین کرتا پس چاہیے کہ تم اپنے کامون کو بصلاحیت بجالاؤ انتہیٰ اور خوف خدا ہمیشہ پیش نظر رکھو اور اپنے اہل اور خاندان کی حمایت کے لیے قتال کرو اور نبیؑ کی شریعت کی اتباع کرو اور اپنے دشمنون سے جہاد کرنے کو باہر نکلو اسلیے کہ جہاد آج افضل ہی جمیع عبادات مامور بہا سے یعنے جن عبادات کی بجاآوری کے لیے تم مامور ہو تو جہاد ان سب سے بہتر ہی اور جو کوئی اعداے دین سے جہاد کرے گا تو جاگاہ اُسکی بہشت ہی اے قوم آگاہ ہو کہ مین اپنے اس مقام سے اُترتا ہون پس چاہیئے کہ کوئی تم مین سے میری ہمراہی سے پیچھے نہ رہ جاوے یہ کہکے اُس نے وہ زینہ ریشمی نیچے لٹکا دیا اور اُتر آیا جب لوگون نے اُسکو نیچے اُترے ہوے دیکھا تو بہ آداب و سلام پیش آئے اور اُسکے دست و پا پر بوسہ دیا اور وہ راہب اُن سب کو طرف کنیسہ وبائر (دیر ۱۲) و کنیسہ باذا کے لیگیا اور اُن کو وہان نماز پڑھائی اور دعا کی پھر اُنکو جہاد کا حکم کیا اور قصد دیر بلوح کا کیا وہ قبلہ تھا باشندگان وادی روم کا اُسکے اندر ایک راہب رہا کرتا تھا چنانچہ اس راہب نے اس دیر بلوح کو اسکا نام لیکر پکارا اور کہا یہ وقت عبادت کا نہین ہی یہ سُنکے وہ راہب بھی اپنے دیر سے نکلا اور ہمراہ ہولیا پھر وہ راہب اول جو جمعیت مردم ہمراہ لایا تھا مع اس راہب ثانی کے نصیبین کی طرف روانہ ہوا اور اُسکی آمد سُنکر ملک قرقیاقس استقبال کو نکلا اور وقت ملاقات اسکے سامنے پیدل ہو کر گیا اور مصافحہ کیا اور اسکے ہمراہ بیعہ یعنے مسجد نصاریٰ تک گیا وہان دیر یعقوب کی زیارت کی اور اہل نصیبین دوڑکر اسکے پاس مجتمع ہوے اس وقت اُس نے اُن کو وعظ و پند سُنایا اور امر بجہاد کیا و بعد ازان عازم راس العین ہوا اور اسکی خبر پاس ارسوس بن حارس کے پہونچی چنانچہ جس وقت عبد اللہ بن غسان اور اصحاب اُن کے اسیر ہوے تو وہ سب اسی راہب کے ہمراہ کہ اسکا نام یتا بن عبد المسیح تھا بھیجے گئے تھے اور اُس سے اثناے راہ مین ماریہ نے ملاقات کی تھی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور اسی کو ماریہ نے حکم کیا تھا کہ ان قیدیون کو ہمارے قلعہ مین لیجا اور جب یتا بن عبد المسیح اُن قیدیون کو لیکر ماریہ سے جدا ہوا اور دور پہونچا اتفاقاً پدر ماریہ بھی کہ اُس نواحی مین اپنے لشکر کے ساتھ اُس راہب سے ملاقات کو آیا تو اس سے

استفسار حال کیا کہ کہان سے آتا ہی اور کس لیے جاتا ہی اُس نے بیان کیا کہ ملک شہریاض نے ان اسیرون کو میرے ساتھ بھیجا ہی تب ارسوس نے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین بیتا ابن عبد المسیح ہون جب ارسوس نے یہ باتین سُنین تو بہت مسرور ہوا اور کہا قسم ہی مجھکو اپنے دین کی کہ مین زمانہ دراز سے تمھارا منتظر و مشتاق تھا اور تمھاری راے اور صوابدید کا متمنی تھا بالفعل تم ان لوگون کو لیجا کر میرے قلعہ مین پہونچاؤ اور تمھین بذات خود ان قیدیون کی حفاظت پر متولی رہو یہان تک کہ کوئی حکم ہمارا تمھارے پاس صادر ہو اور ہمارا یہ خاتم تم لو چنانچہ بیتا راہب نے بندیون کو لیجا کر قلعے مین پہونچایا اور محبس مین قید رکھا اور خود ان کی حراست مین مستعد رہا اور اکثر اوقات اُنکے حُسن عبادت پر نظر کیا کرتا تھا اور ان کی تجوید تلاوت یعنی خوش خوانی و لہجہ لسانی سُنا کرتا تھا تا آنکہ ایک روز ان کی طرف متوجہ و مخاطب ہو کر پوچھا کہ تم لوگون کے یہان روز و شب مین کیا کیا اور کتنے فرض ہین عبد اللہ بن غسان نے جواب دیا کہ نماز پنجگانہ ہمپر واجب ہی پھر جو شخص اس کو بجالاے اور اسکے رکوع و سجود کو خوب ادا کرے تو وہ دوزخ مین بھیجا نہ جائیگا حق سُبحانہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنے محافظت کرو اپنی نمازون کی ضائع و قضا ہونے سے خصوص حفاظت نماز درمیان والی یعنی عصر کی کہ وہ مابین نماز ظہر و مغرب کے اور بعض روایت مین مراد ہی نماز صبح سے کہ وہ مابین وُو دو نماز رات و دو نماز دن کے ہی اور بعض روایت مین مُراد ظہر سے ہے جو مابین صبح و عصر کے ہی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی الصلوة صلة مابین العبد وربه فیها اجابة الدعاء وقبول الاعمال وبرکة فی الرزق وراحة فی الابدان وستر بینه وبین النار وثقل فی المیزان وجواز علی الصراط یعنے نماز ایک علاقہ ہی درمیان بندگان اور یزدان کے اُسی نماز مین دعا قبول ہوتی ہی اور اعمال مقبول ہوتے ہین اور برکت و وسعت رزق ہوتی ہی اور بدنون کو راحت و صحت ہوتی ہی اور وہی نماز درمیان نمازی اور دوزخ کے سد و حائل ہوتی ہی اور وزن میزان مین بہت بھاری ہی اور صراط پر تیزی سے لے گذرنے والی ہی اور کنجی جنت کی ہی پس یہ نماز فرض و واجب تھی ساری اُمتون پر مگر ان لوگون نے اُس فرض کو ادا نہ کیا بلکہ اُس مین تقصیر و کمی کی یہان تک کہ اس نماز کو حق تعالی نے ہمپر فرض کیا سو ہم نے ادا کیا اور یہ نماز جامع و مجموعہ جمیع طاعات و عبادات کی ہی منجملہ اُن عبادات کے ایک جہاد ہی تو نمازی گویا کہ جہاد کرنے والا ہی ساتھ دو دشمن کے ایک نفس امّارہ دوسرا شیطان مرید اور نمازی سے متعلق ہی روزہ تو ہر آئینہ نمازی نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی اور روزے پر زیادہ یعنی سوا روزہ کے اسی نماز مین تمسک بمناجات پروردگار ہی یعنی نمازی اپنے پروردگار کی مُناجات سے دست بداماں ہوتا ہی اور اس نماز سے حج کو بھی علاقہ ہی اور حج کیا ہی کہ قصد و عزم کرنا ہے طرف بیت حرام کعبہ کے پس نمازی عازم ہوتا ہی طرف رب البیت کے اور حج پر زیادہ یعنی علاوہ حج کے نمازی اپنے پروردگار کے ملکوت سے تقرب پاتا ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ یعنی سجدہ کر

تقرب حاصل کر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تمام مفروضات کو حق تعالی نے زمین
مین واجب کیا ہی سواے نماز کے کہ اُسکو آسمان مین بھی فرض کیا ہی اور مین جس وقت خدا کے قرب حضور
مین حاضر تھا یعنے معراج مین تو فرمایا ای محمدؐ اس نماز کو ہم نے جمیع انبیا پر فرض کیا تھا سو ہم نے اسکو تیری
اُمت کے سپرد کیا اور اس نماز کو جمیع طاعات وعبادات کا جامع کیا اور فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور مجھ سے کہا کہ ای محمدؐ کھڑے ہو اور جس طرح مین کرون آپ بھی
ویسا ہی کیجیے سو جبرئیلؑ نے آگے بڑھ کر دو رکعت نماز پڑھی اور مجھ سے کہا یہ نماز
صبح ہی پس یہ اول نماز ہی کہ حضرتؐ نے اس کو ادا کیا اسی وجہ سے اس کا نام صلوۃ الاولی ہوا بعدازان
جبرئیلؑ نے دوسری بار نماز پڑھی جس وقت کہ ہر شے کا سایہ اُسکے مثل وبرابر آیا اور مجھ سے بیان
کیا کہ یہ نماز ظہر ہی بعدازان اول وقت نماز عصر پڑھی اور کہا یہ نماز عصر ہی بعدازان پھر وہی نماز پڑھی
یعنے مکرر جس وقت کہ آفتاب مائل بزردی ہوا یعنے جب دھوپ زرد ہوگئی بعدازان پھر جس وقت
آفتاب غروب ہوا تو نماز پڑھی اور کہا یہ نماز مغرب ہی بعدازان وقت ذہاب حمرۃ غربیہ یعنے جس وقت
شفق مغربی غائب ہوئی تو پھر نماز پڑھی اور کہا یہ نماز عشاء ثانی ہی بعدازان پانچوین مرتبہ نماز پڑھی اور
اس وقت فجر نمودار ہوئی تھی تو کہا یہ نماز صبح ہی بعدازان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
نمازین فرض ہوئی تھین دو دو رکعت پھر زیادہ ہوئین حضر مین پر نماز سفر مین چھوڑی گئی اپنی حالت پر
یعنے وہ جو حضر مین زیادہ کی گئی تھی سفر مین قصر کی گئی یہ سُنکے یمتا نے عبداللہ بن غسان سے پھر
سوال کیا ای اخ العرب ای برادر عرب تم جو اپنی نمازون مین تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے ہو یعنے
ہر تکبیر پر دونون ہاتھ اُٹھاتے ہو اس کا باعث کیا ہی اور اسکے معنے کیا ہین عبداللہ نے کہا تو نہین دیکھتا
ہے کہ ڈوبنے والا جب کوئی چیز پاتا ہی تو اپنے ہاتھون کو اس طرف بڑھاتا ہی اور اُٹھاتا ہی تا کہ اس سے
لٹک جائے اور ڈوبنے سے نجات پاے اسی طرح بندہ نماز مین اپنی تئین غریق دریاے خطا وگناہ سمجھکر
اپنے دونون ہاتھون کو اُٹھاتا ہی اور کہتا ہی ای میرے پروردگار میری دستگیری کر کہ مین خطاؤن اور
گناہون کے دریا مین ڈوبتا ہون اور تجھ سے بھاگ کر پھر تیری طرف رجوع کرتا ہون واما معنے قرات
وتلاوت نماز مین یہ ہی کہ وہ خطاب یعنے ہمکلامی وہمزبانی ہی درمیان بندہ اور اُسکے پروردگار کے
واما معنے رکوع کے یہ ہین کہ مین تیرا بندہ ہون مین نے اپنے پہلوون کو تیری طرف جھکایا ہی واما
سر اُٹھانا رکوع سے اور کہنا بندے کا رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ یعنے ای میرے پروردگار خاص تیرے ہی
لیے تمام حمد سزاوار ہین اس سے مُراد یہ ہی کہ مین تیری حمد کرتا ہون اپنے گلوخلاصی پر گناہون سے
چنانچہ حق سبحانہ تعالی گویا کہ فرماتا ہی اَذنَبتَ کیا تو نے گناہ کیا تو بندہ کہتا ہی اَنَا عَبدُکَ مین تیرا بندہ
ہون پس حق تعالی فرماتا ہی قَد اَعتَقتُکَ مِنَ الذُّنُوبِ کہ مین نے تیری گلوخلاصی کی گناہون سے

وانا[1] معنے سجدہ اولیٰ کے اور زمین پر پیشانی رکھنے سے مراد بندے کی یہ ہی کہ اسی زمین سے تونے مجھکو پیدا کیا اور زمین سے سر اُٹھانے کے معنی یہ ہین کہ تونے مجھکو اس سے نکالا ہی اور سجدۂ ثانیہ سے یہ غرض ہی کہ پھر تو مجھکو اسی زمین مین پھیرے گا یعنے پھر اسی خاک مین ملادے گا اور سر اُٹھانا دوسری بار غایت اس سے یہ کہ پھر تو دوسری بار مجھکو اسی زمین سے نکالیگا اور سلام داہنی جانب سے مراد یہ ہی کہ اے پروردگار میرے تو میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ مین دے اور میرے بائین ہاتھ مین نہ دے (یہ اس لیے کہ اہل جہنم کا نامۂ اعمال بائین ہاتھ مین دیا جاے گا) اور جب کتاب اعمال رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین پیش ہوتی ہی تو فرماتے ہین جو شخص محافظت نماز پنجگانہ کی کرتا ہی اسکی مثال یہ ہی کہ ایک نہر شیرین ہی تو جو کوئی تم مین سے اس مین ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے کیا پھر اسکے بدن پر کثافت سے کچھ باقی رہجاتا ہی پس یہی حال نماز پنجگانہ کا ہی کہ بندے پر کوئی گناہ باقی نہین چھوڑتی ہی غرضکہ جب بیتا راہب نے کلام عبداللہ کا سُنا تو کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تم لوگ حق پر ہو اور شک نہین کہ دین تمھارا حق ہی اور قول تمھارا صدق ہی وبعدازان وہ اسلام لایا اور بعد تھوڑے عرصہ کے ماریہ بھی پہونچی کیونکہ اسکو معلوم ہوا کہ صحابہ اُسکے باپ کے قلعہ مین محبوس ہین پھر جب کہ بالاے قلعہ پہونچی تو اپنے باپ کے مکانون مین اُتری اور ساری رات صحابہ کے قلق مین بسر کی جب صبح ہوئی تو بیتا اسکے پاس آیا اور آداب اسلام بجالایا ماریہ نے اس سے کہا اے بیتا عرب کے ساتھ تونے کیا معاملہ کیا اُسنے کہا مین نے ان کو حراست استوار مین رکھا ہی جب تک کہ اُنکے بارے مین جو راے ملک کی ہو ماریہ نے کہا واللہ تونے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی لیکن تو اُنکو ہمارے بیعہ یعنے مسجد مین ہمارے ساتھ کردے تاکہ وہ ہمارے حسن عبادت کو دیکھین اور ہمارا پڑھنا انجیل کا سُنین تو کیا عجب ہی کہ وہ ہمارے دین مین داخل ہون بیتا نے کہا سمعًا وطاعۃً یعنے مین نے حکم آپ کا بگوش جان سُنا وبدل بجالایا یعنے بسر وچشم بجالاتا ہون بعدازان وہ اُن صحابہ کو بیعہ مین لیگیا جب رات ہوئی تو ماریہ بیعہ مین آئی اور اصحاب نبی صلعم کو دیکھا کہ وہ سب پابزنجیر ہین اور اُس جگہ سواے بیتا کے اور کوئی غیر نہین ہی تب ماریہ نے کہا اے بیتا تو ہمارے علماے دین مین ہے اور تجھ سے امر حق پوشیدہ نہین ہی اور تو ان لوگون کے دین پر بھی مطلع ہوا ہی پس تو بیان کر کہ حق ہمارے ساتھ ہی یا انکے ساتھ یعنے حق پر ہم ہین یا یہ لوگ حق پر ہین بیتا نے کہا اے ملکہ حق پر کچھ پردہ نہین ہی یعنے حق پوشیدہ نہین ہی البتہ حق انھین عرب کے ساتھ ہی اور جس مقدمہ مین تو آئی ہی اور جو عہد تو لائی ہی اسکو وفا کر پیش ازانکہ تو اسکو طلب کرے اور اس پر تجھکو دسترس نہ ہو یعنی پیش از فوت وقت اُس کام کو کرے اور حال یہ ہی کہ تو اس قوم کا صدق بیان او رصدق دین دیکھ چکی ہی کہ حق تعالیٰ نے درمیان تیرے اور ولد تیرے عمود کے جمع کردیا یعنے تجھکو اس سے ملادیا پھر جس وقت ماریہ نے یہ باتین راز کی بیتا سے سُنین تو حیرت مین مبہوت ہوگئی

[1] وانا معنی سجدہ اولی الی آخرہ یہ مضمون آیۂ کریمہ منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اُخری کا ہی ۱۲

اور اُس سے کہنے لگی کہ تجھکو یہ اسرار کہان سے معلوم ہوے بیتانے کہا مین نے یہ کیفیت اپنے خواب مین دیکھی ہی اور اس سے تمام وہ احوال بیان کیا گویا کہ وہ خود وہان اس وقت حاضر تھا تب ماریہ نے سجدۂ شکر کیا پھر جس وقت اُس نے سجدے سے سر اُٹھایا تو برجستہ اُٹھکر اصحاب کو زنجیرون سے کھولدیا اور اُنکے تئین ہتھیار دیا اور بیتا کو حکم کیا کہ توان لوگون کا اکرام کر اور مین اس امر کی فکر و تدبیر کرتی ہون کہ والی قلعہ کو کیونکر گرفتار کریوین اور قلعہ پر کس طرح متسلط ہو جاوین بعد ازان ماریہ نے اپنے قلعہ کی راہ لی اور اس قلعہ کا ایسے شخص کو والی کیا جس سے اُسکو طمانینت تھی فکر و اندیشہ سے اور قلعہ سے ان لوگون کو جن سے خوف و اندیشہ رکھتی تھی نکالدیا اور اس قلعہ کو بندوبست سے مستحکم کیا اور ادھر بیتانے صحابہ کو بیت المذبح مین متمکن کیا اور اُن سے کہدیا کہ کل جس وقت صبح ہووے اور والی قلعہ نماز کے لیے آوے توان حاضران بیعہ پر دفعتہ نکل پڑو حق تعالےٰ تمکو ان پر نصرت دے گا (نماز نصاریٰ کی ۱۲) **راوی** نے کہا پھر جب صبح ہوئی اور والی قلعہ اپنے خواص کے ساتھ نماز کے لیے بیعہ کی طرف نکلا اور اجتماع مردم کے واسطے ناقوس پھونکنے لگے تب قس یعنی قسیس سردار ترسایان جو مالک بیت المذبح کا تھا آیا تاکہ دروازہ مذبح کا کھولے اور قربانگاہ کے قریب جاوے پھر جس وقت اس نے دروازہ مذبح کا کھولا یک بیک عبداللہ بن غسان مع اپنے چالیسون اصحاب کے نکل پڑے اور یکبارگی سب نے پکارکر تکبیر کی کہ قلعہ مین اور لوگون مین جو وہان تھے زلزلہ پڑگیا اور مسلمانون نے اُن مین خوب گردن زنی کی کہ ان سب کو قتل کیا اور قلعہ پر اور جو کچھ اس مین تھا سب پر قبضہ کیا چنانچہ رعایا نے یہ شور تکبیر سُنکر یقین کیا کہ یہ اہل اسلام قلعہ پر متسلط ہوگئے تو وہ سب اپنے سامنے بھاگے اور **راوی** کہتا ہی جب ماریہ نے شور و تکبیر اور غلغلہ آدمیون کا سُنا تو یقین کیا کہ قلعہ اسکے باپ کا مسلمانون کے قبضہ مین آگیا تب اپنے قلعہ کا دروازہ بند کرلیا اور شخص معتمد کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور اپنے حُسن تدبیر سے اُن کو آگاہ کیا اُنھون نے حق تعالیٰ کی نعمتون کا شکر ادا کیا اور اکثر مردم مفرور پاس ملک شہریاض کے پہونچے اُس کو اس واقعہ سے خبر دی کہ قلعۂ ماردین پر مسلمانون نے عمل کیا اُس پر سخت صدمہ اور قلق ہوا اور اپنے زوال ملک کا یقین ہوگیا اور اسکے دل مین رُعب سماگیا اور اسکے لشکر پر ہیبت طاری ہوگئی اور ارسوس کو بھی خبر پہونچی کہ اُس کا قلعہ چھن گیا اور خزانہ اسکا لُٹ گیا چنانچہ اُس نے اس امر کو تا شب مخفی رکھا اور جن لوگون پر اُسکو وثوق و اعتماد تھا اُن کو ہمراہ لیکر بطلب تسخیر حران روانہ ہوا پس دوسری شب کو وہان پہونچا جب قریب پھاٹک کے آیا تو اُنکے روکنے کو نگہبانون نے سامنا کیا اس وقت ارسوس نے ان لوگون پر شور کیا اور کہا دروازہ کھولدو اور دیکھو کہ یہ بطریق ردوس ہی اور غرض اس سے یہ تھی کہ ان کا پہلا بطریق ہی یعنے ردوس قید عرب سے چھوٹ کر آیا ہی تب نگہبانون (سردار رسالہ بلٹن ۱۲) دربانون نے دروازہ کھولدیا ناگاہ ارسوس داخل ہوا اور مالک شہر ہوگیا اور یہ اخبار تمام اس بلاد مین فاش ہوگئی کہ ارسوس صاحب ماردین اپنے حیلہ اور حکمت عملی سے

حران کا مالک ہوگیا پھر اسکے پاس وہ سائر مردم دوڑ پڑے جو طالب دیوان تھے یعنی طالب ایسے شخص کے تھے جو لوگون کو جمع کرے پس اُن سب کے اجماع سے ارسوس کے پاس ایک لشکر عظیم جمع ہوگیا۔

ذکر فتوح رہا و حران

راوی نے کہا کہ رودس صاحب حران کا ایک پسر تھا اسکو رودس نے قید و بند مین رکھا تھا کیونکہ اُس سے خائف تھا کہ وہ بڑا شجاع تھا اسکا نام ارغوک تھا پس اُسکو گرفتار کر کے مقام عمق مین محبوس رکھتا تھا اور ارغوک کی مادر کا نام بنت العسکر تھا وہ مالک و حاکم سمیاط کی تھی اور وہ اپنے اہل و اقربا کی ملاقات کو گئی تھی اور باعث مقید ہونے اپنے پسر کے خشمگین و پر غضب رہتی تھی پھر جب کہ اسکو یہ خبر پہونچی کہ ارسوس نے حران پر تسلط کیا ہی تو اُس پر سخت قلق و صدمہ گذرا چنانچہ وہ سوار ہوئی اور سمیاط سے عمق مین آئی اور اپنا اختلال خاطر اپنے بیٹے سے ظاہر کیا اور اسکو خبر دی کہ ارسوس حران پر مسلط ہوگیا ہی پھر اسکو حبس سے نکال کر اموال کثیر اسکے حوالہ کیا اور کہنے لگی کہ شہسوارون اور مبارزون سے اتفاق اور لشکر کو جمع کر اور اس شخص پر جا جس نے ایسا کام کیا ہی یعنی حران پر قبضہ کیا ہی چنانچہ ارغوک نے وہ مال خرچ کیا پس مردم کثیر اسکے پاس حاضر ہوے کہ ایک جیش عظیم ہوگیا پھر اسنے بقصد حران طرف فرات کے کوچ کیا اور یہ خبر ارسوس کو پہونچی تو وہ بھی اسکے مقابلہ کو نکلا اور دونون جماعت باہم مقابل ہوئی اور ارغوک کے لشکر کا پیشرو ایک مرد ارمنی تھا اس کا نام ارجوک اور وہ بڑا دلاور تھا اور اُسکے ہمراہ تین ہزار آدمی کی جمعیت تھی مگر ارمنی کو شکست ہوئی **روایت ہی** عبد اللہ بن اسید سے اُسنے کہا مجھ سے روایت کی سالم بن ربیعہ نے دو مرد عادل تیمی سے اور ان دونون نے محمد بن عمر الواقدی سے کہ جب یہ خبر بن عیاض بن غنم کو پہونچین کہ ارجوک ارمنی نے طرف ارسوس کے کوچ کیا ہی تو عیاض نے رودس صاحب حران کو اپنے پاس بلا کر جو اخبار ارسوس کے اُن کو پہونچے تھے اُس سے ظاہر کیا اور کیفیت متسلط ہونے ارسوس کی حران پر بیان کی اور یہ کہا کہ اب ارغوک تیرے پسر نے ارادہ مقابلہ ارسوس کا کیا ہی اور مین قصد تیرے قتل کا رکھتا ہون لیکن تو اگر ہمارے دین مین داخل ہوجاوے تو قتل سے تجھے امان ہی رودس نے کہا کہ اگر تو مجھکو چھوڑ دیوے تو جو جو قلعے میرے تحت مین ہین مین تمھارے سپرد کردون اور کیا عجب ہی کہ مین حران مین بھی پہونچون کیونکہ وہان کے لوگ مجھکو بہت دوست رکھتے ہین اس لیے کہ مین اُنکے حق مین احسان کرتا تھا اور میرا قول یہ ہی کہ جس وقت وہ لوگ مجھکو دیکھینگے تو فوراً اس بلد کو میرے سپرد کردینگے اور مین تمھارے تئین حوالے کردونگا اس شرط پر کہ تم مقام سوید خواہ نصیبین الصغرا مجھکو دو اور مین تم کو اس کا جزیہ یعنے محصول ہر سال دیا کرونگا چنانچہ ابن غنم نے ان باتون کو اور شرطون کو منظور کیا اور عبد اللہ یوقنا کو حکم کیا کہ اس سے حلف لیوین اُنھون نے حلف لیا اور بعد اخذ و قبول حلف کے اُسکو رہا کیا اور اسکے ہمراہ یوقنا کو بھی

مع جماعت اُنکے روانہ کیا اور رودس کے خیام اور اسباب تمام اسکا پھیر دیا اور اسکی جماعت کو بھی اسکے ساتھ کر دیا پھر وہ سب آخر شب مقام مرج رغبان سے بقصد حران راہی ہوے جب قریب حران پہونچے تو جاسوسون کو بھیجا اُن لوگون نے واپس آکر خبر دی کہ لشکر ارسوس کا بیرون حران نازل ہی اور لشکر ارغوک پسر رودس کا اسکے مقابلہ پر ہی اور سوائے اس امر کے کہ ارجوک اسیر ہو گیا ہی کہ اُسکو ارسوس نے گرفتار کر لیا ہی باقی لشکر ارجوک کا بدستور اپنے حال پر ہی مگر ارسوس نے اپنا ایلچی طرف لشکر ارجوک کے بھیجا ہی اور اُن کو اپنی طرف طلب کیا ہی کہ تم ہمارے شریک ہو جاؤ ہم تم پر انعام کرینگے اور یہ اس لیے کہ اُن کو اور اپنے لشکر کو لیکر رہا پر چڑھائی کرے اور اُس پر بھی تسلط ہووے کہ وہ بھی اُسکے تحت تصرف مین آجاے اور اُن لوگون نے جواب دیا تھا کہ ہم بیشِ خود ہا اس باب مین مشورہ کرتے ہین راوی نے کہا کہ جب رودس اور یوقنا دونون وہان گئے اور دونون نے لشکر کی جانب نگاہ کی اور دیکھا کہ آگ روشن ہے تو رودس نے یوقنا سے کہا کہ یہ آگ جو قریب روشن ہی شک نہین کہ میرے پسر کے لشکر کی آگ ہی پس ایک شخص کو وہان بھیجا تا کہ خبر لادے تب اُس شخص نے جاکر معلوم کیا کہ وہ لوگ کون ہین اور واپس آکر خبر دی کہ وہ قوم یعنے جیش ارمن آمادہ ہین اس بات پر کہ ارسوس اُن سے عہد و حلف کرے تو وہ اُسکے لشکر ہو جاوین یعنے شامل اسکے لشکر کے ہو جاوین اور یہ بات مقرر ہوئی کہ کل صبح ہووے تو ارسوس اپنے اصحاب سے سو سوارون کو ہمراہ لیکر طرف دیر فرحا کے جو درمیان رہا و حران کے واقع ہی واسطے حلف کے جاوے اور لشکر ارغوک تیرے پسر سے پچاس مردم اکابر بھی اس دیر مین جاکر وہین باہم معاہدہ کرین یہ سُنکے چہرہ یوقنا کا فرط سرور و فرح سے روشن ہو گیا اور رودس سے کہا خوش ہو کہ وہ قوم اب ہمارے قبضہ مین آئی بعد ازان وہان سے اس دیر کو چلے اور قریب اس دیر کے کمینگاہ کیا بعد ازان یوقنا کا ایک غلام تھا قوم شریف سے اُسکو اُنھون نے پالا تھا وہ اُنکے ہمراہ حاضر تھا اُس کا نام شامس تھا اور وہ بڑا دانشمند تھا سو یوقنا نے اس کو بھیجا اور اس سے کہا ای شامس تو پاس صاحب رہا کے جس کا نام کیلوک ہی جا کر اس سے کہیو کہ اصحاب ارجوک مین جو لوگ مقدم ہین اُنھون نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہی اس لیے کہ وہ تیرے لوگون مین سے ہو جاوین کیونکہ تو بھی اُنھین مین سے اور ان کا طرفدار ہی اور ارسوس اہل روم سے ہی اور وہ ہمارے لوگ دیر فرحا مین آتے ہین اور ارسوس اُنکے ساتھ ہی اسواسطے کہ اُنسے حلف و عہد کرے اور اُن سے بھی حلف و عہد لیوے مگر ارسوس تجھ سے ارادہ درخواست رکھتا ہی کہ تو دو سو آدمیون سے نکلکر قریب دیر سے ہمارے لیے کمین گاہ مین بیٹھے تا کہ جب ہم لوگ مردم ارجوک وہان پہونچین تو اس وقت نکلکر تو ہم پر چھاپہ مارے چنانچہ شامس روانہ ہوا اور پاس صاحب رہا کے پہونچا اور جو کچھ اسکے صاحب یوقنا نے اس سے کہدیا تھا اس سے بیان کیا غرضکہ قضا و قدر الٰہی سے وہ حیلہ جس کی فکر و تدبیر یوقنا نے کرکے صاحب رہا سے کہلا بھیجی تھی اور اکابر جیش ارجوک کی جانب سے پیغام بھیجا تھا

ایسا ہوا کہ جب شامس یوقنا کے پاس سے صاحب رہا کے پاس پہونچا اور اُس سے وہ باتین جو ابھی مذکور ہوئین بیان کین اور اس عہد کو اُس سے استوار کیا پس صاحب رہا چار سو آدمی اپنی قوم سے ہمراہ لیکر اور سلاح وساز حرب سے مضبوط ہو کر نکلا و بقصد دیر فرحا روانہ ہوا اور یوقنا بھی مع اصحاب اپنے ان سے قریب قریب کمین گاہ مین مستعد تھے کہ شامس بھی اُن سے فرصت پا کر علٰحدہ ہو گیا اور یوقنا کے پاس آ کر خبر دی کہ صاحب رہا فلان مقام مین تم سے قریب کمین نشین ہی اور ادھر حال ارسوس کا یہ تھا کہ جب اُس نے اپنا ایلچی طرف ارمن لشکر ارجوک کے بھیجا تھا تو رودس ارمن کے پاس آیا اور ان کو فہمایش کی کہ ارسوس تم سے حلف وعہد کرے اور تم اس سے حلف کرو اس بات کا کہ تم اس پر جمرہ نہ کرو یعنے دوسرے گروہ کے ساتھ آمیزش نہ کرو اور اتفاق اس امر پر ہوا تھا کہ حلف دیر فرحا مین واقع ہو پھر آخر شب ہوئی تو لشکر ارسوس اور جماعت ارمن از یکدیگر علٰحدہ علٰحدہ روانہ ہوے اس خوف سے کہ کسی کی جانب سے عذر وعہد شکنی واقع ہو اور صاحب رہا سے جو کچھ قرارداد ہوا تھا تو اسکی طرف سے ان لوگون کی خاطر مطمئن تھی وبعد ازان گروہ ارمن نے قبل اپنے خروج اور کوچ کے اپنی جمعیت مین سے ہزار مرد شجعان کو بلباس اہل رہا کے آراستہ کیا اور ان کو فہمایش کر دی کہ خفیہ لشکر سے پیش روی کر کے لشکر رہا مین جا ملین اس طور سے کہ گویا مددگار صاحب رہا کے ہین اور کہدیا تھا کہ کچھ کلام نہ کیجیو جب تک دیکھیو کہ صاحب رہا اپنی کمین گاہ سے باہر نکلا پھر جس وقت وہ برآمد ہوے اور تم اسکے سامنے سے آؤ تو بآواز بلند باخود ہا اظہار خوشی وخوشخبری کا کیجیو گویا کہ تم اُسکے ہمراہیون مین سے ہو یہان تک کہ وہ تم سے مطمئن خاطر رہین درین صورت کہ شاید تم اس پر قدرت ودسترس پاؤ گے اسکو گرفتار کر رکھو یہان تک کہ ہمارا امیر ارجوک بھی آ پہونچے غرضکہ یہ کتیبہ ہزار ارمن کا بطریق پیش روی کے اول شب سے روانہ ہو چکا تھا اور کسی کو ان کی روانگی کی خبر نہ تھی راوی نے کہا کہ جب ارسوس حوالی دیر مین جا پہونچا تو دفعۃً دو سو شہسوار اصحاب نبی صلعم سے کمینگاہ سے نکلکر اُس پر آ پڑے اور اُن کا افسر عمرو بن معدی کرب زبیدی تھا اور سبب یکا یک خروج کرنے اصحاب کا یہ تھا کہ جس وقت عیاض بن غنم نے رودس کو بھیجا اور یوقنا کو بھی مع اصحاب اُنکے اُسکے ساتھ کر دیا تھا تو رودس کی طرف سے بدگمانی ہوئی اور کہا مین نے بہت جلدی کی کہ ولی اللہ کو عدو اللہ کے ساتھ کر دیا ہی تب خالد نے کہا ای امیر تو اپنی خاطر کو رودس کی طرف سے مشتغل بہ فکر نہ کر اس لیے کہ ملوک روم جو قول کرتے ہین اسے وفا کرتے ہین اور وہ لوگ اس بات مین عار رکھتے ہین کہ ان مین سے کوئی کچھ قول کرے اور اسکو وفا نہ کرے عیاض نے کہا ای ابو سلیمان بہرحال ہم کو لازم نہین ہے کہ ہم اپنے اصحاب اور اُنکے ساتھ والون سے غافل رہین بعد ازان اُنھون نے عمرو بن معدی کرب زبیدی کو دو سو سوارون سے روانہ کیا تھا اور یہ لوگ حران کو جاتے تھے کہ اثناے راہ مین ارسوس مل گیا کہ وہ دیر فرحا کو جاتا تھا آخر الامر اُسکو اور اُسکے ہمراہیون کو ان لوگون نے گرفتار کر لیا اور ادھر یوقنا نے کیلوگ

صاحب رہا کو پکڑلیا اور بقیہ روز کمین مین پوشیدہ رہے رات کو طرف رہا کے متوجہ ہوے جب قریب رہا
کے پہونچے تو یوقنا نے اُسی طرح کا لباس پہنا جس طرح کا لباس صاحب رہا پہنے تھا اور جماعت یوقنا نے
بھی ایسے لباس پہنے جیسے جماعت صاحب رہا پہنے تھے پھر جب رہا سے نزدیک ہوے اور شعلین۔
روشن کیے ہوے تھے تو دربانون نے پھاٹک کھولدیا پس یہ لوگ رہا مین گھس پڑے اور جب
اندر داخل ہوگئے تو ان لوگون نے بہ صداے تہلیل وتکبیر وثناے رب قدیر کے اپنی آوازون کو
بلند کیا پس عوام الناس مین سے کسی کو جسارت نہ ہوئی کہ کچھ کلام کرسکے پھر رہا مین جس قدر ذخیرہ اور
اشیاے تحفہ اور خزانہ ومال کیلوک کا تھا اُس سب کو یوقنا نے قبضہ مین کیا اور رؤساے رہا مین جن سے
کچھ اندیشہ وخطرہ تھا اُن کو بھی گرفتار کرلیا ومن بعد ایک شخص کو اپنے اصحاب مین سے جس پر وثوق واعتماد تھا
رہا پر حاکم مقرر کیا اور ایسا ہوا کہ کیلوک کے برادر عم زاد نے جب امان مانگی تھی تو عیاض نے اُس کو امان دی
تب اُس نے تمام ان اشیاء وخزائن پر جس قدر کیلوک کا تھا رہبری کی بعد ازان عیاض بن غنم نے ابن عم
کیلوک کو اپنے ہمراہ آگے کرلیا اور بقصد حران روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو یہ دیکھا کہ رودس نے حران کو فتح کرلیا
تھا اور یہ اس طرح ہوا کہ جب عمرو بن معدیکرب زبیدی نے ارسوس کو گرفتار کرلیا تھا تو رودس مع بقیہ[۵] لشکر
مسلمین وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ حران مین پہونچا اور جو لوگ شہر پناہ کی دیوارون پر حارس ونگہبان تھے
اُن کو ندا دی جب اُنھون نے رودس کو پہچانا تو فوراً دروازہ کھولدیا اور اُسکے روبرو تعظیم کو جھکے اور اس کے
دارالامارۃ مین اسکو لیگئے پھر جب رودس حران کا مالک ہوا اور رئیسان بلد اسکی خدمت مین حاضر ہوے اور
اُسکی سلامتی کی مبارکبادی دینے لگے تو رودس اس مجمع مین خطبہ بیان کرنے کو کھڑا ہوا اور کہنے لگا ای قوم آگاہ
ہو کہ بہ تحقیق حق تعالی نے مجھے آفتون سے نکالا اور ہلاکت سے نجات دی اور ماجرا میرا ایسا ایسا گذرا
اور مین نے امیر قوم مسلمین سے عہد کیا ہی کہ اس شہر کو مین اُن کے سپرد کردون اور وہ مجھکو والی نصیبین صغری
وسویدا کردین گے اور مین نے امیر سے اس عہد پر حلف کیا ہی بے شبہہ مین اپنا عہد وفا کردون گا اور مین تمھارے
سامنے گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ جو دین خلاف دین اسلام ہین وہ سب باطل ہین وَاَنَا اَشْہَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود نہین ہے
اور مین گواہی دیتا ہون کہ ہرآئینہ محمد رسول وفرستادۂ خدا ہی جب اہل حران نے یہ کلام رودس کا سُنا تو کہنے
لگے کہ حق تعالی نے آپ کے ساتھ ارادہ خیر کیا پس ہم بھی آپ کے ساتھ آپ کے اسلام پر موافقت کرتے
ہین چنانچہ وہ لوگ بھی اسلام لائے مگر کچھ لوگ ان مین سے اسلام سے محروم رہے

ذکر فتوح قلعۂ راس العین

روایت ہی ربیعہ بن ہشیم سے اُسنے روایت کی ہی عبد اللہ تنوخی سے اُسنے عبدان بن عطیہ سے اُسنے کہا کہ

[۵] بقیہ لشکر مسلمین سے مراد یہ ہی کہ جسقدر ہمراہ عمرو بن معدیکرب کے واسطے حراست ارسوس کے رہ گئے تھے باقی ہمراہ رودس کیے گئے ۱۲

اہل جزیرہ اسلام نہین لائے تھے مگر باعث اہل حران کے یعنے بسبب اسلام لانے اہل حران کے اہل جزیرہ ایمان لائے تھے پھر جب اصحاب نبی صلعم نے دیکھا کہ وہ سب داخل اسلام ہوے تو اصحاب نے دعا کی اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْھُمْ عَلٰی دِیْنِکَ وَلَا تُمَکِّنَنَّ مِنْ بَلَدِھِمْ عَدُوَّھُمْ یعنے اے پروردگار اُن لوگون کو تو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور ان کے بلد سے کسی شے پر اُنکے دشمنون کو مکنت وقدرت نہ دے پھر اُن لوگون نے اُن شہرون کے کنیسون اور دیرون کو مسجدین اور جامع مسجد کر ڈالین اور جو کچھ حوالی ونواحی حران ورہا کے مضافات سے تھا وہ سب اُنھون نے تفویض اصحاب کر دیا وبعد ازان عبداللہ یوقنا رہا سے حران مین آئے اور اصحاب نبی صلعم کو مجتمع کر کے در بارہ رہا مشورہ کیا کہ اُسکا حکم کیونکر ہی تب سعید بن زید نے کہا کہ تمھین نے اس شہر کو اپنے حیلون اور اپنے تدبیرون سے لیا ہی وہر آئینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ یعنے جنگ حیلہ سازی ہے اور البتہ یہ حیلہ پورا ہو گیا اور جو لوگ اس بلد مین ہین وہ سب بندگان وکنیزان مسلمین ہین اور اُن کا سارا مال بھی مال مسلمین ہی تب یوقنا نے کہا تم خوب جانتے ہو کہ جزیرے مین سے اکثر تمھارے قبضہ مین ابھی نہین آئے ہین اور وہان ابتک بڑے بڑے قلعہ مانع مداخلت ہین پس صوابدید یہ ہی کہ ایسے خیر وخوبی کے کام کر جس سے ذکر تمھارا بلند آوازہ رہے اور فخر تمھارا زیادہ ہو تب سعید نے کہا ہرگاہ ایسا امر ہی اور یہ ارادہ ہی جیسا تم نے ذکر کیا تو یہان کے لوگون کو ان کے حال پر چھوڑ دیا یہان تک کہ ہم جا کر دیکھین کہ ان کے بارہ مین عیاض بن غنم کی کیا رائے ہی چنانچہ یہی امر قرار پایا وبعد ازان یہ خبرین شاہ شہریاض کو متصل پہونچین کہ بلاد حران ورہا وسروج وسخن واکساس وعمق ان سب پر دخل عرب کا ہو گیا پس ان کو اپنے ملک کے زوال کا یقین ہوا تب وہ اور اسکے معتمدین موثقین بمقام راس العین مین داخل ہوے اور بیعہ نسطوریا مین جو آج جامع مسجد ہی اُنھون نے نماز پڑھی جب اپنی نماز سے فراغت پائی تو شہریاض ملک نے کہا اے معاشر روم آگاہ ہو کہ ہر آئینہ اہل عرب ہمارے بلاد مین شریک ہو گئے ہین اور یہ سارے بلاد ان کے معاقل وماءمن ہین اُن مین وہ لوگ مجتمع ہوتے ہین وہان ان کے یار ومعاون ہین اُن لوگون سے اُن کو رسد غلہ علوفہ پہونچتا ہی اور شہرون سے اُنکے پاس مال ہماے خطیر آیا کرتے ہین اور ملک خابور تمام اُن کا ہی اور انھین کے حکم مین ہی اور اب درمیان ہمارے اور اُنکے سوائے جنگ اس مرتبہ کے جو در پیش ہی اور کچھ باقی نہین ہے اگر ہماری فتح ہوئی تو مقام وقیام عرب کا ہمارے درمیان نہ رہے گا اور اگر عرب کی فتح ہوئی تو یہ ہمارے سارے بلاد اُنکے ہین چنانچہ میری رائے مین ایک بات آئی ہی کہ وہ صائبہ با صواب ہی لوگون نے پوچھا وہ کون سی رائے ہی ملک نے کہا میری رائے یہ ہی کہ جنگ سے ان کو دیر ودرنگ مین رکھین یعنی جنگ مین ایام گذاری کرین اور اس عرصہ مین دونون شاہان بزرگ سفرور عفرد کو نامہ لکھین کیا عجب ہی کہ یہ دونون اپنے اپنے لشکر سے ہماری کمک کرین اور ملک حرقناس بن فارس کو اور ملک انطاق کو جو نینوی وبلاد نینوی کا مالک ہی نامے لکھین اور جبر بن صالح المنکاریہ کو بھی لکھین کہ یہ سب ہم کو مدد دوین پھر جس وقت یہ ملوک ہمارے

صائب بمعنی صحیح وغیرہ ۱۲

اپنے لشکروں کو بھیجیں تو ہم باعانت مسیح کے مسلمانوں سے مقابلہ کریں کہ حق تعالی نصرت اپنی جس کو چاہے عطا کرے چنانچہ وہ سب بالاتفاق یک زبان ہو کر بولے یہ رائے بہت خوب ہے پس وہ نامے لکھے گئے اور ایلچیوں کے ہاتھوں ملوک مذکورین کے پاس مرسل ہوئے وبعدازاں شہریاض اپنے لشکر میں واپس آیا **واقدی** علیہ الرحمتہ نے کہا کہ یہ عیاض بن غنم جو کہ اُس وقت جنگ قوم سے باز رہے تو اسلیے کہ ان کی رائے میں فتح بلاد اُن کے اصحاب کے ہاتھ سے بدون قتال متصور تھی اس وجہ سے اُنھوں نے جنگ کرنے میں تعجیل نہ کی اور اسلیے کہ وہ قوی پشت تھے باعث ان بلاد کے جن کی فتح ہو گئی تھی و نیز عیاض بن غنم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بہ طلب خبر لکھ بھیجا کہ جو خبر قوم کی تمہارے پاس آوے اُس سے ہم کو مطلع کرو اور **راوی** نے کہا کہ جب نامے ملک شہریاض کے صاحبان اقالیم کو پہونچے تو اُنھوں نے اُسکی نصرت کے لیے لشکر معین کیے اور نامہ شہریاض کا والی اخلاط کو پہونچا اسکی ایک دختر تھی نہایت صاحب حُسن و جمال اور وہ از روے قوت کے منجملہ مردان شجاع کے تھی اُس کا نام طاریون تھا اور محل استقرار یعنے قرارگاہ اُسکا ایک جبل تھا جو ہمنام اس دختر کا تھا یعنے جبل طاریون اور حال یہ تھا کہ جو کوئی اس سے خطبہ و خواستگاری کرتا تھا وہ راضی نہ ہوتی تھی مگر بشرطیکہ میدان میں اس کا مقابلہ کرتی تھی اس لیے کہ اگر صاحب خطبہ اُس دختر پر غالب آوے تو وہ اس کا شوہر ہو چنانچہ وہ تمام اہل خطبہ پر غالب آئی تھی و منجملہ خواستگاروں کے ایک لڑکا تھا سوسے نام پسر ملک سلنطور والی جبل السناسنہ کا اور وہ اپنے پدر کی طرف سے ہدیہ واسطے پدر طاریون کے لیکر اخلاط میں آیا تھا اور خواستگاری کی تھی چنانچہ اس دختر نے کہا میری وہی شرط ہی جو معروف ہی پس اسنے میدان میں اس جوان سے مبارزطلبی کی آخر اُس پر غالب آئی اور اسکی پیشانی کے بال کاٹ لیے اس بات کو چند روز و شب گذر گئے تھے پھر جبکہ ملک شہریاض نے ملوک کو بنا بر استمداد نامے لکھے اور والی اخلاط کو بھی طلب مدد نامہ لکھا تو والی اخلاط نے شہریاض کی طرف چار ہزار سوار روانہ کیے اور اس جماعت پر اپنی دختر طاریون کو افسر کیا اور اُس سے کہا ای میری دختر ہر آئینہ میں نے تجھکو لشکر پر مقدمتہ الجیش کیا ہی اور میں یہ چاہتا ہوں کہ تو عرب پر ایسا غلبہ و حملہ کر جیسا کہ تو شہسواروں پر حملہ و غلبہ کرتی ہی یہاں تک کہ تو نزدیک اُمت مسیح کے مشکور ہو اور **راوی** نے کہا کہ ملک سناسنہ نے بھی اپنی ایک جماعت مردان کارزار کو ہمراہ لشکر طاریون کے کر دیا اور افسر اس جماعت کا سوسی اپنے پسر کو کیا تھا چنانچہ وہ لڑکا مصاحبت و ہمراہی میں طاریون کے چلتا تھا اور یہ لڑکا یعنے سوسی کمال شاندار و طرحدار اور جمال میں بغایت وجیہ و حُسن دار تھا ہلال ابرو اُس کا بدر نما تھا اور در صف خوبروئی میں وہ خوبان زمان سے یکتا و بے ہمتا تھا آخر جب نظر طاریون کی اُسکے چہرۂ جمیل پر پڑی تو اُسکو بچشم محبت و رغبت دیکھنے لگی اور دل اُس کا اُسکے دام عشق میں پھنس گیا پھر اُسنے اپنے لوگوں کو حکم کیا کہ اسکی جماعت کیساتھ ساتھ چلیں **واقدی** رح نے کہا اس واقعات فتوح میں بہترین وقایع یہ ہی کہ اس لڑکی یعنے طاریون کا ایک برادر عمزاد تھا اسکا نام برغون تھا وہ بھی طاریون کے عاشقوں میں تھا اور اس کو بہت چاہتا تھا مگر یہ استطاعت

نہ رکھتا تھا کہ اسی کو اپنا احوال سنادے اور یرغون بھی مرد شجاع اور سخت گیر تھا اور اُسکے قبضہ مین معاقل و
مآمن بہت تھے مثل حران و معدن وایران وقف النظر دیدلیس وازرن اور وہ بھی واسطے نصرت
شہر یاض کے اپنی تین ہزار فوج سے چلا تھا پھر جس وقت لشکر اسکی عمزادی طاریون کا یدلیس مین پہونچا
تو اُس نے اُس لڑکی کے لیے بڑا اہتمام اور اسکا بڑا اعزاز و اکرام کیا اور تحف وہدایاے وافر اسکے پیشکش کیے
اور اُسکے ہمراہ کوچ کیا یہان تک کہ یہ سب فوجین قلعۂ لیفا مین پہونچین پھر وہان سے طرف موزر کے اپنا راستہ
لیا اور ایک قلعہ پر جو معروف بالہتاج اور راہ نہر پر واقع ہی جا اُترے اور یرغون برادر عمزاد طاریون نے اپنے
جاسوس و ہرکارے مقرر کیے تھے کہ وہ اسکو احوال دختر سے مطلع کرتے رہتے تھے پھر جب طاریون مقام نہر پر اُتری
تو اس جوان سوسٹی کے پاس ایک آدمی بھیجکر کہلا بھیجا آگاہ ہو کہ محبت صادقہ نہین ہوتی مگر بعد افراط عداوت کے
اور بعد فرط عداوت کے اگر محبت ہوجاتی ہی تو پھر محبت صادقہ ہوجاتی ہی اور مین پشیمان ہوئی امر گذشتہ واز دست رفتہ پر
کہ مجھ سے جو کچھ تیرے ساتھ ہوا یعنے رد خطبہ بعد غلبۂ میدان کے اور مجھکو معرفت اس بات کی حاصل ہوئی
کہ جب ہم قتال اعداسے مراجعت کرینگے اس وقت تو اپنا ایلچی میری خواستگاری مین میرے باپ پاس بھیجیو
اور بالفعل مین چاہتی ہون کہ وقت شب تو میرے ابن عم یرغون سے چھپکر میری ملاقات کرتا درمیان میرے
اور تیرے عہد و میثاق ہوجاوے کہ تو مجھ سے حلف کرے میری خواستگاری کا میرے باپ سے اور مین تجھ سے
حلف کرون کہ سوائے تیرے اور کسی کو مین قبول نہ کرون اور جب یہ پیغام اپنے ایک خادم کی زبانی کہلا بھیجا
تو اسکے ساتھ کچھ قسم حلویات وغیرہ سے ہدیہ بھی بھیجا اور مثل اسکے کچھ شیرینی وغیرہ اپنے ابن عم یرغون کے لیے اور اسی طرح سارے
امرا و ندما کے لیے بھی بھیجا تا کوئی اسکے راز کو نہ جانے یعنی اسواسطے کہ بوجہ ہدیہ عام کے ہدیہ سوسٹی کی خصوصیت پہچانی نہ جاوے
راوی نے کہا کہ یہ خادم جو ہدیہ و پیغام لے گیا اور اس کیفیت سے آگاہ ہو گیا وہ پروردہ اسکے ابن عم
یرغون کا تھا کہ اُس نے اس کو اپنی گود مین پالا تھا اور اس سے محبت شدید رکھتا تھا چنانچہ اس خادم نے
وہ سب باتین طاریون کی جو نسبت سوسٹی بن سلنطور کے واقع ہوئی تھین یرغون سے بیان کین اور کہا
کہ طاریون آج کی شب ارادہ اسکی ملاقات کا رکھتی ہی تا اس سے قول و قسم اس بات مین محکم کرے کہ
مین تیرے سواے کسی غیر کو قبول نہ کرون گی یہ سُنکے یرغون نے اس بات کو اور اپنے ارادے کو اپنے
دل مین مخفی رکھا پھر جس وقت تاریکی شب نمودار ہوئی تو اُسنے اپنے لشکر کے امیرون اور افسرون کو طلب
کیا اور ان سے کہنے لگا تم لوگ آگاہ ہو مین تمپر والی اور حاکم اس وجہ سے ہوا ہون کہ مسیح کے علم مین میری عقل
و دانشمندی تمھارے عقول سے بہت زیادہ ہی اُن لوگون نے کہا ای صاحب ہمارے آپ کا جو ارادہ ہو
ارشاد کیجیئے تا ہم آپ کا فرمان بجالاوین اور امتثال آپ کے امر کی کرین یرغون نے کہا کہ ای قوم تم جان لو
اس بات کو کہ ہم لڑائی پر جاتے ہین اور حال یہ ہی کہ تم تھوڑے عرصہ مین دیکھ لوگے کہ گھوڑے ہم کو پامال کرینگے
اور روند ڈالین گے اور نیزے ہم کو گھیر لین گے اور چھید ڈالین گے تب ان لوگون نے کہا یہ بات کیونکر ہی

یرغون نے کہا کہ عرب نہ خواب غفلت مین ہین اور نہ کچھ دور ہین اور البتہ نصرت ان کی جانب عائد ہی اور تم خوب جانتے ہو کہ ملک شہریاض از روے وفور ہمت اور از روے کثرت لشکر کے ہرقل بادشاہ اور دیگر ملوک روے زمین سے بزرگتر اور زیادہ تر نہین ہی اور حال یہ ہی کہ عرب انکی دولت و سلطنت پر متسلط ہو گئے اور اُنکے معاقل و مآمن کو لیلیا اور وہان کے ملوک کو گرفتار کر لیا یا دُور کر دیا اور مجھکو یقین ہی کہ ملک شہریاض کو روز جنگ عرب کے مقابلے مین ثبات و قرار نہ ہوگا کیونکہ اسکے بلاد بردہ لوگ مالک ہو گئے ہین کہ شہرہاے حران و رہا و سروج و بیرہ و خابور و ماردین و قلعۂ ماردین یعنے قلعۃ المرأۃ کو تسخیر کر لیا اور ارسوس کو اسیر کر لیا اور اُسکی دختر ماریہ کو بھی لیلیا اور گویا کہ تم بھی عرب کے امکان مین ہو کہ وہ مالک دیار شہریاض کے ہو کر تمھاری طرف پھر پڑین گے تو تمھارے دیار پر بھی غالب آوین گے اور تمھارے حرم یعنے اہل و عیال کو بندی کرین گے اور خوب جان لو کہ وہی لوگ حق پر ہین اور سیرت ان کی یہ ہی کہ جب وہ جو بات کہتے ہین تو اس کو پورا کرتے ہین اور وہ اپنے قول و قرار کو وفا کرتے ہین اور جو کوئی اُن کا مطیع ہو جاتا ہی وہ اپنی جان کی امان پاتا ہی اور اپنے اہل و عیال و مال سے ایمن ہو جاتا ہی چاہے وہ اُنکے دین مین آوے خواہ اپنے دین پر رہے الغرض تم آگاہ ہو کہ اس لڑکی طاریون کی طرف سے میرے دل مین آگ بھڑکتی ہی اور مین نے اسکو پیغام بھیجا تھا کہ وہ میری زوجیت مین آوے اور مین اُس کا شوہر ہون مگر اُسنے اس بات سے انکار کیا اور اب وہ اپنا ملک سنانسہ کو چاہتی ہی پس اگر اس لڑکی نے عقد تزویج اپنا اس سے کیا تو یہ سب یکدست و یک دل ہو کر ہمارے معاقل و مآمن کو لے لیوین گے اور ہمارے قلعون کے مالک ہو جاوین گے پھر ہم کو ان کے ساتھ یارائے مقاومت نہ رہے گا فلہذا میری رائے یہ ہی کہ مین آج کی رات طاریون کو گرفتار کرون بعد ازان یرغون نے وہ سب باتین جو خادم نے کہی تھین ان ندیمون سے بیان کین تب ان لوگون نے جواب دیا کہ اے ملک جب آپ اسکو گرفتار کرلین گے تو کون سی زمین آپ کی جاے پناہ ہوگی اور کون سا قلعہ آپ کا حامی ہوگا یرغون نے کہا مین ارادہ لشکر عرب کا رکھتا ہون کہ ہم اُن سے امان حاصل کرینگے اُنھون نے کہا ہر گاہ آپ اس امر پر آمادہ ہین تو عزم کیجئے یرغون نے کہا تم اپنی تیاری کرو اور کوچ پر مستعد رہو پس اُنھون نے یون ہی کیا **واقدی رح** نے کہا پھر جب تاریکی شب ہوئی تو پیش از آنکہ سوسی پوشیدہ ہو کر آوے یرغون خود بجاے سوسی چھپکر گیا اور سراپردہ طاریون مین پہونچا جب دختر نے اس کو دیکھا تو سوسی سمجھکر برجستہ اسکے سامنے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اسپر سلام کیا اور تعظیم کے لیے آگے جھکی اور طاریون نے یہ کیا تھا کہ پہلے سے نگہبانون اور غلامون اور دربانون کو اپنے پاس سے دُور کر دیا تھا تا کہ کوئی اسکے اسرار سے مطلع نہ ہو بعد از آنکہ طاریون کو ثابت ہوا کہ وہ اس کا برادر عمزاد یرغون ہی تو شرمندہ و ترسندہ ہوئی اور اس سے سواے اسکے اور کچھ بن نہ آئی کہ نہایت الحاح و التجا سے اسکی مدارات کرنے لگی یرغون نے کہا اے طاریون تجھے یہ گمان تھا کہ مین تیرے راز در پردہ پر واقف نہ ہوسکون گا اور تیرے امر کا تفحص

نہ کرونگا واے تجھپر بھلا کیا مناسب ہی درمیان روم وارمن کے تا آنکہ تو طرف ابن ملک سناسنہ کے مائل وراغب ہوئی اور مجھ ایسے کو ترک کیا بعد ازان یرغون اُسپر بغضب متوجہ ہوا اور اسکو گرفتار کرلیا اور اُسکے مُنھ کو کسی گندی چیز سے بند کردیا یعنے کپڑا وغیرہ مثل لقمہ کے مُنھ مین بھردیا اور اسکے دونون بازو باندھکر اپنے لشکر مین لیگیا اور اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ اپنا رخت وسلاح آراستہ کیے ہوے گھوڑون پر سوار ہین اور خیمے اُکھڑوا چکے اور اسباب لدوا چکے ہین پس یرغون نے وہان پہونچکر طاریون کو اشتر پر سوار کرلیا اور فوراً وہان سے کوچ کردیا اور اصحاب سوسئی کوچ کرنا یرغون کا دیکھکر اپنے لشکریون سے کہنے لگے کہ تم لوگ کوچ کرنے مین توقف کرو جب تک کہ صبح روشن ہوجاوے اسلیے کہ راستہ تنگ ہی اس مین گھوڑون اور اشترون کا ازدہام وہجوم ہوجاویگا چنانچہ ان لوگون نے ویسا ہی کیا کہ ٹھہرے رہے اور یرغون نے راہ روی مین شتابی کی یہان تک کہ اسکو صبح نہ ہوئی مگر مقام سوریر پہونچکر پس وہان اُتر پڑا وآمادہ لڑکا یعنے سوسئی پس اُس شب کو طاریون کے پاس نہ گیا اور نہ اُس سے کچھ سوال کیا اور اس خوف سے اُسکے پاس نہ گیا کہ ایسا نہ ہو اُس نے کچھ مکروفریب اسکی گرفتاری کا کیا ہو ولیکن جب صبح ہوئی تو اُسنے اپنے خادمون اور ملازمون کو حکم کوچ کا دیا اور خود سوار ہوکر طاریون کے سراپردے کے قریب آیا اور اُس کے لوگون کو دیکھا تو وہ منتظر تھے کہ طاریون اپنے سراپردہ سے برآمد ہو جب دیر ہوئی تو ایک خادم طاریون کا اندر خیمہ کے گیا اور باہر نکلکر کہنے لگا کہ ملکہ اپنے خیمے مین نہین ہی امر اس کا کچھ معلوم نہین ہوتا اور نہ اُسکے غائب ہوجانے کا کوئی سبب معلوم ہوتا ہی یہ سُنکے اُسکے سب اصحاب مضطرب وحیران ہوے اور ارادہ بازگشت کا کیا اس وقت ملکہ کے ایک مصاحب رفیق نے کہا اگر ہم پھر چلینگے تو ہم ملک سلنطور سے ایمن نہین ہین اس بات مین کہ وہ ہماری گردنین مارے گا اور کہیگا تم لوگون نے یہ کیسی غفلت کی کہ میری دختر کو تمھارے درمیان سے کوئی پکڑ لے گیا پس تمھارے حق مین خیر نہین ہی اور ملکہ کو سواے یرغون اُسکے ابن عم کے اور کوئی نہین لیگیا ہی اسلیے کہ اُسکے دل مین اسکی طرف سے بہت کچھ خیال تھا بعد ازان وہ سب سوار ہوے اور اسکے طلب وتلاش مین کوشش کرنے لگے **راوی** کہتا ہی کہ یرغون جب مرج سور مین اُترا تھا تو وہان آرام کیا اور آمادہ کوچ تھے کہ ناگاہ وہ قوم یعنے اصحاب طاریون ان کے سرون پر جا پہونچے تو شور وغوغا کرنے لگے کہ اے یرغون تو ہلاک ہو ملکہ کو اپنے قید سے چھوڑ دے اور قبل از حصول اپنی خواہش وپیش از وقوع اپنی مرگ کے اسکو بند سے رہا کر مگر یہ کہ یرغون نے اس جماعت اور اپنے بنی اعمام یعنے عمزادون کو اور اسکے اعزہ واقربا کو جو ہمراہ اس لشکر کے تھے حقیر وخوار سمجھا پس اس حالت مین اپنے بنی اعمام سے خطاب کرکے کہنے لگا تم خوب جان لو اس بات کو کہ اہل عرب اپنے اعدا پر فیروزمند نہین ہوتے مگر بسبب صدق اپنے دین کے اور اس وجہ سے کہ قتال کرنا اُن کا واسطے دین خدا کے ہوتا ہی اور آگاہ ہو کہ یہ قوم جن کی طلب مین ہم چلے ہین وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ اپنے اُمور مین غافل ہون خصوص جب کہ

اُن کو معلوم ہو جاے کہ ہم لوگ ان پر قصد رکھتے ہین اور انکا ارادہ کرتے ہین اور وہ قابو مین نہ آوین گے مگر طریق عقل و تدبیر کامل سے اور ہر آینہ دین اُن کا ہمارے دین سے برتر ہی اسلیے کہ وہ خداے یکتا کی وحدانیت کا اعتقاد رکھتے ہین اور ہم لوگ صلیب اور صورتون کو سجدہ کرتے ہین اور ہم لوگ قائل اس بات کے ہین کہ خدا کے لیے زوجہ اور پسر ہی وحال آن کہ وہ یکتا فرد اور مستغنی عن الغیر ہی اور مجھکو قول اُنکا معلوم ہی جس بات کے وہ قائل ہین کہ مقتول اُن ہین کا جنتی ہی اور مقتول ہم مین کا جہنمی ہی کیونکہ ہملوگ اُنکے نزدیک کافرون مین ہین غرضکہ اگر تم لوگ اپنے اعدا پر ظفر چاہتے ہو تو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہو آخر انھون نے کلمہ توحید بالاعلان زبان پر جاری کیا کہ اُن کے شور و صدا سے پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر اور درختون اور پتھرون مین غلغلہ پڑگیا پھر جب دشمنان خدا نے اُن کی آوازین سُنین اور اُنکے کلمات سے آگاہ ہوے تو معلوم کیا کہ جماعت یرغون دین اسلام مین داخل ہوگئی بعد ازان سوسی نے باتفاق اپنی جماعت کے یرغون کو گھیر لیا اور کہنے لگا اے یرغون تجھپر ویل وہلاکی ہو کیا تجھکو یہ بات کفایت نہین کرتی کہ تو لوگون کے درمیان مین غادر اور دین نصرانی مین کافر ہو گیا تجھکو یہ گمان ہی کہ تو نے اُنکے دین مین رجوع کی ہی تو وہ پھر تیری نصرت و مدد کرینگے اور عرب کہان ہین جو تیری صداے استغاثہ اُن تک پہونچے گی اور عنقریب ہم تجھ سے فراغت کرتے ہین اور بُرے حال سے تم سب کو قتل کرتے ہین اب تم محمدؐ کو پُکارو کہ وہ تمھاری مدد کرین وبعد ازان ان لوگون نے یرغون اور اسکے اصحاب پر حملہ کیا پس ان لوگون نے بھی آگے بڑھ کے بصدق نیت و بہ توفیق ارادت مقابلہ کیا اور اظہار کلمہ حق کا اور اعلان درود کا سید خلق پر کیا اور اپنی تلوارون کو خون اعدا سے رنگین کیا اور اُن کو آب دم شمشیر سے سیراب کیا اور اُن سے جہاد کرنے مین منازل جنت کے طالب ہوے اور دُنیا کو طلاق ثلاثہ یعنی طلاق بائن۱؎ دیا یا آنکہ اُن کے صدق شوق کی آگ بھڑکی تو زراعت کفر جلادی اور اس کو ہوا اڑاے گئی پھر جب شمعین اُنکے افطار کی پر تو فگن اور مشعلین اُنکے انوار کی روشن ہوئین تو اُنھون نے سواے اس پروردگار واحد یکتا کے اور کسی شے کو ایسا نہ پایا کہ اسکی طرف اشارہ بوحدانیت یا صفت اُسکی بالوہیت یا نعت اسکی بازلیت کرین پس اُنھون نے توسن عبودیت کو میدان عذرخواہی مین جولان کیا اور بزبان اقرار پکارنے لگے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ یعنے ہم ایمان لائے ساتھ اس پروردگار کے جو کُل عالم پر غالب ہی اور کہنے لگے اُسکے سوا ہم غیر کی عبادت کیونکر کرین وحال آنکہ بجز اُسکے کوئی ہمارا معبود نہین پس واے بر خجلت وندامت جب ہم روبرو اسکے کھڑے ہونگے اُس روز سامنے اسکے جب سب پیش کیے جائینگے درین صورت ہم کس بضاعت اور سرمایہ سے اسکی رضا و خوشنودی کی خواہش کرینگے چنانچہ منادی قرآن اُنھین کی طرف اشارہ کرتا ہی وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ

۱؎ طلاق تین ہوتے ہین دو تک طلاق رجعی ہی کہ شوہر رجوع کر سکتا ہی اور تیسرا بائن ہی کہ حرام مؤبد ہو جاتا ہی ۱۲

سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ یعنے اور دوسرے وہ لوگ جو اپنے گناہون کا اعتراف واقرار کرتے ہین وہ ہین جنھون نے اعمال صالحہ اور افعال قبیحہ کو باہم مخلط کر ڈالا قریب ہی اور کچھ بعید نہین کہ حق تعالے اُن کی توبہ قبول کرے پھر جب اُنکو ہول قیامت سے خوف ہوا تو اُنھون نے لشکر طاعات آراستہ کیا اور پاہاے اُمید رکاب اقبال مین رکھے اور اپنے لشکر عز وجلال کے ساتھ جولان گر ہوے اور آفتاب اُنکے اسلام کا فلک اطاعت وانقیاد پر درخشان ہوا اور منادی جہاد اُن کو ندا دینے لگا کہ ای اخیار نیکو کار تمپر سلام کہ بسبب تمھارے صبر واستقامت کے تمھارا کیا خوب گھر آخرت کا ہی راوی کہتا ہی کہ آخران بالکسون نے یرغون اور اسکی جماعت کو گھیر لیا اور وہ اشرار اُن پر چڑھ آئے یہان تک کہ یرغون اور اصحاب اسکے جس وقت معرض ہلاکت مین پہونچے یکبارگی دروازہ سور کا کھلا اور اس مین سے سَو سوار مانند شیران غضبناک کے نکل آئے وباواز بلند تہلیل وتکبیر کرتے ہوے پُکار کر کہنے لگے کہ ای کلمۂ توحید کے کہنے والو نصرت وتائید سے خوش دل ہو دیکھو ہم آپہونچے اور تمھاری پُکار پر ہم حاضر ہوے اور تمھاری مدد کو ہم نکلتے ہین عنقریب تم کو امر ہولناک سے ہم چھڑاتے ہین ہم لوگ اصحاب نبی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقدی نے کہا اور یہ سور جسکے اندر سے یہ سَو سوار نکلے تھے قلعون مین سے وہ قلعہ جس کو یوقنا نے سپرد اصحاب رسول علیہ السلام کے کیا تھا اور وہ سَو سوار وہ تھے کہ عیاض بن غنم نے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کو وہ سَو سوار ہمراہ کرکے واسطے رسد غلہ لانے کے بھیجا تھا اور ان مین مقداد بن الاسود وضرار بن الازور وسعد بن غنم الاسدی ومعمر بن ماجد السلمی وباری بن مرة الغنوی وہلال بن عامر الانصاری و غنیہ بن رافع الجہنی وحضر بن العیشور الفزاری اور مثل انھین بزرگوارون کے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین پھر جب یہ سب اصحاب قلعۂ سور مین پہونچے تھے تو طالوت والی حصن سور نے اُن سے ملاقات کی اور ان کو باکرام تمام اپنے یہان مہمان کیا اور اُن کی ضیافتین کین چنانچہ یہ لوگ وہان تین روز سے طالوت کے پاس ٹھہرے ہوے تھے کہ یرغون اس نواحی مین وارد ہوا اور اسکو وہ امر پیش آیا جو مذکور ہوا پھر جس وقت ان اصحاب نے صداے تکبیر اُن سے سُنی تو باخود ہا کہنے لگے یہ لوگ ایسے معلوم ہوتے ہین کہ ہمارے دین مین داخل ہوئے ہین پس ہم پر ان کی نصرت واجب ہی تاآنکہ وہ سب دوڑ پڑے جیسا کہ ذکر کیا گیا اور اُن دشمنان خدا پر حملہ کیا اور یرغون اور اسکے ہمراہیون کی مدد کی اور وہ سب اشرار شکست پاکر رات کو طرف مرج رغبان کے بھاگ کر پاس ملک شہریاض کے پہونچے اور جو کچھ ان پر گذرا تھا ملک سے بیان کیا یہ سُنکے اُس کو زوال ملک اپنے کا یقین ہو گیا چنانچہ صبح ہوئی تو یرغون پاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیا اور اُنکے روبرو شکر وسپاس خداے عز وجل بیان کرنے لگا کیونکہ حق تعالے نے اس کو اور اسکے ہمراہیون کو دشمنون کے ہاتھ سے اُن اصحاب مستطاب کے ہاتھ پر نجات دی اور یرغون اور اسکے اصحاب کا ایمان واعتقاد زیادہ ہوا اور اصحاب سے اپنی ساری حکایت نقل کی

اور اُنکے ساتھ عیاض بن غنم کی خدمت مین روانہ ہوا پھر جب یہ سب ماردین مین پہونچے تو ان لوگون کے پاس بیتا بھی حاضر ہوا اور سارا ماجرا ان لوگون کا سن چکا تھا پس اُسنے آکر اُن پر سلام کیا اور ان کی سلامتی کی مبارکبادی دی اور اس وقت بیتا نے یرغون اور اُسکے اصحاب سے یہ بات کہی کہ اگر تمھارا ارادہ ثواب جزیل کا ہو خداوند جلیل سے تو تم اپنے اسلام کو باتمام پہونچاؤ اس کام سے جو مین تمپر حالی کرون یرغون نے کہا وہ کون سا کام ہے بیتا نے کہا تم اور تمھارے اصحاب یہین ٹھہرے رہو جب شام ہو تو بعنایات و برکات خداے عزوجل کفرتوتا کا قصد کرو پھر جب وہان رات کو پہونچو تو وہان کے باشندون سے ظاہر کرو کہ ملک نے ہمین تمھارے پاس ازبراے حفاظت شہر کے بھیجا ہے پھر جس وقت اندر شہر کے داخل ہوجاؤ تو بنام خدا و برکت رسول خدا سے اس مین دخل وعمل کرلو چنانچہ یرغون نے ایسا ہی کیا کہ وہان توقف رہا جب اندھیری رات ہوئی تو اپنا لشکر اور اسباب ضروری ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اصحاب نبیؐ کو وہین چھوڑا کہ وہ لوگ رسد غلہ لیکر اپنے لشکر کو راہی ہوے اور یرغون جب کفرتوتا مین پہونچا اس وقت شب تمام ہوگئی تھی اور فجر کا ظہور تھا تب یرغون نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ وہان کی بول چال مین اپنی آوازون کو بلند کرین یعنے اُنکی شناخت وشعار کی بولیان بولین تا وہ قوم ناآشنا وغیر سمجھکر وحشت نہ کرے اور ان کا اسباب بھی خچرون پر لدا ہوا وہان پہونچگیا پھر جب اہل کفرتوتا نے شور لشکر سُنا تو بالاے سور شہر پناہ پر چڑھکر ان پر مشرف ہوے اور جھانکنے اور پوچھنے لگے کہ تم لوگ کون ہو اُن لوگون نے کہا ہم ملک شہریاض کے لشکر سے بھیجے ہوے تمھاری مدد کو آئے ہین اور **واقدیؒ** نے کہا اس قصہ مین عجب تر اور طرفہ تر یہ امر ہے کہ پیش ازین ملک شہریاض نے اپنا شترسوار اہل کفرتوتا کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا تھا کہ ہم تمھارے لیے ایک لشکر ہمراہ حاجب کے روانہ کرتے ہین جس وقت وہ پہونچین تو تم اُنکے لیے دروازہ کھولدینا کیونکہ عرب اُنکے آثار و عقب پر آوین گے چنانچہ جب یرغون اور اصحاب اُسکے وہان پہونچے اور اہل کفرتوتا سے کہا کہ ہم لشکر ملک سے آئے ہین تو اُن لوگون نے بے تامل دروازہ کھولدیا اور یہ سب اندر شہر کے داخل ہوگئے اور یرغون نے کچھ کلام نہ کیا یہان تک کہ دارالامارۃ یعنے مکان حاکم نشین مین اُترا اور مستقر بجلوس ہوا اور پھاٹک شہر اور جو جو دروازے تھے سب مضبوطی سے بند کروا لیے اور اپنے لوگون کو دیوار ہاے شہرپناہ پر چڑھادیا اس وقت اہل بلد کو حکم کیا کہ اب تم لوگ اپنے اپنے گھرون مین جاکر آرام کرو کیونکہ ملک نے ہم کو واسطے نگہبانی بلد کے تعینات کیا ہے تب ان لوگون نے بھی کہا اے سردار ہر آئینہ حکمنامہ بھی ملک کا ہمارے پاس آیا تھا اس مین یہی لکھا تھا جو تم کہتے ہو کہ حاجب کہ متولی حفاظت بلد کا کرکے بھیجتے ہین پھر جب یرغون نے اُن کا کلام سُنا تو معلوم کیا کہ بے شبہہ ارادہ ملک کا یہان لشکر بھیجنے کا ہے تب یرغون نے ان سے کہا تم اپنے گھرون کو پھر جاؤ اور خبردار کوئی ہرگز تم مین سے رات کو گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ اگر کوئی تم مین شب کو ہمارے سامنے پڑجاوے گا تو مارا جاے گا آخر وہ سب اپنے اپنے

مکانون کو چلے گئے یہان تک کہ سوائے والی بلد کے جو توتا کی جانب سے تھا اور سوائے اُسکے غلامان و خدام کے اور کوئی اہل بلد سے پاس یرغون کے باقی نہ رہا پھر جب ایسا موقع ہوا تو یرغون نے والی بلد اور اُسکے غلامان کو گرفتار کر لیا اور اُن کو قتل کر کے اُن بُرجون مین جو خالی پڑے تھے ڈلوا دیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا خوب ہوشیار اور بہت خبردار رہو اسلیے کہ ملک شہریاض اپنا لشکر اس شہر مین بھیجنے والا ہی پھر جس وقت تم ان کو دیکھو کہ وہ آپہونچے تو فی الفور اُتر کر دروازہ کھولدو لیکن ایک پٹ پھاٹک کا بند رکھو اور ایک کھلا پھر جو جو سوار آوے تو اُسکو دروازے کے باہر رکھو تا کہ وہ گھوڑے سے اُتر پڑے تب اسکے ہتھیار لیلو اور اس کو باندھکر بُرج مین ڈالدو راوی کہتا ہی اسی حالت مین کہ یرغون اپنے اصحاب کو یہ باتین تعلیم کر رہا تھا ناگاہ لشکر آپہونچا اور وہ ہزار سوار تھے اور افسران پر ایک بڑا ندیم و مصاحب بادشاہ کا تھا تب اُنھون نے پکار کر کہا دروازہ واسطے لشکر بادشاہ کے کھولدو اس وقت اصحاب یرغون مبادرت کر کے آئے اور پھاٹک کا ایک پٹ کھولدیا اور دوسرا پٹ بند رکھا اور کہنے لگے کہ ہم آنے نہ دینگے مگر ایک ایک کو اسلیے کہ ہم کو خوف یوقنا اور اسکے اصحاب کا ہی ایسا نہ ہو کہ وہ تمھارے شمول مین گھس آوین پھر جو جو سوار آتا تھا اسکو بیرون دروازے سے گھوڑے سے اُتار لیتے تھے اور جب وہ اندر پہونچتا تھا تو اُسکا ہتھیار لے لیتے تھے اور اس کو باندھ لیتے تھے یہان تک کہ وہ ہزار سوار اور بعد اُنکے وہ حاجب سردار سب یون ہی داخل ہوئے اور باندھ لیے گئے پھر جب ان سب سے فراغ کر چکے تو بآواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر پکارنے لگے اور کہنے لگے حق تعالی نے ہم کو فتح و نصرت عطا کی اور ہم کو فیروزمند کیا چنانچہ اس صدا سے کفر توتا مین زلزلہ پڑ گیا اسکے باشندون کے دلون مین اضطراب و رعب سما گیا اور ان کو معلوم ہوا کہ یہ لوگ یعنی اہل اسلام اُن کے شہر پر مسلط ہو گئے پھر کسی کو ان مین سے جسارت نہ ہوئی کہ شہر مین گھر سے باہر نکلے اور جو نکلا وہ قتل ہوا آخر جب صبح ہوئی تو یرغون نے اکابر و مشائخ شہر کو اور بطارق بلد یعنی راہبان شہر کو طلب کیا جب وہ سب حاضر ہوئے تو اُن کو گرفتار کر کے پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور جو کچھ کیا تھا اور جیسا کہ گذرا تھا لکھ بھیجا پھر جس وقت یہ نامہ عیاض کے پاس پہونچا تو وہ سجدات شکر بجالائے اور پیشتر ایسا ہوا تھا کہ جب عبدالرحمن بن ابی بکر اور اُنکے ہمراہی رسد غلہ لیکر اپنے لشکر مین پہونچے تھے تو اُنھون نے عیاض بن غنم اور مسلمین سے ماجرا یرغون کا اور جانا اسکا طرف کفر توتا کے بیان کیا تھا تو سارے مسلمین منتظر تھے کہ اسکے پاس سے کیا خبر آتی ہی آخر جب اُن کو خبر فتح پہونچی تو حمد و سپاس خدائے عزوجل بجالائے اور فتح و نصرت کی فال مبارک سے شادمان ہوئے اور **واقدی** نے کہا پھر عیاض بن غنم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ چلو سوار ہو اور قوم کو ہمراہ لو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنی توانائی و قوت حاصل نہین ہوتی مگر باعانت و عنایت خداوند برتر و بزرگ کے اور خالد بن الولید کو حکم کیا کہ اپنے اصحاب کو لیکر میمنہ قوم پر رہے اور عمرو بن سالم سے فرمایا کہ وہ اپنی جماعت کے ساتھ یسرۂ قوم پر رہے اور حکم دیا کہ تم پہلے خروج نہ کیجیو جب تک کہ آتش جنگ مشتعل نہ ہووے اور

برق سنان وشمشیر نہ چمکے اس وقت حملہ کیجیو اور تلوارون سے لڑیو کہ یہ قریب تر برگ ہی اور چاہیے کہ شعار
تمہارا یعنی علامت شناخت درمیان تمہارے تہلیل وتکبیر رہے اور اپنی مدت عمر کو آخر اور اُمید زندگانی فانی
کو منقطع سمجھیو اور حیات ابدی باقی سے رغبت رکھیو اور دُور بھاگو اس دار ناپائدار سے کہ مقام رنج ومحن ومحل
حوادث وہلاکت ہی پس تم فریب دُنیا مین نہ پڑو کہ وہ تم کو خدا سے غفلت وبے پروائی مین ڈالیگی پس
ہمت کرو استقامت اور ثابت قدمی پر مثل وقوف وثبات ان لوگون کے جو حلاوت وصال الٰہی
مین مبتلائے بلا ہوے مگر مصئون ومحفوظ رہے اور یہ کہ حق تعالیٰ نے ان کو امر کیا کہ ہماری طاعت پر قائم رہو
پس ان لوگون نے سر تسلیم خم کیا اور جمیع علائق سے مجرد ہو کر رات کو اس کی عبادت مین قیام کیا اور
ہرگاہ وہ لوگ محبت الٰہی مین ایسے شوریدہ سر واز خود بیخبر ہو گئے تو حق سُبحانہ وتعالیٰ نے ان کی مدح
وثنا فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنے وہ لوگ ہین جنھون نے اعتقاد کیا کہ اللہ جل شانہ
ہمارا پروردگار ہی پھر اسی عقیدے پر قائم ومستقل رہے **راوی** کہتا ہی پھر وہ اصحاب مستطاب اُن
جہات مقررہ پر جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا یعنے میمنہ اور میسرہ پر جا کر مستعد ہوے اور موحدون نے صفین
جنگ کی مرتب وآراستہ کین اور پھریرے نشانون کے اُڑنے لگے اور شقے علمون کے کھُل گئے اور باہم
وعدے ملاقات روز موعود کے کرنے لگے اور کہتے تھے اِلٰھُنَا مَالَنَا سِوَاکَ مِنْ نَّصِیْرٍ فَاَنْتَ نِعْمَ
الْمَوْلیٰ وَنِعْمَ النَّصِیْرُ یعنے اے خداوند ہمارے تیرے سوائے کوئی ہمارا یاور نہین ہی اور تو ہی کیا خوب
مولیٰ ہی اور کیا ہی اچھا مددگار ہی **راوی** کہتا ہی اور لشکر روم مین پکار پڑی کہ مسلمانون نے اپنی صفین
درست کین اور بڑھ آئے ہین آخر وہ بھی مستعد بجنگ ہوے اور زرہ وغیرہ لباس حرب سے چُست و
درست ہو گئے اور آخرت سے گریز کر کے طرف صلیب کے تضرع وزاری کرنے لگے اور جب نشانون کو
اُٹھایا تو اُن کے قسیسین ورہبان اُن پر تلاوت انجیل کرنے لگے اور بہ باعث ان کے شرک کے دروازے
دوزخ کے اُن پر کھُل گئے اور اُن کے لشکر پر بسبب کفر مانند دخان کے تیرگی سی چھا گئی اور پیشروا انکے
لشکر کا شیطان تھا اور ان لوگون مین شور بلند تھا اور وہ اضطراب مین پڑے تھے پھر جس وقت اہل اسلام
نے اُن کی کثرت جمعیت کو دیکھا کہ تمام قوم ان کی مجتمع تھی تو اُنھون نے حکم قضا وقدر تسلیم کیا اور کہنے لگے ہم
راضی بقضا وقدر ہین اس وقت غیب سے ان کو ندا پہونچی یعنے الہام ہوا کہ ہم نے تمہاری جانون کو مول
لیا اور تم سے قبول کیا تم کو چاہیے کہ حکم خداوند عزوجل پر صبر واستقامت کرو اور مُنھ نہ پھیرو اور پیٹھ نہ دو کیونکہ
حکم سابق ہو چکا اور قلم لوح پر جاری ہو گیا اور اُس نے بامر خداوند تقدیر کے یہ لکھا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی
یعنے خداوند عالم نے مول لیا پس وہ بولے جس کے لیے منت شایان ہی اور سراسر اُس کا احسان ہی وہ
ہم سے کیا چیز ہی جو مول لے گا تب ہاتف غیب نے جواب دیا کہ تمہاری جانون کو مول لیا اور تمہارے
اموال کو قبول کیا عوض مین جنت کے کہ تمہارے لیے بدلا ہی جنت سے اُنھون نے کہا بہر حال ہمنے

تسلیم و رضا اختیار کی تاکہ ہم عشرت کدۂ بہشت مین فائز ہون پھر اُن پر القا ہوا کہ تم بہ طرف بازار خرید و فروخت آخرت کے کوچ کرو کہ وہان تمھارے لیے ہم نے مژدہ ہائے بہار مہیا کیے ہین اور تمھاری بعض ارواح کے واسطے خداوند عزوجل جلوہ گر ہی پس یہ مژدہ پاکران سب مشتاقون نے خداوند عالم کی تسبیح کی اور سجدے کیے اور آوازین اپنی ساتھ توحید و تمجید کے بلند کین پھر جب اُن کو یقین وصال ہوا تو سہیل[۱] حال یعنی کوکب نیر دے بال طالع ہوا اور اشجار اُنکے احوال کے شگوفہ آور ہوے اور رقیبان ملاء اعلی سپہر برین اُن کو منجانب رب العالمین ندا دیتے تھے کہ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ یعنی مین تمھارے اعمال خیر سے خبردار ہون پھر اُنھون نے جب سُنا کہ منادی خاطر اُن کو شام و سحر بشوق لقا ندا کرتا ہی کہ اُنھون نے اپنی جانون کو نثار کیا اور اپنے کردگار کو راضی کیا اور جہاد مین کمال جہد کی اور حملہ کرنے مین شتابی کی اور حوض شہادت پر وارد ہو کر سیراب ہوے اور جنگ دشمن سے پسپا نہ ہوئے اور برابر پیکار کفار مین مشغول رہے یہان تک کہ دن تمام ہوا اور شام ہوئی تو مجاہدین اسلام کہتے تھے کہ کاش ہمارے لیے برابر دن رہتا اور تاریکی رات کا غلبہ ہمپر نہ ہوتا **راوی** نے کہا جب تیرگی شب گذر گئی اور روشنی صبح کی ہر طرف پھیل گئی تو مسلمانون نے مبادرت کی طرف حرب و ضرب کے اور مُہلت نہ دی بعض نے بعض کو پیش ازان کہ واقع ہو حملہ مشرکین کا مسلمین پر پس اُنکے لشکر میمنہ کو شکست ہوئی پھر اُنکے لشکر میسرہ نے شکست پائی اور اصحاب رسول ان مین گھس گئے اور تمام روز قتال کرتے رہے پھر جب شب ہوئی تو از ہمدیگر جدا جُدا ہو گئے اور جب تیسرا روز ہوا تو لشکر اسلام مین خالد بن الولید متولی و مہتمم جنگ ہوئے اور اپنے لشکر کو بترتیب شائستہ آراستہ کیا کہ میمنہ پر قبیلہ باہلہ اور طے کو مقرر کیا اور میسرہ پر بنی عدی وغیرہ و فزارہ کو قرار دیا اور مقابلہ اعدا پر اپنے چپ و راست قوم کندہ و عاملہ و مرہ کو قائم کیا اور قلب لشکر مین دلیران انصار کو جو صاحبان کارزار اور اہل انتصار تھے برپا رکھا اور علم میمنہ بدست عامر بن سراقہ و لوائے میسرہ بدست ضرار بن الازور دیا اور نشان لشکر اپنے ایمن و ایسر کا عبدالرحمن بن الاشتر کو سپرد کیا اور رایت قلب لشکر کا حوالۂ عبدالرحمن بن ابی بکر کے کیا پھر جب اس اسلوب سے ترتیب لشکر ہو چکی تو خالد نے لوگون سے خطاب کیا کہ ڈرتے رہو اُس خدا سے جس کی طرف تمھاری بازگشت ہے اور خوب جان لو اس بات کو کہ حق تعالی تمھاری تائید اور نصرت کا متکفل و ضامن ہی اور تم خبردار ہو اس بات سے کہ اہل اسلام تمھارے سامنے سے قتل کیے جاوین اور تم جنگ مین پیروی اُن لوگون کی کرو جنھون نے تم سے پہلے ملک شام کی فتح کی اور جو کوئی تم مین مُنھ پھیرے گا اور پیٹھ دے گا اس کا ٹھکانا جہنم ہی اور اس پر غضب خدا متوجہ ہو گا اور خوب جان لو اس بات کو کہ حق تعالی نے جہاد کو اور قتل عناد کو تمپر فرض و واجب کیا اور یقین کرو اس بات کو کہ محبوب تر بیش خداوند عزوجل دو[۲] قطرے ہین۔

[۱] طلوع سہیل باعث تقویت دل ہوتا ہے ١٢

ایک تو قطرۂ خون جو راہ خدا مین ٹپکے اور دوسرا قطرۂ اشک جو خوف خدا مین بہے اور آج وہ روز ہی جس کے اجر و جزا کا کچھ شمار نہین اور اے بندگان خدا اختیار تقوی کرو واسطے خداوند عزوجل کے اور ایسے مقام پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تم بڑے بڑے مقامون پر جا رہی ہو اور دور رہو بودے ہو جانے سے کہ تمھاری ہیبت جاتی رہیگی اور اپنے نبیؐ کی شریعت کو برپا رکھو اور یقین رکھو اس امر کا کہ حق تعالی صابرون کے ساتھ ہی اور وہ اجر نیکو کارون کا ضائع نہین کرتا ہی اور اب مین تمھارے بھائیون مین سے ایک جماعت اپنے ہمراہ لیکر طرف صلیب کے جاتا ہون اور مین پھرنے والا نہین ہون مگر گرد صلیب سے ساتھ شکست دینے کافرون اور مشرکون کو چنانچہ خداوند عزوجل ذکرہ نے فرمایا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت کرنی مومنین کی ہمپر لازم ہی پھر جس وقت کہ تم دیکھو کہ صلیب قوم مائل بطرف زمین ہو تو فوراً حملہ کرنا اور درنگ نہ کرنا اور نہ مہلت لینے دینا پھر جب خالد ان کو وعظ کر چکا تو ہر ایک علمدار و نشان بردار کو اپنی اپنی جا پر ترتیب قائم کیا اور دلاوران اہل اسلام مین سے جس کو انتخاب کرنا تھا منتخب کر لیا اور پھر لوگون سے تاکید کی کہ جس وقت تم دیکھو کہ صلیب زمین پر گرا فی الفور حملہ کیجیو حق تعالی تم کو نصرت دے گا یہ کہکے خالد اور اُسکے اصحاب نے حملہ کیا اور طرف لوائے ملک شہریاض کے اُسکے صلیب بزرگ پر قصد کر کے جا پڑے اور کثرت لشکرون کی اُن کو حملہ کرنے سے روک نہ سکی **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھے روایت پہونچی ہی اُس شخص سے جس پر مجھے وثوق حاصل ہی کہ جب خالد اور اُسکے ہمراہیون نے حملہ کیا تو کفار کے لشکرون کو پراگندہ کر دیا اُنکے مبارزون کو ہلا دیا اور اُنکے دلیرون کو اُنکے مقامون سے ہٹا دیا اور سرداران نصرانیہ کو اُنکے مراتب سے اُتار دیا اور ان کو سوائے اپنی تلوارون کے اور کسی پر اعتماد و تکیہ نہ تھا اور اُنھون نے صفوف اعدا کو اپنی تلوارون کے آگے دھر لیا تھا جب ملک شہریاض نے شجاعت اصحاب رسول اللہ صلعم کی اس مرتبہ کو دیکھی تو تاج سر اپنے سر سے پھینکدیا اور رئیسان نصاری و خوانین و سلاطین وغیرہ سب خوفناک ہوے اور کہنے لگا اے معشر روم بنی اصفر خوب یقین کر لو اس امر کو کہ درمیان زوال دولت و سلطنت تمھارے یہی آج کا روز ہی پس چاہیے کہ تم مقابلہ کرو اپنے دین کے لیے اور واسطے اپنے خاندان اور ملک اور اپنے اہل و اولاد کے اور خبردار کہ تم پیٹھ پھیر دو جو شخص مُنھ پھیرے گا اُس پر غضب مسیح کا ہوگا کہ مسیح اسکو داخل جہنم کرے گا اور **راوی** کہتا ہی مجھکو روایت پہونچی ہی کہ اُسی روز متبرک بزرگ اس کا جس سے اُنکے دین مین مشورہ کیا جاتا تھا وہ بھی وہان آ پہونچا اور اُسکے ساتھ تمام قسیسین و شماس و رہبان ارض خبیرہ کے آئے تھے تا کہ اہل روم کو قتال پر آمادہ و مستعد کرین اور اس متبرک کا نام روم مین دین الدیر تھا اور وہ دیر مین رہا کرتا تھا اور اس دیر کو دیر فرتوت کہتے تھے اور یہ لوگ قبل حملہ کرنے مسلمین کے پہونچے تھے اور وہ دین الدیر درمیان صفوف لشکرون کے کھڑا ہو کر وعظ کرتا تھا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی حُرمت کو شکست دے گا یعنے اپنے خاندان کو فرار کرنے سے رسوا کرے گا تو اس کو مسیح کبھی قبول نہ کرے گا بعد ازان کہ وہ وعظ کر چکا تو اس قوم سے مع اپنے

ہمراہیون کے جُدا ہوا اور ایک رایت پر شناخت کی علامت و نشانی باندھی اور قوم مین بلند کیا اور صلیبون کو اونچا اور انجیلون کو وا کیا اور خدائے یکتا کے ساتھ شرک کرنے والے ہوے **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھ سے روایت بیان کی عبداللہ بن مالک نے اُسنے موسیٰ بن ابی انعام سے اُس نے اشعث سے اُسنے یحییٰ سے اُسنے کہا مجھ سے روایت بیان کی بشیر بن عامر نے کہ وہ ان لوگون مین سے تھے جو جنگ مرج رغبان مین حاضر تھے اور یہ روز یعنے جو یہان مذکور ہوا ہی جنگ روز سہ شنبہ تیسری شہر صفر سنہ ۱۸ ہجری کو تھا ایسا ہوا کہ ملک شہر یاض نے شہر راس العین اور اپنے تمام شہرون مین سوارون کو بھیجکر وہان کے اہل و اولاد اور لشکریون کے عیال و اطفال کو اور تمام بزرگان نصاریٰ اور اُنکے زنان و فرزندان کو بلوالیا اور روز جنگ ان سب کو دروازہ خیام پر کھڑا کیا اور ان کو حکم کیا کہ ہر ایک عورت اپنے بچے کو ہاتھون پر اُٹھاوے اور اپنے شوہر اور اپنے برادر کا نام لیکر شور مچاوے اور یہ اسواسطے کیا تاکہ وہ لوگ قتال مین ثابت قدم رہین چنانچہ صدائے شور و غوغا ہر طرف سے بلند ہوئی اور تلوارین چلنے لگین اور اہل روم نے بسبب اپنی زنان و فرزندان و بپاس تبرک یعنی دین الدبیر کے بغایت عظیم ثابت رہے اور اُنکے مقابلے مین مردان مین کھڑے ہوے اور پیکان پہناور سے اُن کو تیر مارتے تھے اور خالد بن الولید نے باتفاق اپنے اصحاب کے اس وقت حملہ کیا اور قصد صلیب کا رکھتا تھا اس وقت عیاض بن غنم سے لوگون نے سُنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے **اشعار**

ستحمل فی جمع اللئام الکواذب	وتفری رؤوسا منهم بالقواضب	وننصر دین اللہ فی کل مشہد
بفتیان صدق من کرام الاعاذب	فیا معشر الاصحاب جدوا وجندلوا	وکروا علی خیل کرام المناصب
فدونکم قصد الصلیب وبادروا	لنرضی لہ الخلاق معطی المواہب	یعنے قریب ہی کہ ہم حملہ کرین اس جماعت

مین جو لئیم و کاذب ہین اور کاٹین ہم سر اُنکے تلوارون سے اور نصرت کرین ہم دین خدا کی ہر جگہ جو ہمارے حاضر ہونے کی ہی یعنے جہان ہم حاضر و موجود ہون اور نصرت کرنا ہمارا باتفاق ان جوانون کے جو صادق الوفا ہین بزرگان عرب سے پس ای گروہ اصحاب کوشش کرو اور اعدا کو سنگسار کرو اور بار بار حملہ کرو سوار ہوکر اسپان بزرگ نژاد پر اور باز نہ رہو قصد صلیب سے بلکہ مبادرت کرو اس قصد مین تاہم رضامند کرین خداوند خلق کو جو بخشنے والا مواہب و عطایا کا ہی **راوی** کہتا ہی کہ بعد ان خالد نے باتفاق ہمراہیان اپنے بقصد صلیب حملہ کیا اور حال یہ تھا کہ ملک شہر یاض نے جب اپنے لشکر کی صفین مرتب کی تھین تو گرد صلیب اعظم کے بارہ ہزار سوار زرہ پوش کھڑے کیے تھے اور اُنکے آگے خارہائے آہنی بکھیر دیے تھے تاکوئی اُن تک نہ پہونچے جب خالد اور اُسکے اصحاب نے حملہ کیا اور صلیب کے قریب پہونچے اور اُن کے گھوڑون کی ٹاپین ان لوہے کے کوکھرون پر پڑین تو وہ گھوڑے مُنھ کے بل گر پڑے اور پشت زین سے سوار بھی گرے اور اہل روم بھی اپنی شدت غیظ و خشم سے ان سوارون پر آگرے اور بہ شدائد تمام ان کو پکڑ لیا اسلیے کہ سواران خالد بسبب خار آہنی کے جو کہ گھوڑون سے زمین پر گر پڑے تھے تو رومیون نے

یکبارگی جمع ہوکران کو گرفتار کرلیا اور ہر جانب سے شورش وصداے دار وگیر بلند ہوئی اور وار تلوارون کا کرنے لگے پھر جس وقت امیر عیاض بن غنم نے سُنا کہ خالد اور اصحاب اُسکے ایسی آفت مین پھنس گئے اور اس مصیبت مین پڑ گئے تو اس پر بہت شاق ودشوار گذرا اور اپنے دل سے کہنے لگا کہ ای ابن غنم پیش خدا تیرا کیا عذر ہوگا کہ تیرے نشان کے تلے اُن بزرگوارون پر کیا گذری تب عیاض نے باواز بلند شور کیا اے گروہ مسلمین حملہ کرو اور دیر نہ کرو اور اپنی ہمتون کو بلند کرو اور تعجیل کرو کہ ان سردارون سربازون کو دشمنون کی قید سے مخلصی دو اور حق تعالیٰ سے طلب نصرت کرو **راوی** کہتا ہی جس وقت عیاض درمیان مسلمین کے صیحہ[1] کررہے تھے اور رومیون نے خالد اور اسکے اصحاب کو اپنی صفون کے سامنے کھڑا کیا تھا اُس وقت وضاح بن مجید بن فافور بن عمرو بن سالم بن النابغۃ الذبیانی نہایت غمناک واندوہگین ہوا اور وہ فصیح ترین مردم تھا ازروے کلام کے اور جوانمردترین ازروے اکرام کے اور تیز تر تھا زبان مین اور بلیغ ترین بیان مین اور وہ حلیف خالد بن الولید کا تھا اور اسی روز مرج رغبان سے آیا تھا چنانچہ اُسنے مسلمین سے خطاب کیا اور کہا ای گروہ مومنین بہ تحقیق کہ صبر وثبات یہ دونون دو لشکر ہین تو ایسا نہ ہو کہ یہ دونون تمپر غالب آوین کہ تم بے صبر وثبات ہوجاؤ آج کا روز سخت روز مصیبت ہی کیا ہوا وہ تمھارا فخر اور کیا ہوئی تمھاری مروت اور کہان ہی دین تمھارا کہ تم اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنون کے ہاتھون مین چھوڑتے ہو پس تم کو لازم ہی کہ اُن کو اس آفت وہلاکت سے نکالو اور ڈرو اُس خدا سے کہ اُسی کی طرف تمھاری بازگشت ہی اور خوب جان لو کہ ترک کرنا اشیاے نفیسہ کا اور اختیار کرنا کالاے خبیثہ کا لائق نہین ہی تم کو کیا تحقق نہین ہوا کہ دُنیا مائل بزوال وفنا ہی اور آخرت عشرت کدۂ بقا ہی اور کیا تمکو معلوم نہین ہی کہ اولوالعزمی روحانیہ اور کالبد جسمانیہ یہ سب سراے دُنیا سے طرف دار آخرت کے انتقال کرتے ہین پس دنیا سے کوچ کرنا لابدی ہی اس واسطے کہ بقا دنیا کی بہت قلیل ہی پس زاد لے لو ای معاشر ارواح کیونکہ رواح[2] قریب ہی یعنے وقت مراجعت آخر روز گار نزدیک ہی اور قصد تمھارا مین جانتا ہون اور مراد تمھاری مین سمجھتا ہون اور حال یہ ہی کہ یہ سفر تمھارا شاق ہی اس مین احتیاج زاد وراحلہ کی ہی لوگون نے کہا وہ کون سی زاد ہی جو ہم لیوین اور اس سے کوتاہی نہ کرین تو کہا زاد وافی وہ ہی جس کو حق تعالیٰ فرماتا ہی وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی یعنے زاد سفر لے لو کہ بہترین زاد تقوی اور پرہیزگاری ہی تب ان لوگون نے کہا یہ تو وہ زاد ہی کہ ہم مین سے بعض اُس پر قادر ہین اور بعضے وہ ہین جو اُس پر قادر نہین ہین تو کہا گیا دُور رہو اس بات سے کہ باز رہو اس سفر سے بغیر اعمال کے پس یہ سفر چاہتا ہی کہ عمل اُس روز کا کرو کہ جس مین نہ بیع ہی نہ دوستی پھر جس وقت ان لوگون نے زاد اخلاص اپنا درست کیا اور مردار دنیا سے کنارے ہوگئے تو ان کو خلعت فضل وانعام کا پنھایا گیا اور تاج عز واکرام کا اُنکے سر پر رکھا گیا اور فردوس انکا

[1] صیحہ یعنی آواز بلند ۱۲ [2] رواح آخر روز کا مراجعت کرنا طرف شبانگاہ کے ۱۲

مقام مقرر کیا گیا چنانچہ حق تعالی اُنکے حق مین فرماتا ہی کانت لھم جنات الفردوس نزلا یعنی اُنکے لیے باغہاے فردوس مہمان خانہ ہی اور کہا گیا کہ سُنو جو کچھ حق تعالی نے اُن کے بارہ مین فرمایا ہی فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر یعنے بعضے اُن مین وہ ہین جنھون نے اپنی مدت زندگی تمام کی اور بعضے اُن مین سے منتظر ہین **راوی** کہتا ہی کہ یہ کلام وضاح کا سُنکے مسلمانون نے اپنی خاطر عالی اور ہمت وافی سے رومیون پر حملہ کیا اور اُنکے سینون مین نیزے مارے کہ اُنکے سرون پر طائر اجل پر مارنے لگا اور اُنکے لشکر مین گھسکر ایسی تیغزنی کی کہ اُن پر وہ دن شامت کا ہوگیا **راوی** کہتا ہی کہ درمیان اُنکے بقیۂ روز سے تا شب ہنگامہ کارزار گرم رہا شبان گاہ لشکر طرفین قتال سے کنارے ہوے اور اہل اسلام حال پر خالد و اصحاب کے متاسف اور اُن کی اسیری پر غمگین پھرے جس وقت خالد اور اس کے اصحاب اسیر ہوگئے اور شام کو دونون لشکر از یکدیگر جُدا ہوے تو ملک شہریاض نے ان قیدیون کو ہمراہ اپنے حاجب[۱] نقیطا بن عبدوس کے طرف شہر راس العین کے روانہ کیا اور اُسکے ہمراہ ہزار سوار کردیے اور حکم دیا کہ ان کو شبا شب لے جاؤ اور راہ طے کرنے مین بہت تعجیل کرو اور ان کو بجاکر والی راس العین کے سپرد کردو چنانچہ وہ لوگ اُن قیدیونکو لیکر روانہ ہوے اور ہنوز فجر نے طلوع نہ کیا تھا کہ راس العین مین پہونچ گئے اور ملک شہریاض نے ایک ایسے شخص کو بھیجا تھا جو والی راس العین کو اس قصے سے آگاہ کرے پس والی مذکور اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر ان لوگون کی ملاقات کے خاطر باہر تک آیا اور شہر راس العین مین ان لوگون کی آمد کا شور و غل پڑگیا اور کوئی ایسا نہ تھا کہ پیچھے رہ گیا ہو بلکہ وہ روز ان کا روز مشہود تھا کہ تمامی مردم شہر حاضر و مجتمع ہوے آخر والی راس العین نے اُن سب قیدیون کو بڑے کنیسہ مین جو کہ اب مسجد جامع ہی ڈالدیا اور طوق و زنجیر مین جکڑ دیا **راوی** کہتا ہی کہ مجھ سے **روایت** بیان کی قاہم الیشکری نے بشار بن عدی سے اُس نے مراقبہ بن زبیر سے اُس نے خزیمہ بن عازم سے اُسنے اپنے جد عبداللہ بن عامر سے اُس نے کہا ایسا اتفاق واقع ہوا کہ جب رہا و حران و سروج کی فتح ہوئی تھی تو یوقنا نے رودس اور اسکے اصحاب کو مجتمع کیا اور ان سے کہا تم لوگ آگاہ ہو اس بات سے کہ ہر آئینہ حق سُبحانہ تعالی نے ان بلاد یعنے رہا و حران و سروج وغیرہ کو تو ہمپر فتح کردیا باقی رہا راس العین سو وہ شہر عظیم ہی اور حال یہ ہی کہ اہل راس العین نے بہت سے آلات حصار و سامان پیکار مہیا کیے ہین یہانتک کہ امر اسکا صعب و سخت تر ہوگیا اور فتح اس کی مسلمانون کے ہاتھ سے دشوار و متعسر ہوگئی اور مین بے شبہہ آمادہ ہون اس بات پر کہ اپنی جان کو راہ خدا مین فدا کرون اور اپنے اصحاب کو لیکر وہان جاؤن کیا عجب ہی کہ اندرون راس العین کے داخل ہون اور اُمید ہی کہ حق تعالی میرے ہاتھ پر اسکو فتح کردیوے یہ سُنکے سعد بن زید نے اُس سے کہا حق تعالی تیرے عزم کو استوار کرے اور تیرے امر کو پایدار کرے **راوی** نے کہا کہ یوقنا اُسی شب کو روانگی پر آمادہ ہوا اتفاقاً جاسوسان و مخبران مسلمین حران کی طرف

---

[۱] حاجب بازدارندہ دروازہ و پردہ دار ۱۲

سے آپہونچے اور یوقنا کو خبر دی کہ عاصم بن رواحہ متنصر یعنے جو نصرانی ہو گیا تھا وہ پانسو سوار اپنی قوم ابلذ الشمطا
کی جانب سے لیکر آیا ہی کیونکہ ابا ذالشمطا ہنگام فتح حران وغیرہ کے اپنی قوم کو لیکر طرف قسطنطنیہ کے گیا تھا اور
اس باب مین نامہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پاس ہرقل بادشاہ کے اس مضمون سے پہونچا
تھا کہ اسکو اپنے ملک سے نکالدو چنانچہ بادشاہ نے اس کو نکالدیا تھا اور وہ ساری قوم ہر طرف متفرق
ہو گئی تھی پس انھین مین سے عاصم بن رواحہ نے پانسو سوارون سے ملک شہریاض کو نامہ لکھا اور
اس مین یہ لکھا کہ مین بلاد قسطنطنیہ سے نکلکر آپ کے بلاد مین آپ کی خدمت گذاری کے لیے حاضر
ہوا ہون اور اس نامہ کو بدست ایک شخص کے اپنے عزادون مین بھیجا اور نام اُس شخص کا رفاعہ بن جابر
تھا چنانچہ یہ شخص پاس ملک کے پہونچا اور نامہ سپرد کیا ملک عاصم کے آنے کی خبر سُنکر نہایت خوش ہوا
اور اس سے امر کیا کہ بہت جلد عاصم اور اسکے ہمراہیون کو حاضر لاوے اور ملک نے کسی کو بطرف والی
راس العین کے بھیجا اور حکم بھیجا کہ شہر مین ایک مکان واسطے عاصم اور اُسکے ہمراہیون کے خالی کردو کہ جس
وقت وہ پہونچین تو وہ اسی مکان مین اُترین پھر جس وقت یوقنا نے جاسوسون خبر رسانون سے یہ خبر سُنی
نہایت شادمان ہوا اور پوچھا کہ تم کس راہ سے آتے ہو انھون نے کہا راہ سروج سے ہم آتے ہین اور
درمیان تمھارے اور اُنکے ایک رات کی راہ باقی ہی یہ سُنکے یوقنا کو نہایت خوشی حاصل ہوئی اور اسکے ہمراہی
اور مصاحب اس کے مثل عمر بن معدی کرب وسعید بن زاہد اور جو لوگ اُنکے ساتھ تھے سب بہت
خوش ہوے پھر سب کو ایک مقام کمین اور گھات مین بٹھایا اس لیے کہ اُن کو معلوم ہوا کہ عاصم مع اپنے
ہمراہیون کے اسی طرف سے گذر کرے گا پھر جس وقت شب نے اپنے خیام ظلمت کے زمین پر برپا کیے
اور خافقین مین اپنے اعلام سیاہ قائم کیے ناگاہ سواران عاصم سامنے آپہونچے اور کمین نشینان یوقنا نے
ٹاپون کی آہٹ سُنی اور ہمہمہ گھوڑون کا سُنکر متوقف رہے یہان تک کہ وہ لوگ ہر طرف سے وسط
اور درمیان مین آگئے پھر جب انھون نے اُن کو بیچ مین کرلیا تو ہر ایک اپنی کمین گاہ سے یکبارگی نکل پڑا
اور مجموع سب نے اُن سوارون کو ہر سمت سے گھیر کر پکڑ لیا اور اُن مین سے ایک بھی بھاگنے نہ پایا اور اُنکے
اسباب وشتران پُربار کو قبضہ مین کرلیا اور اپنے کمین گاہ کی طرف پھر آئے اور اپنے گھوڑون سے اُترے تب
سعید بن زید نے ان اسیرون سے کہا تم مین امیر کون ہی کہ جس سے ہم کلام وخطاب کرین انھون نے بطرف
عاصم بن رواحہ کے اشارہ کیا تب سعید بن زید نے کہا اے ابن رواحہ تم مین اور روم مین کیا مناسبت ہی کہ
تو نے اُن سے آمیزش کی اُن کی طرف مائل ہوا اور عرب العربا کو جو خاص عرب ہین چھوڑ دیا اس لیے کہ تو ہم
مین سے ہی اور ہماری طرف کا ہی اور حسب ونسب تیرا وہی ہی جو حسب ونسب ہمارا ہی اس واسطے کہ قبیلۂ نمر
وایاد وربیعہ ومضران سب کی رجوع ونسبت اور علاقہ واسطہ سب کا انداز بن معد بن عدنان کے ہی اور حق تعالی
نے ان سب کی سکونت کے واسطے اپنا حرم یعنے مکہ مقرر کیا اور اپنے خانۂ کعبہ کے جوار مین تم سب کا مسکن

پسند کیا ہی اور حال یہ ہی کہ ہم سب بُت پرستی کرتے تھے اور عمل بقسمت[1] ازلام کرتے تھے اور حرام راہون کی پیروی کرتے تھے یہان تک کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا اور ہماری طرف بھیجا اور اُس پر یہ وحی نازل کی وَاَنذِر عَشِیرَتَکَ الاَقرَبِینَ یعنے ای محمدؐ تو اپنے عزیز و اقربا کو خدا سے ڈرا اور اس نبیؐ کو حکم کیا کہ بمقام دار الخیزران[2] اقامت کر پھر اس نبیؐ نے لوگون کو طرف خدا پرستی و خدا شناسی کے طلب کیا اور اُس نے سب کو فہمایش کی کہ تم لوگ اولاد اسمٰعیل بن ابراہیم خلیل سے ہو و بہ تحقیق کہ خداوند عزوجل نے تم کو اپنی خلق پر فضیلت دی اور تم کو اپنے بلد حرم محترم اور ببیت معظم اور مقام زمزم مین آباد کیا اور پھر مین تم کو دیکھتا ہون کہ بتون کی پرستش پر متوجہ ہو اور عمل بالازلام کے قائل ہو اور ثبات کفر پر مائل ہو کیا تمھارے تئین عقل نہین ہی کہ تم کو باز رکھے اور کیا تمھارے تئین بینائی نہین ہی کہ تم کو روک لیوے کیا تم صاحب حکمت بالغہ نہین ہو کیا تم اہل راے بلند نہین ہو کیا اسی واسطے تم کو خدا نے پیدا کیا ہی کیا یہی کام کا تم کو خدا نے حکم کیا ہی کہ تم پتھرون سے بتون کو تراشتے ہو اور فسق و فجور کی راہون پر چلتے ہو اور ایسے واحد جلیل جبار کے ساتھ کفر کرتے ہو جس نے نہرون اور چشمون کو جاری کیا اور فلک دوار کو حرکت مین لایا اور لیل و نہار کو خلق کیا کیا تم اس صانع کارساز کی شکرگزاری نہین کرتے جس نے نجوم و کواکب کو طلوع کیا اور اسی کی طرف کل عالم کی رجوع ہی اور جب بُت پرستون نے کہا تھا ای محمدؐ تجھکو کس نے حکم کیا ہی کہ تو ہمارے خدا معبودون کو بد کہتا ہی اور ہمارے ذی احلام و عقلا کو احمق سمجھتا ہی تو اُس نے جواب دیا تھا کہ علم الٰہی نے مجھکو حکم کیا اور عقل خدا آگاہی نے مجھے سمجھایا ہی کیا تم نہین جانتے ہو کہ جو شخص مصنوعات مین نظر و فکر کرتا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ مصنوعات کے لیے کوئی صانع ضرور ہی کہ اسکو کسی طرح کا تغیر و زوال نہین ہی پس مخلوقات مین نظر کرنی حکمت ہی اور خدا کی صنعت مین فکر کرنا مصلحت ہی اور اقرار بوحدانیت خدا نعمت ہی اور ایمان بخدا رحمت ہی تب اُن لوگون نے کہا کہ آخر تو کس کی پرستش کرتا ہی فرمایا مین اسکی عبادت کرتا ہون جس نے مجھے پیدا کیا اور جو مجھے وجود مین لایا اور اپنے عرفان کے لیے میرے دل کو کشادہ کیا اور میری آنکھون کو بینا کیا اور سائر مخلوقات کو خلق کیا اور تمام موجودات کو مقدر کیا اور کل مصنوعات مین صنعت اپنی ظاہر کی اور ساتھ قضا و قدر کے اقسام رزق نازل کیا اور ہر ایک کے لیے روزی مناسب اتاری اسکی مشیت مین چون و چرا کو گنجایش نہین ہی اور اسکی قضا و رضا مین مجال نہین ہی وہ کلام کرتا ہی مگر نہ بالفاظ زبان و دہان اور وہ ارادہ رکھتا ہی پس ارادہ اُس کا ظاہر نہین ہوتا وہ سُنتا ہی اور دیکھتا ہی مگر نہ بگوش و چشم سر اور وہ برتر ہے احاطۂ مکان و قید زمان سے اور منزہ ہی مشابہت و مباینت سے اور اُس نے فرمایا ہی لَا تَتَّخِذُوا اِلٰهَینِ اثنَینِ یعنے دو خدا کا اعتقاد نہ کرو کیونکہ خدا واحد ہی پس ای ابن رواحہ کیا تو جانتا نہین ہی کہ جو کچھ مین نے بیان کیا ہی وہی حق ہی اور قول میرا صدق ہی اور حق تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہین کیا مگر یہ کہ اسکی اُمت کو

[1] قسمت بالازلام کہ ایام جاہلیت مین تیرون پر اپنے نام اور مقاصد اپنے نشان کرکے تفاؤل کرتے تھے ۱۲ [2] خیزران نیستان یعنے حجاز ۱۲

واسطے پیروی دین اسلام کے حکم کیا چنانچہ قرآن مین فرمایا ہی مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ط وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ط یعنے ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی ولیکن وہ حقانی اور مسلم تھا اور نہ تھا مشرکین مین سے اور فرمایا خداوند عزوجل نے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنے آج مین نے تمھارا دین کامل کیا اور نعمت اپنی تمپر تمام کی اور تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہی مین راضی ہوا اور فرمایا وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ یعنے حق تعالی نے تمپر تمھارے دین مین کوئی عسر و حرج نہین ڈالا ہی سو تم ملت و طریقہ اپنے باپ ابراہیم کا اختیار کرو کہ اُسنے تمھارا نام مسلم رکھا ہی پہلے سے پس ای عاصم تو خوب جانتا ہی کہ اس وقت تم لوگ ہمارے قبضۂ اختیار مین ہو کیونکہ تم سب ہمارے بندی ہو اگر تم ساتھ خداے عزوجل کے ایمان لاؤگے اور تصدیق رسالت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کروگے تو جو کچھ ہمارے لیے ہی وہی تمھارے لیے ہوگا اور جو کچھ ہمپر گذرے گا تمپر بھی گذرے گا اور اگر تم انکار کروگے تو ہم تم سب کو قتل کرینگے **راوی** کہتا ہی کہ جب یہ کلام سعید بن زید کا عاصم بن رواحہ نے سُنا تو کہنے لگا کہ اگر ہم تمھارے قول کی طرف رجوع اور تمھارے دین کی پیروی کرین تو کیا ایسا ہو سکتا ہی کہ جو کچھ ہم نے حق تعالی کی ربوبیت و وحدانیت مین شرک کیا ہی اور غیر کو سجدہ کیا ہی اس صورت مین وہ ہماری مغفرت کریگا سعید نے کہا البتہ وہ آمرزش کریگا اس لیے کہ اسلام جو کچھ قبل اسلام عمل مین آیا وہ اسکو واگذار کرتا ہی اور قبل اسلام جو کچھ تم سے فروگذاشت ہوا حق تعالی اُسکا مطالبہ نہین کرتا ہی اور تم اپنے گناہون سے ایسا صاف و پاک ہو جاؤگے جس طرح مان کے پیٹ سے نکلتے ہو بعد ازان وضلح نے یہ آیت پڑھی قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط یعنی حق تعالی نے اپنے نبی سے فرمایا کہ تو میری جانب سے میرے بندون سے بیان کر کہ ای میرے بندو وہ بندے جنھون نے اپنی جان پر اسراف و ظلم کیا ہی یعنے گناہگاری و نافرمانی کی ہی تو وہ رحمت خدا سے نا اُمید نہون بہ تحقیق کہ حق تعالی سارے گناہون کو بخشدیتا ہی کہ وہ آمرزگار و رحم کنندہ ہی پھر جب عاصم نے یہ کلام سعید کا سُنا تو کہا اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سواے اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہ محمد رسول اور فرستادۂ خدا ہی پھر جس وقت ہمراہیان عاصم نے دیکھا کہ عاصم اسلام لایا تو وہ بھی سب کے سب اسلام لائے چنانچہ اہل اسلام اس بات سے نہایت مسرور ہوے اور کہنے لگے البتہ اب ہم پر واجب ہی کہ ہم ان لوگون کے دلون کو محفوظ کرین بعد ازان وہ سب وہان سے کوچ کر کے حران کو گئے اور عاصم وغیرہ نو مسلمانون کو وہان اُتارا اور حران کو ان پر چھوڑ دیا یعنے حران کو ان کے حوالے کیا اس وقت یوقنا نے کہا قسم ہی رب کعبہ کی اب ہم فتح راس العین کرینگے تب سعید نے کہا ای عبد اللہ تو کیونکر فتح کریگا یوقنا

نے کہا کہ عنقریب اس بیان کی خبر مین تجھے دونگا اور تجھے دکھلا دونگا بعدازان یوقنا نے عاصم بن رواحہ سے درمیان اپنے اور اسکے تخلیہ کرکے راز دربردہ بیان کیا اور کہا مین تجھ سے یہ چاہتا ہون کہ تو مجھکو اور میرے چالیس اصحاب کو مشکین باندھکر پیچھے شتران باردار کے شباشب راس عین لیجا اور والی راس العین پر ظاہر کر کہ جب ہم نے فرات سے عبور کیا تو یہ لوگ ہمپر بطریق تاخت آپڑے۔ مگر ہمکو مسیح نے ان پر غالب کیا اور فتح دی سو ہمنے بعضون کو قتل کیا اور باقی ان سب کو اسیر کرلیا ہی اور ان کو تمھارے پاس لائے ہین مگر خبردار اس کو ایسی قدرت اور ایسا اختیار ہمپر نہ دیجیو کہ وہ ہم مین سے کسی کو قتل کرسکے اگر وہ ارادہ قتل کا کرے تو اُس سے کہیو کہ درمیان ملک شہر یاض اور عرب کے جنگ بپا ہی تو کیا جانتا ہی کہ کون ہمارے لوگون مین سے اُنکے یہان گرفتار ہوجاوے تو ہمارے پاس اُس کا یہی فدیہ ہوگا یعنے انھین مین سے عوض سربہا کا دے کر اپنا قیدی چھڑا لین گے تب عاصم نے کہا بھلا ہم سارے اپنے اصحاب کو کیون نہ لیجاوین یوقنا نے کہا ابھی اسلام قوم کے دلون مین جاگزین نہین ہوا ہی ہم اندیشہ کرتے ہین کہ کوئی ان مین سے اشارہ وغمازی کرکے حال ہمارا زبون وفاسد کردیوے اور اعتماد ووثوق ہر ایک کے ساتھ متعذر ہی تب عاصم نے کہا واللہ بتحقیق قول تیرا درست ہی پھر عاصم نے حران مین ان پانچون سوارون کو اپنے بنی عم کے یہان اُتار دیا اور یہ بات جو یوقنا نے کی تو اس تدبیر سے تھی تاکہ وہ سب بطریق رہائن یعنی بطور اول کے رہین راوی کہتا ہی کہ آخر عاصم اور اُسکے رازدارون نے بازو یوقنا اور اُسکے چالیسون اصحاب کا باندھکر اور انکو اباذ الشمطا کی حراست وقبضہ مین کرکے حران سے رات کو لیچلے اور راہی بطرف راس العین ہوے پھر جب ایک مقام پر جو معروف بعلوی تھا پہونچے تو ناگاہ صداے سُم اسپان گوش زد ہوئی مگر اُس نے اپنا امر مخفی رکھا یہان تک کہ جب اُنکے نزدیک گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ چارسو پچاس[۵] غلام حبشی ہین کہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور بعضے ان مین تسبیح کر رہے تھے تب اُنکو دیکھکر سعید بن زید اور ہمراہی اُسکے آگے بڑھے اور مثل اُنکے یہ بھی تکبیر کرنے لگے اور ان سے قریب ہوے تو دیکھا اور پہچانا کہ وہ سب موالی اصحاب رسول خدا کے ہین اور افسر اُن پر دامس ابوالہول ہی اور سبب ان لوگون کے اس طرف آنے کا یہ ہوا کہ عیاض بن غنم نے نامہ اپنا بطلب کمک بنام ابوعبیدہ کے لکھا تھا اور کیفیت اجتماع قوم کفار سے اطلاع دی تھی کہ یہ سب بمقام مرج رغبان جمع ہین سو جس وقت ابوعبیدہ نے نامہ پڑھا تو دامس کو واسطے نصرت اسلام کے حکمنامہ بھیجا اور یہ دامس اور اسکے اصحاب ملک سمیساط اور اُسکے شہرون مین رہتے ہین اور جب سے سمیساط فتح ہوا تھا یہ سب اُسی دیار مین بود وباش رکھتے تھے چنانچہ جس وقت نوشتہ ابوعبیدہ کا دامس کو پہونچا تو اُسنے سمیساط مین کسی اپنے معتمد کو جس پر وثوق رکھتا تھا مقرر کرکے اس جمعیت غلامان حبشی کو جس کا ابھی مذکور ہوا ہمراہ لیکر اس طرف آیا تھا غرض جب سعید بن زید نے اُن سے ملاقات کی اور باہم بسلام علیکم تعارف ہوا تو باعث

[۵] غلامان آزاد ۱۲

اجتماع واتفاق اپنی جماعت کے خوش ہوے اور دمس نے شتران باربردار کو دیکھا کہ اسپر یوقنا اور اُسکے اصحاب سوار ہین تو کہنے لگا کیا تم نے اِن اونٹون کو مع اسباب راہ لوٹا ہی تب سعید نے کہا یہ یوقنا عبداللہ ہی اور باقی سب اُسکے اصحاب ہین کہ ان لوگون نے خدا کے واسطے جان نثاری کی ہی اور احوال سے اسکو مطلع کیا پھر جب ابوالہول نے کلام سعید کا سُنا تو اپنے گھوڑے کے قربوس پر سجدۂ شکر کیا اور عبداللہ نے یوقنا کے پاس آکر سلام کیا اور کہنے لگا مرحبا وشاباش ہی اس قوم کے لیے جنھون نے دنیا کو زہد وپرہیزگاری سے چھوڑ دیا اور مرضیات حق تعالیٰ کو طلب کیا بعد ازان ابوالہول نے سعید سے کہا ای صاحب رسول اللہؐ اس حیلہ وتدبیر مین ہم کو بھی اپنے ساتھ شریک کروگے سعید نے کہا ہان تم بھی شریک رہو مگر ان شتران باردار کو بطور ساربانون کے کھینچتے چلو اور اپنی زرہین وساز حرب چھپالو اور اس پر کمر بند کس لو اور اگے آگے اونٹون کو ہانکتے چلو گویا کہ تم لوگ ہمارے عبید وخدام ہو اس صورت مین جو لوگ تم کو دیکھین گے تو نہ پہچانینگے چنانچہ ان لوگون نے یون ہی کیا جس طرح سعید نے فہمایش کر دی تھی کہ اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو حمالون کے بیچ مین چھپا دیا اور اونٹون کو کھینچتے چلے جب زلیخہ تک پہونچے تو وہان اُتر پڑے اور زرہین وغیرہ ساز حرب کو پہن لیا اور پھریرے نشانون کے اور اُن صلیبون کے جو اباذالشمطا کے ہمراہ تھے کھولدیے اور یوقنا اور اُس کے اصحاب کو گھیر لیا اور بطور اسیرون کے بیچ مین کر لیا اور لیچلے یہانتک کہ جب راس العین سے قریب ہوے تو سعید نے ایک شخص کو پاس والی راس العین کے بھیجا اور وہ شخص عاصم بن رواحہ کے ہمراہیون مین تھا جا سلام لایا تھا اور وہ اہل راس العین کا حلیف بھی تھا اور اسکو بشیر اسلیے بھیجا تھا کہ وہ والی راس العین کو آمد عاصم بن رواحہ اور اباذ الشمطا کی خوشخبری دیوے پھر جب وہ فرستادہ پاس والی کے پہونچا تو وہ اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر واسطے ملاقات وپیشوائی کے نکلا اور اس فرستادہ نے اس بات کی بھی خبر دی تھی کہ یوقنا اور اسکے چالیس اصحاب بھی بندی مین آتے ہین چنانچہ اس خبر کو منادی نے راس العین مین پکار دیا تھا تو کوئی باقی نہ رہا مگر یہ کہ ہمراہ والی راس العین کے حاضر ہوا آخر سب نے ملاقات ان اصحاب کی کی جو قبضہ مین اباذالشمطا کے اسیر تھے بعد ازان گرد بگرد عاصم بن رواحہ کے آلئے اور والی راس العین عاصم کو دوست رکھتا تھا اور اسکو پہچانتا تھا جب اُس نے عاصم کو دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اُتر پڑا اور دونون نے آگے بڑھکر باہم معانقہ کیا اور دونون طرف کی جماعتون مین بھی باخودہا صاحب سلامت ہونے لگی اور حاکم راس العین نے عاصم نے پوچھا کہ تو نے ان لوگون کو اور راس مارق[۱] یعنے یوقنا کو کیونکر گرفتار کر لیا ہی عاصم نے کہا جب ہم فرات پر پہونچے اور وہان سے عبور کیا تو یوقنا اپنی جماعت کو لیکر ہمپر آیا پھر ہم نے اُن سے مقاتلہ کیا آخر ہم کو مسیحؑ نے ان پر فیروزمند کیا کہ ہم نے ان مین سے پچاس آدمیون کو قتل کیا اور ان لوگون کو گرفتار کر لیا اور باقی بھاگ گئے یہ سُنکے حاکم راس العین بہت مسرور ہوا وبعد ازان طرف یوقنا کے متوجہ ومخاطب ہو کر بزجر ودرشتی کلام

[۱] المارق الراغب عن الدین یعنے مارق وہ ہی کہ جو دین سے نکل گیا ہو ۱۲

کرنے لگا مگر یوقنا نے کچھ جواب نہ دیا اور اہل روم یوقنا کو بشماتت گالیان دینے لگے پر یوقنا اُنکی طرف نظر نہ کرتا تھا اور نہ اُن سے کلام کرتا تھا یہان تک کہ وہ داخل راس العین ہوے پس حاکم نے ان کو حکم کیا کہ ان اسیرون کو پاس اُن اسیرون کے کردو جو بیعہ[۱] نسطوریا مین بند ہین اور ان کی خوب محافظت رکھو اور ہم ملک شہریاض کو لکھتے ہین کہ ان لوگون کے باب مین اسکی کیا رائے ہی آخر ان سب کو نزدیک خالد اور اسکے اصحاب کے پہونچا دیا بعد ازان عاصم نے حاکم سے کہا تو خوب جانتا ہی کہ درمیان ہمارے اور اہل عرب کے عداوت ہی اور یہ عرب یعنی قیدی مقدار جمعیت مین مثل ہمارے ہین اور تو جو کسی کو روم یا ارمن سے اُنکی حفاظت کے لیے مقرر کرتا ہی اور یہ لوگ اُن سے باتین کرینگے تو مین اُن عرب کے اطلاق اور طلاقت لسانی سے اندیشہ کرتا ہون ایسا نہ ہو کہ وہ ان کو ہموار اور ساز گار کرکے ملک کو اور تمکو ضرر پہونچا دین لہذا صواب دید یہ ہی کہ ہم مین سے بعضون کو اندر بیعہ کے مقرر کردو اور بعضون کو بیرون بیعہ متعین رکھو کیونکہ جو کوئی جہاد و جہد کرتا ہی وہ مائل براحت نہین ہوتا اور جو شخص دنیا مین اندک بھی تعب و رنج اُٹھاتا ہی وہ آخرت مین بہت چین و آرام پاتا ہی چنانچہ والی راس العین نے عاصم کی راے صائب کو پسند و قبول کیا اور اس کو مع اُن اصحاب رسول خدا صلعم کے جو بہ تبدیل ہیئت اسکے ہمراہ تھے بیعہ مین اُتار دیا اور یوقنا وغیرہ کو خالد کے شمول مین کر دیا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ اب اس صورت مین جمعیت مسلمانون کی چھ سو سوارون سے ہو گئی پھر جب یہ لوگ بیعہ مین مستقر و مستقل ہو گئے اور رات تاریک ہوئی اُسوقت سعید نے خالد کے پاس جا کر سلام کیا اور کشود کار کی خوشخبری دی تب خالد نے کہا ای ابن زید مجھکو یہ خوشخبری اُسی وقت سے معلوم ہوئی ہی جب یہان کے لوگ ذکر کرتے تھے کہ یوقنا اور اس کے چالیس اصحاب بندی مین آئے ہین تب مین نے نور ایمان کو روشن دیکھکر اس امر کو صحیح معلوم کیا پھر سعید نے کہا کہ والی راس العین نے ملک شہریاض کو خوشخبری گرفتاری یوقنا اور اسکے چالیس اصحاب کی اور بشارت آمد عاصم اور اسکے ہمراہیون پانسو اصحاب کی لکھی ہی **راوی** کہتا ہی کہ جب ملک شہریاض کو یہ خبر پہونچی تو اُس نے حکم کیا کہ بوقات یعنے نرسنگے اور قرنے پھونکے جاوین پھر اس بات کو مسلمانون نے سُنا تو آپس مین کہنے لگے کہ قرنا بجانا اور نرسنگا پھونکنا نہین ہوتا مگر بسبب امر مہم کے اور جب عباد بن بشیر عیاض بن غنم کے پاس گیا ہی تو عیاض اسکے لیے کھڑے ہو گئے اور اُس پر سلام کیا اور کہا ای ابن بشیر کس بات کی بشارت تو لایا ہی خدا تیری آنکھون کو ٹھنڈا کرے مگر عباد نے کچھ جواب نہ دیا یہان تک کہ اُسکے ساتھ تخلیہ کیا اور سارا ماجرا اس سے بیان کیا پھر جس وقت عیاض نے بشارت عباد بن بشیر کی سُنی تو سجدۂ شکر خدا ادا کیا پھر عباد نے کہا ای امیر سعید بن زید اور اسکے اصحاب نے آپ کو اور آپ کے اصحاب کو سلام کہا ہی اور کہدیا ہی کہ تیاری جنگ کی کرو امید ہی کہ حق تعالیٰ تمھارے ہاتھون پر فتح کر دیوے اسلیے کہ درمیان تمھارے اور فتح راس العین کے کچھ باقی نہین مگر

---

[۱] بیعہ یعنے سجد و معبد نصاریٰ جو بمقام نسطوریا واقع تھی اور اس مین خالد ابن الولید اور اصحاب اسکے قید تھے کہ ان لوگون کو شہریاض نے بوقت جنگ عیاض کے گرفتار کرکے پاس والی راس العین کے بھیجدیا تھا ۱۲

اسی قدر کہ وہ شکست پاکر فرار کرین اور تم فتح کرو عیاض نے کہا مجھے توکل ہی خدائے عزوجل پر پھر جسوقت
رات تاریک ہوئی تو عیاض نے سارے صاحبان[1] نشان کو جمع کیا اور اُن سے باتین کہین اور اُن کو تاکید کی کہ کسی سے
کسی امر کو بیان نہ کرو کیونکہ خوف جاسوسان روم کا ہی اور ایسا نہ ہونے پاوے کہ صبح نمایان ہوجاوے مگر یہ کہ
تم ساز و سامان حرب سے درست رہو **راوی** کہتا ہی کہ ہنوز صبح روشن نہ ہوئی تھی کہ مسلمان اپنے اسباب حرب سے
آراستہ ہوگئے پھر جس وقت آفتاب برآمد ہوا اور زمین پر دھوپ پھیلی تو خود اپنے اور بارگیر اپنے اپنے گھوڑون پر
سوار ہوے اور آتش حرب افروختہ ہوئی اور شرارے اُسکے اُڑنے لگے اور قبائل ازیکدیگر متفرق ہوگئے اور
آتش جنگ مشتعل ہونے لگی اور شیرون اور دلیرون نے حملہ کرنا شروع کیا اور اپنے رخسارون کو
خاک پر وقت دعا کے ملتے تھے اور اپنے شدائد احوال پر صبر و شکیب رکھتے تھے اور مدتہاے عمر آخر ہوچکی تھی اور
اجل قریب آپہونچی تھی پس وہ یعنے اہل اسلام جنگ مین وفاداری اور پورا کام کرتے تھے اور دشمنون کے لشکر
سے قریب ہوتے جاتے تھے اور جنگاہ مین بحالت اضطراب آمد و رفت کرتے تھے اور گرد نبرد کے بگولے بلند تھے اور
دخان جنگ تمام جنگاہ مین چھایا تھا ہر طرف غل پڑا اور ہر سو شور مچا تھا اور ہر سمت خون کے فوارے تھے اور
لہو کی بوچھار تھی اور اسباب جابجا لوٹ کے لیے پڑے تھے اور گوشت مقتولون کے واسطے طائرون اور
درندون کے رزق و خوراک تھے خروش ابر سے کانون کو خراش تھی اور تابش آفتاب سے بدنون اور
جانون کو بیتابی و بے آرامی تھی حرب نے لوگون کی مدتہاے عمر قطع کردی تھی اور زندگی سے دامن برزدہ اور
مرگ پر کمر باندھے تھے تنور کارزار ہر جانب گرم و فروزان تھے اور چشمہ ہاے پیکار ہر سمت جاری و روان تھے
صفین ملگئی تھین اور یورش کا ہیجان تھا تمام لشکر غبار کے بادل مین نہان تھا ہر ایک مقدم سے جیش اس کا
بیخبر اور عیش صافی اسکا مکدر تھا اور گھوڑے بار بار رو مین جاتے تھے اور ہر بار پھر آتے تھے تلوارون سے خود و
سپر چوگان ہوجاتے تھے اور دم شدت غبار مین خفقان کرتے تھے اور غبار بدنون پر ایسے جمے تھے گویا تن پر
زرہین سیاہ سجی تھین اور غارون مین اس طرح اُڑ اُڑ کر پڑی تھی گویا چادرین بچھی تھین طائرون کا ہجوم تھا اور
قیامت کی دھوم تھی چنانچہ اس مصاف بزرگ اور ستیز سترگ مین مسلمانون نے استقبال کیا تو حُسن و معاد
مین جن چیزون کی رغبت رکھتے تھے اپنی تمنا کو فائز ہوے اور اہل روم کہ اُنھون نے اپنی جانون کو خواری
مین ڈالا تو اُن پر غضب و عتاب آیا کہ وہ سخت عذاب کو پہونچے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ ناگاہ
عبداللہ بن عیاض بن وائل اور عبداللہ بن قرطہ یہ دونون ملک شہر یاض پر جا پڑے اور حال یہ تھا کہ ملک عزم گریز
کرچکا تھا کیونکہ اُسکے لشکر والے اپنی اپنی نفسی نفسی مین ایسے مشتغل تھے کہ نصرت ملک سے غافل تھے اور
ملک کے پاس سواے اُسکے دس غلامون کے کوئی نہ رہا تھا چنانچہ عبداللہ بن قرط اور عبداللہ بن عیاض
نے ملک کو گھیر لیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھکو معلوم نہین ہوا کہ ان دونون مین سے پہلے کس نے

[1] صاحبان نشان جس جس کی جماعت مین نشان تھا دنیز مراد بہ نشان بردارا ن ۱۲

بھالا مارنے مین سبقت کی آخر اُسنے شہریاض کے سینے مین نیزہ مارا کہ اسکی پشت سے انی پار نکل گئی اور اسکے غلامون نے جب اپنے ملک کو کشتہ دیکھا تو پشت پھیر کر بھاگے اور عبداللہ نے گھوڑے سے اُترکر شہریاض کا سرکاٹ لیا اور اپنے نیزے پر بلند کیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر باآواز بلند پکارنے لگا کہ ای مسلمانو دائے رومیو دیکھو تحقیق کہ مین نے ملک کو قتل کیا ہی پھر اب جس کو تم مین سے قائم رکھنا جنگ کا منظور ہو تو قائم رکھے وبعدازان مسلمانون نے اعداءاللہ پر حملہ کیا اور اُنکے درمیان تیغزنی کرنے لگے یہان تک کہ قتل ہوا جو قتل ہوا اور اُنمین سے گرفتار ہوا جو گرفتار ہوا اور باقی بھاگ گئے اور سارا اسباب ومال وخیمہ وغیرہ سب بجنسہا چھوڑ گئے تاآنکہ اُسپر مسلمانون نے قبضہ کیا حدید بن ناشب الضمیری نے کہا مین بڑا حریص تھا اس بات کا کہ جس وقت ہنگامۂ جنگ موقوف ہوجائے تو مین شمار مقتولان روم کا کرون تاآنکہ مین نے ایک توبڑا یعنے تھیلا اپنے دوش پر لٹکایا اور اپنی آغوش مین سنگریزے بھر لیے پھر جس وقت جس مقتول پر گذر کرتا تھا تو ایک کنکری اُس تھیلے مین ڈالدیتا تھا بعدازان مین نے اُن سنگریزدن کا شمار جو کیا تو اسی ہزار سات سو پچاس تھے مگر قیدیو نکا شمار نہین کیا گیا پھر جب ہنگامۂ جنگ برطرف ہوا تو عیاض بن غنم نے حکم کیا کہ سارا اسباب اور سب اسیر کفر تو تامین روانہ کیے جاوین اور یہ سب ساتھ صلیب بن مازن کے بھیجا گیا اور اسکے ہمراہ ہزار سوار کیے گئے اور ان کو حکم کیا وہان سے تجاوز نہ کرین تاوقتیکہ راس العین فتح ہو وبعدازان عیاض بن غنم نے تمام شب تلاوت قرآن کی اور صبح کو اس جنگ سے پیچھے لگے ہوے طرف راس العین کے یکبارگی کوچ کردیا اور وہ رومی جو جنگاہ سے شکست پاکر بھاگے تھے وہ سب بحال تباہ راس العین مین جاپہونچے اور شہر مین ہر سمت شکست لشکر اور قتل شہریاض کی پکار پڑگئی اہل بلد پر سانحہ عظیم گذرا اور مرسیوس والی راس العین نے شہر اور دیوار شہر پناہ کی بڑی مضبوطی کی اور قصد اس بات کا کیا کہ کل کی صبح کو قیدیون کو قتل کرے اور روم کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی بادشاہ اُن کا مارا جاتا تھا تو بالعوض اسکے اپنے دشمنون کے اسیردن مین سے سو آدمیون کو قتل کرتے تھے آخر جب دوسرے دن صبح ہوئی تو وہ دشمن خدا سوار ہوا اور وسط شہر مین آیا اور حکم احضار قیدیون کا کیا اور وہ قیدی وغیرہ تھے اور جو خالد کے ہمراہی تھے تاکہ اُن سب کو قتل کرے ناگاہ جب اسکے ملازمون نے ارادہ کیا کہ اسیردن کو حاضر کرین تو دفعتہً صبح ہوتے ہی عیاض بن غنم مع لشکر وہان جاپہونچے پس وہ لوگ اس طرف مشغول ہوگئے اور قیدیون کے امر سے ذہول ہوگیا اور عیاض بالشکر مسلمین باب ہسطاحون پر جاکر اترے اور وہ باب شرقی تھا راس العین کا اور اس باب پر ایک خیمہ کپڑے کا واسطے مرسیوس عدواللہ کے ایستادہ تھا اور قریب خیمہ ایک منجنیق[1] بزرگ بپا تھا اسکی رسن کشی اور اسکے اہتمام مین چالیس آدمی مقرر تھے اور مالک ومہتمم اُس کا برادر عمزاد ملک کا تھا جس کا نام متر قیس بن اشفکیاص تھا کہ اسی کا باپ قبل شہریاض کے بادشاہ تھا اور یہی متر قیس صاحب ومالک دینارہاے اشفکیاص کا تھا چنانچہ جس وقت عیاض بن غنم مسلمین کو لیکر واسطے قتال کے

[1] منجنیق فلاخن آلہ سنگ اندازی ۱۲

پیش آئے تو وہ اعداء اللہ قتل خالد وغیرہ سے باز رہے بلکہ مصروف بقتال ہوے پس فلاخن سے سنگ اندازی اور کمانون سے تیراندازی کرنے لگے اور حسن اتفاق سے ایسا ہوا کہ ایک نوجوان اہل شہر راس العین سے جسکا نام جمیل بن سعد الداری تھا عیاض سے آملا اور وہ تیراندازی مین فائق ترین مردم تھا اور یون ہوا کہ اسکی مادر پیرضعیفہ بھی اس سے آکر ملی تو جمیل نے کہا اے مادر مین ارادہ رکھتا ہون کہ آج راہ خدا مین وہ جہاد کرون جیسا کہ حق جہاد کرنے کا ہی تو مجھکو اُمید ہی کہ مین اُن بھائیون اور اپنے جد سے ملاقات کرون جو سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہوے یہ کہکے جمیل نے اپنی مادر کو وداع کیا اور چلا تب اسکی مان نے کہا ای فرزند سدھار حق تعالی تیری نصرت وتائید کرے غرضکہ وہ آگے بڑھا اور آڑ پکڑ کر کھڑا ہوا اور یہ ذکر اس کا درمیان عرب کے مشہور وشائع تھا کہ جب وہ طائر کو ہوا[1] مین دیکھتا ہی تو کہتا ہی مین قدرت رکھتا ہون اس بات کی کہ اس طائر کو بحالت طیران مین جس جگہ اور جہان کہو تیر مارون چنانچہ وہ اسی حالت مین اُسے مارتا تھا کہ وہ زمین پر گر پڑتا تھا اور تیر اسی مقام پر لگا ہوتا تھا جہان وہ کہکے مارتا تھا پھر جب قتال شروع ہوا تو جمیل آگے بڑھا اور سرداران نصاریٰ کو جو بالاے دیوار شہرپناہ کے دیدبان تھے تیر مارنے لگا تو کوئی تیر اس کا خالی نہین جاتا تھا مگر یا تو سینہ مین لگتا تھا یا آنکھ پر پڑتا تھا یہان تک کہ اُن مین سے تینتس ۳۳ بطریق[2] کو قتل کیا اُن مقتولون مین سے اور اس دیوار پر سے کوئی بطرف اندرون شہر گرتا تھا اور کوئی بیرون طرف خندق مین گر پڑتا تھا یہان تک کہ وہ برج جس مین وہ سب دیدبان تھے خالی ہوگیا **راوی** کہتا ہی کہ وہ عدو اللہ مرسیوس والی راس العین صاحب منجنیق جس کا ذکر ابھی اوپر گذر گیا ہی وہ بھی فلاخن اندازون مین بڑا سنگ انداز تھا پس وہ بھی سنگ اندازی کرنے لگا تب لوگون نے جمیل بن سعد سے کہا ای نوجوان دور کھڑا ہو تا کہ اسکا سنگ فلاخن تجھ پر نہ پہونچے کیونکہ ہم کو اس سے تیرے لیے بڑا اندیشہ ہی تب جمیل نے جواب دیا کہ ای قوم مین نے رسول خدا سے سنا ہی وہ کتاب خدا مین بیان کرتے تھے اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین ہون گے موت تم کو لے لیگی اگرچہ تم بڑے مستحکم واستوار برجون مین متمکن ہوگے پس ضرور ہی کہ مین اُنکے سبب فائز بہ ثواب ہون بعد ازان جمیل نے اُن لوگون مین سے جو رسن فلاخن کھینچتے تھے ایک کو تیر مار کر قتل کیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو بھی قتل کیا آخر وہ سب بطارقہ رسن کش وہان سے بھاگنے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان کے مارے ہم کو اس جگہ ٹھہرنے کی طاقت نہین ہی تب مرسیوس نے حکم کیا کہ تم لوگ زرہین پہن لو اور آڑ پکڑ کر ٹھہرو چنانچہ انھون نے ویسا ہی کیا کہ رسن کشی فلاخن پر مستعد ہوے اور مرسیوس نے فلاخن سے ایک ایسا پتھر مارا کہ ایک شخص کو جو قبیلہ بجیلہ سے تھا بڑے زور کا پتھر لگا کہ وہ شہید ہوا پھر برابر وہ اسی طرح سنگ اندازی مین مصروف رہا یہان تک کہ اسنے مسلمانون مین سے چھ آدمیون کو قتل کیا اور **راوی** کہتا ہی کہ جمیل بن سعد جو تیر چلاتا وہ خطا نہ کرتا تھا اور کہتا تھا وَاشَوْقَاہُ اِلَی الشَّہَادَۃِ یعنے مجھکو کمال

---

[1] ہوا یعنے درمیان آسمان وزمین ۱۲ [2] بطریق رئیس نصاریٰ ۱۲

شوق شہادت ہی اور مجھکو بڑی آرزو وہی اس بات کی کہ مین دارالامان اور مقام شہادت کو پہونچون پس اُسکے باطن سے ندا آئی اور الہام ہوا کہ اگر تیرا ایسا ارادہ ہی تو اس امر کی طرف مستعد و آمادہ ہوجا اور دل مین کچھ خوف نہ لا اور عنان توسن عزم کو میدان طلب مین ہاتھ سے چھوڑ دے اور خبردار کہ ہمارے دروازے سے تخلف کرے اور دُور رہجاوے کیونکہ جو کوئی ہماری طرف ارادہ کرتا ہی ہم بھی اسکی طرف ارادہ کرتے ہین اور جو شخص ہم کو دوست رکھتا ہی ہم بھی اس کو دوست رکھتے ہین تب جمیل نے اپنے دل سے جواب دیا کہ مین اسی دم اس امر مین اقدام کرتا ہون کیونکہ درحقیقت میرے دل کو کسی طرح کا کچھ تالم و توہم نہین ہے و بہ تحقیق کہ مین نے اپنی جان تیرے ہاتھ فروخت کی تو اس کی خرید کے لیے متوجہ ہو پس قریب ہی کہ مین جنت مین داخل ہون اور اس شے مبیعہ کو وہان دیکھون چنانچہ اسکے قلب پر القا ہوا کہ ہم نے تیری جان کو قبول کیا پس شاد کام و شادمان ہو اور ہمارے شکر مین رطب اللسان ہو کیونکہ جو کوئی اپنی جان ہمارے ہاتھ بیچے گا اُسکو نقصان نہ ہوگا اور سُن اُس کلام کو جو ہم نے کتاب مکنون مین لکھا ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ یعنے وہ لوگ جو راہ خدا مین قتل ہوے اُنکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ ہین اور اپنے پروردگار کے قرب بارگاہ مین روزی پاتے ہین راوی نے کہا اور اسی کیفیت مین کہ جمیل مشغول بعالم وجدانی تھا ناگاہ اس عدو اللہ مرسیوس نے فلاخن سے جمیل کو پتھر مارا اور اسی دم جمیل نے بھی قصد کیا کہ اسکو تیر مارے مگر وہ پتھر جمیل کے سینے پر ایسا جا پڑا کہ پشت تک توڑ گیا پس جمیل نے کہ چلے سے تیر جوڑ چکا تھا جب دیکھا کہ پتھر کام تمام کر گیا تو معلوم کیا کہ اب مین مر چکا اُس وقت طرف اپنے برادر عمزاد کے جس کا نام رافع بن خالد تھا نظر کی اور کہا کہ میری مادر ضعیفہ کو میرا اسلام پہونچا دیجیو اور اُس کے سامنے یہ اشعار پڑھکر سنائیو چنانچہ جمیل یہ ابیات کہکر فائز بدرجۂ شہادت و داخل جنت ہوا اشعار

ایا رافعا لا حملت رسالتی
مخصہم عنی بکل سلامی
طریحا بباب الحصن لما تظایرت
لا رجو بقتلی فی الجنان مقامی

مخبرا بانی قد لقیت حمامی
وان سألت عنك العجوز نقل لها
من الحجر[١] الصلد الاصم عظامی

وان جئت امی واخواتی وعترتی
قتیل مجار لا قتیل سہامی
ولست ابالی ان قتلت لاننی

یعنی ای رافع تو کیون نہین میرے پیام کا حامل ہوتا ہی کہ خبر دینے والا ہو اس امر کا کہ ہر آئینہ مین نے مرگ سے ملاقات کی اور اگر تو میری مان اور بہنو اور اولاد کے پاس جاوے تو میری جانب سے ان مین ہر ایک کو میرے سلام سے مخصوص کر اور اگر تجھ سے میری مادر ضعیفہ میرا حال پوچھے تو اُس سے کہیو جمیل کشتہ سنگ ہی نہ کشتہ تیر اور دروازہ قلعہ پر اس حال سے پڑا ہی کہ سنگ سخت خاموش سے استخوان کے پرزے اُڑ گئے ہین مجھے اپنے قتل ہو جانے کی پرواہ نہین ہی مجھے اُمید ہی کہ میرا جنت مین مقام ہوگا۔ راوی نے کہا جب عیاض کو حال جمیل سے آگاہی ہوئی تو اُسکی مادر کے احوال پر رحم کرکے بہت بُکا کی

[١] حجر الاصم سنگ صلب مصمت ١٢

اور بعد نماز جنازہ کے اُسے دفن کرادیا بعد ازان یہ خبر مادر جمیل کو پہونچی تو اُسنے صبر کیا جیسا کہ مردان کرام و عظام صبر کرتے ہین پھر اس پیر ضعیفہ نے کہا یَا بُنَیَّ عِشْتَ سَعِیْدًا وَمِتَّ شَهِیْدًا وَسَلَکْتَ سَبِیْلَ اٰبَائِکَ فَرَحِمَکَ اللّٰهُ وَاٰنَسَ غُرْبَتَکَ وَنَفَعَنِیْ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنے اے میرے فرزند تو زندہ تھا تو سعید تھا اور مرا تو شہید ہوا اور تو اپنے باپ دادا کی راہ پر گیا حق تعالی تجھپر رحم کرے اور اس مسافرت آخرت مین وہ تیرا انیس ہوا اور مجھکو بھی تیری شہادت سے روز قیامت نفع پہونچے پھر اُس ضعیفہ نے یہ آیت پڑھی اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ یعنے وہ لوگ جو صابر ہین جب ان پر مصیبت پڑتی ہی تو وہ کلمہ استرجاع زبان پر جاری کرتے ہین کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ یعنے ہم خدا ہی کے ہین اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہین **راوی** نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی ہی عمر بن الجون النبهانی نے جس کا جد سُراقہ اُن لوگون مین تھا جو فتح راس العین مین حاضر تھے اُسنے بیان کی جب جمیل بن سعد شہید ہوا تو اہل روم بہت خوش ہوے اور اُس عدو اللہ مرسیوس نے جو بعد شہر ریاض مالک امر تھا جب دیکھا کہ اہل اسلام قلعے پر قصد کرنے والے ہین تو رات کو بیعہ[1] نسطوریا مین گیا اور نماز پڑھی اور قربانگاہ[2] کے قریب گیا وہ ہر گاہ بغض و کینہ اُس کا مسلمانون سے اس مرتبہ بڑھا تھا کہ اُسنے دروازہ بیعہ پر کسی شخص عرب کی تصویر کھنچوائی تھی اور اس پر لکھا تھا هٰذَا نَبِیُّ الْعَرَبِ کہ یہ شخص عربون کا نبی ہی چنانچہ جو کوئی اس بیعہ مین داخل ہوتا تھا وہ اُس تصویر پر تھوکتا جاتا تھا اور اندر بیعہ کے شبیہ عرصۂ قیامت و میزان و صراط و جنت و نار کی بنوائی تھی اور اُسی مرقعہ مین پیکر عیسی بھی کھینچی تھی اس ہیئت سے کہ اُنکے ہاتھ مین صلیب تھا اور زیر کو اُن کی مادر مریم صدیقہ تھین **راوی** کہتا ہی کہ جب وہ عدو اللہ مرسیوس اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اُس نے عاصم بن رواحہ سے کہا کہ اس شب مین میرا ارادہ ہی کہ ان قیدیان عرب مین سے دس نفر کو مقام مذبح مین ذبح کرکے تقرب بخدا حاصل کرون یہ سُنکے عاصم نے اُس کو جواب دیا اے ملک یہ میری رائے نہین ہی کیونکہ آپ دیکھتے ہین جو کچھ اُمور عرب در پیش ہین اور یہ امر تو آپ کے قبضۂ اختیار مین ہی یہ سُنکے وہ خاموش رہا اور وہان سے باہر نکلا اور عاصم نے رومیون مین سے کسی کو اندر بیعہ کے رہنے نہ دیا سب کو وہان سے باہر نکال دیا اور دروازہ بیعہ کا باستحکام تمام بند کردیا پھر جس وقت اس بیعہ مین کوئی رومی باقی نہ رہا اور دروازہ اسکا مستحکم ہو گیا تو وہ صحابہ جو اسیر تھے اُس بیعہ کے اندر اندر بیت المذبح مین داخل ہوے کیونکہ مذبح متصل و ملحق بیعہ سے تھا تو وہان دیکھا کہ بہت ہتھیار مجتمع ہین کیونکہ اہل روم جس قدر قسم سلاح بطریق نذر اس بیعہ و مذبح مین لائے تھے اور چڑھا جاتے تھے وہ سب وہین بطور سلاح خانہ جمع رہتا تھا چنانچہ ان صحابہ نے وہ اسلحہ اُٹھا لیے اور قصد کیا کہ کل صبح کو جوقت اہل شہر مشتغل بقتال ہونگے تو ہملوگ اندرون شہر غوغا کردیوین **راوی** نے

---

[1] بیعہ نسطوریا یعنی مسجد و معبد ترسایان جو محلہ نسطوریا مین واقع تھی ١٢ [2] قربان گاہ یعنے مذبح جہان قربان کرتے ہین یا قربان گاہ مسیح جو قرب بیعہ بطریق شبیہ بنالیتے تھے ١٢

کہا پھر جس وقت رات ہوئی تو وہ صحابہ اُٹھے اور نماز اور قیام اللیل یعنی نماز شب اور ذکر اللہ مین مشغول ہوے اور اُن تصویرون اور شبیہ عرصۂ قیامت اور صراط و میزان اور نار وجنت کو دیکھتے تھے اس وقت عاصم بن رواحہ نے سعید بن زید سے کہا کہ دین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دوڑنا کیا ایمان کو زیادہ کرتا ہی تب سعید نے کہا ہان البتہ پیروی دین خدا و رسول کی موجب مزید یقین ہی کیونکہ جب روز قیامت آوے گا اور دن حسرت وندامت کا ہوگا اور ہواے تند وباد صرصر قیامت کی چلے گی اور ساری خلق خدا محشور ہو گی اور جہنم سامنے ہوگا اُس شخص کے جو اس کا سزاوار ہوگا اور جب صفین کھڑی ہون گی پرہیزگارون کی اور ہڈیان بوسیدہ زندہ کیجاوینگی متقین ونماز گذارون کی اور جب رایات اہل حق کے گڑنے لگین گے اور پھریرے نشانون اہل صدق کے اُڑنے لگین گے اور جب منبرہاے انبیا و مرسلین نصب کیے جائین گے اور وسادہ ہاے ابرار وصدیقین حسب مراتب مرتب ہونگے اور جب روحین موحدین کی شادمان ہون گی اور کافرون کی جانین تنگی ونقصان مین پڑین گی اور تباہی اور خواری پڑے گی اوپر مشرکین کے اور دھتکار وللکار ہوگی واسطے ظالمین کے اور جب ذلیل و خوار ہون گے ملوک وحکام جور وستم اور سرنگون و رسوا ہونگے شاہان روم وعجم اور جب مسرور و مستبشر ہونگے ابرار ودیندار اور محزون ومتحیر ہونگے فجار وبدکار اور جب ندا دیگا مالک جبار یعنی بادشاہ غالب کردگار لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنے جس کے لیے آج بادشاہت ہی وہ یکتا و زبردست ہی یعنی پروردگار اور اسکے ساتھ یہ فرمائے گا کہ کیا ہم نے تجھکو عذاب دوزخ سے نہین ڈرایا تھا کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہین آیا تھا کیا تم نے نہین سُنا ہی کہ پروردگار نے سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ الاطہار پر کیا نازل کیا ہی قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ یعنے ای سید ابرار تو اوپر قوم کفار کے تبلیغ حکم کردے کہ بہرہ مند ہو لو دنیا مین آخر کو ٹھکانا تمھارا جہنم ہی هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ یعنی وہ وہ روز فیصل ہی کہ تم کو اور پہلے والون کو ہم جمع کرین گے غرضکہ وہ روز عرصہ ہی کہ اعمال سب کے پیش کیے جائین گے وہ روز وفا ہی کہ حق تعالے اپنا وعدہ پورا کرے گا اور لوگ بدلا اپنا پورا پاوینگے وہ دن جزا کا ہی حسنات سے اور دن سزا کا ہی سیئات سے وہ روز تمام کون ومکان کو زلزلہ مین لانے والا ہی وہ روز قریب آنے والا ہی وہ دن فصل دواوری کا ہی وہ دن عدل ودادگری کا ہی اس وقت ہر موقف اپنی جا پر کھڑے ہونے والون کو پراگندہ کرے گا اور ہر جاہل بعذر لاعلمی سرافگندہ ہوگا حسرت سے لوگ اپنے ہاتھون کو دانتون سے کاٹین گے اور دل اُنکے شدت خوف سے کانپین گے اور منادی ہاتف پکارے گا کہ کنارے ہو جاؤ ای قوم بدکار بہ تحقیق کہ فرمانبردار رستگار ہوگئے کیا تم نے کتاب مکنون مین نہین سُنا ہی وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ یعنے ای منکرو آج جدا اور دُور ہو جاؤ مومنون کے نزدیک سے چنانچہ اس حالت مین تشنگی اُن کو بیتاب کردے گی اور دہشت اُن کو اضطراب مین لاوے گی بڑی تنگی مین پھنسین گے سخت خستگی مین پڑین گے اپنے عرق مین غرق ہون گے

منادی ملائک ندا دیوین گے اور یہ سب سُنین گے وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ یعنے ان کو کھڑا رکھو کہ ان سے بازپرس ہی اور کہیگا ان کو ٹھہرا رکھو یہان تک کہ ہماری ہیبت اور ہماری مملکت کو دیکھین انکو ٹھہرا رکھو کہ ہماری سلطنت اور عظمت پر نظر کرین ٹھہرا رکھو یہانتک کہ یہ پیش کیے جاوین ہماری جناب مین انکو کھڑا رہنے دو یہانتک کہ انسے مناقشہ کرین ہم حساب مین کہان ہین وہ لوگ جنھون نے انکار و نافرمانی کی کہان ہین وہ جنھون نے اصرار و طغیانی کی مین بہت بڑا جبار و غالب ہون پر کسی پر ظلم نہین کرتا مین بڑا رحیم ہون مگر بے رحمون پر رحم نہین کرتا کہان ہین اُمت نوح جو صبح و شام مرتکب تھے باموز قبوح کدھر ہین قوم ہودؑ کہان گئے آل ثمودؑ کدھر گئے اُمت شعیبؑ کہان ہین اُمت سوار بُراق یکرانؐ کہ یہ سب واسطے جائزے کے حاضر ہون کہ رب الارباب حاضر و ناظر ہی لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ط یعنے آج کسی پر ظلم نہین ہی اس لیے کہ حق سُبحانہ تعالی بر سر حساب ہی اور اُس وقت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باجماعت خدم و خیل و حشم بادبدبۂ حشمت و فیروزیت ہونگے اور اُنکے سر پر تاج رضاے خدا ہوگا اُس پر بقلم امضا لکھا ہوگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے قریب ہی کہ پروردگار تیرا ایسا کچھ دے گا کہ تو رضامند ہوگا اور اُنکے ہاتھ مین لواے حمد ہوگا اور داہنے اُنکے انبیا اور بائین اُنکے اولیا ہونگے اور ملائکہ سامنے کھڑے ہونگے اور اہل موقف حضرت کی طرف دیکھتے ہونگے اور اُمت اُنکی انپر درود پڑھتی ہوگی اور چہرے ان لوگون کے فرح و سرور سے درخشان ہونگے جامہ اسلام ان کا زیب تن اور ہاتھون مین انکے اسکا دامن ہوگا پکارتے ہون گے اپنے پروردگار کو بکلمات تمجید اور شور کرتے ہونگے اہل موقف باقرار توحید کے نور ایمان اُن کا تابان ہوگا اور جائزہ اُن کا پیش خداوند جہان ہوگا گواہ کرینگے ہم اُن کو ساری اُمتون پر اور قبول کرینگے ہم اُن کی شہادتون کو اور تارے رنج و بلا کے اُن سے غائب ہو جاوین گے اور ہول قیامت سے امن پاوینگے منادی ملک اُن کو ندا کرے گا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تم بہترین اُمت ہو کہ واسطے ہدایت اور اُمتون کے انتخاب کیے گئے تھے اہل موقف اُنکے جمال پر بحیرت نظر کرینگے اور اُنکے فر و جلال پر متحیر ہونگے اور کہین گے رستگار وہی ہین جنھون نے ان کی ملت کی پیروی اور ان کی شریعت کی تصدیق مین پیشروی کی چنانچہ فرمایا ہی رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ یعنی سائر کفار بہتیرا یہی آرزو کرینگے کہ کاش اہل اسلام مین ہوتے غرضکہ ایسے ہنگام مین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مقام محمود مین وارد ہونگے اور وہان طول قیام کرینگے اور آرزومندی سے ہاتھون کو پھیلاوینگے اور نیازمندی سے طلب و سوال مین بلبلا دینگے اور عرض کرینگے ای میرے پروردگار مین تجھ سے سوال کرتا ہون کہ میری اُمت گنہگار کے حق مین میری شفاعت قبول کر بناگاہ بارگاہ آلہ سے ندا آویگی کہ قسم ہی مجھکو اپنے عزت و جلال کی کہ مین تجھ سے خلف وعدہ نہ کرون گا اور اپنے عہد کو جو تجھ سے کیا ہی نہ توڑون گا یہان تک کہ اہل موقف کو تیرا علو شان اور تیرا مرتبہ شایان دکھلاؤن گا اور وہ مرتبہ تجھکو عطا کرون گا کہ تو راضی ہوگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے قریب ہی کہ پروردگار تیرا وہ نعمت و کرامت

تجھکو عطا کرے گا جہان تک کہ تو راضی ہو **راوی** کہتا ہی کہ جب ان کلمات ہدایت آیات کو عاصم نے سعید سے سُنا تو اُسکے ایمان کو ترقی ہوئی پھر جس وقت ہنگام سحر ہوا تو وہ صحابہ اقدام حرب پر مستعد ہو کر اہل شہر پر برجستہ نکل پڑے اور استعانت بخدا کر کے کہنے لگے اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا کَنَصْرِ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ یعنے ای ہمارے پروردگار ہماری ویسی مدد کر جیسی تو نے اپنے نبیؐ کی امداد کی تھی روز جنگ خندق وغیرہ کے اس وقت خالد نے کہا خبردار تم لوگ از یکدیگر متفرق نہ ہونا کہ تمھاری ہیبت جاتی رہے گی اور خوف رکھو اس پروردگار سے جس کی طرف تمھاری بازگشت ہی اور اس بات کو خوب سمجھ لو کہ یہ سب دشمنان خدا تمپر ہجوم کرینگے اس طرح کہ مرد اُنکے تم سے مقاتلہ کرینگے اور عورتین ان کی تمپر تپھر مارین گی اس وقت تم دُور رہو ہوا و ہوس سے کہ درمیان جنگ کے کسی مرد عورت کی طمع و پروا کرو بلکہ حرب و ضرب مین ثابت قدم و بایکدیگر ہمدم رہو کیون کہ صبر مردون کا ظاہر نہین ہوتا ہے مگر ہنگام ملاقات ہول و خطر کے اور ہم لوگ گھبرانے والون مین نہین ہین مگر بسبب ہجوم مرگ و ضرر کے اس لیے کہ ہمپر خوب ثابت و متحقق ہی کہ ہمارے ہر ایک کے لیے مدت اجل معین ہی کہ اُس سے تجاوز نہین کرتا درین صورت جو کوئی اپنے تئین خطرۂ عظیم مین ڈالیگا وہ امر عظیم کو پہونچے گا اور حال یہ ہی کہ اس شہر کا بڑا نام ہی اور اس مین کثرت و جمعیت مردم بہت ہی اور یہ شہر دیار ربیعہ کا قصر دیا ئیگاہ ہی اور ہم لوگ اس قوم کے بیچ مین اور اس شہر کے وسط مین ہو گئے ہین درین صورت اگر تم طالب ظفر ہو تو صبر و استقامت رکھو اور عجلت نہ کرو اس لیے کہ صبر قرین حصول مرام ہی اور تعجیل موجب لغزش اقدام ہی اور استقامت نصرت انجام ہی اور خوب جان لو کہ یہ بیعہ ان کا بہت بڑا بیعہ معظمہ ہی اور ضرور ہے کہ وہ لوگ نماز کے لیے وہان آتے ہین پھر جس وقت سالار اُن کے لشکر کا مع ہمراہیان وہان داخل ہو تو دفعتہً ہر طرف سے ہم ان پر جا پڑین اور گھیر لیوین اور قتل کرنا شروع کرین پھر جس وقت ملوک اُنکے اور امرائے نصاریٰ مارین جاوین گے تو پھر کسی کو جرأت و جسارت ہاتھ اُٹھانے کی ہمپر نہ ہوگی اور باقی عوام کا کچھ اعتبار نہین ہی یہ سُنکے عاصم بن رواحہ نے کہا اے امیر خدا تیری نیکوئی کو زیادہ کرے اُمور حرب مین کیا خوب تجھکو خبر و آگاہی ہی کلام تیرا باصواب ہی اور خطاب تیرا مستحسن و لاجواب ہی پھر سعید نے کہا تم کو لازم ہی کہ ہر ایک تم مین سے اپنے اپنے مقام پر ٹھہرا رہے اور ہتھیار اپنی اپنی عباؤن مین چھپائے رکھے پھر جس وقت وہ قوم اپنی نماز مین مشتغل ہون تو یکبارگی ہم اُن پر حملہ کرین اور ان پر خوب فراخ دستی کرین پس سب نے اس رائے کو پسند کیا اور وہ سب صحابہ ایک بڑے مکان مین جو متعلق بیعہ سے تھا مقیم تھے اور اس مکان مین مال و متاع نذر اس کثرت سے جمع تھا جو شمار و حساب سے افزون تھا **راوی** نے کہا مجھ سے روایت بیان کی عبداللہ بن یانس نے اپنے جد فیاض بن زید سے کہ وہ منجملہ اُن صحابہ کے تھا جو فتح راس العین مین حاضر تھے اُسنے کہا قصہ ہمارا اس طرح ہوا کہ پہلے ہم نے جو تدبیر کی تھی پھر اُس سے باز رہے چنانچہ امر مقدر الٰہی سے جس روز ہمنے وہ تدبیر کی تھی کہ ہم ہتھیار عباؤن مین چھپائین اور جس وقت کہ

وہ لوگ مشتغل بحرب ہون تو ہملوگ یکبارگی ان پر جا پڑین اتفاقاً اُس روز لشکر راس العین مین سے کسی نے
اقبال نہ کی اور اس کا سبب یہ ہی جو ہم ذکر کرتے ہین **راوی** نے کہا چنانچہ قضاے آلہی سے یون ہوا کہ
والی راس العین کا ایک بھائی تھا کہ وہ بڑا زیرک و دانشمند تھا اور تدبیر اور راے اسکی صائب تھی اور وہ
عارف اس حکمت کا تھا جس کی وصیت فہرابس نے اسکو کی تھی اور فہرابس منجملہ حکماے یونانین
کے تھا وہ عالم تواریخ اور رازدار شہریاض کا تھا کہ شہریاض بے مشورہ اسکے کچھ نہ کرتا تھا چنانچہ اس برادر حاکم
راس العین کو قتال عرب سے منع کیا تھا اور اسکو فہمایش کی تھی کہ عرب سے قتال کرنے مین تیرے حق مین
خیر نہین دیکھتا ہون تو اس امر کو اپنے نفس پر لازم کر پھر جب کہ ملک شہریاض کا وہ حال ہوا اور لشکر اُسکا
مارا گیا اور بھاگا اور بعد شہریاض کے مرسیوس مالک امر ہوا تو اُس سے بھائی نے فہمائش کی اور نام اسکا
ارسالوس تھا اور معنے ارسالوس کے زبان یونان مین حکیم زمانے کا پس وہ کہنے لگا ای برادر معلوم کر کہ مرد
عاقل و مرد کامل کے لیے سزاوار نہین ہی کہ وہ اپنے نفس کو غیر موقع مین ڈالے اور نام خواہش نفسی کا رام
ہوجاے یعنی نفس امارہ کے اختیار مین ہوجاوے اور جو کوئی اطاعت نفس کی کرتا ہی وہ ذلت مین پڑتا ہی
اور منسوب بجہالت ہوتا ہی اسلیے کہ خواہش دنیا خواری ہے اور پیروی نفس کی بیماری ہے اور طلب
لذت سبب مہلکات ہے کیونکہ اُس لذات مین کیا مزہ ہی جو منجر بفنا ہی اور صاحب لذت کے حق
مین مورث رنج و عنا ہی شہوات نفسانی ہلاکت و شماتت ہی اور آز و نیاز عیب سفاہت ہی تمتع دام
اور حب دنیا دام ہی عاقل پشیمان نہین ہوتا اور جاہل مرد میدان نہین ہوتا جلد باز کو تامل نہین اور
مضطر کی راے مستقل نہین خائن نیکوکار نہین ہوتا اور دروغگو راست گفتار نہین ہوتا مرد حقیر شریف نہین ہوتا اور شریف
خفیف نہین ہوتا جس کسی نے فائدہ پہونچانے مین پہلوتہی کی وہ عبودیت کو نہ پہونچا اور جو کوئی تعلقات
دنیا مین مسرور رہا وہ آخرت سے محروم رہا مرد ستمگار رستگار نہین ہوتا اہل رشد محروم نہین رہتے اور نادم ہونے
والے مذموم نہین ہوتے توبہ کرنے والے کے لیے خوف نہین ہی اور رجوع کرنے والے کو روک نہین ہی
جس نے پیروی کی راہ صواب کی اُسنے نجات پائی ذلت عذاب سے ای برادر خوب جان قیام
ریاست کا سیاست سے ہوتا ہی اور دوام دولت کا عدالت سے رہتا ہی تقوی خیر ہی واسطے اصحاب اخیار
کے اور ہوا و ہوس شر ہی حق مین برادران دیندار کے جو کوئی موافق اپنی حیثیت کے میانہ روی رکھے گا
اس کو ذلت نہ ہوگی اور جو کوئی اپنی حقیقت کو بھول جاوے گا اسکی کچھ رفعت نہ ہوگی تعلق رکھنا آمال
و متمنیات سے موجب تضییع اعمال و اوقات ہی حسن اخلاق کیا خوب سبب وفاق ہی اتفاق اہل خلت کا
سبب نجات ہی ہلاکت سے سریع الزوال کو جلد طلب کرنا پیام اجل کا آنا ارتکاب عصیان کا نشان ہی
خذلان کا علامت توفیق کی آسانی ہی طریق کی جو کوئی انجام کار دیکھتا ہی وہ ہلاکت سے امن پاتا ہے
جس نے دُنیا کو بچشم فنا دیکھا اُس نے آخرت مین اپنی تمنا کو حاصل کیا آگاہ ہو ای برادر کہ جملہ اُخبار سے جو

ہمارے سامنے مذکور ہوا ہی ایک یہ ہی کہ عیسیٰ بن مریم نے ایک طائر کو دیکھا کہ وہ بہت خوبصورت اور خوشنمائی پرون سے کامل مزین تھا تب مسیح نے اس طائر سے پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین دنیا ہون کہ ظاہر میرا ملیح ہی اور باطن میرا قبیح ہی حضرت مسیحؑ نے کہا مجھکو عجب آتا ہی اُس غافل سے کہ وہ اُمید تمام کرنے کسی شے کی رکھتا ہی وحال آنکہ مرگ اسکو بلاتی ہی پس مین نے اس بات کو تجھ سے بطریق تمثیل بیان کیا ہی تاکہ تو وعظ سمجھے اس مثال کو اور اس زوال کو جو ملک شہر یاض پر واقع ہوا کہ کل سماط پر موجود تھا اور آج صراط پر حاضر ہی کل وہ اپنی سلطنت و مملکت پر فخر و ناز کرتا تھا آج قبر مین باسوز و گداز پڑا ہی کثرت لشکر کام نہ آئی وفور خزانہ و بسیاری سامان جنگ سے کچھ منفعت نہ ہوئی واللہ وہ ذلیل ہو گیا و باوجود کثرت کے قلیل ہو گیا جو کوئی اپنے افعال پر نازان ہی وہ اپنے اعمال مین مرتہن و پشیمان ہی تو اپنے زعم مین راہ خدا پر چلتا ہی وحال آنکہ تو پیروی ان لوگون کی کرتا ہی جنکو خدا نے ہلاک کیا ہی پس کوئی فعل تجھکو نافع نہین ہی اور کوئی عمل تیرے تابع نہین ہی تجھکو لازم ہی کہ اپنی جان کیلیے اور اپنے اہل ملت و اہل بلد کے واسطے خدا سے خوف کر اور اپنے لیے انجام بخیر طلب کر ان عربون سے ازروے صلح کے اور جو کچھ مین نے تجھ سے ازراہ نصیحت کے کہا ہی وہ قبول کر خونریزی سے درگذر عورتون پر رحم کر لوگون کو بچا کہ تو بھی بچا رہے گا اور یہ قوم جو بات کہتے ہین وہ کرتے ہین کیونکہ صدق ان کا دین ہی اور ایمان ان کا یقین ہی وہ لوگ طالبان ملک مین سے نہین ہین کہ ملک نزاع کرین اور اسکی طرف مائل ہون بلکہ وہ طالب آخرت ہین اور جو کچھ اُنکے لیے پیش خدا مہیا ہے اسی کے وہ خواہان ہین اور دیکھو کل رودس صاحب حران کے ساتھ کیا وفا کی وہ اپنے دین سے نکلکر اُنکے دین مین داخل ہوا اور اسی طرح ملکہ ماریہ بنت ارسوس اور بڑے بڑے ملوک روم مثل یوقنا و یرغون و عمود و بیتاجو کہ ہمارے دین مین وہ ہم سے بڑا عالم تھا یہ سب اُنکے دین مین داخل ہو گئے وحال آنکہ یہ لوگ مالک ایسے بڑے ملکون کے تھے جو طول و عرض مین بہت وسیع و فراخ تھے اور حال یہ ہی کہ محاصرہ و حصارداری وہی شخص کر سکتا ہی جسکے پاس غلہ رسد وافر و کثرت لشکر و سامان و سلاح متوافر ہو اور حفاظت بلد پر قادر ہو وحال آنکہ یہ شہر عظیم ہی اور جو کچھ سامان اس مین موجود ہی وہ ایک سال بلکہ کمتر سال کے لیے بھی مردمان شہر کو وفا نہین کر سکتا پس اگر تو اسلام نہ لاوے گا تو اہل شہر لامحالہ اسلام لاوینگے اور تیری گردن باندھکر مسلمانون کے حوالے کر دینگے اور تو اُنکے عظم شان پر خیال کر کہ اُنکے قبضہ مین حران ہی اور کفر توثا اور رہا و سروج و سجستان و ماردین وصور و خابور اور رفرات سے تا بہ شام اور زمین مصر تک یہ سب اُن کا ہی اور ان کے لشکرون سے سارا ملک عراق گھرا ہوا ہی اور تمام آفاق بھرا ہی اور مجھے خبر پہونچی ہی کہ ملک کسریٰ نے طرف مقام محاق کے چڑھائی کی ہی تو چاہیئے کہ امیر اہل عرب کے پاس اپنا ایلچی بھیجکر اعانت طلب کر تاکہ تجھکو کسریٰ پر فیروزمندی حاصل ہو اور وہ تیری ایسی امداد کرے گا کہ تو اپنی جان اور اپنے مال و عیال سے خوش رہے گا اور اس قوم کے ظل حمایت مین تو خوشی سے زندگانی بسر کر خواہ تو ان کے دین مین داخل ہو

خواہ اپنے دین پر وہ کسی حال مین تجھ سے بغض و عداوت نہ رکھین گے **راوی** نے کہا مرسیوس نے جب یہ
کلام اپنے برادر حکیم ارسالوس کا سُنا تو اُس پر غضب ہوا اور اس وقت اُسکے ہاتھ مین کوڑا تھا تو اُس نے
ارسالوس کو کوڑا مارا اور کہنے لگا تو وہ ہے کہ مسیح نے تجھکو پیدا نہین کیا مگر ذلیل و خوار تجھکو کیا ہے جو مجھے تو یہ مشورہ دیتا
ہے کہ مین اپنا ملک عربون کے حوالے کردون لامحالہ تو میری ہلاکت کا باعث ہوتا ہے تو ہلاک ہو میرے
پاس سے دُور ہو اگر پھر میری نگاہ تجھپر پڑے گی تو مین تجھکو قتل کرون گا **راوی** کہتا ہے کہ آخر ارسالوس
وہان سے غضبناک چلا گیا مگر مرسیوس لعین نے اپنے ارکان دولت کو حکم کیا کہ وہ سب کنیسہ بیعہ نسطوریا
مین جمع ہون تاکہ اُن سب سے حلف لیوے چنانچہ چاوُش و نقیب اُسکے گئے اور اہل شہر و مشائخ بلد اور وہان
کے جمیع اکابر و رؤسا کو جمع کیا اور علما و عباد نصاریٰ کو اس کنیسہ مین حاضر لائے اور بادریون اور دیر کے
مجاورون کو بھی بلا لائے تاکہ اہل شہر سے حلف لیوین پھر جب یہ سب بیعہ مین داخل ہوے تو اُسکا پھاٹک
بند کردیا تاکہ کوئی عوام مین سے اندر نہ آوے چنانچہ یہ سب مجتمع تھے اور ملک مرسیوس اور مقربان دیر بیٹھے
ہوے لوگون سے حلف و عہد لیتے تھے اور وہ سب کے سب خطرات سے مطمئن و ایمن تھے ناگاہ
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکبارگی تیغ بکف نکل پڑے و بآواز بلند تہلیل و تکبیر پکارتے ہوے
کہنے لگے کہ ہم اُمتِ تنزیل[۱] اور اصحاب نبی جلیل ہین ہم محافظان قرآن اور صاحبان صیام رمضان ہین
حق تعالیٰ نے تمھاری گنہگاری کے سبب تمھاری جاے امن کو تم سے لے لیا اور تمھارا پردہ فاش کیا اور غم و
الم کو تم پر مسلط کیا اب وہ تمھارے صلیب پرست کہان ہین اور وہ صور و پیکر جن کی تم پرستش کرتے ہو
کدھر ہین اور تقرب تمھارا قربانگاہ سے کیا ہوا اور تدبیر تمھاری شیان گاہ کی کیا ہوئین اب تم اپنے ارباب
و خداؤن کو بُلاؤ کہ تمھاری مدد کرین واللہ کہ باطل تمھارا جاتا رہا اور جاہل تمھارا باعث شرک کے ہلاک ہوا تمھارے
ایام سُست و مضمحل ہوگئے دولت تمھاری زائل ہوگئی یہ کہکے اصحاب نے ان کو تلوارون کے آگے
دھر لیا اور مرگ نے انکو جلد پکڑ لیا چنانچہ بطارقہ رئیسان نصاریٰ کو بہ نیت صادقہ قتل کیا پھر جس وقت
اہل روم نے ان کی خرابیون کو دیکھا تو با خود ہا شور و فریاد کرنے لگے اُس وقت خالد نے مسلمانون سے
خطاب کیا ای اولیاء اللہ خوب تلوارین مارو اعداء اللہ کو اور مشرکون کا خون بہاؤ پھر جب بڑے بڑے افسر
مارے گئے اور اونچے اونچے اہل کر و فر تہ تیغ ہوگئے تو یہ حال دیکھکر اور یہ خبر سُنکر عوام خلائق شہر پناہ کی دیوار پر
بھاگ گئے اور آگاہ ہوگئے کہ ان کی قوم جہنم واصل ہوئی اور بلا ان پر نازل ہوئی اُس وقت واسس نے
جاکر پھاٹک شہر کھولدیا کہ تمام لشکر اسلام تہلیل و تکبیر کرتے ہوے داخل ہوے اور قتل عام راس العین مین
ہونے لگا یہان تک کہ وہ موارد ہلاکت کو پہونچے جمعیت مشرکین کی پراگندہ ہوئی شریعت سید المرسلین کی مسلمانون کی
مؤید ہوئی **راوی** نے کہا کہ فتح راس العین شہر ربیع الاول سنہ سترہ مین ہوئی تھی چنانچہ تمام مال وہانکا

---

[۱] اُمت تنزیل یعنے ہم وہ جماعت ہین جن پر حق تعالےٰ نے اپنی کتاب نازل کی ہے ۱۲

جمع کیا گیا اور سب آدمی شہر کے فراہم کیے گئے اور یہ لوگ بیس ہزار آدمی تھے اور اُن مین سے دس ہزار مرد محارب وکارزار تھے غرضکہ اس قوم سے اکثر آدمی اسلام لائے اور حکیم ارسالوس بھی مع اپنے ہمراہیون کے ایمان لایا **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ دیار بکر مین سے سوائے راس العین کے اور کوئی ملک تلوار سے نہین لیا گیا یعنے اس اقلیم مین جملہ بلاد بصلح وتدبیر ہاتھ آئے مگر راس العین بزور شمشیر قبضہ مین آیا وبعدازان میر لشکر اسلام عیاض بن غنم نے کل مال سے خمس نکال کر خدمت مین امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ارسال کیا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم عیاض بن غنم الاشعری کی جانب سے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بعد سلام عرض یہ ہی کہ مین حمد کرتا ہون اس خدا کی جس کے سوائے کوئی معبود بہ حق نہین ہی اور مین درود پڑھتا ہون اُس کے نبی پر بعدازان واضح ہو کہ جو جو امر دشوار تھا حق تعالیٰ نے اسکی فتح بآسانی کرادی ہمارے نوجوانون کے شعاع انوار نے مثل برق خاطف کے آنکھون مین چکا چوند ڈال دی پھر جس وقت اُس قوم نے ہمپر عرصہ مقابل تنگ کردیا اور ہم پر اژدہام کیا اس وقت ہم نے ایک لشکر عظیم کو دیکھا کہ وہ ہمارے سامنے سد بلند ہو گئے اور فوج فوج پیش آئے اور موج موج بہم آپڑے ہر جانب سے نصرت اُن کی عیان ہوئی اور وہ ہر قسم کے ساز وحرب مین نمایان ہوے اور تابش آہن کی مانند شعلے کے تھی تلوارون کی کرچلین اُڑتی تھین اور برچھیون کے پرخچے ہوتے تھے چنانچہ خصومت اُس طرف برطرف ہوئی اور آتش جنگ جبھی بجھی اور رخت حرب تنون سے جب اُترے کہ مسلمانون نے طاغیون اور فاسقون کو قتل کرلیا اور حق تعالےٰ نے نصرت کافی بخشی اور سرکشون کو ذلت قرار واقعی دی دشمنون نے پیٹھ پھیری اُن کی مضرت سے نجات ملی سارے شہر اُن کے کفر سے پاک ہوے رئیس اُنکے اندوہناک ہوے بادشاہ ان کا اول مخذول ہوا اور بدترین حالی سے مقتول ہوا وبعدازان حق تعالیٰ نے ہمکو فتح راس العین کی عنایت کی وربعد اسکے ہم عازم دیار بکر کے ہوے ہین حق تعالیٰ معین ہی اور اس سے استعانت کرے ہین وبس اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور ہماری طرف سے تحیۂ سلام عرض کیجیے قبر سید المرسلین پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین بعدازان ابن غنم نے اس نامہ پر مہر ثبت کی اور لفافہ کر کے مع مال خمس حوالے عبد اللہ بن جعفر الطیار کے کیا اور اُنکے ہمراہ سو سوار مہاجرین و انصار مین سے کردیے چنانچہ عبد اللہ مع ہمراہیان اپنے روانہ ہو گئے اور مسلمانون نے راس العین مین ایک مہینہ مقام کیا اور بیعہ نسطوریا کو مسجد جامع بنایا اور اس مین نماز ادا کی اور سارے کنیسون کو مسجدین بنا ڈالین پھر عیاض نے عرفجہ بن مازن العامری کو وہان کا والی مقرر کردیا اور اسکے ہمراہ سو سوار تعینات کردیے وبعدازان مال رہا و کفر توما سے بھی خمس نکال کر بعد عبد اللہ بن جعفر کے سلامۃ بن الاحوض کے ساتھ روانہ کیا اور اس کے ہمراہ پچاس سوارون کو بھیجا۔

ذکر فتح دارا و بیرحا و یاعما

راوی نے کہ جب عیاض بن غنم راس العین سے کوچ کر کے کفر توتا مین وارد ہوے تو وہان ان کی خدمت مین وہ لڑکا یرغون حاضر ہوا اسکو مرحبا کہا اور کفر توتا کا اسکو والی کیا اور اس لڑکی طاریون کے روبرو اسلام پیش کیا وہ بھی اسلام لائی اسکا عقد تزویج یرغون اسکے عمزاد سے کر دیا اور بیعہ کو جامع مسجد بنایا پھر وہان سے طرف دارا کے کوچ کیا جب وہان پہونچکر خیمے کیے تو اہل دارا سب حاضر ہوے اور صلح کی اور جس مقدار محصول پر اہل دارا نے صلح کی وہ بیس[۲] ہزار مثقال سونا تھا یعنے اشرفی تھی اور تیس[۳] ہزار چاندی یعنے درم اور اپنے ہتھیار دے دیوین آخر اُنھون نے یہ سب کچھ منظور کر لیا بعد ازان اُنکے کنیسون کو جامع مسجد بنایا اور اُن مین سے بہت تھوڑے آدمی اسلام لائے اور باقی مردم نے اقرار ادائے جزیہ کا کیا بعد ازان عیاض دارا سے کوچ کر کے بیرحا کو گئے وہان والون نے بھی صلح کی اور مصالحہ اہل بیرحا کا مقدار محصول اہل دارا کے چہارم پر ہوا لیکن ہر گاہ بنی اسرائیل بیرحا کی تعظیم بہت رکھتے تھے اور وہان نذرین لاتے تھے اور بانی بیرحا کا خرقیا بن تورخ بن بازیا تھے اور خرقیا انبیاے بنی اسرائیل مین سے تھے تو لوگ وہان کے پاس عیاض بن غنم کے پھر حاضر ہوے اور مصالحہ اس قدر پر چاہا جس مقدار پر چاہا معاملہ ساتھ اہل دارا کے ہوا تھا مگر اس شرط سے کہ اُنکے مقدم نے یہ درخواست کی کہ مین مادام حیات اپنے مالک اس بلد کا رہون یہان تک کہ مرگ سے ملاقات کرون پھر اہل بلد مین سے جو کوئی ارادہ کرے گا کہ تمھارے دین مین داخل ہو تو اسکو کوئی مانع نہ ہوگا یہ سُنکے عیاض نے کہا تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا میرا نام طریاطس ہی تب عیاض نے کہا ای طریاطس ہم تم کو عدل پر حکم کرتے ہین اس لیے کہ خدا نے ہم کو فتح دی ہی تو محض بسبب پیروی امر حق اور ارادہ روی طریق صدق اور باعث عدل و داوری درمیان خلق کے اور ہم جور و ظلم سے اجتناب رکھتے ہین پس اسی وجہ سے جو ہم قصد کرتے ہین تو اپنے مقصود کو پہونچتے ہین اور تم دیکھتے ہو کہ جیسے تم لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم تمھارے سوالات برابر قبول کرتے ہین اور ہم تم سے وہ معاملہ کرتے ہین جس طور سے اہل دارا کے ساتھ ہم نے مصالحہ کیا ہی پھر طریاطس نے کہا کہ اہل معرین سے اسی طرح مصالحہ کرو جیسا اہل بیرحا کے ساتھ کیا ہی چنانچہ عیاض نے اس کو بھی منظور کر لیا و بعد ازان یاعما اور دیر پر وارد ہوے وہان بھی حسب درخواست طریاطس و موافق اسکی راے کے معاملہ کیا اور عیاض نے جو ہر ایک امر مین طریاطس کا کہنا مانا تو اسلیے کہ تا اُسکی طبیعت کو ملائم کرے اور تا کہ تالیف قلوب کرے سو ایسا ہی ہوا کہ جب یہ خبرین اہل دیار بکر کو پہونچین تو وہ لوگ جوق جوق بطیب خاطر آنے لگے اور بلا منازعت تسلیم اطاعت کرنے لگے وحال آنکہ عیاض کو خبر معلوم ہوئی تھی کہ بلاد اُنکے بہت مستحکم اور قلعے ان کے نہایت استوار و دشوار گذار ہین

راوی کہتا ہی کہ پھر طریاطس نے مال کثیر و زر خطیر اپنے خزانہ سے نکالا اور اہل بلد سے کچھ نہین لیا اور وہ سب حوالۂ عیاض کر دیا اور عیاض نے قبول کیا پھر جب اہل نصیبین نے بھی خبر حُسن سیاست اور شہرت عدالت مسلمین کی سنی اور جودت و خوبی احکام اسلام معلوم ہوئی تو اکثر اُن مین سے اسلام لائے و منجملہ اُن کے جو مشرف باسلام ہوے اصحاب دیر المندور تھے کہ اُنھون نے دیر مندور کو مٹا کر اس کا جامع بنایا اور عیاض نے نصیبین مین ایک ماہ قیام کیا پھر جب وہان سے ارادہ کوچ کا کیا تو طریاطس پاس عیاض کے آیا اور کہنے لگا تم لوگ ہماری نگاہون مین عظیم تر نظر آئے اس لیے کہ تمھاری صلوٰۃ و عبادت کو بہترین طاعات دیکھتے ہین آخر طریاطس اسلام لایا اور اسلام اُس کا بہت خوب و درست ہوا پھر وہ بدستور ہمیشہ ملک و مالک اس دیار کا رہا یہان تک کہ بعہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اُس نے وفات پائی اور اسی عرصہ مین اسامہ بن عامر الکندی مع اپنے دس نفر برادر عمزاد سے مسجد کندہ مین اُترے تھے اور عیاض نے دیار یا عما وغیرہ سے فارغ ہو کر کوچ کیا اور زیر قلعۃ المرأۃ کے جا اُترے اُس قلعہ مین ماریہ تھی اور اس کا بیٹا عمود بھی تھا یہ لوگ عیاض کے پاس مہمانی لائے اور لوازم ضیافت سے پیش آئے بعد از ان عیاض نے وہان سے کوچ کیا اور ساتوین شہر جمادی الاول کو شہر آمد پر داخل ہوے۔

ذکر فتوح میافارقین و آمد

مروی ہی کہ بلد آمد مین دو برادر تھے صاحب صولت و فر ایک کا نام پطرس تھا اور دوسرے کا نام یوحنا تھا اور پطرس اُس بلد کے جانب مشرق رہتا تھا اور یوحنا سمت مغرب سکونت رکھتا تھا اور یوحنا کی ایک لڑکی تھی اسکا نام رغورۃ تھا اور پطرس کی بھی ایک بیٹی تھی بنام صفورا اور وہ دونون پطرس و یوحنا اس بلد مین مشغول رہتے تھے چنانچہ یوحنا نے ارادہ اپنے عقد تزویج کا کیا اور پاس مرطاؤس صاحب دارا کے پیغام بھیجکر اُسکی دختر مریم نام سے عقد کیا اور مریم کو اسکے باپ کے شہر سے اپنے پاس بُلا لیا اور یہ عورت بڑی پُر مکر و حیلہ گر تھی جب بلد آمد مین داخل ہوئی تو دیکھا کہ اُس شہر مین مال و متاع بکثرت اور نعمتین فراخ ہین اور باشندے وہان کے متحصن و مطمئن ہین اس لیے کہ دیوار شہر پناہ بہت مستحکم و بلند ہے اور باغات اُسکے تمام سرسبز ہین یہ دیکھکر وہ اپنی دایہ سے تخلیہ مین کہنے لگی کہ ای دایہ مین نے اِس شہر سے بہتر اور کوئی شہر محکم و بلند تر نہین دیکھا کیا تو نہین دیکھتی ہی کہ وسط شہر مین نہرین جاری ہین اور دائرہ پہاڑ کی ہر طرف سے پائداری ہی اور مُراد اُسکی پہاڑ سے دیوار سیاہ شہر پناہ کی تھی پھر اُس نے دایہ سے پوچھا کہ اصل بانی اس شہر کا کون تھا دایہ نے کہا آگاہ ہو کہ مالک تمام بلاد روم کا اول بلاد یونان سے آخر بلاد عمودیہ تک وہ بادشاہ تھا جس کا نام طیماوس تھا وہ بیٹا ارساؤس بن میطاط بن مکلاڈکن بن الاصغر بن العص بن اسحاق کا تھا اور یہ اول وہ شخص ہی جس نے بیت حکمت اپنے بلد رومیہ کبریٰ مین بنا کیا کہ اس سے اسکے

بہت سے مطالب حاصل ہوے تھے اور عجائب اُمور روے زمین کے اُس پر منکشف ہوتے تھے اور
اس نے اس فن کو اپنی طبیعت سے ایجاد کیا تھا اور اس حکمت کو بصرف زر کثیر ممالک روے
زمین مین جاری کیا اور اُس کی منفعت سے متمتع ہوا اور اس کا ایک بیٹا تھا استنبول نام سو
اس لڑکے نے اپنے باپ طیماوس سے کہا کہ مین اپنے نام سے یہان ایک شہر بسایا
چاہتا ہون جس سے میرا شہرہ رہے بادشاہ نے کہا اے فرزند یہ شغل بہتر ہے تم اپنے
نام پر شہر آباد کرو پھر بادشاہ نے سامان اُس کا مال و زر و مردمان مہتمم و کاریگر سے مہیا کر دیا چنانچہ استنبول
نے دیوار شہر پناہ کی چھ فرسخ مین کھچوا کر شہر آباد کیا اور اسکا نام اپنے نام کے استنبول رکھا اور اُسکے وہ
چار برس بعد تک زندہ رہا اور ایک بیٹا اپنا چھوڑ کر مر گیا اُس کا نام قسطنطین تھا تب اُس شاہزادے نے
بقیہ بنا شہر کی تمام کی اسلیے یہ شہر دونون نام سے مشتہر ہوا اسنبول تو باپ کے نام پر اور قسطنطنیہ بیٹے کے نام پر
مشہور ہوا اور ایسا اتفاق ہوا تھا کہ پدر اُسکا یعنی طیماوس بادشاہ جب تسخیر بلاد کرتا ہوا یہانتک پہونچا تو یہان کے
چشمہ سار اور دجلہ کو دیکھکر اس سرزمین کو بہت پسند کیا اور اپنے ارکان دولت اور ارباب سلطنت کو
طلب کیا کہ وہ سب بہتر شخص باسم ملک موسوم تھے یعنے وہ سب ملک کہلاتے تھے چنانچہ ان سے
مشورہ کیا کہ مین یہان ایک شہر بنایا چاہتا ہون اور وہ شہر ایسا ہو کہ روے زمین پر مثل اسکا محکم تر و بلند تر
نہ ہو ولیکن وہ اس طور پر بنے کہ ہر ایک تم مین سے اپنی اپنی ذات سے ایک ایک شہر اور ایک ایک
برج تیار کرے کہ مجموعًا ایک شہر عجیب و عظیم آباد ان ہو جاوے یہ سُنکے اُن سب نے قبول کیا اور کہا اے
بادشاہ ہم حکم آپ کا بجالاتے ہین پھر وہ سب سوار ہوے اور اپنی اپنی حدود شہر کا خط کھنچوایا اور بنوانا شروع
کیا اور اطراف بلاد و اقصاے ممالک سے معمار و کاریگرون کو بُلوا کر ہر ایک ملک نے بطور خاص اپنا اپنا شہر و
بُرج و حمام و کنیسہ تیار کرایا جب بنا اُن شہرون کی تمام ہو چکی تو ناگاہ وہ بادشاہ مر گیا تو اس شہر کا نام آمد رکھا
گیا اس وجہ سے کہ جب مدت بناے شہر اختتام کو پہونچی تو مدت عمر بادشاہ کی بھی تمام ہوئی پھر وہ سب
ملوک زادے ہمیشہ وہان کے وارث رہے یہان تک کہ وراثت منتہی ہوئی طرف اُن دونون برادر پطرس
و یوحنا کے یہ سُنکے مریم کو دایہ کے بیان سے تعجب ہوا اور اس راز کو مخفی رکھا اور پطرس کا ایک بیٹا تھا
لاوُن نام چنانچہ پطرس نے اپنے بیٹے کے لیے اپنے بھائی یوحنا سے اُسکی بیٹی صفورا کی خواستگاری کی
اس سے یہ شرط کی کہ تو اپنی بیٹی کا عقد تزویج میرے بیٹے سے کر دے تو مین اپنی بیٹی کا عقد تیرے بیٹے سے
کردون مگر یوحنا نے منظور نہ کیا اس لیے درمیان اُن دونون کے شر و فتنہ عظیم برپا ہوا اور اس شہر کے وسط
مین دیوار حد کھینچی ہوئی تھی اور اس مین دروازے تھے سو وہ سب دروازہ بند کیے گئے اور ہر ایک اپنی
اپنی سرحد مین مشغول بکار خود ہوا پھر جب مریم نے یہ ماجرا دیکھا تو درمیان اُن کے براے صلح و اصلاح کے
درائی اور کہنے لگی کہ یہ بات تم دونون کے لیے جائز نہین ہی کیونکہ تم دونون بھائی ہو اگر باہم ایسے تنازع

بر پا رکھو گے تو ملوک دیار بکر بطمع ملک تمپر عزم کرینگے غرض کہ مریم سوار ہوئی اور درمیان ان دونون بھائیون کے صلح کرا دی اور دروازے حد اندرونی کے کھلوا دیے اور طعام ضیافت بسامان عظیم تیار کرا کے بطرس اور اسکے بیٹے لاؤن اور اسکی بیٹی صفورا کی بڑی دھوم سے دعوت کی تا آن کہ ان سب نے طعام ضیافت تناول کیا بعد ازان اُنکے لیے شراب منگوائی اس مین زہر ملا ہوا تھا جب اُن کو وہ شراب پلائی تو وہ سب کے سب مر گئے اور اسی طرح اُس نے یوحنا اپنے شوہر اور اسکے بیٹے کو بھی وہی شراب زہر آمیز پلا کر مار ڈالا پھر خود مالک و ملکہ اُس ملک و شہر کی ہوئی اور ایک ایسا بیعہ بنوایا کہ تمام بلاد روم مین ویسا بیعہ کہین نہ پایا گیا اسکے اندر و باہر صحن مین نگینے جڑوائے اور سنگ رنگ برنگ کے نصب کرائے اور اسکی دیوارون کو لاجوردی کار سے مرصع نگار کر دیا اور اُس مین پردے دیباج زرتار لٹکوا دیے اور شہر کے مردمان مشاہیر کو طلب کیا اور اہل بلد سے جو کچھ ان پر حیف و قلق تھا دُور کر دیا اور ان مین ایسی عدالت گستری کی کہ تمام اہل بلد اُس سے راضی ہوے اور اُسکے حُسن سیرت کی شکر گذاری کرنے لگے اور ان لوگون کو اعلیٰ خدمات پر مامور کیا اور اُن کو مزید انعام و اکرام سے مشکور کیا پھر شہرہ اُسکی دادری و دادگری کا سُنکر ہر طرف و ہر جگہ سے خلائق آن کر مجتمع ہوئی غرضکہ ملکہ مریم کی سلطنت کو بلاد آمد مین بارہ برس گذرے تھے کہ بعد ازان ابرِ نزول عیاض بن غنم اور ورود اُن کے اصحاب کا ہوا ان سب نے آکر مدینۂ آمد کو گھیر لیا **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھے یہ **روایت** پہونچی ہے کہ عیاض بن غنم نے سعید بن زید کو باب الروم پر مامور کیا اور معاذ کو باب الجبل پر مقرر کیا اور خالد کو باب الماء پر تعینات کیا جب ملکہ مریم نے یہ دیکھا اور معلوم کیا کہ صحابہ حصار کی چڑھائی پر مستعد ہین تو خود سوار ہو کر اپنے کنیسے مین آئی اور اپنے ارباب دولت کو جمع کر کے اُن سے کہنے لگی کہ تم سب اس بات کو خوب یقین کر لو کہ یہ عرب تمھارے شہر مین آ پہونچے اور تمھارے گھرون مین داخل ہو گئے ہین اور اُن کے دلون مین اس شہر کے لے لینے کی طمع ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ شہر دیار بکر کا قفل ہے جب اُسکو انھون نے کھول لیا اور فتح کیا تو تمام دیار بکر میرے باپ کے قبضہ سے چھین لین گے اس صورت مین دین مسیح بالکل مضمحل و سُست ہو جاوے گا پھر ان شہرون مین مطلق ذکر اس کا باقی نہ رہیگا اور مین خوب جانتی ہون کہ جو ملوک دین نصرانیہ مین مشار الیہم و نامور ہین وہ سب منتظر ہین کہ ہماری جانب سے کیا تدارک ہوتا ہے اور تم یہ بھی خوب جانتے ہو کہ یہ شہر تمھارا ایسا متحصن و مستحکم ہے کہ اگر عرب سو برس مقاومت و محاصرہ کرین گے تو اُس پر قادر نہ ہونگے اور قابو نہ پاوینگے لا جرم لازم ہے کہ اپنے حریم و خاندان و مال و متاع کے لیے قتال کرو اور بالاے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاؤ اور ان عربون سے مقاتلہ کرو و بعد ازان ملکہ نے قسیسین و رہبان و اکابر و بزرگان نصاریٰ کو طلب کر کے اُن کو حکم کیا کہ اہل بلد اور مردم لشکر سے حلف و عہد اس امر کا لیوین کہ یہ سب بالاتفاق یکدل و یکدست ہو جاوین روپوشی کرین اور گھرون مین چھپ نہ رہین چنانچہ اُن سے ان باتون پر حلف و عہد لیا گیا آخر وہ لوگ دیوار ہاے شہر پناہ پر

چڑھ گئے اور ہتھیار لگاے اور اسباب حرب وآلات ضرب تمام تر درست کیے اور صلیب ورایات برپا کیے اور الگ الگ گروہ کو واسطے حفاظت برجون کے متولی کیا راوی نے کہا جب عیاض بن غنم نے یہ دیکھا کہ وہ لوگ بالاے دیوار شہر پناہ سے آمادۂ قتال ہو گئے تو آپ نے لشکر کے سردارون کو جمع کر کے اُن سے فرمایا کہ یہ مدینۂ حصینہ جو دیار بکر کا سر ہی جس وقت حق تعالی نے اُسکو ہمپر فتح کر دیا تو ہم مالک سارے دیار بکر کے ہو جاوین گے تم لوگون کی کیا راے اور کیا صلاح ہی اسلوب جنگ کس طور پر کیا جائے گا اور حال یہ ہی کہ ان اعداء اللہ نے اس قلعۂ بلند کی بڑی مضبوطی کی ہی تب خالدؓ نے جواب دیا اے امیر ہم لوگ جو مالک بلاد ہوے ہین تو محض بعنایت خدا نہ بقوت وکثرت خود ہا اور نہ بسبب اسباب وسامان کے بلکہ حق تعالے نے ہمارے لیے آسان کر دیا اور ہم اُمید رکھتے ہین کہ حق تعالی ببرکت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسکو بھی فتح کر دے گا کیونکہ اُس نے اپنے نبی سے وعدۂ فتح اسلام کیا ہی اگر یہ قوم اپنے شہر کے ہر چہار طرف واسطے قتال کے پھیل گئے ہین تو ہم کو اُمید ہی کہ یہ امر ہمارے لیے زیادہ تر سہل ہی اور اگر وہ اجتماع پر اقامت کرینگے تو تم صبر واستقامت رکھو کہ انجام صبر کا نصر ہی اور چاہیے کہ اس عورت کو ایک نامہ لکھو جو مشتمل ہو اوپر خوف ورجا کے یعنے اسکو ڈراؤ بیم ہلاکت سے اور مژدہ دو اُمید کرامت سے تو کیا عجب ہے کہ حق تعالے اسکے دل کو ایمان کے لیے ملائم کرے یا وہ مُلک اپنا بطریق صلح کے ہمارے تسلیم کرے چنانچہ عیاض نے قلم دوات وکاغذ منگوا کر اُس عورت کو یہ نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلوٰتُہٗ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ مِنْ عَیَاضِ بْنِ غَنْمٍ اَمِیْرِ جُیُوْشِ الْمُسْلِمِیْنَ بِاَرْضِ رَبِیْعَۃَ وَدِیَارِ بَکْرٍ اِلٰی مَرْیَمَ الدَّارِیَّۃِ اَمَّا بَعْدُ اِلَخ یعنے بنام خداوند رحمان ورحیم اور بعد صلوۃ اوپر ہمارے سید وآقا کے کہ وہ محمدؐ ہین اور اوپر اُنکی آل کے یہ نامہ ہی منجانب عیاض بن غنم کے کہ وہ امیر ان لشکرون مسلمین کا ہی جو حدود ربیعہ ودیار بکر مین وارد ہین لکھا جاتا ہی طرف مریم داریہ کے واضح ہو کہ حق سُبحانہ وتعالی نے ہم کو نصرت امداد کی ہی اور تمام قوم کفار پر ہم کو فیروزمندی بخشی ہے اور ملوک کفار پر قابض وقادر ہونے مین ہماری تائید فرمائی ہی ہم جس جس بلد پر نازل ہوے اُس کے مالک ہوے اور جو جو لشکر ہمارے مقابلہ مین آیا اُس کو ہم نے شکست دی کیونکہ غلبہ وتسلط مخصوص واسطے حق تعالی کے ہی اور واسطے اسکے رسول اور واسطے مؤمنین کے اور قلعہ تیرا کچھ بہت بلند اور بڑا محکم قلعۂ تدمر سے نہین ہی کہ وہ قلعۂ منیعہ بنایا ہوا سلیمان بن داؤد کا ہی اُس پر اہل اسلام نازل ہوے اور اُس کو فتح کر لیا اور اسی طرح قلعۂ بعلبک وحلب وانطاکیہ پر جو دار الملک ہرقل بادشاہ کا ہی مسلط ہو گئے اور ہمارے تئین کوئی ایسی مشکل پیش نہین آئی مگر یہ کہ حق تعالی نے ہمپر آسان کر دی اور اسی امر کا حق تعالے نے اپنی کتاب مین ہم سے وعدہ کیا ہی وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے نصرت مؤمنین کی ہم پر واجب ولازم ہی پس جس وقت ہمارا یہ نامہ تجھکو پہونچے تو بیدرنگ ہمارے امر کو تسلیم کر کہ اس صورت مین تو بسلامت رہے گی اور پرہیز کر ہماری مخالفت سے والا ندامت اُٹھاوے گی اور جس وقت ہم نے ارادہ کیا فوراً ہم تیرے

یہان پہونچین گے اور ہم وہ نہین ہین کہ تیرے دین پر یا تیرے کسی اہل بلد کے دین پر زبردستی کرین کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنے امر دین مین اجبار کرنا جائز نہین ہی اور اگر تو باعث اپنی خودداری کے ہم سے بے اعتنائی کرے گی تو نتیجہ اس کا تجھکو عنقریب معلوم ہوگا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا یعنی قریب ہی کہ تم جانو گے کہ کون عاجز تر ہے اس بات مین کہ اسکا کوئی ناصر و یاور نہین ہی اور کون کمتر ہی کثرت انصار و سامان کارزار مین اور سلام ہی اوپر بندگان خاصان خدا کے وبعد ازان نامہ لپیٹا اور لفافہ سر بمہر کرکے ایک شخص کے حوالہ کیا جو معاہدین مین سے تھا اور اسکو حکم کیا کہ قریب اس قلعہ کے جا اور وہان کے لوگون کو نامہ حوالے کرکے بانتظار جواب توقف کر چنانچہ وہ شخص زیر قلعہ پہونچا اور ان کو اُن کی زبان مین پکارا اور نامہ دکھلایا اور اشارہ کیا تب لوگون نے اوپر سے رسی لٹکا دی اس شخص نے وہ نامہ اُس رسن مین باندھ دیا اُنھون نے کھینچ لیا اور نامہ بر نیچے ٹھہرا رہا اور لوگون نے وہ نامہ ملکہ مریم کے پاس پہونچایا اور پڑھا گیا پھر جب مریم نے اس کا مضمون سمجھا تو اپنے اعیان دولت کو جمع کرکے مشورہ کیا اور فرمایا جو کچھ امیر لشکر عرب نے ہم کو لکھا ہی اس باب مین تم کیا کہتے ہو اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو رائے آپکی ہو وہی بہتر ہی اور ہمارے تئین آپ جو حکم کیجیے ہم وہ بجا لاوینگے تب مریم نے کہا اے قوم تم خوب جانتے ہو کہ ناگوارا ہی ننگ و عار اور جب کہ ان عربون کا امر تسلیم کرینگے تو اہل روم ہم سے ننگ و عار رکھین گے اور کہین گے کہ تم نے کیونکر اپنا بلد و قلعہ حوالہ کر دیا کہ محاصرہ تمھارا نہ سال بھر کا ہوا نہ ایک مہینا نہ دس دن کا وحال آن کہ یہ بلد تمھارا دیگر بلاد روم سے محکم تر ہی اور جب تم کو حاجت ہوتی تو تم لوگ اندرون حصار کے زراعت بھی کرتے اور تمھارے پاس پانی بھی موجود تھا اور تمام چیزین جس کی تمکو احتیاج ہوتی وہ سب قلعہ مین مہیا تھین علاوہ میرے پاس ملوک دیار بکر نے نامے لکھے ہین اور مجھ سے وعدے کیے ہین کہ وہ اپنے اپنے یہان سے لشکر میری نصرت کو بھیجین گے یہ سُنکے اہل مشورہ نے عرض کی اے ملکہ یہ رائے آپ کی بہترین رائے ہی چاہیئے کہ آپ اس قوم کو ایک نامہ ایسے مضمون کا لکھیے تا وہ ہم سے قطع طمع کرین چنانچہ نامہ لکھا گیا اس مین یہ درج کیا کہ تمھارا نامہ پہونچا مطلب تمھارا معلوم ہوا تم نے جو کہ اپنے حق مین ذکر نصرت خدا کا کیا تو کیا تم نہین جانتے ہو کہ مسیح نے تم کو مہلت دی ہی اور تم کو مہمل و مطلق العنان نہین چھوڑا ہی اور بالفعل تم سے درگذر نہین کیا ہی مگر اسلیے کہ بعد اسکے وہ تم سے مواخذہ کرے گا اور گویا کہ تم نے سردست ملوک اور ملوک زادون پر قبضہ و تسلط کیا ہی تو ہر آئینہ مین تمپر اُن لوگون کو بھیجتی ہون جو نہایت سخت بازو ہین اور تلوارین ان کی تیز ہین اور روانہ کرتی ہون لشکر پر لشکر اور کمک پر کمک کہ وہ تم سے بدلا لیوینگے اور بندگان مسیح سے عقدہ عار وا کرینگے یعنے اُن کو جو تم سے مغلوب ہونے کا ننگ و عار ہی تو وہ اس کا تدارک کرینگے اور مین وہ نہین ہون کہ اپنا قلعہ کبھی تمھارے حوالے کرون پس چاہو تم یہان مقام رکھو چاہو کوچ کر جاؤ والسلام پھر اس نامہ کو ایک ڈورے مین باندھکر اس معاہد نامہ بر کے آگے لٹکا دیا اس نے کھول لیا اور اس کو خدمت مین عیاض بن

غنم کی پہونچادیا پھر اُنھون نے جب وہ نامہ پڑھا اور اُس کا مضمون سمجھ لیا تو فرمایا ہم نے توکل کیا خداوند عزوجل پر اور اپنے امر کو اسی کے تئین سپرد کیا اور یہ آیت پڑھی وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا یعنے جو کوئی خدا ہی پر تکیہ و توکل کرتا ہی تو حق تعالیٰ اُسکے لیے کافی ہی یعنے اُسکے قضاے حوائج کے واسطے بس ہی کیونکہ حق تعالیٰ بالضرور اپنے امر کو بالغ و کامل کرنے والا ہی و ہر آئینہ اللہ نے ہر شے کے لیے ایک مقدار معین کی ہی **راوی** کہتا ہی کہ پھر عیاض بن غنم آمادہ اس بات پر ہوے کہ شہر آمد پر اقامت کرین اور دستہ سوارون کا واسطے تاخت و تاراج کے اوپر شہرہاے ہتاج و میافارقین وغیرہ بلاد کے بھیجا جاوے **راوی** نے کہا کہ اسی عرصہ مین ناگاہ صداے ناقوس گوش زد ہوئی تو عیاض نے لوگون سے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہی لوگون نے کہا وہ کیا کہتا ہی عیاض نے کہا یہ کہتا ہی کہ جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے برادر عمزاد علیؑ کو بھیجا تھا اور ایک جماعت مسلمین کو اُنکے ہمراہ کردیا تھا تاکہ اطراف و جوانب تبوک پر تاخت و تاراج کرین اس وقت گذر اُن کا ایک راہب کے دیر مین ہوا تھا سو وہ راہب اپنا ناقوس پھونکتا تھا تو علیؑ نے اپنے ہمراہیون سے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہی اُن لوگون نے جواب دیا اللہ و رسولؐ بہتر جانتے ہین اور یا علیؑ یا تم جانتے ہو علیؑ نے کہا کہ ناقوس یہ کہتا ہی مَهْلًا مَهْلًا يَا بَنِي الدُّنْيَا مَهْلًا مَهْلًا إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ أَغْوَتْنَا وَاسْتَغْوَتْنَا وَاشْتَغَلْتَنَا غَدًا تَرٰى مَا نَرٰى مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِي حَقًّا إِلَّا لَنَا أَوْ عَلَيْنَا يَا بَنِي الدُّنْيَا جَمْعًا جَمْعًا يَا بَنِي الدُّنْيَا شَرْطًا شَرْطًا مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِي عَنَّا إِلَّا أَثْقَلَ ظَهْرًا مِنَّا مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِي عَنَّا إِلَّا أَمَارَ مِنَّا جَهْلًا قَدْ ضَيَّعْنَا دَارًا تَبْقٰى وَاسْتَوْطَنَّا دَارًا تَفْنٰى یعنے ای دنیا دارو ای دُنیا دارو جلدی نہ کرو سمجھ بُوجھ کے بتامل کام کرو کیونکہ دنیا ہم کو اغوا کرتی ہی اور فریب مین ڈالتی ہی اور ہم کو اپنے اُمور مین مشغول کرتی ہی کل ہم دیکھین گے جو کچھ دیکھین گے یعنے قیامت مین جو کچھ دیکھنا ہے دیکھین گے کوئی دن ہم سے یعنے ہمپر سے نہین گذرتا ہی مگر یہ کہ وہ ہماری بھلائی کا ہوتا ہی یا ہماری بُرائی کا ای دُنیا کے بچو اپنے اُمور کو جمع رکھو ای دُنیا والو اپنے کامون مین مستعد و آمادہ رہو جو روز ہم پر گذرتا ہی وہ ہماری پیٹھ کو بار گناہون سے بوجھل کرتا جاتا ہی اور کوئی زمانہ ہمپر نہین گذرتا ہی مگر یہ کہ وہ ہماری غفلت و نادانی مین بسر ہوتا ہی یہان تک کہ ہم دار بقا کو ضائع کرتے ہین اور دار فنا کو اپنا وطن سمجھتے ہین یہ سُنکے اصحاب علیؑ نے کہا ای فرزند عم رسول اللہؐ کیا یہ باتین نصرانی جانتے ہین اور سمجھتے ہین علیؑ نے کہا ان باتون کو سواے نبی اور صدیقین کے اور کوئی نہین جانتا **راوی** نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی ربیع ابو سلیمان نے موسیٰ بن عامر سے اس نے اپنے جد سے کہ اُسکے جد نے اس پر یہ روایت پڑھی تھی مقام حضرا مین جو مضافات عسقلان سے ہی کہ آخر عیاض بن غنم نے شہر آمد پر چار مہینے قیام کیا بعد ازان حکم بن ہشام نے لشکر کے پرے سے نکلکر عیاض سے طلب اذن کیا کہ میافارقین پر یورش کرے

اور ڈور مارے چنانچہ عیاض نے اس کو اجازت دی تو اس نے مہاجرین و انصار مین سے سو صحابہ کو اپنے ساتھ لیا اور وہ لوگ بعد نماز ظہر کے روانہ ہوے تا آن کہ دجلہ کے پار اُترے اور چلے تو اُن کے لیے طے الارض ہوا یعنے زمین سمٹی جاتی تھی یہان تک کہ وہ لوگ تھوڑی ہی سی رات گذرے تھوڑی دُور نہ چلے تھے کہ میا فارقین مین پہونچ گئے اور اُس کو گھیر لیا تا بجدے کہ اُس بُرج تک پہونچے جو معروف بہ بُرج شاہ تھا اس وقت حکم بن ہشام نے کہا مین حق تعالیٰ سے آرزو رکھتا ہون کاش یہ شہر میرے ہاتھ سے بلا قتال فتح ہو جاوے راوی نے کہا ہنوز یہ کلام حکم بن ہشام کا پُورا نہ ہوا تھا کہ دفعۃً ایک بُرج کے احاطے کا ایک دروازہ اُن کے لیے خود بخود کھُل گیا ناگاہ یہ سب اندر دھنس پڑے اور اس وقت اہل شہر وسط شہر سے اپنے بڑے کنیسے تک جو معروف بہ بیعہ مار یہ تھا راستہ صاف کرتے تھے اس لئے کہ اس شب کو نصاریٰ کے یہان عید تھی پھر جب وہ لوگ نماز کے واسطے متوجہ ہوے تو دیکھا کہ باب بیعہ پر اہل اسلام نازل ہین تب وہ شور و غوغا کرنے لگے اور لوگون نے اُن کا غلغلہ سُنا تاکہ صاحب بلد جس کا نام اسلاعورس تھا وہ یہ غل سُنکر آیا اور عربون کو دیکھکر بولا تم لوگ کون ہو حکم نے کہا ہم ہین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس نے کہا کہ تم کہان سے آتے ہو حکم نے کہا کہ ہم اپنے لشکر سے آتے ہین اُس نے کہا کہ تم اپنے لشکر سے کب چلے کہا بعد نماز ظہر اُس نے کہا ہمارے شہر کا پھاٹک کس نے تمھارے لیے کھولدیا حکم نے کہا ہمارے واسطے اُس شخص نے دروازہ کھولدیا ہی جس کے ہاتھ مین جمیع اُمور کی کُنجیان ہین اُس نے کہا تم نے ہمارا کچھ باک نہ کیا حکم نے کہا ہم کو کیا خوف ہی مخلوق سے کہ نہ وہ ضرر پہونچا سکتے ہین نہ نفع بلکہ زیر فرمان حکم الٰہی کے ہین وہ ہر آئینہ حق تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ یعنے ای ایمان والو تم کافرون سے نہ ڈرو اگر تم مومن ہو تو بس مجھی سے ڈرے رہو تب اسلاعورس نے کہا کہ تمھارا دین حادث و جدید ہی اور ہمارا دین قدیم و مدید ہی اور حال یہ ہی کہ قدیم کو محدث پر فضیلت ہی حکم نے کہا اگر تیرا یہ قول حق ہی تو تفضیل ابلیس کی آدم پر لازم آتی ہی اس لیے کہ ابلیس مقدم تر ہی آدم سے کیا تجھکو معلوم نہین ہوا کہ طینت آدم یعنے مادہ آدم کا بصورت مشکوۃ تھا چنانچہ حق تعالیٰ نے أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ یعنی حق تعالیٰ جس کا قلب واسطے اسلام کے کشادہ کرتا ہی وہ اپنے پروردگار کے نور کرامت سے منور ہی چنانچہ اندر اس مشکوۃ کے وقت جلوہ گری یعنے ہنگام نفخ روح کے نور اُسکے قلب کا روشن ہوا اور مرتبہ ارتقا[1] بر استعلا و عروج کیا جب ابلیس نے اُس کو دیکھا تو چونکہ وہ اپنے پیراہن عبودیت و بندگی کو ضوء توحید[2] سے سفید جانتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہی کہ وہ اس کو شرک سے سیاہ نظر آیا پس صفت اصلی و قدیمی اسکی بصفت وقت و بصورت حال

[1] ارتقا الخ یعنی اپنی بلند پروازی سے مرتبہ عالی حاصل کیا ۱۲

[2] ضوء توحید - یعنی خدا کی وحدانیت کی روشنی سے ۱۲

نمودار ہوئی بقولہ تعالیٰ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ یعنے ابلیس اپنی اصل خلقت مین زمرۂ کافرین سے تھا یعنے
درحقیقت وہ سالک طریق شرک اور زیر سایہ جہل ناعاقبت اندیش کے تھا اور قطع منازل عبادت
بعجب وریا کرتا تھا اور واقع مین وہ مشاہدہ جمال جلال سے عالم نابینائی مین تھا پس جس وقت وہ
نور الٰہی مشکوٰۃ ابدیت سے منور ہوا تو اُس نے اپنا مُنھ آگ سے بھڑکایا یعنے اُس نے اُس نور سے طلب
نار کی اور اس سے اخذ آتش کیا اسکا مفاد یہ مفہوم ہوا وَاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ یعنے ہر آئینہ تجھپر میری لعنت
اور میری رحمت سے تیرے لیے دُوری ہی اور اصل آدم کی یہ ہی کہ جب اُس نے جو طلب مین
آشیانہ و بارگاہ بشریت سے بباز وے ہمت و قصد کے پرواز کرکے حیطۂ انسانیت سے تجاوز کیا یہان
تک کہ نار محن و آتش آلام سے قریب ہوا تو انوار آلہیہ نے اس سے مفارقت کی اور بازو اُس کے
اصطفائیت و برگزیدگی کا ٹوٹ گیا اور طائر اس کی بلند پروازی و ترقی کا سُست پر ہوگیا تو دام
مین وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ کے گر پڑا یعنے آدم نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا پھر جب وہ وادئ محبت
مین سرگردان ہوا اور ابرہاے محنت و اندوہ نے پے درپے اس پر ہجوم کیا اور برق اِھْبِطَا کا
تازیانہ لگا اِھْبِطَا یعنے ای آدم اور ای حوا تم دونون باغ جنت سے اُتر کر دنیا مین جاؤ پھر جب آدم
علیہ السلام صحراے کربات مین آ نکلے تو یکایک آیت بشارت دینے والی اُن کی برگزیدگی کی اُن
سے آکر لپٹ گئی یعنے آملی کہ پھر پروردگار نے اُن کو اپنا برگزیدہ کیا فَتَابَ عَلَیْہِ یعنی حق تعالےٰ
اُس پر متوجہ ہوا اور توبہ اور انابت اُن کی قبول کی غرض کہ اسلاعورس نے اُن صحابہ کو حکم کیا کہ اندر
بیعہ کے داخل ہون اُس وقت حکم بن ہشام نے کہا کہ ہم تمھارے بیعہ مین جا کر کیا کرین اُس نے کہا کہ
اُسکے اندر جا کر تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو یعنے نماز پڑھو حکم نے کہا ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ واسطے
ذکر اپنے پروردگار کے بُلائے جاوین تو پھر اُس سے تاخیر کرین آخر صحابہؓ نے اپنے گھوڑے باندھدیے
اور اندرون بیعہ داخل ہوے اور اسلاعورس کا ارادہ صحابہؓ کے اندرون بیعہ جانے سے یہ تھا کہ یہ آرائش
بیعہ کی نمائش کرادے اس لیے کہ اسکے اندر ملمع و زرنگاری کی بڑی تیاری کی تھی اور اُس مین شبیہ
بیت المقدس کھنچوائی تھی اور اُس مین صخرہ اور سلسلہ بیت المقدس کا بطور تبرک کے رکھا تھا اور اس
مین محراب داؤد اور گہوارہ عیسیٰؑ کا بنایا تھا اور اس مین تصویر مسیح و مریم علیہما السلام کی رکھی تھی پھر جس
وقت اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اندرون بیعہ داخل ہوے اور اس مین یہ تماشا دیکھا تو حکم
بن ہشام اس آیت کی تلاوت کرنے لگے وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ
وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنے حق تعالیٰ نے فرمایا ای عیسیٰ پسر مریم کیا لوگون سے تو نے کہدیا ہی کہ تم لوگ
مجھکو اور میری مادر کو سواے خداے واحد کے دو خدا سمجھو چنانچہ اس آیت کو باآواز بلند پڑھا اور کہا واللہ یہ
سب کوئی چیز نہین بلکہ قول ہمارا سواے اسکے نہین ہی لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان

محمداً عبدہ ورسولہ **راوی** کہتا ہی کہ اُن کی اس صدا سے بیعہ زلزلہ مین آیا اور اُس قوم کو گھبرا دیا اور قندیلین ایک دوسرے سے ٹکرا گئین اور اس کا مجاور ایک شخص تھا کہ وہ سب دینون اور شریعتون کا عالم تھا اور اُس کا نام عبد المسیح تھا جب اس نے یہ خرابیان بیعہ اور قندیلون کی دیکھین تو اُسکے چہرے پر عبرت اور اس ساری قوم پر جو اسکے اندر تھی ہیبت غالب ہوئی تو ان سب نے اپنے ملک اور مالک سے کہا کہ تو نے ہماری ہلاکت کا ارادہ کیا ہی اس وجہ سے کہ تو نے عرب کو اندرون بیعہ کے ہمپر داخل کیا ہی آیا تو نہین دیکھتا ہی کہ ان لوگون کا یہان آنا گویا غضب مسیح کا ہمپر ہوا ہی تب اس بطریق یعنے رئیس نصارےٰ نے کہا قسم ہی مسیح کی جو تم سمجھتے ہو ایسا نہین ہی بلکہ کام اُن کا توحید خدا اور ذکر اپنے نبی کا ہی چنانچہ معجزہ اُنکے نبی کا تمپر خوب ظاہر ہوا اور تم نے اسکو دیکھ لیا واے ہو تمپر ہر گاہ پھاٹک شہر خود بخود اُنکے لیے کھل گیا اور وہ ہمپر آپہونچے پھر جب کہ وہ داخل بیعہ ہوے تو کیونکر بیعہ جنبش و لغزش مین نہ آوے اور قندیلین آپس مین کیونکر نہ ٹکرا جاوین اور جو کچھ مین نے باتین کین تو پہلے مین شک مین تھا اور اب مین مژدہ دیتا ہون اُس شخص کو جو ان کے دین پر ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ شخص خادم بیت المقدس کا تھا اور جس روز بیت المقدس ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فتح ہوا ہی تو یہ خادم بیت المقدس مین موجود تھا اور اُس نے اُن تبرکات سے جو اندرون قدس کے تھے یہ آواز سُنی کہ یہ یعنے عمر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہی کہ طول و عرض زمین مین فتح کرے گا اور محمدؐ وہ شخص ہی جس کی بشارت مسیح ابن مریم نے دی ہی اور اسی زمانہ مین ایک شخص نے اُس خادم سے سوال کیا تھا کہ مین نے مسلمانون کو دیکھا ہی کہ وہ صخرہ بیت المقدس کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اس پر جو عیسیٰ کا قدم بنا ہی بوسے دیتے ہین پس ہم مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ وہ قدم مسیحؑ کو چومتے ہین تب اس خادم نے کہا اے فرزند ہم لوگ کہتے ہین کہ وہ قدم مسیحؑ ہی و حال آنکہ وہ قدم انھین کے نبی محمد بن عبد اللہ کا ہی جب کہ اُس نے واسطے معراج کے بطرف آسمان عروج کیا تھا تب لوگون نے کہا کیا ایسا ہوا تھا وہ اس عروج کو پہونچا ہی اُسنے کہا ہان سچ ہی مکہ سے بیت المقدس تک اس کو سیر کرائی گئی اور وہان اُس نے سب نبیون کو نماز پڑھائی ہی پھر وہان سے اُس نے طرف آسمان کے سیر فرمائی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا اور کیفیت اِس سیر کی حکم نے اس طرح سُنائی کہ جب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت وحی سے نفوس مردم مستبشر ہوے اور خبر رسالت مشتہر ہوئی اور کمالات اُنکے مشہور آفاق ہوے اور انوار جمال نے عالم کو منور کیا اور ارادہ باری تعالیٰ یہ ہوا کہ آنحضرت صلعم قرابت قاب قوسین سے تمام اہل کونین پر اشرف و افضل ہوے پس تمام عالم ملکوت مین ندا دیگئی کہ اب تم درستی اپنے احوال و اعمال کی کر لو اور تہذیب و آداب سے آراستہ ہو جاؤ کیونکہ یہ شب قرب حضوری کی ہی یہ شب آزادی کی ہی جہنم سے یہ شب شادمانی و سُرور کی ہی یہ شب ابتہاج ہے

یہ شب معراج ہے ای فرشتو نردبان پیغامبری کا لگادو اور کرہ ہا گریوہ ہاے ہائلہ کو ہموار کرو اور پایگاہ آداب پہ مؤدب کھڑے ہو رہو ای جبرئیل جنتون کو آراستہ کر حورون کو اور غلمانون کو بزیب و زینت جلوہ دے ای جبرئیل ام ہانی کے گھر مین نازل ہو ہمارے حبیب کو بیدار کر اور براق پر سوار کر تاکہ ہم اپنی آیات و نشانیان اُس کو مشاہدہ کرا دین چنانچہ جبرئیل نے وہ مرکب اپنے ہمراہ لیا جس کی خلقت عجیب اور صفت اُسکی غریب تھی اور اسکی لگام حبالہ تقرب سے تھی اور زین اُس کا ساز حب سے تھا کہ جبرئیل نے اُس براق کو میدان کون و مکان مین نکالا اور بہ تلاوت اس آیہ کے ندا دیتے تھے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ یعنے سزاوار تسبیح وہ خدا ہی جو اپنے بندے کو سیر و مشاہدہ اپنی آیات کا کراتا ہی چنانچہ جبرئیل اس مرکب کو لیکر دروازے پر اس شہسوار عرصۂ رسالت کے کھڑے ہوے و بعد رفع حجاب اسرار کے جبرئیل نے حضرت کو دیکھا کہ وہ اپنی عبادت و تذلل مین لسوے معبود مائل ہین اور سجادہ نشین اپنے وساوہ عمل کے ہین اور اشتیاق نے نحیف و زار کر دیا ہی اور آرزومندی سے دردمند ہین پس جبرئیل انوار سعادت سے ان پر نور افشان ہوے اور وفاے وعدہ سے مژدہ رسان ہوے اور کہا یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ یعنے ای چادر پیچیدہ ای گلیم پوش اپنے قدم ہمت پر کھڑا ہو اور کمر بند عزم کو چست کر اور سوار ہو اور طرف آسمان کے صعود کر اور معراج قرب اور اوج ترقی پر عروج کر یہ سُنکے سید عالم بشتابی تمام اُٹھ کھڑے ہوے اور مرکب تحیت و سلام پر سوار ہوے اور جبرئیل نے بالاے ابر چڑھالیا اور خانہ کعبہ سے لے چلے اُس وقت ذکر خدا جلیس تھا اور یاد خدا انیس تھی اور شوق اسکا راہبر تھا اور جبرئیل خلیل تھے جب دائرہ قدس مین داخل ہوے اور زیر مسجد اقصی پہونچے تو وہان ارواح انبیا بلباس انوار حاضر ہوے اور بسلام و تحیت پیش آئے اور روبرو جلوہ گر ہوے اور بصلوۃ و درود و ثناخوانی کرنے لگے اور ہر ایک نے وصف اپنی اپنی منزلت اور ذکر اپنی اپنی فضیلت کا شروع کیا چنانچہ پہلے آدم علیہ السلام نے بیان کیا ہی کہ حمد ہی اس خدا کو جس نے مجھے اپنے دست قدرت سے خلق کیا اور مجھ مین روح امر اپنا دمیدہ کیا اور ملائکہ کو میرے لیے سجدہ کا حکم کیا اور دار کرامت مین مجھے ساکن کیا اور ادریس ؑ نے کہا حمد کرتا ہون مین اس خداوند کا جس نے میرے تئین مکان برتر پر مرتفع کیا اور مقام نورانی مین جگہ دی اور نوح ؑ نے کہا مین شکر گذار ہون اس پروردگار کا جس نے مجھے قوم ظالمین سے نجات بخشی اور میرے تئین مومنون کا باپ اور مجھکو ان کا مامن مقرر کیا اور ابراہیم ؑ نے کہا مین حمد کرتا ہون اُس کردگار کا جس نے مجھکو اپنا خلیل فرمایا اور جس نے مجپر نار کو خنک و گوارا کیا یعنے کہ آتش کو گلزار کر دیا اور میری زوجہ جو بانجھ تھی اسکی اصلاح کی اور موسی ؑ نے کہا سپاس ہی اس خالق کا جس نے مجھے نو آیات بینات یعنے نشانیان روشن عطا کین اور میرے لیے لوحون مین ہر چیز کا وعظ و پند لکھا اور ہر شے کو بتفصیل بیان کیا اور فرعون میرے دشمن کو

ہلاک کیا اور میری قوم کو اُسکے ہاتھ سے بچایا اور میرے لیے دریا کو شگافتہ کیا اور مجھ سے بطور تکلم کلام کیا اور سلیمان بن داؤد نے کہا مین شکر کرتا ہون اس خداوند کا جس نے تمام انس و جان کو میرا مطیع کیا اور طیور وہوا کو میرا مسخر کیا اور میرے تئین طائرون کی گویائی اور ان کی زبان سکھلائی اور مجھے وہ ملک وسلطنت بخشی جو بعد میرے ویسی کسی کے لیے شایان نہین ہوئی اور عیسیٰ نے کہا ستائش ہے اس خداوند کی جس نے مجھے گندگی نطفہ سے نہین پیدا کیا اور اُسنے میرے لیے مردہ کو زندہ کیا یعنے مجھ سے مردہ کو زندہ کرایا اور میرے واسطے کور مادرزاد اور سفید بدن اچھا کیا یعنے عوارض وامراض کو میرے ہاتھ سے اچھا کرایا پھر جس وقت جملہ انبیا نے اپنی اپنی کرامتون کا فخر کیا اس وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا کہ حمد ہے خداے عزوجل کا کہ اُس نے مجھکو اپنے لب لباب انوار سے پیدا کیا اور میری قدر و منزلت کو زمین وآسمان مین بلند کیا اور میرے نام کو اونچے ساق عرش پر لکھا اور میرے نام کو اپنے نام سے مقرون کیا اور میرے ذکر کو معالم ومقام قدس مین مصطفےٰ کیا اور میرے سینہ کو کشادہ کیا اور میرے امر کو مجھپر آسان کر دیا اور میری قدر افزائی کی اور میرے گناہان گذشتہ وآیندہ کی آمرزش فرمائی اور کفار پر مجھکو مؤید کیا اور مجھے ساتھ رعب ودبدبہ کے مبعوث کیا اور دین حنیف کا مجھے رسول کیا اور مجھے منصور ومظفر کیا اور میری امت کو بہترین اُمت کیا اور میری اطاعت تمام عجم اور عرب پر فرض کی اور تمام روئے زمین میرے لیے مسجد قرار دی اور خاک کو میرے واسطے مطہر اور پاک کرنے والی کردیا اور مجھکو روز قیامت میری اُمت کا شفیع بنایا اور میری شریعت سے تمام شرایع کو منسوخ کرڈالا اور ساری اُمت سابقہ کو میری شفاعت مین داخل کیا اور کعبہ کو میرا قبلہ گردانا اور میرے بعد مجھکو میری اُمت کی صلوۃ کا شنوا کیا یعنے مین اُن کی صلوۃ کو سُنا کرون گا تاکہ روز قیامت مین اُن کی شہادت ادا کرون اور حق تعالیٰ نے مجھکو شاہد کل کا گردانا اور میری اُمت کو شاہد اوپر منکرین اور ظالمین کے کیا ہے میرے نام کو سائر افلاک پر لکھا ہے اور حق جل وعلا نے فرمایا ہے اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا یعنے ہم نے مجھکو تمام خلق پر شاہد مبعوث کیا ہے اور مژدہ دینے والا اور ڈرانے والا بھیجا ہے

واقدی رحمہ اللہ نے کہا پھر جس وقت بطریق میافارقین یعنے اسلاعورس حاکم میافارقین نے حکم بن ہشام سے یہ سارا کلام سُنا تو کہنے لگا واللہ تمھارے دین مین کچھ شک نہین ہے بے شبہہ تم حق پر ہو دہر آیئنہ مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیت المقدس مین اسلام لایا تھا وبعد ازان مین اس شہر مین آیا اور اُسکا جو والی تھا وہ مر گیا تو بعد اُسکے مین والی ولایت ہوا اور پھر اپنے دین اول کی طرف مین نے رجوع کی اور اب مین نے توبہ کی اور تمھارے دین مین آیا تو ہو سکتا ہے کہ حق تعالیٰ مجھ سے قبول کرے گا باوجودیکہ مین نے ارتکاب گناہون کا کیا تب حکم نے جواب دیا کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے ایک روز اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ آدمی کس چیز

سے بہت خوش ہوتا ہی لوگون نے عرض کی کہ اپنے اہل سے یہ سُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اند کے خاموش رہے اور اصحاب بھی چُپ رہے پھر فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ نہین آدم زاد اس بات سے بہت شادمان نہین ہوتا بلکہ جس وقت وہ کسی رہگذر مین ہو اور اُسکے پاس اسکا شتر سواری کا بھی ہو اور اُسپر اُسکا زادراہ اور پانی اور اُسکے نفع وآرام کی چیزین بار ہون پھر جس وقت کسی ایسی راہ پر اس کا گذر ہو کہ اس وقت اس پر شدت تمازت آفتاب کی بہت ہو اور وہ کہین سایہ مین جاکر اپنے ناقے سے اُتر پڑے اور اپنے بازو کا تکیہ لگا کر سو رہے وبعد ازان وہ بیدار ہو اور وہ دیکھے کہ ناقہ اسکا جاتا رہا اور گم ہوگیا اور اُسپر اُسکا کھانا پانی اور صرف سفر اور اُسکے فائدے کی چیزین تھین آخر اسکی طلب وتلاش مین نکلا اور چپ وراست ڈھونڈھتا پھرا مگر دستیاب نہ ہوا تب وہ اسی مقام پر جہان سے شتر مفقود ہوا تھا پھر پھرا اور اپنی موت کا اُس کو یقین ہوگیا پھر وہان چپ سو رہا وبعد ازان جب بیدار ہوا ناگاہ اُس نے وہین اپنے ناقہ کو مع مال بجنسہ پایا اور اُسکی مہار تھام لی وبعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُس شخص کو اپنا زاد وراحلہ پانے سے جیسی خوشی ہوئی اُس سے زیادہ حق تعالی خوش ہوتا ہی بندہ مؤمن کے توبہ کرنے سے **راوی** کہتا ہی کہ جب اسلاعورس نے یہ کلام حکم بن ہشام کا سُنا تو اُس کی آنکھون سے اشک جاری ہوے پھر اُن سب صحابہ کو اپنے دارالامارۃ مین لیگیا اور کہنے لگا واللہ حق ثابت ہوا اور صدق ظاہر ہوگیا غرضکہ وہ اسلام لایا اور اسلام اس کا بہت خوب اور پسندیدہ ہوا پھر اس نے اپنی جماعت کو طلب کیا اور آخر وہ سب بھی اسلام لائے بعد ازان اُسنے اکابر وصنادید بلد کو طلب کیا اور اپنے اسلام سے ان کو خبر دی اور کہا کہ جو کچھ مین اپنی ذات خاص کے لیے پسند کرتا ہون وہی تمھارے لیے بھی چاہتا ہون وہر آئینہ دین ان لوگون کا بہتر ہی اُس پر کوئی دین غالب نہین ہی پس جو تم مین سے اسلام لاوے گا وہ دنیا اور آخرت دونون جگہ امن وامان پاوے گا اور یہ لوگ ہرگاہ بلد آمدین نازل ہوے تو کچھ شک نہین کہ تمام دیار بکر انھین کا ہی درین صورت جو کوئی اُن کی مخالفت ونافرمانی کرے گا بالضرور اس کا شہر لوٹ لینگے اور اس کے اہل واطفال کو بندی کرلیونگے اور بندگی مین لین گے پھر اگر تم لوگ اسلام لاؤ تو تم اپنی جان ومال وبلاد سے ایمن رہوگے تب اُن سب نے جواب دیا اے صاحب ومالک ہمارے ہم کو تین دن کی مہلت دیجیے تا ہم فکر ومشورہ کرین کہ ہمارے حق مین کیا مناسب ومصلحت ہی چنانچہ اسلاعورس نے اُن کو رخصت کیا وہ سب اُس کے پاس سے واپس آئے پھر جب رات ہوئی تو وہ سب مجتمع ہوے اور آپس مین اُنھون نے حلف وعہد کیا کہ ہم دین عرب کا قبول نہ کرین اگرچہ وہ ہم سبکو مار ڈالین پس چاہیئے کہ قتال پر صبر واستقامت کرین پھر جب تین روز گذر گئے تو اسلاعورس نے اُن کو طلب کیا تو اُن مین سے تھوڑے سے لوگ آئے اور باقی نہین آئے اور خبردارون نے اسلاعورس کو اُنکے عزم وارادے سے خبر دی آخر اہل بلد مسلح ہوکر اُس سے لڑنے کو آئے تب اسلاعورس بھی اپنی جماعت کو

ہمراہ لیکر اُن سے لڑنے کو نکلا اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اُسکے ساتھ تھے تا آنکہ جنگ شدید واقع ہوئی جب رات ہوئی تو اسلاعورس نے صحابہ سے کہا کسی کو اپنے امیر کے پاس بہت جلد روانہ کرو کہ وہ ہم لوگون کے لیے کمک و مدد بھیجے آخر اُن صحابہ مین سے ایک کو روانہ کیا وہ ہنوز بلد سے تھوڑی دُور نہین گیا تھا کہ صداے سُم اسپان سُنکر متحیر ہوا جب پھر اُن کا تفحص کیا تو وہ سب لشکر اسلام سے تھے اور وہ پانسو سوار تھے اور افسران پر خبتہ بن عدی تھے اور سبب اُن سوارون کے آنے کا یہ تھا کہ عیاض بن غنم نے اپنے خواب مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قصد میافارقین اور ماجرا اہل بلد کا ارشاد کیا اور بنا بر روانگی لشکر کے حکم فرمایا جب عیاض خواب سے بیدار ہوے تو خبتہ بن عدی کو پانسو سوار کے ساتھ روانہ کیا اور بحکم خداوند عزوجل سے طے الارض ہوا یعنے زمین ایسی سمٹ گئی کہ وہ لوگ اسی رات کو میافارقین مین پہونچ گئے تب وہ صحابی جو بطلب مدد جاتا تھا اُن سب سوارون کو خفیہ دروازے کی طرف سے لایا اور اس دروازے پر کچھ لوگ بنا بر محافظت کے تعینات تھے تب اُس صحابی نے اُن محافظون کو آواز دی تو اُنھون نے دروازہ کھولدیا اور سب سوارون کو اندر داخل کر لیا پھر سوارون نے سوال کیا کہ ہمارے آنے کی تم کو کس نے خبر دی تب صاحب بلد اسلاعورس نے جواب دیا کہ تمھاری خبر مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہی کہ ہرگاہ قتل اہل بلد سے میرا دل تنگ ہوا اور مین سویا تو مین نے حضرت کے وجود باجود کو خواب مین دیکھا وہ تمھارے آنے کی خوشخبری مجھ سے فرماتے تھے غرض کہ جب یہ سب پہونچ گئے اور قتال اہل بلد کے واسطے آمادہ ہوے تو مسلمانون نے اہل بلد کو پکارا اور کہا اے دشمنان خدا بہ تحقیق کہ بلا کی تمپر ہو چکی ہی کہ تم کو اصحاب مستطاب نے گھیر لیا اور تم کو تلوارون کے آگے دھر لیا ہی یہ سُنکے وہ لوگ اپنے گھرون کو بھاگے اور اپنے مکانون مین جا گھُسے اور دروازے خوب مضبوط بند کر لیے اس لیے کہ ان کو یقین ہو گیا نزول اُس بلا کا جس کی تاب وتحمل انھین نہ تھی یہان تک کہ الغیاث و فریاد پکارنے لگے اور امان مانگنے لگے اُس وقت اسلاعورس نے کہا جو کوئی ہمارے پاس چلا آوے وہ امان پاوے گا آخر وہ سب حاضر ہوے تب اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا بہ تحقیق کہ ہم نے تم کو امان دی تمھاری جان ومال پر مگر یہ کہ تم اپنے ہتھیار حوالے کرو پس اُنھون نے اپنے سارے ہتھیار جو جو اُن کے پاس تھے حوالے کر دیے پھر جب کہ اس قوم نے صدق قول صحابہ کا دیکھ لیا تو وہ اسلام لائے مگر کچھ لوگ اُن مین سے محروم رہے وبعد ازان اس بیعہ کبیر کو جامع مسجد بنایا اور وہان صحابہ نے تین روز مقام کیا اور اس قوم مین حکم بن ہشام کو چھوڑا اور اسکے ساتھ اور دس صحابی مقرر کر دیے تا کہ وہان والون کو شرائع دین تعلیم کرین اور خبتہ بن عدی اپنا لشکر لیکر عیاض بن غنم کے پاس آیا اور اُن سے سارا ماجرا بیان کیا یہ سُن کے عیاض بہت خوش ہوے

بقیۂ ذکر بلد آمد

جب کہ اہل آمد نے دروازہ شہر کا نہ کھولا اور نہ مقابلہ کیا تو اس بات سے عیاض بن غنم اور جملہ اصحاب تنگ ہوے **واقدی**رح نے کہا کہ صحابہؓ پانچ مہینے تک بلد آمد کو گھیرے رہے چنانچہ خالد بن الولید جیسا مذکور ہوا باب الماء پر مامور تھے ہر روز سوار ہوتے تھے اور اپنا لشکر لیکر گرد بلد آمد کے پھرتے تھے جب رات آتی تھی تو اپنے مقام پر پھر آتے تھے اور ہمام اُن کا غلام ہر شب کو ایک روٹی جو کی پکا کر حجرہ مین رکھ دیتا تھا کہ بعد مراجعت بعد نماز مغرب اُسی روٹی کو کھالیا کرتے تھے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ تین دن و رات برابر گذرے کچھ نہ ملا جس سے افطار کرتے تب خالد نے ہمام اپنے غلام سے کہا ای فرزند کیا تیرے پاس کچھ نہین ہی کہ تو مجھے افطار کراوے یہ تیسری رات ہی کہ تو نے میرے لیے کچھ نہین پکایا اُس نے کہا ای میرے آقا واللہ مین بدستور ہر شب روٹی پکا کر آپ کے لیے حجرے مین رکھدیا کرتا ہون مجھے معلوم نہین کہ وہ کیا ہو جاتی ہے بلکہ مجھکو تو یہی یقین تھا کہ آپ نوش کرتے ہین چنانچہ جب چوتھی رات آئی تو ہمام نے موافق عادت کے روٹیان پکا کر حجرے مین رکھدین اور وہ آپ چھپ کر بیٹھا تا کہ دیکھے کون وہ روٹیان نکال لیجاتا ہی ناگاہ ہمام نے دیکھا کہ ایک کتا شہر کی جانب سے آیا اور اندر حجرے کے گھسا اور وہ روٹیان نکال لیچلا تب ہمام اُس کے پیچھے لگا کہ کہان لیجاتا ہی تا آن کہ وہ کتا اُس تالاب سے جس پر خالد مامور تھے نکل کر طرف دیوار شہر پناہ کے گیا آخر ہمام اُسکو چھوڑ کر پھر آیا جب خالد نماز سے فارغ ہوے تو افطار طلب کیا تو اس وقت ہمام نے کہا کہ ای میرے آقا ایسا ایسا امر واقع ہوا خالد نے کہا ای ہمام تو مجھے وہ مقام جہان کتا روٹی لیگیا ہے دکھادے تب ہمام خالد کے آگے آگے ہولیا اور لیجا کر وہ مقام جس مین کتا روٹی لیکر گھس گیا تھا دکھادیا جب خالد نے یہ دیکھا تو کہا اللہ اکبر بہر آئینہ حق تعالی نے اب ہم کو فتح و نصرت بخشی پھر وہان سے پھر آئے اور اپنے اصحاب کو بُلا کر یہ قصہ اُن سے بیان کیا اور اُن سے کہا مین قصد رکھتا ہون کہ اس تالاب مین ایک منفذ ہی مین اُس مین سے اندرون شہر کے داخل ہون گا اور مین چاہتا ہون کہ تم مین سے سنّو آدمی اپنی جانون کو خدا کے لیے فدا کرین اور تم خوب جانتے ہو کہ دنیا مقام صدق ہی اسکے لیے جو اُسکو صدق سے بسر کرے اور دنیا مقام وفا ہی یعنے پورا پانے کی جگہ ہی جو اُس سے اخذ کرے اور دنیا اُمیدگاہ ہی جو کچھ چاہے اُس سے زاد آخرت نے لیوے اور دنیا دار نجات ہے جو چاہے اُس سے نجات حاصل کرے اور دُنیا جاے نزول وحی خداے بزرگ و برتر ہی اور مصلی یعنے جاے نماز ملائکہ کی ہی اور مسجد یعنی سجدہ گاہ ہی احبا و دوستداران خدا کی پس تم اس دنیا کو اپنی کھیتی سمجھو حق تعالی ہم پر اور تم پر رحم کرے گا چنانچہ ہمارے اور تمہارے لئے یہ بات ہے کہ جو کوئی اہم دنیاے فانی سے زاد آخرت کا چاہتا ہو تو چاہیے کہ وہ تجارت سود مند کو اختیار کرے اور طول مدت کے فریب مین نہ پڑے یہان تک کہ تقصیر عمل مین مطمئن اور بے پروا ہو جاوے آگاہ ہو کہ مین نے تو اپنی جان کو خدا کی

راہ کے لیے بیچا اور اُس نے مول لیا بعد ازان خالد نے یہ آیت تلاوت کی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے حق تعالی نے مومنون سے اُن کی جانون کو مول لیا ہی اور اُن کے مالون کو قبول کیا ہی بعوض اس بہا کے کہ اُنکے لیے جنت ہی پس جو کوئی اپنے تئین بیچتا ہو وہ چاہیئے کہ دلیری و دلاوری کرے اور جس چیز سے وہ ڈرایا جائے اُس سے ہرگز نہ گھبراوے کیونکہ ہمارے تمھارے درمیان مین وعدہ گاہ عرصۂ قیامت ہی اور وہ موقف حسرت و ندامت ہی لہذا تم کو لازم ہی کہ اپنے اسلاف کرام اور دین اسلام کی پیروی اور خدا کی برکت اور اُسکی اعانت پر تکیہ کرکے مستعد ہو جاؤ بعد ازان خالد نے اپنے اصحاب مین سے سو جوانون کو انتخاب کر لیا اور اُن کو حکم کیا کہ اپنے اپنے ہتھیار لگا لیوین بعد ازان سوار ہو کر پاس عیاض بن غنم کے گئے اور اپنے عزم پر اُن کو آگاہ کیا کہ منفذ چشمہ سے مین اندرون شہر داخل ہونے والا ہون اور تم اپنے ساز و سامان سے تیار رہو گوش بر آواز رہو صداے تکبیر و تہلیل پر اُنھون نے کہا مجھے معلوم ہوا الحمد للہ مین تیار رہونگا تم جاؤ حق تعالی تمھاری اعانت و نصرت کرے اور چاہیئے کہ عون و برکت خدا پر توکل کرکے روانہ ہو چنانچہ خالد نے عیاض کو وداع کیا اور اپنے اصحاب پاس پھر آئے تو اُن کو مستعد و تیار پایا تب اُن کے آگے آگے راہی ہوے اور یہ سب پیادہ پا تھے تا آنکہ در چشمہ پر پہونچے اور اُس وقت آدھی رات تھی پس حق تعالی نے حارستان و دیدبانان دیوار شہر پناہ پر نیند غالب و مستولی کر دی کیونکہ حق تعالی جب کسی امر کا ارادہ کرتا ہی تو اُس کے تئین انجام کو پہونچاتا ہی اور اُسکے اسباب مہیا کر دیتا ہی راوی نے کہا اول جو شخص اُس چشمہ کے اندر سے داخل بلد ہوا وہ خالد رضؓ تھے اور اُنکے پیچھے لگے ہوے عامر بن الاحوص اور حذیفہ بن ثابت و عمران بن بشر تھے اور اسی طرح سب ایک منفذ و سوراخ مین جو اندر چشمہ کے ہو گیا تھا داخل ہو گئے مگر جو اُن مین سے جسیم و فربہ اندام تھے وہ گھُسنے سے عاجز رہے اور اپنے حرمان شہادت پر تاسف کرتے ہوے واپس آئے چنانچہ جتنے لوگ اندر شہر کے اُس منفذ سے پہونچ گئے وہ اسی آدمی تھے اور سواے ان لوگون کے جو منفذ چشمہ سے داخل ہوے اور کوئی اُن کی معیت مین نہ پہونچ سکا ولیکن بعد جانے ان لوگون کے ایک شخص ان لوگون مین سے جو باعث جسامت کے دخول منفذ سے قاصر رہا تھا اُس نے بھی اُس سوراخ کے فراخ کرنے کی تدبیر کی اُسکو کھود کر کشادہ کیا آخر وہ بقیہ مردم بھی اندر داخل ہو گئے اور اپنے یارون کو جا لیا اور وہ سب وسط شہر مین پہونچ گئے تھے تا آنکہ اُنکے پاؤن کی آہٹ سے سوتے ہوے جاگ اُٹھے اور بیٹھے ہوے اُٹھ کھڑے ہوے تب خالد نے قصد اُن لوگون کا کیا جو دیوار شہر پناہ پر دیدبان تھے تا آنکہ اُن کو پتھرون کی مار سے نیچے اُترنے نہ دیا پھر خالد نے اپنے اصحاب مین سے دس آدمی کو باب شہر پر بھیجا کہ اُنھون نے قفلون کو توڑ کر دروازے کھول دیے اور ادھر عیاض بن غنم سوار ہو کر لوگون کو بیدار و ہوشیار و آمادۂ کارزار کر رہے تھے تا آنکہ جس وقت خالد اور اُنکے اصحاب نے باواز بلند تکبیر کی تو فورًا

عیاض مع لشکر باب شہر پر جا پہونچے اور اُسکو کھلا ہوا پاکر اندرون شہر دھنس پڑے اور اہل شہر طرف دیوار و
بُروج شہر پناہ کے بھاگے تاکہ اُس پر پناہ لیوین اور رات بہت تاریک تھی کہ اندھیرے نے اُنکو ڈھانپ
لیا تھا چنانچہ کوئی ایسا نہ تھا جو اپنی خوابگاہ سے اُٹھا ہو مگر یہ کہ تلوار اُسکے سر کو اُسکے تن سے اُتار لیتی تھی
اور جو کوئی اپنے فرزندان دلبند کے پاس سے باہر نکلا شمشیر نے اُس کا جگر چاک اور بند بند جُدا کیا اور
خالد باتفاق اپنے اصحاب کے برابر پکار پکار تکبیر کہتے تھے اور اہل آمد کے لیے عالم اسباب قطع ہو گیا تھا
اور اُن کو عذاب نے گھیر لیا تھا **راوی** نے کہا پھر اسی طرح برابر جنگ برپا رہی اور لاش پر لاش گرتی
تھی اور مسلمین کے دلون کو شگفتگی و کشادگی ہوتی تھی اور مشاغل اُن کے منقطع ہو گئے اور شجاعان
عرب سرہاے کفار عجم ٹکراتے تھے اور تلوارون پر تلوارین پڑتی تھین اور ناکین اشرار کی کٹتی تھین اور
نابکارون کے دل دھڑکتے تھے اور نامردون کے بدن تھراتے تھے آنکھون سے اشک بہتے تھے فریاد
کرنے والے کا شور کوئی نہین سُنتا تھا اور کوئی کسی کی شفاعت و سفارش نہین کرتا تھا کوئی منع کرنیوالا
نہ تھا جو کسی کو باز رکھتا اور کوئی کسی سے دفع بلا نہین کرتا تھا اور کسی کا دل اُن پر ترس نہین کھاتا تھا
یہان تک کہ رات نے پیٹھ پھیری اور گریز کر گئی اور صبح آمادۂ طلوع ہوئی اور خالد بصداے بس بس
شور کرتے تھے تا آن کہ رات نے اپنی چادر تیرہ و سیاہ کو تہ کیا اور آثار ضیا کے نمودار ہوے اُسوقت
اہل بلد نے اپنی خواریون اور خرابیون کو دیکھکر طرف دار الامارۃ قصر شاہی کے رجوع کی اور ملکہ مریم کو ڈھونڈھنے لگے تو اُسکو
نہ پایا نہ کچھ اُسکا پتہ ملا اور سبب اس کا یعنے اُسکے غائب ہو جانے کا یہ ہوا کہ جس وقت اُسنے داخلہ صحابہ کا
اندرون شہر کے سُنا تو اُس کو یقین ہو گیا کہ اُنکے ہاتھ سے مخلصی نہ ملے گی تب اُسنے اپنے تئین اور
اپنے رفیقون کو مخفی کیا اس طور پر کہ جس قدر قسم زر و جواہر سے لے سکے لے لیا اور اس کے
دار الامارۃ مین ایک نقب تھی چنانچہ اس سُرنگ سے نکلکر دامن کوہ مین اُتر گئی اور بلاد روم کی راہ لی
واقدی رحمہ اللہ نے کہا جب اہل شہر کو یقین ہوا کہ ملکہ اُن کی بھاگ گئی تو الغیاث والامان
پکارنے لگے اُس وقت صحابہ نے تلوارون کو روک لیا اور ہاتھون کو کھینچ لیا اور اُن سب کو میدان شہر
مین روبروے عیاض بن غنم کے جمع و مجتمع کیا تب عیاض نے اُن سے خطاب کیا اور بعد حمد
خداوند عز و جل و نعت سید رسل کے یہ بیان کیا کہ ہر آئینہ حق تعالی نے ہمکو تم پر فتح و نصرت دی اور
ظفریاب و کامیاب کیا اگر حق سُبحانہ و تعالی ہمارے نبی کو نبی الرحمۃ مبعوث نہ کرتا اور مومنون کے
دلون مین رحم نہ ڈالتا تو بالضرور ہماری تلوار تم مین سے کسی کو نہ چھوڑتی و لیکن ہمارے پروردگار نے
اپنی کتاب مین ہم کو واسطے ضبط غصہ اور عفو کرنے کے حکم کیا ہی چنانچہ فرمایا ہی وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ
الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ یعنے جو لوگ پی جانے والے ہین غصہ کے یعنی جو ضبط خشم
کرتے ہین اور لوگون سے بعفو در گذرتے ہین تو حق تعالی ایسے نیکوکارون کو دوستدار رکھتا ہی بعد ازان

عیاض نے ان کے حق مین یہ تجویز کیا کہ جو کوئی ان مین سے اسلام لایا اُسکا اسلام قبول ا ور جو اسلام نہ لایا اُس پر جزیہ[۱] یعنی محصول سالانہ اُسی سال سے مقرر کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ فتح آمد مین درمیان اس جماعت کے زید بن حالوک یہودی بھی حاضر تھا اور وہ قوم یہودیہ ونصرانیہ کا بڑا عالم تھا اور وہ بنا بر اپنے گمان کے اولاد داؤد علیہ السلام سے تھا اسلیے بنی اسرائیل اُسکی شان مین بڑی تعظیم وتکریم کرتے تھے اور اُسکے لیے ہدیے وتحفے نذر لایا کرتے تھے چنانچہ عیاض بن غنم جب آمد پر ظفریاب ہوے اور اہل آمد میدان مین جمع کیے گئے اور موافق گفتار اس قوم کے اُنکے شیخ نے کلام کیا اُس وقت وہ عالم یہودی درمیان اپنی قوم کے اُٹھ کھڑا ہوا اور نام اُسکا ملیا بن حینتا تھا اور اہل اسلام بھی اُسکے رتبہ سے آگاہ تھے کہ وہ پیشواے بنی اسرائیل اور اولاد داؤد علیہ السلام سے ہی پس وہ کہنے لگا کہ تم اصحاب نبی الرحمۃ ہو وبہ تحقیق کہ حق تعالیٰ نے رحمت کو پیدا کیا اور اُسکو تمھارے دلون مین جگہ دی وہرآئینہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے سائر امم پر تم کو افضل کیا اور صحف ابراہیم وموسیٰ مین اس طرح نازل کیا ہی کہ آخر زمانہ مین ایک نبی اُمّی[۱] مبعوث کرون گا اور اُس کی اُمت کو ساری اُمتون پر فضیلت وبرتری دونگا اور رحمت کو اُن کے دلون مین متمکن کرون گا اور اُنکے سبب سے اپنے ملائکہ پر مین فخر ومباحات کرونگا اور روز حشر آثار ضیا وانوار بہا سے ان کو غرِّ محجّلین اُٹھاؤنگا یعنے پرتوِ برکات وضو سے اُنکے چہرے درخشان ودست وپا تابان ہونگے اور جب داؤد علیہ السلام مبتلاے گناہ ہوے اور وحشیان[۲] صحرا اُن سے بھاگنے لگے تو وہ اُس سرزمین کے ایک صحرا کی طرف باہر نکلے اور مُناجات کرنے لگے کہ الٰہی بحق اُس نبی عربی کے جس کو تو آخر زمانہ مین مبعوث کرے گا میرے گناہون کو بخشدے چنانچہ حق تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول فرمائی یہ سُنکے عیاض نے کہا ہر آئینہ حق تعالیٰ عفو کو دوست رکھتا ہی تو بہ تحقیق کہ ہم نے تم سے عفو کیا تب اہل شہر نے جواب دیا کہ ہرگاہ تم نے ہم سے عفو کیا تو اب ہم تمھارے دین کی طرف رجوع کرتے ہین آخر اُن مین سے اکثر اسلام لائے اور بعضے اُن مین اسلام نہین لائے تو اُن پر سال آیندہ سے جزیہ باندھا اس طرح پر کہ ہر ایک بالغ سے چار مثقال طلا یعنے فی بالغ چار چار دینار سالانہ مقرر کیا اور اُنکے ہتھیار[۳] لے لیے اور اُنکے اموال مین کچھ مال بھی اُن کو حوالہ کردیا اور باقی لے لیا اور بیعہ کو مسجد بنایا جو بالفعل معروف بہ جامع مسجد ہی پھر وہان بارہ روز تک مقام کیا اور صعصعۃ العبدی کو وہان والی وحاکم کیا اور پانسو عرب اُسی کے بنی اعمام سے اُسکے پاس تعینات کردیے

ذکر فتوح یمانیہ وجبل جُودی

راوی نے کہا کہ بعد فتح بلد آمد کے عیاض بن غنم نے پھر طرف اور قلعون کے کوچ کیا اور وہ قلعے بڑے بڑے

[۱] [illegible] ساکن ام القری یعنی مکہ ۱۲

[۲] [illegible] صحبت وحشیان صحرا [illegible]

[۳] [illegible] ہتھیار ان لوگون کے [illegible]

[illegible] جو اسلام نہین لائے اور ان پر محصول سالانہ باندھا گیا ۱۲

سرکشون کے تھے چنانچہ وہان کے باشندون کی طرف جو متوجہ ہوے وہ سب اسلام لائے وبعدازان نعمان بن مغرف کو طرف اہل انکل کے بھیجا تو وہ سب بھی اسلام لائے اور نام انکل کا یمانیہ رکھا گیا اس لیے کہ فتح اُسکی ہاتھ پر حذیفہ بن الیمان کے ہوئی تھی بعدازان عیاض نے بجانب جابیہ عزم کیا پس وہ بھی بصلح فتح ہوا بعدازان رُخ کیا طرف کوہ جودی وبطرف سیوان وغرض کے آخران مقامات کے باشندون نے بھی صلح کی اور جس امر کو درمیان مین قرار دیا اُسپر عہد لیا بعدازان مسلمانون نے ہتاج پر عزم کیا مگر اہل ہتاج نے اقبال اسلام واطاعت سے ردو انکار کیا اور آمادۂ قتال ہوکر ساز وسامان جنگ مرتب و فلاخن بزرگ نصب کیا یہ دیکھکر عیاض بن غنم پر گران گذرا اور کہا یہ قلعہ مانع اور منیع ہی اگر اس کو ہم چھوڑ دیوین گے اور اس سے درگذر کر چلے جاوین گے تو یہ لوگ ہمارے بلاد کے لوگون کو آزار پہونچاوین گے اور اُن پر تاخت اور تاراج کرینگے وحالانکہ جو لوگ اسلام لائے ہین یا جھون نے صلح کی ہی وہ سب ہم سے متعلق ہین اور ہم کو اُن سے تعلق ہی درین صورت ہم اس قلعہ سے درگذر نہ کرینگے یہان تک کہ اس کو فتح کرین انشاءاللہ تعالے تب خالد نے کہا اس قلعہ پر ہمارے ساتھ چلو کیا عجب ہی کہ کار دشوار آسان ہوجاوے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ حاکم ہتاج ایک بڑا شیطان سخت وسرکش تھا اس کا نام یانس بن کلبوس تھا اور اُس نے عقد تزویج کیا تھا میرونہ بنت پریونہ سے جو دختر پریول بن کالوس کی تھی اور یہ پریول صاحب لشکر اور مالک قلعۂ استوار کا تھا چنانچہ میرونہ کہ ہنوز نوعروس تھی شوہر کے پاس سال بھر رہکر اپنے باپ وماں کی ملاقات کو گئی اور ایک مہینا اپنے میکے مین مقیم رہی پھر جب باپ ماں سے رخصت ہوکر طرف ہتاج کے اپنے شوہر پاس چلی تو نیمہ راہ مین پہونچکر یہ خبر سُنی کہ اہل اسلام قلعۂ ہتاج پر وارد و نازل ہین یہ سنکے اُس نے وہین اُسی منزل پر مقام کردیا اور وہان سے کسی طرف تجاوز نہ کیا اور حال یہ تھا کہ وہ دشمن خدا شوہر اُسکا اُس کو بہت چاہتا تھا اور بغیر اُسکے اُسکو صبر وقرار نہ تھا پھر جب دیکھا اُس نے کہ اہل اسلام اُسپر نازل و وارد ہین تو اُس کو یقین ہوا کہ وہ اپنی زوجہ کی ملاقات پر قادر نہین ہوسکتا کیونکہ نہ وہ ادھر آسکتی ہی نہ یہ اُدھر جاسکتا ہی تب اُسکی رائے نے یہ فکر کی اور ایسا کر و اندیشہ کیا کہ بحیلہ وخدع مسلمانون سے پیغام صلح کرے تا زوجہ اُسکی پاس اُسکے آجاوے پھر عہد شکنی کرکے اطاعت سے انحراف وسرتابی کرے چنانچہ یانس بن کلیوس نے اپنا ایلچی پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنی بقیہ عمر یہان اقامت کروگے اور محاصرہ رکھوگے تو بھی ہم پر قادر نہ ہوگے ولیکن تم ایک سال شمسی کامل ہم سے مصالحہ رکھو اگر اس مدت مین تم نے فتح کرلی تو دیار بکر مین سے پھر کچھ باقی نہ رہجاویگا اور اس وقت تمھاری اطاعت پذیرا کرین گے اور اگر تم فتح بلاد پر قادر نہ ہوے تو اطاعت تمھاری ہم پر لازم نہ آوے گی زیادہ والسلام چنانچہ یانس نے وہ نامہ پاس عیاض بن غنم کے ایک مرد عرب تنصرہ کے ہاتھ روانہ کیا یعنے اصل اس نامہ بر کی عرب تھی مگر ایک دو پشت سے نصرانی ہوگیا تھا اور ملک ربیعہ الفرس کے باشندون مین سے تھا اور یہ شخص مدبر ومنتظم شہر ہتاج کا تھا اور اُسکے برادران عمزاد انتظام بلد مین اُسکے

شریک اور اعوان تھے اور نام اُسکا مرہف بن واقد تھا اور میل و رغبت اسکی جانب عرب کے روم سے بہت زیادہ تھی پس جب اُس نے نامہ خدمت مین عیاض کے پہونچایا اور عیاض نے صلح کو قبول کیا تاکہ اقامت اس مقام کی طول نہ ہو تو مرہف نے قصد مراجعت کا کیا اگر وقت روانگی کے اُسنے عیاض سے کہا آگاہ ہو ای امیر مین وہ نہین ہون کہ خیرخواہی عرب سے باز رہون اور خیرخواہی جدین کی کرون حال یہ ہی کہ اس گمراہ نے ایسی ایسی فکر کی ہی اس صورت مین اگر تم لوگ یہان سے کوچ کر کے کمین گاہ مین اُس کی اسکی زوجہ کی گھات پر رہو اور اسکو مع اُسکے ہمراہیون کے گرفتار کرو تو جس طرح اور جو اطاعت یانس سے سے چاہوگے وہ فی الفور اور بے تامل تسلیم کرے گا اور اپنا شہر بھی حوالہ کردے گا پس چاہیئے کہ جو مین کہتا ہون وہ کرو یہ سُن کے عیاض رضہ نے جواب دیا ہم ایسے نہین کہ قول کر کے وفا نہ کرین اور اُمید ہی کہ حق تعالے ہمارے صدق پر نظر کر کے ہم کو فتحیاب و فیروز کرے **راوی** کہتا ہی مجھسے **روایت** کی مالک بن بشر عامر نے اور وہ اُن لوگون مین تھا جو فتوح شام و دیار بکر و دیار ربیعہ مین حاضر تھے چنانچہ اُس نے کہا جس وقت مرہف وہ باتین عیاض سے کہہ رہا تھا ناگاہ سامنے سے گرد اُڑتی ہوئی نمودار ہوئی یہ دیکھکر عیاض نے میسرہ بن مسروق سے کہا سوار ہوکر جا دیکھ تو یہ کیسی گرد ہی تب میسرہ اور ایک جماعت صحابہ مین سے سوار ہوکر گئے تاآنکہ میسرہ فوراً پھر آیا اور کہنے لگا ای امیر آپ کو مژدہ ہو اور فتح مبارک ہو عیاض نے پوچھا ای ابن بشیر وہ کیا ہی اُس نے کہا کہ یہ لشکر ابن ہبیرۃ المازنی کا ہی کہ بہت سے بلاد کفار کو تاراج کرتا ہوا آیا ہی اور مال کثیر اور آدمیون کو اسیر کر لایا ہی یہ خوشخبری سُنکے چہرہ عیاض کا روشن ہوگیا اور واسطے پیشوائی ابن ہبیرۃ المازنی کے آگے بڑھے یہان تک کہ مازنی داخل ہوا اور عیاض و جماعت مسلمین پر سلام کیا و متاع و غنائم سامنے عیاض کے رکھا اُس وقت مرہف بن واقد بتامل دیکھ رہا تھا یہان تک کہ ایک لڑکی رومیہ بھی پیش کی گئی اسکے جمال و تجمل سے خورشید خجل تھا اور اُس پر شان شاہان عجم کی عیان تھی یہ دیکھکر مسلمانون نے طرف زمین کے اپنی نگاہین پست کین اور آداب الٰہی موافق اُسکے ارشاد کے بجالائے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ یعنے ای نبی تو مومنون سے کہدے کہ اپنی نگاہین نیچی رکھین پھر جس وقت مرہف نے اُس لڑکی یعنے میرونہ کو دیکھا تو بے اختیار کہنے لگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ویہ آئینہ ای سلمانو دین تمھارا حق ہی اور قول تمھارا صدق ہی تب عیاض نے کہا ای شخص تیرا کیا حال ہی اور تجھپر کونسا امر منکشف ہوا جو تو نے اقرار شہادتین کا کیا اُس نے کہا یہی لڑکی زوجہ یانس مالک ہتاج کی ہی جس کا ذکر ابھی مین تم سے کرتا تھا حق تعالی نے اُسکو تمھارے ہاتھ لگا دیا یہ سُنکے عیاض نے سجدۂ شکر پروردگار ادا کیا پھر جب سجدے سے سر اُٹھایا تو کہا جو کوئی تقوی کرتا ہی اور خدا سے ڈرتا ہی حق تعالی اُسکو رستگار کرتا ہی اور اُسے روزی دیتا ہی جدھر سے اُسکا گمان ہی اور اُدھر سے جو اُسکے گمان سے باہر ہی **واقدی** رح نے کہا کہ جب میرونہ اپنے میکے سے چلی اور اُسکے ہمراہ بہت سی لڑکیان اعیان نصاریٰ کی تھین اتفاقاً اُسی سرزمین پر جس راہ سے

قافلہ میرونہ کا جاتا تھا گذر قیس بن ہبیرۃ المازنی کا مع لشکر ہوا تو مازنی نے میرونہ اور اُسکے ہمراہیون کو گرفتار کرلیا اور عیاض بن غنم کے حضور مین حاضر لایا اُس وقت عیاض نے مرہف سے کہا تو یانس کے پاس پھر جا اور اپنے اسلام کو مخفی رکھ اور جو کچھ تو نے یہان دیکھا اور سُنا ہی اُس سے بیان کر کہ اہل اسلام کے ساتھ خیر خواہی کر اور اس سے کہدے کہ اگر وہ اپنے اہل کا ارادہ رکھتا ہو یعنے اگر اسکو اپنی زوجہ کی خواہش طلب ہو تو وہ اپنا قلعہ ہمارے تئین تفویض کردے اور جو اور ہم اُس سے چاہین وہ قبول کرے چنانچہ مرہف نے یہان سے مراجعت کی اور یانس کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا تو یہ امر اُس پر بہت شاق گذرا اور صدمۂ عظیم ہوا تب مرہف سے مشورہ کیا کہ اب تیری کیا رائے ہی اُس نے کہا کہ آپ یقین جانیے کہ یہ قوم عرب جو قول کرتے ہین اُسکو وفا کرتے ہین اور اسی سبب سے یہ لوگ ہمپر ظفریاب ہوے ہین پس میرے نزدیک مصلحت اور خیر اسی مین ہی کہ اگر آپ قلعہ اُن کو تسلیم کر دیجئے تو وہ آپ کو زوجہ آپ کی اور جملہ جو کچھ آپ کا ہی دیدین گے اور مین اس بات کی ضمانت کرتا ہون یانس نے کہا ای مرہف تو اُن کے پاس جا اور اُن مین سے دس مرد معتمد طلب کر کہ وہ ہمارے پاس آکر ہمارے ایفائے مطلوب پر حلف کرین پس اگر وہ اس بات مین عہد وفا کرین گے تو اُنکے لیے مین قلعہ خالی کردون گا اور ہمارے پاس ایسے شخص کو لانا جس کا قول مقبول عند الجمہور اور فعل اسکا مشکور ہو تاکہ میری خاطر کو اُن سے وثوق ہو اور چاہیئے کہ وہ شخص ایسا ہو جس کا ذکر شجاعت مشہور ہو اور فتح کرنے مین بلاد شام کے وہ معروف ہو اور قیود ایسے اوصاف سے مراد اُسکی بطلب خالد بن الولید تھی اور یہ تجویز اُس ملعون کی اس ارادے سے تھی کہ اُن لوگون کو اس حیلہ اور مکر سے طلب کرکے گرفتار کرلیوے اور اُنکے بدلے مین اپنی زوجہ کی مخلصی کرا دے چنانچہ مرہف پاس عیاض کے آیا اور جو کچھ یانس نے کہدیا تھا وہ بیان کیا تب عیاض نے کہا اے مرہف اس مردود کا ارادہ یہ ہی کہ وہ ہم سے خدع و فریب کرے اور ہم اپنے پروردگار سے اُمید رکھتے ہین کہ مکر اُسکا اُسی کی طرف عائد ہوگا اور یہ آیہ پڑھا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ یعنے خدائے تعالیٰ مفسدون کے کام درست نہین کرتا اور انجام کار اُن کا بخیر نہین ہوتا یہ سُنکے خالد نے عیاض سے کہا اے امیر مجھے جانے دو مین اس قلعہ پر چڑھ جاؤن گا حق تعالےٰ راہ راست کا موافق ہی عیاض نے کہا بہتر ہی برکات و عنایات خدا پر تکیہ کرکے عزم کرو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنے قدرت و قوت خداداد ہوا کرتی ہے چنانچہ خالد و مقداد و عمار و سعید بن زید و عمر بن معدی کرب و مسیب بن نجبہ و قیس بن ہبیرہ و ضرار بن الازور و عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سب بہادر روانہ ہوے اور اُن کے آگے آگے مرہف تھا یہان تک کہ یہ سب باب قلعہ پر پہونچے اور اُس دشمن خدا نے یہ تدبیر کر رکھی تھی کہ غلامون خادمون کو درکات و درۂ قلعہ مین بٹھا کر حکم دیا تھا کہ جب وہ لوگ داخل ہون تو اُنکے ہتھیار رکھوالیوین چنانچہ اُن غلامون نے ایسا ہی کیا کہ سب کے ہتھیار لے لیے مگر خالد و عبد الرحمن و ضرار تینون نے ہتھیار نہین دیے

اور کہنے لگے ہم وہ نہین ہین جو اپنے ہتھیار غیرون کے حوالے کرین اگر اُس کو منظور ہو تو ہم اُسکے پاس مسلح جاوینگے اور نہین تو ہم جدھر سے آئے ہین اُدھر ہی پھرے جاتے ہین تب مرہف پاس یانس کے گیا اور کہا سب نے ہتھیار حوالے کیے مگر تین آدمیون نے ہتھیار نہین کھولے پر وہ کیا قدرت رکھتے ہین اور کیا کر سکتے ہین اُنکے حال پر چھوڑ دیجیئے جس طرح چاہین چلے آوین بالفرض اگر وہ آگ بھی ہونگے تو بھی ہم کو کچھ گزند نہین پہونچا سکتے ہین پس چاہیئے کہ تو جزع وہراس کو اُن پر ثابت نہ ہونے دے تا اُن کو طمع وحوصلہ ہو یہ کلام سُنکر یانس نے کہا قسم ہی حق مسیح کی بے شبہہ تو سچ کہتا ہی کمدے اُن سے کہ وہ سب ہتھیار باندھے ہوے آوین تا اُن سب پر ثابت ہو کہ ہم اُن سے کچھ خوف نہین کرتے ہین اور سوائے اسکے اس صورت مین اُنکے دلون مین ہم سے وحشت بھی نہ رہے گی غرضکہ مرہف گیا اور غلامون کو حکم کیا کہ جس جس کا ہتھیار لیا گیا ہی واپس کردو پھر ان کو ہتھیار دیکر ہمراہ لیچلا جب وسط قلعہ مین پہونچے تو یکایک یانس سے ملاقات ہوئی کہ وہ وہان منتظر کھڑا تھا پھر جس وقت اُسکی آنکھین صحابہؓ سے دوچار ہوئین تو اُسکے دل مین رعب چھا گیا اور ہیبت سما گئی اس وجہ سے کہ جو کوئی خدا سے خوف رکھتا ہی اُس سے ہر شے ڈرتی ہی چنانچہ یانس تھرانے لگا اور گرا پڑتا تھا وحالانکہ اُسنے پہلے سے اپنے خواص اصحاب کو فہمایش اس بات کی کردی تھی کہ جب مجھکو دیکھو کہ مین اُن سے قریب ہوا ہون اور اُن سے مصافحہ کرتا ہون تو یکبارگی تم اُنکو گرفتار کر لیجیو پھر جب خالدؓ نے ان لوگون کے بشرے کی طرف نگاہ کی تو اُنکے مافی الضمیر کو تفرس دریافت کرکے یانس سے خطاب کیا اے بطریق بر جاے خود باش تو نہین جانتا ہم وہ قوم مین کہ ہم مکر و کید نہین کرتے ہین وہر آئینہ ہم نے بہت سے ملوک کو مقہور وہلاک کیا اور اُنکے بلاد لے لیے یہ کہکے اپنی تلوار ہلانے اور چمکانے لگے اور یانس کو خوف مین لائے اور اُس کو دہشت مین ڈالا یہان تک کہ یانس کے خیال مین یہ سمایا کہ جتنے لوگ قلعہ مین تھے سب انھین مین سے اُسکو نظر آنے لگے آخر خالدؓ آگے بڑھے اور یانس کی رگ گردن پر ایسی ضربت شمشیر لگائی کہ اُسکے سینہ تک اُتر گئی اور دیگر صحابہؓ یکبارگی اہل قلعہ پر ہجوم ویورش کرکے تلوارین مارنے لگے اور کشتون کے پشتے کردیے اور حال یہ تھا کہ دیہات ہتاج سے باشندگان قسطاس ودرساط کو واسطے قتال مسلمین کے یانس نے جمع کر رکھا تھا چنانچہ جس وقت یانس کو خالدؓ نے قتل کیا اور اہل قسطاس [نام مقام ۱۲] وفرساط [نام مقام ۱۲] نے صحابہ کی استقامت وثابت قدمی قتال اہل قلعہ پر اس شد ومد سے دیکھی تو وہ لوگ آپس مین کہنے لگے تم خوب جانتے ہو کہ اہل عرب اپنے اصحاب وہمراہیون سے غافل وبے پروا نہین رہتے ہین بلکہ اُنکے معاون ومددگار رہتے ہین وبہ تحقیق کہ اُنھون نے ہرگاہ بلد آمد اور دیگر بلاد کو فتح کرلیا ہی تو شہر ہتاج وغیرہ کب ان کو مانع ہو سکتے ہین پس چاہیئے کہ ہم لوگ اپنے لیے مسلمین کے نزدیک رسوخ اختیار کرین اور اُنکے ہمراہ ہوکر اہل قلعہ سے لڑین چنانچہ ایسا ہی کیا کہ اُنھون نے بھی تلوارین میان سے لین اور مسلمین کے ساتھ ہوکر قلعے والون کو قتل کرنا شروع کیا اور ادھر لشکر اسلام مین جو بیرون قلعہ گوش بر آواز تھے سو جس وقت عیاض بن غنم نے اندرون قلعہ سے شور وغوغا سُنا تو کہنے لگے کہ آگاہ ہوا ے مسلمانو کہ ہر آئینہ یانس نے ساتھ خالد اور اُسکے ہمراہیون کے غدر وعہد شکنی کی پس اے

مجاہدین لازم ہی کہ اپنے تئین اُن تک بہت جلد پہونچاؤ یہ سُنتے ہی ابوالہول مع چارسو اصحاب کے فوراً نکل پڑا اور وہ سب پیدل تھے چنانچہ یہ سب پہاڑی پر چڑھکر قلعے کی طرف اُتر پڑے پھر جو جو اہل قلعہ مین سے بھاگے جاتے تھے اُنکو تہ تیغ کیا یہان تک کہ اُن مین سے کوئی بھاگ کر نہ بچا اور ہنوز ابوالہول اور اُسکے اصحاب داخل قلعہ نہ ہوے تھے کہ خالد نے قلعہ فتح کرلیا اور اُس پر تسلط بخوبی کر چکے تھے وبعدازان عیاض اور سائر مسلمین قلعہ مین درآئے اور جو کچھ اس قلعہ مین تھا سب پر قبضہ کیا اور عیاض نے اپنے مولا یعنے غلام آزاد کردہ کو اس قلعہ پر والی وحاکم کیا اور اُسکے ہمراہ سو آدمی تعینات کیے اور اہل فسطاس وفرساط کے لیے اور واسطے بقیہ مردم قلعے کے ایک نوشتہ لکھا اس باب مین کہ وہ لوگ کبھی کسی عورت سے زناکاری نہ کرین اور اس بات پر شاہد کیے گئے خالدؓ ومقدادؓ وعمارؓ ومعاذؓ وشرجیلؓ وعبدالرحمنؓ بن ابی بکرؓ وضرارؓ اور عیاضؓ نے اُن اسیرون کو بھی رہا کیا جن کو قیس بن ہبیرہ گرفتار کر لائے تھے وبعدازان عیاض نے بطلب میافارقین (نام مقام ۱۲) کوچ کیا تا آن کہ اثناے راہ مین باشندگان کوہ میافارقین اور اہل جزیرہ (نام مقام ۱۲) اور مردمان قلب (نام مقام ۱۲) و اثنان (نام مقام ۱۲) وحزب (حاے مہملہ وزاے معجمہ نام مقام ۱۲) الکلاب پیشروی کرکے بہم پاس عیاض بن غنم کے حاضر ہوگئے سو عیاضؓ نے اُن کو امان دی اور اُن پر جزیہ مقرر کرلیا اور اُن سبھون کو اُنکے شہرون کو رخصت کردیا اور اکابر میافارقین کے عیاض کی ملاقات کو آئے اور اُن کی حُسن سیرت اور طبیعت پر شکرگذاری کی اور واسطے عیاض اور مسلمین کے سامان ضیافت مہیا کیا اور عیاض نے دامن کوہ مین بطرف میدان خیمہ گاہ کیا اور دس روز وہان مقام رکھا بعدازان سائر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمع کرکے اُن سے مشورہ طلب کیا اور کہا میرا ارادہ کوچ کا طرف دیار ارمینیہ اور طرف ارض روم کے ہی تو چاہیے کہ تم لوگ رحمکم اللہ مجھکو مشورہ دو کہ کس راستے پر اور کدھر سے ہم ادھر کو چلین تب ایک شخص نے معاہدین مین سے جو سبھون سے زیادہ اُن بلاد کا عارف تھا عرض کی کہ ای امیر اگر مجھکو اجازت ہو تو مین عرض کرون عیاض نے کہا جس کے پاس کوئی راے اور تدبیر ہو چاہیئے کہ وہ بیان کرے تب اُسنے عرض کی آپ خوب یقین کیجیے کہ اگر آپ ابھی قصد ارمینیہ کا کرینگے تو آپ کو وہان ایک زمانہ طویل گذرے گا لہذا بالفعل بہتر یہ ہی کہ یہان سے قریب ایک قلعہ بلند ومحکم واقع ہی اُس کا نام حصن لغوب ہی اور نام والی قلعہ کا یطاقون بن کنعان بن عیدیوس ہی اور وہ صاحب جیش عرمرم یعنے خداوند لشکر اعظم ہی اُس پر عزم کیجیے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ

ف ارض روم بفتح رے مہملہ وسکون واو بلندی و وادی کا نام ہے ۱۲

ذکر فتح حصن لغوب

بعدازان اس شخص نے کہا ای امیر جاننا چاہیئے کہ بہت سی گڑھیان اور اکثر قلعے یطاقون کے تحت حکومت اور زیردست ہین اور بارہا وہ یہان سے سوار ہوکر بطمع تاراج باشندگان اُن شہرون کے جاتا ہی اور غارتگری کرتا ہے لہذا راے یہ ہی کہ اگر آپ اُس پر لشکرکشی کیجیے تو اُمید ہی کہ حق تعالیٰ آپ کو فتح کرے کیونکہ اگر آپ اس قلعہ کو فتح کرلیوین گے تو جہان کہین کا آپ ارادہ کرینگے وہان جاسکین گے ونیز موجب خوشدلی وطمانیت قلبی اُس شخص

کی ہوگی جس کو آپ اپنے اصحاب مین سے اپنی طرف سے یہان کا خلیفہ مقرر کر جاوینگے یہ سُنکے عیاض نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو کچھ اس شخص نے کلام کیا تم نے سُنا اس مین تمھاری کیا راے ہی خالد رضؓ نے کہا کہ کلام اس شخص کا حق اور نطق اس کا صدق ہی آپ عزم کیجیئے اور حق تعالیٰ پر تکیہ و توکل رکھیے بعد ازان وہ لوگ عیاض کے پاس سے اپنے اپنے مقامون پر آئے اور تمام شب اس فکر مین بسر کی کہ کس شخص کو طرف اس قلعہ کے بھیجنا چاہیئے آخر ہر ایک نے بالاتفاق یوقنا کو اختیار کیا اور یوقنا کو پاس عیاض کے بلوایا تب عیاض نے یوقنا سے کہا ای عبداللہ یوقنا جمیع اصحاب کی رائے نے تجھپر اتفاق کیا کہ تو ہی اس قلعہ مین جا اس امر مین تیری کیا راے ہی یوقنا نے کہا حق تعالیٰ امیر کے اُمور کی اصلاح کرے مین نے سُنا ہی کہ یہ قلعہ سخت دشوار گذار ہی اور جب مین وہان پہونچون تو احتمال طول امر ہی مبادا کہ یہ وقت فوت ہو جائے اور معلوم نہین کہ انجام اسکا کیا ہو ولیکن مین بہر حال اپنی جان خدا و رسولؐ کے واسطے نثار کرتا ہون چنانچہ مین اپنے برادران عمزاد سے ایک سو مرد کو لیجا کر کسی گوشے مین فلاحین کے بطور کمین اُتار دیتا ہون اور اپنی عورتون اور اولاد کو مقام بقر مین چھوڑتا ہون اور مین باشندگان فلاحین[نام باب ۱۲] مین جاتا ہون اس تدبیر سے اگر بشمول اُن باشندون کے اس قلعہ مین میرا گذر ہو گیا تو انشاءاللہ تعالیٰ تسخیر قلعہ کرتے ہین عیاض نے کہا ای عبداللہ تیرا امر اور تیری حیلہ گری سارے نصرانیون مین مشتہر ہی مین ڈرتا ہون کہ تو اس طرح وہان جا کر اپنے تئین اور اپنے ہمراہیون کو تہلکے مین ڈالیگا کہ وہ تم سب کو گرفتار کرلیوینگے اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہی لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ یعنی اپنے تئین از خود ہلاکت مین نہ ڈالو تب یوقنا نے کہا پھر اگر یہ منظور نہین ہی تو مجھکو اذن دیجئے کہ ان کے بلاد پر بطریق تاخت و تاراج کے جاؤن عیاض نے کہا ہان اجازت ہی اس وقت یوقنا اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیکر نکلا اور وہ سب ہزار مرد اُسکی قوم سے تھے اور ان سبھون نے شہرہاے اَرزَن و سَرد و سَعرد و یاباسا و حزان و معدن پر عزم بالجزم کیا واقدیؒ نے کہا ناگاہ قضا و قدر الٰہی سے ایسا ہوا کہ مالک شہرہاے سعرد و حزان و معدن و مہو طراجسر سلو اس کو جس کا نام حرسلو تھا ساتھ بطالقون کے عناد تھی اور درمیان اُن دونون کے جنگ رہا کرتی تھی اور ایک دوسرے کے درپے تخریب رہتا تھا پھر جب خبر آمد صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتشر ہوئی اور یہ سب صحابہ میافارقین مین تھے اس وقت باشندگان بلاد مذکورہ کے صاحب سعرد کو مشورہ بحرب دینے لگے مگر اس نے اپنے طاقت محاربہ ساتھ عرب کے نہ پائی تو وہ ہدایاے نفیسہ ہمراہ لیکر خود پاس لیطالقون کے چلا تاکہ اُس سے بعد مصالحہ بین کے صلاح و مشورت کرے کہ قتال مسلمین پر یک دست و یک دل ہو جاوین چنانچہ اُس عرصہ مین کہ وہ ہدایا اپنے ہمراہ لیے ہوے جاتا تھا کہ ایک قریہ مین جس کا نام ارغبر تھا جا اُترا اور گھوڑون کو واسطے رفع ماندگی اور چرنے کے چھوڑ دیا اور اس انتظار مین روانگی پر آمادہ بیٹھا تھا اتفاقاً اُسی حوالی مین یوقنا بھی گھات اور تاک مین لگے تھے کہ ناگاہ اُنھون نے اس قریہ کو گھیر لیا اور جو لوگ اُس مین موجود تھے اُنکو گرفتار کر لیا چنانچہ بشمول ان لوگون کے واسطے بطریق حرسلو والی سعرد بھی مع ہمراہیان اپنے اسیر ہو گیا پس وہ

شب تو دار وگیر مین گذری جب صبح ہوئی اور قیدی پیش کیے گئے تو یوقنا نے اُن سے خطاب کیا کہ دیکھو حق تعالیٰ نے کیسا مجھکو تم پر منصور و مظفر کیا اور آگاہ ہو کہ مین بھی ملوک روم سے ہون کہ مالک بلاد تھا اور لشکرکشی اور فرمانروائی کرتا تھا اور صلیب پرستی بھی کی اور قربان گاہ سے تقرب رکھتا تھا پھر جب حق تعالیٰ نے اس قوم کو یہان بھیجا تو مین نے انکے حالات کی پژوہش و آزمائش کی اور اُنکے کامون پر نظر کی تو مجھکو خوب ثابت ہوا کہ حق بجانب ان کے ہی تب مین نے اُنکے قول و فعل کی پیروی کی حالانکہ ہم ملک شام مین ایسی قدرت رکھتے تھے کہ سائر ملوک عجم خصوص کسریٰ بن ہرمز اور سائر ترک و دیلم ہم سے عاجز و ہراسان تھے اور تمام مزرعات روے زمین ہمارے لیے تھی اور ہم کچھ پرواے عرب نہ کرتے تھے یہان تک کہ باایں ہمہ مکنت و قدرت کے جب عرب نے ہم پر خروج کیا تو اُن کے رعب و صولت سے ذائقہ ہمارا تلخ ہو گیا اور ساری شجاعت و جسارت ہماری جاتی رہی تا آنکہ وہ ہمارے تمام قلعون اور حصنون کے مالک ہو گئے اور ہماری جملہ املاک پر قابض و متصرف ہوے اور پروردگار نے انکو ہم پر نصرت بخشی اس لیے کہ وحدانیت و توحید خداوند مجید کا ارشاد اُنھین کی طرف کیا جاتا ہی یعنی خلق اللہ مین انھین لوگون کی طرف اشارہ ہی کہ یہی لوگ موحدین خاص ہین الحاصل اگر تم لوگ بھی خداے واحد پر ایمان لاؤ تو دنیا مین و آخرت مین تمھارے لیے آسائش و فراخی حاصل ہو اور مین تم کو مطلق العنان کر دون اور اگر تم انکار کرو گے تو مین تم سب کو قتل کرون گا یہ سُن کے اُن لوگون نے کہا آج کے روز و شب ہم کو مہلت دو کہ ہم بجاے خود ہا فکر و تدبیر کرین تب یوقنا نے اُن سب کو مہلت دی اور حرسلو البطریق کے تئین تخلیہ مین بلا کر پوشیدہ اُس سے باتین کین اور اس سے کہا تو اس بات پر عمل کر جس کے سبب جہنم سے تیری گلو خلاصی ہو اور اسلام قبول کر اور تو اپنے تئین موذی و آمادہ کر یہان تک کہ جو باتین ہم نے سُنی ہین کہ وہ درمیان اور صاحب اس قلعہ یعنے یطالقون کے واقع ہے مجھکو اُسپر دسترس ہو جائے تب اُس بطریق یعنے حرسلو نے کہا تم سچ کہتے ہو مگر تم کو اس راز درپردہ کی کس نے خبر دی یوقنا نے کہا مجھے خدا و رسول نے اس امر پر مطلع کیا مگر تو یہ بیان کر کہ باعث عداوت درمیان تیرے اور اُسکے کیا ہی حرسلو نے کہا سبب عداوت یہ ہی کہ یطالقون نے اپنا عقد تزویج کے لیے خواستگاری میری دختر سے کی تھی اور میرے پاس ہدایا اور پیام بھیجا تھا مین نے پھیر دیا اور انکار کیا تھا یہ وجہ میرے اور اُسکے عداوت کی ہوئی ہی یہان تک کہ وہ میرے بلاد پر تاخت و تاراج لاتا ہی اور مین اُسکے شہرون پر غارتگری کرتا ہون اور مین اُسکے پاس ہدیہ و نذر لیکر ملنے جاتا تھا کہ ہم اور وہ یک دست و یک دل ہو جاوین ناگاہ تم آپڑے اور مجھے گرفتار کر لیا یوقنا نے جواب دیا کہ جو امر خیر مین اپنے لیے چاہتا ہون وہی تیرے حق مین بھی ارادہ رکھتا ہون اور مین تجھپر جبر و زبردستی بھی نہین کرتا ہون کہ تو اپنا دین چھوڑ دے ولیکن مجھ سے معاہدہ کر اس امر پر کہ تو ہم سے خلاف و انحراف نہ کرے اور مین تجھے رہا کرتا ہون چاہیئے کہ تو والی قلعہ کے پاس جا کر اُسکے سامنے انکساری اور فروتنی ظاہر کر اور اظہار اپنی ندامت و پشیمانی کا کر کہ مین دربارۂ

تزویج اپنی دختر کے تمھارے پیام کو رد کر کے بہت شرمسار ہوا ہون آخر اب مین نے اُس کو اپنے ہمراہ لیا اور بزینت و آرایش تمام آراستہ کیا اور مال کثیر بطریق جہیز اُسکے ساتھ کیا اس ارادے سے کہ مین اُس کو تمھارے لیے ہدیہ پیشکش کرون پھر جب مین اُس کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ جس وقت فلان قریہ مین پہونچا تو یکایک قوم عرب برجستہ مجھپر آپڑی اور تمام مال و اسباب ہمارا لوٹ لیا اور ہمارے آدمیون کو گرفتار کر لیا اور مین اُن سے اپنے تئین بچاکر تمھارے پاس بھاگ آیا ہون تاکہ تم میری دستگیری کرو اور میری دختر کو قید عرب سے چھوڑا دو غرضکہ جب وہ یہ بیان سُنیگا تو طمع اُس کو دامنگیر ہوگی اور شوق دلی کی کشش سے وہ ہماری طرف نکل پڑے گا اُس وقت اُمید ہی کہ حق تعالی ہم کو فیروزمند و فتحیاب کرے گا پھر انشاء اللہ تعالی جب ہم اس قلعہ پر متسلط و مالک ہونگے تو البتہ تو اپنے بلاد پر بدستور باقی رہیگا اور امان و اطمینان سے گذران کرے گا اور تو خوب جان لے کہ فعل میرا وہی فعل عرب ہی جو کچھ مین کرون گا اُس کو تمام عرب پذیرا اور امضا کرینگے اور برابر جاری رکھین گے چنانچہ جب اس بطریق نے یہ کلام یوقنا کا سُنا تو کہنے لگا مین یون ہی کرون گا و لیکن مین ڈرتا ہون کہ مسیح کا مجھپر غضب ہوگا اس بات سے کہ مین اپنے اہل دین پر غدر و خدع کرون یوقنا نے کہا کہ اگر تیرے زعم مین یہ گناہ ہی تو یہ تیرا بار مین اپنے اوپر لیتا ہون یعنے تیرا گناہ میرے ذمہ ہی تو مجھپر چھوڑ دے کہ عیسی ابن مریم روز قیامت مجھ سے اِس کا مطالبہ و مواخذہ کرین بطریق نے کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو تو مین اس کام کو کرتا ہون اور یہ میرے نزدیک کوئی امر دشوار نہین ہی و لیکن مجھکو یہ اندیشہ ہی کہ جو کچھ تم کہتے ہو ہر گاہ اُسکو مین بجا لایا اور شاید کہ وہ اپنے قلعہ سے نہ نکلا بلکہ اُس نے اپنے اصحاب مین سے کسی کو باجمعیت میری اعانت و نصرت کے لیے میرے ساتھ کر دیا تو تمھارے دشمن سے تم کو کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا تب یوقنا نے کہا پھر کیا تدبیر کرنی چاہیئے حرسلو البطریق نے کہا میری رائے مین اسکے سوا دوسری صورت ہی یوقنا نے پوچھا وہ کیا ہی اُس نے کہا تم اپنے اصحاب سے پان سوار کو ہمراہ لیکر چلو اور مین بھی تمھارے ہمرکاب ہون اور صبح نہ ہونے پاوے کہ قلعہ تک جا پہونچین پھر جب وہ مشرف نظر آجاوے تو میرا گھوڑا اور میرا ہتھیار مجھکو دو کہ مین گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا بہت جلد وہان پہونچون اور جس وقت یطالقون کو ہمراہ اُسکے ارباب دولت کے دیکھون اور میری اُسکی چار آنکھین ہون تو مین اپنے سر پر خاک ڈال کر شور و فریاد کرون کہ ای ملک عربون نے میرے اصحاب اور میرے غلامون کو پکڑ لیا اور جو کچھ آپ کے لیے ہدیہ و نذر میرے ہمراہ تھا لوٹ لیا پھر جب وہ کہے گا کہ عرب کہان ہین تو مین کہون گا قلعہ سے ایک فرسخ پر نازل ہین پھر جس وقت وہ یہ بات سُنے گا تو ممکن نہین کہ وہ میری نصرت سے تاخیر کرے اور سوائے اسکے کچھ چارا نہ ہوگا کہ فوراً تمھاری طرف عزم کرے اور حال یہ ہی کہ اکثر لشکر اُس کا متفرق ہی کہ جابجا اُن کو قلعون پر تعینات کر دیا ہی اور اسکے پاس ہنگی اتنی ہزار سوار یا کچھ کم ہونگے پھر جب کہ یوقنا نے یہ کلام حرسلو کا سُنا تو اُس کی باتون پر یقین اور وثوق ہوا اور اپنے پاس سے اسیرون کو پاس عیاض بن غنم کے بھیج دیا چنانچہ وہ اسیر جب عیاض کے پاس پہونچے تو اُن قیدیون سے فرمایا ہم تم کو رہا کرتے ہین اس شرط پر کہ تم

تم لوگون مین جاکر ہمارے احسانات بیان کرو اُنھون نے کہا ہان البتہ ہم آپ کا ذکر خیر مشتہر کرین گے
اور کیونکر نہ کرین گے کہ ہماری جان بخشی اور رہائی کرتے ہین تب عیاض نے اُن بندیون کو چھوڑ دیا
جب وہ لوگ ہر طرف منتشر ہوے اور باشندگان بلاد نے حُسن سیرت وطیب عدالت امیر اسلام کی سنی تو
اطاعت و فرمانبرداری مین سب حاضر ہوے اور ادھر یوقنا اُسی رات کو اپنی جمعیت لے کر طرف قلعہ
یطالقون کے روانہ ہوے ہنوز سپیدۂ فجر نمودار نہ ہوا تھا کہ سامنے قلعے کے جا پہونچے اُس وقت یوقنا
نے حرسلوا بطریق کو رخصت کیا اور اس سے عہد واثق لیا اور اُس کا گھوڑا اور سلاح دے دیا اور وہ اُنکے
پاس سے یون چلا جیسے کوئی اپنے تئین کسی سے چھڑا کر بھاگتا ہو اور وہ چند قدم جانب فار گیا تھا کہ اُس نے
ملک یطالقون کو سامنے طرف قلعہ معرد کے جاتے دیکھا اور اسکے ساتھ ہزار سوار اور ہزار پیادے تھے اور
اُس وقت سبب اُسکے خروج کا یہ ہوا تھا کہ کچھ لوگ اسکے اصحاب مین سے جو کنیسہ قدیم مین رہتے تھے اُنھون
نے آکر جو کچھ ہمراہیان یوقنا کے ہاتھ سے اذیت پائی تھی وہ بطریق یطالقون سے بطریق استغاثہ[1] بیان
کیا تھا پس یہ اسی ارادے سے چلا تھا کہ ان مستغیثون کو دست یوقنا سے نجات دے تا آنکہ اسی ہنگام مین
جس وقت بطریق حرسلوا روبرو یطالقون کے پہونچا تو پیدل ہوکر بالحاح وزاری پیش آیا اور حال اپنا
بیان کرکے اسکو نرم دل کیا اور اُسنے پوچھا آخر تو نے کیونکر مخلصی پائی اُس نے کہا مین اپنے ہاتھ بندھے ہوے
چھوڑا کر اُس گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا پھر جب اُنھون نے مجھے بھاگتے دیکھا تو وہ بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوے
اور میرا تعاقب کیا اور میرے پیچھے لگے ہوے یہین قریب آگئے ہین جب یطالقون نے یہ احوال سُنا تو اپنے اصحاب
کو حکم کیا کہ سوار ہو چنانچہ اسی وقت بطلب یوقنا روانہ ہوا اور کہنے لگا یہ وہی شخص ہے جس کا ارادہ کرکے مین چلا تھا
سو خدا نے خود اُسی کو ہم تک پہونچا دیا تو چاہیے کہ اُن پر یورش کرو اور جو کوئی ان مین ہے بچنے نہ پاوے یہان تک
کہ اُن کو تیرون سے چھید لو اور یوقنا نے بحلم وتحمل تمام تامل کیا اور ہر طرف سے شور مچایا اور رنج وبلا نے ہاتھ
پھیلایا اور اُسوقت یوقنا اور اُسکے اصحاب خداوند عز وجل سے طلب اعانت کرتے تھے چنانچہ اُسی وقت کہ
یہ لوگ قریب ہلاکت تھے ناگاہ ایک جانب بلندی سے کنوتیان گھوڑون کی دُور سے نظر آنے
لگین اور گویا کہ وہ بطریق تساقط[2] ٹوٹے پڑتے ہین آخر جب وہ اور قریب ہوے اور یوقنا نے ان کو بنظر غور دیکھا
تو اتفاقاً وہ سب اصحاب رسول خدا تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ سب تین ہزار سوار تھے اور افسر اُن کا
خالد بن الولید تھا اور باعث اس لشکر کے آنے کا یہ ہوا کہ جب یوقنا اپنے بنی اعمام کو لیکر عیاض سے رخصت
ہوکر بقصد قلعہ نغوب روانہ ہوا تھا تو عیاض نے اُسکے حق مین اندیشہ کرکے لشکر سوارون کا بسر کردگی خالد رضی کے
روانہ کر دیا تھا چنانچہ خالد کو جس وقت اس نواحی مین احوال قتال یوقنا معلوم ہوا تو گھوڑون کی باگین چھوڑ دین
اور بکٹٹ آپہونچے اور پکار کر کہا ای اہل ایمان ای حاملان قرآن گھیر لو ان صلیب پرستون کو اور ذکر اللہ مین اپنی

[1] یعنے حسب استغاثہ حجاب کنیسہ ۱۲ [2] تساقط خویشتن را بر چیزے افگندن ۱۲

آوازون کو بلند کرو **راوی** نے کہا جب یوقنانے یہ دیکھا کہ نصرت خدا آپہونچی تو شان اپنی عظیم سمجھکر صاحب قلعہ
سے مقابل ہوے اور اُسکی شان وعظمت سے اُسکو پہچانا اور اُس سے تیغزنی ونیزہ بازی ہونے لگی آخر یوقنانے
نیزہ مارکر زمین پر اُسکو گرادیا اور خالد نے اور اُسکے اصحاب نے لشکر بطالقون کے ساتھ وہ کام کیے جو آگ لکڑی
سے کرتی ہی آخر جب یوقنا نے صاحب قلعہ یعنی بطالقون کو قتل کیا تو اُسکا سر کاٹ کر نیزے پر بلند کیا اور اسکے
لشکر سے پکارکر کہا کہ تم کس کے لیے قتال کرتے ہو ہم نے تو تمھارے صاحب و مالک کو قتل کرڈالا پھر جب اُنھون
نے سر بطالقون بالاے سنان دیکھا تو مُنھ مُوڑا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے اُن مین سے اکثر کھپ گئے اور باقی پہاڑ پر چڑھ
گئے اور اُن قلعون مین جو بطالقون سے متعلق تھے غل پڑگیا کہ بطالقون مارا گیا آخر وہان کے
لوگ نکل بھاگے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ بطالقون کی ایک زوجہ بڑی عاقل وزیرک اور پر فکر وتدبیر
تھی جب اُس نے اپنے شوہر کا حال ایسا کچھ دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قلعہ واہل بلد اکثر مارے گئے اور باقی
منتشر ومتفرق ہوگئے تو اُس کو یقین ہوگیا کہ اب اسکے ملک کو زوال آیا اور اسکا خانہ خراب اور خانمان تباہ ہوگیا
تب اسنے اپنے ارکان دولت کے اکابر ومشائخ کو طلب کیا اور کہنے لگی ای گروہ آگاہ ہو کہ ہر آئینہ صاحب تمھارا
مارا گیا او جو جمعیت اسکے ہمراہ تھی پریشان ہوگئی اور عربون کے ہاتھون سے تمپر ایسی بلائین گذری اور ملوک
دین نصرانیہ پر کیسی کیسی مصیبتین پڑین اور دیکھو وہ لوگ کس طرح مالک ملک شام ہوگئے اور سرزمین ربیعہ اور
دیار بکر اور بلاد مصر پر کیونکر متسلط ہوگئے صالح اُمور اُن سے قریب ہین شریعت اُن کی جاری ہی اور ذکر اُنکی بہادری کا
مشہور ہی اکثر ملوک و بطارقہ (امراے نصاری ۱۲) اُنکے دین مین داخل ہوگئے اور وہ لوگ جس قلعہ پر جاتے ہین فتح کرتے ہین اور
جس لشکر سے مقابل ہوتے ہین اُس کو شکست دیتے ہین یہان تک کہ وہ تمھاری سرزمین مین وارد ہوے اور
تمھارے گھرون مین نازل ہوگئے اب تم اپنی راے رشید سے کیا مشورہ دیتے ہو اُن لوگون نے جواب دیا کہ ای ملکہ جو کچھ
آپ نے کلام کیا ہی ہم خوب جانتے ہین مگر یہ امر آپ کے اوپر موقوف ہی اور آپ کی راے عالی سے متعلق ہی ملکہ نے
کہا صواب دید یہ ہی کہ تم سب اپنا خون بچاؤ اور اپنے خانمان اور اپنے مال ومتاع کی حفاظت کرو اور جس طرح اور
اہل بلاد نے معاملہ کیا ہی وہی تم بھی کرو کہ اگر اُن سے مصالحہ کرلوگے تو جان ومال ننگ وناموس سے ایمن ومطمئن
رہوگے اور اُنکے سایہ پناہ مین زندگانی بخوشی بسر کروگے یہ سنکے اُن لوگون نے جواب دیا کہ تجویز آپ کی عین صواب ہی
ملکہ نے کہا پھر تم مین سے کچھ لوگ اُن عربون کے پاس جادین اور ہمارے لیے اُن سے التماس صلح کرین **راوی**
کہتا ہی پھر بعد شورہ کے وہ سب ملکہ کے پاس سے رخصت ہوے پھر اُن مین سے تیس (۳۰) آدمی جو بڑے اخیار و
ابرار قوم تھے نہر قلعے سے عبور کرکے جانب لشکر خالد روانہ ہوے جس وقت خالد اور جملہ مسلمانون نے اُن کو اپنی
طرف آتے دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ سب ساکنان قلعہ ہین تو مسلمانون نے اُن کا استقبال اور اُن پر سلام کیا اور
اُن کو مرحبا کہا اور اُنکے ہمراہ ہوکر خیمۂ خالد پر لے گئے اُس وقت خالد فرش خاک پر یعنے زمین بے فرش پر بیٹھے
تھے اور خواص اصحاب اُن کے گرد تھے اور وہ سب ہمہ تن بحضور دل وجان ذکر اللہ مین مشغول تھے اور اُنکے پاس

نہ کوئی پردہ دار تھا نہ کوئی دربان چنانچہ اُن لوگون نے جاکر خالدؓ اور اصحاب پر سلام کیا تب خالدؓ نے اپنی جماعت سے خطاب کیا کہ جواب سلام بمزید تحیت مؤدی کرو اور یہ آیت پڑھی وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا یعنے جب کوئی تمھارے تئین کوئی ہدیہ سلام و دعا اور کوئی عطیہ بذل و عطا سے پیشکش کرے تو تم بہتر اُس سے پیش کرو مثلاً جواب السّلام علیکم کا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو یا بمثل اُس کے ادا کرو مثلاً السلام علیکم کا جواب وعلیکم السلام دو پس اس قوم مین جو اکابر تھے اور اُنکے دین کے علما تھے وہ آگے بڑھکر کہنے لگے تم مین کون امیر ہی جس سے کچھ خطاب و کلام کرین اُن مسلمانون نے جواب دیا کہ ہم مین نہ تو کوئی امیر ہے اور نہ کوئی ایسا ہی کہ اپنے برادر ایمانی کو بچشم حقارت دیکھے کیونکہ اسلام نے ہم سب کو برابر و یکسان کرلیا اور اور دین نے ہمارے وضیع و شریف کو ایک حال پر جمع کردیا ہم سب عباد اللہ ہین پھر جب اُس قوم نے یہ باتین سُنین تو وہ سب کہنے لگے واللہ تم لوگون کو حق تعالی نے ہمپر نصرت نہین دی مگر اس لیے کہ تم اپنے نبیؐ کی اتباع و پیروی مین صادق ہو اور قول تمھارا اپنے دین مین بحق ناطق ہی در ین صورت ہم تم سے یہ درخواست کرتے ہین کہ تم اپنے ایک قول پر ہمارا بھی تحمل و قرار کرو اور جس طور پر تم نے سائر اہالی بلاد کا معاملہ کیا ہی ہم کو بھی اس مین شریک کرلو تب خالدؓ نے کہا آخر تم لوگ ہمارے لیے کس قدر بذل مال کروگے یعنے کتنا جزیہ و محصول دوگے اُنھون نے کہا جس قدر تم ارادہ رکھتے ہو ہم قبول کرینگے مسلمانون نے کہا ہم نہین چاہتے ہین مگر اسی قدر جس پر مردم ذمی شہر والے راضی ہون تاکہ وہ خوشدل رہین اور حال یہ ہی کہ جو شخص رحم نہین رکھتا ہے اُس پر بھی کوئی رحم نہین کرتا ہی و بہ تحقیق کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی وہ فرماتے تھے کہ شقی کے قلب سے رحمت نکال لیجاتی ہی لاوی نے کہا پھر جس وقت اُس قوم نے یہ کلمات سُنے تو چہرے اُنکے فرط شادمانی سے روشن ہوگئے کہنے لگے بہ تحقیق کہ حق تعالی نے تم کو بسبب حق نصرت دی ہے (یعنے تمکو نصرت دینی حق ہی کیونکہ تم مستحق نصرت ہو) اور ہم تمھارے دین مین سوائے حق کے اور کچھ نہین دیکھتے ہین باخروہ سب کے سب اسلام لائے اور اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور اُن سب کو اُنکے کنیسون مین جابجا مجتمع کرکے جو جو حُسن سیرت و مکارم اخلاق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھا اور جو کچھ اُن کے کلمات طیبات سے سُنا تھا بیان کیا یہ سُنکے اہل شہر نے جواب دیا ہم ایسے نہین کہ تم سے بذات خود کنارہ کشی کرین اور تمھارے کہنے سے باہر ہون کیونکہ تم اہل دانش دین ہو پس لابد ہی کہ جس امر مین تم اپنے لیے راضی ہو اُسی مین ہماری بھی رضا ہی چنانچہ اکثر وہ اسلام لائے مگر بعضے اُن مین محروم رہے وا ماملکہ نے جس وقت یہ باتین سُنین تو دل اُس کا کشادہ و شادمان ہوا اور سامان ضیافت و ہدایا پاس خالد کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ اپنی جانب سے نہر اُترکر ہمارے قلعہ مین آؤ پھر اُنکے لیے نہر پر پُل بندھوادیا کہ خالد مع اپنے ہمراہیون کے اس پُل سے عبور کرکے بیعہ[۱] مین آ اُترے اور اس جا پر ملکہ اپنے محل سے مشرف و نگران تھی اور اُنکی

[۱] بیعہ مسجد و معبد ترسایان ۱۲

طرف نظر رکھتی تھی آخر اُسنے یہ دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ قوم محض تارک دُنیا و طالب آخرت ہین رضی اللہ عنہم اور اس پر خوب ثابت ہوا کہ یہ لوگ غارتگرون مین نہین ہین اور یہ لوگ سفیہ و بے عقل نہین ہین اور اُن مین کوئی مخالف اپنے برادر ایمانی کا نہین ہی اور یہ سب مشتغل بذکر اور مستقل بصبر ہین بالآخر جب ملکہ اُن کے محاسن عبادات کو خوب دیکھ چکی تو اپنے قصر سے اُترکر اُن لوگون کے پاس آئی اور مشرف باسلام ہوئی اُس وقت خالد نے کہا حق تعالیٰ تیرے اسلام کو تجھ سے قبول کرے اور تجھ سے راضی ہو اب تو اپنے قلعہ مین جا اور اپنے محل مین آباد ہو تجھپر کسی کے لیے سبیل دست برد نہین ہی وبعد ازان نظر یوقنا کی ملکہ پر پڑی اور وہ اُسکے تئین بہت خوش آئی اور زوجیت اُسکی منظور ہوئی تو خالد کو برائے مشورت ملکہ کے پاس بھیجا اُسنے قبول کیا تب خالد نے اس بات کو عیاض بن غنم کے پاس کہلا بھیجا اور اُن سے استشارہ و استخارہ کیا اُنھون نے جواب بھیجا کہ عقد نکاح یوقنا کا ملکہ سے کردو اور جتنے بلاد اس قلعہ سے متعلق ہین اُن مین جو بلد اور جو مکان ملکہ کو منظور ہو وہان اقامت کرے۔

ذکر فتح طنزو یمہر و سغرو

راوی نے کہا کہ بعد ازان خالد نے عزم جانب سغرو و یمہرو کے کیا تو وہان یکایک اہالی قلعۂ طنز پاس خالد کے حاضر آئے اور صلح کی درخواست کی اس طور پر کہ مطیع اسلام رہین تو خالد نے جواب دیا کہ جو کوئی تم مین سے اسلام لاویگا تو اسلام اُسکا ہم قبول کرینگے درین صورت جو ہمارے لیے حلال ہی اسکے لیے بھی حلال ہوگا اور جو کچھ ہمپر حرام ہی اُسپر بھی حرام ہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر باقی رہیگا تو سال آیندہ سے اُس پر جزیہ یعنی محصول مقرر ہوگا چنانچہ اُس حکم کو اہل طنز نے قبول کیا پھر اُنکے لیے ایک عہد نامہ لکھا گیا بعد ازان طرف یمہرو سود معدان ارزن کے کوچ ہوا بالآخر وہان والون سے بھی صلح قرار پائی اور وہ سب بھی اُسی حکم پر راضی ہوے کہ جو چاہے اسلام لاوے تو حال اُسکا حال اہل اسلام سے ہی اور جو چاہے کہ اپنے دین پر رہے تو اُس پر جزیہ ہی وبعد ازان جب کہ ایام عدت ملکہ قلعہ کے تمام ہوے جو زوجہ ملک یطالقون کی تھی اور نام اُسکا جانوسہ تھا اس وقت یوقنا نے اس سے عقد تزویج کیا وبعد ازان خالد نے وہان سے کوچ کرکے بمقام سوفاریا عیاض بن غنم سے ملاقات کی اور سوفاریا شہر جالوت کا تھا پھر جب خالد مع اصحاب عیاض سے ملے اور فیما بین مسلمین کے طرفین سے سلام و کلام بشوق تمام مؤدی ہوے تو وہان پانچ شبانہ روز مقام کرکے عزم طرف یدلیس و اخلاط کے کیا بناگاہ یہ خبر پہونچی کہ طاریون ملک زادی زوجہ یرغون کی وہ یرغون جس نے فتح کفر توتا کیا تھا اور اس ملکہ کا احوال مذکور ہو چکا ہے سو وہ اپنے باپ پاس بھاگ گئی اور اپنے دین نصرانیت پر پھر گئی پس یہ بات مسلمین پر بہت شاق ہوئی۔

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی محمد بن یونس نے اُسنے کہا مجھ سے روایت کی ہے اسمٰعیل نے قیس سے اُنھون نے کہا کہ بہ تحقیق کہ طاریون نے ہرگز نصرانیت نہین اختیار کی اور نہ دین اسلام

سے منحرف ہوئی بلکہ وہ اپنے پاس جو چلی گئی تو محض اسلیے تا اُس پر کوئی حیلہ و تدبیر کرے اور بلد و قلعہ اپنے باپکا مسلمانون کو دلوادیوے اس واسطے اُس نے یہ ارادہ کیا کہ جس طرح یرغون اُسکے شوہر نے کفر تو تا ین کیا تھا اسی طرح وہ خود بھی اپنے باپ کے قلعہ سے کرے اور اس باب مین رائے اسکی اور اُسکے شوہر کی متفق ہوئی لگر یرغون نے کہا مین تیرے ہمراہ نہ جاؤن گا کیونکہ البتہ مجھکو تیرے باپ سے اندیشہ ہی کہ وہ مجھے گرفتار کرے گا طاریون نے کہا اگر ایسا اندیشہ ہی تو اپنی جا پر استقامت رکھ بعد ازان طاریون ساز و رخت حرب مردانہ وار اپنے تن پر آراستہ کرکے آمادہ روانگی اور چلنے پر تیار ہوئی اور اُس وقت اپنے غلمان و خدام کو محلسرائے خلوت مین طلب کرکے اُن سے کہنے لگی تم آگاہ ہو کہ مین نے ایک امر پر عزم کیا ہی چاہتی ہون کہ اُسکو بجالاؤن اور اس بات کو تم سے بھی ظاہر کرون اُن لوگون نے جواب دیا ای ملکہ غلامون کو سوائے اطاعت آقا کے کوئی عذر نہین ہی تیرے اسرار کی پیروی کرینگے تب طاریون نے ان سے بیان کیا کہ یقین کرو بے شبہہ میرے تئین اقامت درمیان ان عربون کے بہت ناگوار ہی اور مجھکو اشتیاق اپنے وطن کا بہت ہی چنانچہ مین نے تجویز کیا ہی کہ از روے حیلہ کے تمکو ہمراہ لیکر پہاڑ کی طرف شکار کو نکلون پھر جب رات ہو تو اپنے ملک کی راہ لون یہ کلام اسکا سُنکر وہ غلمان و خدام بہت خوش ہوے اور کہنے لگے ای ملکہ یہ رائے بہت خوب و مناسب ہی پھر طاریون نے کہا مگر مین تم مین سے کسی پر جبر و زبردستی نہین کرتی ہون بلکہ جس شخص کا دل چاہتا ہو کہ وہ یہان رہ جاوے اور وہ اس دین پر مائل ہو تو وہ ٹھہر جاوے اسکی نسبت کچھ ملامت نہین ہے اور جو کوئی ارادہ وطن کا رکھتا ہو تو وہ میرے ساتھ عزم کرے کہ وہ بالضرور مین آجکی شب جانے والی ہون اور قسم ہی مجھکو اس سر کی جو مین نے ظاہر کیا ہی اگر مجھے خبر پہونچی کہ تم مین سے کسی نے یرغون میرے شوہر خواہ اور لوگون مین کسی سے میرا راز فاش کیا تو بالیقین مین اس کی گردن مارون گی غرض کہ جس کسی کو میرے ہمراہ چلنا منظور ہو وہ میرے ساتھ روانہ ہو چنانچہ اُن لوگون نے اس امر کو قبول و منظور کیا پھر جب شب تاریک ہوئی تو طاریون یرغون اپنے شوہر سے رخصت ہوکر روانہ ہوئی اور اُسکے ہمراہ ایسے بارہ ۱۲ نفر نکلے تھے جو اسلام سے ارادت نہ رکھتے تھے اور طاریون کے اور بھی بارہ ۱۲ غلام کفر تو تا ین ایسے تھے جنکے دلون مین اعتقاد اسلام راسخ تھا وہ سب مسلمین سے محبت رکھتے تھے بالآخر طاریون نے پہاڑ کا رُخ کیا اور جاتے جاتے اُس مقام تک پہونچی کہ قلعہ ارزن کو اپنے پس پشت چھوڑکر شہر بدلیس پر مشرف ہوئی اس وقت صاحب بالک بدلیس اُسکی پیشوائی کو آیا اور اسکے لیے مہمانی و ضیافت بھجوائی اور طاریون اُس دن بقیہ روز وہین مقیم رہی۔

ذکر فتوح بدلیس و ارزن و مضافات

راوی نے کہ باقتضائے قضا و قدر ایسے اسباب بہم پہونچے اور ایسا موقع ہوا کہ جب عیاض بن غنم سوفاریا پر نازل ہوے اور خالد مع اپنے اصحاب آکر اُنکے شریک و لاحق ہوے اور یوقنا بھی وہین آملے اس وقت اہل اسلام اپنے

احوال سلامت پر بہت شادمان ہوے اور یوقنا اور خالد نے اپنی اپنی سرگذشت اور فیروزمندی بیان کی اور عیاض سجدات شکر نعمت پروردگار بجالائے بعدازان عیاض نے یوقنا کو پاس والی یدلیس کے ایلچی بھیجا اور یدلیس و ارزن اور قف اور انظر وغیرہ یہ سب قلعے ایک بطریق کے تھے جس کا نام سروند بن یونص تھا اور ملکہ طاریون بھی وہین اُتری تھی اور اُس وقت سروند ملکہ طاریون ہی کے پاس موجود تھا ناگاہ جس وقت سروند کو خبر ورود و آمد یوقنا کی معلوم ہوئی تو وہ اُن کی پیشوائی کے لیے سوار ہوا اور اُن کو اپنا مہمان کیا و بعدازان طاریون نے یوقنا کے ساتھ تخلیہ کیا اور کہا ای میرے عم تم ہرگز یہ گمان نکرو کہ مین بھاگ آئی ہون اور روم کی طالب ہون بلکہ مین نے ارادہ کیا ہی کہ خالصًا لوجہ اللہ کچھ تو خیر خواہی رسول خدا و مسلمانون کی کرون اور مین چاہتی ہون کہ اپنے باپ کو بطریق حیلہ و عذر کے قتل کر کے اس کا قلعہ تسلیم اہل اسلام کرون و لیکن ای میرے عم تم مجھکو مشورہ اور تدبیر بتاؤ کہ کس طور پر اس کام کو کرون اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ بلد یدلیس اور اخلاط جس پر قلعہ قف و انظر واقع ہی اس قسم کے مقامات مشکلہ ہین کہ جب عرب یہان ارادہ عبور کرینگے تو قادر نہ ہو سکین گے اس باب مین جو رائے تمھاری ہو اور مجھکو بڑا اندیشہ یہ ہی کہ جب مین اپنے باپ پاس پہونچون گی تو پھر مجھکو قدرت واپسی طرف اپنے شوہر اور بجانب اہل اسلام کے ممکن نہ ہو گی یوقنا نے کہا خوب یقین کر کہ ہرگاہ تو اس نیت خالص سے عزم کرے گی تو حق تعالیٰ بالضرور تجھپر دروازے خیر و برکات کے کھولے گا پس تو اپنے اُسی ارادے پر روانہ ہو اور مین بھی لامحالہ رسالت امیر عیاض رض کی لیکر تیرے باپ پاس آتا ہون اور عنقریب پیام پہونچاتا ہون اور مین صبح کو کوچ کرون گا پھر جس وقت وہان پہونچون گا تو جو کچھ مشیت و تقدیر الٰہی ہو گی ویسی تدبیر عمل مین آوے گی اور جس امر کا ہم ارادہ رکھتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ تو بھی اُس تک پہونچے گی بعدازان جو جو اُسکو کرنا چاہیئے وہ سب اُسے تعلیم کر دیا پھر طاریون یوقنا کو وداع کر کے اُسکے پاس سے اپنے فرودگاہ کو چلی اور اپنے باپ کی نسبت کہنے لگی کہ یہ بے عقل مجھپر بڑی سختی کرے گا تاکہ جس امر پر میرا اعتقاد ثابت ہی اُس سے مجھکو طرف دین مسیح کے پھیرے کاش مجھکو یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ اُسکے اصحاب و رصاحب اس قلعہ کا اُسکی اعانت مین ہمپر یورش کرینگے تو ضرور مین اُسکو گرفتار کر لیتی بعدازان وہ سوار ہوئی اور قطع مسافت مین شتاب روی کرتی تھی اور اثنائے راہ سے اُسنے اپنے غلمان مین سے بعضون کو اپنے باپ کے پاس روانہ کیا اور مژدہ اپنے آنے کا کہلا بھیجا پھر جس وقت وہ بشیر پیشگاہ ملک جا پہونچا اُس وقت اُس نے شہر کو آراستہ کرایا اور واسطے پیشوائی کے سوار ہوا اور امرای و رنداکو اور اکابر و رؤساء شہر کو ہمرکاب لیا اور قریب خضر پا[نام مقام ۱۲] کے پہونچکر طاریون سے ملاقات ہوئی پھر جس وقت ملکہ نے باپ کو دیکھا تو سواری سے اُتر پڑی اور پا پیادہ باپ کی طرف دوڑی اور ملک بھی پیدل ہوا اور سارے لشکری گھوڑون سے اُتر پڑے اور بحضور ملکہ تواضع سے سرنگون ہوے اور ملک نے طاریون کو اپنے سینہ سے لگا لیا اور استفسار حال کیا ای بیٹی تیرا امر کیونکر ہوا اور تجھپر کیا واقعہ گذرا اُسنے کہا عربون نے مجھکو پکڑ لیا تھا اور

لشکر مسلمین کی طرف لیگیا اور وہ مسلمان ہوا اور مجھکو بھی اُسکی اطاعت و پیروی سے بہ خوف مسلمانون کے کچھ چارہ نہ ہوا یہان تک کہ اب جو وہ لوگ داخل دیار بکر ہوے تو مین اُن سے چھپکر آپ پاس بھاگ آئی ہون یہ سُنکے ملک حیرت وافسوس سے انگشت بدندان ہوا اور بعد ازان اُسکی سلامتی کی تہنیت و مبارکبادی دی پھر ملک و ملکہ سوار ہوکر شہر کو چلے اور تمام لشکر گرد و پیش جلو مین حاضر تھے تا آنکہ ملکہ دارالامارۃ مین داخل ہوئی اُس وقت تمام خدم و حشم و زنان ہمسایہ و ہمپایہ و غلمان و کنیزان ملک بشوق دیدار حاضر ہوے اور بڑے ذوق و شوق اور بکمال جوش و خروش سے پیش آئے اور خوب سا روئے اور ملکہ بھی روئی اور سبھون نے علی قدر اپنی اپنی مقدرت کی نذرین گذرانین اور صدقے اُتارے اور بیعہ مین نذر و نیازین چڑھائین و بعد ازان ملکہ مجلس خاص مین بحضور ملک سارا ماجرا اپنا اور ذکر ملک شہر یاض کا اور کیفیت سلب قلعۂ راس العین بیان کرنے لگی تب اُسکے باپ نے پوچھا ای میری بیٹی تو نے اُنکے دین مین اُنکی کیا سیرت دیکھی اُسنے کہا ای ملک حال اس قوم کا یہ ہی کہ وہ لوگ محض دین کے لیے لڑتے ہین اور دین ہی کے طالب ہین اور عدالت کو دوست رکھتے ہین یہان تک کہ خلائق اُنکی جانب رجوع کرتے ہین مگر باانیہمہ واللہ کوئی دین افضل دین مسیح سے نہین ہی اور مین نے نذر معین کی تھی کہ جب مین قوم عرب کے ہاتھ سے مخلصی پاؤن گی تو بیعہ یوحنا مین دو مہینے کامل عبادت کرون گی اور جب تک یہ دونون مہینے پورے نہ ہونگے تو اس مدت مین نہ کسی قربانگاہ کے قریب جاؤن گی اور نہ شراب پیون گی اور نہ گوشت خوک کھاؤن گی یعنی ترک لذات کرون گی اور نہ آب معمودیہ[1] سے انغماس[2] کرون گی یعنی اُس مدت عبادت تک طریقہ تنصر کو بھی ملتوی رکھون گی پھر جبکہ مین اُنکے دین کے لوث سے طاہر و پاک ہو لونگی اُس وقت قربانگاہ کے قریب ہون گی اور صلیب و صلبان کو مس کرون گی یہ بات سُنکر اُس کا باپ خوش ہوا جب صبح ہوئی تو ملکہ طاریون بیعہ یوحنا مین گئی اور اسکے اندر ایک گوشہ مین تخلیہ کرکے بیٹھ رہی اور فقرا اور مساکین پر تصدق جاری کیا اور اپنا شعار دین اور طریقہ عبادت خوب ظاہر کیا اور یوقنا نے جو اُس سے وعدہ اپنے آنے اور پیام عیاض کا اُسکے باپ کے پاس پہونچانے کا کیا تھا تو وہ وہ اُسکے انتظار مین اقامت پذیر رہی واقدی نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی ابو محمد نے اسنے کہا مجھ سے روایت کی ایک مرد ثقہ نے جس پر مجھکو وثوق ہی اور اُس نے نقل کی ہی قیس بن ہبیرہ سے چنانچہ قیس نے کہا جب یوقنا برسم رسالت طرف بلد یدلیس کے گئے تھے اور طاریون سے باتین ہوئی تھین اور صاحب یدلیس نے اپنا سفیر پاس یوقنا کے بھیجا تھا اور وہ خود خبر دو دیوقنا سُنکر اپنے حصن پر چڑھ گیا تھا اور وہین یوقنا کو بھی طلب کیا اس وقت مین بھی یوقنا کے ہمراہ تھا پھر جب ہملوگ داخل قلعہ ہوے

[1] ماء معمودیہ اس چشمہ اور چشمہ سار کو کہتے ہین جہان اور جب کسی کو نصرانی بناتے ہین تو اس مین اُس کو غوطہ دیتے ہین اور اس کو بپتسما بانا بھی بولتے ہین ۱۲ [2] انغماس پانی مین غوطہ کرنا اور غوطہ لگانا ۱۲

اور بیت الامارۃ مین پہونچے تو صاحب حصن یعنی سروند اپنے تخت مملکت پر جلوس رکھتا تھا ہم لوگون نے اُسکو دیکھا اور یوقنا نے پیام دیا کہ امیر جیوش مسلمین یعنی افسر اس لشکر اسلام کا جو سرزمین ہیعہ مین نازل ہی وہ عیاض بن غنم ہی اُسنے میرے تئین تمھاری طرف اسلیے بھیجا ہی کہ مین تم کو بطرف توحید خداے یکتا اور رسوے نبوت سردار انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوت کرون یعنی تم خدا کو واحد جانو کسی کو اُسکی ذات وصفات مین شریک نہ سمجھو اور آنحضرت علیہ السلام کو نبی مطلق وبرحق بیقین مانو اور جو کچھ ہمارے لیے حلال ہی تم بھی اپنے لیے حلال جانو اور جو چیزین ہمپر حرام ہین تم بھی اُسکو حرام سمجھو وبملاحظہ احوال ملوک گذشتگان نامدار ومالکان معافل ودیار کے عبرت پذیر ہو کہ وہ کیونکر اور کس خرابی سے ہلاک ہو گئے اور تم مجھکو اس پیام کا جواب دو تاکہ مین پیش امیر جا کر عرض کرون سروند نے جواب دیا ای میرے سردار مین خود ارادہ رکھتا تھا کہ اپنا ایلچی تمھارے امیر کی خدمت مین بالتماس صلح روانہ کرون اور کچھ خراج اُن کو دیا کرون اس شرط پر کہ مین بدستور اپنے دین پر باقی رہون اور ہمارے شہر کے باشندون مین سے جو کوئی تمھارے دین کی طرف رجوع کرے تو مین اُسکا مانع ومزاحم نہ ہون گا یوقنا نے کہا آخر تم نے کیا مقدار خراج کی اپنے دل مین تجویز کی ہی کہ بعد صلح کے بابت ہر ایک یدلیس وارزن وغیرہ بلاد محروسہ ومقبوضہ اپنے کے کس قدر منظور ہی تاکہ مین جب پیغام صلح پاس امیر لشکر کے لیجاؤن تو اُنکو اور عرب کو راضی کرون تب سروند نے کہا ای سردار مین اُن کو سو ہزار دینار یعنی لاکھ دینار دونگا اور پانسو زرہین اور ہزار کمانین پیشکش کرونگا مگر باین شرط کہ تاحین حیات میری کوئی دوسرا شخص متولی وحاکم مقرر نہ کیا جاوے اور تمھاری جانب سے میرے پاس زیادہ ایک دو آدمی سے بود وباش نہ کرین اور وہ ایک شخص کا یہان رہنا بھی محض اس غرض سے ہوتا اُن کو معلوم ہو کہ شریعت اسلام پر کون ایمان لاتا ہی ومنجملہ شرائط کے یہ بھی شرط ہی کہ میری مملکت مین میرا ہی امر نافذ رہے اور جو کوئی اسلام لاوے البتہ معاملہ اُسکا اس شخص سے متعلق رہیگا جو کوئی کہ تمھاری جانب سے ہمارے یہان مقیم رہے گا اور ہم اُن مسلمانون پر کچھ حکم نہ کرینگے یوقنا نے جواب دیا کہ ہم نے ان شروط پر تمھاری صلح کو پذیرا اور امضا کیا اور ہم نے تمھارا عہد پورا کیا کہ جو شرطین تم نے ذکر کین ہم اُسپر منجانب خدا ورسول عہد کرتے ہین راوی نے کہا پھر یوقنا نے اس کو عہد وضمان خدا ورسول کا دیا اور مراسم ہدایا فیمابین اپنے اور اُسکے اُس طور پر جاری کیا جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیمابین ہرقل سلطان روم کے کیا تھا چنانچہ یوقنا نے بھی اُسی طرح سروند سے ہدیہ قبول کیا اور اپنا ہدیہ بھی اس کو عطا کیا اور جمیع مسلمین کی طرف سے اُسکے ساتھ حلف کیا اور قیس کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا تاکہ جو کچھ فیمابین یوقنا وسروند کے قرار پایا تھا اُس سے اُسکو مطلع کرین پھر جب کہ نامہ یوقنا اس مضمون کا پاس عیاض کے پہونچا تو وہ اُس مقام سے کوچ کر کے یدلیس مین آئے اُس وقت سروند نے صلحنامہ یوقنا کا پیش کیا پھر جب عیاض اسکی ملاقات کو گئے تو اُسنے بہترین ہدایا اور مال کثیر پیشکش کیا اور اپنے یہان مہمان کیا اور عیاض نے بھی ایک عہدنامہ لکھدیا راوی

نے کہا کہ ناگاہ مسلمانان اہل یمن اور بدویان عرب نے وہان کی لڑکیون کا حُسن و جمال جو دیکھا تو اُن کے دل اُن کی طرف بشدت مائل و فریفتہ ہوے یہان تک کہ اُن لوگون نے اُن جاریات سے مباشرت کی جب عیاض کو آگاہی ہوئی تو یہ امر اُن پر سخت ناگوار گذرا تب حکم کیا کہ جنھون نے ایسا فعل کیا ہو وہ حاضر کیے جاوین چنانچہ ان لوگون پر اقامت حد کیگئی اور ان سے حق اللہ یعنی دیت لی گئی اور حد جاری ہوئی اور عیاض نے اُن سے خطاب کیا کہ تم نے بعد ایمان کے کفر کیا بھلا کیا تم ایسے کردار کے لیے مامور ہو اور کیا ایسے ہی کامون کے لیے تم خلق ہوئے ہو اور کیا تم نے نہین سُنا ہی کہ حق تعالیٰ نے اپنے امر کن سے فیما بین حرف کاف و نون کے کیا ارشاد کیا ہی چنانچہ یہ کلمات سُنکے سارے مسلمانون کو ہیبت اور عبرت ہوئی **راوی** نے کہا پھر جب رات ہوئی تو یوقنا پاس عیاض کے حاضر ہوے اور تخلیہ مین باتین ملک طاریون کی بیان کین اور کہا بہ تحقیق کہ اُس نے خدا کی راہ مین اپنی جان فدا کی ہی اور وہ اس فکر و تدبیر مین گئی ہی کہ کسی حکمت عملی سے وہ ملک و بلد مسلمین کے ہاتھ لگے اور مین نے اس سے وعدہ کیا ہی کہ مین بھی اسکے پاس پہونچکر اس امر مین اسکی اعانت کرون یہ سُنکے عیاض نے فرمایا ہرگاہ اسکو ایسا امر درپیش ہی تو ہم پر واجب ہی اسکی مدد کے لیے خالد بن الولید کو باجمعیت اُسکے اصحاب کے روانہ کرین یوقنا نے کہا اس باب مین جو کچھ آپ کے نزدیک صوابدید ہو کرنا چاہیئے تب عیاض نے کسی کو پاس خالد اور معاذ و قیس رض و مسیب رض بن نجبہ و عمرو بن معدی کرب و عبدالرحمن بن ابی بکر کے بھیجا اور ان سب کو بُلوا کر وہ باتین جو یوقنا نے کہی تھین اُن سے بیان کین اور کہا تم لوگون کی اس امر مین کیا رائے ہی۔

ذکر فتح ارمینیہ و اخلاط و قف و انظر

چنانچہ کلام عیاض سُنکے خالد نے جواب دیا حق تعالیٰ امیر کے اُمور کو صالح و بخیر انجام کرے ہرگاہ اس طرح کا امر پیش نہاد ہی تو آپ یوقنا کو برسم رسالت و سفارت کے روانہ کیجئے اور ہم لوگ بھی اُنکے ہمراہ جاوین پھر جب وہان پہونچین گے تو جو کچھ ارادہ و مشیت الٰہی مین ہی وہی ہوگا مثل معروف ہی و الحاضر یری ما لا یریٰ الغائب یعنی حاضر وقت جو کچھ دیکھتا ہی غائب وہ نہین دیکھتا ہی بس حق تعالیٰ جو ہر حال مین حاضر و ناظر ہی تو وہی ہر شئے پر قادر ہی ہم غائب اُس پر ماہر نہین ہو سکتے پس جب ہم وہان جاوین گے جو کچھ واقع ہوگا مشاہدہ کرینگے عیاض نے کہا بسم اللہ بر کات خدا پر تکیہ و توکل کرکے روانہ ہو آخر خالد اور وہ سب مستعد و آمادہ ہوکر روانہ ہوے چنانچہ ہمراہ یوقنا کے صحابہ مین پنتیس ۳۵ آدمی تھے اور بیس ۲۰ آدمی اصحاب یوقنا سے تھے آخر جب یہ سب اخلاط پر وارد ہوے اور اہل روم و ارمن نے سطح قلعہ سے مسلمانون کو دیکھا تو اُنکو یقین ہوا کہ یہ سب رسول و ایلچی ہین تب اُن لوگون نے یہ خبر ملک سے بیان کی کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب کے ایلچی ہین یہ خبر سُنکے ملک نے حکم اُنکے احضار کا کیا تا آنکہ لیساول جانب رومی دروازہ یدلیس سے مسلمانون کے پاس آیا

اور دیکھا کہ وہ گھوڑون پر سوار ہین تب چوبدار نے کہا چلو تم کو ملک نے طلب کیا ہی پھر وہ ان کو ہمراہ لیکر دار الامارۃ تک پہونچا اُس وقت ملازمون نے ملک کو خبر کی کہ وہ سب حاضر ہین اور نام اس ملک کا بوسطیوس تھا اُس نے سب کو اپنے حضور مین طلب کیا ہی پھر جب یہ لوگ ڈیوڑھی مین داخل ہوے تو غلمان وخدام نے اُن سے ہتھیار رکھوا لینے کا ارادہ کیا تب خالد نے کہا ہم وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارین غیرون کے حوالے نہین کرتے ہین کیونکہ حق تعالیٰ نے ہمارے نبیؐ کو بسیف مبعوث کیا اور تیغ بکف بھیجا اور ہم لوگ اُسی کے مقلد اور پیرو ہین درین صورت جو چیزین خدا اور رسولؐ نے ہمارے لیے مخصوص کی ہی وہ ہم اپنے سے جدا نہ کرینگے آخر خدام نے کلمات خالد سے ملک کو مطلع کیا یہ سُنکے ملک نے حکم کیا کہ اُن سے کچھ تعرض نہ کرو جس طرح وہ چاہین آنے دو تا اُن کو یہ گمان نہ ہو کہ ہم سے خوف رکھتے ہین اور یہ بات خلاف شان و ننگ ملوک ہی چنانچہ خدام اسی طرح اُن کو اندر لے گئے جب ملک نے اُن کی طرف نگاہ کی تو اُن سب نے سلام کیا اور زمین پر بے تکلف بیٹھ گئے جس طرح شیر درندہ بیٹھتے ہین اور اُن سب نے دست بقبضۂ شمشیر ہو کر جو کچھ دعوت دین وترک دنیا سے اُن پر واجب تھا ملک پر تبلیغ کیا اور یوقنا نے اپنے اصحاب کو وعظ کیا کہ تم لوگ ان لوگون کو مامور اس امر کا نہ کرو یعنے اُن سے طالب اس بات کے نہ ہو کہ وہ ہمارے لیے سربجم ہون اور نہ تم اُنکے آگے گردنین جُھکاؤ کیونکہ صحابہ اس فعل کو پسند نہین کرتے تھے غرضکہ جب اُس جلسہ مین صحابہ کے جلوس کو فے الجملہ استقرار ہوا تو ترجمان نے جو مکالمہ جانبین مین ہوا تھا صحابہؓ سے خطاب کیا کہ ای عرب والو کس باب مین تم لوگ ہمارے یہان آئے ہو یوقنا نے جواب دیا کہ امیر جیوش مسلمین نے جو سرزمین پدلیس مین نازل ہی ہم کو تمھارے پاس برسم رسالت وسفارت کے اس لیے بھیجا ہی تا ہم تم کو دعوت وطلب کرین اس امر پر کہ تم وحدانیت خداوند وحدہٗ لاشریک لہٗ کا اعتقاد اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اقرار کرو اور یا تم اُس حکم مین داخل ہو جس مین اور لوگ داخل ہوے ہین کہ تم لوگ مانند ذلیلون کے اپنے ہاتھون سے جزیہ نذر گذرانو پس ترجمان نے کلام یوقنا کا بیان کیا راوی نے قدامہ سے روایت کی ہی کہ درمیان صحابہ اور ملک بوسطیوس کے کوئی ترجمان نہ تھا بلکہ یوقنا زبان رومیہ مین جو اُس قوم کی بولی تھی خود تکلم کرتے تھے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے روایت بیان کی اُس شخص نے جو میرے نزدیک ثقہ ہی اُس نے کہا کہ درمیان صحابہ اور ملک کے لامحالہ ایک ترجمان تھا کیونکہ ملک ارمنی تھا وہ سواے زبان ارمن کے نہین سمجھتا تھا اور یوقنا رومی تھے وہ زبان ارمن نہین جانتے تھے الغرض جب ترجمان نے کلام یوقنا سے ملک کو آگاہ کیا تو وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا قسم ہی مجھکو حق مسیح اور کتاب انجیل کی مین ہرگز ان کو جزیہ نہ دون گا اور نہ ان کے دین مین داخل ہون گا یہان تک کہ ہم سب مر جاوین اور یہ لوگ زنہار اپنے دل مین گمان نہ کرین کہ ہم بھی مثل لشکر رومیون کے ہین جن کو اُنھون نے شکست دی ہی وحالانکہ ہم صاحب شدت وصولت وخداوند

فرد قوت ہین اور ہم اپنی کمانون سے وہ تیر چلاتے ہین جو نامزد بہ نشاب[۱] ہین اور عرب اُسکو قاطع اسباب کہتے ہین اور مین اپنے ایلچیون کی طرف والی خوئی وسلواس کے بطلب کمک بھیجتا ہون اور اسلاغور نیا والی مرج سے بھی التماس نصرت کرتا ہون اور اُن کو پس پشت اُنکے بھگاتا ہون کہ وہ اُلٹے پاؤن پھرتے ہین اور ان سے جملہ بلاد کو چھوڑواتا ہون اور سوائے اُسکے ہمارے پاس اور کچھ جواب نہین ہی چنانچہ ترجمان نے یہ کلام بوسطیوس کا مسلمانون سے بیان کیا یوقنا نے کہا ہم کو اذن واپسی دو اور رخصت کرو تاکہ ہم لوگ جاکر اپنے مالک کو یہ جواب پہونچاوین تب ملک بوسطیوس نے کہا آجکی شب ہمارے یہان مقام کرکے کل صبح کو کوچ کرنا بعد ازان اپنے ملازمون کو حکم کیا کہ ان لوگون کو فلان مکان مین اُتار دو تب یہ لوگ اُس مکان مین جس کا حکم ہوا تھا جا اُترے اور منتظر ہوے کہ دیکھیے ملکہ طاریون کی جانب سے کیا ظہور مین آتا ہی راوی نے کہا جب صحابہ نے وہان سے برخاست کی اسی وقت ملک سوار ہو کر بیعہ یوحنا کو گیا اور طاریون اپنی دختر سے ملاقات کرکے ذکر عربون کا کیا کہ یہ لوگ ایلچی ہین اپنے امیر کے فرستادہ میرے پاس آئے ہین اور اُنکے ساتھ ایک جماعت ہی یعنے یہ لوگ ایک جماعت ہین اور ایسا ایسا پیغام کرتے ہین اور مین نے اُنکو یہ جواب دیے ہین آخر اس امر مین تیری کیا رائے ہی طاریون نے کہا ای ملک وہ لوگ کہان ہین اُسنے کہا امشب مین نے اُنکو روک رکھا ہی تاکہ تجھ سے اُنکے باب مین مشورہ کرون طاریون نے کہا مین چاہتی ہون اُن کو دیکھون کہ وہ کون ہین کیونکہ احوال اُن کا مجھ سے مخفی نہین ہی اگر یہ لوگ اکابر و عمائد سے ہونگے تو البتہ اُنکے اُمور کو ہم پذیرا کرینگے اور آپ مجھکو اجازت دیجئے کہ مین ان لوگون سے گفتگو کرون اور آپ کے مژدۂ مصالحہ سے اُنکے دلون کو شادمان کرون اور اس بات کی اُن کو طمع دون پھر جب اس امر مین وہ مطمئن ہوجاوین تو برطبق میرے اشارے کے آپ ان لوگون کو گرفتار کر لیجیے اور اپنے یہان قید رکھیے پھر اُن کو مخلصی نہ دیجئے اور جس وقت اُنکو گرفتار کر لیجئے تو اُنکے صاحب و امیر سے کہلا بھیجے کہ اگر تم ہماری طرف ایک قدم آگے بڑھوگے تو ہم ان لوگون کا سر تمھارے پاس بھیجین گے درین صورت جب امیر اُنکا اس بات سے مطلع ہوگا تو ہرگز ادھر نہ بڑھیگا آخر اس وقت صلح اس بات پر ٹھہرے گی تو اُنکے اصحاب کی رہائی کی جاوے گی غرض کہ اس صورت مین مسیح[۱۲] آپ کی نصرت اور طول عمر کرے گا اور آپ کی قدر و منزلت کو بلند کرے گا بالآخر لشکر مسلمانون کا آپکے ملک و دیار سے چلا جائے گا پس میرے نزدیک اس رائے سے کوئی رائے فائق تر نہین ہی یہ سُنکے ملک نے کہا ای میری پیاری بیٹی مسیح تیری عمر دراز اور تجھکو ازروے قدر کے سرفراز کرے تو ہمارے لیے اُنکی طرف جاکر اقامت اس امر کا کر اس بیعہ ویرانہ کو چھوڑ کر ہمارے محلسرا کے بیعہ مین قیام کر کیونکہ اگر تو یہان اقامت کرے گی تو مجھکو خوف ہی یعنی یہان کے تیرے رہنے مین مجھے اندیشہ ہی وہ ہرگاہ مقصود تیرا عبادت ہی تو جس مکان مین تو رہے گی وہی عبادت گاہ ہی جب طاریون نے کلام ملک اپنے

---

[۱] نشاب بضم نون و تشدید دوم قسم تیر ۱۲

والد کا سُنا تو کہنے لگی مین یہان سے حرکت نہ کرونگی جب تک دیرانی پادری یہان کی رخصت نہ دیوے چنانچہ ملک نے پادری کو بلا بھیجا جب وہ آیا تو ملک اُسکی تعظیم کو اُٹھا اور بہت سا اُسکا اکرام کیا اور اسکو اپنے پہلو مین بٹھایا اور قصہ اپنی دختر کا اس سے بیان کیا تب پادری نے طاریون سے کہا مین تجھکو اجازت دیتا ہون کہ جس جگہ تیرا جی چاہے وہین عبادت کر مین نے مسیح سے تیرے گناہون کے لیے طلب آمرزش کی اُسنے تیری خطا بخشدی پس طاریون نے بشگفتہ روئی وکشادہ پیشانی اظہار شادمانی کا کیا اور اپنے والد کی سواریون مین سے ایک سواری پر سوار ہوکر اس مکان مین گئی جس مین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقیم تھے اور اُس مکان مین سوائے طاریون اور اُسکے باپ کے کوئی اندر نہین گیا چنانچہ یوقنا نے طاریون کو دیکھا تو شادمان وفرحان ہوا تب طاریون نے یوقنا سے کلام شروع کیا کہ اے سردار قوم ہر آئینہ والد ہمارے تم لوگون کے حالات سے ناواقف ہین اور تمھاری باتین نہین سمجھتے ہین مگر مین اُن کو تمھارے احوال سے آگاہ کرتی ہون اور قسم ہی مجھکو اپنے دین کی کہ مین نے اپنے حق مین تم لوگون سے سوائے خیر واحسان کے نہین دیکھا اور قریب ہی کہ مین تم کو اس کی جزا دون گی اگر مجھکو جوش محبت اپنے اہل اور اہل وطن کا نہ ہوتا تو قسم ہے دین مسیح ع کی مین تمھارے دیار اور تمھارے پاس سے ہرگز مفارقت نہ کرتی یہ باتین کرکے طاریون اور پدر اُسکا دونون وہان سے نکل کر اپنے قصر مین آئے اس وقت طاریون اپنے باپ سے کہنے لگی کہ اب آپ اپنی آسانی اُمور پر مسرور ہوجیے یہ لوگ جو آئے ہین مین ان کو پہچانتی ہون کہ یہ سب اکابر و عمائد قوم ہین اور وہ شخص جس کی شان وحیثیت کذائی رومیون کی سی ہو وہی یوقنا ہی جو بطریق ورئیس حلب کا اور راندۂ درگاہ مسیح ہی میرے نزدیک مصلحت یہ ہی کہ ہم ان لوگون کو اپنے نزدیک اس محلسرا مین طلب کرین اور فورًا انکو گرفتار کر لیوین اور کوئی ہمارے اس راز واسرار پر مطلع نہ ہوگا غرضکہ یہ باتین طاریون کی سُنکر اس کا باپ بہت خوش ہوا اور ایلچی اپنا ان صحابہ کے پاس بھیجکر بُلوایا تب وہ اُن جملہ اصحاب کو اپنے ہمراہ لایا اور ایک گوشۂ قصر مین اُن کو ٹھہرایا اور واقدی رح نے کہا کہ اُس وقت اہل خدمات اُس سرکار کے جو رئیسان بلد وافسران فوج تھے اور جابجا قلعون پر مامور وتعینات تھے حضور مین ملکہ کے بتقریب تہنیت آئے اور طاریون کے آنیکی اور دین مسیح مین پھر اسکے رجوع کرنے کی مبارکبادی دیتے تھے اور طاریون نے اپنے باپ سے کہا میری رائے مین مصلحت یہ ہی کہ ہم آپ اور ان عربون کے پاس چلین اور پاس اُنکے نشست کرین اور اُنکے ساتھ کھانا کھاوین تاکہ یہ لوگ ہم سے مطمئن وامین ہوجاوین اور ہم ان سے ظاہر کرین اس بات کو کہ ہم اپنے اہل بلد اور اہل ارباب دولت سے مشورہ کرتے ہین وبعد مشورہ اگر تم سے مصالحہ کرینگے تو لامحالہ جزیہ دیوین گے یا مقابلہ کرینگے وبعد ازان ان لوگون کو کھانا جو بھیجین تو وہ بھنگ ملا ہوا ہو اور جب وہ کھاوین اور بھنگ ان مین اپنا عمل کرے اور وہ نشہ مین مبہوت ہوجاوین اُس وقت ان سب کو قید کر لیوین پھر جو چاہین اُنکے ساتھ کرین غرض جب رات ہوئی تو ملکہ طاریون اور ملک یہ دونون صحابہ کے پاس گئے اور

چند ساعت اُن سے باتین کرکے پھر آئے پھر جب صبح ہوئی اور ملک نے اپنی مسند پر جلوس کیا اور طاریون کو معلوم ہوا کہ اب وہ اپنے اُمور مین مشتغل ہی اس وقت صحابہ کے پاس پہونچی اور اُن سے کہا جس وقت راتکو مین اور میرا باپ دونون تمھارے پاس آوین تو فوراً اس کو پکڑو اور ایک دم کی تاخیر نہ کرو کیونکہ رائے ملک کی ایسی ایسی باتون پر متفق ہوئی ہی یعنی تم لوگون کی گرفتاری پر آمادہ ہی یہ سُنکے صحابہ نے طاریون کی بڑی شکر گذاری کی اور اُسکی فطانت کے مشکور ہوے اور طاریون یہ بات صحابہ سے کہکے فوراً واپس گئی پھر جس وقت شب ہوئی تو طاریون مع اپنے والد کے صحابہ کے پاس آئی اور اپنے باپ کے آگے آگے حاجب ونقیب کی طرح آتی تھی اس وقت طاریون نے صحابہ کی طرف اشارہ کیا کہ ابھی جلدی نہ کرو اور چندے توقف رکھو تب وہ صحابہ قصد مقررہ سے باز رہے چند ساعت فیمابین باتین رہین پھر ملک اُن سے رخصت ہوکر مع طاریون اپنے محلسرا مین آیا اور تخلیہ مین اپنی دختر سے کہنے لگا کہ دربارۂ اہل عرب کے جو تیرا ارادہ گرفتاری کا ہی تو یہ مناسب معلوم نہین ہوتا بلکہ میرا ارادہ یون ہی کہ مین اپنی رئیسان بلد اور والیان قلعجات کو طلب کرکے تیرے لیے اُن سے عہد لیتا ہون کہ تجھپر کبھی زیادتی نہ کرین اور تیرے مُطیع رہین اور خزانہ ذخیرہ اپنا اور جن چیزون سے اندیشہ ہی وہ سب قلعہ یرقبوس مین بھیجے دیتا ہون کیونکہ وہ اس سرزمین کے تمام قلعون مین محکم وبلند تر ہی **واقدی** رح نے کہا یہ وہ قلعہ ہی جس کا ذکر ہمنے کیا ہی کہ وہ وسط بحیرہ ارجیس مین ہی وہان کسی کو مجال گذار نہین ہی چنانچہ ملک نے طاریون سے کہا کہ جس وقت مین تجھکو والی قلعہ یرقبوس کا کرون تو اس وقت توان عربون کو رخصت کردے کیونکہ مجھ سے آگے کبھی کسی نے افراد ملوک سے ایلچیون کو گرفتار نہین کیا ہی دیگر اس صورت مین لوگ ہمارے تئین کہین گے کہ عربون سے ڈر گئے کہ اُنکے ایلچیون کو فریب سے پکڑ لیا ہی و حالانکہ مین اُن سے ارادہ جنگ کا رکھتا ہون بس اگر میری فتح ہوئی فہو المراد اور اگر ہمپر وہ غالب آئے تو مجھکو تقلید وپیروی ہوگی اپنے امثال کی ملوک گذشتہ مین سے یعنے جو حال اُن کا ہوا وہی ہمارا بھی حال ہوگا اور حال یہ ہی کہ ہمنے ایلچی اپنا پاس ملک درفشیل صاحب ارزن الروم کے روانہ کیا ہی کہ ملک موصوف اپنی فوج وجمعیت لے کر ہماری اعانت کو خود یہان آوے اور مین نے اسکو وعدہ اس امر کا لکھا ہی کہ عقد[۱] تزویج اُس کا تیری خواہر فارونہ سے کردون اس مین تیری رائے کیا ہی یہ سُن کے طاریون نے کہا ای ملک ہرگاہ آپ نے ایسا قصد کیا ہی تو جب تک آپکے پاس اجتماع لشکرون کا نہ ہو جاوے اور ملک درفشیل بھی اپنی فوج لیکر آجائے اور کوئی آپ سے جدا نہ رہ جائے اُس وقت تک ان عربون کو چھوڑا نہ چاہیئے اور جب یہ لوگ اپنے صاحب کی جماعت کی طرف روانہ ہون تو آپ بھی اپنی فوج لیکر انکے پیچھے پیچھے چلے جائیے اور اُنکے لشکر کو قابو مین کر لیجیے اُسنے کہا ای بیٹی خلاف رائے ہی کہ ہم اُن کو اپنے قبضہ سے نکال دیوین بلکہ مصلحت یہ ہی کہ اُنکے صاحب پاس اپنا ایلچی ہم بھیجین کہ صحابہ تمھارے فرستادہ سب ہمارے پاس باکرام تمام مقیم ہین اور ہماری رائے یہ ہی کہ

[۱] قولہ عقد تزویج اُن کا اس جگہ بیان راوی مین مسامحہ واقع ہوا بلکہ مراد عقد تزویج خواہر طاریون کا پسر والی ارزن سے ہی جیساکہ ذکر انکا عنقریب آتا ہی ۱۲

ہم اپنے عید کے روز باتفاق عقلاء کے اپنے امر مین فکر کرین گے بعدازان یا تو ہم باداے جزیہ مصالحہ کرلینگے خواہ مستعد بقتال ہونگے اُس وقت حق تعالیٰ جس کو چاہے گا نصرت بخشے گا اور ہم اُنکے لشکر کو میدان لطان مین اُتارین گے کہ وہ میدان وسیع لائق مقابلہ لشکرون کے ہی اُسی میدان مین ہمارا اُن کا مقابلہ واقع ہوگا اور ہم اُن سے سارے بلاد چھین لیوین گے اور دروب یعنے درے دناکے اُن پر بند کردیوینگے یہان تک کہ پھر کوئی اُن مین سے ہمسے نہ بچیگا و بعدازان دیار بکر پر قابض ہونگے اور ارض ربیعہ سر کرین گے پھر ان بلاد مین سواے ہمارے کوئی پادشاہ نہ ہوگا یہ سُنکے طاریون نے جواب دیا جو آپکے نزدیک مناسب ہے وہی کیجئے ہم آپکے تابع فرمان ہین بعدازان طاریون اپنے محل مین داخل ہوئی پھر جس وقت طاریون کو معلوم ہوا کہ دروازے قصر شاہی کے بند ہو گئے تو وہ خفیہ صحابہ کے پاس گئی اور اُن سے ساری کیفیت گذشتہ بیان کی اور جو کچھ اُسکے باپ نے کہا اور ارادہ کیا ہی وہ ظاہر کیا یہ سُنکے خالد نے دعا کی اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لَنَا الْاَمْرَ مِنْ غَیْرِ تَعَبٍ یعنے ای میرے پروردگار ہمارے امر کو آسان کر بدون سختی و دشواری کے بعدازان کہنے لگے جب حق تعالیٰ کسی امر کا ارادہ کرتا ہی تو اُسکے اسباب مہیا کر دیتا ہی تب یوقنا نے کہا ای صاحب رسول اللہؐ آخر اسکی کیا صورت ہی خالد نے کہا بحمداللہ ہمارے اُمور منوط بنصر و مقرون بفتح ہین کیونکہ اس شخص نے اپنے ایلچی واسطے جمع کرنے ملوک و جیوش کے روانہ کیے ہین اور انکو ہمسے قتال کرنے پر آمادہ و اغوا کرتا ہی بہر کیف بہتر یہ ہی کہ ہم صبر رکھین یہانتک کہ ملوک و جیوش مجتمع ہون طاریون نے کہا کہ ای صاحب رسول اللہؐ یہ قول آپکا بالصواب ہی حق تعالیٰ آپکو توفیق بخشیگا اور اُمید ہی کہ انشاء اللہ تعالیٰ جمہور ملوک و جیوش تمھارے قابو مین آجاوین کیونکہ میرے باپ کو سواے اسکے چارہ نہوگا کہ بہنگام درپیش ہونے کارزار کے وہ مجھکو بیعہ کا والی کرے گا اور والیان قلعجات کو میرے پاس تعینات کرے گا اور اُن سے میری حفاظت و حمایت پر عہد و ضمان لیگا اور جب وہ ایسا کر چکین تو اُسوقت تم ان پر حملہ کر کے غلبہ کر سکتے ہو انشاء اللہ تعالیٰ و نیز یقین ہی کہ اس زمرے مین صاحب ارزن بھی موجود ہوگا تو اُس حالت مین عبد صالح یوقنا کو بحیثیت و ہیئت گدائی صاحب ارزن مین بھیج دینا کہ وہ اس پیرایہ مین مالک و قابض ارزن کے ہوجاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس صورت مین ہم اپنے مقصود پر فائز ہونگے یہ باتین کر کے صحابہ کے پاس سے رخصت ہوئی **واقدیؒ** نے کہا مجھ سے **روایت** کی ہی صالح بن عمران نے عبدالرحمن بن الحسن سے اُنھون نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا غرض ان سب نے روایت کی ہی کہ جب راے ملک صاحب انطاط کی متفق ہوئی اس امر پر جس کا ذکر ہمنے ابھی کیا ہی آخر بادشاہ نے صبح کو اپنے ایلچیون کے تئین اپنی عملداری کے عمال اور والیان قلعجات کے پاس روانہ کیا تا اُن کو بحضور بادشاہ حاضر کرین چنانچہ وہ اُن سب کو حاضر لائے اور کوئی ان مین سے باقی نہ رہا یہان تک کہ درفشیل صاحب ارزن بھی آیا اور اُسکے ہمراہ اسکا لشکر تھا اور اجتماع اُن سبھون کا اُس شب کو ہوا جس کی صبح کو ان کی بڑی عید تھی کہ بیعہ کو خوب آراستہ کیا اور وہان بڑے بڑے قسیس و رہبان یعنے پادریان و

نصاری و یہود ہر دیر و دیار سے آئے تھے اور اس بیعہ مین داخل ہوکر نمازین پڑھین اور قربانیان کی تھین
پھر جب وہ سب اپنی اپنی نمازون اور قربانیون سے فراغت پا چکے تو بادشاہ اپنے تخت پر جالس ہوا اور
اُسکی طاریون اُسکی سمت راست قائم تھی اُس وقت ملک نے سائر ملوک و رؤسا سے خطاب کیا کہ آگاہ ہو
مین نے تم سب کو اس لیے جمع کیا ہی کہ ایک امر عظیم در پیش تمھارے کرتا ہون جس مین درستی تمھارے جملہ اُمور
کی اور پائداری تمھارے ملک و دین کی ہی وہ یہ ہی جو مین نے ارادہ کیا ہی کہ ولایت و تصرف تمھارے اُمور کا
صرف ملکہ طاریون کے تفویض کرون یعنے مین نے اپنا ولی عہد اُسکو مقرر کیا کیونکہ تم لوگ خوب جانتے
ہو کہ وہ بڑی زیرک و دانشمند ہی اور تدابیر حرب و شجاعت مین بہت ہوشیار ہی اگر مدت عمر و ایام زندگانی ہمارے
آخر ہو جاوین تو یہ ملکہ مالک تمھارے امر کی ہوگی تم لوگ اس بات مین کیا کہتے ہو چنانچہ وہ سب بالاتفاق
مؤدب کھڑے ہوکر اور سر تسلیم خم کرکے عرض کرنے لگے کہ اے بادشاہ یہ بات جو آپ نے تجویز کی ہی کیا خوب
رائے ہی آپ اسکو جاری و امضا کیجیے یہ کلام اُن لوگون کا بمجرد سُننے کے ملک برجستہ اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سر سے
تاج اُتار کر ملکہ طاریون کے سر پر رکھدیا اور اُسکا ہاتھ پکڑکے اپنے تخت پر بٹھا دیا اور خود مثل حاجب کے
داہنی جانب کھڑا ہوا اور صاحب ارزن ملکہ کے بائین طرف کھڑا تھا اور سارے ملوک از روے داب آداب کے
سرنگون تھے اور ملکہ سے بیعت کی اور پادریون نے پیش ہوکر ان ملوک و امرا سے واسطے ملکہ کے عہد و
میثاق لیا اور ان لوگون نے بگوش جان سُنا و بسر و چشم قبول کیا و بعدازان خواہر طاریون کا عقد تزویج
صاحب ارزن کے پسر سے منعقد کردیا اور وہ سب بیعہ سے نکلکر ہمرکاب طاریون کے قصر ملک تک
آئے پھر اُن سب نے خوان شاہی پر طعام ضیافت تناول کیا اور ملکہ نے اُن کو خلعت عطا کیے
اور حکم تیاری و آرایش شہر کا دیا اور خیمے ان ملوک و امرا کے حوالی شہر مین برپا کراے اور قتال مسلمین پر
ان کو مامور کیا **واقدی** نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی اسرائیل بن اسحاق نے ابی الاحوص
سے کہ جب عیاض بن غنم نے خالد کو ہمراہ جماعت کے طرف ملک ارمینیہ یعنے اخلاط کے روانہ کیا تھا
اور عرصہ سے اُن لوگون کی کچھ خبر معلوم نہ ہوئی تو عیاض کو اُنکے حق مین بدگمانی اس بات کی ہوئی کہ شاید
وہ لوگ کام آئے چنانچہ عیاض نے بدلیس سے طرف سرزمین ارزن کے کوچ کیا اور اس کے نواح
مین بر سبیل محاصرہ جا اُترے اور جاسوسون کو بلد اخلاط مین روانہ کیا چنانچہ وہ جاسوس یک چند غائب
و مفقود رہ کر بعد دریافت احوال واپس و حاضر آئے اور بیان کیا کہ ملک ارمینیہ وغیرہ نے طاریون اپنی
دختر کو اپنی سلطنت مین بحین حیات اپنے اپنا جانشین و قائم مقام کیا اور اپنا تاج اسکے سر پر رکھا اور
سائر ملوک و والیان قلعجات نے ملکہ کی بیعت کی اور اسی خوشی مین شہر بزیب و زینت تمام آراستہ ہی
اور والی ارزن بھی آیا ہی اور اپنے بیٹے کا عقد تزویج ملکہ کی خواہر سے کردیا ہی اور ساری وہ قوم تمھارے
قتال پر مستعد و آمادہ ہی جب عیاض نے یہ خبر سُنی تو بولے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنی قدرت و توانائی

خداہی کے لیے ہی ہمارے اصحاب بے شبہہ مبتلاے آفات و بلا ہوے یہ کلام عیاض کا سُنکے مسلمانون نے کہا ای صاحب رسول اللہؐ یہ آپ نے کیا کہا عیاض نے کہا ہر آئینہ ہمارے اصحاب واسطے ایک امر کے گئے تھے مگر مفسدے مین پھنس گئے مسلمین نے کہا خدا سے اُمید واثق رکھیے اور اُسی پر توکل و تکیہ کیجیے اور عیاض نے اس مرج میدان مین دس روز تک مقام کیا اور ان صحابہ کے رنج و فکر مین بیمار ہو گئے تو لوگ اُن کی عیادت کو آنے لگے تب عیاض نے کہا جب حق تعالیٰ اپنے بندے کے حق مین کسی امر خیر کا ارادہ کرتا ہے تو نشانی اسکی یہ ہی کہ لوگ اسکی زیارت و ملاقات کو آتے ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ جب عیاض کو صحت حاصل ہوئی تو اسی عرصہ مین ایک روز اکابر اصحاب کے ہمراہ تفرجًا سوار ہوے تو اور سب تو مشغول بسیر و مستی تھے اور عیاض رنج و قلق مین خالد اور اصحاب خالد کے مشغوف تھے بناگاہ سعید بن زید دوڑتا اور پکارتا ہوا آیا کہ جلد جلد چلو یہ سُنکے عیاض فورًا اُسکے پاس گئے اور کہا ای ابن زید کیا خبر ہی خدا تجھپر رحم کرے سعید نے کہا خالد اور اصحاب خالد کی مدد کو جلد پہونچو کہ وہ سب دریاے مصیبت مین پڑ گئے ہین اور اُنکے بیچ مین خالد بھی قریب بہلاکت ہی عیاض نے پوچھا کہ آخر یہ ماجرا کیا ہی سعید نے کہا کہ طاریون کو اُسکے باپ نے اپنے حین حیات مالک ملک اور اپنا جانشین کیا اور اُسکے لیے سائر ملوک و والیان قلاع سے عہد لیا آخر ملکہ جب مالک مملکت ہوئی تو اپنے باپ پر قابو و وقت پاکر اُس کو قتل کیا اور اپنے باپ کی زبانی اور اُسی طرف سے سائر ملوک اور والیان قلاع کو بلوا بھیجا جب وہ لوگ ملکہ کے پاس حاضر ہوے تو اُس نے اُن سب کو بھی قتل کیا چنانچہ ملکہ کے بعض خدام مین سے اس راز پر مطلع ہو کر پاس بعضے رئیسان نصاریٰ و والیان قلعجات کے جو باقی بچے تھے گئے اور جو کچھ ملکہ طاریون نے کیا تھا ظاہر کیا یہ سُنکے ان لوگون نے ہتھیار لگائے اور قتال پر مستعد ہو بیٹھے اور جب دوسرا روز ہوا تو ملکہ سوار ہو کر اپنے باپ کے لشکر مین طرف میدان کے نکلی اور ہم لوگ بھی اسکے ہمرکاب سوار ہوے چنانچہ ہم کو کچھ خبر نہ ہوئی کہ دفعۃً وہ ساری قوم ہمپر ٹوٹ پڑی اور گھیر لیا اور ہم سے خطاب کر کے کہنے لگی کہ کیا تمکو یہ گمان تھا کہ مسیح تمھارے امر سے غافل ہی اور کیا وہ تمھارے گناہون کا تم سے مواخذہ نہ کرے گا و حال آنکہ اب تم صلیب کے قابو مین آئے یہ کہکے اُنھون نے قصد کیا کہ ہمکو پکڑ لیوین اُسوقت ہمارے اور اُنکے درمیان مین ایسی قتال شدید واقع ہوئی کہ کسی نے مثل اسکے نہ دیکھا ہوگا نہ سُنا ہوگا اور ہم نے بھی اُنکی لاشون سے زمین پاٹ دی آخر جب رات ہوئی تو جنگ ملتوی رہی اور ساز حرب تن سے کھولا اور سارا لشکر ہمراہ صاحب ارزن الروم کے ہو گیا اور ملکہ کے ساتھ ہمگی چند نفر اُس کے خدام اور اُسکے باپ کے غلامون مین سے باقی رہ گئے چنانچہ ملکہ نے ان خادمون اور غلامون کو بعطاے خلعت و انعام خوشدل کر کے طرف قوم ارمن کے بھیجا اور اُن سے کہلا بھیجا کہ جو کچھ مین نے کیا ہی محض ازروے خوف و اندیشے کے تمھارے حق مین و بنا بر حفاظت تمھارے خانمان کے کیا ہی اس لیے کہ یہ سب

رؤساے نصرانیہ اور والیان قلعجات بالاتفاق قصد گرفتار کرلینے اور قتل کرنے ان عربون کا رکھتے تھے وحالانکہ اگر یہ سب ایسا کرتے تو اصحاب ان عربون کے ہرگز تم مین سے کسی کو روے زمین پر باقی نہ چھوڑتے آخر جب یہ خبر ارمن کو پہونچی تو اُنکے دانشمندون نے کہا واللہ ملکہ نے ہمارے حق مین سراسر خیر واحسان کیا پھر قوم ارمن سے پانچ ہزار مردم نے ملکہ کی اطاعت کی اور مین جنگ بپا چھوڑکر آپ کے پاس بسرعت تمام دوڑا ہوا آیا ہون غرضکہ جب عیاض نے کلام سعید کا سُنا تو فورًا حکم کوچ لشکر کا دیا اور بہت جلد روانہ ہوے اور قطع مسافت مین نہایت شتابی کی یہان تک کہ محاذی اس قوم کے جا پہونچے تو دیکھا کہ جنگ برپا ہی تب عیاض نے اور سب نے بصداے بلند تکبیر کہی کہ اُن کی آوازین اُس سرزمین اور پہاڑ مین گونج گئین اور اس روز حال قتال خالد واصحاب خالد کا یہ تھا کہ انھون نے اپنی کمال جانفشانی وجان نثاری سے جناب اقدس الٰہی کو راضی کیا اور ایسی قتال شدید ان سے سرزد ہوئی کہ روے زمین پر مثل اُسکے کم ہوئی ہوگی اور اسی طرح برابر جنگ بپا رہی یہان تک کہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ کون کون قتل ہوا وبعدازان کہ غبار صاف ہوا اور گرد برطرف ہوئی تو دریافت ہوا کہ اعراب صحرائیون مین سے ایک سو بیس۱۲ آدمی قتل ہوے اور معاذ بن جبل کا بیٹا اُسی ہنگامے مین گم ہوگیا ہرچند تلاش ہوئی پر نہ ملا پھر جب رات ہوئی تو معاذ باچند اشخاص طرف مقام معرکہ کے گئے وہان اپنے لڑکے کو پایا اس حالت مین کہ وہ دم توڑ رہا تھا کہ ہر آئینہ اسے زخم بہت کاری لگے تھے تب اُسکو اپنے مقام پر اُٹھا لائے اور اُسکی بالین پر معاذ بیٹھے روتے تھے اور عبدالرحمٰن بن غنم ہر اور عیاض نے کہا کہ جب مین نے اس لڑکے کو دم توڑتے دیکھا تو مین رونے لگا یہان تک کہ رونے مین میری آواز بلند ہوئی تب وہ لڑکا بولا چپ رہو یہ غزوہ مجھکو بہت محبوب ہی اور مجھے زیادہ ترخوش آیا ان غزوات سے جو ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین نے غزوہ کیا تھا اسوقت معاذ نے کہا ای فرزند اس صلہ مین تو ملاقات اپنے پروردگار کی کرے گا آخر جس وقت اذان ظہر کی ہوئی تو وہ مرگیا اور ہنوز مردم لشکر اپنی نماز سے فارغ نہ ہوے تھے کہ معاذ اُس کو اُسکے پیراہن مین کفنا چکے اور وہ سراپا اپنے خون مین تر تھا پھر جب لوگ نماز سے فراغت پاکر آئے تو اسکو مدفون پایا تب سبھون نے معاذ سے کہا حق تعالیٰ تجھپر رحم کرے تو نے انتظار کیون نہ کیا کہ ہم بھی اسکے جنازے پر حاضر ہوتے معاذ نے جواب دیا یہ بات خلاف سنت ہی بلکہ یہ فعل جاہلیت کا ہی کیونکہ ہم لوگ اُس زمانہ مین بخواہش تمام اپنے اموات کے دفن مین تاخیر کرتے تھے تاآنکہ ہم دربارۂ دفن موتی کے ماموربتعجیل ہوے غرضکہ جب معاذ نے دفن پسر سے فرصت پائی تو اپنے مقام پر پھر آئے اور اپنا سر اور ریش دھوکر سُرمہ لگایا اور اپنا لباس پہنکر عیاض کے خیمہ مین حاضر ہوے اور لبون پر اظہار تبسم اور زبان پر اذکار تکبیر تھا اور یہ اس لیے کہ اس سے وہ اپنے تئین تسکین وتسلی دیتے تھے اور کہتے تھے ھَنِیْئًا لَکَ یَا وَلَدِیْ یعنے ای میرے فرزند یہ شہادت تجھکو مبارک ہو یہ سُنکے عبدالرحمٰن نے کہا یہ تمھاری کیا باتین ہین معاذ نے کہا

مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی وہ فرماتے تھے کہ جس شخص کا فرزند مرجائے تو اُس حالت مین کہ والد اُس پر حریص ہوا ور وہ اُسکو نہایت عزیز ہوا ور مرنا اُسکا اُس پر شاق عظیم ہو تو درنیصورت غزوہ اُسکا بہترین غزوات ہوگا اور اجر وصلہ اُسکا قضاے الٰہی مین واسطے اُسکے اور میت کے کوئی شے خوبتر مغفرت سے نہین ہی اور بدلا اُسکے وار دنیا کا خوشترین دار آخرت ہوگا اور اُسکے اہل سے نیکوترین اہل ملین گے اور حق تعالیٰ اُسکی زوجیت مین حور العین عطا کرے گا جو نہایت سُرخ وسفید ہونگی القصہ جب روز روشن ہوا تو لشکر اسلام بطلب جہاد سوار ہوا بناگاہ ایک پرا گھوڑون کا نمودار ہوا اور اُس پر لوگ جو سوار تھے وہ سب بے ہتھیار تھے پھر جب جانبین سے دوچار ہوے تو وہ سب اسوار پیدل ہوکے بقصد ملاقات سپہ سالار لشکر اسلام کے آگے بڑھے مگر یوقنا نے پیشقدمی کرکے اُن کو للکارا کہ تم لوگ کون ہو اور کہان سے آتے ہو اُنھون نے کہا ہم اہل ارزن الروم ہین اور یہ شخص ہمارا مقدم وپیشوا ہی اور یہ اشارہ اپنی جماعت مین سے طرف ایک شخص کے کیا کہ وہ نیک پیر مرد تھا تب یوقنا نے اُس سے درشت کلامی کی پس اُسنے کہا حق تعالیٰ نے تمھاری طرف میری رہبری کی اس طرح پر کہ مین جو امشب بہ نیت قتال فردا کے سویا تھا تو رویا مین مین نے مسیح کو دیکھا اُنھون نے براے اتباع شریعت محمدؐ کے مجھکو امر کیا اور فرمایا کہ ہر آئینہ کہ نبیؐ ان عربون کا وہی ہی جس کی بشارت خدا نے مجھکو دی ہی پھر اس شخص سے جو روگردانی کرے گا وہ ہم مین سے نہین ہی جب یوقنا نے اسکا یہ کلام سُنا تو وہ خود بھی مع اصحاب اپنے گھوڑون سے اُترکر پیادہ ان لوگون کے ہمراہ ہوکر پاس عیاض کے گئے اور سارا ماجرا اُن سے بیان کیا یہ سُنکے عیاض بہ تعظیم شیخ درفشیل[۱] اُٹھ کھڑے ہوے اور اُس سے مصافحہ کیا پھر جب مسلمانون نے شیخ سے اور ہمراہان شیخ سے مصافحہ کیا تو شیخ یعنے درفشیل نے جو باتین اپنے رویاے صادقہ کی یوقنا سے کہی تھین وہ تمام عیاض سے بیان کین بعد ازان شیخ اور اُسکے جملہ اصحاب مشرف باسلام ہوے اس بات سے ملکہ طاریون بہت خوش ہوئی اپنی خواہر فاروینہ کو شیخ کے سپرد کردیا کہ وہ اسکو لیکر ارزن الروم کو گیا اور عیاض امیر نے اُسکے ہمراہ دس مسلمانون کو کردیا تاکہ اہل ارزن کو واسطے اسلام کے دعوت وطلب کرین اور ان کو شرائع اسلام سکھلادین واقدیؒ نے کہا وہ دسون آدمی جو جماعت درفشیل کے ہمراہ بھیجے گئے ان کے نام یہ ہین راحۃ بن عبداللہ وسلامۃ بن عدی ومرقال بن الاکوع وابن خویلد وجریر بن صاعد وعبداللہ بن صبرۃ وسہل بن سعد ومصعب بن ثابت وحازم بن عمر وابو نمیری بن بشار راوی نے کہا کہ درفشیل نے بعد قبول اسلام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وداع کیا اور اُن سے رخصت ہوکر کوچ کیا اور وہ دسون اصحاب ہمراہی بھی اُسکے ساتھ تھے تا آنکہ ارزن الروم مین پہونچا اہل شہر نے خیریت درفشیل اور اُسکے اصحاب سے بہت شادمانی کی اور پیشوائی کو نکلے وبعد ازان جب ملک درفشیل نے اپنی مجلس مین جلوس کیا تو اکابر وعمائد مردم کو طلب کیا

---

[۱] قولہ یہ شخص یعنے درفشیل مالک ارزن الروم تھا ۱۲۔

اور اُن سے تمام سرگذشت چشم دید اپنی بیان کی اور اُن پر اسلام کو عرض کیا آخر اُن مین سے اکثر مشرف با سلام ہوئے اور دسون اصحاب نے نو مسلمون کو احکام اسلام بتائے اور قرآن مجید پڑھایا وبعدازان در قبیل نے تمام اُن قلعون اور گڑھیون کو جو متعلق بلد اخلاط سے تھے مسلمانون کے حوالے کردیا پھر وہان کے باشندون مین سے کچھ لوگ تو اسلام لائے اور کچھ لوگ ادائے جزیہ پر سال آیندہ سے مقرر ہوے وبعدازان عیاض نے اصحاب کو طرف خوے سلوس وبجانب دیگر مضافات اُس سرزمین کے برائے دعوت اسلام روانہ کیا آخر وہ سب اسلام لائے مگر بعضے محروم رہے اور کچھ لوگ اصحاب مین سے اُن مسلمانون کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے کہ اُنھون نے اُنکو احکام شرع بتائے اور قرآن سکھلایا وبعدازان عیاض نے ملکہ طاریون کو ولایت ممالک اخلاط پر مستقر کیا۔

ذکر فتح ارزن وسعرد وجبل مارون

واقدیؒ نے کہا جب بعد فتح ارض ربیعہ کے دیار بکر وارمینیہ کے تئین جس کو اخلاط بھی کہتے ہین حقتعالی نے واسطے مسلمین کے ہاتھ پر عیاض بن غنم کے فتح کردیا تو عیاض نے ایلچی پاس بریغون کے کفر توتا مین بھیجا کہ اسنے وہان جاکر حسب الحکم ولایت ارمینیہ یعنے ممالک اخلاط کی حکومت پر بریغون اور اسکی زوجہ طاریون کو مستقر و مستقل کیا اور ان دونون سے عہد ومیثاق خدا کا اس امر پر لیا کہ درمیان خلائق کے معاملہ بعدل کیا کرین اور پیروی شریعت کی رکھین اور موافق حکم خدا کے حکم جاری کیا کرین چنانچہ ان دونون نے اس عہد کو قبول کیا وبعدازان عیاض نے افلح مولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بسرکردگی جمعیت ایک سو آدمی کے طرف بلاد عراق کے روانہ کیا تاکہ وہ مردمان عراق کو دعوت اسلام کرین اور وعدہ کیا کہ ہم بھی وہین آملتے ہین چنانچہ اس طرف تو روانگی افلح کی برسم رسالت ہوئی اور خود سرزمین ارمینیہ سے کوچ کرکے اس راستہ پر چلے جدھر سے وارد ارزن ہوے تھے پھر ارزن سے نکلکر بطرف سعرد وجبل مارون کے گئے اور واقدیؒ نے کہا جس شخص نے بینا و بلد سعرد کی ڈالی تھی وہ ہمول بن ماریا تھا اور پہلے یہ شخص زمین ابلق[۱] مین تھا جو حدود دیما سے ہی پھر جس وقت وزیر کسریٰ[۲] کا وہان اسکی گرفتاری کے ارادے سے آیا تو وہ بھاگ کر اس سرزمین پر آیا اور اپنے لیے یہان یہ شہر آبادان کیا غرض جب عیاض یہان آئے اور لوگون کو بدعوت اسلام طلب کیا تو اُن مین جو لوگ عاقل تھے اُنھون نے اسلام قبول کیا اور جنھون نے انکار کیا اُن پر جزیہ مقرر کیا گیا اور اُنکے لیے عہدنامہ لکھا گیا بعدازان عیاض نے وہان سے کوچ کیا اور شہر شمطار اور ساوج مین آئے پس یہان والون نے بھی قبول اسلام کیا اور اُس زمانہ تک شہر جزیرہ حدبست نہ ہوا تھا بلکہ بنا اسکی جس شخص نے ڈالی وہ ایک شخص تھا اہل بریقید سے اُسکا نام عبدالعزیز بن عمرو تھا اور نہر دجلہ اُسکے ہیثر سے ہی چنانچہ عیاض جب جزیرہ مین وارد ہوے اور اُنھون نے باتفاق

۱؎ ابلق دیما نامہائے مقام ۱۲ ۲؎ کسرے یعنے کسرے بن یزدشیر ۱۲

اپنے ہمراہیون کے زیارت کوہ جودی اور مقام سفینے کی کی اور گرداُس مقام کے دلدل بہت رہتی تھی تو مردم اُن بلاد کے اُسکو کھینچ ڈالتے تھے اور مالک اس جزیرے کا ایک شخص جزیری تھا اُسکا نام صالح تھا تو اُسنے عیاض سے صلح کی اور قبول اسلام مین اطاعت کی اور شہر عادیہ مین وہ سکونت پذیر تھا اور اسکے تحت حکومت کراس وزعفران وقفیز ودربیرا ورانکے سوائے اور بہت سے مقامات تھے چنانچہ جس وقت پیغام عیاض کا اس کو پہونچا تو بے تامل اُسنے اسلام قبول کیا اور صلح واطاعت کی اور عیاض کی خدمت مین حاضر ہوکر اسلام لایا اور اسکے اہل بلد کے حق مین عہد نامہ لکھا گیا کہ جو شخص انکو دعوت اسلام کرتا تھا تو نفاذ ان عہود مکتوبہ کا کرتا تھا

ذکر فتوح اسماعیلیات

راوی رح نے کہا بعد فراغ جزیرہ کے پھر عیاض نے طرف ممالک غربی کے کوچ کیا اور وارد ہوے اُس بلد مین جس مین بدیع قبطی رہتا تھا آخر اُسنے مصالحہ کیا اور جو کچھ اُسپر جزیہ مقرر کیا گیا وہ اُسنے قبول کیا بعد ازان عیاض نے وہان سے کوچ کرکے اسماعیلیات[1] کا قصد کیا وہان پہونچکر عمر بن جندب کے تئین بسر کردگی ایک جماعت کے واسطے تاخت وتاراج اوپر موصل اور اسکے مضافات کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ گئے اور تاراج کرکے غنائم کثیر قبضہ مین لائے اسباب پر بعضون نے صدائے شور وفریاد بلند کی یہ غل سنکے باشندگان موصل اور ساکنان نواحی نکل پڑے اور خوب مقاتلہ کیا یہان تک کہ جندب سے ساری غنیمت چھین لی اور جندب کو بھی شہید کیا پس اصحاب نے جندب کو بجانب غربی دفن کیا پھر جب عیاض کو یہ خبر پہونچی تو اسماعیلیات سے کوچ کرکے موصل پر نازل ہوے اُسوقت اہل موصل بسلاح وسامان جنگ طرف عیاض کے نکلے تب خالد نے بالشکر جنگ اور اہل موصل پر حملہ کیا آخر اُن کو شکستہ بال وخستہ حال کردیا اور اُس وقت اس شہر مین شہر پناہ نہ تھی جو مانع تاخت ہوتی چنانچہ موصل کو خالد نے بزور شمشیر لیا اور جانب نینوی کے نظر کی کہ وہ ایک شہر ہی جو شامل ہی زمین وپہاڑ سے تب خالد نے وہان والون سے پوچھا کہ یہ کونسا شہر ہی لوگون نے کہا کہ یہ نینوی ہی خالد نے کہا عجب نہین ہی کہ یہ شہر یونس بن متی علیہ السلام کا ہو اور **واقدی** رح نے کہا کہ اس عرصہ مین مالک نینوی کا ملک انطاق تھا سو عیاض نے اُسکو نامہ لکھا اُسنے اطاعت سے انحراف کیا تب صالح جزیری کو اُسکے پاس بھیجا صالح نے اُسکو فہمایش کی کہ یہ اہل اسلام جس امر کا ارادہ رکھتے ہین یعنی اجابت اسلام چاہتے ہین اگر تو انکی اطاعت سے سرتابی کرے گا تو مین تجھکو ضرر پہونچاؤن گا اور تجھکو زندہ نہ چھوڑون گا آخر اُسنے درجواب نامہ عیاض کے یہ مضمون لکھا کہ مین چھ مہینے کا مصالحہ کرتا ہون اسلیے کہ اس مدت تک مین انتظار کرونگا امر کسری کا اور اگر اہل اسلام اُسکے بلاد کو فتح کرینگے تو مین بھی اُن کی اطاعت مین داخل ہونگا اور یہ عذر اس کا اُس وجہ (یعنی غیر وشیر ۱۲) سے تھا کہ وہ تابع حکومت کسری کا تھا چنانچہ اس بات کو

[1] نام مقام نبی اسمعیل ۱۲

مسلمانون نے منظور کیا اور اسی شرط پر اُس سے مصالحہ کرلیا و بعدازان عیاض نے خدمت مین امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے نامہ لکھا کہ وہ مشتمل تھا ان اخبار فتح و ظفر پر جو حق تعالی نے اُن کو فیروزی بخشی تھی نامہ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ مِن عِیَاضِ بنِ غَنمِ الاَشعَرِیِّ اِلٰی عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَمَّا بَعدُ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیکَ وَرَحمَتُہٗ وَبَرَکَاتُہٗ فَاِنِّی اَحمَدُ اللّٰہَ الَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاُصَلِّی عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَالحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَیَّدَ الاِسلَامَ بِنَصرِہٖ وَمَحَّصَ الشِّرکَ بِقَھرِہٖ فَلِلّٰہِ الحَمدُ عَلٰی مَا اَولٰی وَمَنَحَ فَاَذَلَّ وَکَشَفَ وَرَفَعَ وَصَرَفَ مِن عَظَائِمَ وَاَخَذَ مِن غَنَائِمَ حَمدًا یَزِیدُ الاٰمَالَ اِنفِسَاحًا وَالصُّدُورَ اِنشِرَاحًا وَقَد لَانَتِ الشَّدَائِدُ بَعدَ صَلَابَتِہَا وَرَقَّتِ الاَیَّامُ بَعدَ قَسَاوَتِہَا وَیَسَّرَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَمرَنَا وَقَد اُورِدَتِ الاَعدَاءُ مَوَارِدَ المَھَالِکِ وَضُیِّقَت عَلَیھِمُ المَسَالِکُ فَارتَبِکُوا فِی رِقَابِھِم وَاشتَرَکُوا فِی وَثَاقِھِم وَلَم یَجِدُوا فِی الاَرضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ مَرتَقًا وَتَشَدَّدَ بِھِمُ الفَرَقُ فَاَدرَجَھُمُ القَلَقُ وَاَنَّھُم اَحَالُوا وَخَائِلُوا وَرَاھَنُوا وَرَاسَلُوا وَاَظھَرُوا القَصدَ مِنَ الاَیَّامِ وَالدُّخُولَ فِی الاِسلَامِ وَالتَّرَدُّدَ بِہٖ مِنَ الظُّلمِ وَالجُنُوحَ اِلَی السِّلمِ فَاَقرَرنَاھُم عَلٰی ذٰلِکَ بَعدَ اَن اَشرَفُوا عَلَی المَھَالِکِ فَمِنھُم مَن اَسلَمَ وَبَایَعَ وَمِنھُم مَن اَقَامَ تَحتَ الذِّمَّۃِ وَتَابَعَ وَقَد نَشَرَ اللّٰہُ اَعلَامَنَا وَاَعَزَّ دِینَنَا وَقَھَرَ عَدُوَّنَا وَشَدَّ سُیُوفَنَا وَاَعلٰی کَلِمَتَنَا وَاَظھَرَ شَرِیعَتَنَا وَقَد صَرَفَ اللّٰہُ صَورَتَھُم وَاَخمَدَ نَورَھُم وَاَزَالَ نُصرَتَھُم وَکَفَی البِلَادَ وَالعِبَادَ مَؤُنَتَھُم وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَحدَہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ وَعَلٰی جَمِیعِ المُسلِمِینَ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنے بنام خداوند یہ نامہ ہی عیاض بن غنم الاشعری کا بخدمت امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے کہ بعد حمد خدا و صلوۃ مصطفےٰ کے سلام خدا و رحمت و برکات اُسکی آپ پر نازل ہو مین حمد و شکر کرتا ہون اُس خدا کا کہ اس کے سوائے کوئی معبود نہین ہی اور مین درود و سلام بھیجتا ہون اُسکے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ستائش ہی اس خدا کے لیے جس نے اپنی نصرت سے دین اسلام کی ترقی کی اور اپنے غضب سے شرک و کفر کو ذلت دی اور منت و سپاس ہی خدا کے لیے اس بات پر کہ اُسنے نعمتین بخشین اور احسان کیا پس اُسنے اپنی عطایائے عظیمہ سے ہمارے دشمنون کو ہم سے دور کردیا اور اُسنے ہم سے کشف اندوہ ملال و[1]صرف احوال کیا اور غنائم وافرہ سے جو اسنے ہمارے تئین عنایت کین اُسکے بدلے ہم سے محض حمد و شکر اپنے لئے پسند کیا اور وہ حمد و شکر ہمارے ہی حق مین موجب مزید کشایش کار و باعث رشد خاطر بیقرار کا ہی اور حال یہ ہی کہ اوقات شدائد بعد صعوبات کے ہمارے لیے سہل ہوگئے اور ایام نافرجام بعد سختیون کے ہمپر نرم ہوے یعنے دن سختیون کے نکل گئے اب حق تعالی ہمارے اُمور کو آسان کرے گا اور بہ تحقیق کہ دشمن ہمارے معرض ہلاکت مین پڑگئے اور راہین اُن پر تنگ و بند ہوگئین اور اپنی تنگی و خواری مین شامل اور باہم معاہدہ کرنے مین شریک ہوے اور نہ اُن کو زمین مین کہین نکاسی ملی نہ

[1] صرف احوال یعنے سوء احوال سے پھر کر خوشحال کیا ۱۲

آسمان پر چڑھنے کا اُنھون نے راستہ و زینہ پایا اور اُن مین سخت تفرقہ پڑا اور بیقراری نے اُنکو از جا و از خود رفتہ کردیا اور اُنھون نے بڑے بڑے حیلے کیے اور بہت بہت باہم نگہداری و پاسداری کی اور نہایت چرب زبانی سے لاف زنی کرتے رہے اور آپس مین مکاتبات و مراسلات بکثرت جاری کیے یعنے بہت کاغذ کے گھوڑے دوڑائے اور اکثر ایام گذاری کی اور اظہار داخل ہونے اسلام کا کیا یعنی حیلہ سازی سے وعدہ و اقرار اسلام لانے کا کیا اور تاریکی جہل سے قبول اسلام مین متردد رہے اور بیشتر میل بصلح رکھتے ہین آخر ہم نے اسی مصالحہ پر اُن سے اقرار کیا چنانچہ بعد ازانکہ وہ مشرف و قریب بہلاکت ہوے تو بعضے اُن مین سے اسلام لائے اور بیعت کی اور بعضے اُن مین زیر ذمہ رہے یعنی ذمی ہوے اور متابعت کی و بتحقیق کہ حق تعالی نے ہمارے علمون کو ہر جا بلند کیا اور ہر طرف اُسکے پھریرون کو کھلا رکھا اور ہمارے دین کو غالب اور ہمارے دشمنون کو مغلوب کیا اور ہر کہین ہماری تلوار کو تیز حملہ آور اور ہمیشہ ہمارے کلمات کو بالا رکھا اور ہماری شریعت کو غلبہ دیا اور ان کی صورتون کو بدل ڈالا اور ان کے چہرے کی روشنی کو پژمردہ کردیا اور نصرت کو اُن سے دور کیا اور اُن کو ایک دوسرے کی مدد سے باز رکھا اور حق تعالی بلاد اسلام اور عباد مسلمین کی مؤنت و کفالت کے لیے کافی ہی اور حمد ہی واسطے خدائے واحد و یکتا کے اور صلوۃ و سلام خدا نازل ہو اوپر سید و پیشوا ہمارے محمد مصطفےٰ اور اُنکی آل اصفیاؑ اور اصحاب باصفا پر اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا اوپر آپ سب کے اور اس نامے کے ساتھ خمس محاصل دیار بکر کا بھی بتفویض شرجبیل بن حسنہ کے جو کاتب وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے روانہ کیا اور اُنکے ہمراہ دو سو سوار بھی کردیے اور نامہ اُنکے سپرد کرکے حکم جلد روانگی کا دیا چنانچہ وہ روانہ ہوے اور بعد چند روز اُن کے جانے کے عامر بن مزینہ فرستادہ سعد بن ابی وقاص کا عراق سے پاس عیاض بن غنم کے پہونچا اور درخواست مدد کمک اوپر کسری کے کی سو عیاض نے اُن کی امداد کے لیے ایک جماعت مردان شجاعت کی بھیجدی پس حق تعالی نے ملک عراق کو سعد کے ہاتھ پر فتح کردیا اور ماجرا اُسکے حرب کا اور واقعات وہان کے جو کچھ اُمور سعد سے گذرے ہم ذکر کرتے ہین واللہ الموفق

ذکر فتوح العراق

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی اس شخص نے جس کے وثوق و اعتماد پر مجھے بڑا اعتقاد ہی وہ کہتا ہی جب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو بسرگروگی لشکر کافی طرف عراق کے بھیجا تو وہ روارو برابر چلے گئے یہان تک کہ سرزمین رخبہ مین پہونچے اور خبرین اس لشکر کی یعمور بن میسرۃ العیسی کو علے الاتصال پہونچین اور وہ اُس زمانہ مین بعد ایاس بن قبیصہ کے والی عرب تھا اور نعمان بن المنذر بھی جانب کسری بن یزدشیر سے اسی نواحی مین والی ملک تھا چنانچہ اُن دونون نے کسری کو نامہ لکھا اور اس خبر کو مندرج کیا کہ لشکر مسلمانون کا مدینہ سے بھیجا ہوا عمر بن الخطاب کا بقصد

سر کرنے اور رے لینے ملک عراق کے آپہونچا ہی پس ای بادشاہ خواب غفلت سے بیدار ہو اور بیخبری سے ہوشیار ہو اور اپنے مصالح اُمور دولت و سلطنت مین فکر و تدبیر کیجئے اور آگاہ ہو اس بات سے کہ یہ وہ زمانہ ہی جس کو ہم سُنا کرتے تھے اور اسکی تصدیق نہین کرتے تھے بلکہ تکذیب کر کے اُسکو راست نہین جانتے تھے اور ہم گمان اس بات کا نہ رکھتے تھے کہ کوئی پیغمبر جسارت و جرات کرے گا اور نہ کوئی ہماری طرف لشکر بھیج سکے گا سو وہ وقت معین آگیا کہ والی مدینہ کا عمر ہوا ہی اور وہ صاحب ہی فتوح کثیرہ کا اور وہ بہت سے ملوک کو شراب شر پلا کر ہلاک کر چکا پس ضرور ہی کہ اپنے قدم ہمت سے کھڑے رہو اور اپنے دشمنون کے مقابلہ کے لیے روانہ ہو کر پیش قدمی کرو اور ہم نے آپ کو خبر دی تاکہ اپنے کام پر ہوشیار و خبردار ہو رہو اور اپنے دل سے دُور رکھو کہ اس بات کو مہمل سمجھکر طرح دو کیونکہ اکثر امر خفیف ثقیل ہو جاتے ہین اور بیشتر کار آسان دشوار ہو جاتے ہین اور حال یہ ہی کہ شروع جنگ ایک چنگاری معلوم ہوتی ہی و بالآخر اُس سے آگ بھڑک جاتی ہی زیادہ والسلام **راوی** نے کہا پھر وہ نامہ جب ایلچیون کے ہاتھ پاس کسریٰ کے پہونچا اور پڑھا گیا تو اُسکے بدن مین ہیجان غضب سے رعشہ و لرزہ پڑ گیا اور اپنے تخت پر غیظ و غلیان سے ہلنے اور کانپنے لگا اور قابل اسا درہ و مرازبہ کو اور اقوام دیلم و سہارجہ کو طلب کر کے اُس نامہ کو اُنکے سامنے پڑھوا کر سنوایا اور اُن سے کہا کہ یہ امر ہمپر واقع ہوا اور ہم اپنے زمانے مین اس پر مشرف و مطلع ہوے یعنی اُسکو بچشم خود دیکھا تو اُس مین تم لوگون کی کیا راے ہی اور تمھارا کیا مشورہ ہی اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ عرب اس کوشش مین اور نظر و فکر اس باب مین رکھتے ہین کہ اپنے لیے مواضع سکونت ٹھہرا کر اُسمین مقام و منزل کرین اور حال یہ ہی کہ ان لوگون نے روم کے ساتھ بڑا شر کیا اور اُن کو بہت ضرر پہونچایا اور ان کے شہرون پر متسلط ہو گئے اور اُنکے خزانون پر قبضہ کر لیا و حالانکہ اہل روم بجمعیت عظیم مجتمع ہوے تھے اور اُن مین کوئی باقی نہ تھا جو شام مین نہ پہونچا اور ایسا کوئی نہ تھا جو بمقام یرموک شریک حرب نہ ہوا ہو اور یہ عرب تو جماعت قلیل ہین جو تمھارے بلاد مین در آئے ہین اور عازم و آمادہ ہین اس بات پر کہ ملک تمھارا تمھارے ہاتھون سے چھین لیوین اور تمھارے لیے اب کچھ اور سودمند نہین ہی سوا اسکے کہ عزم بالجزم کرو اور شتاب روی پر بکمال جزم کاربند رہو اور دشمنون کو اپنے اہل و عیال و اموال اور اپنے خانمان و اولاد و بلاد سے دفع کرو اور خوب سمجھ لو کہ عرب کے تئین بڑی آرزو ہی اور اُنکے دلون مین یہ بات سمائی ہی کہ تمھارے شہرون اور قلعون پر تسلط کرین اور ہرگاہ وہ تم کو اپنی جنگ سے خوف زدہ اور اپنے مقابلے سے باز ماندہ دیکھین گے تو وہ ہمپر ایسے جھک پڑینگے جیسے شیر اپنے شکارون پر ٹوٹ پڑتے ہین غرضکہ مؤذن و نقیب اُنکے اول روز سے علی الاتصال پکارتے رہے اور غیرت و غضب دلایا کیے چنانچہ مروی ہے مَنْ نَظَرَ فِی الْعَوَاقِبِ اَمِنَ غَائِلَةَ النَّوَائِبِ یعنے جو کوئی انجام کار پر نظر رکھتا ہی وہ آفتا دونا گہانی مصائب سے امین رہتا ہی القصہ کسرے نے دروازے خزانے اور خلعت خانے کے کھلوا دیے

بعدازان کسریٰ ترتیب فوج مین مصروف ہوا چنانچہ ہرمزان کو خلعت دے کر پچاس ہزار پیادہ وسوار کا افسر کیا اور عطار بن مہرود کو خلعت دے کر بیس ہزار جمعیت کا سردار کیا اور رغارین بن ہمان کو بھی خلعت پنھا کر بیس ہزار لشکر کا سپہ سالار کیا اور سب افسرون کو حکم کیا کہ سرزمین زرمدان مین جاکر اپنی اپنی جمعیت کے خیمہ کرین چنانچہ وہ سب حسب الحکم کاربند ہوے وبعدازان کسریٰ نے ایک ایک نامہ طرف والئ خراسان ومالک ماوراءالنہر کے روانہ کیا اور اُس مین بعد ذکر حالات کے مضمون زود طلبی مندرج کیا کہ وہ لوگ مع اپنی اپنی فوج کے قتال اصحاب رسول خدا صلعم پر بہت جلد پہونچین پھر جس وقت نامے اُسکے اُن ملوک کے پاس صادر ہوے تو بالفور وہ متوجہ بروانگی ہوے اور طرف عراق کے دوان وشتابان مانند ملخہائے پران کے روان ہوے منجملہ قوم کے یہ چند رئیس بھی موجود تھے شہریان بن کباد وفرجان الاہوازی وہدیل بن جسوم وجاسر الہمدانی اور اسکے ساتھ چالیس ہاتھی تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا پھر جب یہ سب فوجین مجتمع ہوئین تو کسریٰ نے کوچ کیا اور سبھون کو سرگرم کرکے سرزمین شہر طارق[۱] وفراشتہ کی طرف لیگیا اور اسکے لشکر خاص کا سالار مہربان تھا پھر وہان جائزہ وشمار جیوش کا ہوا تو ایک لاکھ پچاس ہزار سوار وپیادہ مردکارزار تھے سواے اتباع وبھیڑ کے اور شایش جیوش کے قوم ویلم اور اہل عجم تھے اور ان سب کے آگے آگے وہ سارے فیل تھے اور اُن ہاتھیون کی پشت پر ایک ایک گدی دیباج کی کسی تھی اور ہر ایک گدی پر چالیس چالیس مرد مقاتل سوار تھے اور چنگ ودہل بجاتے تھے اور ہر ایک ہاتھی کی سونڈ مین ایک ایک تلوار تھی تاکہ آدمیون کو اُس سے قتل کرین اور ہاتھیون مین ایک فیل اعور[۲] تھا کہ برائے خود مانند کوہ کے بلند تھا اور وہ سب ہاتھیون سے مقدم تھا یعنے سب کے آگے چلتا تھا اور وہ جب چلتا تھا تو وہ سب ہاتھی اُسکے پیچھے پیچھے ہوتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور اُن ہاتھیون کے پیچھے گلہ جوان بیلون کا بندھا تھا اُن پر ہتھیار سلاح وخزانہ لدا تھا غرض کہ جب ساز وسامان سے روانگی پر آمادہ ہوے اُس وقت آردشیر بادشاہ نے اعادہ اپنے کلام سابق کا کرکے ذکر دمقدمون کا کیا کہ ای اہل فارس تم لوگ ہمیشہ ملوک رہے اور ہیبت تمھاری دلون مین اقوام ترک ودیلم اور روم وجرامقہ کے مرتکز رہی اور اسی طرح حق مین رعایا کے معادل ہو یعنے اُنکی اصلاح ورفاہ ملحوظ خاطر رکھتے ہو تو چاہیئے کہ اُس قوم یعنے عرب کو بزور مال دفع کرو یعنی اگر یہ لوگ طالب وطامع مال ہون تو مال کافی دے کر یہان سے نکالدو اور اگر اس سے انکار کرین اور خواہان ملک ہون تو اُن سے جنگ کرو چنانچہ آردشیر بادشاہ نے یہ کہکر سران لشکر کو رخصت کیا اور وہ سب روانہ ہوے

ذکر فتوح خورنق وقتل نعمان بن المنذر وفتح حیرہ وقادسیہ

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے روایت بیان کی حسن بن اسحاق نے اور کہا مجھے خبر دی ہی سلیمان

---

[۱] شہر طارق مرکب نام جاے اور اسی طرح فراشتہ نام مقام ۱۲ [۲] اعور نام اُس فیل کا ونیز یعنے احول چشم یعنی وہ ہاتھی بھنگا تھا ۱۲

بن عامر نے اور سلیمان نے کہا مجھکو روایت پہونچی ہی کہ سعد بن ابی وقاص تیس ۳۰ ہزار سوار سے عراق کو روانہ
ہوے اور راہ سے بجیلہ و نخع و شیبان و ربیعہ و اخلاط کے چلے جو داخل عرب ہی اور لشکر سعد مین ایسا کوئی
عراق کو نہین گیا جس کے اہل و اولاد اُسکے ہم سفر نہ ہون اور ملوک فارس مین سے ایسا کوئی نہین گیا
جس کے ہمراہ اُسکا کل مال نہو تا کہ بجد و عزم تمام مقاتلہ کرین اور ملک کسرے نے اسی امر کی خاطر اُن کو
وصیت و فہمایش کردی تھی چنانچہ راوی کہتا ہی کہ سعد نے منزل رجبہ سے طرف حیرۃ البیضا کے
کوچ کیا اور وہین لشکر نعمان بن المنذر کے خیام بپا تھے اور اسی کے میدان مین بچوبے استادہ تھے
اور جمیع عرب باشندگان عراق بھی کہ وہ سب اسنی ہزار تھے شریک لشکر نعمان تھے اور نعمان نے
اُن کو دفور انعام و خلعت سے مستفیض کیا تھا اور ملک کسریٰ کی طرف سے اُن کو وعدہ بجمل جمیل دیتا
تھا یعنے اقرار تمام بذل و عطا کا کرتا تھا اور اُن سے کہتا تھا کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب ہین اور تم بھی
عرب ہو اور ہلاکت ہر شئے کی اُسی کے ہم جنس سے ہوتی ہی اور یہ عرب بھی مثل ہمارے ہین کچھ اُن کو
ہمپر فضیلت نہین ہی بلکہ فضیلت ہم مین ہی کیونکہ درمیان ہماری قوم کے ملوک ہین کہ اس قوم نے
ہم اکاسرہ و ملوک کو مقدم و سر آمد اپنی دولت و جمعیت کا کیا ہی تا آن کہ ہم اُنکے لیے رکن ہین اور انکے
دشمنون پر اُنکے مددگار ہین اور اصحاب محمدؐ کے لیے کوئی امر فخر کا نہین ہی جو وہ ہمپر فخر کرین بلکہ ہمارے
لیے اُن پر فخر ہی کیونکہ ہرگاہ اُنکے گمان مین حق تعالیٰ نے اُن مین سے نبی مبعوث کیا اور اُن پر اپنی
کتاب نازل کی ہی جس کو وہ قرآن کہتے ہین تو ہمارے واسطے انجیل ہی اور ہم مین عیسیٰ ابن مریم اور جمیع
حوارین ہین اور ہمارے لیے مذبح یعنے قربانگاہ ہی اور ہم مین قسیسین و رہبان و بوشماسہ ہین اور ہمارے
لیے ناقوس ہی و بہر حال دین ہمارا عتیق و قدیم ہی اور اُن کا دین نو ایجاد و جدید ہی پس لازم ہی کہ ہنگام
وغا کے ثابت قدم رہو اور جیسا کہ ملک کسرے کو تمھارے ساتھ حسن ظن ہی چاہیے کہ تم اسکے مطابق
رہو راوی کہتا ہی کہ اُسی درمیان مین کہ نعمان یہ باتین قوم سے کر رہا تھا کہ ناگاہ عم اسکا الیاس صاحب
حرس یعنے سردار نگہبانون اور پاسبانون کا اُسکے پاس آیا اور کہنے لگا ای ملک اس وقت ہمارے
دشمنون نے ہماری طرف ایلچی بھیجا ہی یہ سُنکے نعمان نے کہا اس ایلچی کو میرے پاس لاؤ اُسنے اُس کو
حاضر کیا اور وہ ایلچی سعد بن ابی عبید القاری تھا پھر جب وہ روبرو نعمان کے اُسکو حاضر لایا اور
جس وقت سعد روبرو نعمان کے کھڑا ہوا تو اس وقت حجاب و خدام نے اُس پر زجر و قہر سے شور کیا
کہ تمام یہ سرزمین ہمارے بادشاہ کی ہی (مترجم کہتا ہی کہ اس خطاب سے غرض ان لوگون کی یہ
تھی کہ سعد نے مراسم تعظیم شاہی کو ترک کیا اور آداب ملوک ادا نہ کیا تھا) مگر سعد نے اُنکی باتون پر کچھ
التفات نہ کی بلکہ بطرف نعمان خطاب کرکے یہ کلام کیا کہ حق تعالیٰ نے ہم کو مامور اس امر کا کیا کہ ہم ایک
دوسرے کو سجدہ نہ کرین کیونکہ یہ رسم و عادت قبل بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایام

جاہلیت مین جاری تھی مگر جب سے حق تعالیٰ نے آنحضرت علیہ السلام کو مبعوث کیا تو اُنکے لیے ہدیہ وتحفہ
سلام کا مقرر کیا اور رفرمایا اور اُنکے پیشتر انبیا مین بھی یہی طریقہ نافذ تھا کیونکہ سلام ایک نام ہی نامہاے
خداے عزوجل سے مگر یہ تحیت جو تمھاری ہی وہ شیوہ جبابرہ اور متکبرین ملوک کا ہی یہ سُنکے نعمان
نے جواب دیا کہ ہم جبابرہ مین سے نہین ہین بلکہ جلالت وعظمت ہماری تم سے عظیم تر ہی اسلیے کہ تم اپنے
دین مین موحد ہو اور رحق تعالیٰ کو واحد جانتے ہو اور پسر خدا عیسیٰ ابن مریم سے انکار کرتے ہو تب سعد
نے کہا تو مجھے بتا کہ عیسیٰ ابن مریم مین جو قدرت حاصل تھی وہ حالت عبودیت تھی یا شان ربوبیت
تھی غرضکہ درمیان ان دونون کے پیشتر اس قسم کا مکالمہ سرگرم رہا یہان تک کہ کلام سعد سے نعمان
بہت عجب مین آیا اور نہایت متحیر ہوا پھر سعد سے کہنے لگا افسوس ہی تیری قوم پر کیا چیز تجھے یہان لائی
ہے اور تو کس لیے آیا ہی سعد بن ابی عبید نے کہا ہمارے امیر سردار سعد بن ابی وقاص نے مجھکو تمھارے
پاس اس لیے بھیجا ہی کہ تو بھی عرب سے ہی بس حیف ہی کہ کوئی امر موجب تیرے زیان ومنقصت کا ہو
اور تجھکو اُسکا ضرر پہونچے اور یہ قوم علوج وگبر ہین کہ کوئی دین نہین رکھتے ہین نہ ان کے لیے کوئی
شریعت ہی کہ اُسکو بجا لاوین اور نہ انکے واسطے کوئی فریضہ ہی کہ اسکی پیروی کرین اور اسکو ادا کرین
اور ہم تم کو دعوت وطلب کرتے ہین بطرف شہادت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے یعنے
تم گواہی دو اور اقرار کرو کہ سواے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین ہی اور محمدؐ فرستادہ اُسی خداے
واحد یکتا کا ہی اور چاہیئے کہ جو کچھ ہمارے لیے حلال ہی وہی تمھارے لیے بھی حلال ہو اور جو شے
ہم پر حرام ہے تمپر بھی حرام ہو اور اگر تم اس امر سے انکار کرو تو پھر جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے
بھی انحراف کرو تو خبردار رہو حرب خدا اور رسول سے چنانچہ نعمان نے جب کلام سعد سُنا تو اُسکی
باتون پر استہزا اور خندہ زنی کی راہ سے ہنسا اور کہنے لگا تمھارے نفوس تم سے بطالت کی باتین کرتے ہین
یعنے تمھارے دلون مین یہ خیال خام سمایا ہی کیا بھلا جو تم نے روم پر باندھا ہی اور اُن سے جزیہ مقرر کیا ہی
مثل اُسکے ہمکو سمجھتے ہو اور ویسا ہی ہم سے بھی چاہتے ہو قسم ہی مسیحؑ کی ایسا نہ ہوگا بلکہ ہمارے لوگ بڑے
ثابت قدم اور بہت مضبوط دل اور نیزہ بازی مین نہایت سخت بازو ہین اور تیغزنی مین کیا ہی مرد میدان
ہین بھلا کس نے تمھارے دلون مین یہ باتین ڈالی ہین اور کس نے تمھارے کانون مین پھونکا ہی اور
کس نے تمھین اسکی بُو سنگھائی ہی کہ تمھاری خاطر مین صورت حال اس اُمید کی پسند آئی ہی یہانتک
کہ تم قحط بلاد سے آئے ہو یعنے جن بلاد مین قحط رہتا ہی وہان سے بھاگ آئے ہو اور قصد ملک
قوم اساورہ کا رکھتے اور ارادہ اخذ بلاد اکاسرہ وملوک کا کرتے ہو حالانکہ یہان ساز وسامان حرب مہیا
ہے اور حرارت جنگ سرگرم ہی اور آتش نبرد مشتعل ہی اور حال یہ ہی کہ آردشیر بادشاہ نے اپنی فوجین
بھیجی ہین وبکثرت تمام لشکر کشی کی ہی بس گویا کہ تم اُنکے پنجون مین ہو کیونکہ وہ لوگ آپہونچے ہین تو تم سے

اپنے مقصود کو پہونچین گے یعنے تم کو قتل و اسیر کرینگے اور تمھارے دلون مین جو باتین بھری ہین اُسکو تمھارے دل سے دُور کرینگے تب سعد بن ابی عبیدؓ نے کہا کہ ای نعمان تو تعلی کرتا ہی ساتھ باطل کے اور زبان پر لاتا ہی کلام غیر عاقل کیا تو نہین جانتا ہی کہ انجام بخیر واسطے پرہیزگارون کے ہی اور حال یہ ہی کہ حق تعالی نے اپنے فضل و کرم سے یاس و ہراس کو ہم سے اُٹھالیا اور جمہور ناس پر ہمکو مظفر و منصور کیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ستفتح علے امتی کنوز کسرٰی وقیصر یعنی قریب ہی کہ خزانہ کسرٰی و قیصر کے میری امت پر کھلجاوین یعنے عنقریب مال و ملک کسرای عجم و قیصر روم مسلمانون کے ہاتھ لگے گا چنانچہ گنجہاے قیصر تو حق تعالی نے ہمپر مفتوح کردیے اب گنج کسرے تیرے صاحب کا باقی ہی سو حق تعالے بموجب وعدہ اپنے نبی کے وہ بھی وفا و عطا کرے گا یہ کلام سعد کا نعمان نے سُنکر جواب دیا کہ بھلا کہان سے تیرے صاحب یعنی تیرے نبی کو اس بات کا علم ہوا اور کہان سے وہ اس علم کا وارث ہوا وحال آنکہ مین نے سُنا ہی کہ وہ پڑھا لکھا نہ تھا تب سعد نے کہا کہ حق تعالی نے ہمارے نبی علیہ السلام کو بصیرت علم کی عالم ازل و قدم سے عنایت فرمائی تھی اور جو کچھ ازل سے تا ابد قلم قدرت نے لوح محفوظ مین لکھا ہی وہ سب اُن کو بتایا اور سکھلایا پس وہ عالم کان مایکون کے تھے پھر جب نعمان نے یہ بیان سعد کا سُنا تو کہنے لگا حیف ہی تیری قوم پر تو یہان سے اپنی قوم کی طرف چلا جا کہ ہمارے پاس سوائے سیف کے اور کچھ تیرا جواب نہین ہی یہ سُنکے سعد بن ابی وقاص سوار ہوے اپنے لشکر کی جانب اور معاودت کی تو دیکھا کہ لشکر نزدیک آپہونچا ہی چنانچہ سعد بن ابی عبیدؓ نے امیر سعد بن ابی وقاص سے سارا ماجرا النعمان بن المنذر کا اور جو کچھ اُسنے جواب دیا تھا بیان کیا تب امیر نے یہ شعر پڑھے ؎ سَاَحْمِلُ بَیْنَهُمْ حَمْلَةَ عَرَبِیَّةً + وَلَا اَنْثَنِیْ وَاللّٰهُ عَنْهُمْ بِعَسْكَرٍ + فَاِمَّا تَرَی النُّعْمَانَ فِی الْقَیْدِ مُوْثِقًا + وَاِمَّا طَرِیْحٌ فِی الدِّمَاءِ مُعَفَّرًا + قریب ہی کہ مین اُنکے درمیان حملہ کرون حملہ کرنا شجاعان عرب کا اور واللہ اُن سے میرے تئین نامردی و بودانہ کرے گا لشکر بھر مین یا تو نعمان کو قید و بند مین بندھا دیکھون گا یا اُسکو خون مین غلطان و لبر افتادہ دیکھون گا بعد ازان سعد بن ابی وقاص نے لوگون کو حکم کوچ کا دیا تو وہ سب روانہ ہوے یہان تک کہ لشکر نعمان پر جا پہونچے پھر جس وقت وہ لوگ جیش سعد کے مقابل ہوے تب نعمان نے اپنے لوگون کو سوار اور تیار ہونے کا حکم کیا آخر وہ عرب عراقی اُسکے لشکر والے اپنے گھوڑون کی طرف دوڑے اور سوار ہوے اور کچھ گھوڑون کو کوتل[1] کر لیا اور دف وغیرہ باجے جنگی بجانے لگے کہ دلاورون کی دلیری زیادہ ہوئی اور نشانون کے پھریرے اُڑنے لگے پھر جس وقت سعد رضی اللہ عنہ اس قوم سے مقابل ہوے کہ وہ لوگ اپنے ساز و سامان سے چُست و درست تھے تو اُنھون نے بھی اپنی فوج کی ترتیب کی کہ صفون کو آراستہ کیا اور بایکدیگر ربط دیا چنانچہ میمنہ لشکر پر سعد بن ابی عبید القاری کو مقرر کیا اور میسرہ پر

[1] کوتل گھوڑے اسلیے تھے کہ جو گھوڑا سواری مین بے کیا جاوے تو دوسرا بدل کرین ۱۲

سعد العشیرہ کو مامور کیا اور قلب لشکر کے جناح ایمن پر سعد بن نجیبہ کو قائم کیا اور ساقہ پر سعد بن الاقیس الہلالی کو نصب کیا اور قلب لشکر مین خود امیر سعد[1] بن ابی وقاص رض نے قیام کیا اور اُنکے ساتھ ابو محجن الثقفی و زہیرہ بن الحویہ و شرحبیل بن کعب تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی احمد بن عامر نے اُسنے کہا مجھے خبر دی علی بن مسہر نے ابان سے اُسنے حسن سے اُنھون نے کہا جب صفین برابر آراستہ ہو چکین اور بہ تکمیل تمام مرتب ہوئین اُس وقت امیر سعد درمیان صفون کے گشت کرتے ہوے جو لوگ ان مین عرب سے تھے مثل قبیلہ بجیلہ و طے و بنی ہلال و نخع وغیرہم کے اُن کو وعظ و پند کرتے تھے کہ آج وہ دن ہی کہ مثل اُسکے پھر نہ دیکھین گے کیا تم نے نہین سُنا ہی کہ تمھارے بھائیون نے سواد شام مین جب اُن پر فوج شام نے ہجوم کیا تو اُنھون نے کیا کیا کام کیے تھے چنانچہ یہ کلام سعد کا سُن کے تمام مسلمین چونک پڑے اور جاگ اُٹھے اور کہنے لگے دیکھو ہم اُن پر بقصد شدید حملہ کرتے ہین کیا عجب ہی کہ حق تعالی ہمکو نصرت و فیروزی بخشے یہ کہہ کے بہادرون نے اپنے گھوڑون کو ڈپٹ کر اُڑایا پھر وہ گھوڑے مانند آندھی کے چل نکلے اور ہوا ہو گئے اور وہ مردان کارزار برابر سرگرم قتال شدید رہے یہان تک کہ آفتاب قبۂ فلک کا کلس ہوا یعنے دوپہر دن آیا اور اس وقت تک اصحاب نعمان مقابل تلوارون اور نیزون کے ٹھہرے تھے تا آنکہ قعقاع[2] عمرو التمیمی یا کہ بشیر بن ربیعۃ التمیمی ان دونون مین سے کوئی نعمان سے ملاقی ہوا اور اُسکے سر پر جا پہونچا اور اُس وقت وہ اپنے سوارون کے غول مین تھا غرض قعقاع خواہ بشیر نے اُس غول پر حملہ کر کے اُسکو متفرق کر دیا پھر لشکر پر جا پڑا تو اُسکو پراگندہ کیا اور جوانمردی و چالاکی سے نعمان کے سینے مین ایسا بھالا مارا کہ اُسکی پشت سے پار ہو کر بجلی چمکنے لگی پھر جب حیرۃ البیضا والے لشکر نے ملک نعمان کا ایسا حال تباہ دیکھا تو اپنے پس پشت مُنھ پھیر کر بھاگے و بارادۂ قادس رُخ طرف جیش فارس کے کیا اور یہان مسلمانون نے اُنکے اسباب و مال کو غنیمت مین لیا اور اس رات کو براحت و آرام تمام بسر کی بعد ازان جن لوگون کو مسلمین نے گم کیا یعنے جو لوگ شہید ہوے اُن کا شمار کیا تو وہ سب پانسو بیس مرد تھے جو کام آئے اور اکثر اہل نخع[3] تھے کہ حق تعالے نے اُن کا خاتمہ بشہادت کیا **راوی** نے کہا کہ مسلمانون نے وہان کی غنیمت کا سارا مال و اسباب جمع کیا اور سعد بن ابی وقاص نے قصر خورنق اور تخت شاہی پر قدرت پائی پھر جو کچھ اسباب غنیمت سے وہان دستیاب ہوا تھا وہ سب مقام حیرہ مین چھوڑ دیا اور اُس پر سالم بن مسروق کو محافظ رکھا اور اُسکے پاس سو مرد اولاد مہاجرین و انصار سے تعینات کر دیے **راوی** نے کہا کہ واماندہ لوگ جو لشکر نعمان بن المنذر سے گریز کر کے قادسیہ کو گئے تھے اور قادسیہ مین جنود فرس ہمراہ رستم زاد بن اسفندیار کے مقیم تھے اور رستم زاد کے

[1] یانچون سعد پانچ مقامون پر قائم ہوے ۱۲ [2] قولہ قعقاع اُس مین شک راوی ہی کہ قعقاع تھا یا بشیر تھا ۱۲ [3] نخع بالفتح قبیلہ ایست ازیمن ۱۲

ساتھ بیشتر امرا و ملوک تھے مثل شہریار بن کنارو فریل بن جسوم وحشر سوم الہمدانی وجنانوس بن فناک و شماہیر بن جسوسا پھر جب ان لشکریون نے جیش نعمان کے فراریون کو دیکھا تو اُن سے اُن کا حال پوچھا اُنھون نے سارا ماجرا بیان کیا کہ مسلمانون نے نعمان بن المنذر کو قتل کیا اور حیرہ پر تسلط کیا اور قصر الخورنق اور تخت شاہی اور تمام جو کچھ وہان تھا سب لیلیا یہ خبر سنکے لشکر فرس مین ہلچل پڑگئی اور دلون مین ہیبت سماگئی اور رنگ چہرون کا اُڑگیا اور بدنون پر لرزہ پڑگیا مگر یہ رستم زاد نے سائر اساورہ[1] و امرا و ملوک دیلم کو اپنے خیمہ مین طلب کر کے جمع کیا اپنے تخت پر کھڑا ہو کر خطبہ شروع کیا اور کہا ای قوم آگاہ ہو کہ قوام دولت وسلطنت سیاست سے ہی اور ناموس ننگ ریاست سے ہی اور اب تم لوگ عرب کے مقابلہ پر ہو کہ وہ لوگ تمپر آپڑے ہین تو لازم ہی کہ تم بھی نکل پڑو اور جلد سوار ہو اور اُنکی طرف بڑھ چلو یہ سنکے وہ وہ سب امرا و ملوک رستم زاد کے پاس سے رخصت ہو کر اپنے اپنے مقام پر جاکر ساز و سامان حرب درست کرنے لگے ہناگاہ اس عرصہ مین کہ وہ سب تیاری و کمر بندی مین مصروف تھے دفعۃً لشکر سعد بن ابی وقاص اُنکے سامنے سے نمودار ہوا اور وہ لوگ عربی گھوڑون پر تھے اور وہ گھوڑے باریک[2] کمر اور سُبک سیر تھے اور اُنپر شہسواران اسلامیہ و دلیران محمدیہ سوار تھے یہ دیکھتے ہی رستم نے فوراً صف آرائی کی کہ پارس و روم کو اپنے سمت راست اور ملوک دیلم کو جانب چپ قائم کیا اور خود رستم زاد قلب لشکر مین مستقر ہوا اور اسکے گرد بگرد امرا ملوک نے حلقہ و ہالہ باندھا اُس وقت یکایک ابو موسی اشعری سفیر و فرستادہ امیر سعد کا طرف رستم کے آیا اور قلب لشکر مین جہان رستم تھا قصد جانے کا کیا جب حجاب و خدام نے ابو موسیٰ کو اس طرف آتے دیکھا تو اُسکے آگے بڑھے اور اُنکے ساتھ ترجمان[3] تھا تب اُنھون نے ابو موسیٰ سے کلام کیا کہ ای عربی تو کس ارادے پر یہان آیا ہی ابو موسیٰ نے کہا مین رسول و ایلچی امیر لشکر اسلام کا ہون چنانچہ ان حجاب نے جو کچھ ابو موسیٰ نے کہا تھا وہ رستم زاد سے جاکر بیان کیا رستم نے حجاب کو تعلیم کیا کہ تم اُس فرستادہ سے جاکر یہ کہو کہ ہمارے مقدم جیش کے پاس جانے سے تیری کیا غرض ہی ولیکن جو کچھ تیرا ارادہ ہی ہمسے بیان کر ہم اسکا جواب تجھکو لا دیتے ہین چنانچہ ترجمان نے پاس ابو موسیٰ کے جاکر جو کچھ رستم نے کہا تھا بیان کیا یہ سنکے ابو موسیٰ نے اس ترجمان سے کہا کہ تو جاکے رستم زاد اور اسکے اصحاب سے کہدے کہ ہم تم کو دعوت اور طلب کرتے ہین طرف شہادت خدا و رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگر تم کو اسلام کا انکار ہی تو جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی منکر ہو تو سیف شاہد صادق ہی یعنے ہمارے تمھارے درمیان مین تلوار ہی کہ وہ صدق شہادت ادا کرے گی و بہ تحقیق کہ حق تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید مین فرمایا ہی وَکَانَ حَقًّا عَلَیۡنَا نَصۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ یعنے نصرت و امداد مومنون کی ہمپر واجب و لازم ہی چنانچہ ترجمان نے یہ کلام ابو موسیٰ کا رستم زاد اور

[1] اساورہ اہل عجم جو ساکنان بصرہ ہین ۱۲ [2] باریک کمر کنایہ ہے سُبک شتابی اور تیز روی سے ۱۲ [3] ترجمان یعنے دانائے دو زبان ۱۲

اُسکے اصحاب کے پاس پہونچایا اور ابو موسیٰ نے طرف امیر سعد کے مراجعت کی پھر جس وقت رات ہوئی
تو لشکر رستم سے ایک جماعت نے فرار کرکے لشکر مسلمین مین آکر پناہ لی جب صبح ہوئی تو رستم کو خبر ہوئی کہ
ایک گروہ اُسکے لشکر سے طرف عسکر مسلمین کے بھاگ گئے تب ملک رستم نے اپنا ایلچی امیر سعد کے پاس
بھیجا اور استدعا کی کہ گروہ اساورہ مرازبہ سے جو لوگ تمھاری طرف بھاگ گئے ہین اُن کو ہمارے
یہان پھر بھیجو یہ پیغام سُنکے امیر سعد نے اُس ایلچی کو جواب دیا کہ ہم وہ قوم ہین کہ نہ اپنا ذمہ توڑتے ہین
اور نہ عہد شکنی کرتے ہین وحالانکہ وہ لوگ ہمارے پاس بقرار اسلام آئے ہین اور ہماری صحبت سے
رغبت رکھتے ہین تو ہمپر واجب ہو کہ ہم اُن سے دفاع ضرر کرین اور اُن پر تم مین سے کسی کو قدرت
نہ دیوین یہ جواب پاکر ایلچی واپس آیا اور رستم زاد سے جواب بیان کیا وہ یہ کلام سُنکر غضب مین آیا اور لشکر
کو حکم مقابلہ وحملہ کرنے کا دیا راوی نے کہا جو لوگ لشکر رستم سے عسکر سعد مین بھاگ آئے تھے وہ شاور
بن سلیم وتسلیک بن اکتم وضرار بن ملتان اور اُنکے ساتھ والے تھے پھر جب ان لوگون نے افواج رستم زاد
کو دیکھا کہ وہ بقصد مسلمین کے آگے بڑھے آتے ہین تو گروہ قعقاع نے کہا ای امیر ہر آئینہ دشمن ہمارے پہونچے
اور پرا ہاتھیون کا اُنکے آگے آگے ہی جب گھوڑے عرب کے اُن کو دیکھین تو ہرگز اُنکے سامنے ٹھہر نہ سکین گے
اور ہاتھیون کی چنگھاڑ سُنکر تاب نہ لا سکین گے تب امیر سعد نے کہا کہ تم لوگ اپنی نیتون کو خدا کے ساتھ خالص
وبغش رکھو اور رضا کے خالق ارض وسما کے واسطے کوشش کرو اور تیر پہنا اور پیکان فیلون کے چہرون پر مارو
اور تلوارون سے اُن کی سونڈون کو کاٹ ڈالو راوی کہتا ہی کہ اُن ہاتھیون کے آگے آگے ایک
فیل عظیم ہیکل کوہ تمثال چلا کرتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو سب ہاتھی اُسکے پیچھے پیچھے چلتے تھے اور جب
وہ ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور جدھر وہ پھرتا تھا سب ہاتھی اُسکے ساتھ ہی پھرتے تھے غرض کہ جب
جب طرفین سے لشکرون نے حملہ کیا اور جانبین سے مبارزان فوج جنبش وچالش مین آئے ناگاہ حلقہ
ہاتھیون کا آگے آیا گویا کہ پہاڑ حائل ہوگیا اور اُن پر بڑے شجاعان عجم سوار تھے پھر وہ سب فیل جو سیف
بجر طوم تھے یعنے سونڈون مین تلوارین پکڑے تھے آگے بڑھکر لشکر مسلمین کو قتل کرنے لگے اور گھوڑے سواران
مسلمین کے اُنکے آگے نہ ٹھہر سکے اس عالم مین سعد بن ابی وقاص نے اپنے دو ہاتھ پھیلائے اور خلوص خاطر
سے بخشوع وخضوع تمام پیش پروردگار ارض وسما مشغول بمناجات ودعا ہوئے اور کہنے لگے رَبَّنَا
اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ کہ ای ہمارے پروردگار ہمپر صبر ڈال یعنے
ہمارے دلون کو ثبات وقرار دے اور ہمارے قدمون کو ثابت وبرجا رکھ اور ہم کو قوم کفار پر فتح وفیروزی
بخش اور ان پر ہم کو منصور ومظفر کر زہیرہ بن الحویہ کہتا ہی مین سعد کو دعا کرتے دیکھتا تھا مگر نگاہ میری ہاتھیون پر
تھی ناگاہ ایک فیل احول چشم پھر پڑا اور اُسنے مدائن کی راہ لی ہر چند سارے ہاتھی اور تمام آدمی لگد کرتے
تھے اور زور مارتے تھے کہ اُس فیل برگشتہ کو پھیر لاوین مگر کچھ قابو نہ چلا آخر وہ فیل یکہ اپنے سامنے چلا گیا اور

اسکے پیچھے سب ہوے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ یعنے مِنَ الْفِيَلَةِ اور حق تعالیٰ نے مومنون کے حق مین قتال کے لیے کفایت کی ہاتھیون سے یعنے حق تعالیٰ دینداروں کے حق مین ایسا کافی ہوا کہ قتال کفار کو خود اُنھین کے ہاتھی کفایت کر گئے بالآخر جب وہ سب ہاتھی پھر گئے تو رستم غضب مین آکر آگے بڑھا اور اُسکے ہاتھ مین جو سونے کی سانگ تھی اُس سے اُن ہاتھیون کے مُنھ پر مارنے لگا اور اپنی فارسی مین کلمات زجر و قہر زبان پر لاتا تھا اور اپنی قوم کو قتال پر اُبھارتا تھا و بجبر آمادہ کرتا تھا تو لوگ اسکے خوف سے حملہ و مقابلہ کرتے تھے اور وہ خود اُن لوگون کو بُلا رہا تھا جو اُسکے لشکر سے بھاگے جاتے تھے اور سوار بھی اُسکے سامنے سے ہزیمت پائے ہوے گھوڑے بھگائے جاتے تھے مگر اہل اسلام اُن مغرورون بھگوڑون کا پیچھا نکرتے تھے بلکہ اپنے موقف و مقام پر بہ پائے استقلال قائم تھے اور دل اُنکے معاملہ الٰہی مین مطمئن تھے اور دشمنون کے سینون مین نیزے مارتے تھے اور امر حق اُنکے دلون پر ناظر تھا کہ اُن کی خاطر مین سوائے حق کے کچھ اور نہ تھا چنانچہ جس دم امیر سعد مسلمانون کو ترغیب قتال کر رہے تھے کہ ناگاہ اسود العبسی نے آکر اُن سے ملاقات کی مگر وہ اُس وقت بدحواس تھا اور عقل اُسکی زائل تھی سو اُس سے امیر سعد نے پوچھا ای ابو قبیس تیرے جتھے والون کی کیا خبر ہی اُسنے کہا ای امیر اس صف سے دُور ہو اسکے اندر گزر نہ کرو اس لیے کہ اس مین سامنا موت سخت کا ہی اور اُسکے اندر ایک شیر زبردست ہی کہ وہ جنود فارس و روم مین سے ایک بڑا مرد جبار ہی اُسنے مسلمانون مین سے چار مرد مبارز کو قتل کر ڈالا ہی اور مین نے جو اُس سے مقابلہ کیا تو قریب تھا کہ وہ مجھپر آپڑے اگر اس وقت بجانب اللہ میری مدد پر خالد ابن جعفر بن قرط نہ آجاتا تو اُسنے مجھے مار ہی ڈالا ہوتا اس لیے کہ اُس مین کمال شجاعت و شہامت ہی تب سعد نے اُس سے کہا ای مرد مسکین امر مقدور سے جو تقدیرات الٰہی ہی بشر کو مفر کہان ہی کیا تو نے قول ملک الجبار کا نہین سُنا اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ یعنے تم جہان کہین رہوگے موت تم کو پکڑے گی اگرچہ تم بُرج ہاے محکم مین مخفی ہوگے آخر کو جس صف کا ذکر اسود نے کیا تھا امیر سعد اُس مین در آئے وہان خالد بن جعفر سے ملاقات ہوئی اور ان کا رنگ متغیر دیکھکر پوچھا اے ابن جعفر تیرے پیچھے کیا خبر ہی اُسنے کہا یہان ایک اژدہائے سیاہ و شیر غران ہی ای امیر اُس شہسوار سے کنارے رہو کہ وہ دشمن دین سخت سرکش ہی اُسکے ہاتھ مین ایک عمود طلائی یعنے سونے کی سانگ ہی کہ اُس سے وہ اپنے خصم کو مورث ہلاکت کرتا ہی اور وہ اکثر اپنے ہمسرون اور بہت شجاعون کو قتل کر چکا ہی پس قریب تھا کہ وہ میرا کام تمام کرے اگر سعد العشیرہ میری امداد کو نہ پہونچتا تو اُس نے مجھے ہلاک کر ڈالا ہوتا پھر جس وقت امیر سعد نے کلام ابن جعفر کا سُنا تو اُسپر یہ امر شاق عظیم گذرا اور جس جگہ وہ مرد خونخوار تھا وہان کا قصد کیا تاکہ مسلمین کے بدلے اپنے تئین فدا کرے اور راہ خدا مین جان نثار ہوئے تاآنکہ امیر سعد صفین چیرتے ہوے آگے بڑھے تو یکایک سعد العشیرہ سے ملاقات ہوگئی اُس سے امیر نے پوچھا

ای ابن لوی کیا خبر ہی اُسنے کہا میرے پیچھے ایک مرد جبار خونخوار ہی کہ کوئی اُسکا مقابلہ نہین کر سکتا اور وہ ایک مرد دلیر ہی کہ اُس پر کسی کا وار نہین چلتا اگر بشر بن ربیعہ میری مدد کو پہونچ نہ جاتا تو وہ اپنے حربہ دستی سے مجھے قدح مرگ ضرور پلاتا پھر سعد نے اُسکی زبانی بھی یہ خبر سنکے قصد طرف اُس مرد مرید کے کیا تو آگے چل کے بشر ملا تو اُسکا رنگ زرد دیکھا اُس سے پوچھا ای ابن ربیعہ کیا حال ہی اُسنے کہا ای امیر اسکے مقابلہ مین قعقاع نے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی اگر وہ نہ ہوتا تو مین ہول سے اپنے سر کے بل گر پڑتا غرضکہ جس سمت سے بشر آیا تھا اُسی راستے پر امیر سعد وہان سے آگے بڑھے اور توکل خدا پر اپنی توفیق کی راہ چلے بناگاہ قعقاع سے ملاقات ہوئی کہ اُس وقت وہ پرون کو پریشان اور لشکرون کو پراگندہ کر رہا تھا یہ شجاعت اُسکی دیکھکر امیر سعد نے کہا حق تعالیٰ تجھے اس امر عظیم کا نیک بدلا اور خیر جزا عطا کرے ای ابن عمرو وہ رومی سوار کدھر ہی اور تیرے ہاتھ سے وہ کیونکر بچگیا اسنے کہا ای امیر اگر وہ درمیان صفون کے گھس نہ جاتا تو مین اُس کو کاسۂ مرگ پلا چکا ہوتا آخر الامر امیر سعد سوارون کے پرے مین دھنس پڑے مگر اسکا پتا نہ پایا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا پھر برابر درمیان مسلمین و کفار کے معرکۂ قتال سرگرم رہا۔ یہان تک کہ مابین فریقین کے شب فارق و حائل ہوئی آخر ہر جماعت نے اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف بازگشت کی اور جس وقت رستم اپنے خیمہ گاہ کو پھرا تو اُسنے اپنے خدام کو پاس افسران فوج کے بھیجکر بُلوایا جب وہ سب حاضر ہوے تو اُن سے کہنے لگا کہ ہر آئینہ تم لوگ ذلیل و خوار ہوے اور تمپر جہنم سے آگ برسی ہی آخر تم کو کس چیز نے مخذول و معذور کیا کہ تم غیر حاضر رہے اور کس شئے نے تمکو مشغول و مقہور رکھا کہ تم باز رہے اور دیکھو یہ بلاے ناگہانی تمپر نازل ہوئی و حال آنکہ تم لوگ بڑے سخت گیر و سخت کار ہو اور یہ لوگ وہ قوم ہین کہ کبھی تم ان کو خیال مین نہ لاتے تھے اور کسی بات سے یہ تمھاری خاطر مین نہ آتے تھے مگر باانہمہ ان لوگون نے تمھارے شہسوارون اور یکہ تازون کو کیا خوار و رسوا کیا اور مورد ہلاکت مین ڈالا اور تمھاری صنادید و رؤسا کو قتل کیا پس تم کس وجہ سے مدائن کو پھرے جاتے ہو اور روبرو ملک یزدشیر کے کیا مُنھ دکھاؤگے اور کیا بات بناؤگے اور مین دیکھتا ہون کہ دولت و سلطنت تمھاری منقطع ہوگئی اور ایام عشرت تمھارے منقضی ہوگئے یہ کلام رستم سُنکر سرداران لشکر نے جواب دیا اے آقا ہمارے ہم لوگ ایسی قوم کے ساتھ مقابل و مبتلا ہوے کہ وہ نہ موت سے ڈرتے ہین نہ مصیبت مین فریاد و فغان کرتے ہین اور جس وقت ہم نے اُنکے سینون مین سنان ماری تو اُنھون نے اپنے سینے پیش کر دیے اور جب ہم نے اُن کی جمعیت گھٹا دی تو اُن کو کچھ صدمہ نہ ہوا یعنے اُسکی بھی کچھ پروا نہ کی تب رستم نے کہا اب میری راے مین سواے اسکے اور کوئی بات نہین آتی کہ نصف شب ان پر شبخون مارین تو کیا عجب ہی کہ ہم ان پر ظفر پاوین اور بادشاہ کے نزدیک مُنھ ہمارا روشن ہو اور اُسکے روبرو ہم سرخرو ہون پس ان سب نے اس راے کو پسند کیا اور ایک دوسرے سے جدا و رخصت ہوکر اپنے اصلاح حال و

درستی اُمور مین مصروف ہوے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** کی عامر بن سوید نے اور کہا کہ جب ہم لوگ قتال اعدا سے طرف خیمہ امیر سعد کے پھرے تو ہم نے سعد کو دیکھا کہ وہ فرش خاک پر اندوہناک بیٹھے تھے پھر جس دم اُنھون نے ہم لوگون کو دیکھا تو بولے مَرحَبًا لِقَومٍ ھَجَرُوا اللّٰہُ نیَا وَ طَلَبُوا الْعُقبیٰ یعنے خوشحال اس قوم کا جو تارک دنیا و طالب عقبیٰ ہین اور کہا آج کا دن تمھارا کیونکر گذرا ہم لوگون نے کہا ہمنے اپنے دلون کو تشفی و تسلّی دی قتل اعدا سے اور ہمنے اپنے نبی کی شرع کی نصرت و حمایت کی و بہ تحقیق کہ ہم مین سے مردم کثیر کام آئے ہاتھون سے مسلسلہ ونشابہ کے یعنے ناوک افگنون و تیراندازون کی جفا کاری سے ہمارے بہت لوگ مارے گئے تب یہ شکایت سُنکے امیر سعد نے کہا تمام لشکر جمع ہوا اور خدام کو حکم کیا کہ شیح وقیصوم جو ایک قسم کی کاہ ہوتی ہی فراہم کرو کہ اس سے مجھے ایک کام ہی اُمید ہی کہ اسکے سبب تمھارے لیے منجانب اللہ نجات حاصل ہو قوم نے کہا بہت خوب جب لوگ تعمیل حکم کر چکے تو سعد نے فرمایا کہ اب یہ کام کرو کہ جو کچھ کہ تم قسم شیح وقیصوم سے خس و خاشاک لائے ہو وہ سب اونٹون کی پیٹھون پر لاد دو اور اُن کو بطرف پرہ تیراندازون کے ہانک دو پھر جب تم اُن سے قریب ہو تو اُس گھانس مین جو اونٹون کی پیٹھ پر لدی ہی آگ لگا دو اور نیزون کی نوک سے اونٹون کو کونچ دو تا کہ اونٹ جب بیتاب ہو کر بھاگین تو اُن کو کچل اور روند ڈالین گے اور ہم لشکر لیے ہوے تیغ بکف تمھارے پیچھے پیچھے رہین گے چنانچہ یہ سب کام یون ہی ہوا پھر جب رات آئی تو اونٹون کو لشکر کے آگے کیا اور ساربانون کو اونٹون کے پیچھے کر کے روانہ ہوے جب وہ صفوف تیراندازون کے قریب پہونچے تو دفعۃً پشت شتران پر اونٹ کٹارون پشتار خارون مین آگ جلادی اور نوک سنان سے اُن کو کونچا مارا پھر جب اونٹون نے اپنے اوپر آگ جلتی ہوئی دیکھی اور بھالون کی انی اُن کے بدنون مین چبھی تو وہ گھبرا کے بھاگے اور سلسلہ کے پرون کو ایسا روند ڈالا جیسے کھیت کاٹا ہوا کھلیان مین روندتے ہین اور اُن کو خستہ حال شکستہ بال خاک پر بچھا دیا اُس وقت امیر سعد مع لشکر گھوڑون پر سوار ہو کر اس سلسلہ کو جو کچلنے سے باقی بچے تھے قتل کرنے لگے اسی ہنگامے مین یکبیک فوجین فارس و روم کی آپہونچین اُس وقت بڑی دھوم پڑ گئی اور بانگ مہیب بلند ہوئی اسی وجہ سے اُس رات کا نام لیلۃ الھدیر[1] ہوا اور قتال صبح تک علی الاتصال سرگرم رہا چنانچہ عامر بن سوید **راوی** کہتا ہی کہ مین نے اُس ہنگامے مین یہ آواز سُنی کہ کَفَینَاکُھُم یعنے ہم تمھارے لیے ان کافرون کو کافی ہین مین نے کہا تم لوگ کون ہو کہ وہ بولے کہ ہم قبیلۂ خزیمۃ النخع سے ہین آخر وہ معرکہ کارزار بدستور دبرابر بپا رہا یہان تک کہ واللہ اُن لشکریون مین کوئی باقی نہ بچا بلکہ اُن کی نسل و بنیاد مین کوئی باقی نہ رہا **راوی** کہتا ہی کہ پھر جب صبح ہوئی آفتاب نکلا تو رستم بن اسفندیار سوار ہوا اور اُسکا سارا لشکر اُسکے ہمراہ ہوا

[1] لیلۃ الھدیر غل و شور کی رات جس طرح لیلۃ الھریر شب معرکہ علیؓ و معاویہ یعنے رات ہتھیار کے جھنکار کی ۱۲

اور سب یکبارگی پھر پڑے تب مسلمانون نے آگے بڑھکر اُنکا مقابلہ کیا اور اُن کو روکا اور امیر سعد درمیان صفون کے پھرتے ہوے لوگون کو وعظ دیندار افسرون کو وصیت و نصیحت کرتے تھے اور جب رات ہوئی تو لشکر مین گشت کرنے لگے اُس وقت ابو محجن الثقفی کو دیکھا کہ وہ شراب پی رہا تھا تو سعد نے اُس سے کہا اے دشمن خویشتن بہ تحقیق کہ تو نے اپنے اجر جہاد کو برباد اور ثواب عبادت کو مٹا ڈالا واللہ کہ ضرور مین تجھسے حق اللہ یعنی واجب خدا لون گا آخر اُس کو مقید کیا اور اُس پر حد شراب خمر جاری کی کہ اسکے اوپر کوڑون کی مار پڑی **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھے خبر دی یوسف بن عمر نے اُسسے طلحہ و محمد نے کہ اُن دونون راویون نے کہا کہ پھر شروع جنگ اولاً خود رستم نے کی اور اُسی کی جانب سے پہلے مبارز طلبی ہوئی تو ابن نجیبہ اُس کے مقابلے مین لڑنے کو نکلا مگر رستم نے اُسکو شہید کیا بعد ازان زہیر بن حوبہ نے نکلکر اُس سے مقابلہ کیا آخر رستم نے اُسکو بھی شہید کیا بعد ازان جس وقت قعقاع نے ارادہ کیا کہ پرے سے برآمد ہو کر اُس سے مقابلہ کرے تو دفعۃً ایک شہسوار یکہ تاز میدان پیکار مانند تند باد رستم پر آپڑا اور اُسکو اس ڈانٹ سے للکارا کہ وہ سہم گیا پھر اُسکے پہلو مین ایک بھالا ایسا مارا کہ دوسرے پہلو سے انی نکل گئی پھر امیر سعد نے جو دیکھا تو وہی ابو محجن ہی جس پر حد شرب خمر جاری ہوئی تھی اور وہ مقید تھا چنانچہ جب سعد نے ابو محجن کو دیکھا کہ اُسنے ایسا کارنمایان کیا تو باوجود اُسکے اسکے محافظ سے جسکی وہ قید مین تھا یہ کہا کہ مین تجھکو بقسم خدا حکم دیتا ہون کہ اُسکو قید سے نہ چھوڑ یعنے بدستور محبوس رکھ **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی یوسف بن عبدالاعلےٰ نے اسنے کہا مجھسے روایت کی عمر بن ابراہیم نے عبداللہ بن المبارک سے اُس نے بیان کیا کہ جب سعد بن ابی وقاص قادسیہ پر گئے تھے اور عساکر فارس و روم سے مقابلہ کیا تھا اور حلقہ ہاتھیون کا مدائن کی طرف بھاگ نکلا تھا اور امیر سعد رضی اللہ عنہ بہ تبدیل لباس و ہیئت یعنی بھیس بدلکر لشکر مین پھرا کرتے تھے چنانچہ ایک رات طرف مردم بنی ثقیف کے گذر جو کیا تو ابا محجن کو شراب پیتے اور اشعار مدح خمر گاتے ہوے پایا دیکھکر غیظ غضب مین آئے اور اُس سے کہنے لگے ہر آئینہ تیرا اجر جاتا رہا اور تیری قدر ضائع ہوئی کہ تو بعد جہاد کے باعث غضب رب العباد کا ہوا آیا تو اس بات پر راضی نہین ہی کہ تجھپر حد جاری کی جائے بعد ازان اس پر حد شرب خمر جاری کر کے اُسکو محبوس رکھا اور کسی کی حراست مین اُسکے تئین سپرد کیا پھر جب وہ روز ہوا جس دن یہ جنگ واقع ہوئی اور یہ شہسوار عجم میدان مین آکر مبارز طلب ہوا اور ابو محجن نے وہ بہادری کی جو ہمنے ابھی ذکر کیا مگر باانہمہ سعد نے پھر اُسکو محبوس رکھا **راوی** کہتا ہی کہ جب ابو محجن نے رستم کو بہ مشاہدہ مجمع عام کے قتل کیا اور باوصف اسکے سعد نے پھر بھی اُسکو مقید کر دیا تو ایک روز سعد خود ابو محجن کے پاس آئے تا اُسکی حقیقت حال کو معلوم کرین پس اُسکو قید مین دیکھکر کہنے لگے اے ابو محجن البتہ تو صاحب فضیلت ہی اُسنے کہا ہر آئینہ فضل مخصوص خدا اور رسول کے لیے ہی آخر سعد نے اُسے قسم دے کر استفسار حال کیا تب اُسنے اپنی کیفیت بیان کی اس وقت سعد نے کہا ہرگاہ تجھسے ایسا

امر عظیم ظہور مین آیا تو جا تو کہ مین نے تجھے عفو کیا اور جو کوئی پھر ایسا فعل کرے گا حق تعالی اُس سے انتقام لیگا بالآخر ابو محجن نے توبہ کی اور وہ کہتا تھا کہ واللہ پھر مین نے کبھی اعادہ میخواری کا نہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھ سے **روایت** بیان کی زاہد نے اپنے جد مروان بن اوس سے اُسنے کہا کہ جب مین قادسیہ مین تھا اور وہان سخت لڑائی پڑی اور فتح اُس کی دشوار ہوگئی آخر جس وقت رستم اور عجبر شیر بیٹا اُسکا دونون قتل ہوے تو اہل فرس اپنے پس پشت بھاگ نکلے اور ہنگام گریز کوئی اُن مین سے اپنے پیچھے پھر کر نہ اپنے مال و اسباب کی طرف دیکھتا تھا نہ اپنے یگانہ و اصحاب کی طرف التفات کرتا تھا اور اُس وقت سوا اسکے مقصود اُنکا نہ تھا کہ اپنی جان بسلامت لیجاوین پھر جب وہ سب چلے گئے تو زنان مسلمین مقتل مین آئین اور اُنکے ساتھ پانی تھا اور وہ درمیان مقتولون اور مجروحون کے پھرنے لگین پس مسلمین سے جس کو اُنھون نے دیکھا کہ اُس مین کچھ بھی رمق جان باقی ہے تو اُسکو پانی پلاتی تھین اور اُسکے مُنھ پر چھڑکتی تھین اور عربون سے جس مقتول کی نعش پاتی تھین اُٹھوا لیجاتی تھین اور فارسیون کو پڑا رہنے دیتی تھین اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے نقل **روایت** کی سلیمان بن بشیر نے ام کثیر زوجہ ہمام بن الحارث سے اُسنے کہا مین ہمراہ سعد کے قادسیہ مین حاضر تھی جس وقت فتح ہوئی اور اہل فرس شکست پا کر بھاگ گئے تو ہمنے اپنی چادرون کو اپنے بدنون پر چست باندھکر مشکیزے اور شربے پانی بھرے ہوے اُٹھا لیے اور بطلب و تلاش اپنے یہان کے مقتولون کے پھرنا شروع کیا تو جس کی نعش ہم پاتے تھے اُٹھوا لیجاتے تھے اور زخمیون کو جو پاتے تھے تو اُن کو پانی پلاتے تھے اور کافرون مین سے جس کا لاشہ دیکھتے تھے اُسکا رخت و سلاح لے لیتے تھے اور حارث **راوی** کہتا ہے کہ زنان قبائل عرب کثرت مین زنان قبائل بجیلہ و نخع سے زیادہ نہ تھین بلکہ ان دونون قبیلونکی عورتین شمار مین ستّرہ سو تھین اور **راوی** نے کہا وہان کی غنیمت مین مسلمانون کو وہ رخت و سلاح ہاتھ آیا کہ دیکھنے والون نے کبھی مثل اُن کے نہ دیکھا تھا اور مسلمین مین سے جو کام آئے وہ یہ لوگ تھے سعید بن عبید و سفیان بن سلیم و مہلب بن غزوان و قادح بن عنبسہ و نعمان بن نعیم اور چالیس مرد مہاجرین و انصار سے اور عنقریب ہم ذکر کرینگے جو قاریان قرآن مین سے شہید ہوئے کہ جب وہ سب تلاوت قرآن کرتے تھے تو اُن کی آوازین باہم مل کر راتون کو مانند صدائے مجموع نحل و مگس کے مسموع ہوتی تھین یا جس طرح چڑیان وقت بسیرہ لینے کے بولتی ہین اور **راوی** نے کہا اور مسلمانون نے مال و متاع سے ایسی ایسی تماشے کی چیزین پائین کہ ویسی کبھی نہ دیکھی تھین اور **راوی** نے کہا کہ فتح کے ایک روز بعد ایک جماعت لشکر فرستادہ عیاض بن غنم کی سرزمین موصل سے یہان پہونچی تھی اور ان مین وہ لوگ آئے تھے جو حروب و فتوح شام مین حاضر و شریک ساتھ عامر بن الجراح کے تھے اور جتنے یہ لوگ آئے تھے وہ سب سات سو مرد تھے اور جب یہ لوگ بمقام عین الثمر پہونچے تو عامر نے نصرت کے لیے عجلت کی آخر لشکر کو وہین چھوڑکر شتر سوار

سے آگے بڑھ آیا تھا اور باقی سب اُسکے بعد پہونچے اور اُسکے ہمراہ جو پیشتر آگئے تھے قیس بن یغوث وقیس بن ابی حازم وسعید ابن نذار و مالک اشتر النخعی تھے اور ان شترین بھی ہاشم و قیس کو تقدم یعنی پیش قدمی تھی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا بواسطۂ ابراہیم بن بشار و محمد بن علی کے سلیمان بن ارقم سے روایت کی ہی کہ شمار اُن قتیلون کا جو قادسیہ مین شہید ہوے نواسی مرد تھے اور اُن مین مشہور قیس و عطا و ہشام و مذعور و مقرب بن الاسود و عمرو بن قیس و نعمان تھے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے بواسطہ ایک مرد تیمی کے ایک زن تیمیہ سے روایت کی اُسنے کہا مین قادسیہ مین حاضر تھی کہ عورتون کو حصّہ جو دیا گیا تو ہر ایک عورت کو سی و سہ مثقال عنبر اور اسی قدر مشک حصّہ ملا باقی رہا کافور سو ہم لوگ کسی کو اُسکے دینے کی پروانہ کرتے تھے مگر اُس شخص کو جو اُسکی قدر جانتا تھا بلکہ حال عرب یہ تھا کہ تھے وہ اہل بازار سے پوچھتے تھے کہ تم کو حاجت ملح خوشبودار کی ہی اگر وہ خواہش کرتا تھا تو اُسکو قدر شناس سمجھکر ایک پیمانہ اُس کافور کا برابر بعوض ایک پیمانہ ملح دیتے تھے چنانچہ لشکریون مین سے ایک شخص نے آرد خمیر کیا یعنے آٹا گوندھا اُس مین بجاے نمک وہی کافور ملایا اور روٹی پکا کر کھانے لگا اور کہتا تھا یہ کیسا نمک خوشبودار ہی کہ خمیر مین کچھ مزہ نہین دیتا ہی تب ایک اور مرد عرب جو اس ملح کے حال سے واقف تھا اُس سے کہنے لگا مین تجھکو ایک تھیلہ نمک کا دیتا ہون جو خوب مزہ نمک کا دے گا اُسنے اور اُسکے یارون نے ایک شخص سے تھیلہ نمک کا لیا اور اسکو اسی کافور سے بھر دیا **راوی** کہتا ہی کہ جب حق تعالیٰ نے امیر سعد کے دشمنون کو شکست دی اور وہ پسپا ہو گئے اور تمام مال و اسباب دیار عجم کا امیر کے قبضہ مین آیا اور سلیمان بن ربیعہ سارے اموال پر قابض و متعین تھا اور ممالک عراق پر تسلط تمام ہو چکا اُس وقت سعد نے خدمت مین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے نامہ لکھا **نامہ** بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مِنۡ عَامِلِہٖ بِالۡعِرَاقِ سَعۡدِ بۡنِ اَبِیۡ وَقَّاصٍ اِلٰی اَمِيۡرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ اَمَّا بَعۡدُ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ وَاِنِّیۡ اَحۡمَدُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّیۡ عَلٰی نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنَّا وَصَلۡنَا اِلَی الۡعِرَاقِ وَالتَّوۡفِيۡقُ يَقۡدُمُنَا وَالنَّصۡرُ يُؤَيِّدُنَا وَقَدِ اطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوۡبِنَا وَامۡتَحَنَ خَفِیَّ اَسۡرَارِنَا فَمَا وَجَدَنَا فِيۡهَا سِوَاهُ وَلَا نَعۡبُدُ اِلَّاۤ اِيَّاهُ فَوَفٰی لَنَا بِوَعۡدِهٖ اِذۡ وَفَيۡنَا بِصَادِقِ عَهۡدِهٖ فَلَقِيۡنَا الۡعَدُوَّ وَهُوَ شَاكٍ فِی السِّلَاحِ وَغَيۡرُ رَاجِعٍ عَنِ الطِّمَاحِ وَقَدۡ شَمَّرَ[1] عَلَيۡنَا عَنۡ سَاقِ الۡجِدِّ فَدَارَتۡ لَنَا عَلَيۡهِمُ الدَّوَائِرُ فَهَزَمۡنَا كَتَائِبَهُمۡ وَاسۡتَاۡصَلۡنَا سَاقَتَهُمۡ وَقَتَلۡنَا مُقَدَّمَهُمۡ فَجَرٰی بِذٰلِكَ سَابِقُ الۡقَدَرِ وَاَخَذۡنَا اَخۡذَ عَزِيۡزٍ مُقۡتَدِرٍ وَمَلَكۡنَا الۡحِيۡرَةَ وَالۡقَادِسِيَّةَ وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ بِاَعۡدَائِنَا الرَّزِيَّةَ فَلَمَّا كَانَ بَعۡدَ الۡفَتۡحِ بِيَوۡمٍ قَدِمَ الۡمِرۡقَالُ وَهِشَامٌ وَسَبۡعُوۡنَ رَجُلًا مِنَ الصَّحَابَةِ وَبَعۡدَهٗ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ قَدِمَ سَبۡعُمِائَةٍ مِنَ الشَّامِ مِنۡ جُنۡدِ اَبِیۡ عُبَيۡدَةَ وَلَمۡ اُسَلِّمۡ لِاَحَدٍ شَيۡئًا مِنَ الۡغَنِيۡمَةِ وَنَحۡنُ نَنۡتَظِرُ اَمۡرَكَ فِیۡ ذٰلِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَعَلٰی جَمِيۡعِ الۡمُسۡلِمِيۡنَ (یعنے یہ نامہ ہے آپ کے

---

[1] شمر علینا ساق الجد تشمیر دامن برزدن شمر عن ساقه اے خف سبک رو بودن و خرامان و آمادہ شدن ۱۲

عامل عراق سعد بن ابی وقاص کا بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضؓ کے کہ بعد حمد خدائے عزوجل وصلوٰۃ او بر ختم رسل کے سلام و رحمت خدا آپ پر اور مین حمد وثنا کرتا ہون اُس خدا کی جس کے سوائے کوئی معبود بحق نہین ہی اور مین ہدیہ درود بھیجتا ہون اُسکے نبی پر جو محمد مصطفےٰ علیہ السلام ہین اور حال یہ ہی کہ ہم ملک عراق مین جو پہونچے تو توفیق الٰہی ہمارے پیش بیش اور نصرت اُسکی ہماری مؤید تھی و بہ تحقیق کہ حق تعالےٰ ہمارے قلوب وضمائر پر مطلع و آگاہ تھا اور ہمارے اسرار باطنی و راز درونی کو آزما لیا تھا کہ ہم اپنے دلون مین سوائے اُسکے یعنے بجز معرفت اُسکے اور کچھ نہین پاتے اور غیر اُسکے ہم کسی کی عبادت نہین کرتے چنانچہ اُسنے ہمارے لیے ایفا اپنے وعدہ کا کیا اس واسطے کہ ہم نے اپنا صدق عہد ازلی وفا کیا سو جس وقت ہمنے مقابلہ عدو کا کیا کہ وہ اپنے ساز و سلاح مین مستعد تھے اور اپنی سرکشی و تمردی سے غیر منبعد اور باز آنے والے نہ تھے اور ہمیر دامن گردان اور بکمال جد و جہد آمادہ و خرامان تھے تو ہمارے لیے منجانب اللہ اُن پر ہزیمت و ہلاکی دائرہ نازل ہوئی آخر ہمنے اُن کی جماعتون کو شکست دی اور بھگا دیا اور بہتون کی اصل و بنیاد کا استیصال کیا اور اُنکے بڑے بڑے مقدم اور سردارون کو قتل کر ڈالا کیونکہ قضا و قدر الٰہی اور ارادہ سابقہ ازلی ساتھ اس بات کے جاری ہوئی اور ہمنے اُن پر گرفت و سخت گیری کی گرفت غالب قدرت والون کی اور ہم مالک ہوئے بلاد حیرہ اور قادسیہ کے اور حق تعالےٰ نے ہمارے اعدا پر رزیت اور مصیبت نازل کی پھر جب بعد فتح دوسرا دن ہوا تو مرقال اور ہشام با دیگر ہفتاد مرد صحابہ ہمارے پاس آئے اور اُن کے تین دن بعد سات سو نفر لشکر ابو عبیدہ کے سمت شام سے یہان پہونچے اور مین نے ابھی کسی کو مال غنیمت سے کچھ حصّہ نہین دیا کیونکہ اس امر مین آپ کے حکم کا منتظر ہون اور سلام ہمارا اور رحمت و برکات خدا آپ پر اور سائر مسلمین پر چنانچہ سعد نے یہ نامہ سپرد زید بن عمر کیا پس وہ اپنے اسپ تیز رفتار پر سوار ہو کر مدینے کو روانہ ہوا راوی نے کہا مجھے خبر دی احمد بن عمرو سے اور اُس نے نقل کی سابق بن مسلم سے کہ عمر بن الخطاب ہر روز اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر عراق کے رستے پر جایا کرتے تھے اور قریب ظہر تک بانتظار تمام چشم براہ رہتے تھے چنانچہ ایک روز موافق عادت کے سوار جو ہوئے تو راہ مین ایک مژدہ رسان سے ملاقات ہوئی کہ وہ نوفل[1] تھا پھر جب نوفل نے سواری امیر المومنین کی دیکھی تو اپنے ناقہ کو اُچھال کر سامنے آیا اور سلام کر کے یہ مژدہ سُنایا کہ آپ کو جمیع خیر و برکات کی بشارت ہو بہ تحقیق کہ حق تعالیٰ نے اعدا کو ہزیمت دی اور مسلمین کو نصرت بخشی کہ بلاد حیرہ و قادسیہ کے مالک ہوئے یہ خوشخبری سُنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان سے پھرے اور نوفل ہمراہ رکاب تھا اور ماجرائے جنگ قادسیہ وغیرہ بیان کرتا جاتا تھا یہانتک کہ داخل مسجد ہوئے اور لوگ ہر طرف سے دوڑ پڑے کہ انبوہ سے تمام مسجد بھر گئی اُس وقت حضرت عمر رضؓ

[1] نوفل وہی زید ابن عمرو جس کو سعد نے نامہ سپرد کیا تھا ۱۲

منبر پر گئے اور نامہ سعد کا سب کو سُنایا اور کہا تمھارے بھائیون مسلمانون نے تمکو سلام لکھا ہی و بہ تحقیق کہ اُن لوگون نے کتاب و سُنت کی اتباع کی اور طریقہ بدعت سے باز رہے اور شرائع ہدایت پر قائم ہوے اور درباب ان لوگون کے جو بعد جنگ کے وہان پہونچے ہین طلب شورہ کیا ہی پس جواب اس بات کا یہ ہی کہ غنیمت اُس شخص کے لیے ہی جو حاضر جنگ رہا ہو اور جو کوئی جنگ کے تین دن بعد اُن سے لاحق ہوا اُسکے واسطے مواسات و مدارات ہی یہ بیان کر کے منبر سے اُتر آئے اور سعد بن ابی وقاص کے نامہ کا جواب لکھا **نامہ** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمَّا بَعْدُ سَلَامٌ عَلَیْکَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَصَلَنِیْ کِتَابُکَ فَحَمِدْتُ اللّٰہَ کَثِیْرًا بِمَا فَتَحَ اللّٰہُ عَلٰٓی اَیْدِیْکُمْ وَاِنِّیْ قَدْ اَبْلَیْتُ بِکُمْ وَاَبْلَیْتُمْ بِیْ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَآ اُحْطِیْ شَیْئًا مِّنْ اُمُوْرِکُمْ کُلِّہٖ فَاَمَّا اِذَا اجْتَمَعَ صَلَحَ وَاِذَا اُشْفِقَ الْوَلِیُّ وَنُصِحَتِ الرَّعِیَّۃُ فَعَلَی الْوَالِیِ الْعَدْلُ وَالْاِحْسَانُ وَعَلَی الرَّعِیَّۃِ الصَّبْرُ وَالشُّکْرُ وَاَمَّا الْغَنِیْمَۃُ فَلِمَنْ شَہِدَ الْوَقْعَۃَ وَالْمُوَاسَاتُ لِمَنْ یَّحِقُّ بَعْدَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ وَمَنْ شَہِدَ حَرْبَکُمْ مِنْ مَّمْلُوْکٍ وَعَتِیْقٍ بَعْدَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فَاشْرِکُوْہُ فَھُوَ الْاِحْسَانُ فِیْمَا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ یعنے بعد حمد و صلوٰۃ کے تجھپر سلام و بہ تحقیق کہ مین ستایش کرتا ہون اُس خدا کی جس کے سوا کوئی دوسرا لائق پرستش نہین اور مین درود بھیجتا ہون اُسکے نبی علیہ السلام پر تمھارا نامہ مجھے پہونچا مین نے خدا کا بہت شکر کیا اس بات پر کہ اُسنے تمھارے ہاتھون پر فتح بخشی اور حال یہ ہی کہ مین تمھارے لیے مبتلاے رنج و قلق رہا اور تم میرے لیے مبتلاے رنج و قلق رہے اور مین تمھارے جمیع امور خیر سے ایک شمہ بھی شمار نہین کر سکتا غرضکہ جب لوگ مجتمع ہون تو اُنکے ساتھ نیکی کیجاوے اور جب نسبت کسی والی ولایت کے شفقت و عطوفت کی جاوے تو اُسکی شکر گذاری مین اُس پر عدل و احسان لازم ہی اور جب حق مین رعیت کے نصیحت و رفاہیت کیجاوے بالعوض اُسکے اُنپر صبر و شکر واجب ہی و اما حصّہ غنیمت مخصوص اُسکے لیے ہی جو شریک جنگ رہا ہو اور جو لوگ بعد تین روز کے حاضر و شامل ہوے تو اُن کی خاطر مواسات مدارات ہی اور جو کہ جنس بندگان و آزاد کردگان مین سے تمھاری حرب مین بعد تین دن کے بھی حاضر ہوے ہون تو اُن کو اپنے شریک کر لو کیونکہ یہ احسان ہی اس احسان کے شکر مین کہ حق تعالی نے تم کو فتحیاب کیا ہی چنانچہ بعد اختتام کے نامہ سر بمہر ہو کر حوالہ نامہ بر ہوا وہ لیکر بر سبیل استعجال گرم سیر ہوا تا آنکہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچکر پیش کیا پھر جب سعد نے اُس کو پڑھا اور اُسی وقت درجواب اس کے دوسرا نامہ لکھا اور بسم اللہ کے بعد جو امور کہ تازہ مضمون و جدید مظنون تھے درج کیے امّا بعد یا امیر المومنین ہر آئینہ مین نے مثل قعقاع بن عمرو التیمی کے شہسوار مرد میدان کارزار نہین دیکھا کہ اُسنے ایک ہی روز لشکر اعدا پر تیس حملے کیے اور ہر حملہ مین ایک سوار قتل کرتا تھا اور حارث الہندی سا بھی سوار جرار نہین دیکھا کہ وہ بار بار جماعتون پر یورش و چالش کر کے اُن کی جمعیت کو توڑ دیتا تھا غرضکہ یہ نامۂ ثانی بھی روانہ کیا اور اُسکے ساتھ خمس بھی ارسال کیا **راوی** نے کہا کہ فوج فارس جب منہزم و گریزان ہو کر مدائن مین پہونچی

اور ایوان شاہی مین داخل ہوئی تو سارا ماجرا اور احوال قتل رستم اور اُسکے لبسر کا حضور مین کسریٰ کے بیان
کیا چنانچہ کسرا ے اس خبر کے سُننے سے نہایت مغموم و محزون ہوا اور دل مین یقین ہو گیا کہ اب دولت و
سلطنت پارس کی منقطع و منقرض ہو گئی بالآخر کسریٰ تین شبانہ روز گوشہ گیر رہا گھر سے باہر برآمدنہ ہوا
اور چوتھے روز مر گیا اسلیے کہ اُسنے اپنے دل پر صدمہ و قلق شدید اُٹھایا اور بعد اُسکے اُسکا بیٹا یزد جرد
تخت نشین ہوا کیونکہ اُسکے سواے اور کوئی اولاد اردشیر کی نہ تھی اور **راوی** کہتا ہی مجھ سے **روایت**
کی عبد اللہ بن مردان نے اُس سے نقل کی ابو نعیم نے اپنے جد سے کہ جد اسکا تمام آدمیون اور جملہ رواۃ
مین واقعات جنگ و حالات فتوح سے واقف و ماہر تر تھا سو اُسنے بیان کیا قال لما وجه کسریٰ بن
اردشیر رستم الی قتال سعد انفذ معه نصف بیت ماله وهی ستمائة الف الف مرتین الے
المصاف فلما صفت الصفوف وضعها امام الجیش وقال کل من قتل فارسا کان له کذا وکذا ومن
قتل راجلا کان له کذا وکذا یعنے جب کسریٰ بن اردشیر نے رستم کو واسطے قتال سعد بن ابی وقاص
کے بطرف رزمگاہ کے بھیجا تھا تو نصف خزانہ اپنا اُسکے ساتھ کر دیا کہ وہ شصت کرور درہم تھے (مترجم
کہتا ہی کہ الف الف یعنے ایک ہزار کو ہزار مین ضرب دینے سے دس لاکھ ہوتا ہی اور دس لاکھ کو چھسو
سے ضرب دینے سے شصت کرور ہوتا ہی اور متن مین جو الف الف مرتین مذکور ہی تو مرتین کی قید اسلیے ہی
کہ کوئی اسکو غلطی کاتب سے لفظ مکرر نہ سمجھے فافہم) پھر جس وقت صفین آراستہ ہوئین تو رستم نے وہ سارا
مال و خزانہ صفوف لشکر کے سامنے رکھدیا اور کہنے لگا کہ جو کوئی سوار کو قتل کرے گا اُسکو اس قدر جائزہ ملیگا
اور جو شخص پیدل کو قتل کرے گا تو اُسکو اتنا صلہ ملیگا آخر جب وہ کل مال و خزانہ مسلمانون کے ہاتھ
لگا تو سعد نے پچاس کرور درم اور دو کرور دینار ارسال مدینہ کیا پھر یہ سارا مال جب خدمت مین عمر
رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو آپ روئے اور فرمانے لگے لعنت ہی اُس شخص پر جو دنیا سے تقرب چاہتا ہی
اور اسکی طرف مائل ہوتا ہی بعد ازان یہ آیت تلاوت کی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِمَنِ اتَّقَى
یعنے متاع دنیا بس قلیل و ذلیل ہی اور نعماے آخرت خیر و بہتر ہین واسطے پرہیزگارون کے **راوی**
نے کہا قسم ہی خدا کی کہ اس مال کثیر او زر خطیر مین سے تھوڑا بہت اپنے لیے کچھ نہ لیا اور ایک بھی
درہم و دینار کو ہاتھ نہ لگایا تب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے امیر المومنین کاش
آپ اپنے نفس کو راحت و آسائش دیتے کہ اپنے معمولی طعام سے کچھ طعام لذیذ تناول کرتے اور اپنے
روزمرہ کے لباس سے کوئی پوشاک نفیس زیب بدن کرتے تو کیا خوب ہوتا کیونکہ اب تو حق تعالیٰ نے
آپ کے لیے فتحین بخشین اور آپ کے پاس زر وافر آیا ہی یہ کلام حفصہ رضی اللہ عنہا کا سُنکر عمر رضی اللہ عنہ کا
غصہ سے چہرہ متغیر ہو گیا اور کہا مین تجھکو قسم خدا کی دیتا ہون تو مجھ سے بیان کر کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے کیا کیا بہترین چیزین بیت المال مسلمین مین سے اپنے لیے ذخیرہ کی تھین اُنھون نے کہا آنحضرت

علیہ السلام کے پاس ہمگی ڈو کپڑے لباس تھے کہ بس وہی دونون روز مہمانی پہنتے تھے اور اُنھین دونون کو روز جمعہ و عیدین پہنا کرتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے پُوچھا اور کھانا تم بیبیون کے یہان کیا کیا اور کیسا نوش فرماتے تھے حفصہ رضؓ نے کہا نان جوین اور ہمارے پاس ایک ظرف مسکہ تھا اُسکی تہ مین اگر کچھ رُوغن لگا رہ جاتا تھا اور اُس مین ہم کھانا دیتے تھے اور اس کا مزہ کھانے مین کچھ آجاتا تھا تو فرماتے تھے کہ تم لوگون نے روغن زیادہ کر دیا ہو تب عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا کہ بھلا حضرت کا بستر کیا تھا جو تم بیبیون کے یہان اُنکے لیے فرش ہوتا تھا حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم لوگون کے پاس ایک کملی تھی کہ ایام گرما مین اُسکو اپنے نیچے بچھاتے تھے اور سرما مین آدھی بچھاتے تھے اور آدھی اوڑھتے تھے بعد ازان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ای حفصہ مثل میری اور میرے دونون صاحبون کی گویا مثل اُن تینون آدمیون کی ہو کہ وہ تینون ایک ہی راستہ پر چلے چنانچہ پہلا جو آگے چلا گیا اُسکے ساتھ زادراہ تھی وہ تو جا پہونچا پھر پیچھے اُسکے دوسرا چلا اور اُسی کی راہ پر گیا تو وہ بھی اُسی کے پاس پہونچ گیا بعد ازان وہ تیسرا چلا پس یہ اُن دونون کی راہ پر لگ گیا اور اُنھین دونون کے توشے پر قناعت کی تو اُن کے ساتھ رہا اور اگر اُن دونون کے راستے سے بے راہہ ہو گیا تو اُنکے ساتھ نہ پہونچے گا

ذکر فتح نہرشیر

واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہلا بھیجا کہ تم مدائن کو جاؤ اور زنان واطفال کو بلد حیرہ مین چھوڑ جاؤ اور لشکر سے ایک جماعت اُنکے پاس تعینات کر جاؤ اور اُنکو ہر ایک مال غنیمت مین شریک کرو اور شامل رکھو اور ایسا ہوا کہ بعد فتح کے مقام سعد کا دو مہینے قادسیہ مین تھا جب تیسرے مہینے کا ہلال نمایان ہوا تو آپ نے پہلے سے زہیر ابن الحویہ کو روانہ کیا اور اُسکے عقب عبد اللہ و شرجبیل بن السمط اور اُنکے پیچھے لگے ہوے ہاشم بن عتبہ اور خالد بن عرفجہ حاکم ساقہ کو پیاپے روانہ کیا اور اُن لوگون کے ساتھ فوج تقسیم کر دی اور جو کچھ نقد و جنس و سلاح افواج فرس سے غنیمت مین ہاتھ آیا تھا وہ بھی اُن کو بانٹ دیا اور کوچ اُن لوگون کا قادسیہ سے اوائل شہر شوال مین ہوا تھا اور جب زہیر مع اپنے ہمراہیون کے نازل کولہ ہوے تو عبد اللہ اور شرجبیل اور اُنکے ہمراہی بھی زہیر سے وہین آملے اور ساری فوج وہین جا پہونچی پھر زہیر نے وہان سے باتفاق کل جمعیت کے بسمت بالس کوچ کیا جب وہان وارد ہوے تو کچھ لوگ زمرۂ زنگیون مین سے زہیر کے پاس امان مانگنے حاضر ہوے تب زہیر نے اُن کو امان دے کر اُن سے استفسار کیا کہ تم کو خبر عدو کی کچھ معلوم ہو وہ بولے اے امیر چادر حفظ دامن کو اوڑھ لو اور دروازون سے ہوشیار و خبردار رہو اور خوب یقین کر لو کہ ایک شخص

قبیلہ مزاربہ[1] جن پیشگاہ کسریٰ تمھارے قتال و ہزیمت کا ضامن ہوا ہو اور اُسکے ہمراہ لشکر جرار ہو زہیر نے کہا حق تعالیٰ اُسکے شر کو دور کرے گا اور اُسکے کید و مکر کو اُسی کے لیے وبال کرے گا یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک اُنکے سامنے وہ قوم نمودار ہوئی اور اُنکی بیرقین چمکین یہ دیکھتے ہی زہیر اُنکے مقابلے پر سوار ہوے اور اپنے اصحاب کو جنگ پر آمادہ و تیار کرنے لگے اور کہتے تھے کہ ہر آئینہ حق تعالیٰ تمھاری نصرت کرے گا پھر کوئی تمپر غالب نہوگا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب لشکر اعدا مقابل آیا تو زبان مسلمین بہ ذکر اللہ کا غلغلہ ہوا و بسرعت تمام اُن کی طرف عزم کیا اور اُن کو میدان دیا کہ اُنکے مردان دلیر آگے بڑھے اور مردم بُزدل پیچھے رہ گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمان بصداے بلند تکبیر کرتے ہوے سینے اور حلقوم دشمنون کے بھالون سے چھید رہے تھے اسی اثنا مین نگاہ زہیر کی اُن مین اُسی شہسوار[2] سرکش اور دلاور شدید پر جا پڑی تو بدون ارادہ کسی غیر کے خاصۃً اُسی کا قصد کیا پھر دونون نے باہم گرخوب نیزہ بازی و تیغزنی کی اور آپس مین تا دیر آویزش و کاوش رہی بعد ازان زہیر نے بچستی تمام اُسکے سینہ مین بھالا مارا کہ اُسکی پشت سے اَنی نکل گئی اور وہ تیورا کر زمین پر گرا پھر جب اُسکی جماعت نے اُسکو کشتہ دیکھا تو اپنے پس پشت بھاگ کر اپنی قرارگاہ مین جا کر پناہ پکڑی اور اُنکے درمیان مین اُنکے اکابرین سے ایک شخص عقلمند و زیرک تھا جب اُسنے اپنی قوم کا حال ایسا تباہ دیکھا تو پاس زہیر کے بالحاح و انکسار تمام حاضر ہوا اور اُن سے درخواست صلح کی آخر زہیر نے اُسکو امان دی اور اُس سے خبر لشکر کسریٰ کی دریافت کی اُسنے کہا اے سردار قوم بہ تحقیق کہ اکابر اس قوم کے جو قادسیہ سے بھاگے تھے اب وہ سب پاس بہرجان و مہراق الداری و ہرمزان کے مجتمع ہوے اُس وقت قیران نے اُن لوگون سے کہا تم لوگ بادشاہ اکسرا سے کدھر پھرے جاتے ہو و حال آنکہ اُسنے تمکو بہت کچھ وظیفہ و عطیہ بخشا اور تمکو ولایت و حکومت دی تو لازم ہو کہ تم یہین قیام کرو کہ یا تو ہم تم سب روبرو بادشاہ کے سُرخرو ہونگے یا سب کے سب یہین مارے جاوینگے چنانچہ یہ خبر سُنکے زہیر و عبداللہ و شرجیل و ہاشم و خالد منتظر سعد کے ہوے جب وہ آئے تو اُن سے خبر مذکور بیان کی سعد نے کہا بہرحال خدا ہی سے استعانت کرو اُسی پر توکل رکھو اور حال یہ تھا کہ اہل اسلام مالک و قادر جسر پر ہو ہی چکے تھے تو اُسکے پار اُتر کر آگے بڑھے یہانتک کہ جمعیت اُس قوم کی سامنے ہوئی اُس وقت افواج فرس مین زلزلہ و لرزہ پڑ گیا اور اُنکے دلون مین خوف سما گیا اور جس وقت ہرمزان و قیروان نے اپنے اپنے لشکر کا معائنہ کیا اور دونون نے اپنی اپنی صفین آراستہ کین تو ہر دو لشکر مین باہدیگر نفاق و کینہ ظاہر ہوا آخر ہر ایک ہرمزان و قیروان کو یقین ہو گیا کہ اب اُنکے درمیان خیر نہین ہو اور اس بات کو تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ساری اُن کی جمعیت پریشان اور جماعت پراگندہ ہو گئی اور اپنے سامنے رُخ کیے ہوے چلے گئے چنانچہ ہرمزان تو اہواز کیطرف

[1] یعنی مرزبانان زمینداران ۱۲ [2] تو وہ شہسوار مراد اس سے ہو جس نے کسریٰ سے قتال مسلمین پر ضمانت کی تھی ۱۲

گیا اور بالائے کوہ اہواز جو خزانہ کسریٰ کا تھا[1] اور ایک شخص نہاوند نام اُس پر محافظ تھا جب اُسنے خبر ہزیمت لشکر پاکر بھاگنا اُن کا سُنا تو اُسنے وہ خزانہ خود لوٹ لیا اور بہرجان و مہراق یہ دونون عازم مدائن ہوئے تھے اور نہر شیر کے پار جس کو مدینۃ الذنب کہتے ہین اُتر گئے تھے جب جسر کے اس طرف تہا پر پہونچے یعنے پُل طے کر چکے تو قصد قصر شاہی کا کیا اور اندرون قصر بادشاہ یزدجرد موجود تھا تب یہ لوگ سامنے حاضر ہوے اور ماجرا اپنا جو کچھ عرب کے ساتھ گذرا تھا بیان کیا جب یزدجرد نے یہ واقعہ سُنا تو اُسکو زوال مملکت کا یقین ہوگیا اور جس وقت رات ہوئی تو اپنا خزینہ و ذخیرہ پاس نہاوند کے بھیجدیا اور خود تیاری جنگ مین مصروف ہوا اور یہان لشکر اسلام مین حال زہیر کا یہ ہوا کہ جب وہ اُس قوم کے پیچھے چلے یعنے تعاقب کیا اور موضع سوار سے گذر کر مقام کیا اور بعد اُن کے ہشام و مرقال بھی مع ہمراہیان اپنے وہین زہیر کے پاس آ اُترے یہان تک کہ پورا لشکر ہوگیا اور سعد بن ابی وقاص بھی آپہونچے پھر وہان سے سب نے ایک ساتھ طرف کوثاریا کے کوچ کیا جب اُسکے محاذی جا پہونچے اور اہل فرس نے لشکر اسلام دیکھا کہ اُنکے مقابل آگیا تب اُنھون نے بھی اپنا ساز و سلاح سنبھالا اور مستعد ہوے اور مقدم و سالار اُنکا شہریاز تھا پھر جس وقت زہیر اُس سے دوچار ہوے اور نگاہ شہریاز کی اُن پر پڑی اور آنکھ زہیر کی اُس سے لڑی تو وہ رعب مین آگیا اور اُسکے اصحاب پر غلبہ ہیبت کا ہوا اور وہ لوگ باہدیگر ایسے مضطرب و ہراسان ہوے کہ اگر اُن کو خوف شہریاز کا نہ ہوتا تو وہ لوگ اپنے پیچھے بھاگ جاتے چنانچہ زہیر نے جب اپنے اصحاب کی ترتیب و صف آرائی کی اور صفین برابر ہو چکین تب شہریاز لڑنے کو پرے سے باہر نکلا اور اُس وقت شان اُسکی ملوکانہ تھی اور اُسکے بر مین کسریٰ کا خلعت خسروانہ تھا اور از روے رجز کہنے لگا مین شہریاز ہون کون مجھ سے لڑنے کو نکلتا ہی آیا ایک سوار سے ایک سوار لڑنے کو نکلے گا یا ایک سے چار لڑینگے یا ایک کے مقابلہ مین دس آوینگے یعنے مین ایک تنہا دس سوار کو کافی ہون پھر جب زہیر نے اُسکی یہ لاف زنی سُنی تو جواب دیا کہ مجھے تیری جنگ کے لیے یہ آرزو ہی کہ تجھ سے لڑنے کو نہ نکلے مگر کوئی غلام کیونکہ اگر تو اُسکو قتل بھی کرے گا تو ایک غلام کو قتل کرے گا اور اگر وہ تجھے قتل کرے گا تو یہی ہماری مُراد ہی بعد ازان زہیر نے ابو نباتہ الاعوجی اپنے غلام آزاد کو بلوایا اور اُس سے کہا کہ تو اس بیدین سے قتال کر اور اسپر حق تعالیٰ سے نصرت و امداد طلب کر چنانچہ ابو نباتہ اُس سے لڑنے کو نکلا پھر جب اُسکے مقابل ہوا اور شہریاز نے ابو نباتہ کو دیکھا تو اُسکی نگاہ مین وہ حقیر نظر آیا کیونکہ شہریاز اپنی تنومندی اور قد بالا مین مثل شتر کے تھا آخر شہریاز تلوار کھینچے ہوے اُس پر آپڑا پھر جس وقت ابو نباتہ نے اُس کو دیکھا کہ وہ آپہونچا تو اُسنے برجاے خود پاے صبر و استقلال کو نظر بخدا محکم و استوار کیا اور مانند

[1] نہاوند وہی شخص ہی جس کا ابھی مذکور ہو چکا کہ وہ قلعہ کوہ درزن پر محافظ خزانہ کسریٰ تھا چنانچہ وہ یہی خزانہ تھا جس کا یہان ذکر ہی مگر اُسنے ہزیمت لشکر و بدعملی سُنکر اُس خزانہ کو غارت کیا ۱۲

شیر کے ہوگیا اُس وقت اُن دونون مین تلوارین چلنے لگین یہان تک کہ تلوارین دونون کی ٹوٹ گئین تو دونون نے پھینکدین پھر باہم آویزش ہونے لگی یہان تک کہ دونون زمین پر گرے اور شہریاز اُسکے اوپر گیا اور ابونباتہ اُس سے پیچ کشتی کے کرتا تھا ناگاہ انگشت ابہام یعنے انگوٹھا شہریار کا ابونباتہ کے منھ پڑھین گیا تو اُسنے اس انگشت کو دانت سے کاٹ لیا تا آن کہ شہریاز کے اعضا سُست پڑگئے تب ابونباتہ نے اس کو اُلٹ دیا اور اُس پر چڑھ بیٹھا اور بہ چابکی تمام خنجر اپنا کھینچکر اُسکے حلقوم مین مارا اور کام اُسکا تمام کیا اور اُسکے سر سے تاج اُتار لیا اور اُسکے دونون ہاتھ کا دستیارہ یعنے جوڑی کڑے جڑاؤ کی لیلی اور اُسکا ساز وسلاح ورخت وخلعت سب کھینچ لیا اور لشکر اسلام مین آملا اور جب لشکر کفار نے حال شہریاز کا ایسا کچھ دیکھا تو وہ سب پسیا ہوے اور زہیر نے صبح تک اسی مقام پر قیام کیا یہان تک کہ بقیہ لشکر مسلمین بھی وہین آپہونچا تب زہیر نے سارا ماجرا وہان کا اور احوال شہریاز کا اور اپنے غلام آزاد کا بیان کیا اور کیفیت جنود فرس کی گذارش کی یہ سُنکے سعد بن ابی وقاص نہایت مسرور ہوے اور حکم کیا کہ ابونباتہ کو میرے سامنے لاؤ چنانچہ زہیر نے اُسکو روبرو سعد کے حاضر کیا تو اُس سے کہا مین تیرے لیئے یہ ارادہ کرتا ہون کہ وہ دونون کڑے شہریاز کے اور اُسکی زرہ تو ہی پہن اور اُسکا تاج اپنے سر پر رکھ اور اُسکے گھوڑے پر سوار ہو پھر جب ابونباتہ یہ حکم بجالایا تو سعد نے وہ سب اسباب اُسی کو عطا کیا اور کہا فیروزی ورستگاری تیرے لیے ہی اور مسلمانون مین اول جو شخص کہ عراق مین دست برنجن یعنے کڑے پنھایا گیا وہ ابونباتہ تھا **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ نوفل بن عدی کے وائل بن غانم الیشکری سے نقل **روایت** کی ہی کہ جب سعد نے کوثریہ کو کوچ کیا تو اُسی مقام مین جہان ابراہیم خلیل علیہ السلام محبوس ہوے تھے مقام کیا اور وہان نماز پڑھی اور حمد وثناے پروردگار بجالائے اور رسول خدا علیہ السلام پر درود وسلام بھیجا اور یہ آیت پڑھی تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ الآیۃ یعنے یہی انقلاب ایام ہین کہ انھین کو ہم درمیان آدمیون کے گردش[۱] دیتے ہین **راوی** نے کہا بعدازان سعد بن ابی وقاص نے باآنہمہ مشہد وجمع کے مقام کوثریہ کے چندروز قیام کیا پھر لوگون کو اپنے پاس طلب کرکے اُن سے کہنے لگے ای مسلمانو آگاہ ہو کہ ہرآئینہ حق سبحانہ وتعالی نے تمھارے تئین اکثر مقامات مین نصرت بخشی اور فیروزمند کیا اور تمکو دکھادیا اور وفا کیا جو کچھ تم سے تمھارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ کیا تھا کہ فرمایا تھا ستفتح علے امتی کنوز کسریٰ وقیصر یعنے قریب ہی کہ درہاے گنج کسرے فارس وقیصر روم کے میری اُمت پر مفتوح ہوجائینگے سو خزائن کسریٰ سے کچھ تمھارے قبضہ مین آگیا اب اتمام واکمال اُسکا حق تعالی پر ہی وبہ تحقیق کہ مین نے عزم عبور کیا ہی طرف مدائن کے بجانب غربی جو ممالک مغربی سے ہی یہ کلام سُنکے تمام حضار مجلس نے متفق اللفظ جواب دیا ای امیر ہم مین سے کوئی ایسا نہین ہی جو آپکے حکم سے

[۱] مراد گردش ایام سے یہ ہی کہ دوران ملوک وسلاطین مشرکین سپری ہوا اور دور مسلمین پیش آیا ۱۲

خلاف وانحراف کرے اور کون ایسا ہی جو خدا ورسول سے اپنی جان کو بخل کرے گا پس آپ بے تامل عزم بالجزم کیجیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنے ہمکو قوت وتوانائی نہین ہی مگر بہ توفیق الٰہی پھر جب سعد نے یہ جواب لوگون کا سُنا تو کوچ کی تیاری کی اور پیشتر اپنے زہیر کو اپنا علم دے کر با جمعیت جیش روانہ کیا اور حکم کیا کہ طے مراحل مین سریع السیر ہون چنانچہ زہیر بارہ ہزار سوار سے گرم سیر ہوے پھر جب کچھ دُور کئی منزل جا چکے تو ناگاہ سامنے سے ایک غول گھوڑون کا نمودار ہوا اور اُن پر سوار نظر آئے یہ دیکھکر مسلمانون نے اپنے ہتھیار سنبھالے پھر جب سامنے سے گرد برطرف ہوئی تو جمعیت دو سو سوارون کی نمایان ہوئی اور اُن لوگون نے اپنی جماعت سے ایک سوار کو پاس مسلمین کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ ہم لوگ اہل ساباط ہین اور سردار ہمارا سرزاد ہی وہ اپنے اہل بلد کے لیے تم سے صلح وعہد چاہتا ہی یہ خبر سُنکے زہیر نے اُس سے کہا کہ تو اُن لوگون کو ہمارے پاس بلا لا (یعنے کام ہمارے سرو ارنگا ہی ۱۲) پھر جب وہ جا کر اُن لوگون کو بلا لایا اور جب وہ قریب آئے تو سب گھوڑون سے اُتر کر پیدل ہو لیے واز راہ انقیاد وفرمانبرداری حاضر ہوے اور کشادہ پیشانی وشادمانی سے آکر ملاقات کی اور فتح وفیروزی سے مژدہ ومبارکبادی دی تب زہیر نے اُن سے کہا تم لوگ کون ہو وہ بولے ہم لوگ اہل ساباط ہین اور یہ شخص یعنے سرزاد ہمارا سردار ہے اور ہم لوگ تم سے مصالحہ طلب کرنے آئے ہین زہیر نے کہا جو کوئی ہمارے یہان آتا ہی ہم اُس کو قبول کرتے ہین اور جو ہم سے صلح چاہتا ہی ہم اُس سے صلح کرتے ہین اور ہم وہ قوم نہین ہین کہ زمین مین ارادۂ فساد رکھتے ہین بعد ازان اُن سے مصالحہ ہوا جیسا کچھ درمیان اُنکے موقع وقت اور اتفاق پڑا چنانچہ سرزاد بسبب صلح کے شادان وفرحان اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اپنی قوم کی طرف چلا گیا وبعد ازان زہیر جب مقام ساباط مین وارد ہوے تو وہان لشکر فرس کا دیکھا کہ اُن کا سالار موسوم بفیروز تھا اور وہ اپنی قوم پر بڑا شہسوار بہادر تھا اور اُسکے ہمراہ فوج کسریٰ کی تھی اور وہ فوج وہ تھی جس پر کسریٰ کو وقت مشکل ومہم سخت کے بڑا اعتماد تھا چنانچہ زہیر کے پاس بھی عساکر مسلمین مجتمع ہو گیا اور سعد بن ابی وقاص بھی وہین پہونچ گئے پھر وہ سب ساز وسلاح سے آراستہ ہو کر آمادہ ومستعد قتال ہو گئے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا پھر جس وقت صفین طرفین سے مرتب وآراستہ ہو گئین تو اول جو شخص میدان مین نکلا اور اپنا نام ونشان وحسب ونسب ظاہر کیا اور فخر ومباہات کرتا تھا وہ فیروز تھا اور وہ بزبان فارسی لاف زنی وسخت گوئی کرنے لگا کہ ای قوم عرب شما خویشتن را بر طمع زدید وبخیر یکہ بر سر شما نباشد عزم آوردید وبدست گمان شما باطل است زعم شما کہ شما مالک ملک عراق شوید وآن را از دست کسرائیان عجم در گیرید وزنہار ہم چہ نتواند شد چہ ما ہمہ جیش کسرائیم کہ صاحبان بطش وشدت وذی قوت وہیبت ایم ما را بہ پیشگاہ شان پایگاہ وتقربی ہست وبحضور آنہا خوش عزتے داریم وفراتر باری می باشیم" یعنے ای عرب والو تمھارا خیال خام ہی کہ تم مالک عراق ہو گے اور اس ملک کو ملوک عجم سے چھین لوگے ہرگز ایسا نہ ہو گا

کیونکہ ہم لشکر کسرے مین ہم بڑے سخت گیر زوردآور ہین اور ہمارا رعب غالب ہی اور بادشاہون کے سامنے ہماری بڑی عزت ومنزلت ہی اور اُن سے ہم کو بہت قربت اور خصوصیت ہی بس چاہیے کہ جوکوئی تمھارا افسر وسردار ہو وہ میرے سامنے میدان پکڑے اور جیسا مین نے کیا ہو کہ اپنی قوم مین سے آگے نکل آیا ہون وہ بھی اپنے پرے سے باہر نکلے **راوی** نے کہا ہنوز یہ کلام اُسکا تمام نہوا تھا کہ لشکر اسلام سے ہاشم بن مرقال نے اُسکی طرف عزم کیا اور اپنا بھالا ہلاتے ہوے اُسپر حملہ کیا پھر درمیان اُن دونون کے ایسی جنگ واقع ہوئی کہ اُسکے دیکھنے سے لڑکا بوڑھا ہوجاتا بعدازان ہاشم نے اُسکے سینہ مین ایک ایسا نیزہ مارا کانی اُسکی پشت سے پار ہوگئی آخر ہاشم نے اُسکو قتل کر کے مسلمین کی جانب مراجعت کی اُسوقت سعد بن ابی وقاص نے ہاشم کی پیشانی پر بوسہ دیا و برسم اکرام وتکریم گھوڑے سے اُترپڑے اور آیت پڑھی جو نسبت مشرکین کے نازل ہی اَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ یعنی کیا تم نے پیشتر سے اپنے حق مین قسم نہ کھائی تھی کہ تمھارے لیے زوال نہین ہی وحالانکہ کیسا زوال آیا **راوی** نے کہا پھر جب وہ فوج جو ہمراہ فیروز کے تھی بعد قتل فیروز کے ہزیمت کھا کر پسپا ہوگئی تو لشکر اسلام نے بھی اُنکے متعاقب کوچ کیا یہان تک کہ وہ فوج قلعہ نہمشیر مین داخل ہوگئی و بعدازان جماعت مسلمین کی بھی وہان تکبیر کرتی ہوئی جا پہونچی اور وہین جا اُتری یہان تک کہ اُس قلعہ کو ہر جانب سے گھیر لیا اور وہ قوم بھی اپنے سامان وسلاح وآلات فلاخن وغیرہ سے تیار و دُرست ہوگئی اور دیوارہاے شہر پناہ پر مورچہ بندی کی **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص نے دو مہینے قلعہ نہمشیر کا محاصرہ کیا اور اپنے سوارون کو بطریق تاخت وتاراج طرف شط فرات ودجلہ کے مقرر کر کے منتشر کردیا کہ وہ لوگ جا کر اور ایک جماعت مزارعین کے جو بہ جمعیت ہزار آدمی ہمراہ سرزاد رئیس ساباط کے تھے متسلط ہوگئے چنانچہ اُن کے باب مین سعد نے بخدمت امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عریضہ لکھا اور تا ورود جواب اُنکے حق مین حکم کرنے سے تامل وتوقف کیا اور وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر پھر گئے اور سعد نے بعد بسم اللہ کے یہ مضمون درج کیا کہ اما بعد حمد وصلوٰۃ کے آپ کی خدمت مین ہمارا سلام اور رحمت وبرکات خدا آپ پر نازل ہو وبہ تحقیق کہ مین حمد وثنا کرتا ہون اُس پروردگار کی جس کے سواے کوئی معبود بحق نہین ہی اور مین درود وسلام بھیجتا ہون اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حال یہ ہی کہ ہم بلد نہمشیر پر وارد ہین اور قبل اسکے درمیان قادسیہ ونواحیہ نہمشیر کے ہمسے مقابلہ ہوا ایک لشکر کا جو ہمراہ قرط بن فیروز کے تھا چنانچہ اُس پر اور اُسکے لشکر پر حق تعالیٰ نے ہم کو فیروزمند کیا کہ فیروز کو تو ہاشم نے قتل کیا اور باقی اُسکے ہمراہی پسپا ہوگئے اور بعد اسکے ہم نہمشیر پر نازل ہوے اور یہان ہم نے لشکر ہر طرف بطریق تاخت کے ہر سمت مامور کردیا تو وہ قوم فلاحین یعنی مردم کشاورز پر متسلط ہوے اور وہ ایک ہزار نفر ہین پس اُنکے بارے مین آپ کی کیا راے ہی چنانچہ حضرت عمر رضی عنہ نے درجواب

اسکے جوحکم نامہ لکھا کہ جو مردم کشاورز تمھارے پاس آوین اگر وہ تمھارے عہد پر قائم رہنے والے اور حکم بردار ہون اور تمھارے اوپر تمھارے دشمنون کے مددگار نہ ہون تو اُن کو امان دو اور جو لوگ تمھارے پاس ایسے آوین کہ وہ بعد حرب کے تم سے حارب ہوے پھر وہ تمھارے ہاتھ آئے ہون تو اُنکے بارے مین اختیار ہی جو چاہو اُن کے حق مین کرو پھر جب یہ نوشتہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچا تو اُنھون نے جماعت مزارعین کو جو ہمراہ سرزاد کے آئے تھے واگذار کیا و بعد ازان عوام دہقان کو طلب کر کے حکم کیا کہ اسلام لاوین خواہ جزیہ دیوین چنانچہ وہ ادائے جزیہ پر راضی ہوے ولیکن اہل نہرشیر آمادہ جنگ ہوکر لشکر مسلمین پر تیر اور پتھر مارنے لگے اور فلاخن اندازی کرنے لگے آخر سعد نے جب یہ حال دیکھا تو سرزاد کو بلا کر کہا کہ دیکھو شہر والون نے صلح کی جگہ نہ رکھی اب مین چاہتا ہون کہ تم بھی مجانیق بناؤ آخر سرزاد نے عمل منجنیق کا سامان کیا کہ بہت سے فلاخن بنائے یعنے جو بہاے آلات فلاخن نصب کیے اور یہ سب کام اُسنے تین روز مین درست و تیار کیا چنانچہ بیس منجنیق سے زیادہ شہر نہرشیر پر استادہ کیے گئے آخر وہ لوگ فلاخن کی مار و بوچھار سے عاجز ہوکر قتال مسلمین سے باز رہے اور ہٹ گئے پس اس تدبیر سے عرب بہت خوش ہوے پھر جب محاصرہ بلد کا طول ہوا تو اہل شہر گھبرا کر لڑنے کو باہر نکلے اور مسلمین سے مقابلہ کرنے لگے اور صبر و استقامت پر باخود ہا معاہدہ کیا اُس وقت اہل اسلام نے بھی بکمال مقاومت اور استقلال ہنگامہ قتال شدید گرم کیا چنانچہ اہل فرس جو کہ نشاب ایک قسم کا تیر مارتے تھے تو اہل عرب بھی بنال ایک نوع کا تیر چلاتے تھے یعنے وہ بھی خدنگ اندازی مین سرگرم تھے تو یہ بھی ناوک افگنی مین تیزدست تھے اور اس وقت زہیر بن الحویہ نے وہ قتال شدید برپا کی تھی جو موجب رضاے خدا و رسول ہو بعد ازان زہیر نے سعد سے کہا اب مجھے چھوڑ دو اور جانے دو کہ مین آگے بڑھون اور تیر اندازی و تیغ زنی کرون یہ کہکے آگے بڑھے اور دشمنون مین گھس گئے اُس وقت ایک بڑے شہسوار سے دوچار ہوے کہ اُسکا نام شہریار تھا اُس پر حملہ کر کے ایک ایسا بھالا مارا کہ انکے ساتھ اُسکی آنتین انتڑیان نکل آئین پھر اُسکو قتل کیا تب اُن برعجمون نے ہجوم و نرغہ کر کے شہید کیا اور بعد قتل اُنکے وہ سب بھاگ کر اندرون شہر پنہان ہوگئے اور پھاٹک و دروازے شہر کے بند کر لیے اور شہر پناہ کی دیوارون پر چڑھ گئے اور اُن مین سے ایک شخص سامنے آکر مسلمانون سے کہنے لگا کہ بادشاہ ہمارا تم سے فرماتا ہی کہ آیا تم ہم سے اس بات پر صلح کرو گے کہ درمیان دجلہ سے ادھر ہمارا اور اُدھر تمھارا یہ سُنکے ابو مفزر الاسود ابن قطبہ آگے بڑھا اور اُسکی زبان پر حق تعالی نے وہ بات جاری کی جسے وہ خود نہین جانتا تھا کہ مین کیا کہتا ہون پس درجواب اس پیام کے وہ بزبان فارسی گویا ہوا گرا پنے کلام سے آپ کچھ نہ سمجھا اور نہ اُسکو پسند کیا تب یہ جواب سُنکر وہ پیام آور طرف بادشاہ کے پھر گیا اور راوی نے کہا تب

ہم لوگون نے ابو مقرہ سے پوچھا کہ تو نے اُس شخص سے کیا کہا اسنے کہا قسم ہے اُس خدا کی جس نے محمد کو بحق مبعوث کیا مین خود نہین جانتا ہون کہ مین نے اُس سے کیا کہا مگر یہ کہ حق تعالیٰ نے میری زبان کو کسی بات پر گویائی دی تھی اور اُمید ہے کہ جو کچھ میری زبان سے سرزد ہو وہ حق مین مسلمین کے خیر و بہتر ہو چنانچہ ہر کوئی اس سے پوچھتا تھا اور وہ یہی کہتا تھا کہ مین خود نہین جانتا کہ مین نے کیا کہا یہان تک کہ خود سعد بن ابی وقاص نے پوچھا تو اُس نے عرض کی ای امیر واللہ مین اپنے کلام کو آپ نہین سمجھا اس بات سے سعد کو سخت تعجب ہوا بالآخر سعد نے حکم جنگ کیا اور کہا تیر چلاؤ مگر شہر والون مین سے کوئی سامنے نظر نہین آتا تھا اُس وقت ہم کو اندیشہ ہوا کہ کیا عجب ہے ان شہریون نے کوئی مکر و حیلہ کیا ہو پھر جب ہمارے تئین دوسرا روز ہوا تو یکایک ایک شخص ہمارے پاس الامان الامان پکارتا ہوا آیا ہم نے اُس کو امان دی اور اُسکو پاس امیر سعد کے لائے سعد نے اس سے پوچھا کیا خبر ہے اسنے کہا شہر والے شہر مین نہین ہین وہ ساری قوم بھاگ گئی سعد نے کہا وہ لوگ کیونکر بھاگ گئے اُسنے کہا بادشاہ نے تمھارے پاس اپنا ایلچی بھیجا تھا کہ وہ تمپر عرض صلح کرے سو تم نے اُس کو جواب دیا تھا کہ درمیان ہمارے تمھارے کبھی صلح نہ ہوگی حتےٰ انکل عسل آفریذیا بکوثا یعنے یہان تک کہ ہم شہد افریزیا کا کھاوین جس کو نوح کونا کہتے ہین (وافریزیا نام مقام لوح کونا قسم شہد) پھر جس وقت یہ کلمات تمھارے جواب سے بادشاہ کو پہونچے تو بادشاہ نے کہا وادیلا وبڑا غضب ہوا کہ اُن کی زبان پر اور اُنکے مُنھ سے فرشتے بولتے ہین کہ وہ ہمپر وارد ہوا چاہتے ہین اور عرب کی جانب سے وہ ہم کو جواب دیتے ہین اور واللہ اگر یہ بات نہین ہے تو مگر بالضرور وہ ایسے کلمات ہین کہ عالم غیب سے اس کہنے والے کے فہم و ذہن مین ڈالے گئے ہین اور اُسکی زبان پر جاری کیے گئے ہین پس نکل چلو یہان سے طرف شہر تصوا کے یعنی اس پار دجلہ کے بالآخر وہ سب شہر سے نکل گئے اور تمام مال و متاع چھوڑ گئے اور جو لوگ پیادہ تھے کہ اُنکے پاس گھوڑے نہ تھے وہ عاجز رہ گئے وہ لوگ یہی غنیمت سمجھے کہ اپنی جانین بچالے گئے راوی نے کہا جب سعد بن ابی وقاص نے یہ مژدہ اس مخبر سے سُنا شکر خدا کا کیا اور لشکر اسلام کو حکم کیا کہ اندرون شہر داخل ہو مگر ساز و سلاح سے چاق و چوبند رہو کیونکہ خوف کمینگاہ رکھتے تھے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سعد سوار ہو لیے اور آگے آگے مجاہدون کا غول اپنے سامان جنگی سے چست و درست روانہ ہو کر داخل شہر ہوے اور شہر مین ہر سمت پھیل گئے مگر شمشیر زن سوارون مین سے کسی کا نشان نہ پایا مگر سارا مال و منال جو دیکھا تو بجنسہٖ بجاے خود موجود تھا ماُن کہ اُس پر ضبط و قبضہ کیا و بعد ازان سعد وہان تین روز مقام کر کے طرف شط فرات و ساحل دجلہ کے کوچ کر گئے اور چاہتے تھے کہ لوگون کو پار اُتار لیجا وین اور اس طرف شہر اسابنیر مین پہونچین مگر کوئی کشتی بہم نہ پہونچی ناچار کچھ دنون وہان رہنا پڑا اور وہ ماہ صفر تھا اور حال یہ تھا کہ اکثر لوگ سعد کو پیر کر پار اُترنے کے لیے ترغیب دیتے تھے اور اصرار و تقاضا

کرتے تھے نگروہ مسلمانون پر شفقت کرکے تامل رکھتے تھے اسی عرصہ مین ایک آدمی گروہ گبر سے سعد کے پاس آیا اور ایسے گھاٹ کی طرف رہبری کرنے لگا جدھر پانی کی تھاہ تھی مگر سعد نے انکار کیا۔

ذکر فتح ایوان کسریٰ اور درآنا مسلمانون کا درون دجلہ اور فتح کرنا شہر اسبانیر کا جو اُس پار دجلہ کے واقع تھا

پھر جس وقت اُس گبر نے ایک گذارے کا راستہ بتایا کہ اُدھر سے اُترنے کی تھاہ ہے اور سعد نے منظور نہ کیا اور کہا دریا عمیق ہے مین مسلمانون کو اس فریب اور دھوکے مین نہ ڈالونگا حق تعالیٰ اُنکے لیے کچھ اور ہی سامان کردے گا پس وہ اسی فکر و اندیشہ مین تھے کہ ناگاہ ایک اور کوئی گبر سامنے نمودار ہوا کہ اُسکے کپڑے تر بتر تھے اور پانی ٹپکتا تھا تب سعد نے اُسکا حال پوچھا اُسنے کہا مین اپنا احوال کیا کہون ہمارے بادشاہ نے اپنے خواب مین دیکھا ہے کہ اہل اسلام گویا دریا اُتر کر اُسکے پاس جا پہونچے ہین اور اُسکے تئین یقین و آگاہی زوال ملک اپنے کا ہوگیا ہے تو وہ یہان سے بھی قصد گریز رکھتا ہے اور اس بندوبست مین ہے کہ اپنا مال و منال لیکر خراسان کی راہ لیوے یہ خوشخبری سُنکے سعد نے مسلمانون کو جمع کرکے بعد حمد و ثنای خداوند ارض و سما کے خطاب کیا کہ ای مسلمانو دیکھو دشمن تمھارا بے مدد کشتی تمھاری پناہ کی کشتی مین تمھارے پاس اُتر آیا اور حال یہ ہے کہ کسریٰ قصد فرار رکھتا ہے اور مع مال و اسباب اور خدم و حشم اپنے کے خراسان کو جایا چاہتا ہے درین صورت مین ارادہ عبور دریا رکھتا ہون یعنے پیر کر انشاء اللہ تعالےٰ پار جاتا ہون اور تم خوب جان لو کہ اب تمھارے پیچھے کوئی ایسا باقی نہین رہا جس کا تم کو خوف ہو اسلیے کہ حق تعالےٰ نے تمھارے تئین تمام قلعون اور شہرون کا مالک کردیا حالا میری راے مین یہ آتا ہے کہ بشناوری دریا اُس پار اُن پر جا پہونچون اس بارہ مین تم لوگ کیا کہتے ہو یہ سُنکے سب اصحاب نے جواب دیا حق تعالیٰ آپ کے عزم کو اس علو ہمت پر قوت بخشے بسم اللہ آپ کیجیے جو کچھ موافق ارادۂ الٰہی کے ہے اُس وقت سعد نے کہا حق تعالیٰ تمپر رحم اور تمھاری نصرت کرے تم مین سے کون پہلے ابتدا العبور کرتا ہے اور کون مقدم بشناوری ہوتا ہے کہ وہ ہم لوگون کے لیے پانی کی تھاہ لیوے کہ کدھر سے پایاب ہے اور وہ اُسی نشان پر اُس پار جاکر لب دریا کھڑا ہو تاکہ لوگ اُسی خط پر گذر کر اُس سے جا ملین چنانچہ بمجرد استماع اس کلام کے عاصم بن عمرو دریا مین در آئے اور اُنکے پیچھے ایسے چھ سو آدمی اہل نخوات (نام قبیلہ) مین سے ساتھ ہولیے جو مشاہیر سے تھے اور نخران کا معروف اور اُن کی بہادری کا شہرہ تھا اور اس قبیلہ کے عوام بھی اگر کنارۂ دریا کھڑے ہوے اور ایک گروہ فرسا جو معروف بقعقاع بن عمرو تھے وہ بھی ساتھ عاصم بن عمرو کے دریا مین گھس پڑے واقدی

نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی یوسف بن عبدالاعلی نے یوسف بن عمرو سے کہ پہلے جو لوگ دریا مین کود پڑے وہ عاصم اور شرجبیل اور ابو مقرن و عجل و مالک بن کعب الہمدانی اور مثل اُنکے دیگر اکابر قوم تھے اور گھوڑون پر سوار تھے ان سب نے دریا مین گھوڑے ڈالدیے تو بعد اُنکے پیچھے پیچھے چھہ سو ساٹھ آدمی دجلہ مین دھنس پڑے اور سب سے پہلے جو دریا مین اُترے وہ عاصم بن دلاوو ابو مقرن و شرجبیل و مالک بن کعب تھے اور ایک لڑکا بنی الحارث سے تھا پھر جس وقت عجمون نے ان لوگون کو دیکھا کہ قریب تر آپہونچے تو اُنھون نے بھی ایک ایسی جماعت سوارون کی تیار کی جو اُن مین مقدم و سربر آوردہ تھے پس اُن سوارون نے بھی اپنے گھوڑے دریا مین ڈالدیے پھر لشکر سعد مین سے اول جس شخص نے اُن سے مقابلہ کیا وہ عاصم بن عمرو تھے اور جس دم عاصم نے دریا مین اُن سوارون کا مواجہہ کیا تو اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان گبر بیدینون کو بھالے مارو اور تاک کے اُن کی آنکھون مین انی مارو پھر جس وقت عجمون نے یہ کلام عاصم کا سُنا کہ دشمنون کی آنکھین تاک کر نیزے لگاؤ اور ان کو جام مرگ پلاؤ اور اہل فارس نے یہ بھی دیکھا کہ لباس عرب کے تری مین ایسے ہین جیسے خشکی مین وقت نیزہ بازی و تیغزنی کے چست و بے زحمت ہوتے ہین یعنی ہنگام جنگ اُلجھتے نہین ہین تو یہ احوال لشکر اور دیکھکر پس پشت بھاگے اور مسلمانون نے اُن کا تعاقب کیا اور اپنے آگے دھر لیا یہان تک کہ بہتون کو قتل کیا اور جس قدر وہ لوگ دریا کے کنارے تھے اُن مین سے بہت تھوڑے بھاگ بچے بالآخر جہات فارس سے بجانب ساحل دریا اہل اسلام متسلط ہوے اور باقی جماعات مسلمانون کی دریا کے اُس پار یکجا جمع تھی چنانچہ جب سعد کو حال اُس پار کا معلوم ہوا کہ اہل اسلام غالب آئے اور اعدا مغلوب ہوے تو مسلمانون کو اذن عام دیا کہ اب تم بھی دریا ہل چلو اور حق تعالے سے اعانت طلب کرو آخر وہ تمام لشکر دجلہ مین پھاند پڑا اور اُس وقت دجلہ نہایت موجزن اور بڑے زورون پر تھا مگر اہل اسلام اپنے عزم مین کمال کوشش کر رہے تھے اور تموج و تلاطم گرداب سے کچھ باک و پروانہ کرتے تھے بلکہ وہ گویا زمین پر چلے جاتے تھے اور اہل فارس پر یون جا کر نازل ہوے کہ ان کو کچھ شمار مین اور خاطر مین نہ لاتے تھے یہان تک کہ بقتال شدید اُن سے مقاتلہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی ایسے شخص نے جس پر مجھکو بڑا وثوق و اعتماد ہے کہ لشکر سعد مین سے اول جنھون نے دجلہ سے عبور کیا تھا وہ ساٹھ آدمی تھے کہ گروہ گروہ نکلے تھے ازانجملہ اول زمرہ تو نو آدمیون کا تھا اور اُن مین اول و مقدم عاصم تھے اور دوسرے زمرہ مین دس تن تھے اور تیسرے غول مین تینتیس ۳۳ نفر تھے اور عاصم کہتے تھے کہ ہم نے دجلہ کو سوارون اور پیادون اور چوپایون سے ایسا ڈھانپ لیا تھا کہ جب ہم اُترتے تھے تو کثرت مردم و دواب سے دریا کا پانی نظر نہ آتا تھا اور گھوڑے ہمارے پانی سے نکلکر اپنی دُم و ایال جھاڑتے تھے اور لب دریا صہیلہ کرتے تھے یعنے ہنہناتے تھے اور بولنا اُن گھوڑون کا

ازروے الہام تھا منجانب ملک علام راوی نے کہا پھر ملک کسریٰ نے دیکھا کہ گروہ مسلمانونکا اس جانب آگیا ہی تب شہریار بن ساور کو جو بڑا شہسوار اور سردار تھا حکم کیا کہ مسلمانون سے مبارزطلبی اور اُن کا مقابلہ کرے اور اُن کو روکے رہے اور خود کسریٰ تدبیر فرار مین مصروف ہوا کہ جملہ اموال ونقد اور دُرّ وجواہر ویاقوت وغیرہ سے جس قدر اُٹھوا سکا لدوالیا **راوی** کہتا ہی کہ سعد جب دریا مین ہیلتے تھے تو یہ آیہ پڑھتے تھے ذٰلِكَ تَقۡدِيرُ الۡعَزِيزِ الۡعَلِيمِ یعنے یہ اندازہ کیا ہوا خداے غالب بڑے علم والیکا ہے چنانچہ اُن اُترنے والون مین سے کوئی ایک متنفس بھی غرق نہین ہوا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے نعمان بن عامایا نصیبی نے اپنے باپ عثمان سے سُنکر بیان کیا کہ وہ لوگ دریا پار اُترنے والے اول سے آخر تک سب مع الخیر سالم رہے اور ایک شخص قبیلہ بارق سے جس کا نام عرقدہ تھا وہ دریا مین پشت زین سے پھسل کر گھوڑے سے جُدا ہو گیا اور وہ گھوڑا اُسرخ تھا اور فش وردم اُسکی سُرخ تھی اور گویا مین دیکھ رہا ہون کہ وہ گھوڑا اور سوار اُسکا دونون ڈوب رہے ہین اس وقت اُسکے پاس قعقاع بن عمرو اپنا گھوڑا پیراتے ہوے جا پہونچے اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا یہان تک کہ وہ پار ہو گیا چنانچہ لوگ کہتے تھے کہ اے قعقاع عَجَزَتِ الۡاِخۡوَانُ اَنۡ تَلِدَ مِثۡلَكَ یہ کلام مدح وآفرین ہی یعنے برادران امثال واقران عاجز ہین کہ اُن سے کوئی مولود مثل تیرے وجود مین آوے اور یہ بھی ایک امر عجیب ہی کہ اُس پانی مین کسی کی کوئی چیز نہین گری اور نہ تلف ہوئی ہان مگر ایک شخص کا کاسۂ چوبی کہ اُس کا تسمہ یا ڈورا کہنہ وفرسودہ تھا تو وہ ٹوٹ کر پانی مین جاتا رہا اور موج اُسکو بہالے گئی تب صاحب کاسہ نے کہا واللہ مین اسکے ضائع ہونے سے رنج وتکلیف اُٹھاؤن گا وحال آنکہ ایسا نہ ہوگا کہ حق تعالیٰ تمام لشکر مین سے میرا ہی جام مجھ سے چھین لیوے آخر سب پار اُتر گئے تو مسلمانون مین سے ایک شخص بنابر حاجت غسل دریا پر آیا ناگاہ موج نے وہی قدح اُس شخص کی طرف اُچھال دیا اُس نے اُٹھا لیا اور اُسکو لشکر مین لایا تو مالک نے اپنا پیالہ پہچانا اور لیلیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** کی عمرو بن تمیم نے اُسنے کہا مجھے یہ روایت پہونچی ہی کہ جب مسلمانون نے عبور دریا کیا تو اہل فارس نے دریا ہی پر برلب آب ہنگامۂ قتال عظیم گرم کیا اور بہت سخت لڑائی لڑے اور اپنی جانون کو تعب وصعب مین ڈالا اور آمادہ اس امر پر ہوے کہ یہان تک مقاتلہ کرین تا لڑکر مرجاوین اور یہ سب خواص ملک کسریٰ تھے اور اصحاب ایوان کسریٰ تھے اور صاحبان حصن وقلعہ تھے اور سالار وسرگروہ اُن کا شہریار بن ساور تھا چنانچہ خالد بن نمیر نے شہریار کی آنکھ تاک کے نیزہ مارا کہ آنی اُسکی گُدی توڑ کر پار ہو گئی اور وہ اوندھا گرا پھر دوبارہ اُس پر ایک ضربت تلوار کی ماری کہ وہ قتل ہو گیا ناگاہ اس وقت ایک جماعت سوارون کی جانب ایوان کسریٰ سے وہان آپڑی اُنھون نے اُس گروہ سے جن کا سالار شہریار تھا یہ بیان کیا کہ اب تم کسکے لیے لڑتے ہو ملک کسریٰ تو فرار کر گیا اور

اپنا مال واہل وعیال اور اپنا خدم وحشم ساتھ لیگیا آخران لوگون نے جس دم یہ خبر سُنی تو وہ بھی پسپا بھاگے
اور مدائن مین کوئی بات اعجوبہ زیادہ تر پایاب ہونے دریا اور عبور کرنے مسلمین سے نہ تھی اور مسلمانون نے
دجلہ سے اپنے روز عبور کا نام یوم الجراثیم رکھا تھا (جراثیم جمع جرثومہ) اور جراثیم کہا تھے کہ خرمون کی شاخون
کے مٹھے بندھے ہوے بطور خرم یعنے جس طرح گٹھے بندھے تھے کہ منجانب اللہ ظاہر ہوے اور جدھر
پانی پایاب تھا اُسی طرف وہ بہتے تھے چنانچہ لوگ عبور کرتے اُسی کی سیدھ پر ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے
اور جرثومہ یعنے دیدان جو مانند مورچگان کے تھے زخم تنگ اسپان سے پیدا ہوے تھے اور قیس بن
ابی حازم نے اسطرح روایت کی ہی کہ جب ہم لوگون نے اپنے تئین دجلہ مین ڈال دیا ہی تو اس وقت
دجلہ بڑے جوش وخروش پر تھا اور بہت زور شور کرتا تھا پھر جس وقت ہم بیچ دھارے مین پہونچے
تو ایسا ہوا کہ پانی کی چھاب فقط گھوڑون کے تنگ مین لگتی تھی (مترجم کہتا ہی کہ یہان روایت قیس
اور روایت سابقہ کے جن مین طغیانی دجلہ کو رہی کچھ منافات نہین ہی اس لیے کہ جدھر سے قیس کے
گروہ نے عبور کیا ادھر اُسی قدر پانی کم ہوگا کہ صرف تنگ بھیگتے تھے) پھر قیس کہتا ہی کہ جب اہل فارس نے
یہ حال دیکھا کہ اہل اسلام بے مشقت وبے تکلف دریا اُترتے اور ہلتے چلے آتے ہین تو وہ لوگ اپنی
فارسی زبان مین کہنے لگے ایشان کہ ہم چوب بر وامی آیند مگر جن وآسیب بودہ باشند یعنے یہ لوگ جو
دریا مین اس طرح بیباک بے خطر چلے آتے ہین گویا جن ہین اور کہتے تھے کہ بخدا تم لوگ آدمیون سے
نہین لڑتے ہو بلکہ جنون سے ارادہ لڑنے کا رکھتے ہو یہ باتین کہکے وہ لوگ تو بھاگ گئے اور مسلمانون نے
ارادہ کیا کہ ایوان کسریٰ مین درآوین مگر سعد نے ان کو اس ارادے سے منع کیا اور کہا کام مین عجلت کرنے
سے باز رہو کیونکہ جلد بازی مورث ندامت وپریشانی ہی اور مین اندیشہ کرتا ہون کہ فرار کرنا عجمون کا شاید
اُنکے بعض مکائد ومکاریون سے ہو یہ سُنکے پھر کوئی داخل ایوان نہ ہوا اور **راوی** کہتا ہی کہ سلام المحازی
ایک لڑکا تھا وہ سعد کے پاس حاضر ہوکے کہنے لگا ای امیر واللہ مین نے آج خدا ورسول کو رضامند کیا
کہ مین نے ہی عجمون کے سپہ سالار یعنے شہریار کو قتل کیا بعدازان اُن ساٹھ آدمیون سے جو باقی رہ
گئے تھے اُن سے اپنی بات پر یعنے قتل شہریار پر گواہی چاہی مگر اُن مین سے کسی نے اُسکی گواہی
نہ دی تب سعد نے اس جوان محازی سے کہا کہ شہریار کو تو نے قتل نہین کیا ہی یہ سُنکے اُس لڑکے نے
سر نہوڑا لیا اور ارادہ کیا کہ اس جگہ سے چلا جاوے ناگاہ اُسی اثنا مین ایک شخص صحابیون مین سے کہ اُسکا
نام ہاشم بن قبیصہ تھا بول اُٹھا ای امیر مین نے بچشم خود دیکھا ہی کہ مقدم وسردار اہل فرس کو اس نے
قتل کیا ہی پس سعد نے قول صحابی کی تصدیق کی اور اس لڑکے کو خلعت دیا اور رخت مقتول بھی اسی کو
حوالہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے بواسطہ عبداللہ بن بشر وسلیمان بن عامر کے نقل روایت کی ہی کہ
جس روز اہل اسلام دجلہ مین درآئے اور پار اُترتے تھے تو اُس وقت ملک یزدجرد بالائے ایوان اپنے

چڑھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ اہل اسلام دریا ہلتے چلے آتے ہین اور اُن کے گھوڑے پیچھے مُڑتے ہین نہ سوار کچھ گھبراتے ہین اور صحابہ آپس مین باتین کرتے آتے ہین گویا کہ زمین پر چلتے پھرتے ہین یہ دیکھکر ملک یزدجرد کو زوال ملک اپنے کا یقین ہوگیا اور اپنی عزت وسلطنت کے جانے کا باور آگیا اُسوقت با دیدۂ گریان و با دل بریان بام ایوان سے نیچے اُتر کر بیت المال سے خزانہ وجواہر لیا اور توشکخانہ سے خلعتہاے گران بہا اور کوٹھون سے ظروف قیمتی اور کچھ اور چیزین بے بہا ہمراہ لیکر باقی جو کچھ اُسکے یہان آلات وسامان حصار سے یا جو کچھ اسباب رسد وغلہ وغیرہ قسم کھانے پینے سے جمع تھا اور جس قدر کہ گلہ دواب جنس بقر وغنم وغیرہ سے موجود تھا سب وہین چھوڑ دیا اور اپنے اہل وخواص اصحاب کو لیکر نکل گیا وبعدہٗ ازان اندرون شہر قصوے اول جو شخص داخل ہوا وہ یعقوب المندلی تھے اور ہمراہ انکے جماعت فرسان تھی جو جماعت قعقاع بن عمرو کہلاتے تھے اور شہر قصوی وہ تھا جو منتہاے بلاد مدائن وغیرہ کے واقع تھا اسکو بستانیر کہتے تھے اور وہی تخت گاہ ومسکن بادشاہ کسریٰ کا تھا چنانچہ شہر کے کوچون اور تنگ گلیون مین گھس گئے پھر کہین کسی دشمن سے ملاقات نہ ہوئی وبعد ازان سعد نے عزم کیا کہ شہر قصوی مین داخل ہون جیسا کہ سابق مین زہیر بن جوہریہ کو حکم کیا تھا کہ اپنا لشکر لیکر وہان جائین غرضکہ سعد اندرون شہر داخل ہوکر شہر مین کو تلاش کرنے لگے اور ایکطرف ایک دوسرا غول ہمراہ مرقال کے گشت کرتا تھا ناگاہ ایک شخص مرقال کے تئین ملا کہ وہ حاجب ومصاحب کسریٰ کا تھا مرقال اُسکی فارسی زبان مین اُس سے باتین کرنے لگے تب وہ بولا کہ عرب بعبور دریا ہماری طرف درآئے ہین وہ یہ کہتا تھا مگر مرقال کو نہین جانتا تھا کہ یہ بھی عرب ہی چنانچہ مرقال نے بھالا مار کر اُس کو قتل کر ڈالا اور اُسکے غلامون کو اسیر کرکے سعد کے پاس حاضر کیا اور بعضی روایات مین مذکور ہی کہ مرزبانان کسریٰ سے ایک بڑا زمیندار تھا اور شہر مین روز دخلہ عرب کے وہ بھی داخل تھا مگر عربون سے اسکو کچھ بیم وہراس نہ تھا اور وہ اُس روز اپنے گھر سے کسی کام کو نکلکر اپنے گھر کو پھر آجاتا تھا ناگاہ اُسنے دیکھا کہ غلمان وغیرہ اُسکے گھروالے بعجلت تمام نکل رہے ہین اور مال واسباب نکال رہے ہین تب اُس مرزبان نے پوچھا تمھارا کیا حال ہی وہ بولے کہ زنابیر یعنی بھڑون نے ہمارے گھرون پر غلبہ کیا اور ہم کو زبردستی نکال دیا یعنے عربون کے خوف شدائد سے ہم بھاگے جاتے ہین پھر اُسنے اہل شہر سے شدت شور وبکا اور اُن کا نالہ وواویلا سُنا اور وہ سب اپنا مُنھ پیٹتے تھے یہ دیکھکر اس دہقان نے اپنا ساز حرب نکالا اور زرہ پہنی ہتھیار لگائے اور اپنا گھوڑا طلب کرکے اس پر زین کسا تین بار مضبوط کرکے باندھا تینون دفعہ رکاب دوال ٹوٹ گئی اسی اثنا مین ایک سوار عرب آیا اور اُسکو نیزہ مار کر بولا لے اس وار کو کہ مین ابن المخارق ہون پھر وہ سوار اُسکو مار کر چلا گیا اور اُسکی رخت وسلاح پر کچھ التفات نہ کی اور جس وقت سعد داخل شہر ہوے تو ایوان کسریٰ کو تلاش کرنے لگے پھر جب ایوان مین بھی داخل ہوئے تو

یہ آیہ پڑھنے لگے وَاَوْرَثْنٰھَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ یعنے بعد ہلاک قوم کفار کے درباب مکانات و باغات اُنکے و دربارۂ تنعمات وضیاعات کے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اور ہمنے اُن کی سب چیزون کا وارث اور قوم کو کیا اور جس وقت سعد داخل ایوان ہوے تو گھوڑے سے اُتر کر پیدل ہوے اور اُس مین نماز شکرانۂ فتح آٹھ رکعتین ادا کین کہ درمیان رکعات کے فصل نہین کی یعنے آٹھون رکعتین ایک سلام سے پڑھین اور ایوان کو مسجد قرار دیا اور راوی کہتا ہی کہ اس ایوان مین پیکر تصویر خضر علیہ السلام نصب تھی اُس کو اسی حال پر چھوڑ دیا یعنے نہ مٹایا نہ خارج کیا اور جس روز سے ایوان مین داخل ہوے توبسبب قصد قیام چند روز کے وہان اتمام نماز کیا یعنے قصر سفر موقوف کر کے نماز حضر تمام و پوری پڑھی اور وہان نماز کو جمع کیا یعنے ظہر و عصر ایک ساتھ اور مغرب و عشا کو ایک ساتھ جمع کر کے پڑھا اور وہ روز داخلۂ ایوان کا روز جمعہ تھا تو اول نماز جمعہ جو ملک عراق مین پڑھی گئی وہ یہی جمعہ تھا کہ مدائن مین پڑھا گیا یعنے جب سے وارد ملک ہوے تھے تو برابر سفر رہا اور نماز قصر ہی پڑھتے رہے کسی مقام پر قیام نہ ہوا تھا کہ اتمام نماز کرتے یا نماز جمعہ پڑھتے مگر مدائن مین بعد فتح جو بہ نیت قیام مقام کیا تو تمام نماز و نماز جمعہ دونون کو ادا کیا بعد ازان سعد ایوان سے بعد تین روز کے نقل و حرکت کر کے قصر ابیض مین آئے اور عمرو بن مقرن کو اموال غنائم پر داروغہ مقرر کر کے حکم کیا کہ جس قدر مال و اسباب و خزینہ قصرہاے کسریٰ مین اور جو کچھ اس کے محلات و ایوان و دیگر مکانات یا بازارون مین ہو سب جمع و فراہم کرو اور اسکا شمار کر کے فہرست و تعلیقہ کرلو اور جب اہل مدائن نے دیکھا کہ تمام عرب اُس سرزمین مین یکجا مجتمع ہو گئے تو وہ سب بھاگ نکلے اور جس قدر مال و اسباب اپنا اُٹھا سکے لے بھاگے مگر جو کوئی اُن مین سے جو کچھ لے بھاگا وہ سب مسلمانون نے اُن سے چھین لیا اور سعد کے پاس حاضر لائے اور سعد نے اُس سب کو سپرد عمرو بن مقرن کیا کہ اُسنے شامل اس مال کے کر دیا جو بیت المال مین جمع ہوا تھا اور اول شے جو جمع کی گئی وہ یہی مال و اسباب ہی جو قصر ابیض و منازل کسریٰ اور سائر امکنہ مدائن مین فراہم کیا گیا یعنے قبل اسکے جو کچھ مال غنیمت کہین ہاتھ آتا تھا وہ مسلمانون مین تقسیم ہو جاتا تھا مگر اس مرتبہ بیت المال مین جمع کیا گیا اور جہد بن سبار نے بیان کیا کہ جب ہم مدائن مین پہونچے تو ایک انبار کی طرف ہمارا گذر ہوا اُس پر سرپوش برنجی ڈھکا تھا ہم لوگون نے جانا کہ کچھ کھانا ہی پھر جب اُس سرپوش کو اُٹھایا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک ظرف کلان سونے چاندی کا ہی اُس مین بہت سا کافور تھا سو ہم نے جانا کہ وہ نمک ہی راوی نے کہا کہ اسی عرصہ مین زہیر[1] بتلاش و طلب منہزمین کے برآمد ہوے جب جسر نہروان پر پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ اس پُل پر بہت سے اہل فارس بتمام ساز و سامان اپنے و بکمال زینت و آرائش مجتمع ہین اور بالاے جسر ایک اژدہام ہی اس لیے کہ ایک

[1] یہ زہیر غیر اُن زہیر کے ہین جو شہید ہوے جن کا ذکر اوپر گذرا یا کہ یہ حکایت جو یہان مذکور ہے قبل شہادت اُن کے واقع ہوئی ہو ۱۲

بغل ان کا پانی مین گر پڑا تھا تو وہ سب ہجوم کرکے اُس کو نکال رہے تھے وبا یکدیگر شور و غوغا کرتے تھے
اتفاقاً اُسی ہنگامے مین ایک اور استر پانی مین گر گیا تو وہ لوگ بڑے ہرج مرج مین تھے پھر جب مسلمانون
نے یہ حال مشاہدہ کیا اس وقت زہیر نے کہا اس استر کے لیے کوئی امر عظیم ہی اس لیے یہ سب آ سکے
در پے ہین پس اس وقت اُن پر حملہ کرو اور تلوارین مارو تب ہم لوگون نے اُن پر حملہ شدید کیا اور اُن
مین بہتون کو قتل کیا اور باقی بھاگ گئے اور ہمنے اُس اُستر کو جو نکال لیا تو دیکھا کہ اُس پر حلہ کسریٰ اور
خلعت پُر زر تھا اور اُسکی ایک زرہ گران قیمت تھی اور ایک حمیل تھی جس مین جواہر جڑے تھے کہ اُس کو
پہنکر مُباہات سے جلوس کرتا تھا آخر وہ سب ہم لے آئے اور سہل بن سابق نے کہا کہ ہم نے استر لیا اور
اسکو حوالۂ صاحب اقباض یعنے سپردِ داروغہ بیت المال کے کیا مگر ہم نہ جانتے تھے کہ اُس پر کیا ہی اور
یعقوب نے اپنے جد سے نقل کی وہ کہتے تھے جو لوگ بطلب نہر مین نکلے تھے مین بھی اُنکے ساتھ تھا ناگاہ
ہم نے دو استر دیکھے اور اُنکے ساتھ دو ہی آدمی بھی تھے پھر جو کوئی اُنکے قریب جاتا تھا تو اُس کو تیر مارتے
تھے چنانچہ کسی کو اُن کے نزدیک جانے کی جرأت نہ ہوتی تھی مگر مین نے عزم بالجزم کرکے اُن دونو پر
حملہ کیا بالآخر دونون کو قتل کیا اور دونون استرون کو پاس صاحب اقباض کے لے آئے کیونکہ
سائر عراق سے جو کچھ عرب لاتے تھے وہ لکھتا جاتا تھا پھر جس وقت اسکے پاس دونون بغلون کو مین
لایا تو اُسنے مجھ سے کہا ذرا ٹھہر جا تا مین دیکھ لون تیرے ساتھ کیا چیز ہی پھر مین نے اُس پر سے پوشش
جو ہٹائی اور خود ہی کھولی تو ایک بغل پر تو تاج کسریٰ اور اقسام جواہر تھے اور دوسری بغل پر خلعت و
پوشاک کسریٰ تھی اور وہ سب پُر زر اور اس مین لعل و گہر ٹنکے تھے اور محمد بن طلحہ و مہلب سے روایت
ہی کہ قعقاع جس وقت بطلب و تلاش مفروران کے روانہ ہوے تو ایک سوار سے سواران فارس
سے ملاقات ہوئی تو وہ مسلمانون پر حملہ کرنے لگا اور یہ لوگ اس سے پریشان ہوے اور بہت گھبرائے
اور کوئی ایسا نہ تھا جو اُسکے نزدیک جا سکتا اس وقت قعقاع نے اپنے عزم بالجزم اور شدت صولت سے
اس پر قصد کیا اور اس سے کہا ہوشیار ہو جا اے سگ پلید قتال سے مردوذی باس شدید کے یہ کہکر
اُسکو بھالا مارا پھر قتل کیا اور اُس کے اسباب ہمراہی مین سے دو صندوق مقفل ہاتھ لگے ایک کو جو کھولا
تو اُس مین پانچ تلوارین تھین مطلا بذہب و زر کوفت اور زرہین کسریٰ کی اور مغفر و منطقہ اُسکا یعنے خود
و کمر پٹکا اور دوسرے کو جو کھولا تو اُس مین زرہ ہرقل بادشاہ روم تھی اور زرہ ملک مایان ترک اور اور
زرہین طائفہ ملوک کی تھین جو ہنگام ستیز قبل از گریز ہمراہ کسریٰ موجود تھے اور ان تلوارون مین ایک
تلوار تو کسرے کی کمر کی تھی اور ایک ہرقل کی اور ایک ایک محمود دخاقان نعمان بن المنذر کی تھی چنانچہ
جس دم سعد بن ابی وقاص نے اُن سب اشیاء کا ملاحظہ کیا تو بولے ای قعقاع ان تلوارون مین جو نسی
تجھے پسند ہو تو اُٹھا لے اور اس سے اعدائے دین کے ساتھ جہاد کر تب قعقاع نے شمشیر ہرقل اُٹھا لی پھر سعد نے

اُسکو بہرام گور کی زرہ بھی دی اور باقی سب اسباب کتیبۃ الخرساء یعنے جماعت قعقاع کے تئین عطا کیا مگر تیغ کسریٰ و تیغ نعمان دونون کو براے نذر امیر المومنین رکھ لیا اس لیے کہ شامل خمس کے مع تاج مرصع کار و پوشاک زرتار بھیجین گے اور صحابہ مین سے ایک شخص ناقل تھا کہ ہنگام تعاقب فراریان لشکر کسرے کے مین بھی غازیون کے ہمراہ تھا اُسی ہنگامہ دار و گیر مین کہ مین ایک راستے پر چلا جاتا تھا ناگاہ اثناے راہ مین ایک شخص مجھکو ملا وہ اپنے حمار پر سوار تھا مگر مجھے دیکھکر وہ پشت خر سے اترکر پیدل ہوگیا اور اسکو جلد جلد ہنکا لیچلا یہان تک کہ نہر پر جا پہونچا اور گذر گھاٹ تلاش کرنے لگا لیکن اسکو پار اترنا ممکن نہ ہوا تب مین اُسکے نزدیک گیا اور وہ مجھپر تیر چھوڑنے لگا اُس وقت مین اُسکے تیر سے اندیشہ ناک ہوا بالآخر مین بھی اُس کا تیر کاٹ کر اور زد بچاکر اُس پر حملہ آور ہوا اور پہلے وار مین اسکو قتل کیا اور اُسکا خچر لیلیا پھر کیا دیکھتا ہون کہ اُسکا ساتھی ایک آدمی اور بھی ہے اور اسکے پاس بھی ایک خچر ہے مگر وہ اپنے رفیق کو کشتہ دیکھکر اپنا خچر چھوڑ کر بھاگ گیا اور مین اُن دونون خچرون کو لے آیا اور صاحب اقباض یعنے مہتمم بیت المال کے تئین سپرد کردیا اُس وقت اُن دونون خچر کی پشت زین سے پاکھر و پوشش جو اُٹھاکر دیکھا تو یہ تماشا دیکھا کہ ایک خچر پر تو ایک گھوڑا زر و نقرہ سے بنا ہوا تھا اور اُس پر زر و جواہر قسم قسم کے جڑے ہوے تھے اور اسی طرح کی اُسکی لگام تھی اور ایسا ہی اُسکا زین بھی تھا اور دوسرے خچر پر ایک اونٹنی سونے چاندی کی بنی ہوئی اور اُس پر پالان سونے کا جڑاؤ اور اُسکی مہار بھی سونے کی اُس مین تمام نگینہ ہاے یاقوت بٹھائے ہوے اور اُس پر ایک مرد ناقہ سوار بھی یکہ تن زرین پیراہن محلی بجواہر فرد و مرصع بلاجورد تھا چنانچہ کسریٰ کبھی وہ فرس معرکہ اور کبھی وہ ناقہ تمغہ اپنے تاج مین لگاتا تھا اور اُس سے سائر ملوک روئے زمین پر تفاخر و مباہات کرتا تھا اور ابو عبیدۃ الہبری نے بیان کیا کہ جب ہبوط و نزول مسلمانون کا مدائن مین ہوا اور مہتمم بیت المال غنیمت جمع کرتا جاتا تھا اور سائر مردم جو کچھ لاتے جاتے تھے وہ سب اُسی داروغہ کو سپرد کرتے جاتے تھے پھر جس وقت یہ دونون حمار اُس کے حوالہ ہوے تو اُسنے کہا واللہ مین نے کبھی ایسی چیزین نہین دیکھین بعد ازان اُسنے اُس شخص سے جو دونون حمار کو لایا تھا قسم خدا کی دیکر پوچھا کہ اُسکے سوا ے تو نے کچھ اور بھی راکب حمار سے لیا ہی یا اُن چیزون مین سے کچھ تو نے بھی نکال لیا ہی وہ بولا واللہ اگر خدا نہ ہوتا یعنے مین اگر خدا کو حاضر و ناظر نہ جانتا تو یہ دونون حمار تمھارے پاس نہ لاتا تب اُس مہتمم نے کہا خیر مجھے تو یہ بتا کہ تو کون شخص ہی اُسنے کہا واللہ مین تجھکو اپنا نام و نشان نہ بتاؤن گا اسلیے کہ تو میری مدح و ستایش کرے و لیکن مین حمد خداوند عز و جل کرتا ہون اور اُسکے عطاے ثواب بیحساب پر راضی اور اُسکے جزاے خیر کا اُمیدوار ہون یہ کلام کرکے وہ وہان سے روانہ ہوا مگر ایک آدمی داروغہ کے خدام مین سے اُس شخص کے پیچھے ہو لیا اور کچھ آگے جاکر لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہی لوگون نے بتادیا کہ یہ عامر بن عبد القیس ہی **راوی** کہتا ہی کہ پھر خبر اس

گفت وشنید کی جو درمیان عامر ومہتم بیت المال کے ہوئی تھی سعد بن ابی وقاص کو پہونچی تو اُنھون نے کہا مین قسم کھاتا ہون اُس خدا کی جس کا کوئی شریک وہمسر نہین کہ اصحاب جیش قادسیہ مین سے یعنے ہمارے اس لشکر مین سے مین کسی کو ایسا نہین جانتا ہون کہ وہ طالب جاہ وجلال دنیا ہو چنانچہ ہمارے نزدیک تین شخص متہم بلوث ہوے تھے تو ہم نے ایک شخص کو واسطے تفحص احوال کے اُنکے پیچھے لگا دیا تھا سو ہم اُن کے اوصاف امانت وزہد ودیانت سے عاجز رہے اور تینون مین سے ایک تو طلحہ بن خویلد جو بعد ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدعی نبوت ہوا تھا اور دوسرا عمرو بن معدی کرب اور تیسرا قیس بن ہبیرہ ہی اور راوی نے کہا مجھ سے روایت کی ہی اُن اشخاص نے جو حاضر فتح مدائن تھے کہ جب ہم نے بعد فتح قصر ابیض کے وہان سے کوچ کیا تو کچھ مرزبان (زمیندار ۱۲) وہان آکر داخل ہوے اور اُسکو قلعہ پکڑا اور وہ سب اہل فارس مین اشد رزم وقوی عزم تھے اور انھون نے آپس مین عہد وحلف کر لیا تھا کہ ہرگز یہ قلعہ خالی نہ کرین گے پھر جو لوگ مسلمانون مین سے وہان پھر آئے اور متولی ومتعہد اُنکے محاصرے کے ہوے وہ قعقاع تھے اور ہم بھی اُنکے ہمراہ تھے پھر جب ہم نے اُن زمیندارون کو دیکھا کہ وہ آمادہ مرگ وجان بکف ہین تو ہم لوگ اُنکے تیر پرتاب اور فلاخن کی زد سے ہٹے ہوے محاصرہ کیے رہے آخر جب طول کھینچا کہ نہ ہم کو اُن پر موقع ملا اور نہ وہان سے نکلنے پائے تب ہم لوگ سعد سے شکایت کرنے لگے کہ ہم لوگ ان گبر بیدینون کا محاصرہ کرتے ہین اور کہین کے جہاد سے محروم ہین تب سعد نے سلمان فارسی سے کہا کہ تم لوگ ان لوگون کی طرف جاؤ اور برائے مصالح اُمور مسلمین کے کوئی تدبیر اور کچھ فکر کرو یہ سُنکے سلمان فارسی اُن کی جانب آگے بڑھے اور فارسی زبان مین اُن سے کلام کرنے لگے تو وہ لوگ تیر چلانے اور پتھر برسانے سے رُک رہے اور ٹھہر گئے اور سلمان سے بولے تو کون ہی تو اُنھون نے جواب دیا مین فرستادہ مسلمین کا ہون اور تم خوب جان لو اس بات کو جو شخص اپنی جان یا مال خواہ اولاد کے لیے مقاتلہ کرتا ہی تو اُس وقت ایسا کرتا ہی جب اُمید مخلصی ورستگاری کی رکھتا ہی وحال آنکہ مین تمھارے واسطے کوئی صورت خلاصی کی نہین دیکھتا ہون کیونکہ یہ تمھارا بادشاہ تو بھاگ گیا اور ہم نے اُسکا ملک وخزانہ لیلیا اب مدائن مین تمھارے سوا اور کوئی مخالف باقی نہین رہا پس تم خدا سے ڈرو مفت اپنی جانون کو ہلاک نہ کرو اور اس قلعہ کو خالی کردو اور ہمارے سپرد کرو کہ اسی مین تمھارے لیے خیر ہی اور تم کو امان ہی جدھر چاہے چلے جاؤ کوئی ہم مین کا تم سے تعرض نہ کرے گا غرض جب اُن لوگون نے کلام سلمان سُنا تو جواب دیا کہ جب تک ہم سب لڑکر مر نہ جاوین گے ہرگز یہ قلعہ خالی نہ کرین گے بعد ازان ان لوگون نے سلمان کو تیر مارنا شروع کیا اُس وقت سلمان نے اُنکے حسب حال یہ آیت پڑھی وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا یعنے جن لوگون نے

کفر کیا تو حق تعالیٰ نے بسبب اُنکے غیظ و بغض کے اُن کو مردود کیا اور باز رکھا کہ وہ اُمور خیر کو نہ پہونچے اور برکات سے محروم رہے اور حق سبحانہ تعالیٰ مومنون کے حق مین قتال کے لیے کافی و کافل ہوا کہ وہ تعالیٰ شانہ بڑا توانا اور بڑا غالب ہی چنانچہ ایسا ہوا سلمان رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے طرف تیرون کے اشارہ کرتے جاتے تھے تو وہ تمام تیر داہنے بائین نکل جاتے تھے یہان تک کہ تیرون مین سے ایک بھی اُنکے جسم پر نہ لگا یہ دیکھکر وہ سب کہنے لگے زنہار زنہار تجھکو قسم ہی اپنے اس شخص کی جو تیرا مشارالیہ ہی اور جس کی طرف تو مائل ہی سچ بتا تو کون ہی سلمان نے جواب دیا کہ مین روزنہ یعنے وہ دیرینہ سال ہون کہ ہر آیئنہ سن میرا چار سو برس کا ہوا اور آخر ایام مین بخدمت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے پہونچا یہان تک کہ اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین بھی فائز ہوا چنانچہ جب مین اُسکی جناب مین حاضر ہوا تو اُسنے میرا اکرام کیا اور جب مین نے اُسکی خدمت گذاری کی تو اُسنے مجھے عظمت بخشی یہان تک کہ مجھے اپنے اہلبیت مین محسوب کیا جیسا کہ فرمایا سَلْمَانُ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ وبنابر روایت دیگر سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ یعنی سلمان ہم اہلبیت یا ہمارے اہلبیت مین سے ہی پھر جس وقت اُن لوگون نے کلام سلمان سُنا تو معرفت سلمان کی اُنکو ثابت و متحقق ہوئی اور خوب یقین ہوا کہ یہ شخص اکابر و ابرار اہل دین اسلام سے ہی اور سامنے سلمان کے انھون نے اپنی گردنین جھکادین اور بہ آشتی و راستی پیش آئے اور کہنے لگے واللہ کہ ہم اپنے امر اور اپنے راز کو تم سے کچھ مخفی نہ کرین گے چنانچہ سبب ہمارے قتال کا یہ ہی کہ ہم مال و متاع کے لیے تو لڑتے نہین بلکہ بادشاہ ہمارا کسریٰ جو چلا گیا اور ارادہ شہر نہاوند کا کیا ہی اور اپنی دختر بیمار کو ہر گاہ اپنے ساتھ لیجانے سے متعذر رہا تو اُسکو ہمارے سپرد کر گیا لہذا ہم نے امر اُس شاہزادی کا اپنے اوپر واجب و لازم کیا ہی اگر تم ہم کو اُسکے باب مین امان دو تو ہم بنت کسریٰ کے تئین تمھارے سپرد کرین آخر جب سلمان نے اُن کا یہ بیان سُنا تو کہا خیر تم ابھی اپنے اس امر کو ملتوی رکھو یہان تک کہ مین جا کر امیر سے مشورہ کرتا ہون تب سلمان وہان سے اپنے لشکر مین پھر آئے اور جو کچھ اُن لوگون کا کلام سُنا تھا وہ سب سعد سے ذکر کیا سعد نے کہا ای عبداللہ سلمان بتحقیق کہ مسلمین تمام عراق مین متفرق ہین مجھکو اندیشہ ہی ایسا نہ ہو کہ کوئی اُن مین سے اُن پر آپڑے اور اُنکو اُنکے حال پر باقی نہ چھوڑے اس لیے اُن سے کہدو کہ اگر تم ہماری حمایت مین آجاؤ تو ہمپر تمھاری اعانت واجب و لازم ہو جاوے پھر اُس وقت جدھر تمھارا ارادہ ہو بے تامل چلے جاؤ کہ بعد اُسکے جو کچھ تمپر وارد ہو البتہ ہم اُس کے ضامن ہین یہ سُنکے سلمان رضی اللہ عنہ پھر اُن زمینداروں کے پاس گئے اور جو سعد نے کہا تھا اُن سے ظاہر کیا چنانچہ اُن مین سے جو لوگ دانشمند تھے وہ کہنے لگے واللہ اگر عرب حق پر نہ ہوتے تو ہم پر یعنے فارس اور روم پر کبھی فیروزمند نہ ہوتے لہذا مقتضاے عقل یہ ہی کہ اب ہم بھی بدین ان عربون کے رجوع کرین اور اُنکے سایۂ دولت مین بامن و آسایش زندگانی بسر کرین اس لیے کہ یہ قوم محض ارادۂ مالک کے

مملکت نہین رکھتے ہین اور تم اس شخص یعنی سلمان کی عظمت کو دیکھتے ہو اور جو کچھ اسکی کرامت تمھارے
روبرو ظاہر ہوئی وہ بھی تم مشاہدہ کرتے ہو غرضکہ بعد اس مکالمہ کے وہ لوگ باب الستر یعنے خفیہ دروازہ
جدھر سے پوشیدہ آمد و شد وراہ گریز ہوتی ہی کھول کر طرف لشکر اسلام کے چلے پہلے سلمان کے پاس
آئے تو وہ اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر امیر سعد کے پاس گئے تاآنکہ وہ سب اُنکے ہاتھ پر اسلام لائے
پھر جب یہ امر ہو چکا تو سعد رونے لگے اور کہا اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ اے پروردگار اسی طرح تو اسلام
کی نصرت کر اور یہ آیہ پڑھا وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ یعنے یہ گردش ایام وانقلاب زمانہ ہی کہ ہم
اُسکو درمیان آدمیون کے ہاتھون ہاتھ پھراتے ہین اعنی ملک دنیا یون ہی ہمیشہ دست بدست دورہ کرتا
چلا آتا ہی اور چلا جائے گا الغرض سعد نے مہتمم بیت المال سے کہلا بھیجا تو اُسنے جو کچھ مال وخزانہ ملک
کسریٰ کا قصر ابیض مین تھا وہ سب تعلیقہ کر لیا پھر جس وقت اموال غنائم مسلمین پر تقسیم ہوا تو اُن
زمینداروں کو بھی جو اسلام لائے تھے سارے مسلمانون کے برابر حصہ دیا گیا و بعد ازان ہر ایک ان مین
سے اپنے اپنے مسکن مین آباد ان ہوا پھر جب اور لوگون نے سعد کی یہ عدالت دیکھی اور جو کچھ
اُنھون نے نسبت مردم دہقان کے نوازش کی تھی کافۂ خلائق نے سُنی تو الوف مردمان باقتدائے
قوم مرزبان داخل دین اسلام ہوے یعنی ہزارون آدمی اُن کی دیکھی دیکھا اسلام لائے اور واقدی
رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی موسیٰ بن عبداللہ سے اُسنے عمرو سے اُسنے اپنے جد یحییٰ سے انھون
نے کہا کہ سوا ے روایت مذکورۂ بالا کے مجھے روایت دیگر بھی پہونچی ہی وہ یہ ہی کہ جب مردمان لشکر ملک
کسریٰ پسپا ہوے اور ہاشم بن عتبہ نے اُن کا پیچھا کیا تو نوبت اُسکے ترک وتاز کی حوالی حلوان تک
پہونچی وہان ایک جماعت اہل فارس سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چُست
و درست تھے اور اُنکے ہمراہ بہت سے ہودج ومحمل تھے اور اُن پر عماریان تھین اس مین زنانی
سواریان تھین اور بہت سے خدام اور کنیز وغلام تھے اور وہ سب ایک محافے کے گرد تھے اور وہ محافہ
چوب رطب سے بنا تھا اور اُس پر پوشش رنگ برنگ کی رنگین تھی اور تار تار اُسکا زرین تھا اور بیل
بوٹے اُسکے طلائی و مرصع بجواہر بے بہا تھے کہ تلالا اُسکی بینائی کو زائل وخیرہ کرتی تھی غرض کہ ہاشم نے جب یہ
کیفیت دیکھی تو باتفاق اپنے اصحاب کے اُس گروہ پر حملہ کیا اور اُنھون نے بھی اُن پر حملہ کیا و کجال خود
صابر و ثابت رہے اور اس محافے کے لیے بقتال شدید جانفشانی کی کیونکہ وہ محافہ شاہزنان دختر ملک شاہزنان
یزدجرد بن کسریٰ کا تھا (مترجم کہتا ہی یعنے حضرت شہربانو زوجۂ حسین بن علی علیہم السلام) اور اس شاہزادی
کو جو شخص اپنے اہتمام مین لیے جاتا تھا وہ ساقر بن ہرمز تھا چنانچہ ساقر کو ہشام نے قتل کیا اور اصحاب ہاشم نے
ہمراہیان ساقر سے بہتون کو قتل کیا اور باقی پس پشت پسپا ہوے اور ہشام اس محافہ کو اور اُن خادمون
اور کنیزون غلامون کو جو گردو پیش محافہ جلو مین تھے اپنے قابو اور اپنی سپردگی مین کر کے ان سب کو پاس

سعد کے حاضر لائے اور اُن کو خبر دی اس بات کی کہ ان سب کے ساتھ اس محافہ مین بنت کسری ہی یہ سُنکے سعد نے یہ آیت پڑھی اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ یعنے ای پروردگار مالک ملک لازوال توہی ملک و بادشاہت دیتا ہے جس کو چاہتا ہی اور توہی انتزاع ملک و سلب سلطنت کر لیتا ہی جس سے چاہتا ہی اور توہی جس کو چاہتا ہی عزت و غلبہ عطا کرتا ہی اور جسے چاہتا ہی ذلیل و مغلوب کر دیتا ہی بعد ازان سعد نے ملاحظہ خزانون کا کیا بناگاہ اس مین بڑے بڑے دو صندوق نظر آئے کہ وہ اندر باہر تمام دیباج زربفت سے منڈھے تھے اور اُس مین بساط کسرے یعنی اُسکی سند رکھی تھی اور یہ سند وہ تھی جس کے سبب وہ سائر ملوک و سلاطین روے زمین پر تفاخر و مباہات کرتا تھا اور وہ سارا پر متن تھا کہ زرتار اور ریشم بانے سے بنا تھا اور اُسپر دُر و یاقوت ہر رنگ کے اور الماس و زمرد و دیگر اقسام جواہر گران بہا لگے تھے اور طول اسکا یعنے طول مع عرض شصت ذراع تھا اور وہ سارا ایک پاٹ یعنی ایک ٹکڑا بے جوڑ تھا اور اسکا چاروں دور چار باغ اور چار گلزار تھا ہر طرف ہر طرح کی بہار تھی ایک جانب تصویرین بنی تھین ایک طرف بوٹے دکھائے تھے اور کلیان لگی تھین ایک سمت گلستہاے فصل ربیع کی بہار اور ایک کنارے میدان سبزہ زار اور یہ سب حریر رنگا رنگ اور جواہر بوقلمون اور طلاے احمر اور نقرۂ خالص سے بنائے گئے تھے اور بادشاہ اس بساط کو ایام سرما مین اپنے ایوان کے اندر بچھواتا تھا جب واسطے عیش و نشاط مے نوشی کے بیٹھتا تھا اور اس بساط کے تئین بساط نزہت و بساط مسرت کہتے تھے اور اُس کو گلشن شاداب جانتے تھے پھر جب عربون نے اسکو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو چادر بازینت و پر قباب ہی راوی نے کہا اور جب سعد نے لوگون پر غنیمت تقسیم کی تو ہر ایک سوار کو بارہ بارہ ہزار دینار حصہ پہونچا اور وہ سبھی سوار تھے ان مین پیدل نہ تھے اور جو لوگ وہان حاضر نہ تھے بلکہ شہر حیرہ مین عورتون اور بچون کے ہمراہ تعینات تھے اُن کا سہم بھی نکالا گیا پھر وہان کے مکانات بھی لوگون کے درمیان تقسیم گئے اور متولی قبض یعنے خزانہ دار تو عمرو بن عمر المدائن تھے اور مہتمم تقسیم کے سلیمان ربعیہ ہوے تھے اور فتح مدائن ماہ صفر مین ہوئی تھی اور خمس واسطے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے نکالا گیا تھا اور جب ارادہ تقسیم بساط کا کیا تو کسی کے ذہن مین نہ آیا کہ اُسکی قسمت کس طرح کی جاوے تب سعد نے کہا ای گروہ مجاہدین میری راے مین آتا ہی کہ اس بساط کو ہم بخدمت عمر رضی اللہ عنہ کے بجنسہ بھیجدیوین اُنکو اختیار ہی وہ جو چاہین گے کرین گے یہ سُنکے سب کے سب ایک زبان ہو کر بولے جو آپ کی راے ہی بہت خوب و انسب ہی آخر اس بساط کو پھر اُسی صندوق مین رکھدیا اور مال خمس پر اُسکو اضافہ کیا اور یہ نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ عَامِلِہٖ عَلَی الْعِرَاقِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَمَّا بَعْدُ فَسَلَامٌ عَلَیْکَ وَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰی

بِنَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا مَنَحَنَا بِالظَّفَرِ عَلَی الْعَدُوِّ الَّذِی اَطَاعَ شَیْطَانَہٗ وَاَرْخٰی فِی مَیْدَانِ الْغَیِّ عِنَانَہٗ وَقَدْ اَجْزَانَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَلٰی جَمِیْلِ الْعِبَادَۃِ وَاَخَذْنَا الْمُلْکَ مِنْ یَزْدَجَرْدَ بْنِ کِسْرٰی فِی کَثْرَۃِ اَطْرَارِہٖ وَاِحْتِرَازِ دُوْسِ اَجْنَادِہِ الَّذِی جَاءَتِ الْهَیْبَۃُ دِیَارَهُمْ وَضَرَبَتِ الْمَلٰئِکَۃُ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکَافِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَهُمْ وَقَدْ اَنْهَزَمَ عَدُوُّ اللّٰہِ بَعْدَ مَا قَتَلْنَا جُنْدَہٗ وَاَخَذْنَا اِبْنَتَہٗ وَاِنَّنَا مُنْتَظِرُوْنَ اَمْرَکَ فِیْمَا یَکُوْنُ بَعْدَ هٰذَا وَنَحْنُ مُقِیْمُوْنَ عَلَی الْمَدَائِنِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنے ابتدا کی جاتی ہے اس نامہ کی باسم خداوند رحمان ورحیم کے اور روانہ کیا جاتا ہی بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے منجانب اُن کے عامل سعد بن ابی وقاص کے جو ملک عراق پر مامور ومقرر ہی کہ بعد حمد خدا ودرود سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپ پر ہمارا اسلام اور مین سپاس اُس خدا کی کرتا ہون جس کے سواے کوئی دوسرا مستوجب وشایان پرستاری نہین ہی اور درود بھیجتا ہون اسکے نبی مختار پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات پر کہ اُسنے ہمارے ساتھ لطف واحسان کیا ہی بسبب ظفریاب کرنے کے ایسے دشمن پر جو اپنے شیطان کا مطیع ہی اور اُسنے میدان گمراہی مین اپنی باگ ڈھیل دی ہی اور حال یہ ہی کہ حق تعالی نے ہم کو خوبی عبودیت پر جرأت واستطاعت بخشی ہی تو اُس روسے ہمنے تمام ملک کسری کا تسخیر کرلیا ہی وحال آنکہ اُسنے بکثرت حملے کیے اور بارہا جنگ آوری کی باوجود کمال تندی وسرکشی اُسکے سران لشکر کے جن کی ہیبت ورعب کی اُنکے دیار مین بڑی دھاک تھی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی کہ ملائکہ رو وپشت پر مارتے تھے یہ اس لیے کہ اللہ مومنون کا مولیٰ وناصر ہی اور کافرون کا کوئی حامی ومددگار نہین غرض بعد ازان کہ ہم نے لشکر مخالف کو تہ تیغ کیا تو وہ دشمن خدا یعنے یزدجرد بھاگ گیا اور ہمنے اُسکی دختر کو لیلیا اور اب ہم منتظر حکم آپ کے ہین اس بات مین کہ بعد اسکے کیا کیا جاوے اور بالفعل ہم مدائن مین مقیم ہین اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت وبرکات خدا سب پر نازل ہو فقط چنانچہ یہ عریضہ مع مال بشیر کو تفویض کیا اور پانسو سوار ہمراہ کردیے اور بنت کسری کو بھی اسکے محافے مین سوار اور اُسکے خدم وپرستاران کو ساتھ کر کے سپرد بشیر کیا بعد ازان راے مین سعد کی یہ امر گذرا کہ ایک بشیر نقیب بشارت دہندہ فتح مدائن کا بھی ساتھ جاوے اور آگے آگے اموال خمس کے رہے اور جیسا کچھ حق تعالی نے مسلمین پر فضل وانعام کیا ہی وہ سب بیان کرتا چلے تاکہ ہیبت ورعب فتوح دلون مین زیادہ ہو پس اس کام کے لیے جیش بن ناجذ الاسدی یا واللہ اعلم ابن ہلال کو بھیجدیا وہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر بقصد مدینہ نکلا اور طی منازل وقطع مراحل مین تعجیل کرتا تھا اور دستور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ تھا کہ نماز صبح بقراۃ سورۂ کوچک ومختصر پڑھکر اپنے ناقہ پر سوار ہو کر سمت طریق عراق متوجہ ہوتے تھے ومترقب ومتفحص رہتے تھے کہ اخبار مسلمین سے دیکھیے کیا کیا بات سُنائی دیتی ہی چنانچہ ایک روز جو حسب معمول اُسی جانب

سوار چلے جاتے تھے ناگاہ کیا دیکھتے ہین کہ جیش اپنے ناقہ پر سوار سامنے سے نمودار ہوا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو دیکھا تو اُسکی طرف قصد کیا اور پاس جاکر اُس سے استفسار حال کیا کہ بندۂ خدا تو کہان اور کدھر سے آتا ہی اُسنے عرض کی یا امیر المؤمنین مین مدائن سے آتا ہون تب پوچھا تیرے پاس وہان کی کیا خبر ہی خدا تیری آنکھین ٹھنڈی رکھے اور ہماری تیری مغفرت کرے اُسنے کہا یا امیر المومنین مژدہ باد بفتح عام و بسعادت تمام کہ ہر آئینہ حق تعالی نے لشکر مشرکین کو شکست دی وقطع دابر القوم المجرمین یعنی حق تعالی نے بیخ قوم منکرین کا کاٹ دیا کہ اُن کے پیچھے والا کوئی باقی نہ رہا تا اُن کی حمایت و پشت پناہی کرے اور کنایہ استیصال اور قطع نسل سے بھی ہی اوران سے اُن کے دیر و دیار خالی اور ویرانہ ہوگئے اور اُنکے آثار و نشان مٹ گئے اور مراکب اُنکے یعنے سارے اسپ شتر تلف ہوگئے اور تمام فوج و جماعت اُنکی اُلٹ گئی اور تمام جمعیت اُنکی پراگندہ ہوگئی اور ان کے محلات و عمارات خراب ہوگئے اور مدتہاے زندگانی اور عمرین اُنکی کوتاہ ہوگئین اور احوال اُنکے پریشان ہوگئے اور مسکن اُنکے بے چراغ اور وطن اُنکے ویران ہوگئے چنانچہ جس وقت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مقال نوید اشتمال سُنا تو حمد و ثناے خداوند متعال بجالائے اور بولے کہ وہ اپنے مامن و مادی سے آوارہ و خوار ہوگئے بعدازان وہان سے اپنے دولت سرا کو پھرے اور جیش ساتھ ساتھ فتح مدائن کا ذکر اور وہان کی باتین کرتا چلا یہان تک کہ مسجد مین پہونچے اور لوگ یہ خبر بہجت اثر سُنکر جوق جوق غول غول ہر طرف سے آنے لگے کہ مسجد تمام اژدہام انام سے پُر ہوگئی اور کشمکش ہونے لگی اور جیش سامنے کھڑا ہوا اُن سب سے بیان حالات کرتا تھا اور مردم حضار حمد و ثناے کثیر سے ستایش خدا کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے تھے و بعدازان بشیر بھی مع مال خمس وغیرہ کے آپہونچا کہ علاوہ اس مال کے اُسکے ہمراہ شاہزادی بنت کسریٰ بھی تھی اور اُسکے ساتھ کسریٰ کی پوشاک اور تاج و سلاح اُسکا اور اُسکی بساط تھی پھر جب عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب چیزین ملاحظہ کین تو کہنے لگے یہ شخص جس نے ہمارے لیے یہ سب اشیاء ہدیہ بھیجا ہی بڑا امین ہی یعنے سعد بن ابی وقاص اُس وقت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اب تم غنی و تونگر ہوے چاہیئے کہ بذل رعایا کرو یہ سُنکے عمر رضی اللہ عنہ نے بعد اداے حمد و ثناے خداے عزوجل کے مال خمس سے حصہ اُن مسلمین کا بھی نکالا جو غائب وقت تھے اور باقی خمس بمواضع خود بجاہاے مناسب تقسیم کیا بعدازان صحابہ سے کہا مجھے مشورہ دو کہ دربارہ اس قطیفہ کے جو گلیم ہی یعنے بساط کیا عمل کرون لوگون نے کہا ہم سے آپ کی راے بلند و برتر ہی مگر علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ لَا تَدْخُلُ عَلَيْكَ جَهْلُكَ وَلَا تَقْبَلُ شَكًّا وَإِنَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا أَعْطَيْتَ فَأَمْضَيْتَ وَلَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ وَأَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ یعنے تو اپنے اوپر جہل و نادانی کو راہ نہ دے اور

شک مین نہ پڑ اس لیے کہ مال دنیا سے تیرے لیے کچھ نہین ہی یعنے ساتھ نہ جائے گا مگر جو کچھ کسی کو تو نے عطا کیا پس وہ تو البتہ تو نے امضا و اجرا کیا یعنے وہ جاری رہا اور جو تو نے پہنا وہ بوسیدہ کر ڈالا اور جو تو نے کھایا وہ کھویا تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ای ابو الحسن یہ سب راست و درست ہے بعد ازان اُس بساط کو ٹکڑے ٹکڑے کروا کر درمیان مردم تقسیم کر دیا چنانچہ اُن مین سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک ٹکڑا ملا پھر جب جس نے اُس کو بیچا تو معاوضہ اُس کا بیس ہزار دینار پایا پھر جس وقت توزیع و تقسیم قطعات بساط سے فارغ ہوے تب محکم بن رواحہ بلایا گیا اور یہ شخص اہل مدینہ مین سب سے بڑا جسیم و تناور تھا و نیز بڑا کج خلق اور بد مزاج تھا اور جب وہ آیا تو اسکو خلعت کسریٰ کا پہنایا اور اسکی حمیل محلّی بجواہر اسکے گلے مین ڈالی اور اُسکا تاج اُسکے سر پر رکھا اور اُسکے دونون سوار یعنے دستانے اُسکے دونون ہاتھون مین پہنائے اور منطقہ پٹکا اُسکا اُسکی کمر مین باندھا غرضکہ جب سارا حلہ و حلیۂ کسریٰ ابن رواحہ کے تن پر سجا اور تمام پوشاک اُسکی اسکو پنھائی اور اسکا ہتھیار لگایا اور زرہ و خود وغیرہ ساز حرب سے اُسکو آراستہ کیا اس وقت لوگون نے جو اُسکی طرف نگاہ کی تو نشان کسریٰ جو اُسکی بادشاہی مین تھی نظر آئی (مترجم کہتا ہی کہ ابن رواحہ کو موافق زی کسریٰ کے آراستہ کرنا اور اُسکے تئین شبیہ اُسکی بنانا ازبراے عبرۃ الناظرین کے تھا و بس) چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شبیہ کسریٰ دیکھکر لوگون سے خطاب کیا کہ عبرت کرو دُنیا سے اور دیکھو اُسکے انقلابات کو نسبت اہل دنیا کے کہ مصائب و مہلکات اُسکے کیسے کیسے نظر آتے ہین یہی کسریٰ تھا کہ باعث کثرت اپنے مال و خزانہ و ذخائر و جواہر کے اور بسبب علو عزت و وفور جنود کے سائر ملوک دنیا پر ہمیشہ تفاخر و تکبر کیا کرتا تھا ولیکن اُسنے باوصف این ہمہ مقدرت کے کچھ اپنی ذات خاص کے لیے نہ کیا کہ پیش خدا اس سے منتفع ہوتا مگر یہ کہ اُمید کاذب نے اُسکو مغرور کر دیا یعنے خیال باطل نے اُسکو دام فریب مین ڈالا آخر حق تعالیٰ نے اُسکو پکڑا اور اُسکی جاے پناہ سے اُسکو باہر نکال کر آوارۂ خانمان کر دیا یہان تک کہ جو کچھ اُسنے اپنے دین و دُنیا مین اکتساب کیا ہی اُسی مین مرتہن و مبتلا رہے گا بعد ازان پھر لوگون سے بیان کیا کہ اے گروہ مردمان دیکھو یہ بادشاہ مدائن کا تھا کہ اپنے اصحاب سے جُدا اور اپنے ارباب و اقربا سے تنہا رہ گیا اب وہ حشمت و سلطنت کہان ہی اور وہ تمام لشکر و مددگار کدھر ہین اور کہان گئے وہ غلمان و خدام اور کیا ہوئین وہ کنیزین کیا ہوے وہ غلام کہان وہ تاج و کلاہ اور کہان وہ جیش ہوا خواہ کدھر وہ فرس و فیل اور کدھر وہ دوست خلیل بعد ازان یہ آیت پڑھی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ یعنے ای نبی تو لوگون سے کہدے کہ مال و متاع دُنیا نہایت قلیل و ہیچ ہی یعنی کچھ مال نہین بعد ازان لوگون سے مخاطب ہوے کہ اے جماعت اصحاب مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَدُہٗ سَابِقٌ یعنی تم مین سے جس کا ہاتھ سبقت رکھتا ہو یہ کنایہ ہی اس بات سے کہ جس کا کچھ حق و استحقاق سابق ہو چاہیئے کہ

وہ اُٹھکر سامنے آوے یعنی بیان کرے تب عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوے اور بیان کرنے لگے یا امیرالمومنین مین پسر ہون صاحب وخلیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور پسر ہون اُس شخص کا جو پہلے سب سے ایمان لایا اور جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی پشت پر اُٹھایا اور آنحضرت علیہ السلام کی تصدیق کی اور نصرت کی اور مال اپنا راہ خدا مین بذل وتصدق کیا اور اُن کے ساتھ داخل غار ہوکر یار غار ہوا اور اُن کے سامنے کافرون سے جہاد کیا اور جھگڑے والون سے جھگڑا اور ان لوگون سے بافتخار مجادلہ بپیش آیا تاآنکہ اُسی کے بارہ مین حق تعالےٰ نے یہ آیہ نازل کیا لَا یَسْتَوِی مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنی کوئی تم مین سے برابری نہین کرسکتا اُس شخص کی جس نے اپنا بذل مال کیا پہلے فتح مکہ سے اور مقاتلہ کیا راہ خدا مین یہ سُن کے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ تو اپنے بیان دعوی مین سچا ہی اور تو نے بہت کم فضیلت اپنے پدر کی بیان کی بعدازان عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کو خلعت اور دس ہزار درہم عطا کیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب سے خطاب کیا کہ اب تم مین سے کون شخص بنا بر اظہار اپنی حقیت کے میرے سامنے کھڑا ہوا چاہتا ہی تب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوے اور بیان کرنے لگے کہ مین وہ ہون جس نے بہنگام عسرت کے سامان جیش کا مہیا کردیا تھا اور مین بیر رومہ پر حاضر ہوا اور مین نے قرآن کو تالیف وجمع کیا اور مین نے دو رکعت مین قرآن ختم پڑھا ہی اور مین نے دو دخترون سے عقد تزویج کیا یعنے زینب وکلثوم دختران نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مین نے دو قبلہ کی جانب نماز پڑھی ہی اور مین نے محبت خدا اور رسول مین اپنا مال بذل کیا ہی اور مین وہ ہون جس کے حق مین حق تعالیٰ نے نازل کیا ہی اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ یعنے کیا وہ جو فرمانبردار اور نماز گذار ہی اوقات شبون مین جبکہ وہ سجدہ اور قیام کرنیوالا ہی اور وہ خوف خدا رکھتا ہی اور اپنے پروردگار کی رحمت کا اُمیدوار ہی پس ایسے شخص سے برابر نہین ہوسکتا وہ شخص جو ایسا عمل نہین کرتا ہی تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا احسنت یا ابا القیتان یعنی ای ابو قیتان تو نے کیا خوب کہا مثل تیرے کون ہی کہ کذب سے دُور اور باز رہا پھر اُنکے لیے بھی دس ہزار درہم کا حکم کیا ثُمَّ اِنَّهٗ نَظَرَ اِلَى الْاَخَوَیْنِ الزَّاهِدَیْنِ وَالْفَضِیْلَیْنِ النَّضِرَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَرَیْحَانَتَیْ نَبِیِّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَقَالَ لَهُمَا یَا حَبِیْبَیَّ مَا الَّذِیْ اَخَّرَكُمَا مِنْ قَبْلِكُمَا مَنْ یَّفْتَخِرُ وَقَالَ اَلَیْسَ اَنْتُمَا سِبْطَیِ الرَّسُوْلِ اَلَیْسَ اُمُّكُمَا فَاطِمَةُ الْبَتُوْلُ اَلَیْسَ اَبُوْكُمَا سَیْفُ اللّٰهِ الْمَسْلُوْلُ اَلَیْسَ فِیْ بَیْتِكُمَا نَزَلَ التَّاْوِیْلُ اَلَیْسَ كَانَ سَادُسُكُمَا تَحْتَ الْعَبَا جِبْرَاۗىِٕیْلُ اَلَیْسَ فِیْكُمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ الْجَلِیْلُ مَا عَلَى الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ سَبِیْلٍ فَاِنِ افْتَخَرْتُمَا فَلَكُمَا النَّغْمُ الْبَلِیْغُ یعنے بعد از عطا وبخشش عبدالرحمن وعثمان رضی اللہ عنہما کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طرف دو برادر صاحبان زہد وورع کے نظر کی

اور وہ دونون شاخین سرسبز اور دونون سردار جوانان اہل جنت اور دونون دو گل ریحان نبی اس اُمت کے تھے یعنی حسن و حسین رضی اللہ عنہما تب اُن دونون سے کہا ای میرے حبیبو کہو تم دونون کو کون سی حاجت لائی ہے مثل و ہمسر تم دونون کا کون ہی جو فخر و مباہات کرے اور کہا کیا تم دونون نواسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین ہو کیا مادر تم دونون کی فاطمہ بتول نہین ہی کیا پدر تمھارا خدا کا سیف مسلول یعنی برہنہ شمشیر نہین ہی کیا درمیان تمھارے تاویل قرآن نازل نہین ہوئی ہی کیا تم مین زیر عبا چھٹا شخص جبرئیل نہ تھا یعنے تم پنجتن اہل کساء مین ششم جبرئیل بھی داخل تھا کہ اسکو بھی سادس آل عبا ہونے کا فخر و ناز تھا اور کیا حق سبحانہ و تعالی نے تم مین یہ حکم نازل نہین کیا ہی کہ نیکو کارون پر کوئی سبیل مداخلت و دست اندازی نہین ہی غرضکہ اگر تم دونون فخر کرو تو تمھارے لیے بہت بڑا فخر ہے و بعد ازان ہر ایک ان دونون کے لیے بیس بیس ہزار درہم دینے کا حکم کیا اس وقت علی رضی اللہ عنہ نے کہا لے عمر لِلّٰہِ دَرُّكَ یعنی حق تعالی تم کو اجر نیک و جزاے خیر عطا کرے کہ مثل تمھارے کون شخص ایسا کلام کرتا ہی اور کون اس طرح مدح اہلبیت نشر کرتا ہی اور کون ہی جو ایسی ثنا خوانی اور اس نہج سے ذکر خیر اور اس قسم کی شکر گذاری و پاسداری کرے و بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ نے پھر لوگون کی طرف خطاب کیا کہ اب وہ شخص جس کا باپ اُمور خیر مین سابق و فائق ہو اُٹھکر میرے سامنے آوے یہ سُنکر عبد اللہ بن عمر روبرو آ کھڑے ہوے اور عرض کی اے پدر بزرگوار کیا مین آپ کا پسر نہین ہون اور کیا آپ اس اُمت مین شایان فضائل و حمد و افتخار نہین ہین اور کیا آپ کے لیے فصاحت و بلاغت اور وقعت و وقار حاصل نہین ہی کہ آپ نے اسلام و مسلمین کی نصرت کی اور آپ نے سُنت و سیرت سید المرسلین صلعم کی تبعیت کی اور آپ کے حق مین حق تعالی نے یہ فضیلت نازل فرمائی ہی یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے اے نبی تیری امداد کے لیے حق تعالی کافی ہی اور مومنین مین سے جس نے تیری اتباع و پیروی کی نصرت کو کفایت کرتا ہی اور آپ نے اسلام کو ایسا غلبہ دیا کہ عبادت خدا جو باخفا کی جاتی تھی وہ باعلان بجالاتے ہین تب عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ای فرزند شقی وہ ہی جو دنیاے ساحرہ یعنی اس فسونگر شعبدہ باز کے فریب مین آوے اور سعید وہ ہی جو عاقبت و آخرت کے لیے اُمور خیر عمل مین لاوے اور پھر یہ آیت پڑھی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ یعنی جو کوئی نیک کام کرتا ہی وہ اُسکی ذات خاص کے لیے ہی اور جو کوئی مرتکب کار بد کا ہوتا ہی ضرر اُسکا اُسی کی ذات پر واقع ہوتا ہی یہ کہکے عبد اللہ اپنے بیٹے کے واسطے ایک ہزار درہم کا حکم دیا اس وقت عبد اللہ نے اظہار اپنی حقیت کا کیا اور کہا ای والد بزرگوار مین نے ہجرت کی ہی یعنی مین مہاجرین مین سے ہون اور مین نے بذل مال کیا اور دین کی نصرت کی اور مین نے جماعات روم کو پراگندہ کیا اور انکے جیش کو جنبش مین لایا اور مین نے کسی نہج کی تقصیر و کوتاہی نہین کی

مگر باانیمہ آپ میرے لیے خداکے مال کثیر سے امر قلیل کرتے ہین یعنی میرے حق مین آپ بہت کمی کرتے ہین وحالانکہ آپ نے ان لوگون کو یعنے حسنین کواس قدر دیا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ای فرزند راہ انصاف پر قدم رکھ اور پیروی اسراف کی نہ کر مین تجھ سے یہ کہتا ہون کہ مثل جد امجدان دونون کے اگر تیرا بھی جد ہوتا تو اسی مقدار مین تجھکو بھی دیتا یا جیسی ان دونون کی والدہ ماجدہ ہی تیری بھی ویسی مان ہوتی تو تجھکو بھی انکے برابر پورا دیتا اور اگر تیرا پدر بھی ان کے پدر کے برابر ہوتا تو مین تجھکو بھی اسی قدر پر رضامند کرتا ولیکن ای فرزند روز قیامت جتنے نسب اور جتنی قرابتین ہین وہ سب منقطع ومخفی ہوجاینگی مگر نسب بتول زہرا کہ ثابت وروشن رہیگا راوی کہتا ہی کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ان باتون سے فارغ ہوے تو دربارۂ بنت کسری حکم کیا کہ اسکو سامنے لاؤ چنانچہ وہ شاہزادی روبرو جو آئی تو اُسکے تن پر پوشاک نفیس اور زیور وجواہر سے بہت کچھ تھا تب ایک شخص کو حکم کیا کہ متاع زیور وغیرہ اُسکے بدن سے اُتارے تا اُسکی قیمت مین لوگون کے لیے اضافہ کیا جاوے آخر وہ شخص شاہزادی کی طرف آگے بڑھا تا کہ وہ سب اسباب اُتار لیوے مگر شاہزادی نے اُسکو منع کیا اور اسکے سینہ پر دو ہتڑ مارا کہ وہ باز رہا یہ دیکھکر عمر رضی اللہ عنہ غیظ وغضب مین آئے اور لوگ اُس ملکہ مکرمہ پر تازیانہ بلند کیے ہوے منتظر حکم کے تھے اور وہ روتی تھی اس وقت علی رضی اللہ عنہ بولے ای امیر المومنین مَهلاً یعنے غصہ نہ کرو اور افروختہ خاطر نہ ہو بہ تحقیق کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی کہ وہ فرماتے تھے اِرحَمُوا عَزِيزَ قَومٍ ذَلَّ وَغَنِيَّ قَومٍ افتَقَرَ یعنی جو عزیز ورئیس قوم کہ ذلیل وخوار ہوجاے اور جو غنی وتوانگر کسی قوم کا محتاج ونادار ہوجاوے تو اُن پر رحم کرو۔ یہ کلام سُنکر طیش عمر رضی اللہ عنہ کا فرو ہوگیا اور پھر جو اس شاہزادی کی طرف نگاہ کی تو دیکھا وَهِيَ تُحَدِّقُ[1] بِالنَّظَرِ اِلَى الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا یعنے وہ شہزادی گوشہ چشم سے یا نظر تیز سے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ رہی ہی اُس وقت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی کہ فرماتے تھے اِتَّقُوا فِرَاسَةَ المُؤمِنِ فَاِنَّهُ يَنظُرُ بِنُورِ اللهِ یعنے فراست وفطانت مومن سے ڈرتے رہو اور ملحوظ خاطر رکھو کہ وہ بقوت نور خدا مشاہدہ کرتا ہی چنانچہ مین جو دیکھتا ہون تو یہ لڑکی حسین رضہ بن علی رضہ کو بہ چشم التفات اور تیز نگاہ سے تکتی ہی سو مجھپر یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ دختر سائر مردم مین سے طرف حسین رضہ کے ارادت وعقیدت رکھتی ہی اسلیے کہ ہم لوگون مین از روے صباحت ووجاہت کے حسین رضہ سے کوئی بہتر نہین ہی بعد ازان کہا ای ابا عبد اللہ اس لڑکی کو لو کہ یہ میری طرف سے تمھارے لیے ہدیہ وتحفہ ہی چنانچہ علی رضی اللہ عنہ اور جو لوگ مسلمین مین سے حاضر وقت تھے وہ سب اس امر مین شکر گذار ومنت پذیر عمر رضی اللہ عنہ کے ہوے عمر بن محمد الواقدی علیہ الرحمۃ نے انس بن عبد الاعلی سے

---

[1] حدقہ سیاہی چشم وتیز نگریستن ۱۲

نقل کی ہی اُنھوں نے کہا ماہ ربیع الاول سنہ ۲۹۰ھ دوصد و نود ہجری مین درمیان مسجد اقصیٰ کے میرے سامنے یہ روایت پڑھی گئی جس کو عدنان بن ماجد الغنوی نے مجھ سے روایت کی ہی جسوقت اہل فارس مدائن سے شکست پاکر مفرور ہوے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مدائن پر مستولی و متسلط ہوے اور دیگر حالات اُن کے وہ تھے جن کو ہم نے ابھی ذکر کیا پس وہ اپنی جاے قرار پر یعنے قصر ابیض مین مستقر و متمکن ہوے اور اُس مین اس شان سے جلوس کیا جس طرح شاہان کسریٰ اجلاس کرتے تھے مگر یہ کہ لباس عبودیت و خشوع کا زیب تن کرتے تھے اور پیراہن خضوع کا در بر رکھتے تھے کیونکہ دنیا کو وہ ضغاث احلام یعنے خوابہاے پریشان سمجھتے تھے اور آخرت کو دار القرار و سراے جاودان جانتے تھے اور جس وقت آثار ملوک عجم اور اُن کی مملکت کی طرف نظر کرتے تھے تو دین و یقین اُن کا زیادہ ہوتا تھا

ذکر فتح شہر نشاور کہ یہ اخیر فتوح عجم و عراق ہی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ نے کہا و بعد ازان قضا و قدر کردگار سے ایسا ہوا کہ ابن کسریٰ جب مدائن سے منہزم ہو کر حلوان کی طرف گیا اور تمام وہ لوگ جو اقوام مرزبان و دیلم سے بھاگے تھے وہ سب ملک کسریٰ کے پاس حلوان مین جا پہونچے اُس وقت ملک کسریٰ اُنکے درمیان کھڑا ہو کر خطبہ بیان کرنے لگا اور زوال اپنی مملکت اور اسیری اپنی دختر کی اور غارت و تاراج اپنے خزائن و اموال کا ذکر کر کے بہت رویا اور اُسکے ارکان دولت بھی زار زار روئے بعد ازان بادشاہ نے کہا اے اہل فارس دنیا بد خصال و سریع الزوال اور روان دوان و جلد گزران ہی دیکھو آئینہ یہ ملک تمھارا ضائع ہوا اور مرتبہ تمھارا پست ہو گیا اور تمھارے دیار مین اغیار آبسے اور تمھارے قلعے چھین گئے اور تمھاری گڑھیان کھُد گئین اور مال تمھارے لٹ گئے اور لڑکیان تمھاری بندی ہو گئین اور اہل عرب تمام عراق پر متسلط ہو گئے اور لابد ہی کہ وہ تمھارا پیچھا کرینگے اور تم اُن سے امین نہین ہو اور قریب ہی کہ گھوڑے اُن کے تم کو نظر آوینگے اور حال یہ ہی کہ عرب نے ملک خراسان اور رے اور ہمدان کو تسخیر کر لیا اور تمھارے لیے کوئی سمت ایسی باقی نہین رہی کہ اُس طرف تم رُخ کروگے مگر ہان بلاد تمھارے آبا و اجداد کے البتہ باقی رہے سو اب بھی تم ہوشیار و خبردار رہو اور فرصت وقت کو غنیمت جانو کہ اپنے ما بقی ایام کو تو لو یعنے جو گذر گئے وہ تو گئے گذرے اب جو بقیہ ایام ہین اسی کو اختیار کرو کہ اپنے پس پشت نہ پھر داور ہر آئینہ مین نے سنا ہی کہ دوانوس الماری بن ہرمز بن کیفادین یزدجرد نے اور اسکندر بن القیس الرومی دونون نے باہمدیگر مقابلہ کیا اور ہمیشہ وہ دونون باہم قتال و مقاتلہ کرتے رہے یہان تک کہ ایک اُن دونون مین سے قتل ہوا پس تم بھی اپنے دامان جد و جہد اپنی کمرون پر

مضبوط باندھو اور اس مرتبہ تم اُس قوم سے بھڑ جاؤ کہ یا تو فتح تمھاری اُن پر ہو یا اُن کی فتح تم پر ہو گی اور کیا عجب ہو کہ نار و نور[1] تمھاری مدد کرین بعد ازان بادشاہ نے جو کچھ اپنے پاس موجود رکھتا تھا اپنے ہمراہیون مین صرف کیا اور اُنھون نے اُس صرفے کو بدلے اپنی جان کے اختیار و قبول کیا اور واسطے قتال کے مستعد ہو گئے اور خیام اپنے نواحی حلوان مین ایستادہ کیے پھر وہان اُن کے دین صنادید یعنے مغان آتش پرستان حاضر ہوے اور آگ روشن کر کے اُسکے نزدیک جانورون کی قربانیان کین یعنی قربانیون سے تقرب بآتش کر کے لوگون سے عہد و حلف اس امر پر لیا کہ پسپا نہون اگرچہ سب کے سب مر جاوین بعد ازان اُن کی عورتین اور اُن کے ملوک کی لڑکیان وہان آنکر حاضر ہوئین ہوائین اُن نامور جنگ آورون کی جو قتل ہوے تھے بالباسہاے خون آلود اگر مجتمع ہوئین اور جیوش و جنود جو بلاد عجم وغیرہ سے آکر جمع ہوے تھے اُن کو ہشکانے اور تحریک جنگ کرنے لگین چنانچہ مردم قصربان و خاصان و مرزبانان و دیگر مبارزان عجم باہم ہم عہد و سوگند ہوے اس امر پر کہ فرار و گریز نہ کرین اور ہنگام پیکار و ستیز یکسر مر جاوین **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جس وقت مسلمانون نے کوفہ فتح کر لیا تھا تو محمد بن عاصم مجھ سے کوفہ مین یہ روایت بیان کرتے تھے کہ بعد فتح مدائن کے جب اہل اسلام مدائن مین متوطن ہوے تو اُن لوگون کا یہ معمول تھا کہ وہ اکثر مکانات فارسیون کے کھودتے تھے اور اُس مین سے دفینے اور مال برآمد کرتے تھے چنانچہ عبداللہ بن مجنہ نقل کرتے تھے کہ جس وقت مین اُن عرب کے پاس گیا تو اُس زمانہ مین مقابل قصر ابیض کے جو ایک مصنعہ یعنی ایک محل بطور حصن استوار کے بنایا ہوا ملوک فارس کا تھا اُس مین سے عربون نے ایک تمثال طلاے احمر یعنے پیکر زر کھود کر نکالا تھا اور وہ بہ صفت سوار کے تھا یعنے اسوار مع گھوڑا تھا اُس پر اُن لوگون نے جس قدر پانی ڈالا تھا وہ سب اُس مین جذب ہو گیا اور وہ پیکر زرین ایسا متاع گران بہا تھا جس کے سبب ملوک فرس کو سائر ملوک پر فخر و ناز تھا واللہ اگر وہ قبیلہ بکر بن وائل پر تقسیم کیا جاتا تو وہ باوصف اُنکی کثرت کے اُن سب کے تئین کافی و وافی ہوتا الغرض جب جاسوسان و کبوتر نامہ رسانان مسلمین پاس سعد بن ابی وقاص کے حاضر ہوے تو جو بندوبست اور سامان قوم فرس نے کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ نواحی حلوان مین لاکھ آدمی سوار و پیادہ کی جمعیت سے مجتمع ہین اور اُنھون نے اپنے بھاری اسباب اور جو چیزین اُن کو عزیز ہین یعنے جن اشیاء کا تلف ہونا اُن کو شاق تھا وہ سب بالاے کوہ پہونچا دیا اور وہ سب جریدہ ہو کر تم سے مقابلے اور مقاتلے کے طلبگار ہین یہ خبر سنکے سائر مسلمین ایوان کسریٰ مین جمع ہوے اور سعد سے کہنے لگے کہ اے امیر ہر آئینہ دشمن ہمارے دشت حلوان مین مجتمع ہین اور سب باہم معاہد ہوے ہین کہ اس مرتبہ مقابلے سے مُنھ نہ پھیرین اور پسپا نہ ہون بلکہ سب ملکر شل تن واحد کے مر جاوین اور ایک خون مین نہاوین اور اس سے وہ ارادہ مدائن کا

[1] مرد و زن رو نار اس لیے کہ وہ لوگ آتش پرست تھے نار سے اعتقاد کرتے تھے ۱۲

رکھتے ہین یہ سنکے سعد بن ابی وقاص نے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے قطعہ عریضہ مشتمل اس خبر پر ترقیم کیا یقُولُ لَہٗ فِیہِ اِنَّ اَھلَ المَوصِلِ قَد مَاتَ مَلِکُھُمُ الانطَاقُ وَقَد تَوَلّیٰ عَلَیھِمُ الشّکَّانُ بنُ قَالُوصَ وَاَرتَدُّوا عَن صُلحِنَا وَعَوَّلَ مَلِکُھُم بِاَن یَّکُونَ عَونًا لِاَھلِ الفَارِسِ عَلَینَا وَالسَّلَامُ عَلَیکَ وَعَلیٰ جَمِیعِ المُسلِمِینَ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنے اُس نامہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ مضمون لکھا کہ انطاق بادشاہ اہل موصل کا تو مر گیا اور اب والی و مالک ان پر شکان بن قالوص ہی چنانچہ مردمان موصل تو ہمارے ساتھ مصالحہ کرنے سے منحرف ہوے اور بادشاہ اُنکا آمادہ اس بات پر ہی کہ وہ ہمپر اہل فارس کی امداد و کمک کرے اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا نازل ہو آپ سبھون پر چنانچہ جب یہ نامہ خدمت مین خلیفہ رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو اُسکے جواب مین لکھ بھیجا یَا سَعدُ اِعلَمْ اَنَّ اللہَ مُنجِزٌ وَعدِہٖ یعنے اے سعد تو خوب یقین رکھ اس بات کا کہ ہر آئینہ حق تعالیٰ اپنے وعدہ کا وفا کرنے والا ہی (یعنے وعدۂ فتح جو کیا ہی تو لامحالہ اُسکا ایفا کرے گا) بعدہٗ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاشم بن عتبہ کو بارہ ہزار سوار سے سعد بن ابی وقاص کے پاس روانہ کیا اور منجملہ اُن سوارون کے مہاجرین و انصار سے دو ہزار سوار تھے اور باقی عرب تھے اور یہان ملک ابن کسریٰ جب اپنے اہل و عیال اور خزینہ و مال کا اہتمام و استحکام بلاد جبل پر بخوبی کر چکا تو سپہ سالار اپنے لشکر کا مہران الداری کو کیا اور اس کو وصیت و فہمایش اُمور مہمہ کی کر دی اور اُس کو مع لشکر روانہ کیا اور ابن کسریٰ خود بھی سوار ہو کر ہمراہ مہران کے ایک میل تک گیا اور اسکو وداع کر کے حلوان کی طرف مراجعت کی اور اسکے پاس مدد و کمک سائر بلاد عجم سے پہونچنے لگی اور مہران جب شہر نشاور مین پہونچا تو دار الولایت یعنی دار الامارۃ مکان حاکم نشین مین جا اُترا اور اُس مین قیام پذیر ہوا پھر جب صبح ہوئی تو اپنے سرداران قوم اور افسران لشکر کو ہمراہ لیکر سوار ہوا اور باتفاق اپنے رفقا کے اوپر اسوار یعنے دیوارہاے شہر پناہ پر اور شہر کے ناکون پر اور پھاٹکون پر گشت کرنے لگے اور حکم کیا کہ شہر پناہ کی فصیلون پر خوب استحکام و بندوبست رکھین اور اُسکے اوپر سارا سامان حصار کا عرادات و مجانیق سے مہیا کرایا (عرادات فلاخنہاے کوچک و مجانیق فلاخنہاے کلان) اور بیرون شہر پناہ کے خندقہاے عمیق کھدوادین اور خارہاے آہنی یعنے لوہے کے گوکھرو تمام گرداگرد شہر اور خندق کے بچھوا دیے اور اہل شہر مین سے کوئی صغیر و کبیر باقی نہ بچا کہ اسکو معروف و مامور فصیلون اور خندقون پر نہ کیا ہو اور رسد غلہ وغیرہ آدمیون کے لیے اور دانہ گھاس گھوڑون اور خچرون کے واسطے اور جو چیزین ضروریات حصار کی تھین سب فراہم کرایا اور تمام اہل شہر چہ خرد چہ بزرگ سب سے عہد واثق اور رہائن لیا یعنے گھر پیچھے ایک ایک آدمی اول لیا تا کہ کوئی کبھی بھاگ نہ سکے پھر جس وقت مہران یہ سارا سامان درست کر چکا تو آمد مسلمین کا انتظار کرنے لگا چنانچہ ہاشم بن عتبہ جن کو امیر المومنین عمر رضؓ

نے واسطے امداد سعد کے بھیجا تھا وہ بارہ ہزار پیادہ و سوار سے مقابل شہر نشاور کے آپہونچے تو دیکھا کہ
حصن و حصاران کا بجمیع ساز و اسباب حرب مرتب ہی کہ اسلحہ کثیرہ سے برجون کو بخوبی آراستہ کیا ہی و
آلات جنگ سے زرہین و خود وغیرہ بہت جمع ہین اور منجنیق بڑے بڑے اور فلاخن چھوٹے چھوٹے
بکثرت تمام تیار ہین اور بہت سی بیرقین اور رایات متعدد نصب ہین اور ارکان شہر کے نامی
مکانون مین اور برجون پر مجامر آہنی یعنے بڑی بڑی انگیٹھیان لوہے کی آگ سے روشن ہین اور
اُسکی پرستش مین سرگرم ہین اور اسکے آگے سجدے کر رہے ہین اور اس سے طلب نصرت و ظفر عرب پر
کرتے ہین چنانچہ لشکر ہاشم بن عتبہ جس وقت اُنکے مقابل پہونچا تو وہ سب بکلمات کفر جو بطریق مدح و
تعبد شان مین بتون کی کہا کرتے ہین بصدائے بلند کہنے لگے اور اشارہ بہ طرف آفتاب و آتش کے
کرتے تھے یعنے اُن کی استمداد و استعانت سے فتح و نصرت کی دعا مانگتے تھے اور آگ و سورج کے
سامنے سجدے کرتے تھے اور حال یہ تھا کہ ان کی شامت اعمال سے زمین اُنکے تلے تھراتی تھی اور
آسمان اُنکے اوپر کڑکتا تھا اور عالم کائنات اُنکے افعال بد پر استرجاع[1] اور اُنکی ہلاکت کے واسطے صیحہ
کرتا تھا پس اسی حالت مین بزبان حال بیشگاہ ذوالجلال سے اُنکے حق مین ندا ہوئی کہ ٹھہر جاؤ اپنے
اضطراب سے یعنے کیون گھبراتے ہو ہر آئینہ مین ایسا حلیم و بردبار ہون کہ جو میری نافرمانی کرتے ہین
اُن کی سزا دہی مین جلدی نہین کرتا ہون اور جو لوگ مجھ سے طلبگار ہین اُنکو مین محروم و مایوس نہین
رکھتا ہون اور مین وہ کردگار ہون کہ تمام طبقات آسمان اور جو کوئی اُس مین اور جو کچھ اُس کے
درمیان ہی اور سارے اطباق زمین اور جو کوئی و جو کچھ اُسکے جہات و ناحیات مین ہی وہ سب
میری ہی تسبیح و حمد مین مشغول ہین اور میرے علم مین گذر چکا ہی کہ مین ان نجاسات سے اس ملک کو
پاک کرونگا اور اسکی صورت حال بدل دون گا اُن لوگون کے لیے جن کے حق مین مین نے یہ کہا ہی
کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تم لوگ بہترین اُمت ہو کہ اور لوگون کے لیے برآوردہ و منتخب
کیے گئے ہو اور مین وہ پروردگار ہون کہ مہلت دیتا ہون اور مہمل و بے قید نہین چھوڑتا ہون قسم ہی
مجھکو اپنے عزت و جلالت کی کہ البتہ اس سرزمین کو ان کافرون ملحدون اور گروہ بے دینون سے
پاک کرون گا اور آتش خانون کو مسجدون سے بدل دون گا کہ اُن مساجد مین باوقات شبہا و صباح
و مسا میرا ہی ذکر ہوا کرے گا اور اس سرزمین مین وہ لوگ آباد ہونگے جو مجھ سے حسن ظن رکھتے ہین اور
مین نے اُنکا ذکر اپنی کتاب مکنون و محفوظ مین کیا ہی وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا
عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ط یعنی کتاب زبور مین بعد ذکر اللہ و ذکر عباد صالحین کے ہمنے یہ لکھا ہی کہ وارث و مالک
روے زمین کے ہمارے بندگان صالح ہون گے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ عمرو بن ربیعہ شیبانی

[1] استرجاع اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا ۱۲

کے کہ حمد الطویل سے **روایت** کی ہی کہ جب ہاشم بن عتبہ مع غازیون کے شہر نشادر پر نازل ہوے تو اُس وقت اس قوم نے کچھ التفات اور پروانہ کی اور جنگ آوری مین شدت سے تیز دستی و جنگبازی کرنے لگے اور ایسا کیا کہ ورائے حصار سے دست اندازی و دست درازی کرتے تھے مگر باہر نکلکر سامنا نہ کرتے تھے چنانچہ یہ امر مسلمانون پر بہت شاق تھا اور حصار والون کو یزدجرد بن کسری کے نزدیک سے مدد و کمک پیہم پہونچتی جاتی تھی اس وجہ سے اُن دشمنان خدا کے دل سخت و قوی تھے آخروہ سب اپنے اس زعم مین مہران الداری اپنے سردار سے کہنے لگے ای ہمارے صاحب آپ کو ہمسے کس امر کا انتظار ہی اور پس دیوار بیٹھے رہنے اور قیام رکھنے ہمارے سے آپ کے تئین کیا منظور ہی وحال آنکہ ہم لوگ کمال مشتاق قتال ہین لہذا ہم کو اجازت دیجیے کہ ہم ان قوم کی طرف باہر نکلین کیونکہ اس محاصرے مین ہمارے سینے تنگ ہو گئے اور شہر بھی ہم سے تنگ ہی یعنے ہماری کثرت سے اُس مین تنگی ہی اور اُمید ہی کہ یہ مہر درخشان اور یہ نار و نور افشان بالضرور ہماری نصرت کرین گے اور ہمکو ہمارے دشمنون پر فیروزمندی بخشین گے پھر جب مہران نے ان لوگون کو ایسا آمادۂ جنگ دیکھا تب اُنکو باہر نکلنے کا حکم کیا اور خیل سواروں پر جوازان بن جہران کو افسر مقرر کر کے حکم کیا کہ لشکر کو باہر نکالے پھر جسوقت پھاٹک شہر کا کھلا اور فوج فارسیون کی بیرون حصار نکل پڑی تو یہ دیکھکر اہل اسلام بہت خوش ہوے اور اُنکی طرف دوڑ پڑے اور غایت صفائی و فراخی ہمت سے عزم رزم مین اصلا تنگدل و مکدر خاطر نہ ہوے بلکہ مرضات کردگار مین شہادت کے طلبگار تھے اور نفوس نفیسہ اُنکے اس امر سے مسرور و شادمان اور حوصلے اُنکے جنگاہ کی طرف شتابان لیے جاتے تھے اور حال یہ تھا کہ اُن کو سکونت دار القرار سے پاس تھی اور استقرار دار الصور و معانقہ حور کے مشتاق و خواستگار تھے اور کہتے تھے ای پروردگار ہمارے ہم تو اس دیر ناپائدار سے سیر و مایوس ہین اور اشتیاق دار القرار اور تمنائے قرب حضوری احمد مختار کی رکھتے ہین لہذا ہم اُمیدوار ہین کہ جو ہمارے لیے وعدہ کیا ہی وہ وفا کیجیے اور جبدم ہمین وفات دیجیے تو ہمارے لیے آسانی کیجیے اور عذاب نار سے ہمین رستگار کیجیے اور ہمارا حشر ہو اُن ابرار کرام کے ساتھ جن کے حق مین آپ نے فرمایا ہے وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنے ملائکہ ہر دروازے سے اُن ابرار پر داخل ہو کر کہین گے تم پر سلام ہی کیا خوب تم نے راہ خدا مین صبر و استقلال کیا یعنے سلامتی ہی تم پر بسبب تمھارے صبر و استقامت کے اسکے صلہ مین تمھارے لیے مقام و معاون آخرت کا کیا خوب مرغوب ہی **راوی** کہتا ہی جب اہل اسلام سوار ہوے اور سرخیل مقدمۃ الجیش طلحہ بن خویلد تھے اُس وقت ہاشم درمیان لشکر کے وعظ کرنے لگے کہ ای مسلمانو بدون حسن عمل کے فائز بجنت نہ ہو گے لازم ہی کہ اپنے دلون کو خواہش دنیائے بازیچہ سرائے و جائے پُر خطر

خطرو ہولناک سے دور رکھو اور جہد وجہاد کرو تا داخل جنت ہو وہ جنت جسکے وصف مین حق سبحانہ تعالیٰ نے ارشاد کیا ہی عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ یعنے وسعت وفسحت اُسکی برابر آسمانون اور تمام دائرہ زمین کے ہی اور دیکھو کہ وہ آتش جنگ بھڑک رہی ہی اور لپک اُسکی آرہی ہی اور دھوان اُسکا اُٹھ رہا ہی چاہیئے کہ سوار ہو اور اُسکو گھوڑون کی ٹاپون سے بجھا ڈالو اور دیکھو کہ بحر عرب کس تلاطم سے موجین مار رہا ہی اور کیا جوش وخروش کر رہا ہی اور کیسے زورون پر چڑھا ہی تو لازم ہے کہ اُس مین سوار سفینہ نجات ہو کر پار اُتر جاؤ اور جا کر صدق وصفا کے نشانون کو وہان نصب کرو اور **راوی** کہتا ہی کہ پھر جب جنود عجم صف آرائی وپرابندی کر چکے اور ہر طرف سے قرنون کی صدا بلند ہوئی اور نشانون کے پھریرے اُڑنے لگے اور وہ انھین کامون مین مشغول تھے کہ ناگاہ ملک ملک رے بارہ ہزار سوار سے اُنکی طرف آپہونچا اور ہاشم نے یہ حال دیکھا تو کہنے لگے ای جوانان عرب زنہار اُن کی کثرت اور اپنی قلت پر نظر نہ کرو بلکہ خیال کرو کہ روز بدر مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین سو تیرہ آدمی سے مشرکین کو ہزیمت دی وحال آنکہ کثرت جمعیت اُنکی کس مرتبہ تھی اور سلاح وساز حرب اُنکے پاس کس سامان سے فراہم ومہیا تھے مگر حق تعالیٰ نے اپنے نبی کو کیسی فتح ونصرت بخشی چنانچہ ایسے ہی موقع مین خداوند عزوجل نے ارشاد کیا ہی كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ وَاللهُ مَعَ الصّٰبِرِينَ یعنے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ تھوڑی جماعت والے بتائید خدا بڑی جماعت والون پر غالب آتے ہین اس لیے کہ حق تعالیٰ صابرون ثابت قدمون کے ساتھ ہی یعنے اُن کا مددگار ہی چنانچہ دفعۃً ملک رے نے اپنا لشکر لیکر مسلمانون پر حملہ کیا اور مانند سیل وسیلاب کے آپڑا اس وقت ہاشم نے کہا ای مسلمانو اپنی نیتون کو خالص کرو یعنے بخلوص نیت وخالصاً لوجہ اللہ جہاد کرو اور پشت نہ پھیرو اور خوب جان لو کہ خداوند جبار ان لوگون کو تمھارے اوپر پھیر لایا ہی یعنے اُن کو تمھارے سامنے کر دیا ہی **راوی** کہتا ہی کہ بالآخر لوگ طرفین سے آپس مین بھڑ گئے اور ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑا اور درمیان کشادگی وتنگی کے گھس گئے اور جانبین سے ازدحام وہجوم ہو گیا اور بایکدیگر نرغہ ویورش ہونے لگا اور جنگ برپا ہوئی دونون طرف سے تلوار چلنے لگی اس وقت دلاوران عجم بشدت تمام سرگرم مقاتلہ تھے اور برابر جواب ضربات دیتے تھے اور بڑی چالاکی سے ناوک افگنی وخدنگ اندازی کر رہے تھے زمین رزمگاہ گرد سے تمام تیرہ وتاریک تھی اور غبار مانند ابر آفاق پر چھایا ہوا تھا اور عجم بیشتر تیغزنی مین بہت مصروف تھے اور عرب نیزہ بازی مین زیادہ تر مشغول تھے اور عرب یمن والے تیر اندازی بڑی تیز دستی سے کر رہے تھے اور اہل عجم اُس وقت تحمل مالایطاق کا کرتے تھے اور اہل عرب اُن کو سنان رماح سے کاسۂ الفراق وجام الوداع پلاتے تھے اور ہر دو جانب اسی طرح برابر سرگرم کارزار رہے یہان تک کہ

دن جاتا رہا رات آئی اور **راوی** کہتا ہی کہ اُسی روز جس وقت آخر روز تھا اور روشنی اخیر تھی تو
دفعتہً قعقاع بن عمرو بارہ ہزار سوار سے آپڑے اُس وقت اُس لشکر موحدین کے آنے سے مسلمانون
کے دلون کو بڑی تقویت و توانائی آگئی کہ اعلان کلمۂ توحید کا کرنے لگے اور صدائین اُن کے نعرون
کی ایسی بلند ہوئین کہ پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر گونج گئین اور تھر اور درختون اور
نالون مین آخر جب اُن دشمنان نے یہ آوازین سنین اور اُنکے کلمات کان مین پڑے تو رگین گردنون
کی پھول اُٹھین اور رونگٹے بدن کے کھڑے ہوگئے چنانچہ لشکر اسلام نے نیت صافی و ہمت وافی
سے یکبارگی حملہ کرکے اُن کے تئین تلوارون اور بھالون کے آگے دھر لیا اور باعلان ذکر کلمۂ
حق کرتے ہوے یعنے تکبیر و تہلیل کہتے ہوے اور سرور کائنات پر صلوۃ و درود پڑھتے ہوے دشمنون
مین خوب تیغ آزمائی کی اور تلوار کے گھاٹ سے باب مرگ اُن کو خوب سیراب و ٹھنڈا کیا و ہرگاہ
اہل اسلام اس عزم عظیم سے طرف اعدا کے اور اُن سے جہاد کرنے مین عقیدت صدق و صفا
طلبگار جنت تھے کہ اپنے مقصود پر فائز ہوے اور دنیا کو طلاق[۱] بائن دے کر اُس سے متباین و
کنارہ کش ہوے اور خوب جان گئے کہ آخر ایک روز مر جاوینگے اور خوب سمجھ لیا کہ بعد نظم و
امتزاج اربعہ عناصر کے پھر نشر و فراق ہی **الغرض** لشکر عجم مین ہزیمت پڑی اور جمعیت اُن کی منتشر
ہوگئی اور مسلمانون نے ان کا تعاقب کیا یہان تک کہ حق تعالیٰ نے اُنکو منہزم و پسپا کردیا چنانچہ
جو زد پر آپڑے وہ مارے گئے اور جو ہاتھ لگے وہ اسیر ہوے اور باقی جو بھاگ نکلے وہ بچگئے اور
مسلمانون نے شہر نشاور پر تسلط و قبضہ کر لیا اور جس قدر اس مین مال و متاع تھا اس سب کو
غنیمت مین لیا اور وہ سب مال بے حصر و بحساب تھا اور اس شہر مین اقامت پذیر ہوکر مسجد جامع
بنا کی جس مین حق سبحانہ تعالیٰ کا ذکر کثیر ہونے لگا غرضکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مسلمانون کے لیے
ملک عراق مین فتح کامل و فیروزی تمام کی اُس وقت مژدہ فتحیابی کا بخدمت امیر المومنین عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لکھکر احوال فتوح سے اطلاع دی اور فتحنامہ کے ساتھ خمس بھی
ارسال کیا پھر جس وقت نامہ مع خمس پاس خلیفہ رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو نہایت مسرور ہوے
اور مسرت عظیم حاصل ہوئی اور حمد کثیر و شکر وافر بجناب اقدس الٰہی بجالائے اور سارے
مسلمانون کو خوشی فتح عراق کی زیادہ تر فتح بلاد کسریٰ اور اُس کے مضافات سے حاصل
ہوئی جو ہاتھ پر سعد بن ابی وقاص کے یہ سب فتح ہوے تھے و بالآخر اُن غازیون نے اُنھین
بلاد عراق مین اپنا وطن کیا رضی اللہ عنہم اجمعین ؀

[۱] طلاق بائن تیسرا طلاق ہی یعنے جس کے بعد افتراق مؤبد ہوتا ہے ۱۲

ذکر فتوح بلاد بھنسا و ابناس اور اُس کے اعمال و مضافات کا اور فضائل اُس کے جبانات یعنی صحرا و عرصات کے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِعۡلَمۡ وَفَّقَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی یعنے بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ شہر بھنسا وہ مقام ہی جس کا ذکر مفسرین نے کیا ہی کہ ہر آئینہ حق تعالی نے اپنی کتاب عزیز مین دربارۂ عیسی علیہ السلام اُس شہر کو اس طرح مذکور فرمایا وَجَعَلۡنَا ابۡنَ مَرۡیَمَ وَاُمَّہٗۤ اٰیَۃً وَّاٰوَیۡنٰہُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیۡنٍ یعنے ہم نے ابن مریم عیسی اور اُسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی اور دلیل مقرر کی اور اُن دونون کو اِس ٹیلہ پر متمکن کیا جو جاے قرار مردم و جاے قرار آب شیرین کی ہی چنانچہ مفسرین کہتے ہین کہ وہ ربوہ وہی سرزمین بھنسا ہی جیسا اُمور عیسی علیہ السلام سے جو کچھ وہان واقع ہوے عنقریب ہم اُس کو ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی اور حال یہ ہی کہ اُس سرزمین مین تقریبًا پانچ ہزار اصحاب نبی صلعم سے شہید ہوے ہین اُن مین اعیان و امرا قریب چارسو کے تھے اور اُن کے ساتھ جم غفیر اشراف و اصحاب سے تھے مثل علی بن عقیل بن ابی طالب و حسن بن صالح بن الحسین بن ابی طالب جنھون نے مسجد جامع اُس شہر مین بنا کی تھی اور اُن کے حالات سے عنقریب ہم ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالی اور مثل زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب اور فضل بن العباس عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قریب ہی کہ در ضمن ذکر فتوح اُس شہر کے جو لوگ اعیان اصحاب سے اور اُن کی جماعت کثیرہ وہان شہید ہوے ہین ہم اُن سب کا بھی ذکر عنقریب کرین گے انشاء اللہ تعہ اور واضح ہو کہ زمرۂ ابرار و اخیار سے ایک جماعت نے ذکر کیا ہی کہ جو شخص زیارت کرتا ہی جبانہ بھنسا یعنے اُسکے عرصہ و صحرا مین وہ جب تک وہان سے معاودت کرتا ہی رحمت کردگار مین داخل رہتا ہی اور کہا جو کوئی اُس دشت مین زیارت کو جاتا ہی وہ اپنے گناہون سے ایسا صاف و پاک نکل آتا ہی جیسا شکم مادر سے اور جو کوئی مغموم و محزون زیارت وہان کی کرتا ہی اُس کا ہم و حزن رفع ہو جاتا ہی اور ایسا کوئی غمزدہ وہان زیارت نہین کرتا مگر یہ کہ غم اُس کا دفع کرتا ہی اور کوئی حاجتمند ایسا نہین ہوتا کہ وہان کی زیارت سے حاجت اسکی روانہ ہو اور جو مقامات وہان کے جس مین دعائین مستجاب ہوتی ہین اُن مین سے قریب بحر الحصار ہی یعنی جاے سنگلاخ و مقطع السیل یعنے جہان سیلاب گرتا ہی کیونکہ وہان مدفن خلق کثیر کا ہی شہدا سے اور مشہد ہی حسن بن الصباح بن الحسین بن علی بن ابی طالب کا اور اسی طرح اجابت دعا ہوتی ہی نزدیک قبر زیاد بن ابی سفیان الحارث

اور نزدیک قبر عبدالرزاق کے وہ مقام جو اندرون باب داخل ہی اور قریب عبادت گاہ عیسی بن مریم علیہما السلام کے جو وہان واقع ہی اور قریب قبور دیگر شہدا کے جو قبرین سفحہ یعنے سطح جبل پر واقع ہین چنانچہ دربیش وبجانب اسی جبانہ کے ایک مقام معروف بہ مراغہ ہی وہ سفحہ جبل یعنے دامن کوہ ہی وہین قبرین شہیدون کی ہین اور مروی ہی کہ ایک جماعت صالحین نے جبانہ مذکورہ کی مجاورت کی اور وہ باشندگان سرزمین مشرق کے تھے منتہاے عراق سے اور ایک اور جماعت ابرار کی تھی ساکنان زمین مغرب منتہاے اندلس سے اور یہ لوگ مسافر تھے کہ گذران کا جبانہ مین ہوا تھا اور باعث ان کی مجاورت کا یہ ہوا کہ اُنھون نے ایسے فضائل وہان دیکھے اور ان لوگون کے لیے کرامات وانوار اُس مقام کے ظاہر ہوے کہ اُنھون نے یہ سب کچھ بچشم خود ہا مشاہدہ کیا اور اصحاب تواریخ کہتے ہین کہ زمین مصر جو ملک بحیرہ سے ہی وہ شہیدون کے مشہد ہونے مین زیادہ تر زمین بھنسا سے نہ تھی اور مجری الحصا جو نزدیک مقطع سیل کے ہی وہ جہات غربیہ سے ہی وہین مدفن خلائق کثیر کا ہی کہ خاص اُس مقام پر چار سو اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین شہید ہوے ہین اور قریب ہی کہ ہم ذکر اس کا ضمن فتح مین کرینگے انشاءاللہ تعالی واما فضائل بحر یوسفی پس یہ ہین کہ اُسکے ساحل پر ایک جانب یہ شہر بھنسا آباد ان ہی اور اکثر عجائب ظہور مین آتے ہین ازانجملہ وہ کثیر البرکت اور چشمۂ فیض ہی کہ اس حوالی مین اہل قریات واہل بلدان اپنے کھیتون مین اُس سے پانی سینچتے ہین باوجودیکہ دریاے نیل مین پانی بہت ہی مگر اس سے اس قدر نفع نہین ہی جس قدر اُس نہر سے لوگ منتفع ہوتے ہین اور اُسکے عجائب سے ایک یہ ہی کہ جب رود نیل مین پانی کی کچھ زیادتی ہوتی ہی تو اس نہر مین وفور آب ہوتا ہی اور منجملہ عجائب یہ ہی کہ جب آمد آب رود نیل سے منقطع ہو جاتی ہی تو بحر یوسفی سے سوتہ پھوٹ کر نہر جاری ہو جاتی ہی اور یہ بات کسی اور نہر مین کبھی پائی نہین جاتی ہی اور بعض عجائب سے یہ ہی کہ اُس مین سے ایک چشمہ زمین قیتوم پر بھی گیا ہی اور قیتوم بتشدید یا ایک حصہ زمین مصر کا ہی کہ وہ بلند ہی تو وہان والے اس چشمہ سے آبپاشی زراعات وباغات کی کرتے ہین اور اُسکے برکات سے ایک یہ ہی کہ اُس مین یوسف صدیق علیہ السلام کی قبر ہی اس سبب سے اُس کی برکت زیادہ تھی اور وہ نہر زمانہ موسی علیہ السلام تک بدستور جاری رہی اور اُس کی بعض کرامات سے یہ ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے بامر خداوند عزوجل کے اپنے بال وبازو کی حرکت سے اُس نہر کو یوسف علیہ السلام کے لیے شق کیا تھا اور اس بات پر عمالقہ کو حسد ہوا تھا اور عمالقہ دعمالیق ایک قوم وقبیلہ ہی اور حکایت اسکی اس طرح ہی جیسا کہ راویون نے ذکر کیا ہی کہ بعد چند سال کے جب یوسفؑ کے پاس اجتماع بنی اسرائیل کا ہوا تو عمالقہ نے حسد ورشک سے ذکر اس بات کا ملک مصر سے کیا تب درمیان ملک مصر اور یوسف علیہ السلام کے کلام ہوا اُسنے کہا اے

بحر یوسفی

یوسفؑ ہمارا ملک ہمکو پھیر دو اس وقت راے طرفین کی اوپر فرقت و قسمت کے مجتمع ہوئی یعنے راے عیان
جانبین اس امر پر متفق ہوئی کہ ملک مصر و یوسف علیہ السلام جُدا جُدا ہوجاوین اور زمین مصر تقسیم ہوجاوے
چنانچہ زمین مصر از روے قسمت کے جانب غربی سے حصے مین یوسف علیہ السلام کے آئی اور وہ زمین
ایک دشت بے آب و گیاہ تھی اور سارا ریگستان تھا اور اسکے عرصات مین ٹیلے اور تودے بہت
سے واقع تھے تب حضرت یوسف علیہ السلام کو منظور ہوا کہ رود نیل سے نہر لاوین اور اس
سرزمین مین جاری کرین چنانچہ اس کام کے لیے ایک لاکھ آدمی جمع کیے اور بیل و کلند وغیرہ آلات
حفر اُن کو حوالہ کر کے حکم کیا کہ جانب بلندی ہٹیں رویہ نیل سے نہر کھودنا شروع کرین تاآنکہ تین سال
تک اُنھون نے نہر کھودی اور اُن کی مزدوری خزانہ سے برابر ملتی رہی پھر جس وقت نیل کا موجہ آیا تو سکی
بہیا اور طغیانی سے جس قدر کھودا تھا سب بند ہوگیا تب جانب شرقی سے کھودنا شروع کرایا یہانتک
تک کہ سات برس گذر گئے اور نہر نہ کھدی آخر اس کام سے تھک کر عاجز ہوگئے تب اس بات
سے حضرت یوسف علیہ السلام کو صدمہ و قلق عظیم ہوا اس وقت حق تعالیٰ نے وحی کی کہ اے
یوسف علیہ السلام تو نے اس کام مین اپنے مال و مردم سے استعانت کی اور ہم سے استمداد نہ کی
اور قسم ہی مجھکو اپنے عزت و جلال کی اگر اس امر مین تو مجھ سے مدد چاہتا تو ہم تیرے لیے چشم زدن
مین چشمہ کھدوا دیتے یہ ندا سُن کر یوسفؑ سجدے مین گر پڑے اور کہنے لگے سُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمَ
شَانَكَ وَاَعَزَّ سُلْطَانَكَ یعنے اے پروردگار تیری شان کیا بزرگ و برتر ہی اور تیری سلطنت
غالب تر ہی بعد ازان یوسف علیہ السلام نے سجدے سے سر اُٹھایا پھر اپنا ملبوس اُتار کر پانی سے
دھویا اور کپڑے تر پہنے ہوے ربوہ یعنے کریوہ کی طرف نکلے اور وہان جا کر سجدے مین گر پڑے
اور بدرگاہ جناب اقدس الٰہی تضرع و زاری کرنے لگے اُس وقت اُن کو وحی ہوئی کہ اے یوسفؑ اپنا
سر اُٹھا ہم نے تیری حاجت روا کی پھر حق سبحانہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ اُنھون نے
اپنے بازو کی حرکت سے زمین کو شق کیا اور بعض روایت مین یون ہی کہ اپنے ایک پر بال کو ایک
حرکت دی کہ سرزمین فیوم کے سرے سے آخر تک ایک طرفۃ العین مین بقدرت کردگار شگافتہ ہوگیا
اور نہر جاری ہوئی تب یوسف علیہ السلام نے اس نہر پر پُل بنوایا اور شہر فیوم کی بنا کی اور اُس کو
بسایا اور اُس ساری زمین کو درمیان اپنے اور اپنے بھائیون اور بیٹون کے تقسیم کردیا چنانچہ
زمین کا جتنا حصہ مین افرثیم بن یوسفؑ کے آئی کہ اُسنے اُس سرزمین پر تعمیر شہر بسا شروع کی اور پتھر
ترشوا کر دیوار شہر پناہ اور فصیلین اور برج بنوائے اور وہ نہر وسط شہر مین بلندی زمین کی طرف سے
جاری تھی بعد ازان بحیرہ کی طرف نکل کر جاری ہوئی اور زمان اسلام تک اسی طرح سے روان
تھی اور قریب ہی کہ ہم اسکا ذکر ضمن بیان فتح مین کرین گے انشاءاللہ تعالیٰ اور واقدی نے کہا کہ

افرثیم بن یوسف نے بھنسا مین ایسے برج بنوائے اور ایسی بازارین تیار کرائین جو وصف سے بالاتر ہین اور اُس ہین قبائل بنی اسرائیل کو آباد کیا چنانچہ ان لوگون نے اُس ہین مکانات و محلات بنائے اور یہ سب کچھ مصر سے بسمت غربی واقع تھا کیونکہ زمین بھنسا جہت غربیہ سے آخر صعید (نام مقام ۱۲) تک تھی اور مالک اس تمام حدود کے مختص بنی اسرائیل تھے کسی قوم غیر کی اُس ہین شرکت نہ تھی اور یوسف علیہ السلام نے اُن تمام عبید کو جو نہر کھودنے مین مجتمع ہوے تھے زمین بھنسا کے وقیوم کے حوالی ہین کشاورز و کاشتکار مقرر کردیے اور اُن سے عمارتین بنوائین اور بحر یوسفی کے دورویہ غرباً و شرقاً اشجار باردار نصب کرائے چنانچہ عورتین ادھر سے جو نکلتی تھین اور اُنکے سرون پر ٹوکرے ہوتے تھے تو وہ تمام میوون سے بھرجاتے تھے درحال آنکہ وہ اپنے ہاتھ سے ایک پھل بھی نہ توڑتی تھین پھر جب بنی اسرائیل نے عصیان و نافرمانی شروع کی اور کفران نعمت پروردگار کرنے لگے اور افعال معصیت کے مرتکب ہونے لگے تو حق تعالیٰ نے ان نعمتون کو اُنکے ہاتھ سے چھین لیا اور غیرون کو عطا کین کہ اُنھون نے آکر اُنکے ملک و مال پر قبضہ کرلیا اور بلک مصر کو ان پر متسلط کردیا اسلیے کہ یہ بنی اسرائیل ملحد و گمراہ ہوکر انکار نعمت پروردگار کا کرنے لگے تھے اور انبیا کو قتل کرتے تھے اس بات پر کہ وہ واجبات کا حکم کرتے تھے اور محرمات سے منع کرتے تھے آخر بعد ازان کہ یہ لوگ سادات و اشراف قوم تھے سو مصریون نے ان کو ذلیل و خوار کیا کہ اُن سے خدمات عبیدہ اور جواری لینے لگے اور اُن کو کارہاے رذیل پر مقرر کیا چنانچہ اُن سے کام معماری و مزدوری اور سنگ تراشی و گاذری کا کراتے تھے اور اُن کے مردون اور عورتون اور لڑکون کو اپنی خدمتون مین رکھتے تھے غرضکہ وہ تمام بنی اسرائیل ہمیشہ تنگ زندگانی اور بڑی مصیبت و حیرانی ہین رہے اور نہایت سختیون اور درشتیون سے بسر کرتے تھے اور ایسے تکالیف و آفات مین مبتلا تھے کہ تاب تحمل نہ رکھتے تھے یہان تک کہ موسیٰ علیہ السلام اُنکے لیے مبعوث ہوے اور یہ کتاب ہرگاہ مختص بذکر ایسے حالات کے نہین ہے لہٰذا بقیہ احوال اُن کا فروگذاشت کیا گیا تا آنکہ پھر وہی بنی اسرائیل بعد بعثت موسیٰ علیہ السلام کے تمام مدائن ہین ساری زراعات و باغات پر قابض و متصرف ہوے

ذکر عصیان اولاد بنی اسرائیل

ذکر نکلنا عیسیٰ علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت پذیر ہونا زمین بھنسا مین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ یعنے حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے عیسیٰ ابن مریم اور اُسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی مقرر کی اور ان دونون کو ہمنے متمکن و مستقر کیا بجانب اُس ربوہ یعنے زمین بلند کے جو جاے بود و باش مردم و جاے قرار آب صاف و شیرین کی ہے و سابق ازین مذکور ہوچکا کہ وہ ربوہ زمین بھنسا ہے اس ہین اختلاف مفسرین کا ہے چنانچہ اصحاب تواریخ مثل مسعودی

وابوجعفر طبرانی وواقدی و ابن اسحاق و ابن ہشام و ارباب سیر و اہل تفسیر مثل سعید بن جبیر بن وسعید بن المسیب و ابن عباس اور وہ لوگ جنھون نے اس کتاب عجیب مین کلام کیا ہی کہ اگر یہ آب زر لکھی جاتی تو یہ بھی اقل مرتبہ تھا کیونکہ اس مین کتابین کثیر اور تواریخ و تفاسیر و فتوحات وغیرہ سب کچھ جمع ہین پس ان سب مورخین و مفسرین نے کہا ہی کہ مولد عیسیٰ علیہ السلام کا وہ زمانہ تھا جب ملوک اُس سرزمین کی سلطنت کو بیالیس برس گذرے تھے اور ریاست ملک شام اور اُسکی حکومت پر اُس وقت قیصر ملک روم ہرقل متمکن تھا یعنے ملک روم ہرقل ملقب بقیصر تھا وہی ملک شام وغیرہ کی ریاست پر قائم تھا جیسا کہ فتوح شام مین مذکور ہوا اور سرزمین بھنسا مین ریاست فنطاریوس کی تھی چنانچہ جب ملک ہیرودس نے خبر ولادت مسیح علیہ السلام کی سُنی تو اُسنے قصد قتل مسیح کا کیا اور یہ امر اس طرح ہوا کہ اُنھون نے جب ایک کوکب کو طالع دیکھا تو اُسکے حساب سے میلاد مسیح اور فساد اپنے احوال کا معلوم کیا اُس وقت حقتعالیٰ نے ایک فرشتہ پاس یوسف نجار کے بھیجا اُسنے ارادۂ ہیرودس بادشاہ سے یوسف نجار کو خبر دی اُسنے مریم علیہا السلام کو آگاہ کیا اور کہا طرف سرزمین مصر کے نکل چلو کیونکہ اگر ہیرودس تیرے فرزند کو پاویگا تو لامحالہ قتل کرے گا پھر جب ہیرودس مرجاوے گا تو پھر اپنے شہر کو پھر آیئو غرضکہ یوسف مریم اور مسیح علیہما السلام کو اپنے حمار پر سوار کرکے وہان سے روانہ ہوا یہان تک کہ داخل ملک مصر ہوکر زمین بھنسا پر وارد ہوے اور وہی وہ ربوہ ہی جس کا ذکر حق تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہے

وَاٰوَیْنٰهُمَآ اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ (یعنی مریم اور عیسیٰ علیہما السلام کو ایک ٹیلہ پر متمکن کیا جو جاے قرار مردمان و جاے آب شیرین کی ہی) اور وہان ایک عبادت گاہ تھی اُس مین ایک کنوان تھا اُسکے پانی سے ہردم مریض طلب شفا کرتے تھے اور وہ کنوان وہ تھا جس نے پانی سے مریم و مسیح علیہما السلام وضو براے نماز کیا کرتے تھے اور وہان تہ زمین ایک سُرنگ تھی یعنی تہ خانہ تھا اُس مین یہ لوگ رہا کرتے تھے اور بعضون نے روایت کی کہ جب مریم علیہا السلام مسیحؑ اپنے فرزند کو لیکر زمین بھنسا پر وارد ہوئین تو وہان ایک کنوان تھا مگر نہ رسّی تھی نہ ڈول تھا اور اُس وقت مسیح بہت پیاسے تھے پانی مانگتے ہوے رونے لگے اور اُن کے رونے سے مریم کو بہت قلق ہوا تب قعر چاہ سے پانی اُبل کر لب پر آیا یہان تک کہ مسیحؑ نے اُس سے پانی پیا پھر اُسی روز سے اُس مین پانی زیادہ ہوا چنانچہ زیادتی نیل کی بھی اُسی سے مشہور ہی اور نصاریٰ اب تک اُسی کی عید کرتے ہین اور وہان ایک دیر بنا ہی اور زراعت بھی بہت ہوتی ہی و بعد ازان جب مریم علیہا السلام شہر بھنسا مین داخل ہوئین تو وہان بارہ برس مقیم رہین اس مدت مین سُوت کاتا کرتی تھین اور کھیت کاٹنے والون کے ساتھ بالیان چنتی تھین اور اِسی طرح بسر کرتی تھین یہان تک کہ مدت قیام منقضی ہوئی اور امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ شہر بھنسا مین آئے ہین تو اُس

ذکر مریم علیہا السلام

اُس وقت طفل دو ماہہ تھے ولیکن وہ گویا کہ پسر دو سالہ تھے پھر جب پورے نو مہینے کے ہوئے تو حضرت مریم علیہا السلام ان کو لیکر شہر بھنسا مین معلم کے پاس گئین تب معلم نے مسیح کو اپنے روبرو بٹھلاکر کہا پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم عیسیٰؑ نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر اخوند نے کہا کہو ابجد تب عیسیٰؑ نے اسکی طرف دیکھکر کہا تم جانتے ہو کہ ابجد کیا چیز ہی اخوند نے مارنے کے لیے کوڑا اُٹھایا تب مسیح نے کہا اخوند صاحب مجھے کیون مارتے ہو اگر تم نہین جانتے ہو تو مجھسے پوچھو مین تم کو بتاؤن گا مؤدب نے کہا اچھا بیان کرو مسیح نے کہا تم اپنے بالانشین سکے نیچے اُترآؤ تو مین بیان کردن یہ سُنکے مؤدب اُس مقام سے نیچے آیا اور مسیح اسکی پایگاہ بلند پر جا بیٹھے اور فرمایا اَلاَلِفُ آلاءُ اللہِ وَالباءُ بَہاءُ اللہِ وَالجِیمُ جَلالُ اللہِ وَالدّالُ دِینُ اللہِ وَالھاءُ ھُوتُ جَھَنَّمَ وَھُوَ الھاوِیَۃُ وَالواوُ وَیلٌ لِاَھلِھا وَالزّای زَفِیرُ جَھَنَّمَ وَالحاءُ حُطَّتِ الخَطایا عَنِ المُستَغفِرِینَ وَالکافُ کَلامُ اللہِ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِماتِہِ وَالصّادُ صاعٌ بِصاعٍ وَالقافُ تَقرَبُ مِنھا حَیّاتُ جَھَنَّمَ یعنے الف الاء اللہ کا الف ہی بمعنی نعمتین و برکتین خدا کی اور با بہاء اللہ کی با ہی بمعنے نور عظمت الٰہی اور جیم سے مراد جلالت الٰہی اور دال جو دین اللہ ہی بمعنے طاعت و انقیاد ہی اور ہا جو کہ ہوت جہنم ہی و قعر غار دوزخ ہی جس کو ہاویہ کہتے ہین اور واو سے ویل وہلاکی ہی برائے اہل دوزخ کے اور زا سے زفیر دوزخ ہی یعنے صدائے مہیب و سمع خراش اور زفیر آواز خر جو باریک ہوتی ہی اور شہیق جو بانگ سخت ہوتی ہی اور حا سے حط ذنوب و سقوط گناہون کا ہی توبہ و استغفار کرنے والون سے اور کاف سے مراد کلام ملک العلام ہی جسکے کلام کو تغیر و تبدل نہین ہی اور صاد سے اشارہ ہی طرف صاع بصاع یعنے وزن برابر وزن کے اس سے مراد یہ ہی کہ جو چیزین مثل گندم و جو و زبیب و تمر و زر و سیم جس وزن سے جس کو قرض دو اُسی قدر اُس سے لو نہ زیادہ نہ کم کہ محسوب بسود ہو جائیگا اور قاف سے مراد ہی کہ صاع کے قریب مارہائے دوزخ ہین یعنے درصورت کم دینے اور زیادہ لینے کے پھر جس وقت مسیح علیہ السلام یہان تک بیان کرچکے تو اُستاد ادیب نے حضرت مریمؑ سے کہا کہ بس اب تو اپنے لڑکے کو بیجا اس کو حاجت استادی کی نہین ہی بلکہ حق تعالیٰ نے خود اس کو تعلیم کیا ہی مصنف کتاب کہتا ہی مجھسے روایت بیان کی حسین اور محمد بن الحسین المقری نے حکیم سے اُنھون نے محمد بن احمد حمدون سے اُسنے حکیم بن نافع سے اُسنے اسمٰعیل سے اُسنے ملیکہ سے اُس نے عطیہ سے اُسنے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اُنھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو اُنکی والدہ نے واسطے تعلیم کے مکتب مین بھیجا تو معلم نے کہا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم تب عیسیٰ علیہ السلام نے کہا بسم اللہ کیا چیز ہی معلم نے کہا مین نہین جانتا ہون تب مسیح نے بیان کیا اَلباءُ بَہاءُ اللہِ یعنے عظمت پروردگار وَالسِّینُ سَناءُ اللہِ یعنے نور خدائے کردگار وَالمِیمُ مُلکُ اللہِ یعنے فرشتہ جو آیات اور معجزات لایا ہی یعنی وہ آیات و معجزات جو مسیح علیہ السلام کے لیے زمین بھنسا مین

ظاہر ہوے اور وہب راوی نے کہا اول آیت و معجزہ جس کو عیسٰی علیہ السلام نے اپنے صغر سن مین درمیان شہر بھنسا کے لوگون کے تئین دکھلایا وہ یہ ہی کہ اُن کی مادر مکرمہ درمیان بھنسا کے جو زمین مصر سے ہی گھر مین ایک دہقانی یعنے زمیندار کے مقیم تھین کیونکہ یوسف نجار جب مسیحؑ و مریم کو حدود شام سے مصر مین لایا تھا تو اُسنے ان دونون کو اُسی زمیندار کے مکان مین لا اُتارا تھا اسلیے کہ خانہ زمیندار مذکور مامن مساکین و مسافرین تھا چنانچہ کسی اور دہقانی نے مال قیمتی اُس زمیندار کے خزانہ سے چرایا اور وہ زمیندار خاصگان بادشاہ بھنسا سے تھا مگر اُسنے اُن مساکین مین سے جو اُسکی مہمانسرا ے مین تھے کسی مسکین کو متہم نہ کیا ولیکن حضرت مریم کو اُس دہقان میزبان کے نقصان سے سخت ملال ہوا پھر جب مسیح نے قلق اپنی والدہ شریفہ کا دیکھا تو فرمایا ای مادر معظمہ کیا آپ چاہتی ہین کہ مین وہ مال جہان رکھا ہی آپ کو بتا دون مریمؑ نے کہا ہان اے فرزند مین یہی چاہتی ہون مسیحؑ نے کہا آپ اُس زمیندار سے کہدیجیے کہ وہ سارے مساکین کو جو اُسکے مکانون مین رہتے ہین جمع کرے تب مریم نے اس دہقان زمیندار سے یہ پیام بیان کیا اُسنے اُن سب کو جو وہان رہتے تھے جمع کیا جب مسیحؑ نے دیکھا کہ سب مجتمع ہوے تو مسیحؑ اُن لوگون مین سے دو آدمی کے پاس گئے کہ ایک اندھا تھا اور ایک لنگڑا تب حضرت کے معجزے سے اُس لنگڑے نے اندھے کو اپنے شانہ پر اُٹھایا اور کہنے لگا میرے شانہ پر کھڑا ہو اندھے نے کہا مین ناتوان ہون لنگڑے نے کہا اُس رات کو تیرے تئین اس بات کی یعنے شانہ پر کھڑے ہونے کی قوت کیونکر ہوئی تھی جب لوگون نے یہ بات سُنی تو اندھے کو مارنے لگے آخر وہ کھڑا ہوا جب سیدھا ہوا اور لنگڑا اُس کو اُٹھاے تھا یہان تک کہ اُسکو روزن خزانہ تک پہونچایا اُسوقت مسیح علیہ السلام نے دہقان زمیندار سے فرمایا دیکھ تیرا مال اُس شب کو دونون نے یونہی لیا ہے اس لیے کہ اندھے نے اُس لنگڑے کی قوت سے استعانت کی اور لنگڑے نے اس کی اعانت کی یہ سُنکے اُس اندھے اور لنگڑے نے اقرار کیا اور کلام مسیحؑ کی تصدیق کی پھر اُن دونون نے مال دہقان کا مسترد کر دیا اور دہقان نے اپنے خزانہ مین داخل کیا اور مریم علیہا السلام سے کہنے لگا کہ نصف اس مال بازیافتہ سے تو لے حضرت مریم نے جواب دیا مین اس واسطے پیدا نہین ہوئی ہون تب اُس زمیندار نے کہا خیر اگر تو نہین لیتی ہی تو اپنے بیٹے کو دے مریم نے فرمایا مجھ سے اُس کی شان عظیم تر ہی وبعدازان اس زمیندار نے سامان ضیافت کا مسیحؑ کی خاطر مہیا کیا اور اس تقریب مین تمام اہل شہر کو جمع کیا اور دو مہینے تک طعام داری کی وبعدازان اکابر شہر کے اور ملوک اُس نواحی کے مسیحؑ کی زیارت کو آئے مگر کچھ طعام و شراب قسم خمر سے اور نان خورش مسیحؑ کے پاس موجود نہ تھا پھر جس وقت سب مجتمع ہوے تو عیسٰی علیہ السلام نے کہا خمہاے شراب جو خالی ہین اُن مین پانی بھر دو جب وہ سب پانی سے بھرے گئے تو وہان خم پر اپنا ہاتھ رکھا دفعۃً وہ سب خم پُر از شراب ہو گئے اور

اور اُس وقت سن شریف دوازدہ سالہ تھا یہ دیکھکر اعتقادات اہل بھنسا اور مردم حوالی مدائن و اہل قریات اور باشندگان سواد مصر کے بہت زیادہ ہوے اور یہ معجزہ ثانی تھا سرزمین بھنسا مین اور سُدّی راوی نے کہا کہ عیسٰی علیہ السلام مکتب مین لڑکون سے باتین کرتے تھے تو جو کچھ انکے باپ مان اور ان کے گھر والے اپنے گھرون مین کلام کرتے تھے وہ اُن لڑکون سے بیان کرتے تھے اور بعض لڑکون سے کہتے تھے تم اپنے گھر جا کر دیکھو کہ تمھارے گھر والے فلان فلان چیزین کھاتے ہین تو وہ لڑکے اپنے گھر جا کر اپنے اہل سے روکر وہ چیزین طلب کرتے تھے یہان تک کہ وہ لوگ اُن لڑکون کو بھی کچھ دیتے تھے اور کہتے تھے یہ تم کو کس نے بتایا ہی وہ کہتے تھے ہم کو عیسٰی نے خبر دی ہی آخر اہل شہر نے اپنے لڑکون کو عیسٰی کے پاس آنے جانے سے روک دیا اور انکو یہ سمجھا دیا کہ اس جادوگر لڑکے کیساتھ نہ کھیلو اور اُن لوگون نے لڑکون کو ایک مکان کے اندر بطریق قید و بند کے جمع کیا اور عیسٰی علیہ السلام وہان خود آئے اور اُن لڑکون کو بلانے لگے تب والیان اطفال نے حضرت سے کہا یہان تو کوئی نہین ہی حضرت نے کہا اس مکان کے اندر کون ہی لوگون نے کہا کہ اسکے اندر ہمارے خنازیر و خوک بند ہین حضرت نے فرمایا ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ تعالی پھر جب لوگون نے دروازہ اس مکان کا کھولا تو دیکھا کہ وہ سب خوک تھے آخر جب یہ امر لوگون مین فاش ہوا تو سب ہیبت زدہ و خوفناک ہوے اور سدی راوی نے کہا جب عیسٰی علیہ السلام ہمراہ اپنی مادر مکرمہ مع اپنے ہمراہیون کے سرزمین بھنسا مین وارد ہوے اور اسکے قریات سے ایک قریہ مین ایک شخص کے مکان پر وہ سب اُترے اُسنے سب کو اپنا مہمان کیا اور وہ بادشاہ کا نان پز تھا چنانچہ ایک روز وہ شخص باہر سے اپنے گھر مین جو آیا تو بہت غمگین تھا اور اُس وقت مریم علیہا السلام اس شخص کی زوجہ کے پاس بیٹھی تھین اسکا حال پریشان دیکھکر زن نان پز سے کہنے لگین آج تیرے شوہر کا کیا حال ہی کہ مین اس کو مغموم دیکھتی ہون اُس عورت نے کہا یہ حال مجھ سے کچھ نہ پوچھو حضرت نے کہا آخر مجھے بھی اس کیفیت سے آگاہ کر امید ہی کہ حق تعالے تجھکو اس غم سے رستگاری بخشے تب اُس عورت نے بیان کیا کہ بادشاہ بھنسا کا جب اپنے شہر سے واسطے سیر و نگرانی اپنے ممالک محروسہ کے نکلتا ہی تو ہر ایک قریہ مین مقام کرتا ہی اور یہ دستور مقرر کیا ہی کہ اُس قریہ کا مقدم ایک روز ضیافت بادشاہ کی طعام و شراب سے کرتا ہی اور اگر کوئی ایسا نہ کرے تو وہ مبتلاے عتاب و عذاب ہوتا ہی اور وہ بادشاہ آج ہمارے قریہ مین ہمارے یہان وارد ہونیوالا ہی اور ہم کو کچھ مقدرت اسکی ضیافت کی نہین ہی یہ سُنکے حضرت مریم نے اُس عورت سے فرمایا تو اپنے شوہر سے کہدے کہ وہ کچھ غم نہ کرے مین اپنے فرزند سے کہتی ہون کہ وہ اسکے لیے حق تعالی سے دعا کرے گا وہ اپنی رحمت سے اس امر کو کفایت کرے گا بعد ازان مریم نے ذکر اس بات کا عیسٰی علیہ السلام سے کیا حضرت نے فرمایا اگر مین ایسا کرون گا تو کچھ زحمت واقع ہوگی حضرت مریم ع نے

کہا کچھ پروا نہین کیونکہ اُس شخص نے ہمارے ساتھ احسان واکرام کیا ہی تب مسیح علیہ السلام نے کہا آپ اُس سے کہدیجیے کہ جس وقت بادشاہ قریب پہونچے تو وہ اپنی دیگین اور خمون کو پانی سے بھر دیوے اور مجھے خبر کرے چنانچہ اُس شخص نے یون ہی کیا کہ ناگاہ وہ ملک آپہونچا اور صداے دہل و نقارون اور شور قرنا و چنگون سے زمین ہلنے لگی اور اسکا سارا لشکر بھی پہونچ گیا اُس وقت اُس شخص نے مسیح علیہ السلام کو خبر دی حضرت نے جناب اقدس الٰہی مین دعا کی اُسی دم وہ تمام دیگین جو پانی سے بھری تھین پر از قورمہ و مملو باقسام طعام ہو گئین اور وہ سارے خم بھی شراب سے لبالب ہو گئے اور وہ ایسے قسم کے کھانے تھے اور اس قسم کی شراب تھی کہ کسی بشر نے کبھی نہ ویسا کھانا کھایا نہ ویسی شراب چکھی تھی آخر جس وقت بادشاہ نے وہ طعام لذیذ تناول اور اُس مئے خوشگوار کو نوش کیا تو میزبان سے پوچھا کہ ایسی شراب کہان سے تیرے ہاتھ آئی اُسنے کہا شہر فیوم سے مین نے منگوائی ہے بادشاہ نے اس بات کو سچ نہ مانا اور کہا ہمارے لیے وہین سے شراب آتی ہی بلکہ انگور وہان کا آتا ہی اور ہمارے یہان اُسی کی شراب کھینچی جاتی ہی مگر اس شراب کی مساوی نہین ہوتی ہے اُس نے کہا یہ اور سرزمین سے آتی ہی پھر جب کلام مین خلط و اضطراب واقع ہوا تو بادشاہ نے اُسکی کوئی بات نہ مانی آخر اُس شخص نے کہا خیر اب مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ میرے یہان ایک ایسا لڑکا آیا ہی کہ جو کچھ حق تعالیٰ سے سوال کرتا ہی وہ اُسکو عطا کرتا ہی سو اُسی نے حق سبحانہ تعالیٰ سے دعا کی کہ خم آب تمام خم شراب ہو گئے اور حال یہ تھا کہ اس ملک کا ایک پسر تھا وہ اسکو اپنا ولیعہد و جانشین کیا چاہتا تھا ناگاہ وہ لڑکا قبل اس سے مر چکا تھا اور بادشاہ کو وہ لڑکا محبوب ترین خلائق تھا چنانچہ بادشاہ نے کہا اگر تیرا کلام سچ ہی تو وہ لڑکا جس کی توصفت کرتا ہی وہ اپنے پروردگار سے میرے لڑکے کے لیے دعا کرے تا وہ زندہ ہو جاوے تب اُس شخص نے مسیح علیہ السلام کو بادشاہ کے سامنے بُلوایا اور مکالمۂ فیمابین سے آگاہ کر کے التماس دعا کی حضرت نے فرمایا مین دعا تو کرتا ہون ولیکن اگر وہ زندہ ہو گا تو ملک پر بلاے عظیم نازل ہو گی ملک نے کہا بعد ازانکہ مین اسکو زندہ دیکھ لون پھر جو آفت آوے گی مجھکو اُسکی کچھ پروا نہین مسیحؑ نے کہا بھلا اگر مین دعا کرون اور تمھارا پسر زندہ ہو اُس وقت تم مجھکو اور میری مادر کو چھوڑ دو گے اور جانے دو گے کہ جہان ہم چاہتے ہین چلے جاوین اور تم لوگ ہمارے درپے نہ ہو اور مجھکو نہ گھیرو بادشاہ نے کہا نہین پھر ہم تمکو زحمت نہ دین گے آخر مسیحؑ نے درگاہ حی القیوم مین دعا کی تو پسر ملک زندہ ہوا پھر جس وقت اہل مملکت نے دیکھا کہ وہ لڑکا زندہ ہو گیا تو وہ سب ہتھیار لیکر دوڑے اور کہنے لگے کہ ملک نے ظلم و زبردستی سے ہمارا تمام مال کھا لیا اور ہم نادار ہو گئے اور اب جو وہ مرنے کے کنارے ہوا تو چاہتا ہی کہ اپنے پسر کو اپنا خلیفہ کر کے ہمپر مسلط کرے تا وہ بھی مثل اپنے پدر کے ہمارا مال کھا جاوے اور ہم کو تباہ کرے یہ کہکے اُن لوگون نے

ایسا نزغہ کیا کہ پدر و پسر یعنے ملک و ملک زادہ دونون کو قتل کر ڈالا اور مسیح و مریم علیہما السلام وہان سے روانہ ہوے اسی طرح معجزات حضرت مسیح کے بہت سے ہین ذکر ان سب کا طول مقام ہی چنانچہ ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی کتاب عرائس مین اُن کرامات کو بشرح و بسط ذکر کیا ہے

ذکر فتح بھنسا اور اُس کے فضائل کا اور بیان اُن واقعات کا جو وہان صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت پیش آئے

اکثر رواۃ نے بطرق اپنی اپنی اسانید صحیحہ کے اُن لوگون سے روایت بیان کی ہی جو اُس فتح مین شریک تھے اور وہ دروازہ اصحاب السیر و ارباب تواریخ مین مثل **واقدی** و ابن جعفر الطرانی کے اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ ہدایہ و نہایہ مین لکھا ہی اور جملہ مورخین موصوفین کے ابن اسحاق و ابن ہشام ہین اور ان مین سے ہر ایک کی روایت دوسرے کی روایت مین داخل ہی اس لیے کہ اُس مین اختلاف اُن روایات کا ہی جو حاضر فتوحات و موجود واقعات تھے اور وہ سب صحابہ ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور اکثر ان مین اعاظم و اکابر صحابہ ہین مثل عبداللہ بن عمرو بن العاص جو امیر جیوش تھے مصر پر اور اُنکے برادر محمد بن عمرو اور خالد بن الولید اور اُن کا پسر سلیمان اور قیس بن ہبیرۃ المرادی و مقداد بن الاسود الکندی و میسرۃ بن المسروق العبسی و زبیر بن العوام الاسدی اور اُن کا بیٹا عبداللہ و ضرار بن الازور اور عمزادگان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل فضل بن العباس و جعفر بن عقیل و مسلم بن عقیل و عبداللہ بن جعفر و پسران خلفاء رضی اللہ عنہم مثل عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و ابان بن عثمان اور باقی اسمائے سے ہم نے اختصار کیا باعث اندیشہ طول کلام کے پس ان صحابہ نے جو کچھ اُن فتحون مین بچشم خود دیکھا اور جو کچھ اُن واقعون مین مشاہدہ کیا وہ سب بیان کیا اور اُن سے ان کے ابناء و اخلاف نے روایت کی اور ہم نے اُن سے اخذ کر کے ان فتوح کو اوپر قاعدۂ صدق و سداد کے ضبط و ثبت کیا اور مقصود اس سے اثبات فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فضیلت صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہی کیونکہ اگر یہ لوگ ایسا نہ کرتے تو مسلمین مالک بلاد نہ ہوتے اور نشر اعلام اس دین کا نہ ہوتا یعنے نشانہاے دین اسلام نصب و قائم نہ ہوتے چنانچہ لشکر کفار اطراف زمین مین شرقاً و غرباً آوارہ ہوگئے اور وہ سب دشمن پسپا ہو کر بھاگ گئے اور مسلمانون نے خاطر خواہ زمین مین اُنکے خون بہائے اور نہب و تاراج اُنکے مال کا اپنے لیے مباح و حلال کیا اور حال یہ تھا کہ حق تعالیٰ نے ان کا رعب و خوف اُن کے دشمنون کے دلون مین ڈالدیا تھا غرضکہ وہ لوگ یعنی صحابہ اور مجاہدین نجوم ہدایت داہل ولایت تھے کہ اجراے شرائع اور تلاوت قرآن مین جہد بلیغ کرتے تھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے اُنکے حق مین از رو

اُن کی فضیلت و بزرگی کے فرمایا ہی فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا یعنی بعضے اُن مین وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی مدت زندگانی تمام کی یعنی شہید ہوے اور بعضے منتظر شہادت ہین اور اُنھون نے اپنے عزم و عہد کے تئین کچھ نہین بدلا **راوی** کہتا ہی مجھ سے ابو عبداللہ محمد بن محدث المصری نے بیان کیا کہ مین نے فتوح کثیرہ کا مطالعہ کیا تو اُس مین ازروے بیان کے اکثر زیادہ و کم پایا اور اسی طرح تواریخ منقولہ مین بھی کمی و بیشی دیکھی پھر مین شہر بھنسا مین ازروے زیارت اُسکے جبانہ یعنے صحراے مزار شہدا کے گیا اس لیے کہ مین نے اُسکے بڑے بڑے فضائل و اجر اور خیر و ثواب دیکھے تھے کہ زیارت وہان کی گناہون کو مٹاتی ہی اور غمون کو غلط اور سختیون کو دُور کرتی ہی اور وہان کی زیارت سے حسن و اخلاق و ازدیاد رزق ہوتا ہی اور وہ زیارت نصرت ہوتی ہی اعدا پر اور کفایت کرتی ہی شدائد و روارت کو کیونکہ اُس مین اُن اکابر شہدا کے مزار ہین جنھون نے خدا کے واسطے جانبازی کی اور رضاے خدا کے لیے راہ خدا مین قتل ہوے اور وہ لوگ ہین جن کے حق مین حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے بہ تحقیق کہ حق تعالیٰ نے مومنون سے مول لیا ہی اُنکی جانون اور اُنکے مالون کو اس بدلہ مین کہ اُنکے لیے جنت ہی اور وہ لوگ اپنے پروردگار کی حضوری مین زندہ موجود ہین اور روزی پاتے ہین چنانچہ ہمنے زیارت اُس جبانہ کی اوقات سحر مین کی یعنی قبل از فجر کے اور ہمنے اُس سے انوار ساطعہ مشاہدہ کیے اور ہم بسبب زیارت مزار اُن بزرگوار و اخیار کے اپنے پروردگار سے اُمیدوار ہین کہ ہمکو ہمارے بار گناہون سے رستگار کرے غرضکہ جب ہم زیارت سے فارغ ہوے تو درپے تفحص اخبار اُن بزرگوار کے ہوکر اُنکے حالات صبر و قرار سے جس قدر کہ اُنھون نے معرکۂ غزوات و کارزار مین تحمل کیا ہم کو آگاہی ہوئی اور ہمارے بعض اصحاب نے ماجراے فتح شہر بھنسا کا مجھ سے سوال کیا اور اُن کو منظور واقعہ شہادت تھا میری خاطر نے مجھکو تحریک کی اور اس امر کے لیے میری نظر و فکر بیدار ہوئی تا آنکہ مین نے مطالعہ تواریخ و فتوحات کا کیا پھر مین نے مزاحات و روارت سے اجتناب کر کے اس کتاب کو انتخاب کیا تو وہ مانند اس دریکتا کے ہی جس کی قیمت کوئی نہین کر سکتا ہی اور اُسکی سماعت سے دلون کو تازگی ہوتی اور رنج و الم دُور ہوتے ہین اور جہاد پر شجاعت و جرأت بڑھتی ہی اور ممالک و بلاد مین اقامت عدل و داد کی اعانت کرتی ہے اور مقصود تدوین اس کتاب سے طلب رضاے خداوند کریم اور خواہش ثواب نعیم ہی اور وہ یہ ہی کہ بعد حمد خداے عالم اور درود و پر سید خاتم صلعم کے مین ابتداے بسم اللہ الرحمن الرحیم کرتا ہون **راوی** نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی اس شخص نے جس پر میرے تئین زیادہ اعتماد ہی منجملہ رواۃ مذکورین کے اُسنے کہا جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ملک مصر اور اسکندریہ اور بحیرہ اور جہات بحری وغیرہ تمام و کمال فتح کر چکے اور اس وقت حدود ممالک صعید مین

شہرہاے نوبہ و بہرو و بلیم و صقالیہ و روم و قبط آبادان تھے اور آبادی مین سب سے زیادہ روم کو غلبہ تھا کہ وہ بڑا شہر اور بہت آباد تھا چنانچہ عمرو بن العاص نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کس طرف قصد کرنا چاہیے آیا لشکر کو سمت شرق سے لیچلین یا جانب غرب اور کیا کیا چاہیے یہ سنکے اصحاب نے مشورہ دیا کہ اس باب مین بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مکاتبہ لکھا جاوے تو موافق حکم اُنکے عمل مین آوے تا آنکہ یہ نامہ لکھا گیا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَامِلِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مِصْرَ وَنَوَاحِیْهَا اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَلَامٌ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ وَاُثْنِیْ عَلَیْہِ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بِالْمَدِیْنَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَدْ فُتِحَتْ لَنَا مِصْرُ وَالْوَجْهُ الْبَحْرِیُّ وَاسْکَنْدَرِیَّةُ وَدِمْیَاطُ وَلَمْ یَبْقَ فِی الْوَجْهِ الْبَحْرِیِّ مَدِیْنَةٌ اِلَّا وَقَدْ فُتِحَتْ وَلَا قَرْیَةٌ وَاَذَلَّ اللّٰہُ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَعْلٰی کَلِمَةَ الدِّیْنِ وَقَدِ اجْتَمَعَتْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّادَاتِ وَالْاُمَرَاءِ وَالْاَخْیَارِ وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ یَطْلُبُوْنَ الْاِذْنَ مِنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ هَلْ یَسِیْرُوْنَ اِلَی الصَّعِیْدِ اَوْ اِلَی الْغَرْبِ وَالْاَمْرُ اَمْرُکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّهُمْ عَلَی الْجِهَادِ دَالِفِیْنَ وَبَاعُوْا نُفُوْسَهُمْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ عریضہ ہی جانب سے بندۂ خدا عمرو بن العاص کے جو امیر المومنین کا عامل ہی مصر اور اُسکی نواحی پر اور لکھا جاتا ہی بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سلام ہمارا اور رحمت و برکات خدا آپ پر اما بعد حمد و صلوٰۃ کے مین حمد و ثناے کردگار کرتا ہون اور درود و سلام بھیجتا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور ہمارا سلام اُن لوگون پر جو مدینہ طیبہ مین ہین جملہ مہاجرین و انصار سے اور شکر ہی اُس پروردگار کا جس نے ہم کو فتح بخشی ملک مصر اور تمام سواحل بحر یعنے برائی دریا پر اور اسکندریہ و دمیاط پر اور جہات بحری مین کوئی شہر و دیہ ایسا باقی نہین رہا جو فتح نہین ہو گیا اور حق تعالی نے مشرکین کو ذلیل و خوار کیا اور ذکر دین کا بلند کیا اور اب جملہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جو اکابر و امرا و اخیار ہین مہاجرین و انصار سے مجتمع ہین اور راے اُنکی اس بات پر متفق ہو کر امیر المومنین سے طلب اذن کرتے ہین کہ آیا بطرف ملک صعید اور بجانب غرب کے روانہ ہون یعنی اگر آپ کا حکم ہو تو ہم اُن سمتون کا عزم کرین سو یا امیر المومنین اس بات مین حکم آپ کا کیا ہی اور حال یہ ہی کہ سائر مسلمین جہاد کرنے پر بیچین و بیقرار ہین یعنی مستعد و آمادہ ہین اور اُنھون نے اپنی جانون کو خدا کے لیے بیچڈالا ہی یعنے راہ خدا مین اپنی جان کو فدا کر چکے ہین اور درود و سلام خدا اوپر سید و آقا ہمارے محمد خاتم الانبیا کے اور اُنکی آل و اصحاب سب پر **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب عمرو بن عاص تحریر نامہ سے فارغ ہوے تو اصحاب کو سُنایا اور مُہر کرکے ملفوف و مختوم کیا اور ایک شخص پیک کو جس کا نام

سالم بن نجیۃ الکندی تھا بلوا کر نامہ سپرد کیا اور اس کو ایک ناقہ دیا کہ وہ اُس پر سوار ہو کر چلا اور مدینہ کی راہ لی اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا

وَاَرْجُوْ اَنْ یُّقَرَّبَ لِیْ اجْتِمَاعِیْ
اِلٰی نَحْوِ النَّبِیِّ بِلَا امْتِهَانِ
اَلَا یَا اَشْرَفَ الثَّقَلَیْنِ یَا مَنْ
اِذَا مَا قِیْلَ هٰذَا عَبْدُ عَانِیْ

اَسِیْرُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فِیْ اَمَانٍ
وَاُعْطٰی مَا اُرِیْدُ مِنَ الْاَمَانِیْ
وَاُقْرِئُهُ السَّلَامَ وَاُنْشِدُ بِهٖ
بِهٖ شَرَفُ الْمَدِیْنَةِ وَالْمَکَانِ

وَاَرْجُو الْفَوْزَ فِیْ غُرَفِ الْجِنَانِ
اَلَا یَا نَاقَتِیْ جِدِّیْ وَسِیْرِیْ
کَلَامًا صَادِقًا حُسْنُ الْبَیَانِ
فَکُنْ لِیْ فِی الْمَعَادِ غَدًا شَفِیْعًا

یعنے مین مدینہ کو جاتا ہون امان خدا مین اُمیدوار ہون کہ غرفات جنت مین فائز ہون اور آرزو رکھتا ہون کہ میرے اجتماع یعنے جمعیت میرے اقربا و احباب کی مجھ سے قریب ہون اور میری ملاقات کرین اور جو کچھ اپنی آرزؤن سے چاہتے ہون مجھے حاصل ہون ای میرے ناقہ کوشش کر اور جلد چل طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلا تہاون قریب کرون اُسکے تئین سلام کو یعنے اُس سے تقرب بسلام حاصل کرون اور کلام صادق پڑھون یعنی درود اور حسن بیان کرون یعنے مدح و ثنا آگاہ ہو ای اشرف گروہ جن و انس وا ے وہ شخص جس سے شرف ہی مدینہ اور کل مکان کو چاہیئے کہ کل کے روز معاد مین میرا شفیع ہو جس وقت کہ لوگ مجھکو کہین گے یہ بندہ خوار اور بندی گناہون کا یعنے گناہگار ہو **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ چنانچہ وہ پیک شبانہ روز برابر قطع مسافت کرتا ہوا مدینہ طیبہ مین بعد نماز عصر جا پہونچا اور باب مسجد پر اپنے ناقہ کو بٹھا کر اور فاضل زمام یعنے مہار کے دوسرے سرے سے باندھ چھانڈ کر مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین داخل ہوا اور قبر اقدس پر سلام زیارت کر کے مابین روضہ و منبر کے دو رکعت نماز بجا لایا بعد ازان آگے بڑھا تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین فائز ہوا اور بعد عرض سلام مصافحہ سے مشرف ہوا پھر سالم کہتا ہی کہ جب امیر المومنین نے مجھے دیکھا کہ مین اُنکے روبرو شادان و فرحان بڑھا آتا ہون تو فرمایا مرحبا سالم کو کہ بالضرور مصر سے خط لایا ہی اور مین نے دیکھا کہ اُنکے جانب راست علی بن ابی طالب ہین اور بطرف چپ عثمان رضہ بن عفان ہین اور سائر مہاجرین و انصار اُنکے گرد ہین مثل عباس بن عبد المطلب و عبد الرحمن بن عوف و سعید بن زید و طلحہ بن عبد اللہ اور باقی صحابہ حلقہ باندھے بیٹھے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب مین نے بعد سلام وہ نامہ پیش کیا اُنھون نے فرمایا کیا خبر ہی اے سالم تو سالم ہو دُنیا و آخرت مین انشاء اللہ تعالی مین نے عرض کی یا امیر المومنین خبر خوش ہی اور مژدہ و امن ہی پھر جب نامہ پڑھا تو نہایت مسرور و شادمان ہوے اور مال غنیمت قبل از ورود سالم کئی روز پیشتر پہونچکر درمیان صحابہ قسمت پذیر ہو چکا تھا تا آنکہ عمر رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حاضرین صحابہ سے مشورہ کیا یعنے دربارۂ لشکر کشی سمت ممالک مغربی وغیرہ جیسا کہ عمرو بن العاص نے

لکھا تھا تب علیؓ بن ابی طالب نے یہ مشورہ دیا کہ عمرو بن العاص خود ہمراہ لشکر نہ جاوے تاکہ اُس کی ہیبت دشمنون کے دلون مین باقی رہے اور پہلے ایک لشکر دس ہزار سوار کی جمعیت کا تیار کر کے روانہ کرے اور اُن پر خالد بن الولید کو افسر کرے کیونکہ وہ سیف اللہ شمشیر خدا ہی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے راست و درست کہا تحقیق کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی خَالِدٌ سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِ اللہِ یعنے خالد البتہ خدا کی شمشیرون مین سے ایک شمشیر ہی اور دوسری روایت مین یون ہی اِنَّ خَالِدًا سَیْفٌ لَا یُغْمَدُ عَنْ اَعْدَائِہٖ یعنے خالد ہر آیئنہ وہ برہنہ شمشیر ہی کہ اُسکے دشمنون کے سامنے میان مین نہین رہتی غرض کہ اُس شب کو تو سالم نے شب باشی کی جب صبح ہوئی اور مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نماز فجر ادا کی تب حضور مین خلیفہ رضی اللہ عنہ کے حاضر ہو کر جواب خط کا طالب ہوا اُسوقت حضرت رضی اللہ عنہ نے قلم دوات و کاغذ طلب کر کے جواب لکھا بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ اللہِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰی عَامِلِہٖ عَلٰی مِصْرَ وَنَوَاحِیْھَا عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَلَامٌ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَمَّا بَعْدُ الخ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ جواب خط ہی جانب سے بندۂ خدا عمرؓ بن الخطاب کے اپنے عامل کی طرف جو اوپر مصر اور اُسکے نواح کے مامور ہی کہ وہ عمرو بن العاص ہی ہمارا اسلام اور رحمت و برکات خدا کی تمپر نازل ہو اور بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اُس خدا کی جس کے سوائے کوئی دوسرا خدا نہین ہی اور درود و سلام بھیجتا ہون اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعد ازان سلام ہمارا تمپر اور اُن لوگون پر جو تمھارے ہمراہ ہین مہاجرین و انصار سے اور رحمت و برکات خدا تم سب پر تمھارا خط ہم نے پڑھا اُسکی کیفیت مندرجہ سے مین مطلع ہوا سو جس وقت یہ خط ہمارا تمھارے مطالعہ مین درآوے تو استعانت بخدا کر کے امرا کو طرف بلاد کے روانہ کرو اس طور سے کہ ہر ایک بلد کے لیے ایک ایک امیر مقرر کر کے اُسکے ہمراہ جمعیت مناسب تعینات کرو اور ہر ایک کو خوب فہمایش کر دو کہ وہ اپنی اپنی جائے متعلقہ پر پہونچکر شرائع دین کو قائم کرین اور احکام اسلام لوگون کو تعلیم کرین و بعد ازان زمرۂ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دس ہزار آدمی کی جماعت ترتیب دو اور ان پر خالد بن الولید کو امیر مقرر کر دو اور اُسکے ساتھ زبیر بن العوام اور فضل بن العباس اور مقداد بن الاسود و غانم بن عیاض الاشعری و مالک لاشتر و دیگر جمیع امرائے لشکر و اصحاب رایات کو جو صاحبان نشان سالاری ہین ان کو مامور کرو اور کہدو کہ حدود مدائن پر نازل و وارد ہو کر لوگون کو طرف اسلام کے دعوت و طلب کرین پھر جو لوگ قبول کرین فَلَہٗ مَا لَنَا وَعَلَیْہِ مَا عَلَیْنَا یعنے اُس ہر ایک کے لیے وہی واجب ہی جو ہمارے لیے واجب ہی کہ حرمت اُسکے مال و خون کی مثل ہمارے ہی اور جو کچھ ہمپر حرام ہی محرمات شرعیہ سے وہی اُس پر بھی حرام ہی اور جو کوئی دعوت اسلام سے اعراض و انکار کرے تو حکم کرو کہ اُس سے جزیہ محصول لیا جاوے اور جو لوگ

نافرمانی و سرتابی کرین اُن سے حرب وقتال ہی اور جملہ سران و سرداران لشکر کو حکم کردو کہ جب کسی شہر کا محاصرہ کرین تو اُسکے سواد پر شبخون اور دوڑ مار کر پراگندہ کردین (یعنے تا وہ لوگ مجتمع ہوکر محصورین کی مدد کو نہ آسکین) اور مجھکو خبر پہونچی ہی کہ حدود مصر مین دو شہر بہت بڑے ہین ایک اہناس وہ قریب مصر واقع ہی اور دوسرا ابحنسا کہ اُس کا قلعہ بہت بلند و محکم ہی اور مین نے سُنا ہی کہ اُس شہر کا مالک ایک بطریق یعنی رئیس نصرانی ہی وہ بڑا سرکش و خونریز ہی اُس کا نام بطلوس ہی اور وہ جملہ بطارقہ مصر یعنے مصر کے رؤساے نصاریٰ مین بزرگتر ہی اور مجھے خبر پہونچی ہی کہ وہ مالک ہی واحات کا لہذا تمکو لازم ہی کہ ابھی تم قصد ملک صعید کا نہ کرو جب تک کہ اُن دونون قلعون کو فتح نہ کرلو اور تمپر اور اُن پر جو تمھارے ساتھ ہین تقویٰ و پرہیزگاری سرًا و علانیۃً لازم ہی اور مظلومون کا انصاف کرو ظالم سے یعنے ظالم سے مظلوم کی داد فریادرسی کرو اور واجبات کا حکم اور محرمات سے منع کرتے رہو اور حق کمزور و ناتوان کا زور آور و توانا سے دلادو اور نہ چاہیے کہ خدا کے احکام اور کام مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تم کو مزاحمت کرے اور چاہیئے کہ تم خود تو مصر مین مقیم رہو اور لشکرون کو جہان بھیجنا ہی بھیجدو اور جسوقت احتیاج مدد ہو تو مجھے لکھ بھیجو کہ مین فورًا تمھارے پاس کمک روانہ کرون و درحقیقت اعانت منجانب اللہ عزوجل ہی تو لازم ہی کہ حق سُبحانہ تعالیٰ سے سوال و استمداد کرو کہ وہ تمھارے لیے نصرت و معونت عطا کرے گا اور تم کو فتح دے گا والحمد للہ رب العالمین بعد ازان نامے کو لفافہ کیا اور خاتم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سربمہر کرکے حوالۂ سالم کیا اور سالم وہ نامہ لیکر سب صحابہ سے رخصت اور قبر مقدس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وداع ہوا و بعد از وضو دو[2] رکعت نماز تہیۂ سفر پڑھکر روانہ ہوا اور چلا گیا یہان تک کہ مصر مین پہونچا تو یہ دیکھا کہ عمرو بن العاص اور سائر صحابہ زمین پر اُترے ہین اور فصل ربیع کی ہی اور عمرو اپنے خیمہ مین بیٹھے ہین اور اصحاب بھی پاس موجود ہین اور خیمہ ملک قبط کا تھا اور حریر نیل گون اور سُرخ و زرد سے بنا تھا اور وسعت اُسکی تیس[30] ذراع کی تھی یعنے پندرہ گز طول و پندرہ گز عرض تھا اور اُس مین فرش بچھا تھا جیسا فرش اہل مصر کا بتکلف آراستہ ہوتا ہی اور عمرو اُس پر بیٹھے ہوے مقداد و خالد و فضل و غانم وغیرہ امراے حضار محفل سے باتین کر رہے تھے اور وہ خود بھی مثل اُن سب کے ایک اُنھین مین سے تھے یعنے کچھ تشخیص و تکلف مانند رئیس و مُردس کے نہ تھا سالم کہتا ہی کہ آخر مین نے وہان پہونچکر اپنا ناقہ بٹھایا اور اُترا اُس وقت مین نے عمرو کی آواز سُنی اور مین پس خیمہ تھا وہ کہتے تھے کہ سالم نے بہت دیر لگائی یعنے مدینہ سے جواب لانے مین اس کو دیر ہوئی خالد نے کہا کہ وہ عنقریب پہونچتا ہی یہ کہکے خالد منتظر و متوجہ ہوے اور مین پس خیمہ مائل تھا گویا کہ وہ اندرون خیمہ سے مجھے دیکھتے تھے وحالانکہ اُنھون نے مجھکو بچشم خود نہین دیکھا اور نہ کسی اور شخص نے دیکھا نہ کسی کو میرے آنے کی خبر تھی تب خالد نے کہا کیا سالم ہی مین نے کہا لبیک یا ابا سلیمان یعنی ابو سلیمان ہان

مین حاضر ہوا خالد نے کہا مرحبا شاد باش ای سالم تو خوب آیا خدا تجھے زندہ و درست رکھے پھر مین آگے بڑھا اور اوپر عمرو اور خالد کے اور سارے امرا اکابر پر سلام کیا اور نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا حوالہ عمرو بن العاص کے کیا اُنھون نے وہ نامہ تا آخر پڑھکر اور اُسکے مضمون سے مستشعر ہوکر سب کو سُنایا تو جمیع امرا بوفور سرور خرم و مسرور ہوے بعد ازان عمرو نے اس باب مین اُن سب امرا و اکابر سے استشارہ و استصواب کیا کیونکہ اُن اصحاب کا معمول ہر امر مین ہمیشہ شوریٰ تھا کہ وہ جملہ اُمور مین بدون مشورہ با یکدیگر کوئی کام نہ کرتے تھے اسی وجہ سے حق تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید مین اُن کی مدح فرمائی ہے بقولہ تعالیٰ وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ یعنے امر اُن کا اور دستور العمل اُن کا مشورہ باخود ہا تھا چنانچہ اُن سب نے عمرو کو مشورہ دیا کہ اول اُن اُمرا کو جو ہر ایک بلد مین امیر مقرر ہوے ہین اُنکے ہمراہ لشکر مناسب مامور کرکے شرقاً و غرباً متفرق بھیجنا چاہیے بعد ازان ترتیب افواج قاہرہ کی جاوے کہ وہ خدا کے توکل پر قصد ملک صعید کا کرین (یعنے جیسا کہ خلیفہ رضی اللہ عنہ نے مندرج نامہ کیا ہے) اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے **کہا** کہ جب فتح مصر اور وجہ بحری یعنی جہات بحری وغیرہ ہو چکی تو صحابہ متفرق ہو گئے تھے کہ بعضے اسکندریہ و امسوس مین مقیم تھے اور بعضے دمیاط و رشید و بلبیس مین سکونت پذیر تھے اور اکثر وسط دیار بحیرہ مین درمیان اُس مکان کے قیام گزین تھے جو معروف بمنزلہ ہے اور یہ لوگ مثل قعقاع بن عمرو التیمی و ہاشم بن المرقال و میسرۃ بن مسروق العبسی و مسیب بن نجبتہ الفزاری کے تھے اُس وقت عمرو رضی اللہ عنہ نے مقام نجابہ و سعاۃ سے عمرو بن امیۃ الضمری وغیرہ امرا کو طلب کیا اور دیگر امراء بلاد کو نامے لکھے تو اُن سبھون نے حاضر ہونے کو قبول کیا اس لیے کہ وہ سب رضی اللہ عنہم قتال کے بڑے شائق تھے گویا تشنگی مین آب سرد و شیرین کے مشتاق تھے چنانچہ اُنھون نے بلاد و مدائن مین اپنے اپنے بلد مین اپنے معتمدین موثقین سے ایسون کو اپنا قائمقام کیا جو حراست و حفاظت مملکت کی بخوبی کر سکین کیونکہ خوف اندیشۂ اعدا سے ایمن نہ تھے اور بعد اس انتظام کے وہ لوگ بہت جلد مصر کی طرف راہی ہوے جب وہ ہر جانب سے حوالی مصر مین آ پہونچے اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اُنکے آنے کی خبر پہونچی تو خود وہ داخل دار الامارۃ یعنے مکان بارگاہ عالم مین جو قریب مسجد جامع عمری کے واقع تھا داخل ہوے پھر وہ سب امراء بھی وہان حاضر ہوے اور عمرو کو سلام کیا اور وہ روز چہار شنبہ دہم شہر ربیع الاول سال بست و یکم ہجری سے تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ سنہ بست و دوم تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطۂ محمد بن عبد اللہ عبیدہ بن رافع وغیرہ رواۃ کے جابر بن عبد اللہ انصاری اور ابن سلمہ رضی اللہ عنہما سے **روایت** کی ہے کہ جب وہ سب امراء بلاد جو زمرۂ صحابۂ اخیار رضی اللہ عنہم سے تھے ہر دیار سے مصر مین آ پہونچے تو تین ۳ روز یعنے یوم چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ اُنھون نے وہان قیام کیا یہان تک کہ ہر سمت سے

جملہ اشخاص فراہم ومجتمع ہوے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سب کے مجمع مین خطبہ پڑھا یعنے بعد حمد و صلوٰۃ
کے وعظ و پند بیان کیا و بعد از فراغ خطبہ حکم کیا کہ لوگ متفرق نہ ہون سب جمع رہین یہان تک
کہ اُنکے سامنے نامہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پڑھا جاوے چنانچہ وہ نامہ پڑھا گیا
جب اُسکے مطالعہ سے فارغ ہوے تو برجستہ وہ سب خوشی سے اُچھل پڑے جس طرح شیر حملہ ور
باشتیاق تمام شکار کی طرف چھلانگ مارتا ہی اور سب یکبارگی بول اُٹھے کہ سمعنا و اطعنا یعنے
سمعاً و طاعۃً ہمنے اپنی جانون کو راہ خدا مین بذل و صرف کیا اور نقد جہاد کو طلب کیا اور جنس ثواب
کی خواہش کی اور جنت کے مشتاق ہوے اُس وقت اس بات سے عمرو خوش ہوے اور کہنے
لگے کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم کیا ہی کہ مین تمپر خالد رضؓ بن الولید کو امیر و افسر مقرر کرون
کہ وہ سیف اللہ اور قہر خدا ہی دشمنان خدا پر اور مرد قتال شدید و بہادر صندید ہی اور راوی کہتا ہی
کہ خالد بن الولید ایام جاہلیت سے عمرو بن العاص کا بڑا دوستدار اور اُسی کی طرف بہت مائل تھا چنانچہ
ایک ہی روز باتفاق عمرو کے وہ بھی اسلام لایا تھا غرض کہ عمرو رضؓ نے طرف خالد کے التفات کرکے کہا کہ ای
ابو سلیمان میرے پاس آو جب وہ نزدیک آئے تو عمرو نے کہا ای گروہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تم سب کے لیے فضیلت و عظمت ہی اور مین تم سے کچھ افضل و بہتر نہین ہون اور تمھین
لوگون مین بعض وہ شخص ہی جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علاقہ قرابت و نسب رکھتا ہی
اور تم سب اکابر و امرا ہو اور مین بھی ایک تم مین سے ہون اور تم خوب جانتے ہو کہ حق تعالی نے
میرے ہاتھون پر جس قدر فتح بلاد کی ہی اور میرے ہی ہاتھون سے لشکرون کو برباد کر دیا ہے
راوی کہتا ہی یہ کلام عمرو کا سُنکر فضل بن عباس رضی اللہ عنہ برجستہ سامنے اُٹھ کھڑے ہوے اور
کہنے لگے ای امیر ہمنے اپنی جانون کو راہ خدا مین فدا کیا ہی اور اس سے ہم کو سواے رفعت بہشت خدا کے
اور کوئی غرض متعلق نہین ہی اور حال یہ ہی کہ خالد رضؓ تو بھلا ہمارے اخیار مین سے ہی اگر تم ہمپر کسی غلام حبشی
کو افسر کرتے تو رضائے خداے عز و جل مین بالضرور ہم اسکا امتثال امر کرتے پس ہم تم سے طلبگار خالد کے
ہین کہ وہ سادات و صنادید قریش سے ہی اور وہ ہمارے نزدیک جاہلیت مین بھی عزیز و گرامی
تھے اور اب اسلام مین بھی وہ ہم مین معزز و موقر ہین یہ کلام فضل کا سُنکر فرط و سرور نشاط سے مُنھ
خالد و عمرو کا روشن ہو گیا بعد ازان عمرو نے سبھون کو حکم کیا کہ زمین جبیرہ مین قریب اہرام[۱] شرقی کے
قیام کرین تب وہ سب اس طرف متوجہ ہوے اور وہان قیام کیا یہان تک کہ جتنے آنے والے
تھے وہ سب بھی آپہونچے اور جو جو جہان جہان کے لشکر تھے ہر ایک تمام و کمال پورے ہو گئے
اور راوی نے اپنی سند طرف واقدی و اسحاق بن ہشام کے کرکے روایت کی ہی کہ جب سارے جنود

[۱] اہرام نام بناے درحوالی مصر ۱۲

وعساکر کامل ہوگئے اور وہ ربیع الآخر سنہ مذکورہ تھا تو عمرو بن العاص اپنے اصحاب کو نماز صبح کی پڑھاکر اُسی وقت اُٹھ کھڑے ہوے اور اِس جگہ سے پیادہ پا چلے اور گرد اُنکے جماعت مسلمین ہمراہ تھی اور اُنکے ساتھ ساتھ خالد بن الولید و مقداد بن الاسود الکندی و زبیر بن العوام الاسدی و فضل بن العباس الہاشمی و عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و ہاشم بن المرقال و مسیب بن نجبة الفزاری و عباس بن مرداس اور اولاد عبدالمطلب و بقیہ اکابر و ابرار یہ سب تھے تا آنکہ بالاے رابیہ یعنے ایک پشتے پر چڑھ گئے پھر اس ٹیلے کے اوپر سے لشکرون کی طرف نگاہ کی جب اُنکی کثرت و جمعیت دیکھی تو مسرت عظیم حاصل ہوئی بعد ازان حکم عرض جیش کا دیا یعنے ہر ایک سپہدار اپنے اپنے لشکر کا جائزہ پیش کرے تب جو امرا صاحب رایات یعنے صاحبان نوبت و نشان تھے وہ آگے بڑھے اور اُن مین سے ہر ایک امیر با توقیر اپنی فوج ہمراہی اور اپنے برادران عمزادگان یعنے بھائی بندون کا جائزہ روبروے عمرو بن العاص کے دینے لگا آخر اُن سب کا شمار قلمبند جو ہوا تو سولہ ہزار کی جمعیت محسوب ہوئی پھر اُن مین سے جو انتخاب کیے گئے تو آزمودہ کار و مرد میدان کارزار دس ہزار چیدہ برآمد ہوے کہ وہ سب شیر ژیان و شیر غران تھے اور اُن کے تنون پر زرہین داؤدی سجی ہوئی اور گلون مین تلوارین ہندی حمائل پڑی ہوئین اور ہاتھون مین نیزے خطیہ[۱] تولے ہوے اور وہ سب اسپان عربیہ پر سوار تھے اور وہ تمام خیار اُمت خیر الانام تھے اُس وقت عمرو نے اِن سبھون سے خطاب کرکے کہا یا معاشر امراے صاحبان رایات و اخیار سادات ہر آئینہ خالد بن الولید تمھارا سردار اور تمپر امیر ہے اُسکی سُنو اور اُسکی اطاعت کرو اور تم سب مثل کلمۂ واحد کے یکدل و یک زبان رہو اور عزم مدائن کرو اور اُسکے قلعون پر نازل ہو اور اُسکے سواد پر بتاخت و تاراج دوڑ مارو اور کسی قوم کے ساتھ پہلے جنگ نہ کرو جب تک کہ اُن کو بطرف شہادت وحدت خدا اور رسالت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوت و طلب نہ کرو اور اگر وہ انکار کرین تو جزیہ دیوین اور اگر وہ اداے جزیہ سے بھی انحراف کرین تو اُس وقت درمیان تمھارے اور اُن کے قتال ہے تا وقتیکہ حق تعالے کچھ حکم کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے اور ایسا کرنا کہ براے نگہبانی و دیدبانی کے طلایہ بھیجنا تا وہ دُور دُور گشت کرتے رہین اور چاہیے کہ طلایہ مین صرف سوار آزمودہ بیکار ہون یعنی ہر ایک طلیعہ سوارون جنگ آور دن کا ہو اور تم کو لازم ہے کہ تم اپنے نفوس کو ثابت و مستقل رکھو اور کثرت اعداسے فریب نہ کھاؤ اور لغزش مین نہ آؤ اس لیے کہ بہر حال غالب تمھین رہوگے جیسا کہ حق تعالی نے اپنی کتاب مبین مین فرمایا ہے کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر تھوڑی جمعیت بتائید خدا بھاری جماعت پر غالب آئی ہے اور حال یہ ہے کہ حق تعالی صابرون

[۱] خطیہ نام مقام کہ نیزہ وہان کا نامی ہے اسکو رمح خطی و رماح خطیہ کہتے ہین ۱۲

ثابت قدمون کے ساتھ مددگار ہی درین صورت تم کو چاہیئے کہ اپنی نیتون کو بحسن ظن خالص رکھو اور
اپنے عزم کو بالجزم ومحکم کرو کہ تمھین غالب ہوگے کیونکہ پروردگار تمھارے ساتھ مددگار ہے اور
تم لوگ سب اہل فضل اور منقبت کنندگان مین سے ہو اور تم وہ اصحاب رسول خدا ہو کہ
روبروے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تم نے معرکۂ جہاد مین بڑی بڑی جنگ آزمائی کی
ہے اور تم لوگ میری وصیت ونصیحت کرنیکے محتاج نہین ہو یعنے تمھارے تئین کچھ حاجت فہمائش
کی نہین ہی حق تعالی تم مین برکت نازل کرے **راوی** کہتا ہی کہ بعد ازان عمرو بن عاص نے
اُن سرداران ذیشان کو بُلایا جو شایان منصب ونشان کے تھے چنانچہ بعد خالد کے اول جس نے
پیش قدمی کی وہ زبیر بن العوام تھے اور وہ اپنے چکلیان گھوڑے پر ساز وسلاح مین آراستہ
تھے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے اُن کو علم سالاری کا دے کر پانسو سوار کا سردار کیا پھر جب وہ
اپنا لشکر ہمراہ لے کر اپنے نشان کو تکان دیتے ہوے اور ہلاتے ہوے چلے تو یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے

أَنَا الزُّبَيْرُ وَابْنُ الْعَوَامِ
أَقْتُلُ كُلَّ فَارِسٍ ضِرْغَامِ
لَيْثٌ شُجَاعٌ فَارِسُ الْإِسْلَامِ
وَإِنَّنِي يَوْمَ الْوَغَا صَدَّامِ
قَرْمٌ[1] هُمَامٌ فَارِسٌ هَجَّامِ
وَنَاصِرٌ فِي حَازِنِهَا الْإِسْلَامِ

یعنے مین زبیر ہون اور پسر عوام ہون شیر جنگ آور ہون شہسوار اسلام ہون مرد بزرگ ہمت ہون سوار ہجوم
آور وحملہ ہون قتل کرتا ہون سوار شیر غرین کو وہر آئینہ مین روز جنگ کے سرکوب ہون اور مدد ونصرت
کرتا ہون اسلام کی بوقت اسکی دغا کے وبعد ازان عمرو بن العاص نے فضل بن عباس کو بُلایا اور اُن کو
بھی پانسو سوار کا جو وہ سب اصحاب رسول خدا صلعم تھے سپہ سالار کیا اور ایک علم سرداری اُن کے
بھی ہاتھ مین دیا وہ بھی یہ اشعار پڑھتے چلے

وَمَعِي حُسَامٌ قَاطِعٌ لِلرَّاسِ
وَمَا عَلَيَّ مِنْ أَمْرِهِمْ مِنْ بَاسِ
إِنِّي أَنَا الْفَضْلُ وَابْنُ الْعَبَّاسِ
وَفَارِقُ الْهَامَاتِ وَالْأَضْرَاسِ
وَفَارِسٌ مَنَازِلٌ حَوَّاسِ[2]
أُفْنِي بِهِ الْأَعْدَاءَ غَيْرَ سَاسِ

یعنے مین فضل ہون اور پسر عباس ہون اور شہسوار ہون اُن مقامون کا
جہان ازدہام مردمان ہو اور میرے پاس وہ تلوار ہی جو سر کاٹنے والی اور کھوپڑی توڑنے والی اور دانتون
کی گرا دینے والی ہی وبعد ازان زیاد ابن سفیان بن الحارث بن عبد المطلب بلائے گئے اور اُن کو بھی ایک
علم سرداری کا ملا اور یہ بڑے شہسوار بہادر ومرد دلاور تھے پس وہ علم دوش پر رکھے اور یہ ابیات جوش مین پڑھتے چلے

انا الفارس المشهور یوم الوغاء
اذا احتکم الاعداء لفسد قامع
اصول علی الاعداء صولة قادر
حماة البرایا کالبدور الطوالع
بحد حسام فی الاعادی قاطع
وعزمی فی الهیجاء مازال ماضیا
واشبعهم ضربا ببیض لوامع
انا بن ابی سفیان من نسل حارث
وهمی علی الاعداء مازال طائل
برای سدید للمحاسن جامع
امام الوغی من ال ذروة هاشم
یموت العدا منی اذا جئت قارع

[1] قرم بفتح راے مہملہ شترے راکہ گرامی دارند و تیار سازند و بران بار نہند ۱۲ [2] حواس درآمیختن مردم ۱۲

یعنے مین وہ شہسوار ہون کہ روز وقائع کارزار کے مشہور روزگار ہون اس بات مین کہ تیزی میری تیغ کی دشمنون کے پرزے کرنے والی ہی اور نیزہ میرا دشمنون پر ہمیشہ دست دراز ہی کہ جس وقت وہ حکم کرتے ہین خلاف کا یعنے جب وہ مخالفت کرتے ہین تو اُن کو خوار و ہلاک کرتا ہی اور اولوالعزمی میری در بارۂ جنگ ہمیشہ جاری ہی موافق میری راے استوار کے جو جامع خوبیون کی ہی مین دشمنون پر وہ حملہ کرتا ہون جیسا مرد وفادار و غالب حملہ کرتا ہی اور مین اُن کو سپر کرتا ہون ضرب شمشیر آبدار و بالعدا سے مین پیشگاہ جنگ ہون آل بزرگ ہاشم سے جو حامی خلائق تھے اور مانند ماہہاے کامل کے تابان و درخشان تھے مین لپسر ہون ابو سفیان کا نسل حارث سے جب مین سامنے آتا ہون تو دشمن مجھ سے خوف زدہ ہو کر مر جاتے ہین و بعد ازان عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما بلائے گئے اور وہ بھی پانسو سوار کے افسر ہوے اور علم سروری اُن کو بھی حاصل ہوا تو وہ یہ اشعار پڑھتے ہوے چلے

بِقَلْبٍ صَادِقٍ حَسَنِ الزِّمَامِ
اَبِیْدُ بِهِمْ عِدَاةَ الدِّیْنِ جَمْعًا
اَصُوْلُ بِهٖ وَفِیْ اَیْدِیْ حُسَامٌ

بِاَبْطَالٍ جَحَاجِحَةٍ اُسُوْدٍ
وَلَا اَخْشٰی مِنَ الْقَوْمِ اللِّئَامِ

اَسِیْرُ اِلَی الْاَعَادِیْ بِاهْتِمَامٍ
سَرَاةٍ فِی الْوَغَا قَوْمٍ کِرَامٍ
اِذَا مَا جِئْتُ فِی الْهَیْجَا بِرُمْحِیْ

یعنے مین طرف دشمنون کے عازم ہوتا ہون اپنی ہمت سے بصدق دل خوش عنان اور جاتا ہون باتفاق اُن دلیرون کے جن کی صولت و حملہ آوری شیرون کی سی ہی اور وہ جوانمردان وغا اور قوم کرام ہین اور مین ہلاک کرون گا سارے دشمنون کو اور مین قوم لئام سے ڈرتا نہین ہون جس وقت مین جلوہ گر و نمودار ہوتا ہون میدان نبرد مین اپنا نیزہ تول کر اور اپنی سنان تان کر تو اُس سے حملہ کرتا ہون اور مین تیغ بکف ہوتا ہون و بعد ازان عمرو بن عاص نے عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اُن کو بھی سپہ سالار پانسو سوار کا کیا اور علم سرداری کا اُن کو بھی دیا تو وہ بھی اپنا رسالہ لیے ہوے یہ اشعار پڑھتے چلے

لَا اَنْثَنِیْ عَنْ لِقَاءِ الْاَعْدَاءِ وَلَوْ جُمِعَتْ
فَوْقَ الثَّرٰی خَمْشًا مُخْدُوْشَةَ الصُّدُرِ
نَحْنُ الْکِرَامُ الَّذِیْنَ اُرْسِلْنَا

وَحَقِّ مَنْ اَنْزَلَ الْاٰیَاتِ وَالسُّوَرِ
حُمَاةً اَبْطَالِهِمْ یَوْمَ الْوَغَا زُمَرِ
بِکُلِّ قَوْمٍ هُمَامٍ مَاجِدٍ مَجِدٍ
اِمَامُ الْوَرٰی غَیْثُ اللَّذٰی عُمَرِ

وَاَرْسَلَ الْمُصْطَفَی الْمَبْعُوْثَ مِنْ مُضَرٍ
حَتّٰی اُبِیْدَهُمْ ضَرْبًا وَاَتْرُکُهُمْ
اِلَی الْوَقَائِعِ یَوْمَ الْحَرْبِ مُبْتَدِرٍ

یعنے قسم ہی اُس کردگار کی جسنے آیتین اور سورتین نازل کین اور بھیجا مصطفٰے کو جو مبعوث ہوے ابتدائً قبیلہ مضر سے مین روگردانی نہ کرون گا ملاقات و مقابلہ اعدا سے اگرچہ جمع ہون اُنکے حامیان دلاور روز نبرد کے گروہ گروہ یعنی اُنکے مددگاران دلاور روز جنگ فوج فوج جمع ہون یہان تک کہ مین اُن کو مار مار کر ہلاک کرون گا اور اُن کو اوپر خاک نمناک یعنی زمین جو خون سے تر ہوگی اُسپر اُن کو ڈالون گا اس حالت مین کہ وہ جگر خراش و سینہ چاک ہون گے اور یہ باتفاق اُن سب کے جو مردان بزرگ ہمت اور ذوالمجد و کرامت ہین اور وقائع کارزار سے مطلع و آزمودہ کار ہین اور پیکار کے حملہ آور و کرار ہین اور ہم لوگ وہ گرامی قدر ہین کہ واسطے حمایت دین کے ہمارے

تئیں بھیجا ہی امام خلق اور باران شدید بارش عمر رضی اللہ عنہ نے وبعد ازان عمر و امیر نے جعفر بن
بن عقیل کو بلایا اور اُن کو بھی پانسو سوار کا امیر کر کے اور علم ریاست دے کر رخصت کیا تو
وہ بھی یہ ابیات پڑھتے ہوئے چلے

حُماۃٌ اُولوغا اَھلُ اُلوفا معدنُ الصّفا
وَلا الجُودُ اِلّا جُودُنا وَالمواھِبِ
عَلا شَرفًا مِن فوقِ کُلِّ کتائِبِ

اِنا ابنُ عُقیلٍ مِن لُوَیٍّ وَغالِبِ
اِلی جُودِ یُمنانا تحنّ الرّکائِبِ
عَلا مجدُنا فَوقَ الثَّنا وَثنائُھا
فوا اَدسافِیھِم بِحدِّ القَوضِبِ

ھُمامٌ شُجاعٌ لِلاَعادِی غالِبِ
وَلا یُعرفُ المَعرُوفُ اِلّا بعُرفُنا
فیا وَیلَ اَھلِ البَغیِ مِنّا اِذا الغَبِ

یعنے مین پسر عقیل ہون نسل لوی وغالب سے کہ وہ بلند ہمت و اہل شجاعت تھے اور دشمنون کے لیے غالب و قاہر تھے حامی وغا تھے کہ داد نبرد دیتے تھے اہل وفا تھے کہ جو کہتے تھے پورا کرتے تھے اور کان صدق و صفا تھے وقت جود بابرکات کے اور بہنگام سوار ہونے واسطے مصافات کے اور معروف یعنی احکام شرائع پہچانے نہین جاتے الا ہمارے تئین پہچانے اور ہمارے پہچنوانے سے اور جہان مین کسی کے جود کو وجود نہین مگر ہمارا ہی جود ہی اور ہمارے ہی مواہب ہین اور ہمارے سے فوق و مدح و ثنا سے بالاتر ہی اور ثنا ہماری مواہب و سخاوت کی بلند تر ہی از روے شرافت کے مراتب کل کتائب و جنود سے پس ہلاکی ہی اُن باغیون کے لیے جو ہم سے بغاوت رکھتے ہین اور یہ اُسوقت کہ جب شہسوار ہمارا یہ تیغہاے تیز اُنمین حملہ و غلبہ کرتے ہین و بعد ازان برادر جعفر بن عقیل کو بلایا اُنکو بھی پانسو سوار پر افسر کر کے علم افسری کا اُن کو بھی دیا تو وہ بھی رخصت ہو کر اشعار پڑھتے ہوئے چلے

بِحدِّ سَیفٍ قاطِعٍ فَصیلٍ
المُبتَلِ بِصلوۃِ المَلِکِ الجَلیلِ

اِنِّی اَنا الفَضلُ وَابنُ عَقیلٍ
وَبِہ اَبیدُ کافِرٍ مَجھُولِ

اَسیرُ اِلی الحَربِ بِلا تَمھِیلِ
وَابنُ عَمّی اَحمَدُ الرَّسُولِ

یعنے کچھ شک نہین کہ مین فضل ہون اور پسر عقیل ہون واسطے حرب کے جاتا ہون بلا تامل و بے تامل اور جو جاتا ہون تو با تیغ تیز و بران صیقل شدہ کہ اُسی سے ہلاک کرون گا تیرہ درونان و زنگ خوردہ دلان جہالت کو اور حال یہ ہی کہ پسر میرے عم کا یعنے میرا برادر عم زاد احمد ہی جو رسول ہی خدا کا اور وہ برگزیدہ اور بزرگی یافتہ ہی بصلوۃ و رحمت خداوند جلیل کے و بعد ازان مقداد بن الاسود الکندی کو بلا کر اُن کو بھی پانسو سوار کا سپہدار مقرر کیا اور اُن کو بھی نشان ناموری کا دیکر رخصت کیا تو وہ بھی اپنے رجز مین یہ اشعار پڑھتے ہوئے چلے

اَنا المِقدادُ فِی یَومِ النِّزالِ
طَلِیقُ الحَدِّ فِی اَھلِ الضَّلالِ
فَیا وَیلَ العِدا وَالرُّومُ مِنّا
تَقطَعُھا الفَوارِسُ بِالنِّصالِ

اَبیدُ الصَّندِیدَ بِاسمِ الغَوالِی
مَعِی مِن اٰلِ کِندَۃَ کُلُّ قَرمٍ
اِذا التَحَمُ الفَوارِسُ فِی القِتالِ

وَسَیفِی فِی الوَغا اَبَدًا صَیقَلُ
یُجِیدُ الطَّعنَ فِی یَومِ النِّزالِ
فَتترکُھُم صَرعی کَاَعجازِ نَخلِ

یعنے مین مقداد ہون کہ بروز جنگ ہلاک کرتا ہون مخالف صنادید کفار کو بسخت ترین بلاے کشندہ یعنے بہ تیغ برندہ کے اور میری تلوار معرکہ جنگ مین ہمیشہ صاف و صیقل کردہ رہتی ہی اور وہ ہمیشہ برہنہ کھچی ہوئی اور تیز بار دھری ہوئی گمراہون کے حق مین رہتی ہی اور میرے ہمراہ آل کندہ سے تمام جوانمرد ہین جنکے طعن سنان روز جنگ بہت کاری ہی پس ہماری طرف سے واسطے اعدا اور اہل روم کے ویل و ہلاکی ہی اُسوقت کہ کشتی و

آویزش کرتے ہین دلیران مبارز میدان قتال ہین سو اُنکو ہم زمین پر پڑا ہوا چھوڑتے ہین مانند نخل خالی و خشک کے کہ
دلاوران ہمارے اُنکے تئین تلوارون سے چور نگ اور ٹکڑے کرتے ہین اور بعد ازان عمار بن یاسر کو طلب کرکے اُنکو
بھی سرگروہ پانسو سوار کا کیا اور لواے سرداری اُنکو بھی دیکر وداع کیا تو وہ ان اشعار سے رجز خوانی کرتے ہوئے چلے

أَنَا الْهُمَامُ فَارِسُ الْكِرَامِ ۔ أَحْمِي لِدِينِ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارِ
أُفْنِي بِسَيْفِي عُصْبَةَ الْكُفَّارِ ۔ صَلَّى عَلَيْهِ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
إِنْ جَالَتِ الْخَيْلُ بِلَا إِنْكَارٍ ۔ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَخْيَارِ
وَقَامَ سُوقُ الْحَرْبِ أَنَا عَمَّارٌ ۔ مَا بَانَ لَيْلٌ وَأَضَاءَ نَهَارٌ

یعنے مین بزرگ ہمت شہسوار بار بار حملہ آور ہون اور مین نیست و نابود اور قطع کرتا ہون نسل کفار کو وہر آئینہ جولانی کرتے
ہین گھوڑے بلا فکر و اندیشہ اور بازار کارزار گرم ہو اور مین عمار ہون کہ حمایت کرتا ہون دین مصطفےٰ کی جو برگزیدہ و
پسندیدہ خداوند کردگار ہی صلوٰۃ و رحمت خدا اُسپر اور اُسکی آل اطہار اور اُسکے اصحاب اخیار پر جبتک کہ شب ظلمت گین
اور روز روشن ہو وبعد ازان عباس بن مرداس کو طلب کرکے اُنکو بھی پانسو سوار کا مقدم کیا اور رایات پالن
بھی اُنکو دیکر روانہ کیا تو وہ ان ابیات سے رجز خوانی کرتے ہوے چلے ؎

أَنَا الْعَبَّاسُ رَائِي مُسْتَقِيمٌ
مَعِي سَادَاتُ بَنِي سُلَيْمٍ ۔ لِأَهْلِ الشِّرْكِ كَالْمَوْتِ الْعَمِيمِ ۔ هُدِينَا لِلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ
أُذِلُّ بِهِمْ حُمَاةَ الْبَغْيِ لَمَّا ۔ بِهِ أُفْنِي الطُّغَاةَ بِكُلِّ أَرْضٍ
تَرَى الْهَيْجَاءَ كَاللَّيْلِ الْبَهِيمِ ۔ وَأَقْتُلُ كُلَّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ
وَسَيْفِي مَاضِي الْحَدَّيْنِ أَضْحَى ۔ وَنَحْنُ بَنِي سُلَيْمٍ خِيَارُ قَوْمٍ

یعنی مین عباس ہون میری راے راست و استوار اور میرا عزم مصمم ہی میرے ساتھ بزرگواران
بنی سلیم کہ باتفاق اُنکے مین ذلیل و خوار کرونگا حامیان بغی و جور و جفا کو جسوقت ہم دیکھین گے ہنگامہ جنگ کو کہ
مانند شب کے یکرنگ و ہمرنگ ہی اور میری تلوار گذرنیوالی دو دھاری ہی یعنے میری تیغ تیزی مین دو دم ہی اور
مثل اول روز کے روشن ہی تو واسطے اہل شرک کے موت عام ہی کہ اسی سے مین اہل طغیان اور سرکشون کو
ہر ایک سرزمین پر فنا و ہلاک کرونگا اور اسی سے ہر ایک کاذب و عاصی کو قتل کرونگا اور ہم اولاد سلیم ہین کہ
وہ بہترین قوم ہین اور ہم ہدایت کیے گئے ہین براہ صراط مستقیم یعنی راہ راست و استوار پر ہین وبعد ازان
ابو دجانہ انصاری کو بلوا کر اُنکو بھی رایت سالاری دیکر مرخص کیا تو وہ بھی ان اشعار سے اپنا افتخار کرتے ہوے روانہ ہوے

أَسِيرُ بِاسْمِ الْوَاحِدِ الْمَنَّانِ ۔ أَنْصُرُ دِينَ الْمُصْطَفَى الْعَدْنَانِ
جَهْرًا لِأَهْلِ الْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ ۔ صَلَّى عَلَيْهِ الْمَلِكُ الدَّيَّانُ
أُذِيقُهُمْ ضَرْبًا عَلَى الْأَبْدَانِ ۔ وَآلِهِ وَالصَّحْبِ وَالْإِخْوَانِ
بِكُلِّ هِنْدِيٍّ مُبِيدِ الْجَانِي ۔ مَا نَاحَ قُمْرِيٌّ عَلَى الْأَغْصَانِ

یعنے بنام خداے واحد منان کے مین جاتا ہون آشکارا براے اہل کفر و طغیان کے کہ مین اُنکے بدنون پر ضربات مار کر
اُنکو اس کا ذائقہ چکھاؤنگا اور وہ ضربات ہر ایک تلوار ہندی کے ہونگے جو ہلاک کرنے والی نافرمانون کی ہین اور
مین نصرت کرتا ہون دین مصطفےٰ کی جو نسل عدنان سے ہین صلوٰۃ و رحمت ملک دیان کی اُنپر نازل ہو اور اُنکی آل
اور اُنکے اصحاب و برادران پر جبتک کہ قمریان شاخون پر نشیمن گزین اور دستان سرا ہین اور بعد اُنکے پھر غانم بن عیاض
اشعری بلائے گئے اور اُنکو بھی لواے افسری ملا تو وہ بھی مرخص ہو کر ابیات فخریہ پڑھتے ہوے نکلے ؎

إِنِّي إِذَا انْتَسَبَ لِفَوَارِسِ أَشْعَرِي ۔ قَرْمٌ هُمَامٌ فِي الْمَعَامِعِ عَنْتَرِي ۔ أَحُمَاةَ أَبْطَالِ الْأَعَادِي مُقْدِرِي ۔ وَبِرَاحَتِي مِنَ الْقَوَاضِبِ أَبْتَرُ

یوما تلاطم للفوارس مسکوا	اکر حرمات الفرار لجوذر	فلا تقتلن فوارسا وعوابسا	واذیقهم منی عذاب الاکبر

یعنی جسوقت جماعت شہسوارونکی نسبت دیجاتی ہی اشعری سے وہ اشعری جو بزرگ ہمت ہین ہنگامہ شدائد وسختی گرمی مین تو اُسوقت مثل خیبر کے اور انبوہ مبارزان دشمن مین ملاقات کرنیوالا ہون اُس حالت مین کہ میرے ہاتھ مین تیغ قاطع نسل ہی اور روز جوشش جنگ کے جنگ آوردن کیلئے سرمست ہون اور مین تعاقب کرتا ہون گروہ مفروران کا جو مانند گورخر اہوان رمیدہ کے ہین اور ضرور ضرور قتل کرونگا اُنکے دلیرون اور شیرون کو اور مین اپنی جانب سے اپنے ہاتھ سے اُنکو عذاب اکبر وعقاب شدید چکھاؤنگا وبعدازان ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بلائے گئے اور پانسو سوار پر امیر مامور ہوے اور اُنکو علم امارت دیا گیا تو وہ بھی یہ اشعار بطریق رجز انشاء کرتے ہوے متوجہ قتال ہوے۔

سامضی للعداة بلا اکتاب وان صالوا الجمیع بیوم حرب	وقلبی للقا والحرب صابی لکان الکل عندی کالکلاب	ولی عزم اذل به الاعادی اذلهم بابیض جوهری	وارجو الفوز فیهم والثواب طلیق الجد فیهم غیراب

یعنی مین جاتا ہون واسطے قتال دشمنون کے بلا تکلف اور حال یہ ہی کہ دل میرا برائے مقابلہ وحرب دشمن کے بیتاب ہی اور میرے لیے عزم بالجزم ہی کہ اُس سے مین دشمنون کو ذلیل وخوار کرونگا اور مجھے اُمید ہی کہ اُنکے باب مین یعنی دربارہ تذلیل وتخریب اُن کافرونکے مین فائز بہ ثواب ہونگا اور اگر روز جنگ وہ سب کے سب ایک ساتھ فراہم ہوجاوین تو بھی وہ سب میرے نزدیک مانند کتون کے خوار ہین کہ مین اُنکو ذلیل کرونگا تیغ جوہردار سے جو اُن کے حق مین نہایت ہی جس کی کچھ پناہ نہین اور **راوی** نے کہا کہ بعدازان پھر عمرو بن العاص نے قعقاع بن عمرو تمیمی اور مغیرہ بن شعبۃ الثقفی اور میسرہ بن مسروق العبسی اور مالک اشتر نخعی و ذوالکلاع الحمیری و ولید وعقبۃ بن عامر الجہنی و جابر بن عبداللہ الانصاری و ربیعۃ بن زہیر المجازی و عدی بن حاتم الطائی اور مثل ان بزرگوار اخیار کے سب کو بلایا اور ہمنے ان بزرگون کے اشعار کو بخوف طوالت اختصار کیا چنانچہ ان سبھون کو اعلام سرداری کے دیے اور ہر ایک کو پانچ پانچ سو سوار کا سپہ سالار کیا پھر جسوقت ان سبکی تکمیل اور ترتیب لشکر کی ہوچکی تب عمرو بن عاص باتفاق اپنے اصحاب کے اپنے خیمہ سے برآمد ہوے اور ان سب امراء کو وداع کیا تا آنکہ جملہ کتائب وعساکر روانہ ہوے اور ہر ایک لشکر آگے پیچھے ہوے اور اُنکے پیچھے بھیڑ اُنکے اطفال وصبیان کی تھی یہان تک کہ سرزمین مین پہونچکر ایک مقام پر جا اُترے جو معروف بمرج تھا یعنی وہ میدان وسیع تھا اور وہ قریب مداین واقع تھا اور اُسکے قریات وبازارون سے نزدیک تھا پھر اس مقام سے طلایہ یعنی غول غول سوارونکے واسطے حراست وتجسس اخبار کے مامور ہوکر گشت کرنے لگے اور وہان سے نزدیک ہشوار ایک شہر تھا اُس مین ایک بطریق عظیم یعنے نصاری کا ایک بڑا رئیس رہتا تھا اور وہ بیشگاہ مارنوس والی اسناس سے وہان کا مالک وحاکم تھا اور وہ بڑا شہسوار وذی الاقتدار اور سنگ نا بکار رانندہ روزگار تھا اور وہ اپنے زعم مین اپنے تئین ولایت وحکومت مین نظیر وہمسر بطلوس کا سمجھتا تھا وحالانکہ بطلوس والی بھنسا تھا اور وہ سیاست مین بڑا سخت ودرشت اور ریاست مین چست ودرست تھا اور عدد لشکر مین اکثر اور مددمین قوی تر اور دست بلاد مین بالاتر تھا چنانچہ اُس بطریق مالک ہشوار نے دربارۂ آمد لشکر اسلام کے والی بھنسا کو نام

لکھا اور روسال حاکم اشمونین کو لکھ بھیجا اور قراقیس صاحب قفط کو بھی لکھا اور وہ اخمیم پر بھی حاکم تھا اور کیلاج کو بھی نامہ لکھا کہ حکومت اُسکی عدن سے لیکر تا بدریاے شور اور تا بلاد بجاۃ و نوجہ اور حد سواو یعنی حدود حبش تک تھی اور تمام عوام الناس کو ورود عرب سے طرف صعید کے اطلاع و آگاہی دی اور جب ملوک و ممالک اس خبر سے مستشعر ہوے تو ہر ایک نے دوسرے کو بذریعہ تحریر مطلع کیا اور بلد صعید نے تنگی و اضطرابی کی اپنے اہل کے ساتھ حد و اجادتک (نام مقام ۱۲) (یعنی بسبب نزول عرب کے) اور وہان والون کے دلون مین رعب غالب ہوا اسوقت ملسوح ملک بجاوت اور علیف ملک نوبہ یہ دونون بادشاہ مع اپنی اپنی جمعیت کے آپہونچے اور اُنھون نے گرد نواح سرزمین نوبہ و بربر و بجاۃ سے لوگونکو جمع کرکے طرف اسوان کے آئے اور ملک بجاوت کے ساتھ ایک ہزار تین سو فیل تھے اُنپر حرمی عماریان کسی تھین اور اُنمین فولاد کی کمانیان جڑی تھین اور ایک عماری مین دس دس حبشی طویل القامت عریان تن سوار تھے اور اُنکے شانون پر شیر وغیرہ کی کھالین تھین اور اُنکے پاس ڈھالین اور بھالے اور قرابینین اور فلاخنین اور گرزہاے آہنی اور تلوارین اور تیر کمانین یہ سب حربے تھے اور وہ سب زنگی شمار مین بیس ہزار تھے اور وہ سب اس سامان سے قریب اسوان پہونچے تو وہان والے اُنکی ملاقات کو اُنکے لشکر مین آئے اور اپنے احوال سے اُنکو آگاہی دی اور اُنکی تالیف خاطر کیلیے شیر و نان شعیر و آب شیرین اور ہر قسم کے گوشت خوک و سوسمار وغیرہ ساتھ لائے اور اُنکو اپنے یہان اُتارا اور تین روز تک اپنا مہمان رکھا بعد ازان بطریق اسوان کا اُن لوگونکے ہمراہ ہوا مع اپنی جمعیت کے اور بسیب طرف ملک قفط کے گئے اور وہ ایک قریہ ہی قریب قوص کے تو اُسنے بھی ان لوگونکے سے وہی معاملہ ضیافت و میزبانی کا کیا جیسا اسوان والون نے کیا تھا اور اُسنے ان لوگونکے ساتھ ایک اپنا لشکر کمکی مقرر کردیا یہانتک کہ یہ لوگ انصنا مین پہونچے اور وہان ایک بڑا بطریق (پادری) تھا اور دلاوری و تناوری مین مشہور تھا اور منجم بھی تھا تو بقوت اُسکے اس نواح مین شرقاً و غرباً حکومت کرتا تھا اور اسکا شہر بہت بڑا لب دریا واقع تھا اور اس مین فوج کثیر تھی اور اس شہر مین بڑے بڑے عجائب و طلسمات تھے اور اُس شہر کا قلعہ بھی عظیم الشان سنگی بنا ہوا تھا اور اُسکی بلندی تیس درعہ کی تھی اُسکے اندر محلات و مکانات بنے تھے اور پرستش گاہین بنی تھین اور یہ سب ستونہاے سنگی پر قائم تھے پھر جسوقت یہ لشکر انصنا مین پہونچا تو بطریق وہانکا جرجیس بن قابوس اُن سب کی ملاقات کو نکلا اور اُسنے اپنے برادر عمزاد مسمی قبطارس کو جو بڑا بہادر تھا بسرکردگی چار ہزار سوار کے بطریق کمک شریک و ہمراہ اُس لشکر کے کردیا اور وہ سب چلتے چلتے وادی بھنسا مین پہونچے اور اُس وادی کے بطریق کے یہان جا کر اُترے اُسکا نام قلوصا تھا اور وہ ملک بطلوس کے امرا مین سے تھا پھر جسوقت خبر ورود لشکر کی بطلوس نے سُنی تو اُنکی ملاقات کیلیے اپنا لشکر عظیم لیکر نکلا اور یہ علاوہ اُسکے لشکر عام کے اُس کا لشکر خاص پچاس ہزار نصرانیون سے تھا اور وہ سب زرہ پوش تھے اور زرہین طلاکار تھین اور قبائین اُنکی دیباج زرنگار کی تھین اور اُنکے سرونپر تاج مکلل بجواہر شاہوار تھے اور وہ سب گھوڑونپر سوار تھے اُنپر زین زرین کسے تھے اور اُنکے ساتھ جو گھوڑے کوتل تھے اُنپر پاکھرین حریر رنگ برنگ زردوزی کی پڑی تھین اور غاشیے تمامی کے مرصع بسیم و زر تھے اور اُنکے ساتھ پچاس صلیب طلائی کے تھے یعنی نشانہاے ترسول اور طول ہر صلیب کا چار چار بالشت تھا اور ہر ایک

صلیب کی نوک پر زبانہ طلائی و طغرائی یعنی سونیکے لٹو نقش کھدے ہوے جڑے تھے اور زیر ہر صلیب کے یعنی ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور وہ عظیم الشان اور عجیب سامان سے تھے اور اُنکے ساتھ بہت سے باجے تھے مثل نقارے و طنبور و بگول و نرسنگے و ڈھول کہ جب سب وہ بجتے تھے تو زمین ہلتی تھی اور اُنکے ساتھ اونٹ و خچر اور بھینسے و بیل بہت سے تھے غرضکہ جسوقت اُن لشکرون سے جو وارد تھے بطلوس والی بھنسا کی ملاقات ہوئی تو سارے ملوک و رؤسائے نصارے گھوڑون سے اُتر کر پیادہ پا ہو گئے اور فیما بین اُنکے بعد سلام کے بمقدمۂ اقدام عرب کے کلام ہوا تب اُن لوگون سے بطلوس ملک نے کہا ہوشیار و خبردار ہو کہ اہل عرب تم مین اور تمھارے بلاد مین طمع و حوصلہ کرین کیونکہ مثل عرب کی مثل بھیون کے ہی کہ اگر اُنکو نہ اُڑاؤ تو سب کھالیوین اور اگر ہنکاؤ تو چھوڑ بھاگین بس چاہیئے کہ ثابت قدم اور صادق ہمم رہو و بہ تحقیق کہ مین نے تمھارے لیے سحاریب ملک برقہ کو اور ملک واحات وغیرہ کو نامجات لکھے ہین وہ گویا کہ تمھارے پاس موجود ہین اور حال یہ ہی کہ عرب تمھارے یہان آگئے ہین اگر مجھکو خوف اس بات کا نہ ہوتا کہ عرب ہمارے بلاد مین آجاوینگے تو وہ نہ سنتے یعنے اُنکو خبر بھی نہ ہوتی کہ یکایک مین اُنپر جا پڑتا لیکن جو مین اسطرح یک بیک اُنپر جا پڑون تو اُنکی ایک جماعت تو ہمسے تمسے مقابلہ کرے اور ایک جماعت اُنکی ہمارے بلاد مین دھنس پڑے اور اپنا تسلط کر لیوین تو وہان ایسا کوئی نہین ہی کہ اُنکو اُنکے بلاد سے دُور کرے و ہر گاہ مین تمھارے ساتھ خروج کرون تو البتہ تمھاری خدمت مین رہونگا و حالانکہ مین نے قدیم کتابون مین لکھا دیکھا ہی کہ جب اہل عرب بلاد بھنسا اور اُسکے مضافات پر مالک و قابض ہونگے تو اہل صعید یعنے ملک مصر مین سے کوئی اُنسے مقاومت نہ کر سکیگا یہ سُنکے کرباس رومی بول اُٹھا اور یہ وہ شخص ہی جو بعد اس واقعہ کے اسلام لایا اور حاضر ہو کر وہانکی سرگذشت بیان کی چنانچہ اُسنے اُسوقت کہا اے معاشر ملوک و امرا مین نے بھی پُرانی کتابون مین سیر کی ہی تو فی الواقعی اُن مین یہی لکھا کہ جب اہل عرب بلد بھنسا اور اُسکے نواحی پر مسلط ہونگے تو بعد اُسکے اہل صعید کے لیے کوئی اُن سے مقابلہ نہ کریگا پھر جسوقت ملوک و اُمرا نے یہ بات سُنی تو آگے بطلوس ملک کے اپنے سرونکو جھکالیا تب بطلوس نے اپنے نصرانیون سے ایسے دس ہزار آدمی انتخاب کیے جنکی شجاعت و قوت اور بہادری و دلاوری معروف تھی اور جماعت پر صاحب و مالک کفور کو افسر مامور کیا اور وہ بڑا کافر طاغی تھا اور اُسکا نام بریص تھا اور اُسکو ایک سُونیکا صلیب دیا اور ایک اور نشان زرد حریر کا دیا اور اُسکے پھر ہرے پر زر تار سے صورت شمس مرتسم تھی اور جو چیزین اُنکے لیے ضروری تھین وہ سب کچھ مہیا کرا دیا مثل خیمہ ہاے دیباج رنگ کے اور شامیانے و سراپردے اور گھوڑے کوتل و خچر وغیرہ براے پرتل اور ان گھوڑونپر بالھوین احمر زنگار رنگ کی پڑی ہوئین اور خچرونپر ظروف طلائی و نقرئی اور خیمہ وغیرہ لدے ہوے اور صندوقہاے کلان و کوچک سونے چاندی کے تبر جڑے ہوے یعنی اُن مین پوشاک و خلعت فاخرہ و جواہر بھرے ہوے ساتھ کر دیے پھر جبکہ یہ لشکر بریص کا روانہ ہوا تو وہ سارے ملوک مع اپنی اپنی فوج کے ہیم یکے بعد دیگرے راہی ہوے یہانتک کہ ایک شہر بیا الکبری سے قریب ہوے تو بطریق اُسکا یعنی پادری و رئیس وہانکا جسکا نام حقندراس تھا ان لشکرون کی ملاقات کو نکلا اور جیسا بطلوس نے لشکرون کی میزبانی و مدارات کی تھی اُسی طرح

صندراس نے بھی سبھون کی مہمانداری و مددگاری کی اور اپنا ایک لشکر دس۱۰ ہزار سوار کا صنادید نصرانیون سے طیار کرکے انکے ساتھ کردیا اور اپنے لشکر پر ایک بطریق کو جس کا نام وادرلیس تھا افسر کردیا اور یہ شخص بھی شجاعت و قوت اور بہادری و دلاوری مین بطریق مالک کفور کا نظیر و ہمسر تھا پھر یہ سب لشکر باہم متفق ہوکر روانہ ہوے تا انکہ شہر پرتشت کے نزدیک پہونچے تب ہانکا بطریق رئیس بھی اُن لشکر والونکی ملاقات کو آیا اور یہ بطریق رئیس اعظم اور راس و ہمسر جملہ بطارقہ حملہ آور کا تھا چنانچہ یہ سب اسطرح جا بجا سے جمع و مجتمع ہوتے ہوے چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُس سرزمین مین شرفا و غربا یہ لوگ مملو ہوگئے یعنی وہ ساری زمین حد شرقی سے حد غربی تک اُن لوگون سے پُر ہوگئی پس یہ ماجرا اُن لوگونکا تھا راوی نے کہا اور احوال اصحاب نبی علیہ السلام کا یہ تھا جیسا ہم نے ابھی ذکر کیا کہ جب اہل اسلام قریب قلعہ و بلد دہشور کے نازل ہوے اور وہانپر عیون و جاسوسان مسلمین بھی بنی طے و قبیلہ مدحج سے فروکش تھے اور وہ اپنی زی ہیئت اُن عربون کی سی بنائے تھے جنھون نے تنصر و نصرانیت قبول کی تھی سو وہ اس لباس مین پژوہش اخبار و تفحص احوال کیا کرتے تھے اور اُنکے لشکرون مین مختلط ہوگئے تھے اور بڑے زیرک و دانشمند تھے کہ از ہمدگر متفرق رہتے تھے پھر جسوقت اُن مخبرون نے اسقدر کثرت عساکر کفار کی دیکھی تو اُنکے تئین رنج و محن دامنگیر ہوا راوی کہتا ہے مجھسے روایت کی سنان بن قیس الربعی نے طارق بن بکسوح الفزاری سے اُنھون نے زید بن غانم الثعلبی سے اور وہ اُن لوگون مین سے ہین جو اِن فتوح مین حاضر تھے اور اس واقعہ مین شریک لشکر خالد بن الولید کے تھے تو وہ بیان کرتے ہین کہ ہملوگ جسوقت نزدیک دہشور پہونچکر مرج یعنے حوالی میدان مین بیٹھے ہوے اصلاح اپنے احوال کی یعنی صلاح و مشورہ اپنے اُمور مین کر رہے تھے اور ہنوز رخت سفر بدن سے اُتارے نہ تھے ناگاہ مردم مخبر و جاسوس آ پہونچے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ دشمنون کے لشکر جوق جوق داخل ہوگئے ہین خالد نے اُن سے پوچھا کہ کچھ تم نے اُنکے لشکرون کا اندازہ کیا ہے کہ تخمیناً کسقدر ہونگے وہ بولے ہان ہمکو معلوم ہے کہ وہ ۲ دولاکھ سوار و پچاس۵۰ ہزار پیادے ہین اور یہ سب بلاد نوبہ و بربر و دریجات سے ہین اور اکثر اُن مین مردمان کاشتکار و دیگر قبائل مختلف دیار کے ہین اور سب اپنے بڑے ساز و سامان سے ہین اور اُنکے ساتھ ایک ہزار تین سو فیل جنگی ہین اُنپر مردان کارزار سوار ہین جسطرح روز واقعہ عراق کے واقع تھا پھر جسوقت امراء نے یہ خبر سُنی تو مضطرب ہوے اور جو لوگ صابر تھے وہ بدستور ثابت قدم رہے اور یہ آیہ پڑھنے لگے قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا یعنے اے نبی تو کہدے کہ ہمکو کوئی ضرر نہ پہونچا یگا مگر جو کچھ کہ حق تعالی نے ہمارے لیے مقرر و مقدر کیا ہے اور خالد نے یہ سُنکر کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یعنے ہمکو توانائی و قوت حاصل نہین ہے مگر بتائید اُس خدا کے جو برتر و عظیم تر ہے و بعد ازان یہ آیہ تلاوت کیا اَلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَّقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یعنے وہ ایسے لوگ ہین کہ لوگون نے اُنسے جو کہا یعنے اُنکو ڈرایا کہ ہر آئینہ دشمن تمہارے لیے جمع ہین تو اُنسے تم ڈرتے رہو سو یہ سُنکے اُنکے ایمان کو اور زیادہ ترقی ہوئی اور کہنے لگے کہ حق تعالی ہمارے تئین بس ہے اور وہ کیا خوب مددگار ہے بعد ازان یہ آیت پڑھی كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر چھوٹی جماعت والے بڑی جماعت والوں پر

بتائید خداے عزوجل غالب آئے ہین اور حق تعالیٰ صابرون کے ساتھ معین و معاون ہی وبعدازان خالد نے اپنے اصحاب سے کہا کہ یارو اپنے تئین پست ہمت وازپاافتادہ نہ کرو اور صبر و استقامت رکھو کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ (یعنے تمھین غالب رہوگے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ مددگار موجود ہی) اور یہ جمعیت زیادہ تر جمعیت یرموک سے نہین ہی ورنہ یہ کثرت زیادہ تر کثرت جنادین سے ہی (یعنے جیسی جمعیتین و کثرتین ملک عراق مین ہوئی تھین سوا اُنسے یہان کا ہجوم وازدہام زیادہ تر نہین ہی) دربا وصف اُسکے تم مالک ملک مصر بھی ہوچکے وہ مصر جو ان کافرونکے غرور و غرور کا سرتاج تھا اور اُسکے سوا تم مالک جبرالبحری کے بھی ہوے ہو اور اُنکے ملوک بطارقہ یعنی امراء سے سنو مردون کو قتل بھی کرچکے ہو باانیہمہ ملک شام و یمن و عراق و حجاز یہ سب تمھارے قبضہ مین آگئے ہین اور تمام بلاد تمھارے تحت و تصرف مین ہین اور حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی وَقَدْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمُ اللّٰهُ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا یعنے پہلے تم تھوڑے تھے پھر حق تعالیٰ نے تمکو بہت کردیا یعنے تمھاری جمعیت کو بڑھادیا اور تھے تم اوپر کنارے غار نار کے یعنے قعر جہنم کے کنارے تھے پھر حق تعالیٰ نے تمکو اس سے نکال لیا اور تمھین وہ لوگ ہو کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شریک ہوکر تمنے قتال وجہاد کیا اور فرشتون سے تمکو نصرت ملی اور حق تعالیٰ نے زبان نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمسے وعدہ فرمایا ہی اس امر کا کہ يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ یعنی حق تعالیٰ تمکو خلیفہ و مالک کریگا زمین مین اور دوسری جگہہ فرمایا ہی لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ یعنے ضرور ضرور ہم اُنکو خلیفہ روے زمین کا کرینگے جیسا اُن لوگون کو کیا تھا جو ان سے پیشتر تھے یعنے اہل دین اور علاوہ ان سب باتون کے بڑی بات یہ ہی کہ تم مین سے جو راہ خدا مین قتل ہوگا لامحالہ اُسکے لیے بہشت ہی کہ روح اسکی نقل کرے گی اُسکے بدن سے طرف روح ریحان یعنی بجانب آسایش و نسیم خوشبو و رحمت کردگار کے اور مستوجب رضاے پروردگار ہوگا چنانچہ جب یہ کلام خالد کا لوگون نے سُنا تو وفور فرح و سرور سے سب کے مُنھ روشن ہوگئے اور سب یکزبان ہوکر بولے ای خالد ہملوگ سب تمھارے روبرو حاضر ہین اور ہمنے اپنی جانون کو بطلب رضاے خدا کے ہبہ و فدا کیا ہی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ بعدازان خالد نے یزید بن معرج التنوخی کو پاس عمرو بن عاص کے بہت جلد روانہ کیا اور احوال یہان کا کہلا بھیجا تب عمرو نے بمجرد سُننے اس خبر کے اپنے برادر عمزاد خارجہ کو مصر مین بجاے خود مقرر کیا کہ خارجہ مرد صالح تھا اور سواے اسکے اور بھی چالیس شہسوار اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصر خاص مین مامور کردیے اور خود وہان سے مع چار ہزار سوار کے روانہ ہوے پھر جب عمرو بن عاص لشکر اسلام مین خالد کے پاس پہونچے تو مسلمین اُنکے پاس مجتمع ہوے اور بعد سلام کے کہنے لگے ای امیر ہم تو آپکی جانب سے یعنی بجاے آپکے کافی تھے (مراد اس کلام سے یہ ہی کہ آپنے کیون تکلیف کی اور کس لیے قدم رنجہ فرمایا) تب عمرو نے جوابدیا کہ ہان تمکو ایسا ہی جانتا ہون ولیکن اسوقت سکونت تمھاری بلاد دشمن مین ہی مجھے سزاوار نہ تھا کہ مین ایسی خبر مین یہان کی سُنکر تمسے تقاعد کرکے بیٹھ رہتا اس کلام سے سائر مسلمین مسرور و شادان ہوے اور براے مقابلہ و مقاتلہ دشمنون کے مستعد و آمادہ ہوگئے چنانچہ ہر روز طلائع سوارونکا غول غول ہوکر براے پژوہش اخبار نکلتے تھے آخر اُسی عرصہ مین ایک

روز ایسا ہوا کہ فضل بن عباس بن عبدالمطلب ور اُنکا برادر حقیقی عبداللہ بن عباس اور جعفر بن عقیل و برادران جعفر
مثل علی و مسلم و عبداللہ بن زبیر و سلیمان بن خالد بن الولید و محمد بن فرجہ بن عبداللہ و عبداللہ بن مقداد و عبداللہ
بن عمر بن الخطاب و عبداللہ بن عمرو بن العاص و عمرو بن سعد بن ابی وقاص و محمد بن مسلمہ و عبداللہ بن ابی بکر الصدیق و
زیاد بن مغیرہ بن شعبہ ان سب نے جنگ کی تیاری کردی اور باتباع اُن لوگوں کے دیگر بزرگوار تقریبًا چارسو
ابرار اولاد صحابہ و امراے ذی اقتدار و اولاد صاحبان رایات ذی شان سے اور اکثر اُنمین سے مختلط و مختلف عرب
مہاجرین و انصار سے آمادہ پیکار ہوگئے چنانچہ اپنی زرہین اپنے تنونپر سجے ہوے اونچی بنے ہوے تلوارین پرتلون
مین لٹکائے ہوے نیزے اُنکو زیر ران دبائے ہوے سپرین دوش پر لگائے ہوے اس شوکت سے روانہ ہوے
تا آنکہ قریب ایک دیر کے پہونچے جو وہان لب جبل واقع تھا اور وہ معروف بدیر مسیح تھا تب اس مقام سے استکشاف
احوال و تفحص اخبار کرنے لگے پھر وہ اسی حال مین مصروف تھے کہ بناگاہ ایک غبار منعقد مثل بگولہ بسمت افق آسمان کے
نظر آیا اسوقت ان اصحاب مین سے ایک نے دوسرے کو دیکھا بعض نے کہا غبار وحشیان صحرا کا ہے اور بعض نے
کہا اگر ایسا ہوتا تو آخر یہ غبار پھٹ کر منتشر ہو جاتا بلکہ یہ گرد لشکر کی ہے اسواسطے کہ جب گھوڑے دوڑتے ہین تو
اُنکی ٹاپون سے اسطرح کا غبار تتق بستہ اُڑتا ہے اور **راوی** نے بواسطہ ابوالزناد و عبداللہ و ابومالک الخولانی و
طارق بن شہاب الجرہمی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے **روایت** کی ہے وہ کہتے تھے جس عرصہ مین کہ ہم لوگ
فضل بن عباس کے ساتھ اُس معرکہ مین باتین کر رہے تھے کہ ناگاہ وہ غبار ہمارے قریب آیا اور اُس سے دس ہزار
سوار نمودار ہوے اُنکے ساتھ بہت سے نشان اور صلیب تھے پھر جسوقت اُن لوگون نے ہمکو دیکھا تو اپنی زبان
مین غوغا کرنے لگے اور بعد ازان بلا تامل و بیدرنگ ہمپر حملہ آور ہوے **راوی** کہتا ہے اور ایسا ہوا کہ اتفاقًا ضرار بن
الازور ہم لوگون سے جدا چلے تھے اور اُنکے ہمراہ دوسو[2] آدمی اہل نجدہ و اشجع تھے اور وہ سب اصحاب رسولخدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم تھے اور وہ لوگ شاہراہ چھوڑکر پہاڑ کے راستے سے آتے تھے تو چلتے چلتے ناگاہ ایک ایسا غبار اُٹھا کہ
ہمارے اُنکے درمیان حائل ہوگیا یہانتک کہ وہ ہم تک پہونچنے سے عاجز رہے پھر جب ضرار وغیرہ نے اُس غبار
مین ایک لشکر جرار دیکھا تو اُنکو اپنے اصحاب اور اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا اسوقت ضرار برجستہ روبرو نکل آئے اور
کہنے لگے لَا فِرَارَ مِنَ الْمَوْتِ یعنی موت سے گریز نہین ہے پس اُن اعدا نے ضرار وغیرہ کو مہلت نہ دی اور چارونطرف سے
گھیر لیا پھر جب اُن جانبازون نے دیکھا کہ جنگ ناگزیر ہے تو باہم یکدیگر ملتفت ہوکر سب نے باستقلال و استقامت تمام
صبر جمیل و ثبات کریم اختیار کیا تا آنکہ روم لئام نے اُنکو ہمگی اطراف و جوانب سے محاصرہ کرلیا فَلِلّٰهِ دَرُّ ضِرَارٍ یعنے
حق تعالے ضرار کو جزاے خیر دیوے کہ البتہ اُنھون نے مقاتلہ شدید سے مقابلہ کیا اور تھوڑی دیر مین اصحاب ضرار
سے ایک جماعت شہید ہوئی ناگاہ گھوڑا ضرار کا زخمی ہوکر گر گیا تو اعدا نے اُسکو اسیر کرلیا اور اُنکے بقیہ اصحاب سے بھی ایک
جماعت کو قید کرلیا اور ان بطارقہ نصرانیون کا سردار جسنے مقاتلہ کیا صاحب بیا الکبری کا تھا آخر ان دشمنون نے ضرار اور
اُنکے اصحاب کی مشکین کسکر اپنے گھوڑون کی فتراک سے باندھ لیا اور اُنکو اپنے لشکر اعظم کی طرف روانہ کیا اتفاقًا ان بندیون

مین سے ایک شخص معلی موالی عبدالرحمن بن ابی بکر سے یعنے اُنکا غلام آزاد کردہ جسکا نام سالم تھا چھڑا بھاگا اور دوڑتا ہوا اشتابی تمام خدمت مین خالد اور عمرو کے پہونچا تب اُسوقت مسیب بن نجبة الفزاری و رافع بن عمیرة الطائی برجستہ اُٹھ کھڑے ہوے اور دونون نے زمرۂ صحابہ سے کچھ ہزار صحابی اپنے ہمراہ لیے اور ایک شخص اہل جزیرہ مین سے جو اسلام لائے تھے اُنکے ساتھ ہو لیا تاکہ غیر شاہراہ کے اُنکو کسی ور راستہ سے لیجاوے چنانچہ وہ لوگ وہان ایک دیر کے قریب جاکر کمینگاہ مین پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے تا آنکہ وہ بطریق جسنے ضرار و اصحاب ضرار کو اسیر کیا تھا نزدیک کمینگاہ کے مع اپنی جماعت کے آ پہونچا اور اسکو ان کمین نشینونکی کچھ خبر نہ تھی اور نہ کچھ ان کا اثر و نشان پایا جاتا تھا اُس وقت اس رہبر نے مسلمانون سے کہا مجھے یقین ہی کہ تم اس قوم پر سبقت پاؤ گے ابھی تم یہین گھات مین چھپے چپکے بیٹھے رہو (یعنے جبتک کہ وہ تمھاری گھات پر پہونچین) اور جسقدر لوگ ہمراہ ضرار وغیرہ قیدیون کے گئے تھے وہ سب پانسو سوار تھے **راوی** نے کہا اور ایسا ہوا تھا کہ جب خبر اسیری ضرار وغیرہ کی خالد و عمرو کو پہونچی تھی اور مسیب و رافع آمادہ تاخت ہوے تھے اُسوقت خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی بہت اندوہگین تھی اور اسیری اپنے بھائی کی اُسپر نہایت شاق تھی پھر جسوقت مسیب و رافع جماعت صحابہ ہمراہ لیکر بطلب ضرار روانہ ہونے لگے تو وفور سرور سے اُسکا مُنھ روشن ہوگیا اور وہ بھی مردانہ وار اپنے ہتھیار لگا کر خالد کے پاس آئی اور اُسوقت قوم روانہ ہوتی تھی تو کہنے لگی ای امیر مین تمسے بواسطہ طاہر و مطہر یعنے خدا کی قسم دیکر سوال کرتی ہون کہ مجھے ان جانیوالون کے ساتھ جانے دو قریب ہی کہ مین اُنکے مشاہدہ و مشاہد مین حاضر و شریک ہون تب خالد نے مسیب و رافع سے کہا تم لوگ اس لڑکی کی شجاعت و جرأت یعنی اُسکی بہادری کو خوب جانتے ہو اُسکو بھی اپنے ہمراہ لے لو اُنھون نے کہا سمعًا و طاعةً یعنے ارشاد آپکا ہمنے بگوش دل سُنا اور بجا لائے آخر وہ بھی ہمراہ گئی غرضکہ یہ لوگ اُس مقام مین جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا اُسوقت تک کمین نشین تھے ناگاہ ایک گرد نمودار ہوئی تب رافع نے کہا یارو ہوشیار ہو جاؤ یہ سنکے قوم فورًا بیدار ہمت ہوگئی اور قوم نجار کو جا لیا اور وہ لوگ بجز ضرار وغیرہ اسیرونکو گھیرے ہوے چلے آتے تھے اور ضرار اسوقت اپنے بازوے بستہ سے بہت متالم اور اندوہگین تھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے ؎ الا ابلغا قومي وخولة ابنتي

اَسِيرٌ رَهِينٌ مُوثَقُ اليَدِ بِالقَيْدِ … وَحَوْلِي عُلُوجُ الرُّومِ مِنْ كُلِّ كَافِرٍ … وَاَصْبَحْتُ مَعَهُمْ لَا اُعِيدُ وَلَا اُبْدِي … فَلَوْ اَنَّنِي فَوْقَ المُحْمَلِ رَاكِبًا

وَقَائِدُ حَدِّ الغَضَبِ قَدْ مَلَكَتْ يَدِي … اُذَلُّ بِهِ فِي الرُّومِ اِذْ لَا نِقْمَةٍ … وَاَسْقِيهِمُوا وَسْطَ الوَغَا غَظَّ الكُرُّ … فَيَا قَلْبُ مُتْ هَمًّا وَحُزْنًا وَحَسْرَةً

وَيَا دَمْعُ عَيْنِي كُنْ مُعِينًا عَلَى خَدِّي … فَلَوْ اَنَّ اَقْوَامِي وَخَوْلَةُ عِنْدَنَا … وَاَلْزَمُ مَا كُنَّا عَلَيْهِ مِنَ العَهْدِ

(مترجم کہتا ہی کہ قوله الا ابلغا معمول شعراے عرب ہی کہ اکثر صیغہ مخاطب مین بزیادۂ الف بنابر وزن شعر علی نہج تثنیہ استعمال کرتے ہین) یعنی ای مخاطب تو میری قوم اور خولہ میری دختر کو یہ خبر پہونچا دے کہ مین اسیر و بندی ہون اور دست بستہ قید محکم ہون اور میرے گرد بیدینان روم ہین کہ وہ سب کے سب کافر ہین اور مین اُنکے ساتھ صبح کیا کرتا ہون یعنی اُنکے ساتھ ہون اسطرح کہ

سید جعفر علی … ہین یمن و اللہ اعلم … ازد بن الازد … جعفر علی لکھنوی … خولہ بنت الازور …

نہ عود کر سکتا ہون نہ مدد پا سکتا ہون اور کاش کہ مین اوپر گھوڑے کے سوار ہوتا اور تیز حد سیف پر دسترس رکھتا یعنی شمشیر بران پر قادر ہوتا تو ہاتھ میرے مالک ہوتے اُس حالت مین البتہ میرے تئین غلبہ و استیلا ہوتا کہ مین ذلیل و خوار کرتا روم کو از روے ذلت کینہ کشی و سختی کے اور مین پلاتا اُنکو عین وغا مین جام درد و اندوہ شدید کا پس ای دل تو مُردہ ہو جا غم و رنج و حسرت مین اور اے اشک میری چشم کے تو چشمہ جاری ہو میرے عارض پر اور کاش ایسا ہوتا کہ میری قوم اور میری دختر خولہ میرے پاس ہوتی تو لازم کرتا مین اپنے لیے اس امر کو جسپر میرا عہد ہی یعنے حمایت دین و شہادت واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ اشعار ضرار کے سُنکر خولہ اپنی کمینگاہ سے بیساختہ بول اُٹھی کہ ای پدر بزرگوار آئینہ حق تعالیٰ نے آپکی دعا قبول کی اور آپکی تضرع و زاری و مناجات و انکساری بپذیرائی فرمائی ہین خولہ حاضر ہون بعد ازان خولہ نے باواز بلند تکبیر کہکر دفعۃً حملہ کیا اور اُسی دم مسیب و رافع بھی تکبیر کرتے ہوے حملہ آور ہوے اور جبیر بن سالم بیان کرتے تھے جب ہملوگ ہنگام وغا تکبیر کہتے تھے ہمارے گھوڑے بھی الہام آلہی سے صداے تکبیر پر صہیل و شور کرتے تھے پھر اُسوقت ہم لوگون نے خولہ و رافع و مسیب کے ہمراہ ملکر زغہ و یورش کر دیا تو ایک ساعت سے زیادہ نہ گذری تھی کہ تمام اُن دشمنونکو قتل کر ڈالا اور حق تعالیٰ نے ضرار اور اُنکے اصحاب کو اُس قید و بند سے مخلصی بخشی پھر ہمنے گھوڑے اُس قوم کے اور رخت و سلاح اُنکے لے لیے اور یہ پہلی اُنکی غنیمت حاصل ہوئی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ ہنگام وغا جسوقت ضرار مع اپنے اصحاب کے اُن سے خلاص ہوے تو فوراً ایک گھوڑے ننگی پیٹھ پر سوار ہوے اور ایک نیزہ جو پڑا ہوا تھا اُسکو اُٹھا کر قوم پر حملہ کیا اور یہ اشعار اُنکی زبان پر جاری تھے۔

لكَ الحمدُ يا مولايَ في كلِّ ساعةٍ	مفرِّجُ احزاني وهمي وكربتي	فقد نلتُ ما ارجوهُ من كلِّ حاجةٍ	وجمعتُ شملي ثم اشفيتُ علتي
فيا ويلَ كلبِ الرومِ ان ظفرتْ يدي	سوفَ اعلوهُ بالحسامِ ونقمتي	واتركهم جمعاً صرعاً على الثرى	اكرهتهم فوقَ الارضِ من عظمِ نكبتي

یعنے تیرے ہی لیے حمد و ثنا ہی ای میرے مالک ہر حال و ہر ساعت مین کہ تو ہی کھولنے والا اور دُور کرنے والا میرے رنج و غم و سختی کا ہی دبہ تحقیق کہ مین اُس مراد کو پہونچا جسکی مین آرزو رکھتا تھا ہر امر راحت و آرام سے کیونکہ تونے میرے اُمور پراگندہ اور میری خاطر پریشان کو جمع کر دیا اور میرے آزار کو تو نے شفا دی پس ویل و ہلاکی ہی سگان روم کیلیئے اگر مجھے اُن پر دسترس ہوئے اور یہ قریب ہی کہ مین شمشیر اپنے غضب آلود کینہ کشی کی اُنپر بلند کرونگا اور مین اُن سبکو یکسر روے زمین پر افتادہ چھوڑونگا اپنی ضربت شدید سے جسطرح شکار تیر خوردہ زمین پر تڑپتا ہی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا پھر جب ضرار انشاد اشعار سے فارغ ہوے تو ناگاہ ایک جماعت سوارون کی شکست یافتہ آئی اور سبب اُسکا یہ ہے کہ جسوقت رومیون نے فضل بن عباس پر حملہ کیا تو اُسوقت اُنھون نے اور اُنکے بنی اعمام نے ملکر اُنپر ایک نعرہ مارا اور اُنکو للکار لیا اور اُنکی کثرت عدد سے کچھ باک نہ کرتے تھے اور اُنھون نے صبر کیا تھا صبر دلیران گرامی قدر کا اور اُسوقت زحمت شدید تھی اور حصول مرام دشوار تھا اور سیل خون روان تھا اور آسمان تیرہ و تاریک تھا یعنے گرد و غبار جنگاہ سے اور اُسدم تنور رزم گرم تھا اور مردم دلاور صرف ہمت مین مصروف تھے اور ہنگامۂ قتال بڑے زور و نیر تھا اور جنگ عظیم برپا تھی اور اُس آن کوئی کسی کا انیس و غمخوار نہ تھا جنکی لڑائی کی بڑے زور و شور سے چل رہی تھی طعن سنان و ضرب شمشیر کی بڑی شدت تھی

مردم مبارز سرگرم چالش تھے اور جوانان قتال سخت کد کرتے تھے گردنین ماری گئی تھین آنکھین نکل پڑی تھین انجام کار
دشوار ہوگیا تھا چاند و سورج تیرہ و تار ہوگئے تھے اُسوقت حال مسلمین کا یہ تھا کہ باعث کثرت مشرکین کے اُنکے درمیان
مین معلوم نہ ہوتے تھے اور ایک دوسرے کو نہین پہچانتے تھے مگر بصدائے تہلیل و تکبیر یا باواز صلوٰۃ و درود ادبر بشیر و نذیر
کے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حال یہ تھا کہ اُس آن فضل نے صمہر جوانمردان گرامی قدر کا کیا فَلِلّٰہِ دَرُّ الفَضلِ
یعنے حق تعالی افضل کو جزائے خیر دیوے اور اُنکی نیکوئی زیادہ کرے کہ وقت شدت حرب کے نفس نفیس اپنے کیا
خوب چالاکی و چابکی کرتے تھے کہ کبھی صفین میمنہ کی میسرہ پر اُلٹ دیتے تھے یعنے اِدھر سے اُدھر بھگاتے تھے اور کبھی
پرے میسرہ کے میمنہ پر ہٹا دیتے تھے اور وقت جنگ کے اُنکے ہاتھ مین نشان تھا باعز و شان وَلِلّٰہِ دَرُّ مُسلِمِ ابنِ
عَقِیلِ وَاَخوَتِہٖ یعنی حق تعالی جزائے خیر اور نیکوئی مسلم اور اُنکے بھائیونکی زیادہ کرے کہ اُنھون نے اُس شدومد سے
قتال کی کہ بسبب قطع اکباد والابل کے یعنے اس سبب سے کہ اُنھون نے بڑے بڑے دلاوروں کے کلیجے پھاڑ ڈالے اور جگر
اُنکے چیر ڈالے تھے تو زرہین اُنکی تمام خونچکان تھین وَلِلّٰہِ دَرُّ سُلَیمَانِ بنِ خَالِدٍ یعنی حق تعالی جزائے خیر و نیکوئی سلیمان
بن خالد کی زیادہ کرے کہ وہ واقعہ دیر یعنے جنگ دیر مین قریب حدود طرائی درمیان ایک قریہ موسوم بہ دیر وط
کے شہید ہوئے اور اُنکے ساتھ عبداللہ بن مقداد اور ایک گروہ بھی شہید ہوئے اور قریب ہی کہ اسکا ذکر آوے گا
انشاء اللہ تعالی محمد بن مسلمہ انصاری نے بیان کیا کہ ہمنے یہ مقاتلہ قتال موت کا کیا تھا کہ ہمکو یقین ہوا کہ محشر اسی مقام
سے ہی اور جسوقت سے آفتاب برآمد ہوا برابر تا غروب قتال کرتے رہے اور ہمنے رومیون کے مقتلہ عظیم سے جماعت
کثیر کو قتل کیا چنانچہ فضل بن عباس ایک بطریق یا دری عظیم کی طرف بڑھے اور وہ سوار تھا گویا کہ ایک برج سونے کا
نظر آتا تھا (یعنے وہ بلند قامت و مغرق بزر تھا) تا آنکہ فضل نے اُسکے سینے مین بھالا مارا کہ انی پشت سے پار ہوگئی
جب یہ حال رومیون نے دیکھا تو اُنکے دلون مین طیش آیا پھر درمیان ہمارے اور اُنکے ہنگامۂ قتال گرم ہوا اور اُسوقت
مسلمین سے چالیس مرد شہید ہوئے اور مشرکین مین سے تین سو آدمی مارے گئے اور ہم مین کوئی مقتول نہ ہوتا تھا جبتک کہ
اُن مین سے ایک جماعت کو قتل نہ کر لیتا تھا پھر جسوقت ہم اس معرکہ مین مشغول تھے اور ہمکو یقین تھا کہ ہماری موت اسی
موقف مین ہی اور ہم اس جنگ پر خوب جان لڑائے ہوئے تھے کہ ناگہان ایک غبار نمودار ہوا اور ایک سواد اُٹھا و
بعد ازانکہ غبار رایت اسلامیہ و جماعت محمدیہ سے برطرف ہوا تو زائد از دو ہزار سوار نظر پڑے اور پہلے شہسواران بزرگوار
سرداران ابرار نمایان ہوئے کہ ایک تو مقداد با ہزار سوار تھے اور دوسرے زیاد بھی ہزار سوار سے تھے پھر ان سے پیچھے
قعقاع بن عمرو و شرحبیل بن حسنہ اور ان دونو نکے ساتھ بھی ہزار سوار تھے تب مقداد نے کچھ درنگ نہ کی کہ حملہ کیا اور فوج
دشمن مین گھس گئے اور یہ اشعار زبان پر جاری کیے ؎

اَلَا اِنَّنِی المِقدَادُ فِی الحَربِ صَائِلٌ ۔ وَسَیفِی عَلَی الاَعدَاءِ مَاذَالَ طَائِلٌ
وَلِی هِمَّةٌ بَینَ الوَرٰی ذَوِی العُلَا ۔ لَهَا تَشهَدُ الاَبطَالُ بَینَ القَبَائِلِ
اِذَا اشتَدَّتِ الاَهوَالُ کُنتُ اَمَامَهَا ۔ وَضَربٍ بِاَسمَرِ الطُّولِ الذَّوَابِلِ
فَلَیسَ بِسَیفِی فِی الاَنَامِ مُبَادِرٌ ۔ وَلَیسَ بِشَخصِی فِی الاَنَامِ مُنَازِلُ

یعنی آگاہ ہو کہ ہر آئینہ مین مقداد ہون اور حرب مین حملہ آور ہون
میری تلوار ہمیشہ دشمنو نپر دراز ہی یعنی مین اعدا پر مدام شمشیر علم ہون اور جسوقت ہنگامہ ہولناک ہوتا ہی تو مین اُسکے آگے

آگے ہوتا ہون اور تلوار لمبی پر تلے والی سے قتل کرتا ہون اور میری ہمت بلند درمیان خلائق اعدا یعنی جمہور دشمنان
مین مشہور ہی یہانتک کہ اُنکے مردم دلاور گواہی میری ہمت کی میان قبائل کے دیتے ہین اور جہان مین کوئی مبارز مقابل
میری سیف کا نہین ہی اور نہ میرے کالبد عظیم کیلئے دُنیا مین کوئی جائگاہ ہی یعنی عالم مین میرے مرتبہ کی گنجایش نہین
یہ اشعار رجز پڑھکر مقداد درمیان جنگاہ کے گھس گئے اور بعد اُنکے زیاد بن ابی سفیان نے حملہ کیا اور یہ اشعار رجز
پڑھنے لگے **اشعار**
أنا زياد بن أبي سفيان | جدي يرى من أشرف الكرمان | وابن عمي أحمد العدنان
معي حسام ثم رمح ثاني | أطعن في كل كافر جبان | وكل قلب ناقص الإيمان
یعنی مین زیاد بن ابی سفیان
ہون میرا جد شرف عرب مشہور تھا اور پسر عم میرا یعنی میرا برادر عم زاد احمد ہی نسل عدنان سے میرے پاس شمشیر بران ہی اور نیزہ
ہی اُسی شمشیر کا ثانی و ہمزاد سو مین تلوار و نیزہ مارتا ہون ہر کافر نامرد کو اور اُن سب کو جنکے قلب ناقص الایمان ہین یہ
رجز پڑھکر پھر زیاد بھی دشمنونکے پرے مین گھس پڑے اور میمنہ والونکی صفین میسرہ پر اور میسرہ والونکی صف کو میمنہ پر اُلٹ دیا
پھر قلب لشکر مین دھنس پڑے اور رومی اُنکے سامنے سے بھاگے جاتے تھے اور اُنکے درمیان تلوارین مارتے ہوے طولاً و
عرضاً یعنے سامنے و چپ و راست ترکتازی کرتے تھے اور بعد اُنکے پھر قعقاع بن عمرو التمیمی نے نکلکر حملہ کیا اور وہ اپنے رجز
مین یہ اشعار پڑھتے تھے
أنا الهمام الفارس القعقاع | ليث همام ضيغم مطاع | معي حسام يبري الأوجاع
وتقطع الهامات والأضلاع | يا ويل أهل الشرك والنزاع | متى إذا طال في الحرب باع
یعنی مین بزرگ ہمت شہسوار
قعقاع ہون شیر ہمت ہون اور وہ شیر زبردست ہون جسکے سب زبردست ہین میرے پاس وہ شمشیر ہی جو دردون کو دور کرتی ہی
اسطرح کہ سرونکو کاٹ ڈالتی ہی اور کھوپریون کو پھاڑ ڈالتی ہی اور پسلیون کو توڑ ڈالتی ہی ویل اور واے تمپر ای اہل شرک اور
ای نزاع کرنیوالو جب کہ حرب مین طول ہوا اور لڑائی بڑھ گئی تو پھر رحم و کرم کہان ہی **راوی** کہتا ہی کہ پھر اُنکے بعد شرجیل
بن حسنہ نے حملہ کیا اور رجز مین یہ ابیات اُنکی زبان پر جاری تھے
ألا يا عصبة الإسلام صولوا | بلا بغ السمهري والرمح الطويل
وموتوا في الوغا قوماً كراماً | وعنهم في المعامع لا تزولوا
یعنی ای پہلوانان و جوانمردان اسلام حملہ کرو دشمنون پر تیغ تیز
و صیقل کردہ سے اور چکھاؤ اُنکو حوض موت سے یعنے اُنکو جامہاے مرگ پلاؤ اشکارا اُس سے مراد یہ ہی کہ اُنکو قتل
کرو للکار کر ضرب نیزہ دستی اور طعن سنان دراز سے اور مر جاؤ تم جنگ مین اُس حالت مین کہ تم قوم گرامی ہو اور سختیون
مین اُنسے تم اپنے پاؤن پیچھے نہ ہٹاؤ اور قدمونکو لغزش نہ دو **راوی** کہتا ہی کہ بعد ازان بقیہ سواران مذکور (یعنی وہ
دو ہزار جو مقداد و زیاد کے ہمراہ تھے اور وہ ہزار سوار جو قعقاع و شرجیل کے ساتھ تھے) باہم آگے پیچھے آپڑے اور
اُسوقت زیاد اُس قوم مین گھسے ہوے تھے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہی چنانچہ اُنھون نے قصد اُس بطریق اعظم کا کیا
جو مالک بیالکبری تھا اور اُسکے داہنے شانہ پر تلوار ماری کہ بائین شانے سے اُسکی نوک چمکتی نظر آتی تھی تب
اُسوقت مسلمانون مین یکبارگی ایسا شور تکبیر کا بلند ہوا اور صداے کوہ سے آواز تکبیر آنے لگی اور صدمہ سم اسپان یعنی
گھوڑونکی ٹاپون سے زمین ہلنے لگی اور ہر ایک امیر لشکر نے ہر ایک بطریق پر حملہ کر کے اُسکو قتل کیا پس تھوڑی دیر نہ
گذری تھی کہ وہ ساری فوج دشمن کی پسپا ہو کر بھاگ نکلی اور فرار سے پناہ لی کوئی ایک دوسرے کو مڑکر نہ دیکھتا تھا

اور مسلمانون نے اُنکا تعاقب کیا اور قتل و اسیر کرتے جاتے تھے یعنے بعضون کو مار لیتے تھے اور بعضون کو بندی کر لیتے تھے یہان تک کہ وہ فوج ہزیمت خوردہ گریزان گریزان جوزہ و میدوم (نام مقام) مین پہونچی **راوی** کہتا ہے جسوقت ضرار اور اُنکے اصحاب آگے بڑھے ہوے لڑ رہے تھے کہ ناگاہ روم بھاگ نکلے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا تو کتنونکو قتل کیا اور کتنونکو گرفتار و قید کر لیا اور ان مسلمانون کو حال ضرار اور اُنکے رفقا کا کچھ معلوم نہ تھا پھر جسوقت اُن لوگون نے ضرار اور اُنکے رفیقون کو دیکھا تو بعد سلام کے اُنکو مبارکبادی سلامتی کی دی اور اُن سے ماجراے ستیز و گریز دشمنونکا اور قتل و قید کر لینا اپنا بیان کیا بعد ازان پاس مسیب ؓ اور اُنکے اصحاب کے سب مجتمع ہوے اور اُنکو جاے معرکہ اور جاے مقتولون کی دکھائی یعنے رزمگاہ اور قتل گاہ سے اُنکو نشان بتایا تب وہ سب بھی نہایت خرم و شادمان ہوے اور **راوی** کہتا ہے جسوقت فضل مع اپنے اصحاب کے بعزم طلیعہ یعنی گشت و نگرانی کے برآمد ہو کر خالد و عمرو سے ملاقات کرتے ہوے روانہ ہو گئے تو خالد نے عمرو سے کہا یا ابا عبد اللہ ہر آئینہ فضل اور اصحاب خاص اُسکے عزیز و مکرم ترین ہین بہ نسبت عامہ مسلمین کے جو اُسکے ہمراہ ہین اور مجھکو اندیشہ ہے اس بات کا کہ شاید طلیعہ رومیونکا نکلا ہو تو ہمارے اصحاب کو ضرر پہونچا دینگے یہ سُنکے عمرو نے کہا کہ ابو سلیمان میری خاطر مین بھی یہی خطور ہوا تھا آخر اس باب مین تمھاری کیا راے ہے خالد نے کہا میرے نزدیک راے یہ ہے کہ اُنکے پیچھے ایک دوسرا طلیعہ پیدا کرو تب عمرو نے کہا یہ راے بہتر ہے بعد ازان عمرو نے زبیر بن العوام اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کو طلب کر کے اس مشورہ سے مطلع کیا پھر جب وہ دونون آمادۂ روانگی ہوے تو خالد نے بھی ارادہ کیا کہ اُنکے ساتھ روانہ ہو جاوین مگر زبیر نے اُنکو منع کیا اور قسم کھائی کہ مین خود ہی جاؤنگا تمکو نہ جانے دونگا پھر زبیر اپنے ہمراہی کے لیے سوارونکو انتخاب کر کے روانہ ہوے تا آنکہ قریب رزمگاہ پہونچے اور جماعت مسلمین سے جو ہمراہ فضل بن عباس کے تھے ملاقات ہوئی تو وہ اُسوقت روم کو شکست دے چکے تھے جیسا کہ ہمنے ابھی ذکر کیا ہے بعد ازان مسلمانون نے تمام اسباب سلاح و گھوڑے وغیرہ جمع کیے پھر وہان سے خوشی بخوشی اور اپنے اعدا پر ظفر یابی سے با مسرت و خرمی طرف اپنے اصحاب کے اور اپنے لشکرگاہ کو پھرے **راوی** نے کہا جب غازیان جرار سالما و غانما اپنے لشکر مین پھر آئے اور اُنکے ساتھ چھ سو اسیران روم تھے تو بروقت پہونچنے کے مجاہدون نے باواز بلند ذکر تہلیل و تکبیر کا اور اوپر بشیر و نذیر کے درود و سلام کا اعلان کیا پھر سلسلہ مسلمانان لشکر ان کلمات طیبات مین شریک و ہم زبان ہوے اور جب اُن لوگون نے اُنکے ہمراہ اسباب غنیمت معاینہ کیا اور بندی روم کے دیکھے تو اُنکو اُسکی بڑی خوشی ہوئی پھر آپس مین سلام علیکم ہونے لگی پھر عمرو بن عاص اور خالد بن الولید اور سائر امراے کبار سے ملاقات ہوئی اور سب نے اس نصرت و فیروزی سے تفاول کی اور اسکو شگون نیک سمجھے پھر قیدیون کو پیشگاہ عمرو و خالد کے حاضر لائے اور جب شب ہوئی تو اُس میدان مین آگ کی روشنی کی اور ساری رات تلاوت قرآن مین بسر ہوئی اور خداوند منان کی جناب مین تضرع و الحاح کرتے رہے اور کوئی اُنمین خالی اس سے نہ تھا کہ وہ رکوع و سجود مین نہ تھا اور **راوی** کہتا ہے کہ یہ ماجرا تو مجاہدان فیروزمند کا ہے و اما منہزمان روم سو وہ اپنے پادریون اور ملوک کے پاس جا پہونچے اور اُنکو خبر اپنی سرگذشت کی سُنائی

تو اُنکو اپنے مقتولون کا بڑا صدمہ ہوا اور اپنے لوگونکی اسیری بہت شاق ہوئی تب اُنھون نے تیاری جنگ کی کردی
کہ اپنے ساز و حرب سے اپنے تئین آراستہ کیا اور اپنے گھوڑونپر اور اونٹون اور ہاتھیون پر سوار ہوے اور کوچ کیا
اور قطع مسافت مین شتابی و تیز روی کرتے تھے اور بڑی دھوم سے طبل و نرسنگے و چنگ وغیرہ باجے جنگی بجاتے جاتے
اور قیس بن حارس نے بیان کیا کہ مسلمانون نے بعد اس واقعہ کے ایک روز وہان مقام کیا اور حال یہ تھا کہ
کہ امرایان تہور نشان و دلاوران جانفشان ہر روز سوار ہوکر ہر سمت واسطے استکشاف اخبار کے دُور دُور نکلجاتے
تھے چنانچہ جس روز ہمارا وہان مقام تھا تو اُسکے دوسرے روز ہملوگ بیٹھے ہوے تھے اور طلیعہ ان بہادرون کا
گشت کے لیے گیا ہوا تھا اور وہ ہر طرف نظر کرتے تھے کہ ناگاہ ایک غبار اُٹھا ہوا دیکھا پھر جب وہ افق آسمان کیطرف
مرتفع ہوا تو انبوہ آدمیون کا اور ہجوم گھوڑون کا نظر آیا کہ وہ مانند ملخ کے پران اور مثل سیل کے روان چلے آتے تھے
اور اژدحام اسپان سخت لجام سے اور اُنکی ٹاپون سے زمین ہلتی تھی یہ دیکھکر وہ لوگ جو گشت کو نکلے تھے پھر پڑے اور
صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس حال سے خبر دی اُسوقت لشکر مین منادی نے یون ندا دی اَلنَّفِیْرُ اَلنَّفِیْرُ یَا خَیْلَ اللّٰہِ اِرْکَبُوْا
وَفِی الْجَنَّةِ اِرْغَبُوْا وَفِی الثَّوَابِ اُطْلُبُوْا یعنی کوچ ہی کوچ ہے ای لشکر خدا سوار ہو اور خواہش جنت مین شتاب روی اور
طلب ثواب مین جلدی کرو یہ سُنتے ہی جملہ مسلمان اپنے ہتھیارونکی طرف دوڑ پڑے اور اپنی زرہین پہننے لگے اور اپنے
گھوڑونپر سوار ہوے اور نشان بلند کیے اور ٹیکے پھریرے کھولدیے اور زینت سازہاے حرب سے آراستہ ہوگئے
اور اپنے دلونکو آلودگیہاے تعلقات سے پاک کیا اور اپنی جانونکو خدا کے لیے بیچ ڈالا اور تھوڑی دیر نہ گذری کہ سب
تمام تر مستعد ہوگئے اور خالد و عمر دیہ دونون کھڑے ہوے تعبیہ و ترتیب لشکر کرتے تھے کہ نیزہ بازون بھالے والون کو
قلب لشکر مین کیا مثل فضل بن عباس اور اُنکے برادران عمزاد و سادات بنی ہاشم سے کہ وہ جعفر و مسلم و علی اولاد عقیل
بن ابی طالب تھے اور زیاد بن ابی سفیان بن الحارث اور مثل اُنکے دیگر دلاوران تہمتن و رستم نژاد تھے اور جناح ایمن
یعنے لشکر کے داہنے بازو پر زبیر بن العوام اور مقداد بن اسود الکندی اور مسیب بن نجبتہ الفزاری کو مقرر کیا اور
جناح ایسر یعنے لشکر کے بائین بازو پر قعقاع بن عمرو التیمی و ہاشم مرقال و غانم بن عیاض الاشعری و ابوذر غفاری و جابر
بن عبداللہ انصاری وغیرہ کو مامور کیا اور خالد و عمر و قلب لشکر مین قائم رہے اور ان دونون کے ساتھ عبدالرحمن
بن ابی بکر الصدیق و عبداللہ بن عمر بن الخطاب تھے و نیز عقبہ بن عامر الجہنی و بقیہ امراؤ صحابہ صاحبان اعلام
جو کہ ہمرکاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معرکۂ غزوات مین حاضر تھے اور عبداللہ بن زید نے ابوامامہ سے
جو صاحبان رایات مین سے تھے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جسوقت ہملوگ معروف ترتیب لشکر تھے ناگاہ
ہمنے دیکھا کہ لشکر مشرکین کے نشان کھُلے اور نیزے اُنکے ظاہر ہوے اور اُنکی زینت زرق برق کی نظر آئی اور اُنکے
صلیب بلند ہوے اور اُنکے کلمات کفر کی آوازین آنے لگین اور جن الفاظ سے وہ استمداد بغیر خدا کرتے تھے گوش زد
ہونے لگے اور اُنکے فیلان جنگی آگے بڑھے اور سوار و پیادے اُنکے قتال کے لیے پیشقدمی کرنے لگے پھر جب مسلمانون
نے یہ حال مشاہدہ کیا تو اپنی نیتون کو خالصًا لوجہ اللہ خالص کیا اور کچھ اُنھون نے ساز و سامان لشکر عدد کا دیکھا اُس سے

اُنکو مطلق ہول و ہراس نہ ہوا اور اپنے خالق سے تضرع و دعا کرتے تھے اور اپنے مالک سے استغاثہ و استعانت مین مشغول تھے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجتے تھے اور اسی شان سے چلے جاتے تھے یہانتک کہ قوم مشرکین سے قریب ہوے اور اُنکو اپنی پیش نگاہ معائنہ کیا پھر جب مشرکین سے سامنا ہوا اور دونون طرف سے دیکھا دیکھی ہوئی تو یکبارگی مشرکین نے اپنے گھوڑونکی باگین روک لین اور ہاتھیون کی زنجیرین تھام لین اسلیے کہ حق تعالیٰ نے اُنکے دلون مین ہیبت ڈالدی کہ وہ رعب مین آگئے و بعد ازان ایک بطریق عظماے بطارقہ سے یعنے ایک رئیس اُنکے بڑے رئیسون مین سے باہر نکلا اور وہ تناوری مین گویا کہ ایک برج استوار تھا اور زینت و آرایش مین مغرق بزرتار تھا اسطرح کہ اُسکے بدن سے سواے گرداگرد حلقہ چشم کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اور اُسکی ہمراہی مین عرب متنصر تھے یعنے وہ عرب جنھون نے تنصر اختیار کیا تھا پھر وہ بطریق اپنا سر اونچا کرکے پکارنے لگا اے معاشر عرب تم کسی کو اپنے مین سے براے گفتگو ہمارے بادشاہ کے پاس بھیجو تب یہ سُنکر مسلمانون نے خالد اور عمرو کو اس بات کی خبر دی تب خالد نے چاہا کہ وہ آپ جاوین مگر اُمراے اُنکو اس ارادے سے منع کیا اُسوقت مقداد بن اسود اُٹھ کھڑے ہوے اور قسم کھائی کہ سواے میرے اور کوئی نہ جاوے تب خالد نے اور عمرو نے کہا اے ابا عبد اللہ جاؤ دیکھو ان بیدینون کو کیا کہتے ہین اور تم اُنکو دعوت و طلب کرو طرف اُس کلمۂ اخلاص کے جو رستگاری دینے والا ہے روز قصاص کے یعنی اُنکو تم شہادت وحدانیت خدا اور رسالت مصطفےٰ کی طرف بلاؤ کہ موجب نجات روز قیامت ہے پس اگر وہ قبول اسلام سے انکار کرین تو وہ کمترین فرمانبردارونکی طرح اپنے ہاتھون سے جزیہ گذرانین یعنی بطریق نذر پیش کرین اور اگر وہ اس امر سے سرتابی کرین تو ہم اُنسے قتال و مقاتلہ کرینگے یہانتک کہ حق تعالیٰ درمیان ہمارے اور اُنکے حکم کرے کہ وہ برترین حکم کنندگان ہے غرضکہ مقداد اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر روانہ ہوے یہانتک کہ اُس بطریق کے پاس پہونچے اور اُسکا نام بولص اور وہ مالک شہر کفور تھا اور وہ طاغی بطلیوس بادشاہ کے خاصگان مین سے تھا اور اذن بادشاہی اور اجازت رئیسون سے آیا تھا پھر جسوقت اُسنے مقداد کو دیکھا تو بزبان عربی کلام کرنے لگا اور کہنے لگا اے بدوی یعنی اے مرد صحرائی تو ہی اپنی قوم کا امیر ہے مقداد نے کہا نہین مین امیر نہین ہون تو اُس بطریق نے کہا پھر مین طلب نہین کرتا ہون مگر امیر قوم کو تا کہ جو کچھ میرے تئین اُس سے پوچھنا ہے دریافت کرون مگر اُمید ہے کہ تو ہی درمیان ہمارے اور اُنکے مصلح ہو یہ سُنکے مقداد نے کہا تجھے جو کچھ پوچھنا ہے مجھسے پوچھ لے اور جو تیرا ارادہ ہو مجھسے ظاہر کر کیونکہ ہم وہ قوم ہین کہ جب ہم مین سے کوئی شخص کوئی امر کرتا ہے اور اُس مین خیرخواہی دین کی اور اصلاح مسلمین کی ہوتی ہے تو کوئی مسلمانون مین سے اُسکا انکار نہین کرتا ہے اور اس امر کو جسکا وہ قول کرتا ہے امیر بھی اُسکو پذیرا و اختیار کرتا ہے سو چاہیے کہ تو اپنے امر و ارادے سے مجھے مطلع کر اُسنے کہا مجھسے کوئی شخص کلام نہ کرے سواے امیر کے اور اگر وہ مجھسے خوف کرتا ہو تو مین اپنے ہتھیار رکھدون تب مقداد اُسکی ایسی باتون سے ہنس پڑے اور کہنے لگے اے دشمن خدا اگر تو اور تجھ ایسے بہت سے لوگ ہتھیار بند ہون تو ہمکو اُنسے فکر و اندیشہ نہین ہے کیونکہ اگر ہم مین کا ایک بھی تمھارے ہزارین ہو تو وہ بیباکانہ اپنے تئین تم مین ڈالدے گا اور اُسکو اس بات کی کچھ خطر و پروا نہ ہوگی اسلیے کہ معونت منجانب اللہ ہے اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ موت پر جان لڑاتے ہین

اور مرنے پر دل رکھتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ یہ دنیا فانی ہی اور وجہ اللہ یعنی جہت خداشناسی و رضامندی اُسکی
ہمیشہ باقی ہی پس تجھکو جو کچھ کہنا منظور ہی بیان کر اُسنے جواب یا کہ سواے امیر قوم کے اور کسی سے مین کلام نہ کرونگا یعنی اپنا
مکنون و مرکوز خاطر دوسرے سے بیان نہ کرونگا زیادہ برین طول کلامی و فضول گوئی سے درگذر تب مقداد نے کہا اے
شخص ہمارے یہان دو امیر ہین ایک متولی الامر یعنی مالک اُمور ہی اور دوسرا سردار فوج کش یعنی مقدم الجیوش ہی تو
ان دونون مین کس کی نسبت ارادہ کرتا ہی اُسنے کہا تم ان دونونکے نام مجھے بتاؤ مقداد نے کہا اما وہ شخص جو مالک
اُمور ہی اُسکا نام تو عمرو بن العاص ہی اور سالار فوج کا نام خالد بن الولید ہی اُسنے کہا کہ مین خالد کا طلبگار ہون کیونکہ مینے
اُسکے اکثر اُمور خیر سُنے ہین اور برادران زمانہ اہل روم اُسکے عجائب کثیرہ بیان کرتے ہین اور راوی کہتا ہی کہ
اُس لعین نے ذکر خالد کا سُنا تھا کہ وہ سردار ہی تو وہ اپنے دل مین یہ آرزو رکھتا تھا کہ مین خالد کو بحیلہ طلب کرکے
اُس سے عہد شکنی کرون تو کیا عجب کہ مین اُسکو قتل کر دان اور اُسمین دو فائدے ہین ایک تو میرے لیے تمام روم پر
فخر ہوگا دوسرے عرب کا غرہ ٹوٹ جائیگا اور جمعیت اُنکی پریشان ہو جائیگی اور اگر مجھکو اس امر پر قدرت نہ ہوئی تو
اُسکا خطاب سنونگا کہ وہ کیا کہتا ہی اور کیا چاہتا ہی آخرکار مقداد نے وہان سے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور
خالد کیطرف پھرے اُسوقت خالد نے اصحاب سے کہا دیکھو آخر مقداد پھرے آتے ہین کیونکہ اُس دشمن خدا کا کسی کی نسبت
خیال نہین ہی مگر مجھ سے اور وہ جو مجھی کو طلب کرتا ہی تو مین اُسکے پاس جاتا ہون اگر مین اُس سے عذر و فریب دیکھونگا
تو مین اُسکی روح اُسکے بین کتفین سے نکالونگا یعنے اُسکی جان لونگا اور اس امر مین استعانت بخداے عزوجل کرتا ہون
چنانچہ جسوقت خالد یہ باتین کہہ رہے تھے ناگاہ مقداد آ پہونچے اور خالد و عمرو سے جو امر گذرا تھا بیان کیا تب اُسی
وقت خالد بسرعت تمام اُٹھ کھڑے ہوے اور نکل پڑے اور اسدم وہ زرہ حربی پہنے ہوئے تھے آخر اُنکے اصحاب مین
سے جو بزرگوار تھے وہ دامنگیر ہوے مگر خالد نے قسم کھائی کہ جانا میرا اُسکے پاس لابدونا گزیر ہی کمکے بتتابی تمام تر روانہ ہوگئے
تا آنکہ اُسکے روبرو اور مقابل جا پہونچے پھر جب اُسنے خالد کو دیکھا کہ وہ اُسکے سر پر جا پہونچے تو اول اُسنے اپنی جان کی
نگہداری کی یعنی اپنے بچاؤ کی فکر کی بعد ازان اُسنے ارادہ کیا کہ کچھ کید و مکر کرکے خالد پر حملہ کرے چنانچہ خالد نے اُس
سے خطاب کیا کہ اے بطریق مین خالد موجود ہون تو اپنی حاجت اور جو تو غرض لایا ہی بیان کر اور خبردار خیال خدع
و عذر کا اپنے دل سے دور رکھ کیونکہ ہم خداع کے اصل تجربہ کار ہین یہ سُنکے بطریق نے کہا اے خالد جو کچھ تیرے
ارادے مین ہو ظاہر کر اور درمیان ہمارے اور اپنے نزدیکی کر یعنی اصلاح کر اور آدمیونکی خونریزی سے پرہیز رکھ اور خوب
جان لے کہ تو اس بات سے سوال کیا جائیگا یعنی اس خونریزی کی بازپرس ہوگی۔ اور فرداے قیامت پیش خداے
عزوجل تو کھڑا کیا جائیگا پس اگر تو مال دُنیا سے خواہش رکھتا ہی تو ہمکو اُس سے تجھپر بخل نہین ہی کہ ہم صدقہ و خیرات اپنا
اور اپنے اصحاب کا تجھکو البتہ دیوینگے اسلیے کہ ہمارے نزدیک خوب ثابت ہی کہ جہان مین کوئی گروہ خلائق تمسے زیادہ تر
عاجز و خستہ حال نہین ہی اور ہمکو خوب معلوم ہی کہ تم اپنے بلاد مین قبل اس سے کہ تمنے فتح بلاد کی ہی قحط مین مبتلا تھے اور
بھوکون مرتے تھے اور لاغری سے دم توڑتے تھے اب کہ تم مالک بلاد ہوے اور گوشت کھاتے کھاتے تمھارے پیٹ بھر گئے

ذکر گفتگوی و زبان درازی بطریق بخدمت امین الاسلام

موٹے ہوے اور تم سوار ہوے اُن گھوڑون پر جو زین زرین سے آراستہ ہین اور تلوارین جواہردار پر تلو نمین لٹکائین اور بعد فقر و فاقہ کے سیر و آسودہ ہو گئے سو اگر تم ہم سے کچھ مانگتے ہو تو ہم تمکو بخوشی خاطر دیتے ہین بشرطیکہ تم ہمارے بلاد مین کچھ طمع نہ کرو جیسا کہ تمنے دیگر بلاد مین طمع کی ہی پس اگر ہم سے کسیقدر پر قناعت کرو تو کہو چنانچہ جبوقت خالد نے اُسکے مقالات سے ایسی باتین شوخی و بیہودہ گوئی کی سُنین تو طیش مین آگر کہنے لگے کہ او سگ نصرانی انجس ترین اُن لوگون سے جو مارعموں یہ یعنے جو آب پاشیدہ سے غوطہ دیے اور تر کیے جاتے ہین (یہ کنایہ ہی عمل نصارے سے کہ جب کسی کو نصرانی بناتے تھے تو اُسپر پانی چھڑک کر تر کرتے تھے اور اس عمل کو فرقہ بپتسما کہتے ہین) آگاہ ہو کہ ہر آئینہ حق سُبحانہ تعالی نے ہمارے لیے اپنی نبیؐ کو بھیجا اُسنے ہمکو ہماری گمراہی سے رہنمائی کی اور ہمکو جہالت سے نکالکر خداشناسی بتائی اور ہمکو حق تعالی نے اُسقدر دسترس بخشی ہی اور ہمارے تئین ایسا غنی کر دیا ہی کہ ہم تمھارے صدقات سے مستغنی ہین بلکہ ہمارے لیے تمھارا سارا مال و منال اور تمھاری زنان اور تمھارے فرزندان کو حلال و مباح کر دیا ہی ہمکو تمسے کچھ حاجت نہین ہی مگر یہ کہ تم کہو کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے سواے اُس ایک خدا کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی اور محمدؐ رسول و فرستادہ اُسی خدا کا ہی غرضکہ تملوگ وحدانیت خدا کا اقرار کرو اور رسالت مصطفےؐ کا اعتراف کرو تو تمھارے حق مین ازروے دنیا و دین کے بہتر ہی اگر تملوگ اقبال اس امر سے انکار کرو تو پھر تم اپنے ہاتھون سے کمترین کی طرح جزیہ پیش کرو اور اگر جزیہ سے سرتابی کرو تو پھر ہمارے تمھارے درمیان مین صرف تلوار حکم قاطع ہی تاوقتیکہ حق تعالی کوئی حکم نازل کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہی اور حکم اُسکا یہ ہی کہ وہ جسکو چاہے فتح و نصرت عطا کرے اور حال یہ ہی کہ ہمکو تو حرب و قتال محبوب تر ہی اور صلح سے زیادہ تر ہمکو جنگ و جہاد مرغوب ہی اور یہ جو تیرا گمان فاسد ہی کہ کوئی گروہ خلائق تیرے نزدیک ہم سے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہی تو ہمارے نزدیک تو اور تیرے اصحاب بمنزلہ سگان ذلیل و خوار کے ہین اس وجہ سے کہ دیکھو ہم مین سے ایک تن تنہا تم ہزار تن سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا ہی اور یہ طرز کلام تیرا اور یہ طریقہ خطاب جو تو کرتا ہی شایان اُس شخص کے نہین ہی جو طلبگار صلح کا ہو یعنے طالب صلح کی ایسی گفتگو نہین ہوتی ہی اور اگر تیری یہ آرزو تھی کہ جس حالت مین اپنے اصحاب سے مین جدا و تنہا ہون اُسوقت تو میری ملاقات کرے تو یہ طمع تجھسے بعید ہی یعنی اگر میری تنہائی سے تیرا ارادہ میری گرفتاری کا ہی تو یہ خیال تیرا خام ہی اور یہ تمنا تیری تجھسے بہت دُور رہی اور یا اگر میری تنہائی مین تیرے تئین مجھسے ارادۂ قتال ہی تو یہ ابھی تیرے نزدیک ہی یعنی مین تیرے پاس یکہ و تنہا موجود ہون اور حال یہ ہی کہ مین اکیلا تیرے لیے اور تیرے اصحاب کو کافی ہون انشاءاللہ تعالی بالآخر جبوقت بولص نے یہ کلام خالد کا سُنا تو غصہ سے زین پر اپنے سُرین سے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میرے پاس تیرا جواب سواے اس تیغ کے نہین ہی یہ کہا اور اپنی تلوار میان سے کھینچکر خالد پر آیا اور تیزدستی سے اپنا ہاتھ خالد کے دامن زرہ اور اُنکے کمر تکے مین ڈالدیا اور اسکے ہمراہیون مین سے بھی بعضون نے دامن اور ٹکہ مضبوط تھام لیا پھر وہ بہ طریق استغاثہ و استعانت کے اپنے اصحاب کو پُکارنے لگا کہ جلد دوڑو اور لو اس کو کہ صلیب نے ہمکو اس امیر حرب پر قدرت دی ہی یہ فریاد و صدا اُسنکر بطارقہ اُسکے اصحاب ہر جانب سے دوڑ پڑے اور ایک گروہ عظیم انبوہ جو دو سو سوار سے زیادہ تھے نکل آئے پھر وہ سب

تلوارین گھسیٹ کر خالد پر ٹوٹ پڑے اور جب خالد نے اُن سبکو آتے دیکھا تو دفعۃً اپنے گھوڑے کو ڈپٹ کر اور شیرونکی طرح جھپٹ کر ایسی جست ماری کہ اپنے تئین اُس بطریق کے قبضہ سے چھڑا لیا پھر اُسکے بعد سپاہ روم نے آکر ہر طرف سے گھیر ا اور ایک اور غول آپہونچا تو اُس عالم مین خالد تیغ زنی چپ و راست کر رہے تھے اور وہ دشمن بولص اپنے لوگونکو للکار رہا تھا کہ وائے ہو تمپر اسکو جلد پکڑو پیش از انکہ وہ تمھارے ہاتھ سے جاتا رہے اور قبل اس سے کہ وہ تمکو ہلاک کرے اور **راوی** کہتا ہے جسوقت خالد سرگرم قتال تھے تو اُسدم ضرار و فضل بن عباس و علی بن عقیل و عبداللہ بن جعفر و عبداللہ بن عمرو بن العاص و عبداللہ بن طلحہ و عبداللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد رضی اللہ عنہم یہ سب امرا و امرازادگان الگ ایک تودہ یعنے ایک ٹیلے پر قریب لشکر روم کھڑے تھے جب اُنھون نے رومیونکو دیکھا کہ اُنکے ہاتھون مین تلوارین ہین اور خالد کو گھیرے ہوئے ہین تو گھوڑونکو مہمیز کرتے اور تیز دوڑاتے ہوئے آپہونچے اور اول جو شخص گھوڑا سرپٹ پھینکتا ہوا پہونچکر سرگرم وغا ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور اُسوقت یہ اشعار دعائیہ پڑھتے جاتے تھے

اِغْفِرْ ذُنُوْبِیْ اِنْ دَنیٰ مِنِّیَ الْاَجَلِ
بَاعِیْ عَلَی الْاَعْدَاءِ اَضْحٰی مُتَّصِلِ

رَبِّ وَفِّقْنِیْ اِلیٰ خَیْرِ الْعَمَلِ
اَقْمَعُ بِسَیْفِی الْقَوْمَ حَتّٰی یَضْمَحِلِ

وَامْحُ عَنِّیْ سَیِّدِیْ کُلَّ الزَّلَلِ
مَا لِیْ سِوَاکَ فِی الْاُمُوْرِ مِنْ قِبَلِ

عَلَیْکَ رَبِّیْ فِی الْاُمُوْرِ مُتَّکَلِی
اَنَا ضِرَارُ الْفَارِسِ ابْنُ الْاَزْوَرِ بَطَلِ

یعنی اے میرے پروردگار تجھی مین اعتماد و تکیہ کرنے والا ہون میرے گناہونکو بخشدے کہ ہر آئینہ اجل مجھسے قریب ہے اور اے میرے پروردگار مجھے عمل نیک کی توفیق دے اور اے میرے سید و مالک میری لغزش قدم یعنی گناہونکو مجھسے درگذر کر اور مٹا دے مین ضرار شہسوار و عظیم دلیر کارزار ہون جست مارنیوالا ہون اعدا پر اور طامع متصل ہون یعنی بار بار مقابلہ پر آنیوالا ہون مین اپنی تلوار سے روم کا استیصال کرون یہانتک کہ وہ مضمحل و عاجز ہو جائین (مترجم کہتا ہے کہ یہ تین مصرعہ بر سبیل رجز ہین چنانچہ مصرعہ چہارم مین پھر رجوع بدعا ہے) الٰہی میرے تئین سوائے تیرے کسی سے کچھ اُمید نہین ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے بواسطہ بطریق اپنے رواۃ کے نافع بن علقمۃ الربعی سے **روایت** بیان کی وہ کہتے ہین کہ مین روز جنگ روم درمیان میدان ہشور کے لشکر عمرو بن العاص مین حاضر تھا تو جسوقت ہماری نگاہ روم کے لشکر و سپر بھی ناگاہ ہمنے دیکھا کہ تلوارین سُتی ہین اور خالد کو رومی گھیرے ہین تو دفعۃً مردمان شجاعان میمنہ والون مین سے ہم ایک گروہ اُنکی طرف دوڑ پڑے اور جا ملے اتفاقاً اُسوقت وہ شخص جسکا ذکر ہم ابھی کر چکے ہین یعنی ضرار بن الازور اُس گروہ غدار پر سبقت کر چکے تھے پس اول جس شخص نے روم پر اقدام کیا وہ ضرار تھے اور وہ تیغ بکف و عریان تن یعنی زرہ مثل شیر کے نعرہ کرتے تھے پھر جب قوم اُنکے پیچھے جا پہونچی اور وہ آگے آگے تھے اور اپنے گھوڑے پر شیر کی طرح جھومتے اور جھپٹتے ہوئے چلے جاتے اور تلوار تولے ہوئے بولص پر حملہ آور ہوئے اُسوقت خوف کے مارے بولص کی رگ گردن اُبھر آئی اور پھول گئی تو وہ گھبرا کر خالد سے فریاد کرنے لگا کہ اے خالد اس شیطان سے مجھے بچاؤ اور بہتر ہے کہ تو ہی مجھکو قتل کر پر اسکو نہ چھوڑ کہ وہ مجھے قتل کرے یعنی اسکو مجھسے باز رکھ کہ مین اُسکی صورت دیکھنے سے پریشان حال ہوتا ہون تب خالد نے کہا کہ لامحالہ وہی تیرا قاتل ہے یہ ہلاک کرنے والا اپنے ہمسرون کا اور قتل کرنیوالا دروان ملک ترکمان کا ہے اور نیست و نابود کرنیوالا صلیب پرستون اور کافرون کا ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ دفعۃً ضرار آگے بڑھ آئے اور تلوار کو تکان دیکر نعرہ مارا کہ او دشمن خدا تیرے خداع دکرنے تجھکو

کچھ نہ بچا یا کہ تو نے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد شکنی کی یعنی حیلہ سے بلوا کر دغا کی بعد ازان فرار چاہتے تھے کہ اسپر تلوار کا وار کرین ناگاہ خالد نے پکار کر کہا ای ضرار اند کے تامل کرو یہانتک کہ مین اسکے قتل کا تمکو حکم کرون اور اسی عرصہ مین دیگر غول صحابہ کا آپہونچا اور سب اسکے قتل پر جھک پڑے تو خالد نے انکو منع کیا اور کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ **راوی** کہتا ہی اور بولص نے دیکھا اور اسکو یقین ہو گیا کہ اسپر بلا نازل ہو گئی چنانچہ ضرار نے اس کو قربوس یعنی زین کے ہرنے سے جکڑ کر باندھ لیا پھر اسکو اٹھا کر زمین پر دے مارا کہ اسپر غشی طاری ہو گئی پھر اسنے اپنے ہاتھون کے اشارے سے امان مانگی کہ الامان الامان تب خالد نے کہا ای سگ نصرانی امان نہین ہوتی مگر واسطے اہل ایمان کے اور تو وہ شخص ہی کہ تو نے عذر و مکر کیا آخر جب ضرار نے خالد سے یہ کلام سنا تو بید رنگ اسکے داہنے شانہ پر ایک ایسی تلوار ماری کہ اسکے بائین شانہ سے نکلکر نوک تلوار چمکنے لگی پھر وہ دشمن خدا زمین پر گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا اور آخر کار خدا نے بہت جلد اسکی روح کو واصل جہنم کیا پھر اسکے اصحاب کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل کرنا شروع کیا اور روم نے جب اپنے اوپر یہ بلا نازل دیکھی تو ان سب نے ملکر حملہ کیا اور اصحاب الفیل آگے بڑھے اور ان ہاتھیون پر بہت سے لوگ سوار تھے اور دونون جماعتین بھڑ گئین اور دونون فریق لڑ گئے قتال شدید برپا ہوئی جنگ عظیم واقع ہوئی صفین جم گئین ہزارون گم گئے قیل و قال موقوف۔ جانین تلف ہوئین سر کٹنے لگے لوگ قتل ہونے لگے دلاورون کے جھرمٹ قتال کی شدت ہوئی بلائین عظیم واقع ہوئین غبار بلند ہوا آسمان تاریک ہو گیا گھوڑون کی ٹاپون سے شرارے اڑنے لگے گروہ حبشیون کے بکلمات کفر غل مچاتے تھے ایک طرف گبرونکی چیخ تھی ایک طرف ترسایون کا خروش تھا اور اسوقت اصحاب فیل قتال شدید کر رہے تھے اور فیل والونکے چار غول ہو گئے تھے ایک گروہ میمنہ والون کے متصل تھا اور ایک گروہ میسرہ والون سے قریب تھا اور ایک فرقہ قلب کے نزدیک تھا اور ایک جماعت جمعیت لشکر کی شریک تھی اور اہل نوبہ و بجات و روم بایکدیگر صیحہ و نعرہ زنی کرتے تھے فَلِلّٰہِ دَرُّ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْد یعنے حق تعالی خالد کے تئین جزاے خیر عطا کرے کہ اسوقت عجیب اسلوب سے قتال شدید کر رہے تھے کہ کبھی میمنہ پر تھے تو کبھی میسرہ پر جا پڑے اور کبھی قلب لشکر پر جا گرے اور یہی حال امیر عمرو بن العاص کا تھا کہ وہ بھی ادھر سے ادھر مارتے چلے جاتے تھے اور ادھر سے ادھر نکل آتے تھے لیکن فضل بن العباس الہاشمی و قعقاع بن عمرو تمیمی و غانم بن عیاض الاشعری یہ لوگ اسوقت ساق لشکر یعنے بائین پر واسطے حراست و حفاظت نسوان و صبیان اور ذراری و جواری کے مامور تھے و اما عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمرو ہاشم بن مرقال یہ لوگ اپنے لشکر سے منقطع و جدا ہو کر ایک گروہ روم و حبش سے جنگ کرتے تھے اور وہ غول تقریباً ہزار سوار کا تھا چنانچہ یہ سب بہادر انکے درمیان گھس گئے تو اسجگہ ایک بطریق بڑا حملہ آور تھا اور اسکا نام غربان بن منجائیل تھا جب اسنے اپنے تئین اور اپنے اصحاب کو مبتلاے اس بلا کا دیکھا تو وہ دوڑکر اپنی صلیب کے قریب گیا تا کہ اسکو بوسہ دے اور اسکی زیارت کرے بعد ازان اسنے رومیون کی زبانمین و شور غوغا کیا تو انھون نے صحابہ کو گھیر لیا اور ارادہ کیا کہ انکو گرفتار کر لیوین ناگاہ عبد الرحمن بن ابی بکر نے بشتابی و چالاکی تمامتر اس بطریق پر حملہ کیا اور اسوقت اس بطریق پر خلعت دیباے زرد رنگ بالاے زرہ آراستہ تھا اور اسکے سر پر خود درخشان گویا کہ تابان تھا اور کمر مین پٹکا جواہر نگار تھا پھر ان دونون مین کچھ دیر معرکہ رہا اور دونون بایکدیگر چالش و کاوش کرتے رہے آخر عبد الرحمن

نے اسکو ایک تلوار ایسی ماری کہ سر اُسکا دھڑ سے جُدا جا پڑا پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اُن سب نے یکبارگی
عبدالرحمن اور اُنکے اصحاب پر حملہ کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُنکے حملہ پر صبر و تحمل کیا و برجاے خود مستقل اور ہر ایک
اپنے صاحب دیار کی نصرت و مدد پر مشتغل رہے اور ہلاک ہونے پر یقین رکھتے تھے چنانچہ عبدالرحمن کے دست راست
پر جراحت شدید پہونچی کہ اُس سے خون اُنکی زرہ پر بہتا تھا تب اُنھون نے تلوار کو دست چپ مین لیا اور قتال کرنے لگے
اور ہاشم بن مرقال کے دست و عارض پر گیارہ زخم لگے تھے اور وہ بار بار اپنا خون پونچھتے ہوے لڑتے جاتے تھے داما
فضل بن عباس اور اُنکے برادران عمزادیہ سب بھی لڑتے ہوے کبھی میمنہ پر جا پہونچتے تھے اور کبھی میسرہ پر نکلجاتے تھے
پھر سامنے والون سے مقاتلہ کرتے کرتے اُس غول پر جا پڑے جس مین عبدالرحمن و عبداللہ بن عمر و ہاشم بن مرقال تھے اور
فضل وغیرہ نے دیکھا کہ عبدالرحمن کو رومی اپنے نرغہ مین گھیرے ہین اور اُنکے گھوڑیکو اُنکے زیر ران پے کیا ہی اور اُنکے
اصحاب دشمنونکو اُنسے ہنکاتے ہین اور عبداللہ بن عمر کبھی تو بزور شمشیر مشرکون کو اُنسے ہٹاتے ہین اور کبھی نیزے سے دفع
کرتے ہین اور اُنکے زخمون سے بھی خون جاری ہی اور عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پر چھ زخم کاری لگے تھے پھر جبکہ فضل نے
یہ حال دیکھا تو اُنھون نے اور اُنکے اصحاب نے کہ یہ سب بیس سوار تھے سب نے یکبارگی حملہ و غلبہ کر دیا اور اُنکی صفون
کو چیر کر اندر گھس گئے اور اُن لوگون مین سے جو عبدالرحمن کو گھیرے تھے ایک سوار کے سر پر ایک تلوار ایسی ماری کہ خود کاٹکر
اُسکے دندان و زنخدان تک اُتر آئی آخر وہ تیورا کر زمین پر گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا پھر حق تعالی اُسنے بہت جلد اسکی روح کو
جہنم مین پہونچا دیا اور جب وہ اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا تو عبدالرحمن جھپٹ کر اُسکے گھوڑے پر سوار ہو بیٹھے اور یہ سب
بالاتفاق مقاتلہ کرنے لگے یہانتک کہ دشمنون کو متفرق اور اپنے اصحاب سے دُور کر دیا اور اُنکے جناح ایسر یعنے اُنکے لشکر کے
بازوے چپ جو جماعت قبیلہ ازد اور ہمدان سے تھی سو ایک گروہ روم و حبش نے ان دونون قومونکی طرف باگ پھیر دی تو
وہ دونون قوم اپنی جائگاہ سے ہٹ گئے اور اپنی بائگاہ کو چھوڑکر اپنے سامنے بھاگے تب ابوہریرہ اور اُنکے پسر عبداللہ اور مالک
اشتر نے اُن سبکو للکارا کہ ای قوم منھ نہ پھیرو بیٹھ نہ دو موت سے نہ بھاگو کیا تم چاہتے ہو کہ عار عرب اور ننگ عرب ہو گے اور
پیش رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تم کیا عذر کروگے کیا تمنے قول اللہ عزوجل نہین سنا ہی فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ
يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ الآیہ یعنی کافرون سے اپنی پُشت نہ پھیرو اور جو کوئی آج اُنسے اپنا پیچھا پھیریگا سواے پیچھا پھیرنا بالقصد
پھر پڑنے کے یا واسطے ملجانے دوسری جماعت اسلامیہ سے تو وہ مستوجب غضب خدا و سزاوار عذاب جہنم ہی اللہ اللہ جنت تو
زیر سایہ شمشیر ہی اور مژدہ جنت و موعد شفاعت نزدیک قبر مصطفےٰ ہی **راوی** کہتا ہی آخر اُن فراریون نے اُن لوگون کے
کہنے پر کچھ التفات نہ کی اور اُنکا کلام اصلا نہ سنا پھر یہ سب فراری نزدیک غانم بن عیاض الاشعری اور اُنکے اصحاب و نسوان اور
صبیان کے پہونچے تو عورتین اُنپر شور کرنے لگین اور اُنکے مُنھ پر تھڑی و پھٹکار کرتی تھین اور ان مفرورون نے ایسا ہی کچھ روز
معرکہ یرموک کے بھی کیا تھا اور اصحاب نے اُنکے گھوڑون کے مُنھ پر چھڑیان مارین اور اُسوقت خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی
کفار سے قتال شدید کر رہی تھی پھر جب غانم نے ان لوگون کا بھاگ آنا اور خولہ کا لڑنا دیکھا اور غانم کے ہمراہ قیس الحارث و رفاعہ
بن زہیر المخزومی بھی تھے اور اہل نجدہ سے آزمودہ کار پانسو سوار تھے تب غانم نے اہل نجدہ کو آواز دی کہ ای اصحاب رسول اللہ صلعم

آگے بڑھو بصدق نیت و ثبات قدم سب ملکر یکبارگی کفار پر حملہ کرو آخر جب کافرون نے ایسا دیکھا تو منہزم ہوکر **راوی** نے کہا اور اسیطرح اول صبح سے عصر تک علی الاتصال میان فریقین تیغ زنی ہوتی رہی دبالآخر حق تعالی نے صحابہ پر نصرت نازل کی اور حال یہ ہوا کہ جسوقت اصحاب الفیل اصحاب سول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیر اندازی کر رہے تھے تو مفرج بن عینیۃ الفزاری اُس فیل کی طرف بڑھے جو چار سو فیل پر مقدم تھا اور آگے آگے رہتا تھا اور اُسکی ایک آنکھ مین بھالا مارا تو بھالے کی انی اُسکی آنکھ مین ایسی پیوست ہوگئی کہ اُسکو وہ کھینچ نہ سکے تب وہ ہاتھی چنگھاڑتا ہوا بھاگا اور جو لوگ اُسپر سوار تھے اُنکو اپنی پشت سے زمین پر گرا کر پانون سے کچل ڈالا اور جب وہ ہاتھی بھاگا تو سب ہاتھی اُسکے پیچھے بھاگے اور اپنے اوپر کے سوارون کو زمین پر گرا کر پیرون سے روند ڈالا اور مفرج نے اپنی قوم اور اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان ہاتھیون کے نفیچون اور دانتونکو اور اُنکی سونڈونکو کاٹ ڈالو کہ یہی اُنکے ہتھیار ہین تب بنی فزارہ و بنی قراز و بنو عبس ہاتھیون پر جھپٹے اور اُنکی سُونڈون پر تلوارین مار کر ہلاک کر ڈالا یہانتک کہ ایک سو ساٹھ ہاتھی مار ڈالے اور جو لوگ اُنپر سوار تھے اُنکو بھی قتل کیا پھر اسیطرح قوم مین علی الاتصال قتال شدید برپا رہی اور حملہ پر حملہ برابر ہوتے رہے یہانتک کہ رات ہوگئی اور تاریکی شب درمیان فریقین حائل ہوئی اور رومی حبشی اپنے اپنے لشکرگاہ کیطرف پھر گئے پھر مسلمانون نے اپنے مقتولون کا تفحص کیا تو وہ دو سو چالیس مرد تھے کہ حق تعالی نے اُنکے تئین شہادت نصیب کی اور مشرکون نے جو اپنے یہان کے کشتونکا شمار کیا تو وہ پانچہزار آدمی تھے اہل نوبہ و بجات اور روم سے چنانچہ اہل اسلام اپنے مقام پر شب باش ہوکر حراست و نگہبانی کرتے رہے اور قرآنخوانی مین مشغول رہے اور راتون رات شہیدون کو دفن کیا پھر جب صبح ہوئی تو اُٹھے اور اپنی تیاری کرنے لگے ناگہان رومی اور زنگی اپنے ساز و سامان سے آگے بڑھے اور اپنی زرق برق پوشاکین ظاہر کرنے لگے اور اُنھون نے اپنی جمعیت کی پانچ صفین کین اور ہر ایک صف چالیس چالیس ہزار سوار کی تھی اور پیدل پچاس ہزار آدمی تھے قیس بن علقمہ کہتے تھے کہ مین معرکہ عراق مین شریک تھا اور مین نے جنود کسری اور جرمق اور یرموک اور اجنادین کو معائنہ کیا اور جنگ مصر و قبط بھی دیکھی اور فتح اسکندریہ و دمیاط مین حاضر تھا مگر کثرت وہان کے لشکرونکی ایسی نہ تھی جیسی کہ دیار دہشور مین فوجونکی تھی غرضکہ جب ہمنے فوج رومیونکی آتے دیکھی تو اُسوقت خالد درمیان صفونکے پھر کر لوگون سے خطاب کرتے تھے کہ مثل آج کے دیار مصر و صعید مین پھر کبھی ایسی کثرت فوجونکی نہ دیکھوگے اگر انکو تم توڑ دو اور شکست دیدو تو پھر کبھی کوئی یہان تمھاری مقاومت کیلئے کھڑا نہ ہوگا بس چاہئے کہ اپنی نیتونکو جہاد مین خالص کرو اور صبر و استقلال کو اپنے اوپر لازم کرلو اور زنہار نہ پشت پھیرو کہ مستوجب نار جہنم ہوگے اور شانون سے شانے ملائے رہو یعنی صف باندھے رہو اور متفرق نہ ہو اور حملہ کرنے مین سبقت نہ کرو جبتک کہ مین تمکو حکم دون **راوی** نے کہا پھر جب بطریقون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ وہ آمادہ جنگ ہین تو ہر ایک دوسرے کو اغوائے شجاعت و دلاوری کرنے لگا چنانچہ بولص مقتول کا بھائی بطرس اُن بطریقون سے کہنے لگا تم خوب جان لو کہ اگر تم اس مرتبہ جمعیت مسلمانونکی توڑ دوگے تو بعد اسکے کبھی کوئی تم سے مقاومت کیلئے قائم نہ ہوگا اور اگر اسوقت تم ایسا نہ کروگے تو یہ سب تمھارے بلاد کے مالک ہوجائینگے اور تمھارے مردون کو قتل کرینگے اور تمھاری عورتون کو اور تمھارے لڑکونکو بندی بناوینگے لاجرم تمکو صبر و استقامت لازم ہے اور چاہیئے کہ حملہ تمھارا یکبارگی ہو اور تم پراگندہ نہو جاؤ اور

فیلان جنگی کو آگے کرلو اور بیدلون کو اپنی پشت پر رکھو اور صلیب سے استعانت و استمداد کرو کہ وہ تمھاری نصرت و مدد کرے گا
راوی نے کہا کہ اسوقت عمرو بن عاص اور خالد بن الولید کہنے لگے ہم دیکھتے ہین کہ ہماری قوم مین سے کون ہمارے سامنے
آتا ہی کہ دشمنونکے مقابلہ پر جاوے یہ سنتے ہی فضل بن عباس آگے آئے اور کہنے لگے مین جاتا ہون یہ کہکے وہ چلے یہانتک کہ
اُس قوم سے قریب ہوے اور اُنکے سازوسامان کو دیکھا کہ شعاعین تلوارون اور نیزونکی آنکھونکو خیرہ کرتی تھین اور نشانون کے
پھر ہرے گویا کہ کرگس پروبال کھولے ہوے تھے پھر جب اُن لوگون نے فضل کو دیکھا تو بولے کہ یہ سوار مسلمانون سے جو آیا ہی تو
شک نہین کہ وہ طلیعہ و دیدبان ہی پس تم مین سے کون اسکی طرف مبادرت کرتا ہی اور اسکو کون پکڑ لاتا ہی یہ سنکر تیس سوار دوڑ پڑے
اور فضل نے جب اُنکو اپنی طرف آتے دیکھا تو پھر پڑے گویا بھاگے جاتے تھے اور تھوڑی دور گھوڑا بھگالے گئے یہانتک کہ
کچھ بعد ہو گیا تو قدم قدم چلے جب وہ لوگ نزدیک آئے تو یکبارگی اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور پہلا سوار جو مقدم تھا
اُسکو قتل کرکے تیسرے سوار کو بھی مار لیا تب اُن لوگونکے دلون مین اسطرح کی جنگ سے فضل کا خوف و رعب سما گیا
اور بھاگے تب اُنھون نے اُنکا پیچھا کیا تو پھر تو سوار پر سوار مارتے گراتے چلے جاتے تھے تاآنکہ اُنمین سے بیس سوار قتل کیے
اور باقی دس سوار جب اپنے لشکر کے نزدیک پہونچے تو فضل وہان سے پھر کر اپنے لشکر مین آئے اور مسلمانونکو اس کیفیت
سے خبر دی تب سب نے کہا کہ ای پسر عم رسول اللہ صلعم تمنے اپنے تئین بڑے مہلکے و مخاطرے مین ڈالدیا تھا اُنھون نے کہا جب
قوم نے مجھپر قصد کیا تو مین نے خوف اسبات کا کیا کہ مبادا خدا میرے تئین بھاگنا دکھاوے تو مین نے بخلوص نیت با خلاص
درست جہاد کیا تو آخر حقتعالی نے مجھکو اپنی فتح و نصرت دی اور یقین جانو کہ وہ لوگ ہمارے لیے غنیمت اور ہمارے حصہ مین
ہین انشاء اللہ تعالی اور **راوی** کہتا ہی کہ بعد ازان خالد و عمرو ترتیب لشکر مین متوجہ ہوے اور میمنہ اور میسرہ و جناحین
سے آراستہ کیا جیسا کہ حال صف آرائی روز اول کا ابھی آگے بیان ہوچکا و بعد ازان عمرو نے زیاد بن ابی سفیان بن ابی
الحارث کو پائین لشکر مین گرداگرد نسوان و صبیان و مال و اسباب کے از برای حراست و حفاظت مقرر و مامور کردیا اور اُنکے
ساتھ ہزار سوار تعینات کردیے اور اُن مستورات مین وہ عورتین بھی تھین جنکا ذکر سابق بذکر جنگ اجنادین اور یرموک کے ہوچکا
ہی اور وہ یہ تھین مثل عفیرہ بنت غفار و ام ابان بنت عتبہ اخت ہند و خولہ دختر ازور و مزروعہ دختر عملوق و سلمہ دختر زراع و لبنا
دختر سوار و سلمی دختر نعمان و ہند بنت عمرو و زینب انصاریہ اور یہ سب وہ عورتین ہین جو شجاعت مین معروف تھین تب اُن سے
خالد نے کہا کہ ای دختران عرب البتہ تمنے وہ کام کیے ہین کہ خدا اور رسول و مسلمانونکو رضامند کیا ہی اور البتہ ذکر تمھارے باقی
و یادگار رہین گے کہ دختران ترک و روم جینا بعد حین و وقتاً فوقتاً تمھارا چرچا کرینگی اور یہ دیکھو کہ دروازے جنان کے تمھارے
لیے کھلے ہین اور دروازے جہنم تمھارے اعدا کیواسطے کھلے ہین اور مین تمکو اسبات پر تاکید کرتا ہون کہ جب وہ زنگی تمھاری طرف آوین
تو تم اپنی جانب سے ایسی قتال کرو جیسی تمنے روز معرکہ اجنادین و روز ہنگامہ یرموک کے جنگ کی تھی اور کسی کو تم اپنے
یہان سے بھاگتے دیکھو تو اُسکے تئین چھریان مارو اور اُسکے فرزند کو اُسکے سامنے پیش کرو اور اُس سے کہو کہ تو اپنے اہل و
اطفال کو چھوڑ کر کہان جاتا ہی اور سائر مسلمانونکو اپنے کلمات سے جنگ پر آمادہ و برانگیختہ کرو یہ سنکر اُن عورتون نے
جوابدیا کہ ای امیر ہماری خوشی نہین ہی مگر اسوقت کہ ہم تمھارے سامنے مرین ای ابو سلیمان ضرور ضرور ہم دمیون ادر

اور زنگیون کو یہانتک مارینگے پھر ہمارے لیے کوئی عذر باقی نہ رہجاوے یہ سُنکے خالد اُنکے مشکور ہوے اور پھر صفوف مسلمانون
مین آئے اور اپنے گھوڑے پر سوار اُنکے درمیان پھرنے لگے اور لوگون کو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے کہ ای یارو تم اپنی قوم
کی نصرت کرو اور دشمنونکو قتل کرو اور راہ خدا مین اپنے تئین قائم رہو جاو مستقل رکھو اور دشمنان خدا کی قتال پر صبر و استقامت
کرو اور اپنے ننگ و ناموس کی طرف سے جنگ کرو اور جبتک مین تمکو حکم کرون تم حملہ کرنے مین سبقت نہ کرو اور چاہیے
کہ تیر تمھاری کمان واحد سے نکلین یعنی سبھو نکے تیر ایک ساتھ چلین کیونکہ جب تیر مجتمع ہوکر چلینگے تو اس سے خالی نہین ہے کہ
اُس مین اکثر سہم صائب ضرور ہونگے یعنے اس صورت مین کوئی تو نشانے اور زد پر پہونچا کریگا اور چاہیے کہ تم صابر و ثابت
رہو اور اورونکو بھی امر بصبر و استقلال کرو اور باخود ہا ربط و اتفاق رکھو تا فلاح پاؤ اور خوب جان لو کہ کبھی تمنے اپنے
سامنے مثل اس جماعت کے مقابلہ و مقاتلہ نہین کیا ہی کیونکہ یہ سب اپنی قوم کے سردار و امرا و ملوک ہین یہ سُنکر لوگون نے
جواب دیا سمعًا و طاعۃً یعنے ہمنے ارشاد آپکا بگوش جان سُنا اور بسر و چشم بجا لائے و بعد ازان خالد آگے بڑھے اور جماعت قلب
لشکر مین جہان عمرو بن عاص تھے وہین جاکر ٹھہرے اور عمرو بن عاص کے پاس یہ لوگ مجتمع تھے مثل عبدالرحمن بن ابی بکر
و قیس بن ہبیرہ و رافع بن عمیرۃ الطائی و مسیب بن نجتبہ الفزاری و ذو الکلاع الحمیری و ربیعہ بن عباس و مالک اشتر و عباس بن
مرداس السلمی اور مثل اُنکے بقیہ امرا موجود تھے بعد ازان یہ سب بطمانینت خاطر و برفتار با وقار آگے بڑھے پھر جب اہل رومیون
اور زنگیون نے دیکھا کہ عرب بڑھے آتے ہین تو وہ بھی چلے اور حال یہ تھا کہ اُنکی کثرت سے وہ سرزمین طولًا و عرضًا تمام بھر گئی پھر جب
دونون گروہ باہم دوچار ہوے اور دونون جماعتین بھڑ گئین اور رومیون نے آرائش اپنے صلیبون اور نمائش اپنے
نشانون کی ظاہر کی اور آوازین اپنی بکلمات کفر و شرک بلند کین اُسوقت ایک راہب کبیر یعنی ایک بڑا دیرانی جبہ سیاہ
پہنے ہوے اور کلاہ کلان بر سر و زنار در بر سامنے نکلا اور بزبان عربی گویا ہوا کہ اَیُّکُمْ اَمِیْرُ الْقَوْمِ فَیُخَاطِبُنِی یعنی تم مین سردار
قوم کون ہی کہ وہ مجھ سے کلام کرے یہ سُنکے خالد اُسکے روبرو آئے تو اُسنے کہا اَنْتَ اَمِیْرُ الْقَوْمِ یعنے کیا تو ہی رئیس قوم
ہی خالد نے کہا کَذٰلِکَ یَزْعُمُوْنَ مَا دُمْتُ عَلٰی طَاعَةِ اللّٰہِ کہ ہان یون ہی لوگ گمان کرتے ہین اسوقت تک کہ
مین طاعت خدا و سنت نبی پر قائم ہون پھر جسوقت مین اس سے بدلجاؤن اور سنت رسول ؐ کو بدل ڈالون تو پھر اُنپر میری
اطاعت و سرداری نہین ہی یہ سُنکے راہب نے کہا مین خوب جانتا ہون کہ تم اکثر بلاد پر مالک و متصرف ہوے اور اب
تمنے عزم کیا ہی اُن بلاد کیطرف جسپر کسی ملک نے ملوک مین سے کبھی جرأت و جسارت نہین کی ہی کہ ان دیار مین معارضہ و مداخلت
کرے اور اکثر ملوک نے ارادہ اس دیار کا کیا مگر محروم و نامراد پھر گئے اور اپنی جانین انھین بلاد مین کھپا گئے اور ایسا نہین ہی کہ ہمیشہ
تمھارے ہی لیے نصرت ہو سو یہانکے ملوک نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی کہ اگر تم تامل کرو تو ہم تمھارے لیے کچھ مال جمع کرین اور
تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک چادر اور عمامہ اور ایک ایک دینار دینگے اور خاص تیرے لیے سو چادر و عمامہ اور سو دینار دینگے
اور ہر ایک کے لیے ایک ایک بار شتر گندم و جو کا اور خاص تیرے لیے دس دس بار گندم و جو سے اور تمھارے صاحب و مالک عمر رض کیواسطے
دس ہزار دینار اور اسیقدر عمامے اور کپڑے اور بارہاے شتر بار از گندم و جو پھر یہ سب کچھ تم ہمسے لو اور یہان سے چلے جاؤ اور اپنی جانونکو
بچاؤ کیونکہ ہم لوگ مثل شمار ٹڈی دل ہین اور تم ہمکو مثل اُن لوگون کے نہ سمجھو جن کا تم نے مقابلہ کیا ہی اہل فرس و روم اور

اہل شام وقبط سے کیون کہ اس لشکر مین اہل نوبہ اور بجارۃ اور روم وحبش سے موجود ہین اور بڑے بڑے بطارقہ (جمع بطریق ۱۲) یعنی رؤسائے
نصاریٰ اور بڑے بڑے اساقفہ (جمع اسقف ۱۲) یعنے پیشوایان ترسا شریک ہین اور ہم بلاد روم وحبش سے اس کثرت سے لشکر فراہم کرینگے جنکی
تاب نہ لاسکوگے اور تم بالفعل انھین چند بجدہ جوانمردون سے دوچار ہوے ہو جو سردست ہمارے پاس وارد ہوے ہین اور
حال آنکہ بقیۂ روم ابھی تمھارے لیے نہین آئے ہین صرف اسیقدر لوگ بھیجے گئے ہین جو تمسے جنگ کرنیکو کفایت کرتے ہین
یہ سُنکے خالد نے جوابدیا کہ واللہ ہم تمھارے یہانسے نہ پھر جاوینگے مگر تین صورتو نمین ایک صورت یہ ہی کہ یا تو تم ہمارے
دین مین داخل ہو یا جزیہ دو یا لڑو اور جو کہ تو نے ذکر اپنے لشکر کا بشمار بلیغ کیا ہی تو حال یہ ہی کہ حقتعالی نے ہمسے وعدۂ فتح
کیا ہی زبان سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اپنی کتاب مجید مین بھی وعدۂ ظفر ہمارے لیے ارشاد فرمایا ہی اور جو کہ
تو نے لباس وعمامہ وغیرہ دینے کا ذکر کیا تو عنقریب ہی کہ ہم خود تمھارے لباس وعمامے لینگے اور تمھارے تمام بلاد کے مالک
ہونگے جیسا کہ ہم مالک ملک شام ومصر وعراق ویمن وحجاز وروم کے ہوے ہین یہ سُنکے راہب نے کہا مین پھر کر جاتا ہون اور
اپنے اصحاب کو اس کلام کی خبر کرتا ہون کیونکہ مین پیشگاہ بطلوس والی بھنسا سے بھیجا ہوا پاس والی اہناس کے آیا تھا سو
یہان جملہ ملوک وبطریقون نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہی اب مین اُنکے پاس جاکر تمھارا جواب اُن سے بیان کرتا ہون
بعد ازان وہ راہب جہان سے آیا تھا وہان چلا گیا پھر جب اُسنے جاکر بطریقون سے جواب خالد بیان کیا تو اُنھون نے
اپنے ملوک کو لکھ بھیجا اور جواب خالد مشتمل بر قتال مندرج کیا پھر جسوقت یہ جواب پاس اُن ملوک کے پہونچا تب لشکر روم
وحبش روانہ ہوے اور قطار ہاتھیونکی اپنے سامنے مقدم کی اور ہاتھیونکے آگے آگے پرا پیدلونکا کیا اُنکے ہاتھون مین تلوارین
اور تیر وکمان اور بھالے وبرچھے تھے اُسوقت فضل بن عباس ورفاعۃ بن زہیر المحاربی وقعقاع بن عمرو التمیمی وشرحبیل
بن حسنہ ومقداد بن اسود الکندی ومعاذ بن جبل وغیرہ نے پکار کر مسلمین سے خطاب کیا کہ ای مسلمانو یقین رکھو اس بات پر کہ
دروازے جنت کے کھلے ہین اور ملائکہ تمھاری طرف دیکھ رہے ہین اور حورین بازینت وآرایش غرفات جنت سے جھانکتی
ہین بعد ازان یہ آیت پڑھنے لگے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے حق تعالی نے
اہل ایمان سے اُنکی جانون اور اُنکے مالونکو مول لیا ہی اس بدلہ مین کہ اُنکے لیے جنت ہی یعنی اُنکی جان اور اُنکے مال کے
بدلے مین بہشت اُنکے لیے مقرر کی ہی بعد ازان اُن لوگون نے صفین آراستہ کین اور خالد نے پیش صفوف کھڑے ہوکر
کہا کہ ہر ایک جماعت باہمدیگر ملے رہو اور مستقل وثابت قدم رہو اور خوب جان لو کہ جمعیت اعدا تم سے دہ چند بلکہ
اس سے بھی زیادہ ہی تو چاہیئے کہ جنگ کو اتنا طول دو کہ وقت عصر آجاوے اسلیے کہ وہ ساعت نصرت ہی اعدا پر اور خبردار کہ پشت
پھیرو اور روگردانی کرو اور برکات واعانت خدا پر تکیہ کرکے سبقت کرو راوی نے کہا پھر ادھر سے زنگیون وبربری اور
نوبیون اور اہل بجارت نے ہجوم ونرغہ کیا یہانتک کہ جب دونون طرف کی جماعتین باہمدیگر نزدیک ہوگئین تو اصحاب فیل
نے تیراندازی شروع کردی اور اس کثرت سے تیر چلے گویا ٹڈی دل آتا ہی یہانتک کہ اسمین اکثر مردان کار کام آئے اور بہت سے
جوانمرد زخمی ہوگئے اور اُسوقت حال خالد کا یہ تھا کہ وہ تیغزنی کرتے ہوے کبھی تو میمنۂ اعدا پر جاتے تھے اور کبھی میسرہ پر آتے
تھے اور اصحاب الفیل مین سے ایک گروہ زنگیون اور بربریون کا ایسا تھا کہ وہ ایک جا ساکن ومقیم رہتے تھے اُن کو

قواد کہتے تھے اُنکے اوپر کے لبون مین سُوراخ ہوتا تھا اسمین حلقے مسی و برنجی پڑے ہوتے تھے اور شروع جنگ مین وہ سرکش[۱] قواد اپنی جا سے حرکت نہ کرتے تھے مگر جب کہ ہنگامۂ حرب گرم ہوتا تھا اور شدت رزم ہوتی تھی تب وہ نکلتے تھے اور وہ زنگی جنگی بڑے لمبے قد والے تھے کہ ہر ایک اُنمین کا بلندی قامت مین دس گز کا تھا پھر جسوقت مستعد جنگ ہوتے تھے تو اُنکے حلقون مین زنجیر ڈالی جاتی تھی اور زنجیر کے دونون سرے الگ الگ بربری کے ہاتھ مین ہوتے تھے اگر درمیان فریقین کے صلح ہوگئی تو خیر نہین تو وہ بربری زنجیرین زنگیونکی کھینچتے ہوے رزمگاہ مین لیجاکر چھوڑ دیتے تھے اور اُنکے ہاتھون مین لمبے لمبے گرز آہنی دیدیتے تھے تو وہ سوار کو مع گھوڑا ایک ضربت مین قتل کر ڈالتے تھے اور اُنھین حبشیون مین وہ حبشی تھے جو فیل سوارہ تھے اور اُسی کے اوپر سے قتال کرتے تھے پھر جسوقت دونون جماعتین طرفین سے مقابل ہوئین تو وہ قواد لائے گئے اور اُنکے بدن پر شانے سے تا بسینہ شیر کی کھال مضبوط بندش سے لپٹی تھی اور اُسیطرح اُنکی کمر مین بھی رسیون اور زنجیرون سے محکم بندھی تھین اور باقی جسم اُنکا برہنہ اور سر اُنکے ننگے تھے اور اُنکے ہاتھومین گرز تھے اور بربری اُنکی زنجیرین پکڑے ہوے کھینچتے ہوے میدان مین لائے اور لشکر منتظر تھے کہ کب اُنکو حکم حملہ کرنے کا ہوتا ہے پھر جسوقت مسلمانون نے یہ حال اُن قواد اور فیل اور فیل سوارون کا دیکھا تو مردان جانباز ثابت قدم اور قوی دل رہے اور مسلمانون مین سے بعضے خوف مین آئے اور گھبرا گئے ناگاہ لشکر مخالف سے ایک بطریق جسکا نام بطرس جو برادر بولص مقتول کا تھا میدان مین نکلا اور وہ گھوڑے پر سوار تھا اور اُس گھوڑے پر ہاتھی کی کھال کی پاکھر پڑی تھی سو اس حال سے بطرس سرگرم قتال ہوا **راوی** نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی خالد بن اسلم نے طریف بن طارق الازدی سے اُسنے کہا کہ جب اُس بطریق نے ایسا کیا تو قبیلۂ ازد اُسکے سامنے سے بھاگ نکلے اُسوقت ایک سوار لشکر اسلام سے نکلکر گھوڑا دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ برہنہ تن تھا یعنی زرہ پوش نہ تھا جب قوم مخالف سے قریب ہوا تو یہ اشعار رجز پڑھنے لگا **شعر**

عَلَيۡهِ شُجَاعُ الۡمُصۡرِخِ لِقَنَاعِمَا
وَاَصۡبَحَ فِيهَا بِالۡمَخَالِبِ حَاطِمَا

لَقَدۡ مَلَكَتۡ يَدِی سِنَانًا وَّصَارِمًا
وَلَا كَاغۡنَامٍ مُضَيِّنٍ بِقَفۡرَةٍ

اُذِلُّ عِدَاةَ السُّوۡءِ اِنۡ جِئۡتُ قَادِمًا
وَاَصۡبَحَ مَوۡلَاهَا عَنِ السَّعۡيِ نَائِمًا

وَاَتۡرُكُهُمۡ شِبۡهَ الرُّخَامِ اِذَا مَشٰی
وَقَدۡ مَلَكَ اللَّيۡثُ الۡغَضَنۡفَرُ جَمۡعَهَا

یعنی مین مالک ہون سنان و شمشیر کا ذلیل و خوار کرتا ہون دشمنونکو جسوقت میدان مین سامنے آتا ہون اور اُنکو مانند سنگ گسترده یعنی بچھے ہوے پتھر کیطرح زمین پر افتادہ چھوڑتا ہون جسطرح کہ اُسیر مردان شجاع روندتے چلتے ہین اور مرد شجاع وہ جو فریاد رس و آزاد و بزرگ منش ہین اور نہ اُن بھیڑونکی طرح ہون جنکا گذر دشت و بیابان مین ہو اور اُنکا مالک اُنکی سعی و حراست سے خواب غفلت مین ہو اور اُسوقت اُن بھیڑون پر شیر حملہ آور قابو پاکر اُن مین جا گھسا اور اُنکو ناخن کے پنجون سے پھاڑ ڈالا (مترجم کہتا ہے دونون شعر اخیر کے مضمون سے غرض اُس سوار رجز خوان کی یہ ہے کہ اگرچہ مین اُس میدان مین تنہا ہون مگر امیر ہمارا اور ہمارے مددگار ہمسے غافل نہین ہین) **راوی** کہتا ہے کہ پھر اُس سوار نے یہ اشعار پڑھکر ایک نعرہ مارا کہ مین ضرار بن ازور ہون قاتل ملوک شام ہون مین ناصر دین اسلام ہون اور مین تسلط و غلبہ کرنیوالا اُن لوگون پر ہون جو خدا کے ساتھ کفر و شرک کرتے ہین اور مین قاتل ہون بولص کا جو سگ ذو طغیان تھا

[۱] اس سے زنگیون کی سیاہی اور صورت کی ہیبت بنانے سے تخویف مراد ہے ۱۲

[۲] طغیان یعنی ہار کرنے کی دونون بعضون مرنے سے دونون ترتیب دراز ہے ۱۲

پھر جسوقت رومیون نے کلام ضرار کا سُنا تو جو لوگ مقابلہ پر تھے وہ اپنے پیچھے ہٹے اُسوقت ضرار کو اپنی طمع فیروزی ہوئی کہ ناگاہ اُنھون نے حملہ کیا یہ دیکھکر بطرس بولا یہ کون ہی جو برابر لڑ رہا ہی اور برہنہ تن ہی یعنے زرہ وغیرہ سے اور کبھی تیغزنی کرتا ہی اور کبھی نیزہ بازی کرتا ہی اُسکے لوگون نے کہا یہ ضرار بن ازور ہی یہ سُنکر وہ لعین متحیر ہوا اور کہنے لگا یہی شخص میرے بھائی بولص کا قاتل ہی مین خواہش رکھتا ہون کہ اس سے اپنے بھائی کے خون کا بدلہ لون پھر جب اُسنے قصد خروج کیا تو ایک اور بطریق جو بطریقون کا سردار اور اُسکا نام بھی بولص تھا بطرس پر سبقت کر کے کہنے لگا مین تیرے بھائی کے خون کا عوض لونگا یہ کہکر اُسنے ضرار پر حملہ کیا پھر تھوڑی دیر اُن دونون مین آویزش و کاوش رہی اور دونون آپس مین ڈپٹ جھپٹ کرتے رہے پھر ایک ساعت سے زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ ضرار نے اُسکے سینے مین ایک نیزہ مارا کہ اُسکی زرہ توڑکر نوک سنان پشت سے باہر نکل آئی اور کشتہ اُسکا زمین پر گرا اور روح واصل جہنم ہوا یہ دیکھکر بطرس کہنے لگا یہ شخص مگر جن ہی اور لازم نہین ہی انسان کو کہ جن سے مقابلہ کرے بعد الان اُسنے اپنی زرہ حربی پہنی اور اپنے سر کو سرپیچ سے مضبوط باندھا اور بالا زرہ حربی کے زرہ زیبایشی پہنکر بقصد ضرار برآمد ہوا اور اُسوقت اُن بطریقان جرار مین سے ایک اور بطریق نے جسکا نام شدم ادرس تھا بطرس پر سبقت کر کے قسم کھائی کہ میرے سوائے کوئی غیر اُس سوار سے لڑنے نہ جاوے یہ کہکر اُسنے ضرار پر حملہ کیا اور بولا دونک القتال یعنی قریب آ اور لے اس قتال کو **راوی** کہتا ہی کہ ضرار نے یہ کلام اُسکا نہین سمجھا[ل] کہ وہ کیا کہتا ہی پھر اُس بطریق نے حملہ کیا اور حملہ کرتے ہوے ایک صلیب طلائی جو اپنے گلے مین لٹکائے تھا اُسکو نکالا اور اُس سے استمداد کی تب ضرار ہنسنے لگے اور بولے تو اِس صلیب سے استعانت کرتا ہی اور ہم ملک دیان رب انس و جان سے استعانت کرتے ہین بعد ازان اُن دونون نے فنون اپنے اپنے سپاہگری کے دکھلائے جسے دیکھکر آدمی ڈر جائے اُسوقت خالد اور دیگر اُمرا نے پکار کر آواز دی ای ضرار اس قدر سُستی اور تاخیر کیون ہی کہ تیرے لیے در جنت مفتوح ہی اور تیرے دشمن کے واسطے دروازہ جہنم وا ہی یہ سنکر ضرار ہوشیار ہوگئے اور اُس بطریق پر حملہ کیا اور اُدھر سے لشکر روم نے اپنے صاحب کو آواز دی پھر اُنمین حرب عظیم واقع ہوئی اور آفتاب نے اُنپر تابش ڈالی اور جنگ برابر برپا رہی یہانتک کہ اُن دونون کے بازو شل ہوگئے اور زیر ران اُن دونون کے گھوڑے پسینے پسینے ہوگئے تب بطریق نے ضرار سے اشارہ کیا کہ پیدل ہو جاؤ اور خود بھی اپنے گھوڑے سے اُتر پڑا اسلیے کہ اُسکو دونون گھوڑون پر ترس و رحم آیا ناگاہ بطارقون کے رئیس نے ایک گھوڑا جسپر جل و پاکھر حریر کی پڑی تھی اُس بطریق کی سواری کے لیے بھیجا یعنے اُسکا گھوڑا بدلوایا پھر جب ضرار نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے کو ڈانٹ کر کہا ای گھوڑے اس وقت میرے ساتھ ثابت قدمی کر نہین تو مین تیری شکایت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرونگا تب گھوڑے کی آنکھون سے اشک روان ہوا اور ہمہمہ کرنے لگا پھر اُسنے اپنی معتادی رفتار سے بہت زیادہ تیزروی کی اور ضرار نے اس بطریق پر حملہ کیا آخر کار اسکو نیزہ مار کر زمین پر گرا دیا اور اُسکا گھوڑا لیلیا اور ارادہ اُسکے قتل کا کیا ناگاہ رومیون کا ایک غول نکلا اور اُنکے ساتھ اُنکا ایک بزرگ سگ تھا اُسکا نام شاؤل اور وہ زمرۂ بطارقان شمونین (نام مقام ۱۲) سے ایک بطریق تھا پھر اُن سب نے آخر

[ل] ضرار نے جو کلام اس کا نہین سمجھا تو اس وجہ سے کہ وہ بدلہجہ ہوگا یا بوجہ وفور شور کے ۱۲

ضرار کو گھیر لیا اور شاؤل کے سر پر سونیکا تاج تھا پھر جب صحابہ نے اس گروہ کو دیکھا کہ ضرار کے اوپر نکلا ہی اور شاؤل کے سر پر تاج چمک رہا ہی تو وہ سب خالد سے کہنے لگے کیا سبب ہی جو ہم اپنے اصحاب کی نصرت سے تقاعد و تہاون کرتے ہین وحالانکہ رومیون نے اُسکو گھیر لیا ہی یہ سُنکے خالد نکل پڑے اور دس مرد خیار قوم سے چُنکر اپنے ہمراہ لیے کہ وہ فضل بن عباس بن عبد المطلب تھے اور اُنکے بھائی اور عبد اللہ بن جعفر اور مُسلم وعلی اولاد عقیل اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن المقداد پھر ان دلاورون نے اپنے بھالے سنبھالے اور گھوڑونکی لگامین چھوڑ دین یعنی باگین لین اور ضرار ضرر دم کے مقابل بصبر و ثبات قائم رہے یہانتک کہ خالد مع احرار موصوفین کے اُن تک پہونچے اور آواز دی کہ اے ضرار نصرت و فتح تیرے پاس آپہونچی اور خوف و ہراس تجھ سے دُور ہوا سُو اب تو اُن کافرون سے اندیشہ نہ کر اور حق تعالی سے استعانت کر ضرار نے کہا مین منجانب اللہ کشائش و رستگاری سے کیا ہی قریب تر ہوا ہون چنانچہ یہ لوگ اُن لوگون سے باہم ملاقی و مقابل ہوے اور ضرار اسوقت دشمنون کے ساتھ مشغول تھے اور خالد بہ طلب و تلاش صاحب تاج و دستار کے مصروف ہوے اور شاؤل نے جو دیکھا کہ گروہ مسلمانون نے ضرار کو حلقہ مین کر لیا اور اپنی جماعت کو مبتلاے بلا دیکھا اُسوقت شاؤل مدہوش ہوگیا اور اُسکے بدن مین رعشہ پڑگیا اور ضرار اپنے خصم کے ساتھ مشتغل بجنگ تھے آخر اُسنے ارادہ گریز کا کیا تب ضرار نے اپنے گھوڑے سے اُترکر اُسکا پیچھا کیا یہانتک کہ اُس سے لاحق ہوگئے پھر نیزہ اپنے ہاتھ سے ڈالدیا اور لپٹ گئے اور دونون نے ایک دوسرے کا بازو پکڑلیا اور باہم کشتی ہوئی اور دشمن خدا جسامت مین گویا ایک پارہ کوہ تھا اور ضرار لاغر جسم مگر یہ کہ حقتعالی نے انکو توانائی اور قوت عطا کی تھی پھر جب اُن دونون مین آویزش تا دیر رہی آخر ضرار نے اپنا ہاتھ اُسکی کمر مین ڈالکر اُٹھالیا اور زمین پر دے مارا اُسوقت وہ لعین اپنے بطارقون کو پُکارنے لگا اور مدد کو بلاتا تھا یہ دیکھکر رومیون اور زنگیون مین شور و غوغا پڑگیا اور صحابہ مین واہ واہ کی دھوم ہوئی اور اس حالت مین ضرار نے اُسکو مہلت نہ دی کہ اُسپر چڑھ بیٹھے اور وہ نیچے سے اونٹ کیطرح بلبلاتا تھا اُسوقت ضرار نے اپنی تلوار کھینچی اور موقع پاکر اسکو نحر کیا یعنے اُسکے سینہ مین بھونکدی اور قتل کیا اُسنے ہنگام نحر ایسی چیخ ماری تھی کہ لشکرون نے سُنی تب رومیون اور زنگیون نے دھاوا کیا اور جب ضرار نے یہ دیکھا تو فوراً اُس کا سر کاٹ کر اُسکے سینہ سے اُتر آئے اور اُس سر بُریدہ سے خون ٹپکتا تھا اور مسلمانون مین صداے تکبیر بلند تھی پھر دونون فریق باہم متقابل ہوے اور زور آورون مین کشاکشی ہونے لگی جنگ عظیم برپا ہوئی قتال نے زور پکڑا بدنون سے عرق بہنے لگے تپلیان آنکھون کی پھر گئین آنکھین ڈگڈگا تی تھین مصیبتین عظیم نازل ہوئین جہان تاریک ہوگیا چکی اس لڑائی کی بڑے زور سے چل رہی تھی نیزہ بازی و تیغ زنی کو بڑی قوت ہوئی سینے تنگ تھے شدائد اُمور سے لوگ دنگ تھے راہین بند تھین شانہ کٹے پڑے تھے تنون کے پُرزے پُرزے بند بند جُدا تھے اور سواے اسکے اور کچھ نظر نہین آتا تھا کہ فوارے خونکے اُڑتے تھے یا وار کرنے پر ہاتھ کھلے تھے یا گھوڑے دوڑ رہے تھے غرضکہ زنگیون اور زنجیر والون نے کہ وہ بڑے سرکش اور شدید الکفر تھے یکبارگی نرغہ کیا اور گرز آہنی مارنے لگے اور وہ بہت سخت تھا کہ اہل شجاعت کو پاس تھی اور اہل جبن گریزان تھے اور باقی مردم حیران تھے اور اُدھر لشکر اسلام مین عمرو بن العاص لوگونکو

قتال پر ترغیب دیتے تھے اور کہتے تھے ای اصحاب ای حاملان قرآن یادکرو غرف جنان کو اہل ایمان اُن کا یہ کلام سُنکر خوش ہوتے تھے اور باہم اظہار نشاط وسرور کرتے تھے اور حال زنگیون کا یہ تھا کہ وہ گرزگران سے سوارون اور گھوڑونکو یکبارگی قتل کرتے تھے اور اسیطرح فیل سوار تیرو نیزے مارتے تھے کہ وقت عصر داخل ہوا اور اسوقت تک فریقین سے خلق کثیر قتل ہوچکی تھی پھر اُسوقت خالد نے اپنے خصم شاؤل پر قابو پاکر نیزہ اُسکے سینہ مین مارا کہ نوک سنان اُسکی پشت سے پار ہوکر چمکنے لگی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور **راوی** نے کہا جسوقت بلاے عظیم وقتال شدید برپا تھی تو رفاعۃ المحاربی نے پانسو مردمیدان قبیلہ بنی محارب لبید و مالک سے انتخاب کرکے قصد فیلون کا کیا پھر اُن سب دلیرون سے کہنے لگا ای بہادران عرب تم قریب قریب ہو مین جاکر اُنکو دیکھ لیتا ہون یہ کہکر رفاعہ قریب فیل ابیض کے گئے کہ وہ قائد ورہبر سب ہاتھیون کا تھا اور وہ سب ہاتھی پانسو تھے چنانچہ رفاعہ تیغ بکف اُس سفید ہاتھی کیطرف بڑھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار یَالَکَ مِنْ جُثَّۃٍ کَبِیْرَۃٍ لَقِیْتَ کُلَّ کَبِیْرَۃٍ خَطِیْرَۃٍ + اَلْیَوْمَ قَدْ ضَاقَتْ بِکَ الْحَظِیْرَۃُ + حَتّٰی تُرٰی مُلْقیً عَلَے الْحَفِیْرَۃِ + **ترجمہ** (یا حرف ندا و منادی محذوف کہ مراد بشخصہ وخطاب بنفسہ ہی یعنے شاعر اپنے تئین کہتا ہی) ای شخص تیرے لیے آمد بزرگ ہی یعنے تیری بڑی آمد ہی کہ تو نے بڑے بڑے معرکون مین اور بڑون بڑون سے مقابلہ ومقاتلہ کیا ہی آج کے روز تجھ سے رزمگاہ تنگ ہے یہانتک کہ تو لوگونکو لب گور اور کنارے غار کے پڑے ہوے دیکھتا ہی **راوی** کہتا ہی کہ بعد ازان رفاعہ نے اُس سفید ہاتھی کو ایسی تلوار ماری کہ وہ بھاگ نکلا اور پھر تیورا کر بیٹھ گیا اور اُسپر عماری چرمی مین جو چند زنگی سوار تھے سو جسوقت وہ ہاتھی زمین پر گرا تو ایک ملحد اُن مین سے پشت فیل سے کودکر سامنے آیا اور اُسکے ہاتھ مین گرز تھا اُسنے اُس سے رفاعہ کو مارا اتفاقاً وہ گرز خالی گیا تب رفاعہ نے اُسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ جھلک تلوار کی بائین شانے سے نظر آئی اور وہ دشمن خدا زمین پر گر کر خون مین لوٹنے لگا اور فی الفور داصل جہنم ہوا بعد ازان صحابہ دوڑکر اصحاب فیل سے بھڑ گئے اور ہاتھیونکی آنکھون مین بھالون کی انی مارنے لگے جیساکہ ہمنے ابھی ذکر کیا ہی آخر وہ ہاتھی بھاگے وبعد ازان خالد اور مقداد وامرائے جودت نہاد نے قصد اُن قواد کا کیا جنکا ابھی مذکور ہوچکا ہی (یعنے زنگی زنجیرون والے) اور نصرت وثبات حقتعالی سے طلب کرتے تھے اور اسلوب جنگ کا یہ طور کیا کہ چند سوار داہنی طرف سے اور کچھ سوار بائین جانب سے آنے لگے اور اُن بربریون کو جو زنگیونکی زنجیرون کے دونون سرے پکڑے تھے قتل کرنا شروع کیا اور زنجیرونکے سرے خود تھام لیے اور باگ ومُہار کی طرح کھینچے ہوے تھے اور وہ زنگی مانند شتران شارد ورمیدہ کے قابو مین ہوگئے پھر مسلمان اُنکے ہاتھون سے گرز چھین کر سخت ترین طور سے قتل کرنے لگے اور یون درمیان فریقین کے قتال وجدال برابر ہوتی رہی یہانتک کہ رات آئی اور درمیان فریق کے حائل ہوئی اور دونون طرف سے خلق کثیر قتل ہوئی تھی چنانچہ مسلمانون نے بارہ ہزار جماعت ملوک وبطارقۂ روم سے قتل کیا۔ اور پندرہ ہزار جمعیت ملوک وبطریقان حبش وغیرہ سے تہ تیغ کیا اور مسلمانون نے وہان شب گذاری کی اسطرح کہ ساری رات حراست ونگہبانی مین رہے اور **راوی** کہتا ہی اور ایسا ہوا کہ اُس روز اکثر مسلمانون کو زخمون

نے بہت سُست و سخت رنجور کردیا تھا پھر جب رات ہوئی تو ایک جماعت مسلمانون کی واسطے دوا علاج مجروحون کے مقرر ہوئی اور ایک گروہ اُنکا واسطے دفن شہیدون کے مامور ہوا اور کچھ لوگ تمام شب تلاوت قرآن مین مشغول رہے اور کچھ لوگ نمازون مین مصروف تھے اور کتنے باعث کثرت تعب کشی کے سو رہے اور خالد بن الولید و زبیر بن العوام و مقداد بن الاسود اور عبدالرحمن بن ابی بکر یہ سب رات بھر گرداگرد لشکر دور و گردش کرتے رہے پھر جب صبح نمود ہوئی تو مؤذن نے اذان دی اور عمرو بن العاص نے سورہ فتح کیساتھ لوگونکو نماز پڑھائی اور جناب اقدس آلہی مین دعا کی کہ حق تعالیٰ نصر و ظفر روزی کرے بعد ازان اپنے گھوڑون پاس گئے اور اُنپر سوار ہوا اپنے لشکر کی صف آرائی کی جسطرح ہمنے دیروز گذشتہ کی صف بندی و ترتیب جیوش کا ذکر کیا ہی پھر جب تعبیہ عساکر سے فارغ ہوے تو افسران فوج اپنی اپنی جماعت کے آگے بڑھ بڑھ کے لوگونکو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور مؤخر لشکر رافع بن عمیرۃ الطائی و حارث بن قیس و رفاعہ بن زہیر وغیرہم مقرر ہوے اور اُنکے ساتھ پانسو سوار تعینات ہوے راوی نے کہا کہ عبادۃ بن رافع نے سالم بن مالک سے روایت کی اور اُنھون نے عبداللہ بن ہلال سے روایت کی کہ یہ عبداللہ جماعت رافع مین تھے سو اُنھون نے بیان کیا کہ جب صفین مرتب ہوگئین اور دونون فریق طرفین سے مقابل ہوے اور قتال کی شدت ہوئی اور ہر اک بذات خود مشتغل تھا تو مین اُسوقت عورتون اور بچون سے دشمنونکو دور کرتا تھا اور وہ عورتین جنکا حال سابقاً مذکور ہوا ہی بڑی شدت سے قتال کرتی تھین کہ ناگاہ ایک گروہ عظیم بطارقون اور زنگیون اور اہل بجارت کا آپہونچا اور اُنکے ساتھ چھ سو ہاتھی سے زائد تھے اور ہمکو اپنی طرف سے اُنھون نے غافل پایا اسلیے کہ ہملوگ اور سمت مشغول بقتال تھے پس اُنھون نے آکر اُس بڑی جماعت کو گھیر لیا جس مین تمام گلہ اونٹون کا تھا اور اُس مین ساری عورتین تھین اور سب لڑکے تھے اور بہت سے مرد بھی تھے اور اونٹ دو ہزار سے زیادہ تھے اور دو سو عورتین تھین اور اُنھین مین زاہد بن رباح البکری و عباد بن عاصم الغنوی بھی تھے اور ان دونون کے ساتھ دو سوار بھی تھے تو اُنھون نے اسوقت قتال موت کی قتال کی یہان تک کہ وہ سب کثرت و شدت زخمون سے سُست و مضمحل ہوگئے اور اس ہنگامے مین عورتون نے بہ کمال جرأت مردانہ وار گُرزون اور تلوارون اور خنجرون سے خوب مقاتلہ کیا فَلِلّٰہِ دَرُّ شُغَفِیْرَۃَ بِنْتِ غَفَارٍ وَسَلْمٰی اِبْنَتِ زَاہِرٍ وَنَظَائِرِھِنَّ یعنے حقتعالیٰ جزاے نیکوئی غفیرہ دختر غفار سلمیٰ دختر زاہر کی اور جو اُنکے مثل مین تھین ان سب کی نیکیان خدا زیادہ کرے کہ البتہ ان سب نے خوب قتال کی یہانتک کہ دشمنون نے اُنکے سر پر تلوارین مارین خون اُنکے مُنھ پر بہتا تھا اور وہ آپس مین کہتی تھین کہ اے زنان عرب خوب مقاتلہ کرو اپنے لشکر اور اپنی ذات خاص کیلیئے والا ہاتھ سے ان حبشیون وغیرہ بیدینون لعینون کے ماری جاؤگی چنانچہ اُن سب نے قتال موت کی قتال کی اور ان مین سے پندرہ مسلمان کام آئے جنکے واسطے حقتعالیٰ نے درجۂ شہادت نصیب کیا تھا و بعد ازان وہ دشمن خدا ان عورتون اور لڑکون کو ہانک لیگئے پھر ایک سوار نے اُنکے ساتھ سے پھر کر پاس خالد بن الولید اور عمرو بن عاص کے پہونچکر اس حال سے خبر دی اور وہ لوگ اور طرف اسوقت قتال شدید مین مصروف تھے یہ سُنکر مسلمانون نے بہت شور و غوغا کیا اور ایک گروہ

اسیرون افسرون کا درمیان معرکہ سے نکل آیا اور وہ فضل بن عباس و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و عبدالرحمن بن ابی بکر و زیاد بن ابی سفیان و عبداللہ بن ابی طلحہ و ضرار بن الازور تھے اور مثل اُن کے دیگر امرا اور اتباع اُن کے چھ سو سوار عرب کہ یہ سب صنادید عرب اشرف القوم تھے آخر یہ سب دوڑ پڑے اور اُنکو جا لیا نزدیک اول جبل یعنے قریب دامن کوہ کے اور وہ لوگ ارادہ لیجانے بندیون کا طرف روم کے رکھتے تھے چنانچہ اُسوقت فضل بن عباس نے بصداے مہیب آواز دی کہ اے دشمنان خدا کہان جاتے ہو یہ سُنکر وہ لوگ رومی و زنگی اوپر مسلمانون کے پھر پڑے و بقتال شدید مقاتلہ کرنے لگے اور اسی حال مین ضرار نے بڑھکر زنگیونکے افسر کے سینہ مین برچھا مارا کہ اُسکی انی پشت سے چمکنے لگی اور اسی طرح فضل بن عباس نے کیا کہ ایک بطریق عظیم کی طرف بڑھے اور اُسکے جگر پر نیزہ مارا کہ انی اُسکی پشت سر سے پار نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر خون مین لوٹنے اور دم توڑنے لگا آخر واصل جہنم ہوا **راوی** کہتا ہے پھر اسیطرح برابر بڑی شدت سے مقابلہ کرتے رہے یہان تک کہ ایک مقتل عظیم قتل کیا پھر جب دشمنون نے اس طرز کی جنگ سخت دیکھی اُسکے تحمل سے عاجز تھے تو جو کچھ مال غنیمت سے اُنکے قبضہ مین تھا وہ سب اُنھون نے ڈالدیا اور پھر چلے اور اہل اسلام اپنے اسیرونکو مع انکے زر و زیور کے پھر لائے اور ایسا ہوا کہ ان عورتون نے مردونکی بڑی مساعدت کی کہ گرزون اور تلوارون اور خنجرون سے حربہ کرتی تھین اور دشمنونکے گھوڑونکے مُنھ پر ایسا گرز مارتی تھین کہ وہ گر پڑتے تھے تب اُن سوارونکو لپٹکر زمین پر دے مارتی تھین پھر خنجر سے اُسکو قتل کر ڈالتی تھین یہانتک کہ اُنھون نے ایک جماعت کو رومیون اور زنگیون اور اہل تجارت وغیرہ سے قتل کیا آخر جب اُن لوگون نے یہ حال دیکھا تو سامنے سے بھاگ نکلے تب مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا کہ تلوارون کے آگے اُنکو دھر لیا پھر بہتونکو قتل کیا اور کتنونکو اسیر کر لیا یہانتک کہ ایک مقتل عظیم قتل کیا اور قریب چھ سو رومیون اور زنگیون سے اسیر کیا اور اُنکے اسباب اور گھوڑے غنیمت مین لیے **راوی** نے کہا یہ ماجرا تو یہان کا تھا اور اما حال لشکر کا یہ ہوا کہ وہ لوگ بدستور قتال شدید و مہم عظیم و تیغ زنی و نیزہ بازی و قتل مردم و مقاتلۂ زور آوران و مقابلہ شہسواران مین مشغول تھے اور حرب جنگ برابر قائم و برپا رہی کہ گردنین ماری جاتی تھین اور مردمان شجاع حملہ کر رہے تھے اور بودے بھاگے جاتے تھے اور جنگ کی چکی چل رہی تھین اور ضرب شمشیر و سنان کی شدت تھی رفقا کٹ گئے جمعیتین پریشان ہو گئین طیور اجل سر دنیر گرم پرواز تھے مصیبتون پر مصیبتین نازل تھین و زحمتہاے عظیم و مہم اہم واقع تھین سینے تنگ تھے و کارہاے دشوار سے لوگ دنگ تھے گرد و غبار کی کثرت تھی صبر و ثبات کی قلت تھی اور امرا اپنی رایات سے جنگ کر رہے تھے اور زنگی اپنی لغات مین شور کرتے تھے اور رومی غل مچاتے تھے اور نرسنگے بجاتے تھے اور نیزے مارتے تھے تیر چلاتے تھے فکرین کم تھین بصارت کم تھی گرد و غبار کی وہ شدت تھی کہ دن تاریک تھا اور شعار[۱] مسلمین کا یہ تھا یَا نَصْرَ اللّٰہِ اَنْزِلْ یعنی اے نصرت خدا نازل ہو اور اُسوقت صبر مسلمانون کا صبر کرام و جوانمردون کا تھا فَلِلّٰہِ دَرُّ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَالْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ

---

[۱] شعار وہ کلمہ علامت ہے کہ وقت اختلاط مردم واسطے شناخت باخودہا کے بولتے ہین ۱۲

وَعُقْبَۃِ بْنِ عَامِرٍ وَالْمُسَیَّبِ بْنِ نَجَبۃَ الْفَزَارِیِّ وَنَظَائِرِھِمْ مِنَ الْاُمَرَاءِ یعنی حق تعالی زبیر وفضل عقبہ ومسیب وتہیے وغیرہ امراکو جزاے نیک زیادہ کرے کہ یہ لوگ قتال شدید مین ثابت قدم تھے اور بلاے حسنہ ومعرکۂ ممتحنہ مین کار آزمائے اور جوانمردونکا سا صبر واستقلال کیا واما خالد وعمرو وقعقاع بن عمرو وسعید بن زید اُنھون نے قتال موت کی قتال کی کہ ہاتھیونکو اور اُس گروہ کو جو اُنپر سوار تھے ہلاک کیا اور رومیون اور اُنکے بہادرونکو اور زنگیون اور اُنکے فیلون کو قتل کیا اور حال ہاتھیون کا یہ تھا کہ وہ عربونکے گھوڑونپر جھکے پڑتے تھے اور اُنپر جو سوار تھے وہ تیرونکی بوچھار کرتے تھے کہ اُن تیرون کا ہجوم مانند ٹڈی دَل کے آتا تھا یہانتک کہ اُس روز بہتون کی آنکھین نکل پڑین اور ہر سمت یہی آواز آتی تھی وَاعَیْنَاہُ یعنی ہاے ری آنکھین اور کوئی کہتا تھا وَایَدَاہُ یعنی واے رے میرے ہاتھ اور اُس حالت مین ہاتھیون کا یورش تھا اور دلاورونپر زنگیونکے تیرونکی مار تھی ناگاہ رفاعۃ بن زہیر المحاربی بشتاب روی تمام پاس خالد وعمرو کے آئے اور کہنے لگے ای امیر اگر یہ امر یون ہی برپا رہے گا تو ہم سب ہلاک ہو جاوینگے یہ سُن کے دونون امیرون نے کہا پھر اس امر مین کیا راے ہی رفاعہ نے کہا میری راے یہ ہی کہ ہم ہر روم جمع کرین اور اُسکو روغن زیت سے چرب کرین اور نیزون کی نوکونپر باندھین اور آگ سے روشن کرین اور قیصوم یعنی خس وخاشاک فراہم کرین اور اُس کا پشتارہ بناکر اونٹونکی پشت برہنہ پر لادین اور دشمنونکو قتال مین مشغول کرین بعد ازان ہمارے سوار پیچھے سے اونٹون کو ہنکاوین اور اُن بھالون سے پشتارون مین آگ لگاوین جب آگ بھڑکے گی تو اونٹ آگے بھاگینگے اور لوگون کو روند ڈالینگے اُس صورت مین وہ لوگ تاب نہ لاسکینگے یہ تدبیر ہی اور خداوند قدیر کی جانب سے معونت وامداد ہی چنانچہ سبھون نے اُس راے کو پسند کیا اور کچھ لوگونکو اس کام پر مامور کیا اور باقی لوگون نے دشمنونکو قتال پر لگایا پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ سب سامان مکیدہ وخداع کا جمع ہو گیا اور ہزار سوارون نے ملکر ہر دم جمع کر کے روغن زیت وغیرہ سے اُسکو تر کیا اور نیزون کی نوکونپر مٹھ باندھا اور قیصوم اقسام خس وخاشاک کو غرارون تھیلون مین بھر کر اونٹونکی پیٹھونپر رکھا اور نیزونکے مٹھونکو مشتعل کر کے اُن پشتارون مین آگ لگادی جب آگ بھڑکی اور اونٹونکی پیٹھونکو سوزش پہونچی تو وہ رومیون اور زنگیونپر دوڑ پڑے پھر جب ہاتھیون نے وہ شعلے اور اونٹونکے ولولے دیکھے تو اپنے لنگر اور اپنی زنجیرین توڑ کر بھاگے اور اپنے فیلبانونکو زمین پر گرا کر روند ڈالا اور جو مردم جنگی اُنپر سوار تھے اُنکو نیچے ڈالکر پامال کیا اور جو سامنے پڑا کچل ڈالا اور روم کے گھوڑے اور خچر بھی مُنھ پھیر کر بھاگے اور سوارون اور پیادونکے دل دہل گئے اور ادھر سواران اسلام نے دشمنونکو اپنی تلوارونکے آگے دھر لیا اور نیزون اور تیرون سے چھیدنے لگے اور مسیب بن نجبہ کہتے تھے ہم نے طائرونکو دیکھا کہ وہ ہمپر سایہ کیے ہوے تھے اور بہتیرے کچھ طائر ایسے دیکھے کہ وہ کافرونکے سرونپر رفرف کرتے تھے یعنی پر مارتے اور اُڑتے تھے بعد ازان اپنے دونون پنجون سے اُنکی آنکھین نکالکر زمین پر پھینکدیتے تھے اور اسبابنکو بعد نماز عصر کے تھوڑی بھی دیر نہ گذری تھی کہ رومی پشت پھیر کر رو بفرار ہوے اور اہل اسلام اُنکا تعاقب کیے ہوے اُنکو قتل واسیر کرتے جاتے تھے یہانتک کہ دن تاریک ہوا اور رات ہو گئی اور وہ لوگ بھاگتے بھاگتے کچھ تو اُس قریہ مین پہونچے جو دیر مشہور تھا اور کچھ لوگ لاہون مین اور کچھ اہناس ومیدوم مین داخل ہوے اور لشکر اسلام

تمام رات صبح تک اُنکا پیچھا کیے چلے گئے آخر اُنکی جماعت متفرق اور جمعیت پریشان ہو گئی اور اُنمین سے انبوہ کثیر قریب
پانچہزار کے اسیر ہوے اور قتل اسقدر ہوے جن کا شمار نہ تھا رافع بن آزاد الجہنی نے بیان کیا کہ جب ہم لوگ تعاقب
منہزمین سے طرف مقام معرکہ کے پھرے تو وہ ہمنے ساری زمین کشتگان روم وزنگ وبجاوۃ وغیرہ سے پر دیکھی اور اکثر قتیلان
مسلمین اُنمین مختلط تھے خصوص جنکے تن پر سر نہ تھے تو وہ پہچانے نہ جاتے تھے مگر اسقدر اُنکی شناخت تھی کہ رومیون وغیرہ
کے ہاتھ مین صلیب تھی اور مسلمان اُس سے خالی تھے چنانچہ ہمنے اُنکی تمیز اسطرح کی تھی بعد ازان ہمنے جو بہاے نخل اور
درختونکی شاخین جمع کین اور اسی مقام معرکہ مین ایک لکڑی ہر ایک نعش پر رکھدی بعد ازان اُن سب لکڑیونکو جمع
کر کے شمار جو کیا تو کشتگان کفار نوے ہزار تھے اور جو پہاڑون مین اور راستون مین مارے گئے اُنکا اسمین شمار نہین یعنی وہ
نوے ہزار سے علاوہ تھے اور قتیلان مسلمین کا جو شمار ہوا تو وہ پانسو تین مرد تھے بعد ازان مسلمانون نے اموال غنائم
فراہم کیا اور تقسیم کیا گیا اور عمرو بن عاص نے اُسمین سے خمس نکالا اور ایک نامہ مشتمل فتح وظفر تحریر کیا اور اسمین فہرست
خمس کی مندرج کی اور امیر ہاشم بن مرقال کو بلوا کر نامہ ومال خمس اُنکے سپرد کیا اور تیس سوار خیار لشکر سے اُنکے ہمراہ
کر دیے اور اُنکو حکم روانگی مدینہ کا دیا اور بعد اس جنگ کے مسلمانون نے پانچ روز اُسی صحراے رزمگاہ مین مقام کیا
یہانتک کہ وہان استراحت کی اور جو لوگ پیچھے مفرورون کے گئے تھے وہ بھی اسی عرصہ مین واپس آئے بعد ازان وہ
سارے اہل اسلام پاس عمرو بن عاص کے مجتمع ہوے اور درخواست کوچ اور استدعا آگے جانیکی کرنے لگے تب
عمرو نے اُنکو اجازت دی اور وداع کیا اور اُنکے لیے دعاے خیر کی اور کہا تم لوگونکا فراق مجھپر بہت شاق ہے اگر
امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے میرے تئین حکم کوچ کرانے کا نہ کیا ہوتا تو ہرگز مین تم سے مفارقت نہ کرتا غرضکہ عمرو
بن عاص کے ساتھ تین ہزار ایکسو بیس آدمی نے مراجعت کی اور وہ سب جو اس معرکہ مین کام آئے آٹھ سو اسّی مرد تھے
جنکے لیے حقتعالی نے شہادت نصیب کی تھی اور بعضون نے کہا کہ وہ لوگ ایکہزار تھے اور بعض کہتے ہین کہ نو سو
چالیس تھے بنا بر اختلاف رواۃ کے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ مین نے اس کتاب مین وہی روایتین لکھی
ہین جو موافق قاعدہ صدق کے ہین اور اسمین استعانت حق تعالی سے کی ہی پھر کہتا ہی کہ اہل اسلام کو مالک اُن بلاد کے ہوے
اور ذلت وخواری واسطے اہل شرک وفساد کے ہوئی تو محض بمحنت وبرکت صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے وہ مردان لاور
وبزرگان اخیار جملہ مہاجرین وانصار اصحاب احمد مختار تھے اور وہ ایسے بہادر جان نثار تھے جنھون نے بزور تلوار کیسے کیسے امصار دیار فتح
کیے اور کفار کو ذلیل وخوار کیا اور اپنے آمرزگار کو رضامند کیا اور اپنی جان کو راہ کردگار مین نثار کیا اور مستوجب جنات ذات انہار کے ہوے اور
راوی نے کہا جب منہزمین روم اپنی اپنی طرف کو پھر گئے اور ملوک بطریقونکے پاس پہونچکر اپنی خرابی حوال سے خبر دی تو انکے دلونمین عجب
سمایا اور از خود رفتہ وخاطر گم گشتہ ہوے اور کچھ نہ جانا کہ کیا تدبیر کرین اور کچھ نہ سوجھی کہ اب کیا فکر کرین آخر بطریق بہنسا اور والی جنب
پر امر دشوار ہوا اور جو کچھ اُنکے بطریقونپر گذرا بہت شاق ہوا تب وہ اپنے قلعہ وحصار پر متوجہ ہوے اور آلات حرب جمع کرنے لگے اور رسد غلہ
وغیرہ مایحتاج فراہم کرتے تھے اور اُنکو یقین ہو گیا کہ لابد اس ملک کو عرب لیونگے اور یہی بات اُنکے دلون مین گڑ گئی اور اسیطرح
بطریقان ملک صعید اور وہانکے ملوک کو بھی باور ہو گیا اور جو تباہی کہ اُنپر آئی اُس سے اُنکے دل بہت تنگ ہوے

راوی نے کہا پھر جب عریضہ عمرو بن عاص کا خدمت مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو وہ نہایت شاد و خرسند
ہوے اور خط کو روبروے علی بن ابی طالب و عثمان بن عفان و عبدالرحمان بن عوف و عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم کے پڑھا
اور سُنایا تو وہ سب بھی بہت مسرور و خرم ہوے بعد ازان مال غنیمت اہل مدینہ پر تقسیم ہوا اور برابر ہر ایک کے اُنمین سے خود بھی حصہ
لیا اور جواب خط لکھکر ہاشم کو حوالہ کیا اور زبانی بھی یہ پیام دیا کہ عمرو سے کہدینا تا وہ صحابہ کو فتح صعید پر آمادہ و برانگیختہ کرین اور
راوی نے کہا و اما عمرو بن عاص نے قبل از روانگی جانب مصر کے تمام مال غنیمت کو درمیان صحابہ کے تقسیم کیا اور
صاحبان نشان[۱] اور اہل سابقہ کو بہ نسبت اورونکے زیادہ دیا اور **راوی** نے کہا جب عمرو بن عاص نے خالد وغیرہ
امرا لشکر سے مفارقت کی اور کوچ کر گئے تو لوگون نے باہم مشورہ کیا کہ اب کسطرف قصد کرنا چاہیئے تب اُن سبکی راے اس
بات پر متفق ہوئی کہ ہزار سوار بر سبیل طلیعہ یعنی براے دیدبانی کے روانہ ہون اور اخبار و آثار دشمنون سے مطلع ہون اور
اُن سوارون پر قیس بن الحارث کو افسر مقرر کیا اور اُنکے ہمراہ ایک گروہ امرا کا مامور ہوا کہ از انجملہ رفاعہ بن زہیر المحاربی و قعقاع
بن عمرو التمیمی و عقبہ بن عامر الجہنی و ذوالکلاع الحمیری تھے اور تجویز یہ ہوئی کہ یہ لوگ درمیان شہرون کے جاوین اور باقی
لشکر اُن سے قریب قریب رہے پھر جو لوگ اہل بلاد مین سے اطاعت قبول کرین اور امان مانگین تو اُنکو امان دیوین
اور اُن سے مصالحہ کرین اور جزیہ مقرر کرین اور جو لوگ انکار کرین اُنسے مقاتلہ کرین اور جو اسلام لاوین اُنکو چھوڑ دین غرضکہ
خالد مع بقیہ لشکر بارادۂ اہناس کے روانہ ہوے کہ دیار مدائن مین وہ بہت بڑا شہر و قلعہ تھا اور وہ استحکام مین جمیع سامان جنگ
و آلات وغیرہ سے مشہور و نامزد تھا چنانچہ بطریق والی اہناس آمد صحابہ سے مطلع ہوا تو اُسنے بطریقون رئیسونکو جمع کرنا شروع کیا
و حال آنکہ باعث ہزیمت اُنکے لشکرونکے جمعیت اُنکی پریشان ہو چکی تھی اور فوجین اُنکی ٹوٹ گئی تھین اور اُنکی آگ بڑے
بول کی ٹھنڈی ہو گئی تھی آخر اُسنے لوگون سے مشورہ کیا اور کہا اپنے ساز و سلاح سنبھالو اور اپنے ننگ و ناموس اور مال و
ملک کیلئے لڑو اور نہین تو عربونکی بندی مین جاؤ اور اُنکے عبید و غلام ہو جاؤ کہ وہ جیسا چاہین تمھارے ساتھ کرین اور اگر تم
چاہتے ہو تو ہم اُنسے صلح رکھین یہانتک کہ ہم معلوم کرین کہ بطریقون سے کچھ نہین ہو سکتا ہی یہ سُنکے اُن لوگون نے جواب دیا اور
کہنے لگے ہم اپنے بلاد کو ہاتھ سے نہ دینگے اور جبتک ہم بالکل مغلوب و عاجز نہ ہو جاینگے اُنکے حوالے نہ کرینگے اور ہم سب مال اپنا
اور مال و اسباب اپنا اس شہر مین جو قلعہ محکم ہی جمع کر کے بیرون حصار اُنسے مقاتلہ کرینگے پھر جب ہم دیکھینگے کہ وہ لوگ ہمپر غالب
ہوتے ہین تو بالاے حصار چڑھ جاوینگے غرضکہ راے اُن سبکی اسی بات پر متفق ہوئی پھر جنھون نے اُنمین سے اس امر کو منظور کیا وہ
اپنی جان و مال سے آمادہ و حاضر ہو گئے اور جنھون نے اس بات کو قبول نہ کیا وہ بجاے خود مقیم رہے اور اسیطرح بطریقان بہنسا نے
بھی کیا کہ بعضے اُن مین اپنی جان و اولاد اور اپنے مال سے وہان حاضر ہوے اور بعضے اُن مین سے اپنی جا پر قائم رہے اور مدائن
والون مین سے بھی وہ تھے جو واسطۂ اقامۂ جنگ کے حاضر حصار ہوے **راوی** کہتا ہی پھر جب خالد اپنا لشکر لیکر چلے اور آگے
آگے اُنسے کچھ فاصلہ پر طلایہ در امرا کا غول جاتا تھا اور یہ لوگ قریات و بلاد اور کنارہ ہاے دریا پر تاخت و تاراج کرتے جاتے
تھے پھر جو لوگ اپنے اماکن سے بطلب صلح نکلتے تھے اور پیام صلح کرتے تھے تو اہل اسلام اُنسے صلح پذیرا کرتے تھے اور علوفہ و ضیافت سے

---

۱ صاحبان نشان وہ تھے جنکو نشان سرداری کا ملا تھا اور اہل سابقہ وہ تھے جنھون نے اسلام لانے مین سبقت کی تھی جن کی بعض مین خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے السابقون الاولون من المہاجرین والانصار الآیہ

اُنکی استمالت کرتے تھے اور جو لوگ ایسا نہین کرتے تھے اُنکو اسلام کی طرف دعوت وطلب کرتے تھے اگر وہ اس سے انکار کرتے تھے تو اُنسے جزیہ لیتے تھے اور اگر وہ جزیہ دینے سے سرتابی کرتے تھے تو اُنکو غارت وتاراج کرتے تھے یہانتک کہ متصل اہناس کے پہونچے اور والی اہناس کو یہ خبر پہونچی تو اُسکو باور ہوا کہ لابدان سے مقاتلہ ومقابلہ ہوگا اور منتظر ہوا کہ دیکھیے اُن لوگونکی جانب سے کیا امر ظہور مین آتا ہی چنانچہ وہ بیرون شہر برآمد ہوا اور شہر پناہ سے قریب قریب ٹھہرا اور وہانسے دُور نہ گیا اور اُسکے جو چار پھاٹک تھے تو تین دروازے بند کرا دیے اور ایک باب شرقی جدھر وہ آپ تھا کھلا رکھا اور اُدھر سے خیام و سراپردے اور اکثر سازوسامان باہر نکلوایا اور مشورہ کیا کہ اگر قبل از قتال وبدو جنگ شہر کے اندر جاوین تو عرب کو ہماری جانب طمع ہوگی یعنی ہمکو خائف سمجھکر اُنکو حوصلہ داخلہ شہر کا ہوگا بعدازان اُسنے یہ تدبیر کی کہ بطریقون کو متفرق کردیا اور لشکر کو پھیلا دیا کہ تاکہ کثرت اُنکی زیادہ نظر آوے اور تعداد اُسکے فوج کی پچاس ہزار تھی بعدازان وہ اپنے لشکریون سے کہنے لگا کہ خبردار ثابت قدم رہو اور اپنے ناموس کے لیے قتال کرو اور لشکر خوار وبداطوار نہ ہو جاؤ کہ گرفتار ہو جاؤ چنانچہ اُن لوگون نے قبول کیا اور اپنے سازوسلاح سے چُست ہوکر مستعد بقتال ہوے اور انتظار آمد صحابہ کرنے لگے اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا واما خالد جسوقت اہناس سے قریب ہوے تو زبیر العوام کو طلب کیا اور اُنکے ہمراہ ہزار سوار مقرر کردیے کہ اُنمین اکثر اُمرا تھے اور اُنکو حکم کیا کہ آگے بڑھو بعدازان فضل بن عباس کو بُلایا اور ہزار سوار اُنکے بھی ساتھ مامور کیے تو وہ پیچھے زبیر کے روانہ ہوے بعدازان میسرہ بن المسروق بلائے گئے اُنکے ہمراہ بھی ہزار سوار دیے اور عقب فضل کے چلے وبعدازان زیاد بن ابی سفیان طلب ہوے اور اُن کے ساتھ بھی ہزار سوار کیے اور میسرہ کے پیچھے ہوے وبعدازان مالک اشتر کو بلایا اُنکو بھی ہزار سوار دیکر بعد زیاد رخصت کیا اور سبکے عقب پر خود خالد مع بقیہ لشکر پشت پناہ ہوے اور **عون** بن سعید نے بواسطہ ہاشم بن نافع کے رافع بن مالک الغنوی سے **روایت** کی وہ کہتے تھے مین گروہ زبیر بن عوام مین تھا پھر جب ہم درمیان بلاد پہونچے اور ہر ایک شہر کے باشندون سے تعرض کرتے تھے اور سواد ونواح پر دوڑ مارتے تھے تو وہان ایک عرصۂ دشت مین ایک گلہ بھیڑون کا دیکھا اُسکے ساتھ چوپان تھے جب اُن چرواہون نے ہمکو دیکھا تو بھیڑونکو چھوڑ بھاگے تب ہم اُن بھیڑونکو ہانک لیچلے جب وہانسے تھوڑی دُور چلے تھے کہ کچھ عورتین اور کچھ لڑکے اور ایک غول نصاری کا اہل قبط وغیرہ سے ایک ٹیکرے پر نظر آئے جب اُنھون نے ہمین دیکھا تو بھاگ گئے اُنکے ساتھ ایک طرف کو بیس سوار بھی تھے اور وہ عرب متنصرہ[1] تھے قبیلۂ جذام سے اور اُنکے ساتھ ایک بطریق پادری بھی خلعت فاخرہ پہنے ہوے تھا آخر اُنکی بھی نگاہ ہمپر پڑی تو وہ بھی بھاگ گئے تب ہمنے اُنپر دوڑ ماری اور تھوڑے عرصہ مین ہمنے اُنکو پکڑ لیا اور قید کر لائے اور اُنسے ہمنے پوچھا کہ تم کون اور کہانکے اور کس قبیلے سے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہملوگ قریات مختلف کے ہین اور معلوم ہوا کہ وہ لوگ ارادہ اہناس جانے کا رکھتے تھے تب ہم نے اُنکے تئین اسلام پیش کیا اُنھون نے انکار کیا ہمنے ارادہ اُنکے قتل کا کیا مگر زبیر نے ہم کو قتل سے منع کیا اور کہا کہ یہ قیدی پاس خالد کے حاضر کیے جاوین وہ جو چاہین کرین غرضکہ ہملوگ جاتے جاتے متصل اہناس کے پہونچے اور ہمنے وہان خیمہ برپا اور سراپردے دیکھے یعنے قناتین کھنچی تھین اُسوقت زبیر نے بآواز بلند تکبیر وتہلیل کی اور مسلمانون نے بھی صدائین تکبیر کی اس زور شور

[1] عرب متنصرہ وہ عرب ہین جنھون نے تنصر اختیار کیا تھا یعنے نصرانی ہوگئے تھے ۱۲

سے بلند کین کہ زمین دہل گئی اور رومی اپنے خیمون سے باہر نکلکر ہمکو دیکھنے لگے اور وہ دشمن خدا مارنوس بن میخائیل والی اہناس بھی دیکھتا تھا اور اُسکے ساتھ ایک غول تھا کہ وہ سب حجاب و نواب یعنی اہل خدمات و اہل مہمات و ارباب دولت و سران مملکت تھے اور یہ سب اسکے گرد بگرد داہنے بائین سے حلقہ باندھے تھے پھر جب ہملوگ اُنکے سامنے بڑھے تو وہ آپس مین شور و غوغا کرنے لگے اور اپنی زبانمین بول چال کرتے تھے و بالاعلان کلمات کفر سے استعانت بغیر خدا کرتے تھے اور اپنی نگاہون مین ہماری جماعت کو کمتر دیکھتے تھے[لہ] چنانچہ جب زبیر[۲] اُنکے قریب گئے تو نفر[۳] ذہبیہ یعنی انپے علم کو نکان دے کر یہ اشعار پڑھنے لگے

اشعار

یَا اَهْلَ اَهْنَاسِ الطُّغَاةِ الْکَوَافِرِ ۔ وَیَا عُصْبَةَ الشَّیْطَانِ مِنْ کُلِّ غَادِرٍ

اَتَتْکُمْ لُیُوْثُ الْحَرْبِ سَادَاتِ قَوْمِهَا ۔ عَلٰی کُلِّ مَشْکُوْلٍ مِنْ کُلِّ ضَامِرٍ

فَاِنْ لَمْ تُجِیْبُوْا سَوْفَ تَلْقَوْنَ ذِلَّةً ۔ وَتُقْتَلُ مِنْکُمْ کُلُّ کَلْبٍ وَفَاجِرٍ

یعنے اے اہل اہناس اے سرکشو کافرو اے گروہ شیطان سبکے سب دغاباز آپہونچے ہین تمھارے پاس شیران جنگ جو اپنی قوم مین سردار ہین اور وہ سب اسپان مشکول اور ناتوبیر سوار ہین اگر تم قبول اطاعت نہ کروگے تو ذلت و خواری مین پڑوگے اور تم مین کا ہر ایک سگ نابکار مارا جائیگا و بعد ازان **راوی** رافع بن مالک نے کہا کہ پھر ہم اور بھی قریب اس قوم کے نازل ہوے تو فضل بن عباس آگے بڑھے اور یہ امون اُنکے سرداران بزرگوار تھے پھر جب اُنھون نے تکبیر کی تو اُنکے ہمراہیون نے بھی صداے تکبیر بلند کی اور فضل نے اپنا نشان ہلاکر یہ اشعار رجز پڑھنا شروع کیا اشعار

یَا اَهْلَ اَهْنَاسٍ الْکِلَابِ الطُّوَاغِیَا ۔ اَتَتْکُمْ لُیُوْثُ الْحَرْبِ فَاصْغُوْا مَقَالِیَا

وَقِرُّوْا بِاَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَیْرُهٗ ۔ وَاِلَّا تَرَوْا اَمْرًا عَظِیْمًا هَدَانِیَا

وَقِرُّوْا بِاَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَ اَحْمَدًا ۔ نَبِیًّا کَرِیْمًا لِلْخَلَائِقِ هَادِیَا

یعنی اے اہل اہناس سگان سرکش تمھارے پاس شیران جنگ آپہونچے ہین تم قول و مقال اُنکے بگوش دل سنو اور اقرار اس بات کا کرو کہ ہر آئینہ اللہ وہ ہے جسکے سواے کوئی پروردگار دوسرا نہین ہے اور اگر اقرار اس امر کا نہ کروگے تو آفت عظیم عنقریب دیکھوگے اور اقرار اس امر کا کرو کہ حق تعالی نے احمد کو نبی صاحب کرم بھیجا ہے اور اُنکو خلائق کا ہادی کیا ہے یعنے یہ اقرار کرو کہ محمد رسول و نبی خدا کے ہین اور رہنما ہر دوسرا کے ہین اور **راوی** نے کہا بعد ازان فضل اپنے اصحاب کے نزدیک آکر ٹھہرے اور کچھ دیر نہ گذری تھی کہ امیر میسرہ بن مسروق العبسی آگے بڑھے اور اُنھون نے اور اُنکے ساتھ والے مسلمانون نے اعلان تکبیر کا کیا اور باتفاق اُنکے دیگر مسلمانون نے بھی جواب تکبیر دیا یعنی وہ سب بھی تکبیر گویان ہوے پھر میسرہ اپنے نشان چمکاتے ہوے یہ اشعار رجز پڑھنے لگے۔ **اشعار**

اَتَیْنَا لِاَهْنَاسٍ مِنْ کُلِّ غَضَنْفَرٍ ۔ عَلٰی کُلِّ صَهَّالٍ مِنَ الْخَیْلِ اَجْرَدِ

فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْنَا شَکَرْنَا فِعَالَهُمْ ۔ وَاِلَّا اَبَدْنَاهُمْ بِکُلِّ مُهَنَّدٍ

وَنُخْرِبُ اَهْنَاسًا وَنَقْتُلُ اَهْلَهَا ۔ اِذَا خَالَفُوْا دِیْنَ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ

یعنی ہم اہناس کیلیے آئے ہین سب شیر نر کہ وہ اوپر صہیل شور کرنیوالے کے یعنے ہنہنانے گھوڑون اجرد پر سوار (مترجم کہتا ہے اجرد وہ گھوڑا ہے جسکے چھوٹے چھوٹے بال اور روئین گھنے ہون تو وہ مطبوع و پسند عرب ہوتا ہے) پس اگر وہ اہل اہناس ہماری اطاعت کرینگے تو ہم اُنکے کردار سے مشکور ہونگے اور اُنکی قدردانی و شکرگزاری کرینگے ورنہ اگر وہ اطاعت سے انحراف کرینگے تو ہم اُنکو ہلاک کرینگے

لہ [illegible]

۲ [illegible]

۳ [illegible]

شمشیر ہندی سے (مترجم کہتا ہی مہندہ بمعنی سیف ہندی کہ ہندی آہن و ولایتی ساخت ہو یعنی جسکا لوہا ہندی اور ساخت اسکی ولایتی ہوا اور ہم خراب و ویران کرینگے اہناس کو اور قتل کرینگے اُسکے باشندونکو جبکہ وہ مخالفت کرینگے دین نبی کی جو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین **راوی** نے کہا پھر میسرہ بھی بعد رجزخوانی کے متصل فضل سے جاکر قیام پذیر ہوئے اور بعد اُنکے قریب بغروب آفتاب کے زیاد بن ابی سفیان بھی مع اپنے اصحاب کے آگے بڑھے اور اُنھون نے اور اُن سب مسلمانون نے غل مچاکر تکبیر کہی اور زیاد نشان جنبان ان اشعار سے رجزخوان ہوئے

اقبلوا الی اهناس یا آل هاشم ❊ ویا عصبة المختار نسل الاکارم
دونکم ضرب السهام بشدة ❊ قطع رؤس ثم فلق جماجم
لننصر دینا للنبی محمد ❊ نبی الهدی المبعوث من آل هاشم

یعنی ای اولاد ہاشم طرف اہناس کے عزم کرو اور ای قرابتداران احمد مختار نسل بزرگوار بزرگ نسل کو ضرب سہام یعنی مارنا تیر کا شروع کرو یکبارگی حملہ کرکے واسطے کاٹنے سرون اور پراگندہ کرنے جمیعتون کے اور البتہ ہم نصرت کرینگے دین نبی کی وہ نبی کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین وہ محمد جو نبی ہین ایسے نبی جو ہادی اور رہنما ہین اور وہ مبعوث و فرستادۂ خدا ہین اور آل ہاشم سے ہین اور **راوی** نے کہا کہ بعد رجزخوانی زیاد کے جبکہ شام ہو گئی تو مسلمانون نے بجائے خود شب باشی کی اور راتکو تلاوت قرآن کرتے رہے اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام پڑھا کیے اور رات بھر فجر تک اپنے لشکر کی حراست بھی کی جب صبح ہوئی تو مقداد نے باصحاب خود پیشقدمی کی اور وہ مع اپنے اصحاب کے سرگرم نعرہ تکبیر ہوئے پھر وہ آگے بڑھے علم لچکاتے ہوے اور ان ابیات فخریہ کو زبان زد کیا اشعار

انا الفارس المشکور فی کل موطن ❊ وناصر دینا للنبی محمد
لعل ننال الفوز عند الهنا ❊ نافوز من اضحی تریل المؤید
وتقتل عباد الصلیب جمیعهم ❊ باسمر خطی و غضب مهند

یعنی مین شہسوار ہون کہ ممدوح ہون ہر مقام مین اور ناصر ہون دین نبی کا کہ وہ محمد ہین سو کیا عجب ہی کہ ہم اپنے پروردگار کے نزدیک فیروزی و رستگاری کو پہونچین یس ہین فیروزمندی کو پہونچون بہت جلد اور صبح صبح نازل ہونیوالا اور مدد پانیوالا ہم قتل کرین سب صلیب پرستونکو سیف خطی اور شمشیر ہندی سے اور **راوی** نے کہا کہ پھر مقداد بھی بعد انشاء اشعار کے بمحاذی و برابر فضل کے جاکر قیام گزین ہوے اور درمیان ان امراء متقدم الذکر کے مکالمہ ہونے لگا پھر جب دشمنون نے ہمکو دیکھا (کہ ہم چندین ہزار بہ نسبت اُنکے شمار کے کمتر تھے) تو اُنکو گمان ہوا کہ ہمارے پیچھے اور کچھ لوگ نہین ہین چنانچہ اُس روز تو ہم خاموش بیٹھے رہے نہ ہمنے کچھ کلام کیا نہ وہ کچھ بولے جب دوسرا روز ہوا تو نزدیک بطلوع آفتاب ناگاہ ایک گرد اُٹھی اور گھوڑونکی دوڑ سے غبار نمودار ہوا پھر دیکھا کہ اُن گھوڑون پر سواران حجازی اسوار تھے اور قریب آکر اُنھون نے بصدائے تکبیر نعرہ کیا تو باتفاق انکے سب مسلمانون نے بھی پکار کر تکبیر کہی پھر رایات اسلامیہ و اعلام محمدیہ بلند ہوے اور ان صحابہ نے جو ہمراہ زبیر وغیرہ کے بطور طلیعہ آئے تھے صداہاے تکبیر جو ہم سنین اور زبیر و فضل وغیرہ انکی ملاقات کو نکلے تو دیکھا کہ اوائل لشکر مین تو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہین اور اُنکے پہلو بہ پہلو غانم بن عیاض الاشعری اور ابوذر غفاری و ابوہریرہ الدوسی کہ اُن کا نام عبدالرحمن تھا و دیگر امراے مہاجرین و انصار یہ سب ساتھ تھے پھر جسوقت اہل روم نے یہ حال نزدیک سے دیکھا تو

ولایتی ۱۲ ❊ وساخت ❊ آہن ہندی ❊ ہندی تیغ ❊ تمکم ❊ سہم ۱۲ ❊ اور نیزہ و ہتھوڑا ❊ ہیان کی تلوار ❊ نکالنا نیام ❊ ناصر ۱۲ ❊ قوم گروہ اولاد ❊ قاصر نورنشان ❊ اور ہزارت ❊ آل ہاشم

رعب اُنکے دلون پر غالب ہوا پھر لشکر اصحاب متصل اہناس کے جا اُترا اور ہر گروہ اپنے اپنے مرکز و زمرے مین فروکش ہوے اور اُسروز مقام کیا جب دوسرا دن ہوا تو سب امرا و صاحبان نشان پاس خالد رضی اللہ عنہ کے جمع ہو کر مشورے کرنے لگے کہ والی اہناس کے پاس کسی کو بھیجنا چاہیئے اور کون جاویگا یہ سُنکر مقداد نے کہا مین جانیکو موجود ہون خالد نے کہا تھین لائق اس امر کے ہو بسم اللہ جاؤ اور جسکو چاہو اپنے ساتھ لو تب مقداد نے ضرار بن الازور اور بسیرۃ بن مسروق العبسی کو اپنے ہمراہ لیا اور بروقت اُنکی روانگی کے خالد نے اُن سے فہمایش کی کہ تم جاکر پہلے اُسکو دعوت اسلام کرو جب نہ ملنے تو اُس سے طلب جزیہ کرو اگر اس سے بھی انکار کرے تو پیام قتال دو اور چاہیے کہ اپنی جانونکو حراست اور حفاظت مین رکھو یعنے اُسکے شر سے ہوشیار رہو راوی کہتا ہے کہ پھر یہ لوگ روانہ ہوے اور اُنکے لشکر کے قریب پہونچے اُسوقت سوار اُنکی میخین گاڑ رہے تھے اور طنابین خیمونکی کھینچتے تھے اور قناتین لگاتے تھے تب مقداد وغیرہ کو اُنکے حجاب نگہبانون نے دیکھکر پکارا کہ تم لوگ کون ہو کدھر سے آتے ہو اُنھون نے جوابدیا کہ ہم ایلچی ہین یہ سُنکے حجاب نے اپنے بطریق کو خبر دی اُسنے حکم احضار کا دیا جب یہ لوگ روبرو اسکے حاضر ہوے تو اُسکے ملازمون نے ڈانٹ کر کہا کہ دیکھو یہ ملک لک ملک ہے یعنی آداب شاہی کا لحاظ رکھو مگر اُن لوگون نے اسبات کی کچھ پروانہ کی اپنے گھوڑون سے نہ اُترے مگر عین دروازۂ سراپردہ شاہی پر اور دروازے پر ٹھہرے رہے یہانتک کہ اُنکے تئین حکم اندر داخل ہونیکا ہوا تب یہ لوگ اندر داخل ہوے مگر اپنے گھوڑون کی لگام اپنے ہاتھون مین تھامے رہے ہر چند غلامون نے چاہا لگامین گھوڑونکی پکڑ لیوین پر اُنھون نے نہ مانا اور اُنکے ہاتھونمین باگین نہ دین آخر بطریق نے خدام کو اشارہ کیا کہ چھوڑ دو انکو یون ہی آنے دو پھر جسوقت یہ لوگ داخل ہوے تو وہ بطریق اپنے تخت زرین پر جو مرصع بہ زر و جواہر تھا بیٹھا تھا اور اُسکے گرداگرد تمام رئیس و نواب ارباب دولت و ارکان سلطنت بھی بیٹھے تھے اور اُن سبکے ہاتھونمین تلوارین اور گرز و تبر تھے پھر جب ملک نے ایلچیونکو دیکھا تو اسکا رنگ متغیر ہو گیا اور دہشت مین آگیا اور اُنکو اذن بیٹھنے کا دیا ان لوگون نے کہا ہم ایسے فرشونپر نہین بیٹھتے ہین کہ یہ ہمپر حرام ہے آخر اُسنے حکم کیا تو وہ فرش اُٹھا کر فرش سُوتی بچھایا گیا بعد ازان اُسنے اشارہ کیا کہ اب بیٹھ جاؤ اُن لوگون نے کہا ہم نہ بیٹھین گے جبتک کہ تو اپنے تخت سے نیچے اُتر آوے چنانچہ اسبات پر مردم بردم غوغا کرنے لگے تب ملک نے اُنکو اشارے سے منع کیا کہ وہ خاموش ہو رہے پھر لوگون نے چاہا کہ ان ایلچیونکے ہاتھ سے تلوارین وغیرہ چھین لیوین مگر بادشاہ نے اُنکو اس ارادے سے بھی منع کیا آخر وہ لوگ ہر گونہ تعرض و مزاحمت سے باز رہے تب بادشاہ نے اُنسے قصد مکالمہ کیا اُنھون نے انکار کیا کہ جبتک تو اپنے تخت سے نیچے نہ آوے گا ہم کچھ کلام نہ کرینگے بالآخر وہ تخت سے اُتر آیا اور عربی زبان مین کلام کرنے لگا اور اُنکے احوال سے سوال کیا کہ تملوگ یہان کس ارادے سے آئے ہو اُن لوگون نے جوابدیا کہ ہم تمکو نہ چھوڑینگے اور اس دیار سے نہ جاوینگے جبتک کہ تو اور تیری قوم اسلام لاوے خواہ جزیہ دیوے یا قتال کرے یہ سُنکے ملک نے انکار کیا اور کہا فردا روز وعدۂ قتال ہے تب یہ لوگ اُسکے پاس سے باہر نکلے اور جواب لیکر خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس امر سے خبر دی اسوقت سائر امرا نے تیاری جنگ کی کر دی

جب صبح ہوئی تو خالد نے نماز صبح اصحاب کو پڑھائی اور بعزم رزم آگے بڑھے اور ندا دی اَلنَّفِیْرُ اَلنَّفِیْرُ یَا خَیْلَ اللہِ اِرْکَبُوْا وَالْجَنَّۃَ اُطْلُبُوْا یعنے نکلو اور جلو ای لشکر خدا سوار ہو اور جنت کے طلبگار رہو یہ سُنکے اہل اسلام اپنے گھوڑونپر سوار ہوئے اور نشان کھولے اور پرے میمنہ و میسرہ کے ترتیب دیلے اور قلب جیش اور جناحین کی صف آرائی کی اور خالد وسط لشکر مین تھے اور مؤخر لشکر یعنے پشت لشکر پر میسرہ بن مسروق العبسی و مالک اشتر تھے اُنکے ساتھ پانسو سوار تھے مہاجرین و انصار سے **راوی** نے کہا بعد ازان تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ اہل روم سامنے نکل پڑے اور اپنی صلیبونکو روبرو کیا اور **راوی** نے بواسطہ رافع بن مالک اور عباد بن ماذن کے محمد بن مسلمۃ الانصاری سے **روایت** کی اُنھون نے بیان کیا جب نشان اس قوم کے آگے بڑھائے گئے تو ہمنے اُن نشانون کا شمار کیا کہ وہ پچاس صلیب تھے اور زیر ہر صلیب ہزار سوار تھے چنانچہ پہلے جسنے انمین سے آغاز حرب کیا وہ ایک بطریق تھا اسکا لباس دیبائے سُرخ تھا اُسکے سر پر خود اور اسپر دستار پیچ زرتار جواہر نگار بندھا تھا پھر جسوقت اُسنے مبارز طلبی کی تو لشکر اسلام سے ایک سوار جرار قبیلۂ خثعم سے جسکا نام زید بن ہلال تھا اُس سے لڑنیکو نکلا سو اس بطریق نے زید کو قتل کیا اور دوسرا مبارز طلب کیا تب اُسکے مقابلہ کو عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضہ برآمد ہوے اور کچھ دیر نہوئی کہ اُسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اُسکے بائین شانے سے باہر نکل آئی اور وہ گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا اور اُسی دم واصل جہنم ہوا تب عبد اللہ نے دوسرا مبارز طلب کیا پھر ایک رومی سوار نکلا تو اُسکو بھی قتل کیا پھر ایک اور نکلا تو اسکو بھی مار لیا پھر عبد اللہ اُنکے میمنہ لشکر پر جا پڑے تو صفونکو اُلٹ دیا اور بڑے بڑے دلیرونکو تہ تیغ کیا پھر اپنے قلب لشکر مین پھر آئے پھر بعد اُنکے شرجیل بن حسنہ نکلے اُنھون نے بھی مثل عبد اللہ کے قتل و قتال کی پھر انکے بعد فضل بن عباس نے حملہ کیا اور بعد اُنکے عباس بن مرداس نے اور بعد انکے ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور جملہ مسلمانون نے حملہ کیا آخر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے تئین اپنی جمعیت اور ساز و سامان سے چست کرکے زرہین پہنکر اور تلوارین پکڑکر نرغہ کر دیا اور ہنگامۂ قتال علی الاتصال سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب وسط آسمان پر آیا اُسوقت خالد بن الولید نے حملہ کیا اور لشکر دشمن مین گھس گئے تو میمنہ کو میسرہ اور میسرہ کو میمنہ پر اُلٹ دیا اور مقاتلہ شدید کیا یہانتک کہ رات ہوگئی اور درمیان فریقین کے حائل ہوئی تب اہل اسلام شب باش ہوکر حراست و نگہبانی کرتے رہے اور اپنے قتیلونکا تفحص جو کیا تو انمین سے چہل و دو مرد شہید ہوے تھے انھین شہیدون مین ربیعہ بن عامر الداؤدی و زید بن ربیعۃ المحاربی و غانم بن نوفل المحاربی و صفوان بن مرۃ الیربوعی و دیگر مردم مختلط تھے اور لشکر عدو سے ایکہزار و زائد از سہ صد مارے گئے اور اُن دشمنان خدا نے رات کو اپنے اصحاب مین تخلیہ کیا تو جو کچھ انپر ہنگامۂ حرب مین سختی گذری تھی باخود ہا تذکرہ کرنے لگے اور صعوبت جنگ اُنپر دشوار ہوئی اور بطریقون کو عجز و انکسار رہا و بالآخر آمادہ ستیز ہوے پھر جسوقت صبح ہوئی اور سپیدۂ فجر نمودار ہوا تو مسلمانون نے نماز صبح پڑھی اور گھوڑونپر سوار ہوکر صف آرائی کی اور ادھر روم نے بھی صفین باندھین اور بطریقون نے اپنی تیاری کی انمین

سے ایک بطریق عظیم حاکم طنسا کا میدان مین نکلا اور زرۂ حربی پہنے تھا پھر اُسنے مبارزطلبی کی تب ادھر سے فضل بن عباس برآمد ہوے اور اُن دونون مین معارکہ ومحاربہ ہونے لگا اور دونونکی وارین خالی گئین آخرکار فضل بن عباس کی ضربت نے سبقت کی کہ اُس بطریق کے سر پر تلوار ماری تو اُسکے گلے مین ڈاڑھ تک اُتر آئی وہ تیورا کر زمین پر گرا اپنے خون مین لوٹنے لگا اور اُسی دم فی النار ہوا تب دوسرا بطریق نکلا اسکو بھی مار لیا اور اسیطرح علی الاتصال قتال کرتے رہے۔ یہانتک کہ اُنکے چار جرار کو قتل کیا پھر جملہ روم نے یکبارگی حملہ کردیا اور ادھر مسلمانون نے یورش کی چنانچہ ضرار بن ازور اور مدعور بن غانم اشعری وفضل بن عباس ومحمد بن عقبہ بن ابی معیط ومسلم وجعفر وعلی پسران عقیل وعبداللہ بن جعفر وسلیمان بن خالد وعبدالرحمن بن ابی بکران سب نے حملہ شدید کیا اور نیزہ بازی وسخت تیغزنی کی اور چالش مردم وکاوش اسپان سے گرد وغبار تا بآسمان بلند ہوا یہانتک کہ دن کی رات ہوگئی اور تیرونکی بوچھار نیزونکی مار ہونے لگی جاہائے پناہ منقطع ہوئین اور پرے پراگندہ ہوگئے اور سوائے گھوڑون کی دوڑ اور تلوار نیزے کی وار فوارے خون وسیلان عرق کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور حال خالد کا نہ تھا کہ وہ مانند شیر کے جولانی کرتے تھے اور گونج رہے تھے اسوقت غانم بن عیاض نے آسمان کی طرف نظر کی اور دعا کرنے لگے یَا عَظِیْمَ الْعُظَمَاءِ اَنْزِلْ عَلَیْنَا نَصْرَكَ كَمَا اَنْزَلْتَهٗ عَلَيْنَا فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكَافِرِیْنَ یعنے ای سرداروں کے سردار ہمپر فتح ونصرت نازل کر جسطرح تو نے اکثر معرکونمین ہماری امداد کی ہے اور ہمکو غالب وظفرمند کر قوم کفار پر پس تھوڑی دیر نہ گذری کہ ہمنے دیکھا اُن کفار مین سے کشتہ پر کشتہ گرے جاتے ہین مگر ہم نہین جانتے تھے کہ یہ لوگ کیونکر مارے جاتے ہین پھر جب روم نے یہ حال دیکھا تو دروازۂ شہر کی طرف بھاگے اور مسلمانون نے تعاقب کیا کہ قتل واسیر وغارت کرتے ہوے پیچھا کیے جاتے تھے اور شہر پناہ کی فصیل پر سے لوگ مسلمانونکو پتھر مارتے تھے مگر یہ لوگ اسکی کچھ پروانہ کرتے تھے اور باب شہر تک پہونچے اور وہ لعین والی اہناس اندر شہر کے داخل ہوگیا اور اُسکے تئین خالد رض و دیگر امراء ہمراہی وہانتک ہانک لائے تھے اور اس جگہ ایک جماعت روم بہ جمعیت پانچہزار سوار کے جو وہان رہ گئی تھی اُلنے قریب پھاٹک شہر کے خوب تلوار چلی اور فصیل حصار سے پتھر چلے تاآنکہ مسلمانون نے اُنمین سے قریب تین ہزار کے قتل کیا اور باقی سب اندرون شہر داخل ہوگئے اور دروازہ مضبوط بند کرلیا اور فصیل شہر پناہ پر چڑھ گئے اور تیر وپتھر مارنے لگے یہانتک کہ رات درمیان مین حائل ہوئی **راوی** نے کہا کہ آخر مسلمانون نے حصار اہناس پر تین مہینے قیام کیا اور محاصرہ رکھا اور ہر روز پیہم اُنکے درپے جنگ رہتے تھے اور حال یہ تھا کہ فصیلین بہت بلند تھین اور پھاٹک بہت محکم واستوار تھا اور اہل اسلام ہر روز اطراف شہرستان پر تاخت وتاراج کرتے تھے **راوی** نے کہا بالآخر نوبت یہ پہونچی کہ اہل اہناس سے مردم توانا ناتوان ہوگئے اور ناتوان مرمر گئے اور آمد ورفت اُنکے منقطع ہوگئی اور نفوس اُنکے بتنگ آئے اور صحابہ کو اُنمین بڑی آرزو تھی۔ پس خالد نے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے کہ فتح باب نے تھکا دیا ہے اتفاقاً ہمراہ صحابہ کے ایک مرزبان تھا کہ وہ مرزبانان کسریٰ سے تھا اور وہ اسلام لایا تھا اور

جہاد کو نکلا تھا و بالآخر اُسنے اپنی جان راہ خدا مین فدا کی کہ وہ بھنسا مین قریب بلد شرقی لب بحر یوسفی جنگ مین صاحب طمحا کے جو نیستان زار ہی شہید ہوا اور ذکر اُسکا عنقریب اپنے محل پر آویگا انشاء اللہ تعالی غرضکہ اس مرزبان نے عند المشورہ خالد سے کہا کہ ہم جب بلاد فارس مین کسی شہر کا محاصرہ کرتے تھے اور اُسکی فتح پر قدرت نہ پاتے تھے اور عاجز ہو جاتے تھے تو ہملوگ روغن زیت اور گوگرد جمع کرکے لکڑی کے صندوقون یعنی پیپون مین بھر دیتے تھے اور اُنمین کڑے اور دستے لگے ہوئے تھے تا لوگ اُٹھائے رہین اور اُس سے بچے رہین اور وہ اُن پیپون کو دروازے سے ملا دیتے تھے اور اُنمین آگ لگا دیتے تھے اور اُسکا رُخ پھیر دیتے تھے تا آنکہ روغن اُسکا دروازے سے چسپیدہ اور شعلہ اُسکا درگرفتہ ہوکر لوہے کو گداختہ کر دیتا تھا اور لکڑیونکو جلا دیتا تھا اور پتھر چٹخنے لگتے تھے پس دروازہ منہدم ہوکر کھل جاتا تھا یہ سنکے خالد رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم بھی یون ہی کرتے ہین انشاء اللہ تعالی پھر جب صبح ہوئی تو ایسا ہی کیا کہ روغن زیت و گوگرد کو جمع کیا اور پیپون مین بھرا اور اُنمین لمبے لمبے دستے اور حلقے لگا دیے اور اُسکو لوگون نے اُٹھا لیا اور انکے پیچھے پیچھے پراسوار ولگا قتال کرتا ہوا چلا اور وہ مرزبان آگے آگے تھا تا حاملان پیپونکو تدبیر بتا دے کہ اسکو کیونکر عمل مین لانا چاہیے اور وہ لوگ اپنی سپرونمین اور زرہونکی نقابون مین چھپے تھے کیونکہ بالائے فصیل سے انپر پتھرون اور تیرونکی بوچھار تھی یہان تک کہ دروازہ ہائے شہر کے اول دروازے پر پہونچے اور وہ دروازہ شرقی تھا اور بڑا پھاٹک یعنے صدر دروازہ تھا پھر جب اُس پھاٹک سے ملصق ہوے تو پیپونکو بلند کیا اور اُنمین آگ ڈالدی دفعتہً زیت و گوگرد مشتعل ہوئی پھر اُسکا رُخ پھاٹک کیطرف پھیر دیا اور دروازے سے لگا دیا کہ ایک لحظہ مین آگ دروازے کو لگ گئی پتھر چٹخنے لگے لکڑیان جلنے لگین لوہے گھل گئے شعلونکی بھڑک فصیل تک پہونچی برج مین آگ لگ گئی تو برج گر پڑا لوگ رومی جو اُسپر تھے دبکر مر گئے اور جماعت کثیر اُنمین سے ہلاک ہوگئی اور مسلمانون نے دروازے پر قبضہ و دخل کر لیا اور مشکون مین پانی بھر بھر کر آگ بجھائی اور داخل شہر ہوے اور قصد قصر شاہی کا کیا اور وہ قصر بھی ایک حصن مستحکم سنگہائے تراشیدہ کے ستونون پر قائم تھا اور دربانون نے اس کا دروازہ بھی مضبوط بند کر لیا تھا چنانچہ مسلمانون نے وہان بھی وہی عمل کیا جیسا دروازہ شہر پر کیا کہ اسمین زیت و کبریت سے آگ لگا کر ہدم کر دیا آخر جب اس لعین والی اہناس[1] نے یہ حال دیکھا تو اُسکو یارائے صبر و قرار باقی نہ رہا دیگر دروازے بھی کھلوا دیے اور خود مع اپنی جماعت خدم و حشم و باتفاق اپنے بطریقون کے الامان الامان پکارنے لگا اُسوقت مسلمانون نے دعوت اسلام پیش کی اُنھون نے انکار کیا تب خالد نے حکم انکے قتل کا کیا پھر جسنے اسلام قبول کر لیا اسکو امان دی اور جسنے انحراف کیا اسکو قتل کیا بعد ازان بازاریون اور رعیتون نے استغاثہ کرنا شروع کیا کہ ہملوگ زبردست و مغلوب ہین چنانچہ انمین سے جو اسلام لایا اُسکو چھوڑ دیا اور جو اپنے دین پر باقی رہا اسپر جزیہ محصول مقرر کیا و بعد ازان وہانکے محلات و مکانات کھدوا کر ٹیلہ کر دیا اور مسلمانون نے وہان سے اموال غنائم سے علاوہ نقد کے ظروف طلائی و نقرئی و خلعتہای فاخرہ و فرشہای مکلف وغیرہ بہت کچھ حاصل

[1] لطیفہ ہے کہ اہناس کا آہ ناس ہو گیا ۱۲

کیا اور اُس شہر پر عبادہ بن قیس کو حاکم مقرر کیا کہ وہ وہین مقیم رہے اور اُنکے ساتھ تین سَو جوان تعینات کردیے وبعدازان لشکر اسلام نے بیرون شہر نکلکر صحرا مین خیمے کیے اور باشندگان شہر مین سے کوئی باقی نہ رہا مگر وہ لوگ جو اسلام لاے یا وہ جنھون پر جزیہ مقرر ہوا اور وہان ایک مسجد بنائی اور خالد بن الولید جب اُمور انتظام سے فارغ ہوے تو جمیع عناصر سے خمس نکالکر پاس عمرو بن العاص کے بھیجدیا تاکہ وہ اُسکو بخدمت امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بطرف مدینہ روانہ کرین اور حصہ عمرو بن العاص کا بھی اور ان لوگونکا جو مصر مین اور نواحی مصر مین مقیم تھے روانہ کیا اور بعد اُسکے خالد نے باتفاق جماعت امرا کے اہناس مین چالیس مقام کیے اور بعدازان خالد نے عدی بن حاتم الطائی کو اپنے پاس بلایا اور اُنکے ساتھ میمون بن مہران کو شریک کیا اور ہزار سوار اُنکے ہمراہ کردیے اور انکو حکم کردیا کہ اولاً تملوگ جب بلاد مین بطلوس کے نازل ہو اور باشندگان شہر شہرستان بھی وہین پہونچین اور جسوقت وہان تم ملاقات قیس[1] بن الحارث کی کرو تو اُسکو بھی حکم روانگی کا طرف بھنسا کے پہونچاؤ اور تم سبکے لیے یہ حکم ہی کہ جو تم سے مقاتلہ کرے تم بھی اُسکے ساتھ مقاتلہ کرو اور جو کوئی تمسے آشتی کرے تم بھی اُس سے آشتی کرو اور جو تم سے صلح رکھے تم بھی اُسکے ساتھ صلح رکھو یہانتک کہ تمھارے پاس ہمارے نزدیک سے مدد پہونچے چنانچہ عدی بن حاتم گئے پھر خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنکے پیچھے غانم بن عیاض اشعری کو بسرکردگی ہزار سوار کے رخصت کیا اور اُنھین کے ساتھ فضل بن عباس و مسیب بن نجبۃ الفزاری و ابوذر غفاری و مرزبان فارسی و جعفر و مسلم و علی پسران عقیل و عبداللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد و محمد بن طلحہ و عمرو بن محمد بن طلحہ و عمر بن سعد بن ابی وقاص و شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور خالدؓ نے ان سب سے کہدیا کہ تملوگ روارو چلے جاؤ یہانتک کہ شہر بھنسا کو پہونچو اور ہم بھی تمھارے پیچھے آتے ہین بشرطیکہ مجھے اور میرے اصحاب کو کوئی امر مانع نہ ہوا اور تم لوگ وہان جاکر قوم کو اسلام کیطرف دعوت و طلب کرو اگر وہ لوگ قبول کرین تو جو اُمور ہمارے لیے واجب ہین وہی اُنکے لیے بھی واجب ہین اور جو ہمپر حرام ہین وہی انپر بھی حرام ہونگے اور جو اسلام سے انکار کرین اُنپر جزیہ ہی اور جو جزیہ دینے سے انحراف کرین اُنسے حرب و قتال ہی اور جب حدود مدائن مین پہونچو تو جملہ جماعات کو قریب قریب رکھنا اور کوچ نہ کرنا مگر ایک ساتھ اور ہمراہ ایک جماعت کو جدا جدا رکھنا لیکن جھٹکے اور پھیلے رہنا مگر نزدیک نہ دُور دُور اسلیے کہ اگر کسی جماعت پر کوئی ایسی واردات پڑے جسکی وہ متحمل نہ ہو تو دوسری جماعت اسکی کمک کو بہت جلد پہونچ سکے اور چاہیے کہ ثابت ہمت و ثابت قدم رہو اور نیتونکو خالصًا لوجہ اللہ اور عزم کو بالجزم رکھو پھر جسوقت تملوگ خاص بھنسا تک پہونچو کہ وہ اُس قوم کی دارالسلطنت و محل ولایت ہی تو وہانکے بادشاہ کے پاس اپنے ایلچی بھیجو اور اسکو پیام دو بطلب دعوت اسلام کے اگر وہ قبول کرے تو اُسکو بدستور اُسکے ملک مین چھوڑ دو یعنے اُس سے اور اُسکے ملک سے کچھ تعرض و غرض نہین ہی اور اگر وہ انکار کرین تو مثل کمترین مردم کے اپنے ہاتھون سے جزیہ پیش کرین اور اگر ادائے جزیہ سے سرتابی کرین تو حکم

[1] قیس بن الحارث جو ہزار سوار پر افسر ہوکر بحد مدائن بھنسا بھیجے گئے تھے ۱۲

بسیف ہی اور میرے تئین خبر پہونچی ہی کہ وہ بہت بڑا شہر ہی اور وہانکے باشندے بکثرت ہین اور اس مین خیل کثیر
ہی یعنے جمعیت سوارونکی بہت ہی اور اسکی حوالی و مضافات مین بہت سے شہر و قصبات و بازار و قریات ہین
پھر جو لوگ تمسے آشتی و مصالحہ چاہین تو تم انسے صلح کرو اور جو تمسے مقاتلہ کرین تو تم بھی اُنسے قتال کرو اور تمکو استواری
و ہوشیاری اپنے اُمور کی لازم ہی اور خلوص نیت و صدق عزیمت ضرور ہی جیسا کہ حق تعالیٰ نے اپنی کتاب محفوظ
مین فرمایا ہی یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ط یعنی ای مومنو صبر و
قرار پکڑو اور آپسمین امر بصبر کرو اور باخود ہا ارتباط و اتفاق رکھو اور خدا سے ڈرتے رہو تو کیا عجب ہی کہ رستگار ہو اور
بعد روانگی عدی بن حاتم وغیرہ امرا کے خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کو بلوایا اور اُنکے ساتھ زیاد ابن
ابو المغیرہ جد زیاد بھی رہے تھے اور وہ قریہ وریوطین قریب طبندی کے تھے اور قریب ہی کہ ذکر زیاد بن مغیرہ
اور انکے اصحاب کا یہین جنگ دیر مین آویگا انشاءاللہ تعالیٰ و بعد ازان سعید بن زید کو بلوایا اور یہ ایک عشرۂ
مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مین سے ہین اور نیز ابان بن عثمان کو بلایا اور ان لوگون سے بھی تجدید وصیت کر کے
وداع کیا **راوی** نے کہا کہ عدی بن حاتم طائی و میمون جو روانہ ہوے اور چلتے چلتے حدود میدوم مین جب پہونچے
تو وہان قیس بن حارث سے ملاقات ہوئی اتفاقاً وہ وہان باشندگان اس دیار سے مصالحہ کر چکے تھے اور صلحنامہ
لکھ چکے تھے اور اُنسے جزیہ مقرر کر الیا تھا جسقدر کہ جماعت نے تجویز کیا تھا اور اہل پر شلت سے بھی بعد قتل اُنکے
بطریق رئیس کے وہی معاملہ کیا گیا اور اسیطرح اسطرف سائر بلاد کے باشندگان سے شہر دہشور تک یہی معاملہ یعنے
مصالحہ ہوا اور جزیہ مقرر کیا گیا اور اس اقلیم مین ندائے امان دیگئی اور وہان والون نے صلح کی تقریب مین علاوہ
جزیہ کے اموال کثیر پیشکش کیا و بعد ازان اہل اسلام نے ایک جماعت مسلمین کی مرتب کر کے طرف بر شرقی کے
روانہ کیا اور یہ وہ لوگ تھے مثل رفاعہ بن زہیر المحاربی و عقبہ بن عامر الجہنی و ذوالکلاع الحمیری و دیگر ایک ہزار اصحاب
تھے پھر ان سبھون نے حدود عقبہ مین جو متصل حلوان ہی جا کر اُن قریون اور بلاد کو تاخت و تاراج کرنا شروع
کیا اور جنھون نے مسلمانون سے مصالحہ چاہا تو اُنھون نے بھی اُنسے صلح کر لی اور جسنے انکار کیا اُس سے قتال
کی و بعد ازان جب یہ لوگ طرف شہر اسفیج و بر نیل کے پہونچے وہان ایک بطریق تھا اور وہ معروف بنام صول
تھا چنانچہ وہان کے باشندے بھی صلح پر حاضر ہوے اور جزیہ قبول کیا و بعد ازان مسلمانون نے وہانسے تیاری
کوچ کی کردی پھر عدی بن حاتم وہانسے چلے تو قیس بن الحارث سے قریب اس قریہ کے ملاقات ہو گئی جو
معروف بقمن تھا اور میمون جا کر اس قریہ مین اُترے جو وہ بھی معروف بمیمون تھا تب قیس بن الحارث نے
میمون سے کہا کہ تم یہان مقام نہ کرو جبتک اُس نواح کے بلاد ہمارے لیے فتح نہ ہو جاوین یا تا وقتیکہ امیر خالد
کے پاس سے کچھ خبر نہ آوے خواہ اس زمانہ تک کہ وہ اپنے ارادے کے موافق ہمکو کچھ اجازت دیوین اور عدی

عشرہ مبشرہ وہ دس صحابی ہین جن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی بشارت دی تھی ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر و عبد الرحمن بن عوف و ابو عبیدہ و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید رضی اللہ عنہم اجمعین ۱۲

مع اپنی اولاد کے اس قریہ مین اُترے جو معروف بہ بنی عدی ہی وبعدازان عدی نے اپنے پسر حاتم اور اپنے
بھائیون کو وہین چھوڑ کر کوچ کیا اور حاتم وغیرہ اس قریہ کو گھیرے رہے اور قیس بن الحارث جو مع اپنے اصحاب
کے چلے تو اس قریہ پر وارد ہوے جو معروف بنام موس ہی (نام قریہ ۱۲) اور اس شہر مین پہونچے جو معروف آمدلاص ہی (نام شہر ۱۲) تب
وہانکے باشندے بعد قتل ہوجانے اپنے بطریق کے حاضر ہوے اور مصالحہ ہوا وبعدازان درمیان حدود بلاد
اور ترائیو نمین دریا کی جا پہونچے پھر رفتہ رفتہ شہر ہبا الکبری پر نازل ہوے اور اُنکے عقب پر غنم بن عیاض بھی
مع اپنے اصحاب کے روان تھے اور اُس شہر مین ایک بہت بڑا دیر معروف بدیرانی جرجا تھا وہان ایک
بڑی عید ہوتی تھی کہ مردم سائر بلاد اُس عید کو وہان مجتمع ہوتے تھے اتفاقاً پہونچنا صحابہ کا وہان قریب
اُنکی عید کے ہوا چنانچہ ایک شخص ذمیون مین سے صحابہ پاس آیا اور اُسنے اجتماع مردم روز عید سے خبر دی
یہ سُنکے قیس بن الحارث مع پانسو اپنے اصحاب کے فوراً تیار ہوگئے اور رفاعہ بن زہیر المحاربی انپر افسر تھے
تاآنکہ اس دیر پر دوڑ ماری اور حال یہ تھا کہ ایک جماعت رئیسان شہرستان روم وقبط کی اور ایک جمعیت
سواران مسلح وزرہ پوشونکی گرد اس دیر کے حراست وحفاظت کرتے تھے اور وہ ساری خلائق اُس روز اپنے
خورد ونوش وخرید وفروخت وزینت وآرایش مین مشغول تھی سو اُنھون نے اپنے اشغال پر کچھ خیال نہ کیا
اگرچہ کہ خیل مسلمانون کا اُنکے سر پر جا پہونچا اور تھوڑی ہی دیر لڑائی ہوئی کہ مردمان بیرون دیر بھاگ نکلے پھر صحابہ
نے تمام جو کچھ بازار مین مال واسباب تھا لوٹ لیا اور جانور اُن کے اونٹ گھوڑے بیل بھیڑے سب ہانک لیگئے
اور دیر کو گھیرے رہے اور مردمان دیر بالائے دیر سے قتال کرنے لگے تب مسلمانون نے زنجیرین اور قفل دروازے
کا توڑ ڈالا اور ایک جماعت دیر پر چڑھکر اندرون دیر داخل ہوگئی اور وہانسے مال ومتاع اور ظروف طلائی ونقرئی
بہت کچھ لیا اور سو آدمی گرفتار کر لیے اور کچھ قتل ہوے اور باقی بھاگ گئے وبعدازان اندرون شہر داخل ہوے
اور شہر ہبا الکبری سے نزدیک اور بحر یوسفی سے قریب قریب بہت سے قریات قصبات تھے اور درمیان
اُن دیہات کے ایک شہر تھا معروف بہ سحاق اُسمین ایک بطریق عظیم رہتا تھا اور وہ بطلوس بادشاہ کے
عمائدین سے تھا جب اسکو خبر ورود صحابہ کی معلوم ہوئی تو اُسنے لشکرون کو جابجا سے شہرہائے اقمس وشمصطاو
یسلقون ودنشا بہ وغیرہ مین جمع کیا اور خیل روم کو زمینداران ونصاری سے چھ ہزار فراہم کیا اور ان سب کو لیکر
صحابہ کے مقابلہ مین نکلا اور ایسا ہوا کہ اہل ہبا الکبری اور وہانکے گرد ونواح والے اور اسیطرح اہل ہوریت یہ
سب پاس قیس بن الحارث کے حاضر ہوکر صلح کر چکے تھے اور بعدازان یہ سب لشکر مسلمانونکا روانہ ہوا جب
قریب ایک قریہ کے پہونچے جو معروف بہ بنی صالح تھا اور چلے جاتے تھے ناگہان ایک غبار بلند ہوا پھر جب وہ
ہٹا تو چھ صلیب نظر آئے اور ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے آخر جب مسلمانون نے انکے تئین دیکھا تو اُنکو
استاد قضا اور اتنی مہلت نہ دی کہ وہ انپر حملہ آوری مین سبقت کرین تاآنکہ قتال شدید برپا ہوئی اور گرد رزمگاہ کی افق
پر گئی اور سم اسپان فولاد نعل سے شرارے اُڑتے تھے اور دونون طرف کی جماعتین دوچار ہوئین اور دونون تیغ مین

ہنگامہ تیز گرم ہوا - فَلِلّٰہِ دَرُّ رِفَاعَۃَ بنِ زُہَیرِ المُحَارِبِی وَعُقبہ بنِ عَامِرِ الجُہَنِی وَعَمَّارِ بنِ یَاسِرِ العَبسِی وَ مَیسَرَۃَ بنِ مَسرُوقِ العَبسِی یعنی حق تعالیٰ جزائے نیک عطا کرے رفاعہ کو و عقبہ و عمار و میسرہ کو کہ ان سب نے کیا داد مردانگی دی اور بڑی بہادری کی **راوی** نے کہا پھر صحابہ نے اس قتال شدید مین صبر جوان مردونکا کیا اور وہ بطریق عدو اللہ جسکا نام لاوی بن ارمیا تھا اور وہ حاکم شہر سینا اور بڑا شہسوار و مرد میدان کارزار تھا جنگ گاہ مین آکر مبارز طلب ہوا اور چالش و حملہ کرنے لگا اور مردمان متعدد اُسنے قتل کیے اسوقت لشکر اسلام سے سنان بن نوفل الاوسی اسکے مقابلہ مین آئے مگر اُسنے سنان کو شہید کیا تب اُس سے لڑنیکو عمار بن یاسر العبسی برآمد ہوے پھر دونون نے باہم چالش گری و معرکہ آرائی و تیغزنی و نیزہ بازی کی اور اُن دونومین از روے ضربت کے عمار سابق و چابکدست تھے آخر اُنھون نے اسکے سینے مین ایک ایسا بھالا مارا کہ اسکی انی پشت سے پار نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر خاک و خون مین لوٹنے لگا اور اُسیدم مرگیا یہ حال دیکھکر رومی طیش مین آئے اور اپنے صاحب کے مارے جانے سے غضبناک ہوکر اُنمین سے سوارونکی ایک جماعت نے عمار پر حملہ کیا اور اُنکے گھوڑیکو پے کیا اور سب نے ہجوم کرکے انکو شہید کیا رحمہ اللہ تعالیٰ چنانچہ مسلمین مین سے پندرہ آدمی شہید ہوے اور **راوی** نے بواسطہ سنان بن نوفل و مالک کے غانم الیربوعی سے کہ وہ خیل مین رفاعہ بن زہیر المحاربی کے تھے **روایت** کی ہی اُنھون نے کہا جب ہملوگ مشغول قتال تھے اور جنگ شدید بپا تھی اور ہم اپنے دلونکو مرگ پر آمادہ کیے تھے اسوقت رفاعہ مسلمانونکو حرب و ضرب پر برانگیختہ کرتے تھے اور یہ اشعار انشاد کرتے تھے ؎

یَا مَعشَرَ النَّاسِ وَ السَّادَاتِ وَ لَہُم — وَیَا اَہلَ الصَّفَا یَا مَعدَنَ الکَرَمِ
وَصَدِّقُوا العَزمَ لَا تَبغُوا بِہٖ فَشَلًا — وَمَکِّنُوا الضَّربَ فِی الہَامَاتِ وَالقِمَمِ
وَاترُکُوا القَومَ فِی البَیدَاءِ مُطَرَّحَۃً — عَلَی الثَّرَی خَشیَۃً بِاللّٰہِ وَ النِّقَمِ

یعنی ای گروہ مردم ای جماعت بزرگوار اور ای اہل ہمت اور ای اہل صدق و صفا اور ای معدن کرم چاہیے کہ اپنے عزم کو راست و استوار کرو اور اُسکو فاسد نہ کرو بودے ہونے سے اور قوت پکڑو ضرب لگانیکی سرون مین اور اُنکے بدنونپر یعنے اُنکے سر کاٹنے مین جستی و چابکدستی کرو اور قوم کو ہلاکی مین چھوڑدو کہ وہ زمین پہ خراشیدہ و زخمی ہوکر بذلت و خواری تمام پڑے ہون اور **واقدی** نے کہا چنانچہ رفاعہؓ لوگونکو آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور کہتے تھے یا معشر السادات و اقبال یعنی ای سردار و پیشقدمی کرنیوالو تم کو مژدہ ہو کہ اب رومیون سے کوئی کبھی تمسے مقاومت نہ کریگا اور خوشی کرو صحبت حوران اور خدمت غلمان سے غرفات جنت مین ٹھہر آئیے جنت تمھاری تلوارونکے سایہ مین ہی رفاعہؓ نے کہا پھر جس عرصہ مین کہ ہم سرگرم اشد قتال تھے ایک غبار نمایان ہوا اور پھیل گیا پھر جب وہ غبار ہٹا تو ایک ہزار سوار غرق باہن نظر آئے کہ اُنکے زرہین داؤدیہ زیب تن تھین اور اُنکے سرونپر خود ہائے عادیہ درخشان تھے اور نیزے خطی اُنکے زیر ران دبے تھے اور عربی گھوڑونپر وہ سوار تھے آخر ہم نے جو غور سے اُنکو دیکھا تو ناگاہ وہ سلیمان بن خالد و عبد اللہ بن مقداد و عبد اللہ بن طلحہ اور اُنکے بھائی محمدؐ اور زیاد بن المغیرہ اور ولید و محمد بن عتبہ و محمد بن ابی حریرہ تھے و باقی دیگر صحابہ کرام تھے رضی اللہ عنہم اور یہ وہ لوگ تھے کہ غانم بن عیاض نے اپنے آگے آگے

[illegible] نعیمان بن معاویہ بن ... علاقہ عادیہ ... شہادت عمار بن یاسر

اُنکو بطور طلیعہ کے روانہ کیا تھا غرض اُس جماعت نے جب ہم لوگونکو دیکھا تو باآواز بلند تکبیر کی پھر ہمنے بھی اُنکی تکبیر سنکر تکبیر کہی تاآنکہ وہ لوگ ہم مین آکر شامل ہوگئے اور ان لوگونمین سے ہرایک نے بطریقون سے مبارزطلبی کی پھر جو سامنے آیا اُسکو قتل کیا بالآخر جب روم نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوکر بھاگے اور فرار کی طرف قرار پکڑا اور صحابہ نے انکا تعاقب کیا کہ لوٹتے مارتے قید کرتے ہوئے حوالی وحدود شہر بہزادیسلقون تک پہونچے اور فراریون مین سے قریب پانسو آدمی کے اسیر کیے اور قریب تین ہزار کے اُنمین سے قتل ہوئے اور باقی طرف قریات وبلاد کے بھاگ گئے اور بعد قتل بطریق سبزا کے باشندے وہانکے قوم نصاریٰ اور اہل بازار سے مسلمانونکے پاس گئے اور ان سے استحکام صلح کا کیا اور ادائے جزیہ پر سب متفق ہوے اور اسیطرح وہ لوگ جو اُس شہر کے گرد ونواح کی بستیونمین بستے تھے حاضر ہوئے اور ادائے جزیہ پر صلح پذیر ہوے اور عمرو بن الزبیر باجماعت مسلمین وہان مقیم رہے اور قیس بن الحارث آگے آگے اس قوم فرمی کے روانہ ہوکر قریب شہر طبندی وشہر اسنا کے جا اُترے اور اُسمین ایک بطریق رہتا تھا اُسکا نام بولیاص بن بطرس تھا اور وہ بڑا سرکش تھا چنانچہ وہ مع مسلمانونکی ملاقات کو نکلا اور اُسکے ہمراہ سامان ضیافت تھا پھر اُسنے مسلمانون سے عقد صلح محکم کیا اور ادائے جزیہ اپنے شہر کیطرف اور جانب اسنا سے قبول کیا کیونکہ اسنا بھی اُسکے تحت حکومت تھا بعدازان قیس بن الحارث نے مع اپنے اصحاب کے کوچ کیا اور زیاد بن المغیرہ وہین متوقف رہے آخر قیس روانہ ہوکر قریہ وربوط مین وارد ہوئے اور وہانکے باشندونسے عقد مصالحہ مستحکم کیا اور سلیمان بن خالد اور عبداللہ بن مقداد مع اپنی جماعت کے قریب شہر اسنا مقیم تھے اور اُنمین سے بعضے قریہ اطفینہ مین اُترے تھے کہ ایک جماعت راتونکو شہر مین جاکر پھر آتے تھے اسلیے کہ بولیاص کی کید سے اندیشہ رکھتے تھے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جو لوگ لشکر سے پیچھے رہ گئے تھے وہ پانسو سوار تھے سو وہ دریا کے کنارے کنارے چلے آتے تھے اور اہل سواد ونواح پر تاخت وتاراج کرتے تھے پھر جو لوگ طلبگار صلح ہوتے تھے اُنسے مصالحہ کرتے تھے اور جو اسلام لاتے تھے اُنکو چھوڑ دیتے تھے وبعدازان قیس بن الحارث نے کوچ کیا اور اس شہر مین وارد ہوے جو اب معروف بنام قس ہے اور وہ اسلیے قیس کے نام سے قس مشہور ہوا کہ اس شہر مین ایک بطریق تھا اور وہ بطلیوس بادشاہ کے امرا مین سے اور اُسکے بنی اعمام سے تھا اور اُسکا نام شکور بن نجائیل تھا تاآنکہ تمام اہل سواد ونواح اُسکے پاس درمیان شہر کے مجتمع ہوے اور قیس نے دو مہینہ تک اُسکا محاصرہ رکھا وبعدازان دروازہ جلاکر کھول لیا اور اُسکے اندر داخل ہوے اور اس سے پہلے ایک لڑائی درمیان اُنکے اور مسلمانون کے بمقام کوم الانصار ہوچکی تھی کہ وہان سے شکست پاکر حصار قس مین آکر متحصن ہوے تھے کہ بالآخر مسلمانون نے بعد محاصرے کے اس شہر کو فتح کیا اور اسکے بطریق کو قتل کیا اور مال اسکا لوٹ لیا اور جو کچھ اُس شہر مین تھا وہ سب لے لیا بعدازان لوگونکو طرف اسلام کے دعوت وطلب کیا مگر وہ لوگ اس سے باز رہے تو انپر جزیہ مقرر ہوا وبعدازان حوالی و اطراف مین شہر قس کے جو بلاد آباد تھے اور اُسی نواح مین شہر ماطی بھی واقع تھا تو اُن سب پر تاخت وتاراج کرتے تھے بعدازان طرف شہر کفور کے دوڑ ماری تو وہان سے ایک بطریق نکلا اور وہ برادر عم زاد والی دہشور کا تھا جو مقتول ہوا اور اس کا بھائی بطرس تھا آخر اُس بطریق نے آکر مسلمانون سے مصالحہ کیا اور ادائے جزیہ پر راضی ہوا پھر اہل عرب وہانسے چلکر قریب شہر دیر ہماط

اور اُسکے گرد نواح کے قریات مین وارد ہوے اور زہیر مع ایک جماعت عرب بمقام زہرہ اُترے ہوے تھے اور باقی اہل سواد جو بھنسا کی حوالی شرقی و غربی مین رہتے تھے جب اُنھون نے آمد عرب سُنی تو وہ اپنا مال و اسباب و رانکی عورتون اور اولاد کو لیکر شہر بھنسا مین داخل ہو گئے اور اپنے شہرونکو خالی چھوڑ دیا اور بطلیوس بادشاہ نے اپنے بطریقونکو بھیجا تو اُنھون نے اُن لوگونکو جو بھنسا مین گرد و نواح سے بھاگ آئے تھے حصار مین مقرر کیا اور ما یحتاج حصار جو تا مدت محاصرہ کو کفایت کرے جمع کر دیا **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہ ماجرا تو یہان بھنسا والونکا تھا و ابا بولیاس صاحب طلبندی نے جسنے کید سے صلح کی تھی سواد سے بطلیوس کو یہ لکھ بھیجا کہ مین نے عربون سے بکید و مکر مصالحہ کیا ہی اور ارادہ میرا اُنسے غدر و عہد شکنی کا ہی چاہیئے کہ تم میرے لیے ایک لشکر بطریقون کا تیار و مہیا کر دو شاید کہ مین جماعت دلیران مسلمین پر ظفر یاب ہون اور عنقریب تمھارے مقتولونکے خون کا عوض لون اور حال یہ تھا کہ اُس دشمن خدا کے پاس ہر روز خبرین منجانب عربان منصرہ کے پہونچتی تھین یعنی جن عربون نے تنصر اختیار کیا تھا وہ خبرین پہونچاتے تھے اور سوائے اُنکے اہل بلاد و سواد سے اخبار فیروزمندی عرب اور خبرین مقتولان بطارقہ کی آتی تھین اور ماجرا فتح بلاد و نہب اموال کا سنکر اُسکے تئین ہم و غم عظیم ہوتا تھا اور یہ احوال اپنے بطریقون مین سے کسی پر ظاہر نہ کرتا تھا بلکہ اُنکے دلونکو یہ کہکر خوش کرتا تھا کہ ہمارا قلعہ بہت مستحکم ہی اگر عرب ہمسے لڑینگے تو ہم بھی اُن سے خوب لڑینگے اگر وہ ہمپر غالب ہونے لگین گے تو ہم اپنے قلعہ کے اندر ہو جاینگے اُسوقت اگر تمام اہل حجاز جمع ہو کر ہمپر آوینگے تو ہرگز ہم تک نہ پہونچینگے اگر بیس برس تک یہان پڑے رہینگے تو بھی خجل ہو جاوینگے حالانکہ وہ اس بات سے غافل تھا کہ حق تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہی اور وہ ناصر دین اسلام ہی اور ذلیل و خوار کرنیوالا کفار لئام کا ہی چنانچہ جسوقت مکاتبہ بولیاس کا پاس بطلیوس کے پہونچا تو اُسکو پڑھکر شاد ہوا اور اپنے بطریقون مین سے ایک بطریق کو جسکا نام روماس تھا بلوا کر پانچہزار سوار روم نصاریٰ وغیرہ اہل قریات سے اُسکے ہمراہ کیا اور اُنکو حکم کیا کہ تاریکی شب مین روانہ ہون پھر جسوقت آدھی رات ہوئی تو یہ لوگ ملکی شہر طلبندی مین پہونچے اور روماس بوالیاص کے حاضر ہوے وہ ان لوگونکے آنے سے بہت خوش ہوا اور مسلمانونپر عزم یورش کیا اور ادھر اہل اسلام نماز صبح ادا کر چکے تھے کہ دفعۃً خیل بولیاص کا سامنے نمودار ہوا اُسوقت مسلمانونمین ندا ہوئی کہ النفیر النفیر کوچ کرو یعنی تیار و ہوشیار ہو جاؤ دیکھو کہ دشمنون نے ہمپر ہجوم کیا اور عہد شکنی و دغا کی تب صحابہ اپنے گھوڑونپر سوار ہوے اور آگے بڑھے اور جسوقت قریب دیر پہونچے تو دیکھا کہ فوج روم دس ہزار سوار سامنے ہی اور یہ دشمنان خدا ایک کمینگاہ سے نکل پڑے تھے کہ وہین قریب پلونکی آڑ مین چھپے بیٹھے تھے اور وہان ایک نہر عمیق رود نیل سے اُس زمانہ مین دیر سے مغرب رو قریب شہر جاری تھی پھر جسوقت مسلمانون نے تابش سنان اور خودون کی دیکھی اور جنبش علمونکی اور چمک صلیبون چاندی سونیکی نظر آئی تو فوراً اپنے گھوڑونکی طرف دوڑ کر سوار ہووے و بالاعلان تہلیل و تکبیر کرنے لگے اور درود و سلام بشیر و نذیر پر بھیجتے تھے اور شتاب روی سے اُنکی طرف آگے بڑھے اور کثرت کافرین سے کچھ اندیشہ و اضطراب نہ کرتے تھے اور ہر ایک دوسرے کو قتال پر برانگیختہ کرتا تھا اور پہلے اُن غدارون نے یہ کام کیا کہ ایک چھوٹی جماعت پر جو تھوڑے سے مسلمان قریب دیر اُترے تھے جا پڑے اور اُنپر وار تلوارونکے کرنے لگے ادھر تو اُنکو سب طرف سے

ذکر جنگ بولیاص و شہادت سلیمان بن خالد رضی اللہ عنہ و عبد اللہ بن مقداد

گھیر لیا اور ادھر قریب ربوط تک جولانی کرتے ہوے تمام پھیل گئے اُسوقت سلیمان بن خالد و عبد اللہ بن مقداد و عامر بن عقبہ بن عامر و شداد بن اوس اور ایک گروہ صحابہ کا اپنے لشکر سے مقابلہ پر نکلے اور قتال شدید و جنگ عظیم ہونے لگی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا گھوڑے جو طرارے بھرتے تھے اُنکی ٹاپوں سے شرارے اُڑتے تھے ہر سمت سنانوں کی چمک تھی باگیں گھوڑوں کی ٹوٹ گئیں ہاتھوں سے لگامیں چھوٹ گئی تھیں دہشت سے دیکھنے والے مبہوت تھے فکر میں گم تھیں ہوش باختہ تھے بالآخر اُن بدکارون نے ہر جانب سے صحابہ کو گھیر لیا فَلِلّٰہِ دَرُّ سُلَیْمَانَ بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمِقْدَادِ یعنی حق تعالیٰ جزاے خیر و نیکیاں سلیمان بن خالد و عبد اللہ بن مقداد کی زیادہ کرے کہ ان دونوں نے بکمال شدت قتال کی و مروان میدان امتحان ہوے اور اسیطرح زیاد بن المغیرہ بھی جنگ عظیم کر رہے تھے کہ کبھی اُنکے میمنہ پر جا پڑتے تھے اور کبھی مارتے ہوے میسرہ پر آپڑتے تھے گاہے قلب لشکر میں گھس جاتے تھے اور دشمنوں نے ان مردوں کو ہر چہار طرف سے گھیر لیا تھا جسطرح داغ سفید یا سفید گل کھال یا بدن میں شتران سیاہ کے یا جیسے تلوار صاف میان سیاہ میں اُسوقت مسلمانوں نے صبر و قرار پکڑا تھا صبر و قرار جوانمردوں کا اور اکثر اہل اسلام کثرت زخموں سے سست ہو گئے تھے اور کفار سخت تھے یعنی سختی و درشتی پر تھے اور مسلمانوں نے اُنکے دلیروں کو ہٹا کر اُنکے پس پشت کر دیا تھا اور قتال شدید کر رہے تھے اور موت پر جان لڑائے تھے اور ایک دوسرے کو شجاعت دلاتا تھا اور اُسوقت سلیمان بن خالد کہتے تھے اے مسلمانو اللہ اللہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے اور وعدہ گاہ نزدیک حوض نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے یہ کہہ کے بڑے زوروں کی لڑائی لڑے یہانتک کہ زخمہای کاری سے سست ہو گئے اور اُس روز لشکر اسلام سے قریب دو سو بیس مرد و نکے متصل ایک ٹیلے کے جو بجانب غرب شہر ربوط ہے شہید ہوے اور مسلمانوں میں سے کوئی اُسوقت تک قتل نہ ہوا جبتک اُس نے دشمنوں میں خلق کثیر کو قتل نہ کر لیا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا جب مسلمانوں نے اور سلیمان بن خالد نے دیکھا کہ اپنے اصحاب پر کیا گذری تو سلیمان کبھی حملہ کرتے ہوے میسرہ پر جاتے تھے اور کبھی حملہ کرتے ہوئے میمنہ پر آتے تھے اور عبد اللہ بن مقداد و بقیہ صحابہ حملہ کرنے میں اُنکی اعانت کرتے تھے ثُمَّ تَقَدَّمَ سُلَیْمَانُ بْنُ خَالِدٍ وَطَعَنَ بِطْرِیْقَ اَسْنَا طَعْنَۃً صَادِقَۃً اَرْدَاہُ عَنْ جَوَادِہٖ وَخَاضَ فِی الْقَلْبِ یعنی و بعد ازاں سلیمان بن خالد آگے بڑھے اور بطریق اسنا کو کہ وہی بولیاس تھا نیزہ کاری مارکر اسکو گھوڑے سے نیچے گرا دیا اور اُنکے قلب لشکر میں گھس گئے **ترجمہ دیگر** کہ سلیمان آگے بڑھے تو بطریق اسنا یعنی بولیاس کو نیزہ کاری مارکر اُنکو نیچے گرا دیا اور خود اندر اپنے قلب لشکر کے گھس گیا **مترجم** کہتا ہے کہ ترجمہ ثانی بنا بر سیاق خبر کے صادق آتا ہے اور اس صورت میں طَعَنَ بِطْرِیْقَ قاف کے پیش سے پڑھا جاوے چنانچہ **راوی** نے بواسطہ اوس بن شداد و علقمہ بن سنان کے زید بن رافع سے **روایت** کی ہے اُنھوں نے کہا میں خیل میں اصحاب سلیمان بن خالد کے موجود تھا کہ ہمنے ستر کو انکو اپنے سے باز رکھا اور دور کر دیا تھا کہ پھر وہ ہمارے سامنے اُٹھ پھرے اور ہمکو یہ خبر نہ تھی کہ وہ ہماری گھات تاک میں پوشیدہ بیٹھے تھے دفعۃً وہ اپنی کمینگاہ سے ہمپر نکل پڑے آخر ہمنے اُنسے مقابلہ موت کا کیا یعنی موت کی لڑائی لڑے اور اُنمیں سے ایک جماعت قریب دو ہزار آدمی کے قتل ہوئی اور سلیمان بن خالد نے اُنکے بڑے بڑے سرداران باوقار اور اُنکے بطریقان اخیار کو قریب تیس شہسوار کے قتل کیا اور اسی طرح عبد اللہ بن مقداد نے بھی انبوہ کثیر اُنکے دلیران کارزار سے قتل کیا ناگاہ ایک گروہ دشمنوں نے جو قریب دو ہزار سوار کے تھا سلیمان بن خالد کو گھیر لیا اور اُنکے گھوڑے کو جو اُنکی سواری میں تھا پے کیا اور

سلیمان پر تلوارین ماریں یہانتک کہ اُنکا دست راست قطع ہوگیا تو اُنھون نے تلوار اپنے دست چپ مین لی آخر اُس ہاتھ پر بھی ایک ہاتھ تلوار کا پڑا کہ بایان ہاتھ بھی کٹ گیا تب دشمنون نے اُنکو ہر طرف سے گھیر لیا پھر جب اُنکو اپنے قتل ہونیکا یقین ہوگیا تو اپنے والد کو تصور کرکے اس مقال سے گویا ہوئے کہ یَعِزُّ عَلَیْكَ یَا خَالِدُ مَا حَلَّ بِوَلَدِكَ وَلٰكِنَّ هٰذَا فِیْ رِضَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یعنے اے خالد والد ماجد آپ پر سخت دشوار گزریگا وہ واقعہ جو آپکے فرزند پر گذرا ہے ولیکن یہ سانحہ عین بر ضاے خداے عزوجل مین واقع ہوا ہے اور حال یہ تھا کہ اُنکے سینے مین قریب بیس زخم سنان کے لگے تھے یہانتک کہ اُنکی قوت نے بہت کمی کی آخر زمین پر گر پڑے اور بعد ازان ہنسنے لگے اور کہتے تھے اسوقت ہم ملاقات اپنے احباب شہدا کی کرتے ہین رحمہم اللہ اور جسوقت عبد اللہ بن مقداد نے اُنکو اس حال سے قتلگاہ مین پڑا ہوا دیکھا تو آہ مار کر بولے لَا حَیَاةَ بَعْدَكَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَلْمُلْتَقٰی فِیْ جَنَّاتِ عَدْنٍ یعنی اے ابو محمد تمھین آنیوالے جنت عدن کے بعد تمھارے لُطف زندگی نہین ہے یہ کہکر لشکر اعدا مین گھسکر مقاتلہ کرنے لگے ناگاہ دشمنون نے اُنکو اسوقت گھیر کر بھالونکی انی سے چھید لیا اور اُنکے مُنھ پر بہت سے زخم لگے اور وہ نیزون کو توڑ ڈالتے تھے اور اپنے چہرے سے لہو پونچھتے تھے تا آنکہ گھوڑے نے اُنکو زمین پر گرا دیا یعنے وہ اپنے گھوڑے سے زمین پر گرے اور آواز دی وَاشَوْقَاهُ اِلَیْكَ یَا بْنَ مِقْدَادٍ یعنی اے ابن مقداد مین اسوقت تمھارا کمال مشتاق ہون بعد ازان ہنسے اور کہا مَرْحَبًا اور مر گئے رحمہ اللہ تعالےٰ پھر یہ حال دیکھکر ہمکو یقین ہوا کہ ہم سب لا محالہ موت کی ملاقات کرینگے اور یہین قیامت بپا ہوگی بعد ازان یکایک ایک غبار نمودار ہوا جب وہ ہٹا تو نشانہاے لشکر اسلام نظر آئے اور جماعت مسلمانونکی ظاہر ہوئی اور آگے آگے اس قوم کے قعقاع بن عمرو التمیمی ہراول تھے اور اُنکے ہمراہ مسیب بن نجبتہ الفزاری و ضمرة بن جندب و فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان با دیگر اولاد ہاشم و اولاد عبد المطلب و دیگر سرداران قبیلہ اوس و خزرج و نیز غانم بن عیاض اشعری مع اپنے ہمراہیان امرا و اکابر کے موجود تھے چنانچہ ان لوگون نے دشمنونکو ذری مہلت نہ دی اور آتے ہی فوراً انپر یکبارگی حملہ کر دیا یہانتک کہ انپر غالب آئے اور بولیاص مارا گیا اور بہت سے بطریقان بطلیوس جو بولیاص کے ہمراہ تھے وہ سب مارے گئے اور رومی بھاگ نکلے اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوے اور اسیر کرتے ہوے اور لوٹتے جاتے تھے یہانتک کہ وہ اہل ہزیمت لب بحر یوسفی پہونچے تو اُنھون نے اپنے تئین مضطربانہ دریا مین ڈالدیا کہ مردمان کثیر اُنمین سے ڈوب گئے اور اس معرکہ مین وہ لوگ تقریباً چار ہزار آدمی قتل ہوے اور قریب بارہ سو کے گرفتار ہوے اور باقی بطلیوس کی طرف بھاگے راہ تکو تو جا بجا چھپے رہے پھر بطلیوس کے پاس پہونچے اور اسکو اس شکست و تباہی کی خبر دی یہ سُنکر زمانہ اُسپر تنگ ہوگیا اور اسکے سینے نے تنگی کی اور اپنے امر مین متفکر ہوکر تیاری و فراہم آوری سامان جنگ کا کرنے لگا **واقدی** علیہ الرحمتہ نے کہا یہ ماجرا تو یہان اِن لوگونکا تھا اور وہان اہل طبندی و اہل اسنا کہ ہنوز اُنھون نے نہ خروج کیا تھا اور نہ قتال کی تھی سلیے کہ انکو وہ ساری خبرین پہونچی تھین اور اُنکے ساتھ اکثر بطارقہ و امرا تھے تو وہ سب اپنے بطریق رئیس سوال قتال کرتے تھے اور وہ رئیس نصرانی تھا رومی تھا اور اُسکا نام لوص تھا اور اسیکا وہ شہر تھا جسمین وہ رہتا تھا چنانچہ اُسنے قتال سے انکار کیا پھر جسوقت اسکو خبر اہل ہزیمت کی پہونچی تو لوص اپنے شہر سے نکلا اور اُسکے ساتھ اہل شہر سے ایک جماعت تھی پھر لوص مع اپنے ہمراہیونکے پاس مسلمانونکے آیا اور صلح کی درخواست کی تب مسلمانون نے صلح منظور کی و بعد ازان باشندگان شہر اسنا کے جتنے لوگ بازاری و رعایا تھے وہ سب اپنے عیال و اطفال کو لیکر نکلے اور مسلمانونکے پاس آکر اُنکے آگے زار و نالہ کرنے لگے اور

کہنے لگے کہ ہملوگ قوم رعیت ہین اور اپنے اُمور مین مغلوب زیر دست ہین پس اب ہم تمھارے ذمی اور تمھاری رعیت ہین مسلمانون نے کہا ہم تم کو امان دیتے ہین بشرطیکہ تم اُن لوگونکو بتادو جو تمھارے یہان بھاگے ہوے چھپے رہتے ہمراہیان بولیاص معرکہ قتل سلیمان بن خالد مین شریک تھے اتب ان رعایاے طلندی و اسنا نے اس شرط کو قبول کیا اور اہل اسلام اُن لوگونکی گرفتاری کو شہر طلندی و اسنا مین گئے آخر اُن رعایا نے گھرونمین گھس گھس کر رومیونکو پکڑکے مسلمانونکے حوالہ کیا پھر اسیطرح ہر ایک نصرانی رومی کو پکڑ پکڑکے مسلمانونکے سپرد کرتے تھے یہانتک کہ نہانخانون اور غارون سے جہان مسلمان قیدیونکو وہ لوگ بند رکھتے تھے اور دیگر مکانات سے وہ سب قریب پندرہ سو آدمی کے گرفتار ہوے پھر جسوقت یہ سب قیدی روم کے نصرانی فراہم کیے گئے اُسوقت غانم بن عیاض نے حکم انکے قتل کا کیا اُس ٹیلے پر جو وہان معروف بکوم تھا بعد ازان مسلمانون نے قتلگاہ کی طرف مراجعت کی پھر وہان جب سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد و عبید بن الدار کی نعشون کو دیکھا تو سب بہت روئے اور وہ امرا جو اُنکے ساتھ مین شہید ہوے تھے اُنکے لاشے بھی دیکھکر بہت محزون و مغموم ہو چنانچہ عمرو بن یاسر نے تعزیت مین سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد رضی اللہ تعالی عنہم کی اور انکے ہمراہیون کی سوگواری مین ان اشعار سے مرثیہ پڑھا **اشعار**

ثم ابکی یا عین فقد الحبیب
فامرہ واللہ امر عجیب
لو انہم اعداد رمل الکثیب
لعل ان یبلی ابدا مع حبیب
وکل قرم فی المعامع مصیب
یوم او غامن کل کلب مریب
جہرا و لطفی حر نار اللهیب

وابکی المقتول غدا فی الفلا
قد کان لا یکفر بکل العدا
فیا حمام الایک نوحی اذا
واخبری المقداد من بعدہ
لا التقی البطلوس خیرا و لا
وحی من اعطی لنا نصرۃ

فجندلا وسط الفیافی غریب
ان سل من عمد القضیب
علی فتی قد کان غصنا رطیب
بان عبد اللہ اضحی سلیب
اجنادہ الانذال اهل الصلیب
فی کل واد ثم فتح قریب

یا عین جودی بالدماء الصبیب
وابکی سلیمان لا تنثنی
وتخشی الاعداء من باسہ
واعلی خالد بما قد جری
وابنی الامراء من بعدہم
قد کتموا الناجیا عامرا
لنا خذ الثار من جمعہم

اے آنکھ بارش کر اشک خون ناب کی اور نوحہ کر اے آنکھ گم ہونے یعنی مرجانے حبیب کا اور ماتم داری و ماتم پرسی کر اُن مقتولونکی جو کل کے روز یعنی کل سے صحرا مین پڑے ہوے ہین درمیان میدان کے بیوطن اور بکا کر سلیمان بن خالد پر اور دور نہ ہو یعنی کمی و کوتاہی نہ کر گریہ کرنے مین کیونکہ واقعہ اسکا عجیب ہے وہ ایسا تھا کہ اندیشہ نہ کرتا تھا سارے دشمنون سے اگر کھینچ لیتا تھا اپنے نیام سے اپنی تلوار کو اور ہیبت مین آجاتے تھے تمام اُسکے رعب سے اگرچہ وہ لوگ شمار ریگ تودہ کے ہوتے تھے اے طائران شاخ اب نوحہ کرو اس جوانپر جو شاخ تازہ تھا اور اے حمام اے کبوتر خالد کو خبر کر اس سرگذشت کی شاید کہ وہ بکا کرے اشک خون چکان سے و بعد ازان خبر دے مقداد کو اس بات سے کہ عبداللہ مسلوب و بیجان ہو گیا اور اے آنکھ بعد انکے نوحہ کر اُن امرا کیلئے کہ وہ سارے بزرگوار سختیونمین مبتلا مصیبت ہوے نہ ملاقات کریگا یعنی نہ پہونچے گا بطلوس خیر کو اور نہ اُسکی فوجین فرومایہ جو اہل صلیب ہین کمینگاہ مین پوشیدہ رکھا لشکر کو بقصد روز دغا کے کہ وہ سب سگان بشکل رافتادہ تھے اور قسم ہے اس خدا کی جسنے ہمین نصرت عطا کی ہے ہر ایک وادی اور ہر ایک مواقع مین اور فتح قریب نزدیک والی بخشی ہے البتہ ہم ان سب سے اپنا کینہ اور عوض خونکا لینگے اور حرارت آتش سوزان کو بجھا دینگے یعنی اپنے دل کی آگ بھڑکی ہوئی کو ٹھنڈا کرینگے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ غانم رضی اللہ عنہ نے اس قتلگاہ مین لاشین شہدا کی جمع کرا کے انھین کے لباسہاے خون آغشتہ اور لہو بھری زرہون مین

دفن کردین اور کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی فرماتے تھے کہ وہ شہدا جو راہ خدا یعنی جہاد مین مارے گئے ہین وہ روز حشر اسطرح محشور ہونگے کہ اُنکے زخمون سے خون ٹپکتا ہوگا اور رنگ مثل رنگ خون تازہ کے ہوگا اور بُو اُسکی بُوے مشک ہوگی اور واقدی رحمہ اللہ نے لکھا ہی پھر غانم بن عیاض بعد دفن شہدا کے نزدیک ایک ٹیکرے کے قیام پذیر ہوے اور امراے لشکر دریاے کنارے کنارے ترائی کی بستیون پر تاخت و تاراج کرتے تھے اور عدی بن جابر بن عبد اللہ الانصاری و ابو ایوب و مسیب بن نجبۃ الفزاری نے باجمعیت ہزار سوار کے اہل شروند پر دوڑ ماری اُسوقت انکی طرف ایک بطریق راس الجاہل کا اور ایک بطریق اہریت کا پانچہزار سوار سے نکلے اور نزدیک دامن کوہ کے قتال شدید برپا ہوئی اور یہ خبر غانم بن عیاض کو پہونچی تو اُنھون نے ایک دوسری جماعت ہزار سوار کی ہمراہ ابن المنذر اور فضل بن عباس اور مرزبان[1] کے اُن کی طرف روانہ کیا پھر جب روم نے یہ حال دیکھا تو اُن کے دلون پر رعب غالب ہوا کیونکہ اُنکے درمیان یعنے ان لوگون سے حرب عظیم ہو چکی تھی بعد ازان فضل بن عباس نے قصد بطریق جاہل کا کیا آخر ایک ضرب ہاشمیہ اُسکے سر پر ایسی ماری کہ اُسکے خود سر تک کاٹ گئی اور گلے تک اُتر آئی کہ خشخشہ شمشیر لیتے کر کرانا تلوار کا اُسکے دانتون سے سُنائی دیتا تھا اسوقت فضل نے تکبیر کی اور اُنکی تکبیر سنکر سب مسلمانون نے آواز تکبیر بلند کی اور وہ بطریق زمین پر گر کر خاک و خون مین تڑپنے لگا اور مر گیا و فضل بن عباس کہ شہسوار بہادر و جوانمرد تھا اور تھے تو درمیان گروہ مشرکون کے گھس گئے اور اُنھین بڑی دلیری سے مقابلہ کیا اور مرزبان نے بطریق شروند پر حملہ کرکے اُسکو قتل کیا اور ابن المنذر[2] بطریق اہریت کے حملہ آور ہوے تا آنکہ اسکو تہ تیغ کیا آخر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے پس پشت پسپا ہوے اور فرار پکڑا اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوے اور اسیر کرتے ہوے اور لوٹتے ہوے مقام در اور اہریت تک چلے گئے اور اُنمین سے اکثر دریا مین گر کر ڈوب گئے اور ایکہزار پانسو سوار مارے گئے اور پندرہ سو گرفتار ہوے اور ایک جماعت رومیون اور نصرانیون کی شہر جاہل مین پناہ گزین ہوئی اور اس شہر کا حصار بہت استوار تھا تا آنکہ مسلمانون نے سات روز تک اُسکا محاصرہ کیا و بعد ازان پھاٹک اُسکا جلا دیا اور اندرون شہر داخل ہوے اور دیوار ڈھا کر مکانون کے اندر سے لوگون کو نکالا اور اس شہر کو کھود کر مسمار کر دیا کہ ابتک وہ ویرانہ ہی و بعد ازان نصاری شہر وند و اہریت اپنے گھرون سے نکلکر مسلمانون کے پاس آئے اور صلح کی درخواست کی اور جزیہ دینا قبول کیا اور مرۃ الکلبی کو مع اُنکے دو سو اصحاب کے اپنے یہان اُتارا اور ابن ابی عمرو بن العاص نے مع دو سو سوار کے اُس مقام پر قیام کیا جو نام زہ بنا خالد معروف ہی اور اکثر مسلمانون نے دریا کی طرف گذر کیا اور عامر مع دو سو سوار کے بہ مقام عجب تب مین فروکش ہوے جو قریب بطبندی اور اسناک اور نزدیک ببا القریہ یعنے ببا سے نزدیک ہی اور غانم بن عیاض رضی اللہ عنہ نے باقی لشکر وہانسے کوچ کیا اور **راوی** نے کہا پھر جسوقت جمعیت مسلمانونکی مکمل ہوئی تو غانم نے اپنے سامنے آگے آگے مسیب بن نجبۃ الفزاری و عباس بن مرداس السلمی و فضل بن عباس الہاشمی و عامر بن عقبۃ الجہنی و زیاد بن ابی سفیان بن الحارث کو بجماعت پندرہ سو سوار کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ جاتے جاتے اُس مقام تک پہونچے جو بنام خرنوش معروف ہی اور وہان ایک قلعہ و دشت بطلوس کا تھا اور یہ معمول تھا کہ زمانہ ربیع یعنی موسم بہار مین وہان گرد اس قلعہ کے خیمہ ڈیرے بطلوس کے بپا ہوا کرتے تھے اور وہین اسکے پاس بطارقہ و رؤساے بلاد مجتمع ہوتے تھے اور وہین چند ماہ مقیم رہتے تھے پھر وہان سے اپنے

[1] مرزبان جو منجملہ مرزبانان زمینداران کسریٰ کے تھے ۱۲ [2] ابن المنذر یعنے نعمان بن المنذر ۱۲

اقلیم قلمرو مین دورہ کرتے ہوے طرف بیت الخلافت بھنسا کے مراجعت کرتے تھے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ لوص نے اپنا ایلچی پاس بطلوس بادشاہ کے بھیجکر بمدد لشکر بسر کردگی ایک بطریق کے طلب کی یعنی جب مسیب وغیرہ مع جیش بمقام جرنوس وارد ہوے تھے اسی زمانہ مین لوص نے بطلوس سے درخواست فوج کمکی کی تھی اور یہ لوص وہی ہی جسکا ذکر ابھی اوپر مذکور ہوچکا ہی کہ اُسنے مسلمانوں سے مصالحہ کرلیا تھا غرضکہ بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام شلقم تھا مع لشکر پاس لوص کے روانہ کیا اور اسی شلقم کے نام سے ایک شہر بھی اسی کا بسایا ہوا قریب بھنسا کے واقع ہی کہ وہ وہین کا بطریق ومالک تھا اور یہ فوج جو اُسکے ہمراہ ہوئی تو دس ہزار سوار کی جمعیت تھی **راوی** کہتا ہی مجھ سے **روایت** کی مسلم بن سالم الیربوعی نے بواسطہ شداد بن مازن کے طارق بن ہلال سے اور طارق شریک خیل عباس بن مرداس السلمی تھے تو انھون نے کہا جس عرصے مین ہملوگ قریب جرنوس چلے جاتے تھے یکایک ہمنے ایک گرد اڑتے دیکھی اور اُسوقت پہر دن چڑھا تھا آخر ہمنے تامل و غور جو کیا تو دس نشان لشکر کے اور دس صلیب سونیکے نظر آئے اور ہر ایک صلیب با نند تارے کے چمکتا تھا اُسوقت ہملوگون نے بقصد حملہ اپنے ہتھیار سنبھالے اور وہ لوگ بھی ہمارے مقابلہ پر مستعد ہوگئے اور بیدرنگ ہمپر حملہ آور ہوے پھر ہمنے بھی اُنپر حملہ کیا اور اُن لوگون نے ہمین گھیر لیا کیونکہ وہ دس ہزار تھے اور ہم ہمگی پندرہ سو تھے چنانچہ رومیون نے قتال شدید برپا کی اور اپنی زبان مین غوغا کرنے لگے اور اپنے کلمات کفر کا اعلان کرتے تھے اُسوقت ہمنے صبر جوانمردانہ کیا اور اُس ہنگامہ مین ہمنے قتال مرگ کا مقابلہ کیا یعنے موت کا سامنا کیا فَلِلّٰہِ دَرُّ غَانِمِ بْنِ عُقْبَۃَ وَالْمُسَیَّبِ بْنِ نَجْبَۃَ الْفَزَارِیِّ وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَزِیَادِ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ یعنی حق تعالی حسنات اُنکے زیادہ کرے کہ اُنھون نے اس معرکہ مین بڑی شدت وزور آوری کی قتال کی اور فضل اپنے سر پر عصابہ یعنی سرپیچ سُرخ باندھے تھے اور اسیطرح کی دستار زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بھی باندھے تھے جسطرح اُن دونون کے عم بزرگوار حمزہ باندھا کرتے تھے پھر اُن دونون نے اُس روز قتال موت کی قتال کی اور دونون مرگ سے دوچار ہوئے اور ایک ساعت نہ گزری تھی کہ عین شدت گرمی وہنگامہ حرب مین غانم بن عیاض الاشعری مع جیش ہمراہی کے ہمارے بر سر وقت آپہونچے اُس دم ہمارے دل قوی ہوگئے تب ہم تکبیر کہنے لگے اور اُنھون نے بھی ہماری تکبیر کے جواب مین تہلیل وتکبیر کی اُس آن فضل بن عباس بطریق شلقم کی طرف آگے بڑھے اور شلقم بڑا شہسوار وسخت حملہ آور تھا اور اُسوقت اُسکے تن پر خلعت دیباج زربافتہ کا اور کمر پر منطقہ زرین مرصع بجواہر بندھا تھا اور اُسکے سر پر عصابہ یعنے سرپیچ جواہر نگار لپٹا تھا اور اُسکے ہاتھ مین سونیکی سانگ تھی کہ وہ تیس[۳۰] بالشت سے دراز تر تھی اور وہ کبھی تو تلوار کا وار کرتا اور کبھی اُس برچھی سے حرب کرتا تھا پھر جب فضل نے اُسکی ایسی چالاکی دیکھی اور اُنکو گمان ہوا کہ مجھپر حملہ کیا چاہتا ہی تو اُنھون نے اپنی چابکدستی سے خود اُسپر بحملہ سبقت کی اور یہ اشعار رجز پڑھتے تھے۔

یا ایہا الکلب اللعین الطاغیا	ومن اتی بجیشنا معادیا	ابشر لقد وافاک اشد ضاریا امجد سیف فی عداۃ ماضیا
کان له الرب العظیم واقیا	من کل کلب کافر طاغیا	یعنی ای سگ لعین سرکش اور ای وہ شخص جسنے ہمارے لشکر

مین مکر وعود کیا ہی یا یہ کہ وہ کون ایسا شخص ہی جو ہمارے لشکر مین دوبارہ عود کرنیوالا ہی خوش ہو کہ تجھپر مشرف ہوا ہی شیر زیان بکمال تیزی شمشیر کے اپنی عداوت گذشتہ مین اُس شیر کا ایک پروردگار عظیم الشان نگہبان ہی ہر ایک سگ کافر نافرمان سے

اور راوی کہتا ہی کہ ابیات فضل کے تئین شلقم کچھ نہین سمجھا اور حملہ کیا پھر وہ دونون باہم آویزش و چالش کرنے لگے پھر اُسنے جو ضرب لگایا فضل اُسکو بچا گئے اور جو وار کیا خالی دیا آخر فضل نے مُڑ کر اُسکے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اُسپر ایک ایسا وار قرشیہ کیا اور ایسی ضربت ہاشمیہ ماری کہ سر دھڑ سے جُدا جا پڑا اور اُسکو جو دیکھا تو وہ گھوڑے سے نہ گرا تھا تب اُسکے قریب پھر آکر دیکھا تو تن بے سر تھا اُس گھڑی ایک سوار مسلمانونمین سے جسکا نام زہیر تھا اُسکے پاس آکر دیکھنے لگا فوجدہ مُکلبًا بکلالیب فی سرجہ یعنے زہیر کو معلوم ہوا کہ میخین آہنی یعنی کیلین بشکل پنجہ جو زین مین جڑی تھین تو وہ جسد بے سر مکلب و مکبل یعنے مربوط اور بندھا تھا پھر جب زہیر نے اُن کلالیب یعنی کیلونکو کھینچ لیا تو فورًا جسد بے سر مانند ریگ کے زمین پر گر پڑا اور تاج زرین و منطقہ لاجوردی اُسکا جو خون آلودہ پڑا تھا تو فضل نے زہیر سے کہا کہ سلب و رخت مقتول کا جو میرے لیے ہی وہ تو لے اُسنے کہا کلا اعدمنا اللہ مکارمکم یا بنی ہاشم یعنی مین آپکی عطا کو واپس نہین کرتا ہون ای اولاد ہاشم تمھاری نیکوئیان و کریم بخشیان خداہی کے لیے ہین وبعد ازان فضل نے توسن پر باگ پھیری تو اُسکو بھی قتل کیا اور اسی طرح ہر ایک افسر لشکر اسلام نے ایک بطریق جنود کفر کو قتل کیا اور جملہ مسلمانون نے یکبارگی حملہ کر کے جمعیت اعدا کو پراگندہ کر دیا آخر وہ سامنے سے بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا کہ قتل و اسیر و غارت کرتے ہوے بحر یوسفی تک پہونچے اور اُنکو اُس مقام مین جا ڈالا جو قریہ شاتولہ سے قریب تھا اور ایک جماعت اُن مین سے اندرون ایک قلعے کے جا گھُسی جو وہان دشت مین واقع تھا اور مسلمانون نے اُسکا محاصرہ کیا اور بالآخر پھاٹک جلا کر اندر داخل ہوئے اور مکانونکی دیوارین گرا کر جو کچھ مال و اسباب تھا نکال لیا اور رومیون سے ایک جم غفیر قتل ہوئے جو قریب تین ہزار کے تھے اور تقریبًا ایکہزار آدمی اسیر ہوئے اور مسلمانونمین سے ہشتاد و ہشت مرد شہید ہوئے اور اُن اکابر شہدا مین سے ہر ایک اپنی فرودگاہونمین متصل شہر طبندگی حوالی مین شہر و ربوط کے فردکش تھے اور یہ زیاد بڑے دوستدار سلیمان بن خالد بن الولید رحمہ اللہ کے تھے تو اُنھون نے خالد بن الولید کو برسم تعزیت سلیمان اُنکے فرزند کے ایک نامہ لکھا اسمین ان ابیات کو مندرج کیا اشعار

				یا خالد ان هذا الدهر فجعنا
فی سید کان یوم الحرب مقداما	مجندل الفرس فی الهیجا اذا حمست	والصنادید یوم الحرب خصاما		یا طول ما عم للاعداء بصمصامه
ونالهم منه تنکیسا وارغاما	لا یملک الصند یدمر ابطالنا	ان حاز ساعده القصاص صمصاما		کانه اللیث وسط الغاب ذو ردت
له العدا دعلے الاشبال قد حاما	یا عین جودی بفیض الدمع منک دما	وانه بی فاها قد کان ضرغاما		والسید اللبیب عبد الله قد حکمت
به المنایا وحکم الله قد داما	مجندل الفتی المقداد خیر فتی	قد کان فی ملتقی للاعداء هجاما		یعنی ای خالد ہر آئینہ اُس زمانے

نے ہمکو دردمند کیا مصیبت مین اُس سید و سردار کے جو روز معرکہ مقدم الجیش تھا غلبہ و حملہ کرنیوالا فوج فارس و روم کا جنگ مین جسوقت وہ سب مجتمع ہون اور اُنکے صنادید و سردارون کے لیے روز حرب خصام و جنگ آور تھا ای غالب و زبردست کیا ہی ہلاک کیا دشمنونکو اپنی تلوار سے کہ پہونچی اُنکو اُس سے سراسر نگونساری و فرسودگی بینی بخاک کوئی سردار جوانمرد ہمارے دلاور دونمین سے کسی اپنی اُمید پر مالک و قادر نہوگا اگر وہ اپنے بازو کو قصاص مین تلوار سے روکے گا اور وہ گویا کہ شیر تھا درمیان بیشہ نبرد کے جسوقت وارد ہوتی تھی اُسکے پاس جماعت دشمنونکی اور بچون و یتیمون پر حمایت و مہربانی کرنیوالا تھا ای آنکھ خونباری کر اپنے چشمہ سار اشک سے اور نوحہ کر اُس شہسوار پر جو شیر جرار تھا اور ای آنکھ گریہ کر سردار دانشمند عبد اللہ کے لیے جسکو مرگ نے اپنے تحت حکم کر لیا اور حال

یہ ہی کہ حکم الٰہی ہمیشہ جاری ہی اور بہترین جوانمردونکا مقدا ہی کہ جسکا پسر بہترین نوجوان تھا وہ مقابلہ دشمن مین انپر ہجوم و نزغہ لا یزالا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جسوقت نامہ زیاد بن المغیرہ کا پاس خالد بن الولید کے پہونچا تھا تو اُسوقت وہ اسیرون کو رہا کر رہے تھے اور اہل بلاد اُنکے پاس حاضر آئے تھے اور جسقدر مال وغیرہ پر اُنھون نے مصالحہ کیا تھا وہ سب حاضر لائے تھے اور تیاری روانگی عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و عقبۃ بن نافع الفہری و زبیر وغیرہ کی ہزار سوار سے کرتے تھے باراده سرزمین مصر کے جو بنام دقیوم کے معروف ہی اور ذکر اُسکا اپنے محل و مقام پر آویگا انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ جسوقت وہ نامہ خالد کے مطالعہ مین آیا تو وہ بیہوش ہو کر بے اختیار زمین پر گر پڑے اور غش کر گئے پھر ہوش مین آئے تو استرجاع کیا یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور یہ کلمات زبان پر جاری کیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ سُلَیْمَانَ اِلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا وَذُخْرًا وَاَعْطِنِیْ عَلَیْهِ صَبْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَلَا تَحْرِمْنِیْ الثَّوَابَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ **ترجمہ** یعنی توانائی و قوت طاعت و تقوی کی حاصل نہین ہوتی مگر بتوفیق خدائے برتر عظیم الشان کے اور ہم خدا ہی کے عبد و مملوک ہین یعنی اُسی کے ہین اُسی کی طرف رجوع و بازگشت کرینگے ای ہمارے پروردگار مین چشمداشت اجر و ثواب کی باعث سلیمان کے تیری طرف رکھتا ہون اور ای ہمارے پروردگار اُسکو ہمارے لیے اجر و ذخیرہ آگے بھیجا ہوا مقرر کر اور مجھے اُسکے پیچھے اسپر صبر کرنیوالا رکھ اور میرے لیے اس امر مین اجر عظیم عطا کر اور مجھکو ثواب سے محروم نہ رکھ بسبب اپنی رحمت کے ای بڑے رحم کرنیوالے زیادہ تر جمیع رحم کرنیوالون سے اور خالد نے اُس جوش غم مین یہ کہا کہ مین اسکے بارے مین یعنی سلیمان کے عوض خون مین صنادید کفار سے ہزار سردار کیساتھ مواخذہ و مکافات کرونگا اور اُنکے نام آورون اور شہسوارونکو قتل کرونگا اور مین حق تعالیٰ سے اُمیدوار ہون کہ بدلہ اس خون کا لون انشاء اللہ تعہ اور بطلوس کو مین ضرور ضرور قتل کرونگا بدترین کشتنی یعنی بُرے طور کے قتل سے تو اس صورت مین شاید مین اپنے سینۂ سوزان کو تسکین دون اور حرارت جگر کو بجھاؤن اور کیا عجب ہی کہ میرے ہاتھ سے اُسکا دیر و دیار خراب و ویران ہو اور اسکے لشکرونکو شکست ملے اور اُسکی مملکت کو زوال ہو اور اُسکے اشک سوزان گرم تر از جگر سے اُسکے عارض پر پیاپے روان ہون بعد ازان استرجاع کرنے لگے اور یہ ابیات اُنکی زبان پر جاری ہوئے اشعار

جری مدمعی فوق المحاجر منهل	وحر فؤادی من جوی البین یشتعل	وهام فؤادی حین خبرت نعیه	فلیت بشیر البین لا کان قد وصل
سابکی علیه کل ما امسی المسا	وما ابتسم الصبح المنیر وما تهلل	لقد کان بدرا ذا بکی الحسن طالعا	فاصبح بعد الغر والزهر قد افل
وکان کریم العم والخال سیدا	اذا قام سوق الحرب لا یرهب الرجل	احاطت به خیل اللئام باسرهم	وقد مکنوا منه مهند والاسل
وعیشک تلقاهم صراعی علی الثری	علیهم یسوق الطیر والوحش محتفل	واسفی لوانی کنت حاضرا	باسیض ماضی الحد فی الحرب مستطل
وحق الذی حجت قریش بیته	وارسل طه المصطفیٰ غایۃ الامل	لاقتل منهم فی الوغا الف سید	اذا سلم الرحمن و اتسع الاجل +

ترجمہ قولہ مدمع منہل اشک روان یعنی جاری ہوئے میرے اشک روان اوپر رخسارونکے اور حرارت میرے جگر کی سوزش غم جدائی سے مشتعل ہی اور دل میرا سرگشتہ ہی جبسے مین نے اُسکی خبر مرگ سُنی ہی کاش کہ خبر بد دینے والا میرے پاس نہ پہونچتا اور قریب ہی کہ مین ہمیشہ اُسپر رویا کرونگا جسوقت شام ہوگی اور جب شگفتہ ہوگی صبح تابان اور جب خندان ہوگی یا جب وقت آئے اسکا دعا و زاری کا ہوتا ہی و بتحقیق کہ وہ بدر منیر زمانہ حسن و جمال طالع تھا سو وہ بعد تابندگی و درخشندگی کے غروب ہو گیا اور وہ کریم العم تھا

یعنی جسکا عم بزرگ ہوا ور وہ کریم الحال تھا جسکا خال یعنی برادر مادر جسکا بزرگ تھا اور وہ خود سردار تھا اور جسوقت شدت جنگ بپا
ہوتی تھی تو وہ ہراسان نہوتا تھا اور جبکہ گھیر لیا اُسکو خیل لئام نے سب ملکر تو بعد قتل اُسکے مالک ہوئے اُسکی شمشیر و سنان کے
یعنے اُسوقت حوصلہ تیغ زنی کا ہوا اور اے مخاطب قسم ہے تیری زندگانی کی کہ اُسنے دشمنون کے پشتے کے پشتے زمین پر
ڈال دیے تھے تو اُنپر ہجوم کرتے تھے طائران ہوا پرے کے پرے اور وحشیان صحرا قطار قطار ہاے افسوس کاش مین وہان
موجود ہوتا تو مین دست دراز ہوتا یعنے مین اُنکا قاتل ہوتا بشمشیر بران جو حد تیزی سے گزر جانیوالی ہے حرب مین اور قسم ہے
اُس خدا کی جسکے خانہ کعبہ کا قریش حج و طواف کرتے ہین اور جسنے بھیجا ہے طٰہٰ کو یعنے مصطفےٰ کو جو غایت مرام ہے یا یہ کہ جسنے طٰہٰ
بھیجی ہے مصطفےٰ کو جو منتہاے مقاصد ہے البتہ مین قتل کرونگا ان دشمنون سے ہزار سردار کو اگر خدا مجھے زندہ و سالم رکھیگا اور
اجل مجھکو مہلت دیگی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ پھر امراء و اکابر پاس خالد کے آئے یعنے بعد ورود نامۂ زیاد کے اعیان
مسلمین اُنکے پاس آتے تھے اور پرسا سلیمان کا دیتے تھے اور اُنکی آنکھون سے اشک جاری تھے یہ کلمات تعزیت کہتے تھے
اعظم اللّٰہ لک اجرا و اعقبک علیہ صبرا و جعلہ لک غدا فی المعاد ذخرا یعنی حق تعالیٰ تمھارے اجر کو عظیم اور زیادہ کرے
اور اُسکے پیچھے تمکو اُسپر صبر کرنیوالا رکھے اور اُسکو تمھارے لیے فرداے قیامت کو روز حشر ذخیرہ حسنات کا کرے اور پھر کہنے لگے کہ ہم سے
وہ قوم معدوم مفقود ہو گئی ہین جنکے باعث ہمارے دل ہماری وحشت سے رمیدہ اور جراحت رسیدہ ہین اور ہم اُنکے قتل
ہونے سے نعزان و خاطر پریشان ہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور اسی طرح لوگ پاس مقداد کے گئے اور اُنکے فرزند عبد اللہ
کی تعزیت کی اور یہ خبر مصر مین عمرو بن عاص کو بھی پہونچی کہ وہ وہین مقیم تھے تو اُنھون نے خالد اور مقداد کو ماتم پرسی کے خطوط لکھے
اور خبر شہادت سلیمان و عبد اللہ کی مدینے مین پیشگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بھی گئی تو اُنھون نے اور سارے اصحاب مثل
علی ابن ابی طالبؓ و عثمان بن عفان و طلحہ بن عبد اللہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم جو مدینے مین حاضر و موجود تھے ان سب نے استرجاع
کی یعنے عالم حزن و الم مین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے تھے اور صحابہؓ نے بھی خطوط ماتم پرسی کے خالد و مقداد کو لکھے تو جو کچھ اُنمین
کلمات بصبر لکھے تھے اور جو ثواب و اجر اُنکے حق مین مرقوم تھے اُس سے خالد و مقداد کے دل کو طمانینت و تسکین حاصل ہوئی اور
واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہان ماجرا اہل اسلام کا تو یہ تھا اور اُدھر بطلوس کو جب خبر آمد عرب کی طرف مدینہ بھنسا کے متحقق
ہوئی تو اُسنے دروازہ خزانے کا کھلوا دیا اور زر و خلعت و ساز و سلاح و زرہ و خود وغیرہ دینا و بانٹنا شروع کیا اور بطریقون وغیرہ
امرا پر تقسیم و تفریق جماعات عساکر کی کرنے لگا یعنے ہر ایک بطریق و رئیس کو افسر و سالار ایک ایک جماعت کا مقرر کیا اور وہان پر
ایک مکان مقفول تھا اُسمین کہتے تھے جنمین صفات و اسماے عرب لکھے تھے سو بطلوس نے دروازہ کھولے جانیکا حکم کیا کیونکہ اُس کو
گمان تھا کہ اندر اس مکان کے ذخیرہ مال ہے مگر اُسکے کھولنے سے قسیسین و رہبان یعنے علماے نصاریٰ و یہود نے بادشاہ کو منع
کیا مگر اُسنے امتناع پر التفات نہ کی اور اُسکو کھلوایا تو اُسمین سوا صفت و اسماے عرب کے اور کچھ نہ پایا جیسا ہمنے اوائل کتاب مین
ذکر کیا ہے و بعد ازان بطلوس کنیسہ مین گیا اور اپنے تخت پر جلوس کیا اور گرد بگرد اُسکے جماعت بطریقونکی حاضر تھی تب اُسنے اپنے امر مین
مشورہ اور استشارہ کیا اُسوقت اُن مین سے ایک شیخ بزرگ راہب اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ اُن لوگون مین مطاع و مسموع الکلام تھا یعنے
وہ سب اُسکی اطاعت کرتے تھے اور اُسکا کہنا مانتے تھے اور وہ بزرگ سن تھا کہ عمر اُسکی ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی تھی اور اُسوقت وہ جبۂ سیاہ

پہنے تھا اور اُسکے سر پر کلاہ کلان گوشہ دار اور ہاتھ مین عصاے آبنوس مکلل بعاج و زر یعنے جسمین ہاتھی دانت اور سونا جڑا تھا اس زی و زینت سے وہ قریب ہیکل کے آیا (ہیکل بناے بلند عبادتگاہ ترسایان) اور ایسے الفاظ سے کچھ کلمات اپنی زبان پر لایا جو مفہوم نہوتا تھا و بعد ازان وہ کہنے لگا کہ ای اہل دین نصرانیہ او رای بنی ماء المعمودیہ یعنی اولاد قوم آب پاشیدہ و بآب ترشدہ (یہ کنایہ ہی عمل نصاری سے کہ جب جسکو کرشٹن بناتے ہین تو اُسپر عمل آبپاشی کا کرتے ہین اور اس عمل کو وہ بپتسما کہتے ہین) پھر یہ خطاب کر کے اُسنے کہا کہ دولت و سلطنت تمھاری اس زمانے تک قائم تھی اور کلمہ کلام تمھارا عند اللہ و عند الناس مسموع و پذیرا رہا جبتک کہ تم نیک کامونکا حکم کرتے رہے اور برُے کامون سے منع کرتے تھے اور رعیت مین رعایت عدالت رکھتے تھے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیتے تھے اور اُس سے اُسکی داد دلاتے تھے اور درمیان ناتوان و توانا کے انصاف کرتے تھے اور نادار و بینواؤن سے انس و مواسات رکھتے تھے اور مال مردم پر دست درازی نہ کرتے تھے اور زناکاری سے خوف و پرہیزگاری رکھتے تھے تو اُسوقت تک دولت و حکومت تمھارے لیے تھی اور قلوب رعایا کے تمھاری طرف مائل تھے اور وہ تمھارے حق مین دعاگو تھے کہ بادشاہت تم مین تھی اور اب تم نیک کامونکا حکم نہین کرتے اور برُے کامون سے باز نہین رکھتے اور نہ خود باز رہتے ہو اور رعیت پر ظلم اور احکام مین تعدی اور حکم برخلاف حق کے کرتے ہو اور حق ضعیف و عاجز کا قوی زور آور سے نہین دلاتے ہو اور اموال رعایا پر دست اندازی کرتے ہو اور فسق و فجور تم مین فاش و بالاعلان ہوگیا ان وجوہ سے دل رعایا کے تم سے پھر گئے اور اُنھون نے دست بدعا و زاری تمپر پیش خدا دراز کیا اور حال یہ ہے کہ دعا مظلوم کی مستجاب ہوتی ہی اور کثرت ظلم کی خراب کرتی ہی پس قریب ہی کہ یہ نعمتین تمھارے ہاتھون سے چھن جائینگی اور غیرون کے ہاتھ لگینگی اور بسبب کثرت تمھارے گناہون کے اور بباعث شامت تمھاری نافرمانیون کے اور مظلومونکی بددعا سے یہ لوگ عرب کے تمپر مسلط ہوئے اور تمھارے بلاد کے مالک ہوگئے اور تمھارے لوگونکو قتل کیا اور تمھارا مال لوٹ لیا اور تمھارے گھر دشمن نازل اور تمھاری جاے پناہ پر قابض ہوے لاجرم تمکو لازم ہی کہ اپنی غفلت سے اب بھی ہوشیار ہو اور اپنے خانمان اور مال و ملک سے ان لوگونکو دفع کرو اور انکو اپنی جانب مجال دخل نہ دو میرا قول و کلام تم سب کے حق مین بہبود ہی آخر جب بطلوس نے کلام و بیان اُس راہب کا سُنا تو بطرف اپنے بطریقون اور جماعت و بجانب ارکان و اعیان دولت کے متوجہ ہو کر کہنے لگا تمنے سُنا ہی کہ تمھارے باپ یعنے تمھارے بزرگوار نے کیا کہا وہ سب بولے ہان ہمنے خوب سُنا تب بطلوس نے کہا پھر تمھاری کیا راے ہی اور تمھارے نزدیک کیا مصلحت ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم آپکے ساتھ اور حضور مین حاضر ہین اور ہم عرب سے مقابلہ کرنے کو مستعد ہین اور ہم اپنے درمیان اُنکو مداخلت نہ دینگے جیسا کہ اُنھون نے اور لوگون مین دخل کیا ہی اگر وہ ہمپر غالب آنے لگینگے تو ہم اپنے حصار قلعہ پر چڑھ جاوینگے کیونکہ ہمارے پاس رسد غلہ وغیرہ اسقدر ہی کہ ہمارے تئین دس ابرس تک بلکہ مزید سے بران کفایت کریگی اور ہمارا یہ شہر بھی بہت مستحکم ہی اور ہم اپنے تئین اُنکے اختیار مین نہ دینگے اور پیش ملوک یہ ننگ و عار ہم اپنے اوپر گوارا نہ کرینگے یہ جواب سُنکر بطلوس بہت مسرور اور اُنکا کمال مشکور ہوا اور اسوقت ایک دوسرا راہب جو معرفت اُمور مین اس پہلے راہب کا نظیر و ہمسر تھا برجستہ اُٹھ کھڑا ہوا فاستخرج کتابا معلقا عندہ فی صندوق من الابنوس مقفولا باقفال من الفولاد یعنی پھر اُسنے ایک صندوقچہ آبنوسی مقفل بقفل فولادی سے جو اُسکے گلے

مین لٹکا تھا ایک کتاب نکالی اور کہنے لگا ای دین نصرانیہ و بنی المعمودیہ یعنی ای اولاد قوم آب پاشیدہ و باب ترشدہ سُنو مجھسے جو کچھ تمھارے حق مین علمائے ماضیین و حکمائے سابقین نے کہا ہی کہ ہر آئینہ آخر زمانے مین ایک نبی مبعوث ہوگا جسکا نام محمد بن عبداللہ اور بنی عدنان سے مبعوث ہوگا اور اُسکے باپ مان مر گئے ہونگے تو اُسکے جد و عم پرورش و کفالت اُسکی کرینگے تاآنکہ حق تعالیٰ اُسکو جمیع خلائق کافۂ انام پر نبی مبعوث کریگا اور مولد اُسکا مکہ اور مقام اُسکی ہجرت کا مدینہ ہوگا اور وہ چند روز قائم بحیات رہکر پھر جب حق تعالیٰ اُسکو فائز بوفات کریگا تو مالک و متولی امر خلافت کا ایک شخص بنام ابوبکر رض ہوگا اور عرب بسبب اُسکے بہت فخر و مباہات کرینگے اور وہ فوجین تیار و آراستہ کریگا اور حدود شام مین بھیجیگا اور وہ بہت تھوڑے زمانے تک قائم رہیگا پھر جب حق تعالیٰ اُسکو موت دیگا تو بعد اُسکے متولی اس امر کا ایک شخص اصلع ہوگا جسکے موے پیش سر ریختہ ہونگے و احور یعنی سخت سیاہ چشم ہوگا اُسکا نام عمر رض ہوگا اور صاحب فتوحات و رجیع کرنیوالا دشمنونکا بنہایت بہترین حالات کے ہوگا اُسکے ہاتھ پر بہت سے امصار و دیار فتح ہونگے اور وہ اپنے لشکرونکو سائر اقطار مین بھیجیگا اور کتب قدیمہ مین پاتا ہون کہ فتح اس شہر کی ہاتھ پر ایک شخص کے ہوگی جو گندم رنگ شیر شجاع شہسوار حملہ آور سردار دلاور مسمی بخالد بن الولید رض ہوگا کہ اگر تم میرا کلام سُنو اور میری بات مانو تو عربون کے ساتھ صلح کر لو اسلیے کہ آج اُنکا اقبال ہی اور دولت بکام اُنکے اور دین اُنکا حق ہی اگر تمام اہل مشرق و اہل مغرب اُنسے مقابلہ کرینگے تو برکات خدا اور اپنے نبی ع کی برکت سے وہی غالب رہینگے پھر جب بطریقون نے اُسکا یہ کلام سُنا تو برہم و برآشفتہ خاطر ہوکر ارادہ اُسکے قتل کا کیا مگر بطلوس بادشاہ نے اُنکو اس بات سے منع کیا اور باز رکھا اور اس راہب سے کہا اگر تو عرب کی تلوار سے ڈر گیا اور مین خوب جانتا ہون کہ رہبان و قسیس دلیر نہین ہوتے اور کچھ جان نہین رکھتے اسلیے کہ اُنکی خورش سوائے عدس اور تیل زیت اور لیمون وغیرہ اشیاء ردیہ کے کوئی چیز مقویات سے نہین ہوتی ہی اور وہ گوشت سے واقف نہین ہین اس بات سے اُنکے دل بودے ہوتے ہین اگر تیری قدر و منزلت قدیم الایام سے نہوتی اور تو قدما و ملوک کی رویت و صحبت سے فائز نہوا ہوتا تو مین تیرے ساتھ بدرشتی پیش آتا اور اگر تو پھر اپنے اس کلام کو اعادہ کریگا تو مین تجھکو بے شبہہ قتل کرونگا بُرے طور کے قتل سے یہ سُنکے وہ راہب خاموش ہو رہا اور بطلوس وہان سے اُسی وقت چلا گیا اور اپنے قصر رفیع مین جاکر بیٹھا اور بطریقون کو بلوا کر اُنکو خلعت و نشان دیا اور ہر گاہ اُنکو ایک صلیب بھی عطا کیا پھر اپنی فوجون کا جائزہ لیا اور ملاحظہ فہرست طبلق کا کیا تو ہشتاد ہزار کی جمعیت تھی سوائے کثرت پیادون اور بھیڑ بازاری کے پس اس سامان سے وہ بنہایت محظوظ و خوشوقت ہوا اور بعد ازان اُن بطریقون مین سے ایک بطریق کو جسکا نام قابیل تھا طلب کیا اور وہ منجملہ اُن ہم جلیسونکے تھا جو پایہ تخت کے بیٹھنے والے تھے اور بغیر اُسکے نفاذ کسی امر کا نہ کرتا تھا چنانچہ اُسکو خلعت دیا اور اسّی ہزار سوار اُسکے حوالہ کرکے حکم دیا کہ جاکر عرب سے مقابلہ کرے و بعد ازان اُسنے اپنے خواص و اعیان سلطنت سے استشارہ کیا کہ خود بنفسہ اندرون شہر اقامت گزین رہے یا بیرون شہر برآمد ہو یہ سُنکے بطریقونمین سے جو ذی ہوش و دانشمند تھے وہ کہنے لگے ای بادشاہ ہر گاہ آپ اندرون شہر قیام رکھین گے تو لوگ ہماری رائے کو ضعیف اور ہمارے امر کو خفیف سمجھین گے اور جبکہ آپ بھی شہر کے باہر ایک جانب متمکن رہین گے تو عرب ہماری طرف نہین پہونچ سکتے ہین اور شہر کو ہم اپنی پشت پر رکھین گے اور بیرون باب سے ہم مقاتلہ کرین گے

اور جو لوگ شہر پناہ کی فصیلون اور برجون پر ہونگے وہ ہمارے مساعد و پشت پناہ رہینگے پھر جسوقت امر ہمارا دشوار ہوجائیگا
تو ہر چہ بادا باد اور جبتک ایسا امر عظیم نہوگا تو ہم اندرون شہر داخل نہونگے چنانچہ بادشاہ نے اُنکی رائے کو پسند و پذیرا کیا
بعد ازان فراشونکو حکم ہوا کہ خیمے و سراپردے اور شامیانے وقنا تین بیرون شہر بپا کرین تب اُن لوگون نے شادروان
خاص خیمہ شاہی و قبۂ عظیم بارگاہی جسکی وسعت و رفعت ہفتاد ذراع کی تھی باہر بجا کر چوبہائے نقرئی و طلا کار پر ایستادہ کردیے
اور وہ سائر خیام حریر و دیبائے رنگ برنگ کے تھے کوئی سفید کوئی سیاہ کوئی سُرخ کوئی سبز کوئی زرد کوئی نیلگون تھے اور اُسکے
اکثر ایستادے سیم و زر مرصع بدر و جواہر تھے اور ان خیمون کے داخل مین تصویرین انسان کی لگی تھین اور خارج مین پیکر وحوش و
طیور اور شبیہ کواکب کی بنی تھی اور اُنمین فرش دیبائے بوقلمون و بساط حریر گوناگون بچھے تھے اور اسپر زیر انداز و قالین پڑے
تھے اور مسندین لگی اور گاؤ تکیے لگے تھے اور اُسکی طنابین ریشمی رنگین جو میخہائے عاج و آبنوس سے سونے چاندی کی کٹرون
مین کھینچی تھین تو اُن طنابون مین زنجیرین زرین و سیمین لٹکتی ہوئی اُن مین قندیلین لاجوردی آویزان تھین اور بالائے فرش
تخت سلطانی چوب ساج و صندل کا مذہب و مفضض اور پر قوائم یعنے پایہائے منبت بذہب و فضہ کے آراستہ رکھا تھا
اور طول و عرض اُسکا سات سات ذرع تھا اور ارتفاع بھی مثل اسی کے تھی اور زینہ اُسکا چوبی سونے چاندی کا پتر چڑھا
ہوا اور اُسکے گرد ہشتاد کرسیان آبنوسی جڑاؤ برابر بچھی ہوئی تھین اُنپر ارباب دولت و اصحاب صولت بیٹھتے تھے اور گرد اس شادروان
کے جسمین تخت تھا بہت سے خیمے و سراپردے باآرایش و زیبایش تمام جسکا وصف نہین ہوسکتا بپا تھے **راوی** کہتا ہے مجھے
روایت پہونچی ہے ایک جماعت صحابہ سے جو حاضر فتح اور دیکھنے والے ان خیام کے تھے اُنھون نے بیان کیا کہ جب بطلوس
بھاگا اور داخل شہر ہوا تھا تو ہمنے دیکھا وہ تمام خیام و سرادقات مقابل باب البحری جو بنام باب لفندس معروف تھا
بدستور نصب تھے اور اُسنے ایک بطریق کو بطریقون مین سے جسکا نام سمعان تھا حکم کیا تھا کہ وہ اپنا خیمہ جو اُسکو ملا تھا
نزدیک باب توما کے نصب کرے اور وہ سامنے کا دروازہ تھا اور ایک بطریق کو جسکا نام اصطافین تھا حکم دیا تھا کہ
وہ مع اپنے لشکر کے بجانب شرقی قریب پُل کے اُترے اور وہ پُل نہر سا باط پر سنگی ستونون کے اوپر قائم تھا سو وہ وہین
گرد قلعہ کے دس ہزار سوار سے اُترا تھا چنانچہ ہبار بن ابی سفیان و سلمہ بن ہاشم المخزومی نے بیان کیا کہ ہم مدائن کے شہرون
مین سے کسی ایسے شہر مین وارد نہین ہوئے اور ہمنے نہین دیکھا جو بہنسا سے ساز و سامان مین فزون تر ہو اور وہان
والون سے کہین اور جگہ آدمی بھی زیادہ تر قوی دل و تہمتن نہ تھے اور اُنھون نے صلیب بکثرت قائم کیے تھے اور بہت
سے سرادقات و خیام برپا کیے تھے اور بہت سے منجنیق یعنی فلاخن شہر پناہ کی دیوارونپر اور بہت سے قبے جلد فیل کے فولادی پتر چڑھے ہوے
فصیلونپر نصب تھے اور گروہ سنگ اندازون اور فلاخن اندازونکا اور غول نیزہ دارون اور تیر اندازون کا باہتمام تمام ترتیب دیا تھا
راوی نے کہا کہ یہ ماجرا تو اُن قومونکا تھا اور یہان امیر غانم بن عیاض جب قریب بہنسا پہونچے تو اپنے اصحاب سے
مشورہ کیا اور وہ اصحاب مثل ان اکابر کے تھے جیسے ابوذر غفاری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم و دوسی و معاذ بن جبل و سلمہ
بن ہاشم المخزومی و مالک اشتر النخعی و ذوالکلاع الحمیری وغیرہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور سب انکے اصحاب دو ہزار تھے
چنانچہ امیر غانم نے ان سب کو حکم کیا کہ شرقی جانب کو اُترو اور اگر وہ قتال کرین تو تم بھی مقاتلہ کرو اور اس قلعہ پر نازل ہوکر

ایسی جنگ کرد کہ قلعہ لیلوا اور یہ کہکر خود امیر غانم جہتہ بحریہ کی دوسری جانب گئے اور اُنکے ہمراہ اصحاب رایات وامرا رسادات تھے اور اُنکے آگے آگے طلیعہ تھا یعنے جماعت مقدم کہ جسمین بڑے بڑے ابرار تھے مثل فضل بن عباس اور اُنکے برادر عبداللہ بن عباس اور شقران وصہیب ورمسلم وجعفر پسران عقیل بن ابی طالب ورعبداللہ بن جعفر وزیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم اجمعین اور اُنکے عقب پر دیگر امراء ذیشان وصاحبان نشان پشت پناہ تھے مثل نعیم بن ہاشم بن العاصؓ وسبار بن ابی سفیان وعبداللہ بن عمر والدوسی وسعید بن زبیر الدوسی وحسان بن النصر الطائی وجریرؓ بن نعیم الحمیری وسالمؓ بن فرقد الیربوعی وسیف بنؓ اسلم الطائی ومعمر بن خویلد السبیکی وسنانؓ بن اوس الانصاری ومخلد بن عون الکندی وابن زید الخیل اور مانند اُنکے دیگر اکابر رضی اللہ عنہم اجمعین اور اُنکے پیچھے دیگر جماعتین یکے بعد دیگرے بجانب غربی چلے جاتے تھے ناگاہ وہ دشمن خدا قابیل جسکا ذکر مقدم ہوچکا ہی مع اپنی جماعت بطریقون کے سامنے آیا چنانچہ جسوقت جماعت فریقین نزدیک دامن کوہ کے مقابل ہوئین تو قابیل نے اپنے لشکر کو آگے جانے سے روک لیا اور کہا یہین ٹھہر جاؤ اور خود بطرز ایک نشان عالیشان کے بڑھکر ایک شخص متنصر یعنے عرب نصرانی کو جو اُس نشان کے پہلو مین کھڑا تھا حکم کیا کہ مسلمانون کی طرف باواز بلند پکار کر کہدے تا وہ اپنے زمرہ سے کسی مرد زیرک کو جو وہ خود بھی اپنے مغز سخن سے باہر ہو پاس بطریق کے بھیجدین چنانچہ جب اُسنے یہ ندا دی تو فوراً جریر الحمیری پاس غانم کے آکر کہنے لگے ای امیر مجھکو اذن دیجیے تا مین اس سے کلام کرون اُنھون نے کہا اچھا اگر وہ گروہ طالب صلح وخواہان رفع قتال ہون تو ہم اُنسے مصالحہ کرینگے اُس زمانہ تک کہ امیر خالد بن الولید تشریف لاوین اور وہ اپنا حکم جاری کرین والا اگر ان لوگونکا ارادہ قتال ہو تو ہم اُنسے مقاتلہ کرینگے اور حق تعالیٰ سے اپنر استعانت واستمداد کرینگے کہ وہ ہمارے لیے کافی اور بہترین مددگار ہی **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اُسوقت جریرؓ یہ حکم سنکر روانہ ہوئے تا آنکہ بطریق قابیل کے سامنے جا کھڑے ہوے اور اُس سے کہا تیری کیا حاجت ہے بیان کر اُسنے کہا کیا امیر قوم تو ہی ہی جریرؓ نے کہا نہین بلکہ مین امیر کی جانب سے مجاز سوال جواب کا ہون تب قابیل کہنے لگا کہ بلاد شام اور وہانکے لعمہاے عظام کو چھوڑکر تم لوگ ان بلاد مین کیون آئے ہو اور حال یہ ہی کہ تملوگ بلاد حجاز مین مارے بھوکونکے لاغر اندام وکوزہ پشت تھے اور افلاس سے برہنہ تن رہتے تھے وبعدازان تمنے فواکہ شام کے اور پھر میوے حجاز کے چکھے اور خیرات یمن کی کھائی تو کیا یہ تمکو کافی نہوا یہانتک کہ تم ملک مصر مین آئے اور اہل قبط کو مقہور کیا پھر تم بلاد فارس وروم پر آئے تو وہانکے ملوک پر مسلط ہوئے مگر یہ بھی تمکو کافی نہوا یہانتک کہ اب تم ہمارے بلاد مین ہمپر ہجوم کرکے آئے اور ہمارے ابطال یعنی جوانمردون کو قتل کیا اور ہمارے اموال لوٹ لئے اور ہم لوگ تمھاری طرف سے غافل تھے اور اپنے اُمور مین ہم اہمال کرتے رہے حتی غلظت شوکتکم یعنی آخر خار تمھارا سخت ہوگیا یعنے تم زور پکڑ گئے اور شوکت وسطوت تمھاری بڑھ گئی کہ تمنے ہمارے شہر پر عزم کیا اور تم ہمارے اُس بلد کے طالب ہوے ہو جو ہمارا دارالمملکت وبیت السلطنت ومحل ولایت وحکومت ہی وحال آنکہ یہ وہ بلد ہی کہ تمسے پیشتر اکثر فراعنہ مصر وجابرہ قبط وسلاطین روم وملوک عجم وگروہ جرامقہ موصل نے اس بلد پر ہرچند قصد کیا مگر خائب وخاسر پھر پھر کر گئے اور اب تمنے ہمپر ہجوم کیا ہی اور ہمارے بہت سے لوگونکو قتل کرچکے ہو پس اب تم ہمسے بیان کرو کہ ہماری طرف

[illegible] ۱۲

تمھاری کیا غرض ہی اگر تم مال چاہتے ہو کہ لیکر یہان سے پھر جاؤ تو مین اپنے بادشاہ کیطرف سے اس امر کا مجاز ہون
کہ تمکو دون بشرطیکہ تم ہمارے یہانسے چلے جاؤ اور جتنے شہر ہمارے تمنے لیے وہ مسترد کردو اور حال یہ ہی کہ بادشاہ میرے
امر قرارداد سے مخالفت نہ کریگا سو تم مجھے بتاؤ کہ تمھاری کیا مراد ہی اور تم کیا مانگتے ہو یہ سُنکے جریرؓ نے جوابدیا کہ اب تو اپنے
کلام سے فارغ ہوا یا نہین اُسنے کہا ہان ہین کہ چکا تب جریرؓ نے کہا کہ اب تو اپنا جواب لے اما قول تیرا کہ ہملوگ خستہ حال
و تنگ مجال تھے سو یہ بات یون ہی ہی جیسے تو نے کہی ولیکن حق تعالیٰ نے ہمپر بسبب اسلام کے فضل و انعام کیا کہ
ہمارے لیے اول نعمت ہی و بعد ازان حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمکو مامور بجہاد کیا مال مشرکین کا جبتک وہ حرب کرنیوالے ہین
ہمارے لیے مباح کیا ہی (یعنی تاوقتیکہ کفار حربی ہین مال اُنکا حلال ہی اور جب وہ ذمی ہوجاوین تو تا نقض عہد مال
اُنکا حلال نہین ہوتا) پھر کہا جریرؓ نے کہ اور حق تعالیٰ نے ہمکو تجھ سے جہاد کرنیکا حکم کیا ہی جبتک کہ تم یا تو اسلام لاؤ یا
مردم ذلیل کیطرح اپنے ہاتھون سے جزیہ پیش کرو اور نہین تو مقاتلہ کرو یہانتک کہ حکم خدائے احکم الحاکمین کا جاری ہو
یعنی جسکو چاہے نصرت یا شکست دے اور وہ جو تو نے مال کا ذکر کیا تو ہمکو مال لینے سے کچھ غرض نہین اور نہ متاع
فانی پر ہماری خواہش ہی بلکہ خود بلاد تمھارے عنقریب ہمارے ہوجاینگے (یعنی بخبر مخبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اور
مال تمھارے ہمارے لیے غنیمت مین ہاتھ آوینگے کہ ہم اُسکو درمیان اپنے تقسیم کرلینگے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
پھر جسوقت بطریق قابیل نے یہ کلام سُنا تو سخت غضبناک ہوکر بولا کہ اب بدون اذن بادشاہ کے مین بے شبہہ تمکو
کفایت کرتا ہون یہ کہا اور اپنے ہمراہیون کو حکم دیا کہ جریر پر حملہ کرین چنانچہ جریرؓ کہتے ہین کہ ہنوز مین نے اپنے گھوڑے
کی باگ نہ پھیری تھی کہ ایک گروہ سوارون کا مجھپر آپڑا اُسوقت دفعۃً ایک غول مسلمانونکا برجستہ پھاند پڑا اور قتال شدید
برپا کی اُسدم عجب عالم تھا کہ چالش مردمان و نعرۂ جوانمردان و شدت ناوک افگنی و کثرت خدنگ دوزی و ضربت
تیغ و سنان و صولت مبارزان اور دونون جماعت کا باہم بھڑجانا اور دونون فریق کا بایکدیگر لڑجانا اور گرمی معرکۂ ستیز
و ہنگامۂ پر ہول رستخیز (یعنے یہ سب اُس جوش و خروش پر واقع تھا کہ بیان مین نہین آتا) فللہ در المغیرۃ بن شعبۃ و
عون بن ساعدۃ و عبادۃ بن تمیم والفضل بن عباس رضی اللہ عنھم یعنی حق تعالیٰ جزائے خیر دے مغیرہ بن شعبہ
و عون بن ساعدہ و عبادہ بن تمیم اور فضل بن عباس کو اور اُنکی نیکیان و حسنات زیادہ کرے کہ ان لوگون نے بڑی
جنگ آوری کی و مرد میدان امتحان ہوئے اور من ابتدائے ارتفاع آفتاب تا غروب یون ہی برابر گرم قتال شدید رہے
ناگاہ عبد اللہ بن جعفر نے قابیل پر حملہ کرکے ایک ضربت تلوار جو ماری تو وار خالی گیا مگر وہ اپنی جماعت کیطرف بھاگ گیا
اور وہ جماعت تین سو سوار کی تھی پھر درمیان فریقین شدت قتال علی الاتصال برپا رہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا
اور دونون جماعت فریقین ازیکدیگر جدا ہوئین چنانچہ مسلمانونمین سے قریب پچاس مرد کے شہید ہوئے اور رومیون مین
سے قریب دو ہزار نفر کے مقتول ہوئے اور بقیۂ لشکر روم پاس قابیل کے جمع ہوکر سب کے سب بھاگ گئے تا آنکہ
بطلوس کے پاس پہونچے پھر جب بطلوس نے ان مغرورون و مقہورونکو دیکھا تو اُنکو بہت سی سرزنش و ملامت کی اور کہا کیا
وجہ ہی کہ تملوگ عرب سے اسطرح بھاگتے ہو اور اُنکے سامنے ٹھہر نہین سکتے ہو اور تم اسقدر بودے ہوگئے اور گھبرا گئے کہ وہ ہمپر غالب آئے

قابیل نے جواب دیا کہ ای بادشاہ خبر اور معائنہ مین اور سُننے اور دیکھنے مین بڑا فرق ہی شنیدہ کے بود مانند دیدہ حال یہ ہی کہ یہ لوگ انسان نہین ہین بلکہ جن ہین اور جنگ مین جنون کے برابر ہین اگر اجل معین استوار نہوتی یعنی اگر مدت حیات ہماری باقی نہوتی تو ہم پھر کر آپکے پاس آتے یہ سُنکے بادشاہ غیظ و غضب مین آکر بولا خاموش ہو تحقیق کہ رعب عرب کا تیرے دلپر غالب ہوگیا اور عنقریب تو دیکھ لیگا کہ انجام کار انکا کیا ہوتا ہی غرضکہ بطلوس نے سخت قلق و اندوہ مین شب بسر کی جب صبح ہوئی تو اُسنے اپنی قوم کو حکم تیار ہونیکا اور فوج کو اذن سوار ہونیکا نہ دیا اور کہا ابھی توقف کرو اور دیکھو کہ انکا امر کیونکر ہوتا ہی یعنے انتظار کرو کہ اب وہ کیا کرتے ہین۔

ذکر فتوح قلعہ بہنسا اور اسپر نزول صحابہؓ کا اور قتل کرنا بطریق کو

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو جماعت مسلمانونکی نماز صبح پڑھکر اپنے گھوڑون کیطرف متوجہ ہوئی اور زین باندھکر سوار ہوئے مگر دشمنون کا اُسوقت کچھ پتہ و نشان نہ ملا تو یقین ہوا کہ وہ لوگ بھاگ گئے اور اپنے شہر کے اندر جا پہونچے تب اہل اسلام آگے بڑھے یہانتک کہ بہنسا سے قریب ہوئے اور خیمے و شامیانے اور رایات نظر آنے لگے **راوی** نے کہا مجھ سے روایت بیان کی قیس بن منہال نے بواسطہ عامر بن ہلال کے ابن زید الخیل سے اُنھون نے کہا جب ہم شہر بہنسا کے سامنے پہونچے اور خیام نظر آئے اُسوقت غانم بن عیاض بدین کلمات گویا ہوئے اَللّٰھُمَّ اخْذُلْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ اَللّٰھُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا وَاَخْذِهِمْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی ای پروردگار ان کافرونکو خوار کر اور ہمکو انپر فتح و نصرت دے اور انکی جمعیت کو گھیرے اور انکو پراگندہ کرکے ہلاک کر اور انمین سے کسی کو باقی نہ رکھ اور انکو اپنے غضب مین گرفتار کر و امّن المسلمون علی دعائہ اور اہل اسلام اُنکی دعا پر آمین کہتے تھے پھر جب ہم شہر بہنسا پر جا پہونچے اور ہملوگ باواز تکبیر و تہلیل کرتے تھے اُسوقت وہ لوگ اپنے خیمونسے باہر نکلے اور اُنکے ہاتھونمین تلوارین اور کمانین تھین اور تیر و نیزے تھے اور ہمنے دیکھا کہ مردم کثیر برجون اور فصیلون پر چڑھے ہین اُسدم ایک جماعت عرب نے انپر حملہ کرنیکا ارادہ کیا مگر امیر غانم اور سائر امرا نے اُنکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا لا حملۃ الا بعد الانذار یعنی حملہ کرنا نہ چاہیئے مگر بعد انذار و حجت استوار کے چنانچہ وہ ہماری طرف نہ بڑھے اور نہ قتال پر دست درازی کی اور ہملوگ اُنکی نگاہون مین قلیل نظر آئے اور **واقدی** نے کہا کہ پھر مسلمانون نے جانب کوہ بسمت شہر عبور کیا اور نزدیک ایک تل کو کل قریب دامن نشیب کے نازل ہوئے یہ احوال تو ان مسلمانونکا تھا و امّا ابوذر غفاری و ابوہریرۃ الدوسی و معاذ بن جبل و سلمۃ بن ہاشم و مالک الاشتر و ذو الکلاع الحمیری یہ لوگ جاتے جاتے قریب قوم کے مع جماعت پہونچ گئے اور وہ شب اس جگہہ بسر کی جب صبح ہوئی تو لشکر عدو اُنکے مقابلے پر آمادہ ہوا اُسوقت مالک اشتر نے کہا ای قوم دیکھو کہ دشمنان خدا تمسے لڑنے نکلے ہین سو تم ان لوگونکو تو مشغول بقتال رکھو اور ایک جماعت کو بھیجکر جسر پر یعنے ساباط کے پل پر قبضہ کرلو اور حق تعالیٰ سے استعانت و استمداد کرو چنانچہ وہ شخص مرزبان[۱] مع سو سوار کے روا رو پل پر جا پہونچا اور اُسکو اپنے دخل مین کرلیا اور حال یہ تھا کہ اُس گھڑی انپر بالاے برج و حصار سے پتھرونکی بوچھار اور تیرونکی مار تھی مگر یہ لوگ اُس پل پر مستقل و مستقر ہوگئے اور اس جگہہ جہان جائے محفوظ تھی وہان حارسون اور دیدبانون نے

۱ مرزبان ایک زمیندار منجملہ زمینداران کسریٰ جسکا ذکر سابق گزر چکا ہے ۱۲

تیغ بکف آڑے بڑہی اور اُدھر مسلمانون اور مشرکون مین قتال شدید برپا تھی اور اسی طرح سات روز گذر گئے اور جب وہ لوگ کسی جانے امن کیطرف جاتے تھے تو وہان مسلمانون سے گھرا ہوا پاتے تھے اور ایسا ہوا کہ ہر شب ایک ایک جماعت رومیون کی بھاگ جاتی تھی اور فرو ماندگی و نامردی اُنکے چہرونپر چھائی تھی چنانچہ وہ مغرور جس رات کو اندھیرے مین بارادۂ بلد بعیک چلے جاتے تھے ناگاہ نزدیک بلدار قار کے رافع بن عمیرۃ الطائی سے ملاقات ہوگئی اور اُنکے ہمراہ ایک جماعت تھی اصحاب قیس بن الحارث سے اور یہ لوگ حوالی بحر یوسفی مین اُسکے سواحل پر تاخت و تاراج کرتے تھے اس عرصہ مین کہ وہ چلے جاتے تھے اور وہ چھ سو سوار تھے یکا یک صدائے سم اسپان سُنکر جماعت رافع نے جانا کہ وہ گروہ مسلمانونکا ہی یہ سمجھکر اُنسے کلام کیا تو اُنھون نے کچھ جواب دیا تب مسلمانون نے اُنپر حملہ کیا اور وہ لوگ سامنے سے بھاگے چنانچہ انمین سے قریب دو سو آدمی کے مارے گئے اور باقی نکل گئے اور ان مسلمانونمین سے تین شخص کام آئے اور وہ رومی جو بھاگ نکلے تھے وہ ایک غار پُر آب کیطرف جو گئے تو اُنمین سے سو آدمی ڈوب گئے اور دو سو رومی اسیر ہوئے اور باقی فرار ہو گئے اور اُن اسیرون سے جو سبب اُنکے نکل آنیکا پوچھا تو اُنھون نے بیان کیا کہ ہم بطلب آب و علف کے نکلے تھے آخر اُنکی مشکین باندھین اور چند نفر مسلمانون نے اُنکو اُسی طرح باندھے ہوئے غانم بن عیاض کے پاس پہونچایا اُسوقت سارے مسلمانون نے اعلان تہلیل و تکبیر کا کیا اور بشیر و نذیر پر درود و سلام بھیجا اور اُن قیدیونکے پاس آئے اور دیکھکر بہت خوش ہوئے پھر یہ سب قیدی روبرو امیر غانم و دیگر اُمراء کے پیش کیے گئے اُنھون نے اُنکے سامنے اسلام پیش کیا اُنھون نے انکار کیا تب اُنکی گردنین ماری گئین اور لشکریان روم یہ حال اپنے لشکر کا بالاے حصار سے دیکھ رہے تھے بعد ازان اُنمین صلیب بلند ہوئے اور معرکۂ شدید و ہنگامۂ ضرب گرم ہوا اور طلوع آفتاب سے تا وقت عصر بڑے زور شور سے زد و ضرب ہوئی اور رومیون مین قتل فاش تھی پھر رومیون نے جب یہ حال دیکھا تو پشت پھیر کر پسپا ہوئے اور قلعہ پر چڑھ گئے اور پھاٹک بند کر لیا اور بالاے حصار مستعد رہے اور ساز و سامان جنگ کا مہیا کیا **راوی** نے کہا یہ ماجرا تو رومیونکا تھا و اما صحابہ رضی اللہ عنہم جا کر دامن کوہ کے ایسے وادی وسیع و دشت فراخ مین اُترے جو جہۃ بحر یہ وجہۃ مغربیہ مین واقع تھا پھر جب رات آئی تو جابجا آگ روشن کی اور ہر ایک قوم و قبیلہ نے اپنے اپنے بنی اعمام کو مجتمع کرکے قرآن پڑھنا اور محمد اشرف اولاد عدنان پر درود بھیجنا شروع کیا اور کوئی اُنمین ایسا نہ تھا مگر یہ کہ یا وہ رکوع و سجود مین یا بدرگاہ خداوند عزوجل مصروف دعا تھا بامید آنکہ حق تعالی اُنکو دشمنونپر فتحیاب کرے اور حال روم یہ تھا کہ اُن لوگون نے اندرون شہر و بالاے حصار تمام رات شرابخواری اور اعلان کلمات کفر مین بسر کی یہانتک کہ سرزمین بہنسا نے پیش پروردگار فریاد و فغان کی اُسوقت زبان قدرت سے اُسکو ندا آئی کہ ای بہنسا سکوت کر اور سکون رکھ قسم ہی مجھکو اپنی عزت و جلالت کی ضرور ضرور مین ان قومونکو ہلاک کرنیوالا ہون اور تجھکو آباد کرونگا اُن قومونسے جو میری توحید کرینگے اور وے برگزیدگان خلق سے ہونگے اور بالضرور ان بیعہ یعنے عبادتگاہ ترسا کو واسطے جماعت نماز کے مساجد مقرر کرونگا پھر جب اُس زمین نے یہ مژدہ خطاب پیشگاہ رب الارباب سے سُنا تو بفرح و طرب تمام مستبشر ہوئی اور منتظر وعدۂ کردگار اور اپنے دفع کرب کے لیے اُمیدوار رہی آخر تھوڑا عصہ بھی نہ گذرا تھا کہ حق تعالی نے اہل کفر و طغیان اور پرستندگان اصنام و اوثان کو دفع کر دیا اور اُس سرزمین کو بہترین اُمت برگزیدہ مہاجرین و انصار اور اصحاب محمد مختار سے آباد ان کیا کہ وہ لوگ با وقات شبہا و

معرکۂ سوم بامغروران ۱۲

ف گردنین ماری گئین اسلیئے کہ ہرگاہ اُنھون نے اسلام قبول نکیا تو گویا بہ قصاص سلیمان بن خالد کے وہ مارے گئے ۱۲

اوائل و اواخر روز ہا نمازین پڑھا کرتے تھے اور وہانکے دشت نواحی کو مقابر شہداء اکابر کا کیا اور اُس سرزمین کو بعد ظلمت
کے منور کردیا اور اُسکی زیارت سے خطاؤ گناہونکو دور کیا **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو اہل اسلام نماز صبح پڑھکر
اس انتظار مین بیٹھے کہ اُمور مخالفین سے کیا ظہور مین آتا ہی بناگاہ ایک قس یعنی پادری عالم نصاریٰ اشتر پر سوار سامنے آیا اور
وہ پیراہن ادنی پہنے تھا اور اُسکے سر پر کلاہ کلان اور اُسکے کمر مین زنار بندھا تھا تا آنکہ وہ قریب لشکر اسلام آکر بزبان عربی
گویا ہوا یا مسلمین اُرید امیر العرب کہ ای مسلمانو مین سردار عرب کی ملاقات چاہتا ہون **راوی** نے کہا مجھسے نقل روایت کی
قیس بن شماس نے بواسطہ کعب بن ہمام کے شداد بن اوس سے کہ وہ اصحاب رایات مین سے تھے اُنھون نے کہا جس وقت
ہم لوگ بیٹھے ہوئے امیر غانم سے باتین کر رہے تھے کہ یک بیک عبداللہ بن عاصم روبرو آیا اور حال قس کا بیان کیا تو امیر غانم
نے اُسکے حاضر ہونیکی پروانگی دی چنانچہ جب وہ داخل ہوا تو اُسنے امیر کو دیکھا جالسًا علے فراش ادم وحشوہ من لیف
کہ وہ فرش یہ تھی پرہیز دست شاخ خرما بچھا تھا بیٹھے تھے و نیز ادم جمع ادیم یعنے کھال کا فرش تھا جسکے اندر چھال بھری تھی یا
اُسپر چھال بچھی تھی اور فرشہاے مکلف جو مشرکونکی غنیمت مین ملے تھے وہ ایک جانب لپٹے ہوے رکھے تھے اور گرد امیر کے
دیگر امراء و سائر اکابر صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ بھی گویا ایک انھین مین سے مثل اُنکے تھے اور تلوارین اُنکے زانوؤن پر دھری
تھین اور اُنپر شان فر و وقار کی عیان تھی پھر جب وہ قس روبرو آیا تو ڈر گیا اور رعب مین آکر داہنے بائین دیکھنے لگا اور بولا اے
قوم تم مین امیر کون ہی تا مین اُس سے کلام کرون کیونکہ مین دیکھتا ہون تو تم سب کا برو امراء یکسان ہو اور تم سب پر نشان
ہیبت و سطوت برابر ہی تب لوگون نے اشارہ بطرف امیر غانم کے کیا تب وہ اُنکی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا ای جوان تو ہی
امیر قوم ہی اُنھون نے کہا ہان لوگ یون ہی گمان رکھتے ہین جبتک کہ مین خداے عزوجل کی طاعت و فرمانبرداری پر قائم
ہون تب اُس راہب نے کہا کہ بادشاہ بطلوس نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اور اسنے تم مین سے ایک مرد زیرک و دانشمند کو طلب
کیا ہی تا کہ اُس سے تمھارے امر کا سوال کرے اس صورت مین کیا عجب ہی کہ درمیان اُنکے اور تمھارے انسداد خونریزی کا ہو
یہ سُنکر امیر نے اصحاب کی طرف التفات کی اور کہا کہ یہ راہب جو پیام تمھارے پاس لایا ہی اور جو کچھ بیان کرتا ہی اس امر مین
تم لوگ کیا کہتے ہو اور تم مین سے اُسکے ساتھ کون جائیگا کہ بادشاہ سے ہمکلام ہو اور پھر کر ہمسے ظاہر کرے یہ سُنتے ہی مغیرہؓ بن شعبہ
برجستہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور بولے مین اُسکے پاس جاتا ہون اور چاہتا ہون کہ منجملہ امراء کے دس مرد آزمودہ کار و رعب دار
میرے ہمراہ چلین امیر نے کہا تم خود جس جسکو چاہو انتخاب کر لو حق تعالیٰ تجھکو توفیق دے اور تیری تسدید و تقویت کرے یعنی ترا
دل قوی رکھے اور تجھکو مع تیرے ہمراہیونکے ہمارے پاس سالمًا و غانمًا پہونچا دے تب مغیرہ پس پشت دیکھکر کہنے لگے کہ سعید بن
عبدالقادر اور ابو ایوبؓ الانصاری کہان ہین اور خالد بن یزید الانصاری و زید بن ثابت الانصاری کہان ہین اور ابن مسعود البدری
و جریر بن مطعم و ابو یزید العقیلی و معاویہ بن الحکم الثقفی و عمار بن جبلین و زید بن ارقمؓ یہ سب کہان ہین چنانچہ ان سب نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہین مغیرہؓ نے
کہا اپنے ساز و سلاح اُٹھا لو اور میرے ساتھ چلو اور عون و برکت خدا پر نظر رکھو یہ سُنتے ہی اُن سب امراء اکابر نے مبادرت تمام اپنے خیمون مین جا کر اپنی زرہین پہنین اور
سپرین لگائین اور تلوارین لٹکائے ہوئے گھوڑون پر سوار اپنے نیزے رانون تلے دابے ہوئے موجود ہوئے **واقدی** رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا کہ اور اسی وقت مغیرہؓ نے بھی اپنے خیمے مین جا کر اپنی زرہ پہنی اور اُسپر کمر پٹکہ کسکر باندھا اور اس پٹکے مین دو خنجر

ف زنار کہتے ہین ترسایان کے کمر بند کو ۱۲

ف ذکر روانگی مغیرہ بن شعبہ براے ملاقات بطلوس ۱۲

داہنے بائین گھڑسے تھے اور اپنی شمشیر پرجوہر گلے مین لٹکائی اور مُشکی گھوڑی پر سوار اور برچھا زیر ران دابے ہوئے تیار ہوئے اور ہر ایک نے ایک ایک اپنے خادم وغلام کو خچرون پر سوار کرکے اُنکو مطلق العنان کیا اور اُسوقت امیر غانم بجانب مغیرہ متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ عرف یا اباشعبة ماتكلم به هذا الملعون یعنی ای ابوشعبہ خوب سمجھ بوجھ لو کہ وہ لعین کیا کہتا ہے اور مین تجھکو مفلح و موضع الحجۃ جانتا ہون پس تو پہلے اُسکو اسلام کیطرف دعوت کر اور اُن امورپر طلب کر جو فرض ہین مثل نماز وزکوٰۃ وروزہ وحج وجہاد کے اور جو چیزین حلال ہین اُنکو مباح اور جو حرام ہین اُنھین حرام جانین پھر اگر وہ لوگ اُن امور سے انکار کرین تو ہر سال جزیہ ادا کرین اور اگر اس سے بھی انحراف ہو تو ہماری تیغ سے جنگ کرین اور مین فضل خداوند ذی الاکرام سے بجاہ محمد خیر الانام کے اُمیدوار فتح ونصرت کا ہون تب مغیرہ نے کہا مجھکو اعانت وعنایت خدائے وہاب سے اُمید ہے کہ بجواب باصواب پھرونگا غرضکہ وہ سب امرا روانہ ہوئے اور وہ راہب اشتر سوار آگے آگے چلا اور وہ خدام وغلام پیچھے پیچھے خچرون پر سوار تھے اور ہر ایک خادم وغلام زرہ حربی پہنے تھے اور یہ سب تہلیل وتکبیر بالاعلان کہتے ہوئے اور صلوٰۃ وسلام اوپر بشیر ونذیر کے باواز بلند پڑھتے جاتے تھے زیاد بن ثابت کہتے ہین کہ جسوقت یہ لوگ سامنے امیر غانم کے آکر رخصت ہوئے اُسوقت مین نے امیر کیطرف دیکھا تو اُنکی آنکھون سے اشک جاری تھے یہانتک کہ قطرات سرشک اُنکی ریش سے ٹپکنے لگے اور وہ تلاوت قرآن کرتے تھے یہ دیکھکر مین نے کہا ای امیر یہ بکا کسلیے ہے اُنھون نے کہا ای ابن ثابت یہ لوگ واللہ انصار دین اللہ ہین اگر کوئی اُنمین سے آفت رسیدہ ہوا تو پیش خدا میرے لیے کیا عذر ہوگا غرضکہ مغیرہ رض اور اُنکے اصحاب روانہ ہوئے یہانتک کہ لشکر عدو کے محاذی پہونچے تو دیکھا کہ اُنکی کثرت سے وہ ساری زمین پر انبوہ ہے اور وہ سب گرداگرد شہر بہنسا کے اُترے ہین اُسوقت مغیرہ اور اُنکے اصحاب باواز بلند کہنے لگے لا اله الا الله محمد رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ یہ کہہ رہے تھے ناگاہ بطریقون مین سے ایک بطریق آگے بڑھا اور اُسکے ہمپہلو ایک عرب تنصر یعنے عرب نصرانی بھی سوار تھا اور قریب سو سوار کے بھی ہمراہ تھے آخر یہ لوگ مغیرہ رض وغیرہ اصحاب سے بطریق استقبال آکر ملے اور اُنکے آگے آگے ہوکر چلے جب قریب شادروان شاہی کے پہونچے اور بطلوس سامنے سے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا نظر آیا تو اُسوقت حجاب ویساول وندما ونواب ارباب دولت وصولت سامنے آکر کہنے لگے کہ اب تم لوگ سراپردہ سلطانی کے قریب آپہونچے ہو چاہیئے کہ اپنے گھوڑون سے اُتر پڑو اور اپنے ہتھیارونکو رکھ دو یہ سُنکر مغیرہ رض نے جواب دیا کہ اچھا ہم گھوڑون سے تو اُتر پڑینگے مگر اپنے ہتھیار نہ رکھینگے اسلیے کہ یہی ہتھیار تو ہمارے لیے عزت وزینت ہے اور ہم ایسی چیز کو نہ اُتار پھینکینگے جس سے ہم اپنے اہل زمانہ پر غالب ہین یہ سُنکے حجاب نے بادشاہ کو اس بات کی خبر دی اُسنے کہا اُنکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے ہتھیارون سے داخل ہون تب خادمون نے ندا دی کہ آؤ مع ہتھیارون کے چلے آؤ راوی کہتا ہے کہ آخر مغیرہ رض وغیرہ اصحاب پیدل ہوئے اور گھوڑے اپنے خادمونکو تھما دیے اور اپنی وقار وتبختر کی چال سے آگے بڑھے اور برتلون مین اُنکی تلوارین گھسٹتی جاتی تھین اور کافرونکی صفین چیرتے چلے جاتے تھے اور اُنسے کچھ بیم وباک نہ کرتے تھے یہانتک کہ برابر پایہ تخت کے پہونچے منتہا یہ کہ لب فرش دیباج مسند سے قریب ہوئے اور بادشاہ بدستور تخت نشین تھا پھر جس دم مسلمانون نے یہ سامان دیکھا تو عظمت خداوند ذوالجلال کو یاد کیا اور تکبیر وتہلیل اُس بلند آہنگ سے کرنے لگے کہ تختگاہ ہلنے لگا اور اُس قوم کے رنگ متغیر اور ہیبت سے دنگ ہوگئے اُسوقت اُن اصحاب سے خطاب کرکے حجاب پکارے الارض للملك

کہ روی زمین بادشاہ کا ہی یعنی مالک ملک کا ملک ہی (اس کلمے سے مراد اُنکی بجا آوری سجدہ تعظیمی تھی) یہ سُنکے اصحاب نے کچھ التفات نہ کی اور مغیرہ نے جوابدیا لا ینبغی السجود الا للملك المعبود ولعمری کانت ھذہ تحیتنا قبل لما بعث اللہ تعالی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم نہانا عن ذلك فلا یسجد بعضنا بعضا یعنی سجدہ کرنا سواے ملک معبود کے سزاوار نہیں ہی اور قسم ہی اپنی زندگانی کی یہ رسم سجدہ کرنے کی قبل از اسلام ہمارا شیوۂ تعظیم تھا پھر جبکہ حق تعالی نے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو مبعوث کیا تو اُنھون نے ہمکو اس فعل سے منع کیا کہ بعض ہمارا بعض کو یعنی کوئی مخلوق کسی مخلوق کو سجدہ نکرے یہ کلام مغیرہ رضی کا سُنکر وہ سب خاموش ہو رہے اور بموجب حکم ملک کے اُن لوگونکے لیے کرسیان سونے چاندی کی لگائی گئین مگر یہ لوگ اُسپر نہ بیٹھے اور جسوقت سے داخل بارگاہ ہوے تھے تو اپنے بعض خادم کو حکم کر دیا تھا کہ وہ اُنکے قدمونکے تلے سے بساط راہ کو سمیٹتا جاتا تھا یہانتک کہ جب لب فرش دیباج پہونچے ہین تو اُسکو پانون سے ایک طرف اُلٹ دیا تب بطریقون نے کہا کہ تمنے ہمسے سو ادب بے ادبی کی کہ اول تو بادشاہ کو سجدہ نہ کیا پھر ہمارے فرش کو لپیٹ ڈالا مغیرہ رضی نے جوابدیا کہ ادب کرنا خدای تعالی سے افضل و برتر ہی تمھارے ساتھ ادب کرنے سے اور زمین خدا تمھارے فرشون سے پاکیزہ تر ہی اس لیے رسول خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہی جعلت لی الارض مسجدا وطھورا یعنی ساری زمین ہمارے لیے سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی مقرر کیگئی ہی اور حق تعالی نے فرمایا ہی مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ یعنی اسی زمین اور خاک سے ہمنے تمکو پیدا کیا اور پھر اسی مین تمکو ملا دینگے اور اسی سے دوسری بار پھر تمکو نکالینگے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ درمیان صحابہ اور بطلوس بادشاہ کے کوئی ترجمان نہ تھا کیونکہ وہ اپنے اہل زمانہ سے زیادہ تر زبان عرب کا ماہر تھا چنانچہ اُسنے صحابہ رضی کو حکم بیٹھنے کا کیا تب مغیرہ رضی نے کہا اگر تم بھی اپنے تخت سے اُترکر ہمارے ساتھ زمین پر آبیٹھو تو ہم بیٹھین یا اذن دو تو ہمبھی اس تخت پر تمھارے برابر جا بیٹھین اسلیے کہ حق تعالی نے ہمکو شرف اسلام سے مشرف و مکرم کیا ہی آخر بطلوس نے ان لوگونکو اپنے تخت پر بیٹھنے کا اشارہ کیا مگر بعد ازانکہ فرش دیبا اُنکے نیچے سے اُٹھو ڈالا تھا تب مغیرہ وغیرہ صحابہ اُسکے ایک جانب کو جا بیٹھے اُسوقت بطلوس نے اُنسے خطاب کیا کہ تم مین سے کون اپنے صاحب یعنی امیر کیطرف سے کلام کرنے والا ہی اصحاب نے اشارہ طرف مغیرہ کے کیا اور یہ سب اصحاب دست بقبضہ بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ بطلوس نے بطرف مغیرہ مخاطب ہو کر پوچھا تمھارا کیا نام ہی وہ بولے میرا نام عبد اللہ مغیرہ رضی ہی تب کہا ای مغیرہ مجھے ناپسند ہی کہ مین تمسے ابتدائے کلام کرون مغیرہ نے کہا تم جو کچھ چاہو کلام کرو کہ ہر آئینہ میرے پاس تمھارے جملہ مقالات کیلیے ایک ہی جواب ہی بعد ازان بطلوس کہ وہ اپنے کلام مین بڑا فصیح تھا گویا ہوا کہ الحمد للہ الذی جعل سیدنا المسیح افضل الانبیاء وملکنا افضل الملوك ونحن خیر السادات یعنی جمیع حمد ہی اُس خدا کے لیے جسنے ہمارے خداوند مسیح کو افضل انبیا کیا اور ہمکو افضل ملک الملوک کیا اور ہم بہترین صنادید ہین فقطع علیہ المغیرۃ یعنی یہانتک بطلوس کا کلام پہونچا تھا کہ مغیرہ نے اُسکا قطع کلام کیا (مراد قطع کلام سے یہ تھی کہ بدون اظہار فضیلت کے اور جو کچھ کہنا ہو بیان کرے) اسوقت حجاب و نواب شاہی نے مغیرہ سے کہا کہ یا اخا العرب ای برادر عرب تونے بادشاہ کے ساتھ بے ادبی کی مگر مغیرہ رضی نے اُنکے کہنے پر سکوت نہ کیا اور کہنے لگے کہ الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام وخصنا بین الامم ببعث محمد علیہ افضل الصلوۃ

(ف) ترجمان مفسر زبان ۱۲

والاسلام فھدانا بہ من الضلالۃ وانقذنا بہ من الجھالۃ وھدانا الی الصراط المستقیم فنحن خیر امۃ اخرجت للناس نؤمن نبینا ونبیکم وبجمیع الانبیاء وجعل امیرنا الذی یتولی علینا کاحدنا ولو زعم انہ ملک وجار عزلناعنا لسنا نری ان لہ فضلا علینا الا بالتقوی وقد جعلنا اللہ نامر بالمعروف وننھی عن المنکر ونقر بالذنب ونستغفر منہ ونعبد اللہ وحدہ لاشریک لہ ولو اذنب الرجل منا ذنوبا تبلغ مثل الجبال فتاب منھا قبلت توبتہ وان مات مسلما فلہ الجنۃ یعنے جمیع حمد و ثنا ثابت ہین اُس پروردگار کے لیے جسنے ہمکو اسلام کی ہدایت کی اور میان اُمت اولین و آخرین سے ہمکو مخصوص کرلیا ہی بسبب مبعوث کرنے محمد صلعم کے اُنپر بہترین درود و سلام پھر حق تعالیٰ اُسکے باعث ہمکو راہ راست پر لایا گمراہی سے اور بطفیل اُسکے ہمکو جہالت سے نکالا اور ہمارے تئین راہ راست و استوار کی طرف ہدایت و رہنمائی کی سو ہم بقول خداوند عز وجل کے بہترین اُمت ہین جو واسطے رہبری لوگونکے انتخاب کیے ہین اور ہم وہ ہین کہ ایمان لاتے ہین اور اقرار کرتے ہین اپنے نبی اور تمھارے نبی ؑ اور تمام انبیا کا اور حق تعالیٰ نے ہمارے امیر کو مثل ہمارے مقرر کیا یعنے گویا کہ وہ بھی ایک ہم مین سے ہی وحالانکہ وہ ہمپر متولی اور والی ہمارے اُمور کا ہی اگر وہ اپنے زعم مین اپنے تئین بادشاہ سمجھکر جور و تعدی کرے تو ہم اُسکو اپنی تولیت سے معزول و خارج کرین کیونکہ ہم اُسکے لیے کچھ فضیلت اپنا وپر نہین دیکھتے ہین ہان مگر بسبب تقویٰ کے (یعنے ہم مین کسی کو کسی پر فضیلت نہین ہی اگر ہی تو جس مین تقویٰ و پرہیزگاری زیادہ تر ہو وہی افضل ہوتا ہی وبس) اور حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمکو مقرر کیا ہی کہ ہم نیک افعال کا حکم کرین اور کردار بد سے مانع ہون اور ہم پیش خدا اپنے گناہونکا اقرار کرتے ہین اور آمرزگار کی جناب مین اُن گناہون سے استغفار و طلب مغفرت کرتے ہین اور ہم اُس معبود کی عبادت کرتے ہین جسکا کوئی شریک و ہمسر نہین ہی اور اگر کوئی ہم مین سے اسقدر گناہ کرے کہ گناہ اُسکے برابر پہاڑ کے ہون پھر گناہگار اُس سے توبہ کرے تو اُسکی توبہ قبول ہوتی ہے اور جو کوئی حالت اسلام مین مسلم مرتا ہی اُسکے لیے بہشت ہی **راوی** کہتا ہی کہ یہ کلمات مغیرہ ؓ کے سُنکر رنگ بطلوس کا متغیر ہوگیا اور تھوڑی دیر سکوت کرکے کہنے لگا الحمد للہ الذی ابتلانا باحسن البلاء واغنانا من الفقر و نصرنا علی الامم الماضیۃ یعنے جمیع حمد و ثنا لائق ہین اُس خدا کے لیے جسنے بہترین آزمایش مین ہمکو آزمایا (یعنی ہمارے دین حق مین ہمارا امتحان کیا) اور ہمکو فقر و محتاجگی سے غنی و مستغنی کیا (مترجم کہتا ہی یہ رمز و طنز ہی نسبت تونگری اہل عرب کے بعد ناداری کے) اور ہمکو فیروزمند کیا ہی اُسی خدا نے سائر اُمتون گذشتہ پر و بعد ازان بطلوس یہ کلمات زبان پر لایا کہ پیشتر ازین تمھین مین سے جماعت عرب ہمارے بلاد مین آئی تھی اور وہ لوگ ہمارے یہان سے خوشہ ہائے گندم وجو وغیرہ چُن لیجاتے تھے اور ہم اُنسے باحسان پیش آتے تھے اور اس بات سے وہ ہماری شکرگذاری کرتے تھے اور بخلاف اُسکے تملوگ جو ہمارے یہان آئے تو ہمارے لوگونکو قتل کرتے ہو اور ہمارے یہانکی عورتونکو بندی مین لیتے ہو اور ہمارے مال کو مال غنیمت جانتے ہو اور ہمارے شہرون اور گڑھون اور قلعونمین لوٹ مچاتے ہو اور چاہتے ہو کہ ہمارے تئین ہمارے بلاد و دیار سے خارج کرو حالانکہ تملوگ وہ ہو کہ ساری اُمتون مین سے کوئی اُمت تمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہی کیونکہ تملوگ اہل شعیر و دخن ہو یعنی جو اور کودو نکے کھانیوالے (مترجم کہتا ہی کہ شاید بجائے دخن عوض خا معجمہ کے

+ تقریر بطلوس کی بجواب مغیرہ بن شعبہ

دھن بجا رحطی ہو یعنی کلان شکم و دھن بوا و وجیم جامہ شوی داہل دجن یعنے گاؤدر اور بعدازان ہمارے بلاد مین آکراب تم نان گندم کھانے لگے اور ہمارا مال چکھتے ہو حالانکہ ہمارے یہان افواج کثیرہ ہی اور ہماری شوکت شدیدہ ہی اور ہماری جمعیت عظیم ہے اور ہمارا مدینہ حصینہ ہی اور تمھاری جرأت ہمپر اسوجہ سے ہی کہ تملوگ ملک شام و عراق و یمن و حجاز کے مالک ہوگئے ہو اور اب تم کوچ کرکے ہمارے بلاد مین آگئے اور تمام فساد تمنے برپا کیا اور تمنے شہرونکو خراب کیا اور قلعونکو منہدم کرڈالا اور تمنے اپنے بدنونپر لباسہاے فاخرہ سجے اور تمنے دختران ملوک و امراء سے تعرض کیا کہ اُنکو اپنی خادمہ و کنیزین بنائین اور تم اب وہ طعامہاے طیب و لذیذ کھانے لگے جس سے کبھی واقف نہ تھے اور تمنے اپنے ہاتھونکو سونے چاندی و متاع فاخرہ و جواہر سے بھرلیا یعنی تمھارے کیسے ان چیزون سے پُر ہوگئے اور تمھارے پاس وہ متاع ہماری اور وہ ہمارا مال ہی جو ازان ہماری قوم اور ہمارے اہل دین سے ہی اور ہم یہ سب کچھ تمھارے تئین چھوڑتے ہین اور ہم اسپر سے پھر نزاع نہین کرتے ہین اور جو افعال تمسے ہمارے لوگون کے قتل کرنے اور ہمارے اموال لوٹنے مین بیشتر سرزد ہوئے ہم اُسکا بھی مواخذہ تم سے نہین کرتے ہین ولیکن اب تم ہمارے یہانسے کوچ کرجاؤ اور ہمارے بلاد سے نکل جاؤ اور اگر اور کچھ چاہتے ہو تو ہم اپنا خزانہ کھولدیتے ہین اور حکم کرتے ہین کہ تم لوگون مین سے ہر ایک متنفس کے واسطے سو سو دینار اور ایک ایک جوڑہ جامہ حریر و عمامہ مطرز مذہب یعنی طلاکار دیا جائے اور تمھارے اس امیر یعنی افسر لشکر کیلیئے ہزار دینار اور دس جوڑے لباس اور دس عمامے زرنار دیے جاوینگے اور اسی طرح تم مین سے ہر ایک سردار کیلئے ہوگا اور جو تمپر خلیفہ ہی اُسکے لیے دس ہزار دینار اور سو خلعت فاخرہ اور سو عمامے زرنگار ہین مگر یہ سب کچھ بعد اُس تو ثیق کے ہی ہم تمسے بحلف مضبوطی اس بات کی کرلینگے تا پھر تم ہمارے بلاد پر بغارتگری عود نہ کرو یہ ہماری ساری شرطین ہین غرضکہ جبتک بطلوس حرف زن رہا مغیرہ خاموش سُناکیے پھر جب وہ اپنی لاف زنی سے فارغ ہوا تب مغیرہ رضؓ نے جوابدیا کہ ہمنے تمھارا سارا کلام سُنا اب تم ہمارا کلام سُنو کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنی جمیع حمد و ثنا سزاوار ہین اُس کردگار کیلیئے جو یکتا و غالب و تنہا و بےنیاز ہی اور وہ ایسا ہی کہ نہ کسی کا والد ہی اور نہ کسی کا مولود ہی اور نہ اُسکا کوئی شریک و ہمسر ہی یہ سُنکر بطلوس نے کہا اے بدوی تو نے کیا خوب کہا پھر مغیرہ نے کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْمُرْتَضٰی وَنَبِیُّہُ الْمُجْتَبٰی یعنی مین اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی اور اللہ نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اُسی اللہ کا بندہ اور اُسی کا رسول پسندیدہ و نبی برگزیدہ ہی تب بطلوس بولا کہ مین محمد صلعم کو رسول اللہ نہین جانتا ہون بلکہ شاید وہ ایسا شخص ہو جیسا کہا گیا ہی حبیب الرجل دینہ یعنی یہ وہ شخص ہی جسنے اپنا دین اچھا بنایا اور اپنے مذہب کو محبوب رکھتا ہی و بعدازان مغیرہ کی طرف مخاطب ہوکر سوال کیا کہ یا عربی ما ہی افضل الساعات یعنی کونسی ساعت بہترین ساعات ہی مغیرہ نے جواب دیا کہ یہ وہ ساعت ہی جسمین خدا کی نافرمانی نہ کیجاوے اُسنے کہا اے اخا العرب تمنے راست و درست کہا البتہ رجحان عقل و جودت طبع تمھاری تو مجھپر ثابت ہوئی بھلا کوئی اور بھی تمھاری قوم مین ایسا ہی جسکی راے و دانش مثل تمھاری راے کے ہو اور حزم و آگاہی اُسکی تمھاری ہی ہو مغیرہ رضؓ نے کہا ہان ہماری قوم اور ہمارے لشکر مین اکثر زیادہ تر ہزار آدمی سے ایسے ہین جنکی راے و مشورت سے بے پروائی و بے اعتنائی نہین کیجاتی ہی یعنے اُنمین ہزارون ایسے ہین جنکی راے و مشورت پر اُدبو ہا اعنب

واعتماد ہی اور ہمارے پیچھے بھی اسیطرح کے لوگ ہین جو عنقریب ہمارے پاس آنے والے ہین یہ سُنکے بطلوس نے کہا ہم اس بات کا یقین
نہین کرتے ہین کہ تم مین سے ایسے لوگ ہون کیونکہ ہمکو تمھارے یہانکی خبر پہونچی ہی کہ تملوگ ایک ایسی جماعت ہو جنکو عقل سے کچھ
بہرہ نہین ہی مغیرہ رضؓ نے اُسکے جواب مین کہا ہان ہملوگ ایسے ہی تھے یہانتک کہ حق سبحانہ تعالی نے ہم مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو مبعوث کیا تو اُسنے ہمکو ہدایت کی اور ہمارے تئین ارشاد و رو براہ کیا تب بطلوس نے کہا لقد اعجبنی کلامک فہل
لی فی صحبتی یعنی تیرا کلام مجھکو بہت خوش آیا بھلا تجھکو منظور ہی کہ ہمارے ساتھ مصاحبت مین رہے مغیرہ رضؓ نے کہا یسرنی
ذلک اذا فعلت ما اقول لک کہ یہ بات میری عین خوشی کی ہی بشرطیکہ جو مین کہون تو اُسکو بجا لاوے اُسنے کہا وہ کیا
بات ہی مغیرہ رضؓ نے کہا تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد اعبدہ ورسولہ کہ تو اقرار کر اس امر کا کہ سواے
اللہ کے کوئی لائق اُلوہیت نہین ہی وہر آئینہ محمدؐ اسی اللہ کا بندہ اور اسی کا رسول فرستادہ ہی بطلوس نے جواب دیا کہ اس
امر کی کوئی سبیل نہین ہی یعنی نہین ہو سکتا ولیکن مین نے یہ ارادہ کیا کہ درمیان اپنے اور تمھارے اصلاح اُمور کرون مغیرہ رضؓ نے
کہا ہر امر باختیار خدا ہی واما قول تمھارا ہمارے حق مین کہ ہملوگ محتاج ومفلس وعاجز تھے تو سچ ہی کہ ہم یون ہی تھے اور ہم
اہل جاہلیت تھے اور کوئی ہم مین سے ملکیت کسی چیز کی نہ رکھتا تھا سواے اپنے گھوڑے اور تیر و کمان اور اونٹون کے
اور سواے ماہہاے حرام کے اور کسی شے کی عظمت واحترام نہین کرتے تھے یہانتک کہ حق تعالی نے اپنے نبی و رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے پاس بھیجا اور ہم اُسکی اصل ونسل اطہر کو خوب پہچانتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ وہ صادق اور
امین اور ہر عیب ومعصیت سے پاک اور امام و رسول تھا اُسنے اسلام کو ظاہر کیا اور غلبہ دیا اور بتونکو توڑا اور نبیون کا اُسپر خاتمہ ہوا
یعنی وہ خاتم الانبیا تھا اور اُسنے ہمکو عبودیت وعبادت رب العالمین کی معرفت دی پس ہم خدا کی پرستش کرتے ہین اور
کسی غیر کو نہین پوجتے ہین اور سواے اُسکے ہم کسی اور کو اپنا والی و ناصر نہین ٹھہراتے ہین اور ہم بجز اُس خدا کے جسکا کوئی
ہمتا و ہمسر نہین ہی کسی اور کو سجدہ نہین کرتے ہین اور ہم اقرار نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتے ہین اور ہم مامور بجہاد
ہین اُن لوگون سے جو کفر بخدا کرتے ہین اور بتونکو ساتھ خدا کے شریک کرتے ہین وحالانکہ وہ ہمارا پروردگار برتر و بالاتر ہی
اور وہ واحد و تنہا ہی نہ اُسکو کبھی غفلت و اونگھ ہی نہ اُسکو کبھی نیند سے خواب آتا ہی چنانچہ جو کوئی ہماری پیروی کرے وہ ہمارے
بھائیون مین سے ہی اور جو کچھ ہمارے لیے ہی واجبات ومباحات سے وہی اُسکے لیے ہی اور جو کچھ ہمپر ممنوع ہی محرمات ومنہیات
سے وہی اُسپر بھی منع ہی اور جو کوئی اسلام سے انکار کرے تو اُسپر جزیہ ہی کہ اُسکو اپنے ہاتھون سے ذلیلون اور کمترین قومون
کیطرح ہمارے روبرو پیشکش کرے پھر جو کوئی جزیہ ادا کریگا تو حق تعالی نے اُسکا خون بہانے اور اُسکا مال لوٹنے سے باز
رکھا ہی اور جو کوئی اسلام لانے اور جزیہ دینے سے انحراف وسرتابی کرے تو درمیان ہمارے اور اُسکے شمشیر حکم ہی اور وہ
جزیہ یہ ہی کہ ہر ایک محتلم یعنے ہر متنفس بالغ پر فی سال یعنے ہر سال ایک دینار مقرر ہی اور نابالغ پر جزیہ نہین ہی اور نہ
نسوان پر اور نہ راہب ویرانی پر جو قطع تعلقات کرکے صومعہ نشین ہی یہ بیان سُنکے بطلوس نے کہا کہ کلام تمھارا
دربارۂ اسلام کے وہ تو مین نے سمجھا فما قولک عن الجزیۃ عن ید وانتم صاغرون کیا مراد ہی تمھارے اس قول
کا در باب دینے جزیہ کے ہاتھون سے اس حالت مین کہ تم یعنے ہم محاقرین مین سے ہون یعنے ذلیلون اور کمترین قومون

ماہہاے حرام یعنی حرمت والے ذیقعدہ وذی الحجہ ومحرم ورجب ۱۲

ذکر کیفیت ومقدار جزیہ ۱۲

کیطرح سے پس مین نہین جانتا ہون کہ مردم صغار تمھارے نزدیک کون ہین تب مغیرہؓ نے کہا وہ تو ہی جبکہ قائم بجنگ ہو اور تلوار تیرے سر پر کھنچی ہو پھر جسوقت بطلوس نے یہ کلام مغیرہ کا سُنا تو بغضب شدید طیش مین آیا اور دفعۃً اُٹھکر قائم بجنگ ہوا (جیسا ابھی مغیرہؓ نے کہا تھا کہ جبکہ تو قائم بجنگ ہو اور تلوار تیرے سر پر ہو) چنانچہ مغیرہؓ نے بھی برجستہ اپنے مقام سے اُٹھکر تلوار میان سے کھینچ لی اور اسیطرح جملہ اصحابؓ نے مثل مغیرہؓ کے کیا اور اُنکی زبان پر برابر کلمہ طیبہ جاری تھا کہ لا اله الا الله محمد رسول الله اور **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ مسلم بن عبد الحمید و طارق بن ہلال عبداللہ بن رافع سے نقل روایت کی ہی اُنھون نے کہا ہم بھی مغیرہؓ کے ساتھ تھے اور تلوار گھسیٹ کر دفعۃً اُس قوم پر دست افراز ہوئے اور غیرت اسلام ہماری دامنگیر تھی کہ اُسوقت فرط جوش سے جیوش بطلوس ہماری نگاہون مین کوئی چیز نہ تھے اور ہمکو یقین ہو گیا کہ بس محشر اسی مقام سے برپا ہوا چاہتا ہی پھر جب بطلوس نے ہمسے یہ حال دیکھا اور اُسکو ہماری شمشیر سے یقین اپنی موت کا ہو گیا اُسوقت بطلوس نے ندا دی مهلا یا مغیرة لا تعجل فتهلك وانا اعلم انك رسول والرسول لا يقتل وانما تكلمت بما تكلمت لاختبركم وانظر ما عندكم والان لا نؤاخذكم فاغمدوا سيوفكم کہ ای مغیرہؓ تامل کر جلدی نہ کر نہین تو ہلاک ہو جائیگا اور مین خوب جانتا ہون کہ تو ایلچی ہی وحالانکہ ایلچی مارا نہین جاتا ہی اور تو نے کلام نہین کیا مگر ساتھ اُن کلمات کے جو تجھ سے کہا گیا تھا یعنے تو نے وہی کلام کیا جسکی تبلیغ کا تو مامور تھا اور مین تو ہر آیئنہ تمکو آزماتا تھا اور مین دیکھتا تھا کہ تمھارے پاس کیا ہی (یعنی جرات و جسارت سے) اور اب ہم تمسے کچھ مواخذہ نہ کرینگے تم اپنی تلوارین میان مین کرو ابن رافع **راوی** کہتا ہی یہ سُنکے پھر ہمنے اپنی تلوارین میان مین کین بعد ازان مغیرہ آگے بڑھے اور بطلوس سے قریب ہو کر چلے تو بطلوس اُنکو آخر پایہ تخت پر آتا رلیا (یعنے ہاتھ پکڑے ہوئے) اسلیے کہ مغیرہ مرد جسیم و تناور تھے تو اُسپر تکیہ کیے ہوے اور سہارا دیے زیر سریر آئے اور قریب تھا کہ جدا ہون ناگاہ بطلوس نے اپنی جگہ پر تھام رکھا اور مغیرہؓ کیطرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ در بارہ مسیح ابن مریم کے تمھارا قول کیا ہی مغیرہؓ نے کہا عبدہ ورسولہ یعنے وہ بندۂ خدا اور رسول فرستادہ اُسکا ہی بطلوس نے کہا پھر سابق کون ہی جسنے اُسکو پیدا کیا مغیرہؓ نے کہا حق تعالی نے اُسکو پیدا کیا خاک سے کہ اُس سے فرمایا ہو جا یعنے عدم سے کون وہستی مین آجا تو وہ آگیا اور اُسپر قرآن عظیم دلیل ہی بقولہ تعالی اِنَّ مَثَلَ عِيسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ یعنی مثل و مثال عیسٰی ابن مریم کی پیش خداوند عالم مثل و مثال آدم علیہ السلام کی ہی کہ اُسکو خاک سے پیدا کیا بنایا پھر اُس سے کہا ہو جا یعنے ہستی مین آ تو وہ آگیا پھر اُسنے کہا بھلا کیا دلیل ہی اس بات پر کہ خدا واحد و یکتا ہی مغیرہؓ نے کہا دلیل عمدہ قرآن مجید ہی کہ خدا نے قول اپنا زبان نبیؐ سے ارشاد فرمایا هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یعنی وہ اللہ ایک ہی ہی اللہ بے نیاز ہی کہ نہ کسی کا والد ہی نہ کسی کا مولود ہی نہ اُسکے لیے کوئی شریک و ہمسر ہی بطلوس نے کہا ای مرد اعور یعنی احول چشم ہر آیئنہ مین نے تیری سی حذاقت نہین دیکھی اور تیرا سا جواب نہین سُنا اور حال یہ تھا کہ مغیرہؓ کی ایک آنکھ مین روز جنگ یرموک کچھ صدمہ ہو نچا تھا اسوجہ سے بطلوس نے اعور کہکر خطاب کیا) مغیرہؓ نے کہا یہ گزند چشم مجھکو عیب وعار نہین کرتا ہی کہ ہر آیئنہ میری آنکھ نے جہاد فی سبیل اللہ

ذکر ... بطلوس ... ۱۲

مین ایک تجھ ایسے سگ سے صدمہ اُٹھایا ہی مگر جسنے میرے ساتھ یہ کام کیا مین نے بھی اُس سے اپنا بدلہ لیا کہ
مین نے اسکو قتل کر ڈالا اور ایک جماعت کو بھی اُنمین سے قتل کیا اور اس صدمۂ چشم سے ثواب اللہ عزوجل بہت عظیم ہی
بطلوس نے کہا کیا ہی تیرا حاذق جواب ہی بھلا تیری قوم مین ایسا اور بھی کوئی ہی مغیرہ رضؓ نے کہا مین تجھ سے پیشتر کہہ چکا کہ
ہم مین ایسے اہل علم واہل رائے ہین کہ مین اُنکے علم وعقل کی کچھ بھی برابری نہین کر سکتا اور مین تو ایک مرد بدوی
ہون فلو رأیت علی بن ابی طالب ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المختار وقاتل الکفار مبید
الفجار واللیث الکرار والبطل المغوار یعنے کاش تو علی بن ابی طالبؑ کو دیکھتا جو برادر عم زاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ہین اور مختار وبرگزیدہ سید ابرار کے ہین اور قاتل کفار اور ہلاک کرنیوالے فاجران نابکار کے ہین
اور شیر حملہ آور اور جوانمرد دلاور ہین بطلوس نے کہا کیا وہ اس لشکر مین تمھارے ساتھ ہین وتحقیق کہ مین نے اُنکی
شجاعت وبہادری بہت سُنی ہی تو مین چاہتا ہون کہ اُنکو دیکھون تب مغیرہ رضؓ نے کہا تحقیق کہ علی کرم اللہ وجہہ امام ہین
قدر اُنکی برتر اور مرتبہ اُنکا بزرگتر اس سے ہی کہ وہ بنفس نفیس خود چلکر پاس ایک سگ تجھ ایسے کے آوین پھر بطلوس نے
کہا بھلا اُنکے سوائے اور بھی کوئی ویسا ہی مغیرہ رضؓ نے کہا ہان مثل امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جو ہمارا خلیفہ ہی و نیز عثمانؓ
بن عفان وعبد الرحمنؓ وسعید وسعد وابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم اور وہ امراء جو جا بجا متفرق ہین حجاز مین اور یمن و شام
وعراق ومصر مین اور وہ ہر ایک امیر شجاعت وبراعت وفضائل وغیرہ مین تجھ ایسے ہزار کے برابر ہین واما سیف اللہ
خالد بن الولید جو ہمارے امیر جیش ہین اور اُنکے ساتھ ایک جماعت امراء کی ہی اور وہ لوگ گویا کہ تمھارے پاس ہین -
(یعنے عنقریب آپہونچتے ہین) اور وہ ہماری مدد کو چل چکے ہین چنانچہ وہ سب مردان دلیر وسخت گیر وسادات ابرار
وامراء کبار ہین وبعد ازان بطلوس نے کہا مین چاہتا ہون کہ درمیان اپنے اور تمھارے اصلاح امر یعنے مصالحہ کردن
اور منظور یہ ہی کہ پیش از جنگ اُس جماعت کو بھی دیکھون جنکا تمنے ابھی ذکر کیا ہی **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس
حیلے سے ارادہ اُس دشمن خدا کا یہ ہوا کہ اصحاب کے ساتھ غدر وعہد شکنی کرے اور اُسکی ان باتون کو مغیرہ سمجھ گئے اور کہا
غداۃ غد اتیك منهم رجال تنظر الیهم کہ کل کے کل کو یعنی پرسون وہ لوگ تمھارے پاس آوینگے تو اُنکو دیکھیو
یہ سُنکر وہ دشمن خدا خوش ہوا اور وہ اپنے دل مین غدر ومکر نسبت اصحاب کے پوشیدہ رکھتا تھا وحالانکہ حق تعالی نے
اُسکے کید کو اُسی کے مکر وشر کیطرف پھیر دیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان وہانسے مغیرہ رضؓ نے برخاست کی
اور بطلوس کے پاس سے باہر نکلے اور اُسکے گزند سے نجات پائی تا آنکہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور بطلوس نے اپنے
حجاب ونواب کو حکم کیا کہ ہمراہ اصحاب کے قریب اُنکے لشکر تک پہونچانے جاوین چنانچہ مغیرہ رضؓ نے مع اپنے اصحاب کے
پیش امیر غانم بن عیاض اشعری پہونچکر سارا ماجرا جو کچھ بطلوس کے یہان گذرا تھا اُنسے بیان کیا غانم نے کہا قسم ہی صاحب
روضہ ومنبر یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُسنے تمھین نہین چھوڑا مگر خوف سے تمھاری تلوار کے اور یہ شخص مرد حکیم وعقیل ہی
الا یہ کہ شیطان نے اُسکی عقل کو مغلوب ومسلوب کر لیا ہی **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس شب کو سب صحابہ نہین سوئے
مگر یہ کہ اپنا ساز وسلاح حرب لیے رہے اور مستعد وآمادہ تھے جب صبح ہوئی اور مؤذن نے لشکر اسلام مین اذان دی تب

مسلمان بعد اسباغ وضو نماز صبح ادا کر کے اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور خوب جانتے تھے کہ عدو اُنکے منتظر ہین اور صبح اُنسے جنگ کرنیوالے ہین کہ وہ لوگ صفین اپنے لشکر کی تعبیہ کر چکے تھے اور جاسوسان عرب نصرانی اُنکے لشکر مین جاکر اخبار گذرانتے تھے اور یہان جاسوسان امیر غانم کے حاضر ہو کر وہانکی خبرین دیتے تھے اور اُدھر روم ثابت و مستعد قتال تھے اور ادھر امیر غانم نے میمنہ و میسرہ اپنے لشکر کا مرتب کیا چنانچہ میمنہ پر فضل بن عباس کو مقرر کیا اور میسرہ پر ابو ایوب انصاری کو اور قعقاع بن عمرو التیمی کو قلب لشکر پر مامور کیا اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ قیس بن عبد اللہ و مالک بن رفاعہ کے سعید بن عمرو الغنوی سے نقل روایت کی اُنھون نے کہا کہ سرزمین بہنسا مین ایسے دس ہزار اعیان حاضر ہوئے تھے جو دیکھنے والے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تھے یعنے اُن سب نے آنحضرت صلعم کو دیکھا تھا اور اُنمین ہفتاد مرد بدری تھے اور امرا صاحبان نشان قریب چودہ سو کے تھے و منجملہ صحابہؓ و سادات کے تقریبًا پانچہزار زمین بہنسا مین دفن ہوئے اور ذکر اُسکا عنقریب اویگا انشاء اللہ تعالیٰ **راوی** نے کہا اور جماعت پیدل پر معاذ بن جبل افسر تھے اور ساقہ یعنے مؤخر لشکر پر جسکو بہیڑ کہتے ہین اور نسوان و صبیان پر سعد بن عبد القادر و ضحاک بن قیس مامور ہوئے اور امیر غانم صفونکے درمیان یہ کہتے ہوئے گشت کرتے پھرتے تھے کہ اللہ اللہ جنت تمھاری تلوارونکے زیر سایہ ہے یعنی تلوارونکے سایے مین ہوتا جنت کا کنایہ ہے کہ سایہ تلوارونکا جنت ہے اور سایہ ہونا اسکا تعبیر عین داخل ہونا ہے اجنت مین ہے اے مسلمانو خوب جان لو کہ صبر و ثبات مقرون بفرج و کشایش کا رہے اور حق تعالیٰ صابرونکے ساتھ مددگار ہے اور صبر کرنیوالے وہی غالب ہتے ہین اور فشل و نامردی سبب ہے اسباب خذلان و نامردی سے اور جو کوئی تیزی شمشیر پر صبر و استقامت کرتا ہے وہ جسوقت پیش خدا جائیگا تو وہ اُسکی منزلت و پایگاہ کی بزرگی اور اُسکی سعی و جانفشانی کی قدر افزائی کریگا اور حق تعالیٰ صابرونکو محبوب رکھتا ہے اور یہی کلمات اصحاب رایات یعنی صاحبان منصب نشان سے بھی کہتے تھے اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ امیر غانم ہنوز تعبیہ و ترتیب صفوف سے فارغ نہوئے تھے ناگاہ فوجین بطلوس و روم کی آگے بڑھین اور وہ سب نصاریٰ و فلاح یعنے مردم دہقان اور عرب متنصرہ تھے یعنے وہ عرب جنھون نے تنصر اختیار کیا تھا اور اُنکے آگے آگے صلیب طلائی تھے کہ ہر ایک صلیب کا سونا بوزن پانچ دینار کے تھا اور ہر ایک مین چارونطرف چار چار جواہر جڑے تھے اور وہ مانند تارون کے تابان تھے اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھ سے روایت بیان کی سنان بن الحارث الہذلی نے شداد بن اوس سے اور شداد ان لوگونمین سے ہین جو ان فتوح مین حاضر تھے سو اُنھون نے کہا جب صلیبون کی آمد ہوئی اُسوقت ہم صلیب بعد صلیب کے شمار کرنے لگے یہانتک کہ ہشتاد صلیب شمار کیے اور زیر ہر صلیب یعنی ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار کا غول تھا اور اُنکے ہمراہ قسیسین و رہبانان یعنی علماے نصاریٰ و یہود موجود تھے اور وہ تلاوت انجیل کرتے تھے اور اُن لوگون نے اپنے لشکر و نمین نیزے نشانون کے بکثرت بلند کیے تھے فبینما الناس کذلک یعنی اُسی ہنگام مین کہ مردم فریقین مشغول باہتمام تھے یکبیک ایک بطریق زرہ زرین اور اُسپر زرہ حربی پہنے ہوئے پرے سے آگے بڑھا اور اُسنے اپنی زبان مین لاف زنی کر کے مبارز طلبی کی تب اُس سے لڑنے کو قعقاع قلب عسکر

[illegible] ([illegible]) [illegible] بطریق [illegible]

جنگ [illegible] بطریق زرہ زرہ حربی [illegible] زرہ زرین [illegible]

سے برآمد ہوئے پھر دونون باہم وار کرنے لگے آخر قعقاع نے اُسکے سینے پر ایسی سنان ماری کہ اُسکی پشت کے پار چمک آئی تھی بعد اُسکے ایک دوسرا ملحد نکلا اور اپنے یار کے قتل ہونے سے غضب مین سرشار تھا اور وہ ملک کا ہمنشین اور اُسکے ساتھ تخت نشین تھا پھر میدان مین آکر مبارز طلب ہوا تب ایک شخص قبیلہ ازد سے اُسکے مقابلے کو نکلا مگر اُسکو امیر غانم نے منع کیا اور کہا اپنی جگہہ پر چلا جا کیونکہ تو اُسکا ہمسر نہین ہے یعنی وہ تجھ سے قوی و توانا تر ہے تا آنکہ مسیب بن نجبۃ الفزاری اُسکے سامنے آئے اور ایک ضربت شمشیر جو اُسپر ماری تو اُسنے اُسکو اپنی سپر پر روکا اور وہ تلوار مسیب کے ہاتھ سے ٹوٹ پڑی تب اُس ملحد نے مسیب پر تلوار کا وار کیا اُنھون نے اُسکو خالی دیا اور منتظر ہوئے کہ کوئی شخص اُنکو تلوار دے مگر جب تلوار ہاتھ نہ آئی تو اُس جگہ سے ارادہ پھرنے کا کیا کہ ناگاہ قعقاع بن عمرو سے کہ وہ آگے بڑھ آئے تھے ملاقات ہوئی آخر اُنکے ہاتھ مین جو تلوار تھی وہ مسیب کو دیدی تو مسیب پھر جنگاہ کیطرف پھر گئے اور جاتے ہی اُس بطریق کے داہنے شانے پر وہ ضربت لگائی کہ تلوار اُسکے بائین شانے سے نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور اُسی وقت واصل جہنم ہوا پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی سب نے مسلمانون پر حملہ کیا اُسوقت جنگ عظیم و قتال شدید واقع ہوئی اور اُس گھڑی وہ دشمن خدا بطلوس اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور گھوڑا وہ تھا جسکو والی ممالک صقلیہ و بربر نے اُسکے لیے ہدیہ بھیجا تھا اور وہ گھوڑا پانسو دینار کا خرید تھا اور وہ گھوڑا روز جنگ حصار کے جست مار کے فصیل تک چڑھا لیجاتا تھا اور اُسکا سوار اہل سور یعنے دیدبانان شہر پناہ کی دیوار پر بھالا مارتا تھا اور قریب اُ سکا ذکر اپنے محل پر انشاء اللہ تعالیٰ آویگا اور بطلوس زرہ زرین پہنے تھا اور اُسکی کمر مین پٹکہ جواہر نگار بندھا تھا اور اُسکے سر پر تاج مرصع تھا کہ جواہر جو اُسمین ٹکے تھے وہ مانند ستارون کے درخشان تھے اور اُسکے سر پر صلیبیان نشان سایہ فگن و سقف کشا سے تھے اور اس ہنگام مین ایک غول رومیون کا میمنہ مسلمین پر حملہ آور ہوا مگر مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین صبر و استقلال جوانمردانہ کیا بعد ازان رومیون کے دوسرے گروہ نے حملہ کیا حق تعالیٰ جزاے خیر و اجر حسنات زیادہ کرے واسطے فضل بن عباس اور واسطے اُنکے پسر عم فضل اور اُنکے بھائی عبد اللہ کے و از براے اولاد عقیل و عبد اللہ بن جعفر و دیگر سادات بنی ہاشم کے کہ ان صاحبون نے قتال شدید مین بڑی مردانگی و بہادری کی اور بلاے حسنہ مین مرد میدان امتحان ہوئے چنانچہ فضل رضؓ نے بڑھکر ایک حامل صلیب پر حملہ کیا اور اُسکے سینے پر نیزہ مارا کہ اُسکی انی پشت سے پار نکل آئی اور وہ اوندھا گرا اور صلیب بھی زمین پر جا پڑا یہ حال جب بطلوس نے دیکھا تو اُسکو یقین ہلاکت و زوال کا ہوا پھر اُسنے قصد اُٹھا لینے صلیب کا کیا مگر اُسکی کوئی سبیل نہوئی کیونکہ مسلمانون نے اُس صلیب کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا اور فضل رضؓ وغیرہ اکابر بنی ہاشم اُن لوگونکو جو ہر طرف اور گرد و پیش آتے تھے دفع کرتے تھے آخر رومی اُس صلیب سے مایوس ہو کر پھر گئے اور جس وقت فضل نے اُس صلیب کے لیے ہجوم نصاریٰ و ازدحام کا دیکھا تو اُنپر حملہ فاش کیا اور اُنکے بنی عم و دیگر امراء نے حملہ کرنے مین اُنکی سازواری کی آخر رومی مقہور و مفرور ہوئے اور اُنمین سے ایک جماعت مقتول ہوئی پھر مسلمانون نے اُس صلیب پر ازدحام کیا اور ارادہ اُسکا لینے کا رکھتے تھے تب فضل رضؓ نے کہا یہ مخصوص میرے لیے ہے بدون شرکت تمھارے چنانچہ فضل رضؓ نے گھوڑے کی باگ پھیری اور رکاب پر جھک کر اُس صلیب کو اُٹھا لیا اور لشکر کیطرف پھرے اور صلیب سپرد عبد اللہ اپنے غلام کے کیا اور وہ مسلمانون کے ساتھ گھوڑے پر سوار تھا اور فضل کیجانب خود پیشقدمی کر کے چلا آتا تھا آخر اُسنے اُس صلیب کو فضل سے لیکر اُنکے خیمے مین پہونچایا اور فضل بن عباس نے

پھر مکرر حملہ کیا اور دیگر امرا بھی حملہ آور ہوئے یہانتک کہ ہنگامۂ کارزار شرربار و معرکۂ پیکار و بکار ہوا اور زمین پر سیلاب خون جاری ہوا اور بدنون سے سیلان عرق روان ہوئے آنکھوں مین حلقے پڑ گئے تپلیان پھر گئین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب اُس دشمن خدا بطلوس نے یہ حال دیکھا تو مسلمانوں پر حملہ آور ہوا اور اُسوقت اُس حملے مین اُسکے ہمراہ جمعیت بطارقہ کی قریب پانچہزار کے تھی اور یہ جماعت جانب یسار لشکر کے تھی چنانچہ اس ہنگامہ مین مسلمانون مین ایک جماعت قتل ہوئی اور ایک جماعت زخمی ہوئی و باانیہمہ اُن دلاورون نے بڑا استقلال اور صبر جوانمردانہ کیا اور اُس آن مردانگی فضل بن عباس کی یہ تھی کہ کبھی وہ میمنہ دشمن پر حملہ کرتے تھے کبھی اُنکے میسرہ پر مارتے چلے جاتے تھے اسیطرح دیگر امرا لشکر اسلام نے بھی بڑے بڑے حملے کیے خصوصاً قعقاع بن عمر والتمیمی و مسیب بن نجبۃ الفزاری و براء بن عازب و معاذ بن جبل و زید الخیل کہ خدا انکے حسنات زیادہ کرے اُنھون نے یورش شدید پیدا کی کہ اُنکی زرہون پر خون کے تھکے ایسے جمے تھے گویا لختے کلیجے اوجھون کے تھے اور ایک غول مسلمانون کا دشمنونکی اُس جماعت مین گھس گیا جو ساتھ ایک بطریق کے تھی اور وہ عظیم الخلقت و بزرگ جسامت اور تنومندی مین گویا ایک برج تھا تو اُسپر سفینہ مولے و غلام آزاد کردہ رسول خدا علیہ السلام نے حملہ کیا اور دوڑکر یہ چاہتے تھے کہ اُسکو تلوار مارین دفعۃً اُس بطریق کے عقب سے ایک وار نیزہ کا ایسا آیا کہ گھوڑے سے اُسکو نیچے گرادیا اور انی نیزے کی اُسکی پسلی مین پیوستہ تھی اور اُسکے استخوان پشت صدمۂ ضربت سے چورچور ہو گئے تھے پھر جب نیزہ کھینچا تو وہ اوندھا زمین پر پڑا تھا تب کچھ لوگون نے اُترکر اُسکا رخت و ساز بدن سے اُتار لیا راوی رحمۃ اللہ علیہ یعنی شداد بن اوس نے کہا کہ پھر ہمنے تامل و تفحص جو کیا کہ اُس بطریق کو کسنے قتل کیا تو معلوم ہوا کہ وہ زیاد بن ابی سفیان تھے پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی حملہ فاش یعنی سخت حملہ کیا تاآنکہ حرب برپا ہوئی گردنین کٹنے لگین آنکھین چڑھ گئین تلوارونکے وار نیزونکی مار تیرونکی بوچھار کی شدت ہوئی رومیونکا اپنی زبان مین طمطمہ و غلغلہ اور معرکۂ نزال و قتال برابر سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا اُسوقت دونون لشکر ازہمدیگر جدا ہوئے چنانچہ مسلمانونمین سے تقریباً دو سو پچاس مرد کام آئے اور درجۂ شہادت و سعادت پر فائز ہوئے اور دونون فریق اپنے لشکرگاہ مین شب باش ہوئے اور حراست و نگہبانی مین شب بیدار رہے اور اہل اسلام تلاوت قرآن مین اور درود و سلام مین اوپر خیر الانام کے مشغول تھے اور ایسا ہوا کہ ایک گروہ مسلمانونکا روشنی کرکے قتلگاہ مین آئے اور شہداء کی لاشون کو چنکر ایک جا جمع کیا اور امرا نے اپنے اصحاب و اُنکی اولاد کے حال پر بہت بکا کی اور کہتے تھے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنی ہمکو استطاعت و یارائے عمل خیر نہین ہی مگر بتوفیق خداوند برتر و بزرگ شان کے اور راوی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ لشکر مشرکین سے تعداد دوہزار پچاس نفر کے مارے گئے انمین سے اُنکے اکابر و عظما بیس آدمی تھے اور یہ سب ارباب دولت و ارکان سلطنت و اصحاب سریر یعنے تخت نشین اور بادشاہ کے ساتھ ہمنشین تھے آخر جب بطلوس نے یہ ماجرا مشاہدہ کیا تو اُسپر سخت دشوار و شاق گذرا تاآنکہ جب وہ اپنے خیمے مین بیٹھا تھا اور گرد اُسکے تمام اکابر مملکت و نواب عزت حاضر تھے اُسوقت اُسکے لیے خاصۂ طعام و جام شراب آیا مگر اُسنے ان چیزونکی طرف التفات نہ کی اور بطریقون و سردارونکی طرف متوجہ ہو کر بزجر و قہر تمام توبیخ کرنے لگا اور کہا تم ایسونکو صلاحیت و لیاقت خدمات ملوک کی نہین ہی یہ کیسی ہیبت و نامردی تم لوگونکے دلمین سما گئی اور پھر تم چاہتے ہو

کہ اپنے ایسے کردار سے پیش ملوک کے غیرت دار باقی رہو یہ سُن کے ان لوگون نے جوابدیا ان کان ھذا الیوم ما اخذ نا فیہ اھبتنا یعنے ہر آئینہ آجکے دن ایسا ہوا کہ اُس مین ہمنے اپنا پورا ساز و سامان جنگ کا نہین دیکھایا یہ کہ اگر ہم اس دن کو ایسا جانتے تو آج ہم اپنی تیاری جنگ کی نہ کرتے کیونکہ ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ عرب شجاع ہین اور اُن مین ایسی شجاعت ہی تب بطلوس نے کہا پھر تمھاری کیا رائے ہی کیا تم ننگ و عار گوارا اور ذلت و رسوائی کو پسند کرتے ہو خصوص اُس حالت مین کہ صلیب تمھارے ہاتھونسے چھن گیا اور تمنے اُسکو خوار کیا اُنھون نے کہا ای بادشاہ عنقریب ہے کہ آپ ہمسے ایسا امر ملاحظہ فرماوینگے جو آپکو خوش آویگا اور وہ یہ ہی کہ کل صبح کو ہم مین سے کچھ لوگ کمینگاہ مین پوشیدہ بیٹھین گے اور باقی ہم اُنکے مقابلے مین مقاتلہ کرینگے اور اُسی ہنگامہ مین ہم کمینگاہ سے نکل پڑینگے اور ایک جماعت تیراندازونکو مامور رکھین گے کہ وہ اپنے تئین تیراندازی مین مستعد رکھین اور یہ موافق عادت روم کے ہی کہ سب یونہین کرتے ہین غرضکہ ہم اُن سے برابر قتال کرینگے اور ہرگز ہم اُنکو اپنے بلد پر دخل و تسلّط نہ دینگے یہانتک کہ ہم سب مار نہ جاوین یہ سُنکے بادشاہ نے اُنسے عہد و اقرار واثق کیا و بعد ازان ایک نامہ لکھکر شباشب پاس بطریق طحا کے بھیجا کہ وہ ایک قلعہ ذات الابراج تھا یعنے بہت برجون والا اور اُس نامے مین فوج کمکی طلب کی تھی اور اُسکے زیر حکومت بہت سے بطریق شداد و سخت رو تھے اور اُن ہر ایک بطریق کے تابع ہزار ہزار مردان کارزار مسلح و آمادۂ پیکار تھے پھر جب اُن بطریقونکے پاس نامہ پہونچا تو اُنھون نے تیاری لشکر کی کردی اور اُنکا ساز و سلاح درست کیا اور قریب ہی کہ ذکر اُسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو مسلمان نماز صبح کی پڑھ پڑھکر اپنے گھوڑونپر سوار ہوئے اور صف آرائی و ترتیب مواقف مین مصروف ہوئے اور امیر غانم لوگونکو بوعظ و پند آمادۂ جنگ کرتے تھے پھر اپنی جگہ پر مغیرہ بن شعبہ کو واسطے ترغیب و تحریض مردم کے مقرر (جاے وقوف دنیا ۱۲) کر کے خود متوجہ بجانب اصحاب رایات ہوئے اور اُنکو فہمائش کرنے لگے کہ اپنے گھوڑونکی باگین چھوڑدو یعنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے دشمنونپر جا پڑو اور بھالونکو سنبھالو اور جبکہ تم مقابل دشمن جا پہونچو تو یکبارگی حملہ کرو اور کچھ خوف و ہراس کو اپنے دل مین راہ نہ دو چنانچہ امرائے لشکر مثل روز اول کے ترتیب و تعبیۂ لشکر مین مشغول ہوئے اور قبل از سوار ہونے کے شہیدونکو اُنکے لباس پرخون مین دفن کرچکے تھے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد دفن نعشون کے جس گھڑی ہملوگ مصروف صف بندی و لشکر آرائی تھے کہ ہمکو آگاہی نہوئی کہ ناگاہ روم ہمپر ٹوٹ پڑے اور اپنی زبانمین ہمپر طنطنہ و غلغلہ کرتے تھے اور اُنمین سے پانچہزار سوار آگے بڑھکر اپنے گھوڑونسے اُتر پڑے اور اپنے خدام اور غلامونکو گھوڑے تھمادیے اور وہ خود اپنے درمیانمین خندقین کھودنے لگے اور لب غار تیراندازونکی آڑکے لیے صندوقونسے سد پناہ بنالی اور باہم مسیح کی قسم کھائی اور قسم دی کہ وہانسے نہ ہٹین اگرچہ سب کے سب مارے جاوین اور اُنکی تین صفین تھین **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اُسی عرصے مین کہ ہملوگ ہتھیار لگا کر آمادۂ حملہ تھے کہ ناگاہ رومیون نے ہمپر یکبارگی حملہ کردیا اُسوقت ہمارے میمنہ والون نے بھی حملہ کیا اور ہمارے قلب لشکر اُنکے قلب لشکر سے بھڑ گئے اور اُنکے تیراندازون کے تیر چلتے تھے اور دس ہزار تیر ایک ساتھ گویا ایک کمان سے نکلتے تھے اور مانند ملخہائے پران و سیلہائے روان کے آتے تھے اُس سے بہت مردان کار زخمی

ہوئے اور بہت دلیران شجاعت شعار کام آئے اور گھوڑے عرب کے بھاگے اور امرا اکابر لشکر اسلام سب ثابت قدم و
بپائے استقلال قائم رہے اُسوقت فضل بن عباس اور اُنکے بھائی و دیگر اکابر بنی ہاشم نے بڑے زوروں سے
حملہ کیا اور اسیطرح زیاد بن ابی سفیان و مغیرہ بن شعبہ و مسیب بن شعبہ و مسیب بن نجبتہ الفزاری و جمیع امراء لشکر نے
بڑی یورش کی اور لشکر فریقین مین قتال شدید ہونے لگی اور مسلمانون مین قتل فاش ہوئی اور وہ لوگ اُسوقت بمقابلۂ عرب
ثابت و قائم برجا رہے اور وہ دشمن خدا بطلوس مع اپنی جماعت ہمراہی کے کبھی میمنۂ مسلمین پر جا پڑتا تھا کبھی میسرہ پر
مارتا ہوا آتا تھا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اُسوقت صبر ہمارا صبر جوانمردون کا تھا اور مرنے پر دل رکھے تھے اور
امیران لشکر علی الاتصال مسلمانونکو ترغیب و تحریص قتال کی کرتے تھے اور فریقین سے طائفہ کثیر قتل ہوئے مگر یہ کہ
درمیان مشرکین کے بباعث اُنکی کثرت کے شمار و اکثار اُنکے مقتولون کا ظاہر نہوتا تھا اور ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ وہ
لوگ کمینگاہ مین مخفی ہین ناگاہ وہ سب کمینگاہون سے ہمارے پیچھے نکل پڑے اور اُنکے آگے ہمارے سامنے غول
تیراندازونکا تھا پھر اُنھون نے ہمکو گھیر لیا اور ہم درمیان اُنکے اسطرح ہوگئے جیسے سفید بکریان بیچ مین گلہ شتران سیاہ
کے ہوتی ہین اور اس ہنگامہ مین ایک گروہ امرا و سرداران لشکر اسلام شہید ہوئے و نیز اکثر مردم مختلط مسلمانون مین سے
کام آئے اُسوقت سادات بنی ہاشم و ابان بن عثمان بن عفان نے کیا کیا مردانگی کی اور اصحاب رایات نے اپنے نشانونکے
نیزون سے کیا ہی قتال کی اور جب وہ عدو اللہ بطلوس قلب لشکر مین جنگ کر رہا تھا اور اکثر مسلمانونکو زخمی کیا تھا
اور اُسی حالت مین اُسنے اور اُسکی جماعت ہمراہی نے بہت سے مردان جانباز کو قتل کیا اور بہت سے دلیران سربکا
کو زمین پر ڈالا اور جسوقت کوئی شہسوار لشکر اسلام سے مبارز طلب ہوکر اُسکی طلب مین نکلتا تھا اُسکو نہ پاتا تھا اسلیے کہ
وہ روم کے غول مین روپوش ہوجاتا تھا پھر جبکہ یہ حال ہوا تو اُسوقت قعقاع و مسیب آگے بڑھے اور کہنے لگے ای بہادران
عرب اونٹونکو آگے کردو یہ سُنکر لوگون نے تمام گلہ اونٹونکا اپنے سامنے سمت آمد تیرونکے ہانک دیا اور اُنکی آڑ سے گھوڑے اُڑا کر غل
کردیا کہ وہ لوگ اونٹونکی تلیون اور گھوڑونکی ٹاپونسے کچل گئے اور اُسی موقع مین گروہ پیدلون اور غول تیراندازونکے آگے
بڑھکر مشرکونکو قتل کرنے لگے یہانتک کہ اُنمین سے ایک مقتل عظیم قتل کیا پس یہ ماجرا تو یون تھا اور روم بھی اپنے اُسی
حال مین مصروف تھے آخر جب اُس دشمن خدا نے دیکھا کہ مسلمانونکے ہاتھ سے اُسکی قوم پر کیا گذرا تو اُسکی طغیانی و سرکشی زیادہ
بڑھ گئی غرضکہ یہ شورش و سرگرمی طرفین سے برابر برپا رہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا بعد ازان حق تعالی نے نصرت
اپنی مسلمانونپر نازل فرمائی کہ اُسوقت اُنھون نے مشرکونپر چڑھائی کردی اور جعفر بن عقیل بطرف ایک غول رومیون
کے بڑھے اور اُنکے درمیان مین گھس گئے اور اُس بطریق کو جو اُس غول کا افسر تھا نیزہ مار کر قتل کیا تب رومیون نے
اُنپر ہجوم کرکے اُنکو شہید کیا رضی اللہ عنہ اور اسیطرح اُنکے بھائی علی بن عقیل نے بھی کیا کہ اُنکی ایک جماعت کو قتل کیا آخر
رومیون نے نرغہ کرکے اُنکو بھی شہید کیا اور اسیطرح زید بن زیاد بھی بعد قتل ایک جماعت کے شہید ہوئے رحمۃ اللہ علیہ
اور اُسوقت ہنگامۂ جدال و قتال بڑی شدت پر تھا اور مسلمانون نے رومیونکو پیچھے ہٹا دیا تھا پھر جب امراء اور سادات
بنی ہاشم نے اپنا حال دیکھا کہ اُنپر کیا کیا واقع ہوا تو دفعۃً مثل شیر ژیان کے روم پر حملہ کیا اور اُنکو باب قلعہ تک

شہادت جعفر بن عقیل و علی بن عقیل و زید بن زیاد رضی اللہ عنہم ۱۲

ہٹا لیگئے اور قریب باب جبل و باب البحری کے سخت لڑائی لڑے اور رات ہوگئی تھی تو صحابہ اپنے لوگون کو بھی نہ پہچانتے تھے مگر بانیمہ اُنھون نے جمعیت مشرکین سے ہزارونکو قتل کیا اور ایک جماعت زائد پانسو سے قریب شہر کے مارے گئی و بعد ازان مسلمانون نے اُنپر دھاوا کیا یہانتک کہ دیوار شہر تک ہٹا لیگئے پھر وہان بھی بڑی لڑائی پڑی اور بطلوس اپنے اصحاب کو حمیت و غیرت دلاتا تھا تو وہ بھی بڑے زور کی قتال کر رہے تھے اور اُس شب کو شعار مسلمین یعنے کلمہ شناخت اُنکا یہ تھا کہ وہ باہم ندا کرتے تھے یا محمد یا محمد یا نصر الله انزل یعنے ای نصرت خدا نازل ہو اور ایک جماعت مسلمانونکی متصل دروازون شہر کے قتل ہوئی اور اُس گھڑی بھی اس زور کی لڑائی ہوئی کہ تلوارین جو ڈھالون پر پڑتی تھین تو وہ جیسے صداے رعد سنائی دیتی تھی اور تلوارونکی چمک جسطرح بجلی کوندتی تھی اور سنان نیزون کی جھلک گویا تارے چمکتے تھے آخر اُسوقت مسلمانون نے رومیونکو گھیر لیا تھا اور بطلوس اپنی قوم کو طیش و تہیہ دلاتا تھا اور کبھی وہ باب فندوس کے نزدیک جاتا تھا اور کبھی باب توما پر اپنی قوم کی جماعت پاس پہنچتا تھا یہانتک کہ وہ سب رومی اندرون شہر داخل ہوگئے اور باہر کوئی باقی نہین رہا مگر جو کوئی اُسوقت اپنی جماعت سے متفرق ہوگیا یا وہ جسکو اُس کے گھوڑے نے گرا دیا اور ساری رات مطلع فجر تک یہی نوبت رہی آخر وہ لوگ شہر پناہ کی دیوارون اور فصیلون پر ناقوس و قرنے بجانے اور نرسنگے پھونکنے لگے اور پھاٹک مضبوطی سے بند کردیے اور قفل لگا دیے پھر جسوقت صبح ہوگئی تو مسلمانون نے پہلے نماز صبح ادا کی پھر جاے معرکہ پر آکر تفحص کیا کہ ہم مین سے کون کون اور کتنے کام آئے ہین آخر پانسو بیس تشخص شہیدونکی شمار مین آئین رحمۃ اللہ علیہم **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جس گھڑی مسلمانون نے یہ حال دیکھا بہت شدت سے بکا کرنے لگے اور امیر غانم سب سے زیادہ تر محزون و مغموم تھے خصوص اُن لوگونکے لیے جو اُنکے زیر علم شہید ہوئے اور شہیدون مین اکثر اعیان قریش و اولاد ہاشم و اولاد مطلب و اشراف بنی نوفل و بنی عبد الشمس تھے اور جسوقت مسلم بن عقیل نے جعفر اور علی اپنے بھائیونکا حال دیکھا اور عبد اللہ بن جعفر نے اپنے پدر بزرگوار کو اور فضل بن عباس و دیگر اکابر بنی ہاشم نے اپنے عزاونکو دیکھا تو اپنے گھوڑون سے اُتر کر اپنی آغوش مین لپٹا کر خوب روئے اور اُنکے مصائب پر استرجاع کیا یعنی کہا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور اُسوقت ہمام بن جریر نے یہ اشعار پڑھے **شعر**

يَا عَيْنُ ابْكِي لَا تَمَلِّي مِنَ الْبُكَاءِ

وَدَرِّي دُمُوْعًا مِثْلَ سَكْبِ الْغَمَامِ
عَلَى جَعْفَرِ الْمَقْتُوْلِ لَيْثٍ هُمَامِ
أَجَادَهُ أَهْلُ الصَّلِيْبِ اللِّئَامِ

وَابْكِي عَلَى السَّادَاتِ مِنْ نَسْلِ هَاشِمٍ
وَابْكِي عَلَى الشُّهَدَاءِ لَا تَغْفُلِي +
لَنَأْخُذَنَّ الثَّارَ يَا قَوْمَنَا

وَمِنْ عُصْبَةِ الْمُخْتَارِ خَيْرِ الْأَنَامِ
مَا لَاحَ بَرْقٌ أَوْ تَرَنَّمَ حَمَامٌ
بِطَعْنِ خَطِّيٍّ وَحَدِّ حُسَامٍ

وَابْكِي عَلَى لَيْثٍ هُمَامِ بْنِ عَمِّهِ
فَلَا لَقِيَ الْبَطْلُوْسُ خَيْرًا + لَا +

یعنی ای آنکھ گریہ کر اور تاخیر نہ کر گریہ کرنے مین اور اشکباری کر مثل ترشح ابر کے اور گریہ کر اُن سادات پر جو نسل ہاشم اور نسب احمد مختار خیر الانام صلعم سے تھے اور بکا کر اوپر اس شیر بزرگ کے جو پسر عم مختار رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وہ جعفر ہی جسکی سعی مشکور ہی پیش خدا کہ وہی شیر بزرگ ہے اور ای آنکھ بکا کر شہیدون پر اور اسمین غفلت نہ کر اور رویا کر جبتک برق تابان ہی اور فاختہ و کبوتر شاخ نشیمن پر ترنم گویان ہین خیر و فلاح سے ملاقات نصیب نہو بطلوس کو اور اُسکے لشکریان صلیب پرست اور لئیم کو ای قوم ہماری یعنی ای غازیو

سلہ خط نام شہر کہ نیزۂ خطی اسکی طرف منسوب ہی ۱۲

شعار وہ کلمہ ہی جو وقت جنگ کے قوم اپنے درمیان قرار دیتے ہین تا آنکہ اُس سے اپنے امثال کی شناخت کرین ۱۲

[illegible] ۱۲

اے شہیدو ہم ضرور ضرور عوض خون کا لینگے بضربات سنان خطی اور تیزی تیغ یعنی تیغ تیز سے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
بعدازان مسلمانون نے شہیدونکو دفن کیا رحمہم اللہ و بعدازان امیر غانم نے سائر امرا کو ہر ایک باب پر متفرق کردیا چنانچہ
امیر غانم مع سادات بنی ہاشم وغیرہ مثل زیاد بن ابی سفیان و ولید اور انکا بھائی محمدؐ اور اسامہ بن زید و ابوایوب الانصاری
و فضالۃ بن عبید و اوس بن حذیفہ و عمرو بن حصین و رافع بن خدیج و ابو دجانہ و جابر بن عبداللہ اور دیگر امرا مقابلے مین
نازل رہے اور قعقاع بن عمرو التمیمی و مسیب بن نجبتہ الفزاری وغیرہ دیگر امرا مع دوہزار سوار کے باب الجبل پر اترے
اور مغیرہ بن شعبہ و ابولبابہ و مہلب لطائی و مثل انکے دیگر اکابر یا دوہزار سوار باب توما پر ٹھہرے اور ادھر اس قوم نے
آلات حرب بالائے حصار تعبیہ کیا اور ساز و سامان جنگی کو فصیلونپر ترتیب دیا اور مدت قریب یکماہ طرفین سے جنگ
مین توقف رہا کہ نہ وہ انسے لڑتے تھے نہ یہ انکو چھیڑتے تھے مگر بطلوس ہر روز اس گھوڑے پر جسکا ذکر سابق گذرا ہی سوار
ہوکر اور زرہ حبشی پہنکر اس گھوڑیکو بالائے سور یعنے فصیل پر چڑھا لیجاتا تھا اور پھراکرتا تھا اور اسکے گرد آگے پیچھے جماعت
پیادونکی ہوتی تھی اور ان سب کے ہاتھو مین شمشیر بران و حربہ سنان گرزگران و تیر و تبر و کمان رہا کرتے تھے اور فصیل
کی چوڑائی اتنی تھی کہ اسپر دو گھوڑے اور دو ہرے سوار برابر برابر باساز کامل چلے جاوین **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا یہ ماجرا تو اس قوم کا تھا اور وہان خالد بن الولید نے جو عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر کو طرف حدود قیوم کے
بھیجا تھا جسکا ذکر سابق ہوچکا ہی چنانچہ درمیان اہل اسلام اور اہل قیوم کے جو واقعات و حروب واقع ہوے ہمنے اسکے ذکر کو
یہان بخیال طول مقال مختصر کردیا اسلیے کہ وہ مقصود جسپر مدار اس کتاب یعنی اس بات کا ہی وہ ذکر فتح بہنسا اور اسکے
واقعات ہین چنانچہ بعد ہزیمت اہل حدود قیوم کے جب عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر مع لشکر شہر قیوم پر پہونچے
تو وہان کمتر ایام محاصرہ کیا یہانتک کہ وہ کمتر از یکماہ فتح ہوگیا تب وہانسے اموال و غنائم لیکر خالد کے پاس واپس آئے
اور وہ تور یہ مین مقیم تھے جیسا سابقاً ہم ذکر کرچکے ہین **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ماجرا تو عبدالرحمن و عبداللہ کا
تھا نسبت اہل قیوم کے و اما ابوذر غفاری و ابوہریرۃ الدوسی و ذوالکلاع الحمیری و مالک اشتر النخعی پس انھون نے جب ایک
قوم کی گردنین ماری جیسا ہمنے ذکر کیا ہی و بعدازان انسے قتال شدید واقع ہوئی اور بیس دن سے محاصرہ قلعہ کا کیے ہوے تھے
جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی قیس بن مالک نے بواسطہ منصور بن رافع کے
ابومنہال سے جو اصحاب مالک اشتر مین سے تھے انھون نے کہا جس عرصہ مین کہ ہم قلعہ بہنسا کا محاصرہ کیے ہوئے تھے
اور بیشتر وہ لوگ ہمپر چڑھائی کرچکے تھے ناگاہ ایک شب چاردہ کو کہ چاندنی کھلی تھی وقت سحر ایک غبار نظر آیا پھر گھوڑے دکھائی
دیے اور باگونکی جھنکار سنائی دی تو فوراً ہم بھی اپنے گھوڑونپر زین باندھکر سوار ہوئے تب تک صبح روشن ہوئی اسوقت
بیس صلیب نظر پڑے اور زیر ہر صلیب یعنی ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور سبب اسکا یہ ہی کہ بطریق طحا ذات الاعمدہ یعنی
حصار ستونون والا اور بطریق قلعہ ذات الابراج یعنی قلعہ بہت برجون والا جب انکے پاس نامہ بطلوس کا پہونچا تو ان

ف ذکر محاصرۂ قیوم و ارض قیوم واقع سرزمین مصر ۱۲

۱ وہ گھوڑا جسکا ذکر سابق گذرا [illegible]
۲ [illegible]
۳ قصاص خون [illegible]
[illegible]

لوگون نے بذات خود ہا واسطے امداد کمک کے تیاری کی اور اپنا اپنا لشکر آراستہ کیا اور اپنے اپنے گردونواح کے لوگون کو
اصناف روم ونصاریٰ سے جمع کرکے اول شب سے روانہ ہوئے اسلیے کہ عرب سے اندیشہ رکھتے تھے چنانچہ ہنوز صبح روشن نہوئی
تھی کہ محاذی قلعہ آپہونچے مگر دریاے نیل حائل تھا اور وہ اول زیادتی وطغیانی پر تھا یعنے شروع چڑھاؤ اور پہلی باڑھ پر تھا
اور یہ حال تھا کہ مسلمانون نے گھاٹ روک لیے تھے اور پلون پر بھی جو نہر یوسفی پر تھے قبضہ کرلیا تھا مگر وہ لوگ انکو قطع کرکے
اتر آئے یہانتک کہ قلعہ پر پہونچے اور مسلمانونکو کچھ خبر انکی نہ تھی مگر یہ کہ اُن لوگون نے پہونچکر ان پر ہجوم کیا اور طرف باب شرقی کے جو
آئے تو وہان امیر زیاد اور اُنکے اصحاب کو پایا اُسوقت مالک اشتر نے کہا اے بہادران عرب دریا کو اپنے پس پشت کرکے دشمنون
سے مقابلہ کرو اور اپنے خالق سے استعانت واستمداد کرو یہ حال تو مسلمانونکا تھا اور اُدھر رومیون نے للکارنا شروع کیا اور اپنی
زبانمین طمطمہ وغلغلہ اور بدزبانی کرتے تھے اور اہل قلعہ طبل ودہل بجاتے تھے اور ناقوس وقرنے پھونکتے تھے اور برابر اسی طرح
مسلمانونکے مقابلے پر آمادہ تھے ناگاہ وہ غول رومیونکا جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جانب بحر سے آیا اور وہ قریب تین ہزار کے تھے
اور امیر زیاد بتعداد قریب دو سو اصحاب کے تھے آخر اُنھون نے آنکر ان پر نرغہ کیا اور اُنھون نے اُسوقت صبر جوانمردانہ کیا آخر امیر زیاد
اس معرکہ مین شہید ہوئے رحمۃ اللہ اور اُنکے ساتھ ایک جماعت مسلمانونکی بھی درجہ شہادت پر فائز ہوئی اور باقیون نے قتال
شدید صبر واستقلال مردونکا کیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر یہ حال اُن مسلمانون نے سُنا جو اہالی شہر مین محاصرہ
کیے ہوئے تھے تو وہ جانب شرقی کے آپہونچے اور یہان آکر یہ دیکھا کہ تلوارین کھنچی ہین اور نیزے اور نشان بلند ہین اور ایک
جماعت مسلمانونکی قتل کی ہوئی لب بحر پڑی ہے اور وہ چالیس لاشین ہین اُسوقت مسلمانون نے ایک نعرہ مارا اور بقیہ اصحاب
زیاد کو پکارا تو اُن لوگون نے کنار بحر جانب شرقی سے کہ وہین کھڑے ہوئے تھے جواب دیا کہ تم نہین جانتے ہمارے ساتھ ان
دشمنون نے کیا کیا ہے اُسوقت قعقاع نے اپنا گھوڑا بحر مین ڈالدیا اور یہ کلمات زبان پر جاری تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اِنَّنَا اَفْضَلُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عِنْدَكَ وَقَدْ فَرَقْتَ لَهُمُ الْبَحْرَ یعنی مین ابتداے امر
کرتا ہون بنام خدا اور اوپر برکت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اے پروردگار تو بہتر جانتا ہے کہ ہملوگ تیرے نزدیک
بنی اسرائیل سے افضل ہین حالانکہ تو نے اُنکے لیے دریا کو پھاڑ دیا یعنے اُسمین راہین بنادین یہ کہکر اُنھون نے اپنے گھوڑے کو
دریا مین بہایا تو اُسکے سُم بھی تر نہوئے اور طرف قلعے کے اُتر گئے اور وہ قلعہ دریا سے متصل تھا پھر اُنکے پیچھے دو ہزار سوار
نے اپنے گھوڑے دریا مین ڈالدیے یہانتک کہ بر شرقی یعنے مشرق طرف خشکی مین جاکر قتال شدید برپا کی اور ہم جسوقت
اسی شدت قتال مین مشغول تھے کہ ناگاہ ایک غبار اُٹھا اور ہزار سوار نظر آئے اور افسر اُنکے رفاعۃ بن زہیر المحاربی تھے اور یہ
سب اصحاب قیس بن الحارث سے تھے اور یہ لوگ اُس بلد مین تھے جسکا نام بردہ تھا اور وہانکے باشندون سے مصالحہ ہوا تھا
انھین معاہدین مین سے ایک شخص نے آکر ان اصحاب کو خبر دی تھی کہ اہل طحاذات الاعمدہ وصاحب قلعہ ذات الابراج ازبراے
قتال مسلمین روانہ ہوئے ہین اور یہ بھی خبر دی کہ درمیان انکے اور تمھارے اصحاب کے فقط دریا بیچ ہے یہ سُنکے یہ اصحاب پاس امیر
قیس بن الحارث کے آئے اور بعد عرض حال رخصت ہوکر براے امداد روانہ ہوئے یہانتک کہ عین ہنگامۂ جنگ مین جسوقت
قعقاع قتال کر رہے تھے آپہونچے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا جب ان لوگون نے اپنی قوم کو دیکھا تو تکبیر کہی اور اُنھون نے بھی

شہادت امیر زیاد

طم الدریا

بصدائے تہلیل و تکبیر و بہ ندائے درود و سلام او بر بشیر و نذیر کے جواب دیا بعد ازان سب نے ملکر دشمنون پر حملہ کیا اُسوقت مقاتلۂ عظیم برپا ہوا اور اُس گھڑی فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان و مسلم بن عقیل اُن لوگونکے ساتھ تھے جنھون نے جانب دشت شرقی کے دوڑ ماری تھی چنانچہ قعقاع نے او بر بطریق قلعۂ ذات الابراج کے یورش کر کے اُسکو قتل کیا اور فضل بن عباس نے بطریق طحاذات الاعمدہ پر حملہ کر کے تہ تیغ کیا اور زیاد بن ابی سفیان نے بھی ایک بطریق عظیم کو دوڑ کر مار لیا پھر جسوقت رومیون نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوے اور فرار بر قرار پکڑا چنانچہ انکی ایک جماعت کثیر جو بھاگی اور مسلمانون نے پیچھا کیا کہ اُنکو دریا تک بھگا لیگئے تو اُنمین سے مردم کثیر ڈوب گئے اور قریب تین ہزار آدمی کے گرفتار ہوئے پھر اُنکو طرف سور شہر پناہ قریب فصیل کے لاکر اُنکی گردنین ماریں اور اُنکا مارا جانا بطلوس اور اُسکے اصحاب دیکھ رہے تھے اور وہین امیر زیاد بھی جانب بحر زیر دیوار قلعہ دفن ہوئے و بعد ازان اہل اسلام وہانسے پھرے اور ایک جسر چوبی یعنے کاٹھ کا پل اُس نہر پر قائم کیا اور اُسوقت بالائے حصار سے اُنکے سرونپر پتھرونکی مار تھی مگر وہ کچھ پروانہ کرتے تھے یہانتک کہ یہ سب مسلمان عربی دوڑ پڑے مگر حصار استوار تھا کہ اُسکے دروازے مضبوطی سے بند تھے اور کسی طرف سے رہگذر نہ تھی تب مسلمانون نے شہر بہنسا کے گرد قیام کیا یہانتک کہ نو مہینے اُسکا محاصرہ رکھا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور اس شہر کا ایک باب السر یعنی ایک خفیہ دروازہ تھا اور وہ ایک ایسی راہ تھی زمین کے نیچے نیچے زیر باب الجبل ایک پل کے تلے سے بطور سرنگ کے نکلی تھی جو کوئی اُسکو دیکھتا تھا تو یہ جانتا تھا کہ وہ ایک غار ہے یا پہاڑی کی کوئی گھاٹی یا کسی ندی کی کھاڑی ہے اور اُسی راہ سے جاسوس نکلا کرتے تھے اور اُسی طرف سے لوگ رسد غلہ وغیرہ پوشیدہ تاریکی شب مین لاتے تھے اور وہ راہ اتنا کشادہ تھا کہ سوار اپنے گھوڑے سے اُتر کر باگ پکڑے ہوئے سرنگ سے باہر نکل آتا تھا اور اُسی کے سبب اہل حصار محاصرے سے عاجز نہ تھے کیونکہ جب اُنکو کسی امر مہم کی احتیاج ہوتی تھی تو وہ شخص جسپر اُنکا وثوق و اعتماد ہوتا تھا اُسی درہ سے نکلتا تھا اور اُسمین رات کو فانوسین اور شمعین روشن رہتی تھین اور جو شخص اسبابکا مختار تھا وہ ادھر سے نکلا کرتا تھا اور ملوک پیشین نے اس درے کو مخصوص برائے زمانہ حصار یعنے واسطے ہنگام محاصرے کے بنایا تھا کہ اسی راہ سے آمد و شد جاسوسونکی رہتی تھی اور خبرین لاتے تھے اور ایسا ہوا کہ جب خالد بن الولید رضؓ نے ارض فیوم پر فتح پائی تو وہانسے غلہ وغیرہ اقسام انگور و عسل و رشل اُسکے صحابہ کیلئے آیا کرتا تھا اور اسیطرح وجہ البحری سے بھی یہ سب چیزین آتی تھین کیونکہ خالد رضؓ نے یہان لشکر اسلام مین خبر فتح فیوم و وجہ البحری کی کہلا بھیجی تھی تو اہل اسلام بعد رفع خطر کے لوگونکو بھیجکر حدود فیوم وغیرہ سے جن چیزونکی ضرورت ہوتی تھی منگوایا کرتے تھے چنانچہ امیر غانم نے مقام محاصرہ سے امیر میاس بن حازم کو مامور رسد رسانی کا کیا اور دو سو سوار شتران اور اشتران باربردار واسطے غلہ ذخیرہ لانے کے ہمراہ اُنکے کر کے روانہ کیا یہانتک کہ یہ لوگ فیوم مین پہونچے اور وہان منجانب امیر خالد کے مسمی عرفجہ برای گفتگوی خرید و فروخت مقرر تھا پھر جب میاس مع اپنے ہمراہیونکے وہان داخل ہوے تو اونٹون اور خچرون کا بوجھ لدوا کر ارادہ مراجعت کا طرف ارض بہنسا کے کیا یعنے اپنے محاصرہ کیطرف پھرے یہانتک کہ قریب اُس دیر کے پہونچے جو بدامن کوہ واقع تھا پس یہ ماجرا تو ان لوگونکا تھا اور ادھر بطلوس کے پاس جاسوسون نے یہ خبر گذرانی کہ اس تقریب سے گروہ مسلمانون کا قریب دیر دارد ہے یہ سنتے ہی بطلوس نے

ایک بطریق کو جو منجملہ اصحاب السریر کے یعنی برابر تخت پر اُسکا ہمنشین تھا اور اُسکا نام میخائیل بن بطرس تھا اور وہ شجاعت جرأت مین مشہور تھا اُسکو طلب کر کے حکم کیا کہ ہزار سوار رومی اپنے ہمراہ لیکر قوم کے راستے پر جاوے اور دریں مسلمانونکی گھات پر کمین نشین رہے وبعدازان وقت موقع کمینگاہ سے نکلکر اُنپر چھاپہ مارے غرضکہ میخائیل اُسی سُرنگ سے تاریکی شب مین باہر نکلا اور اُسکے ہمراہی بھی ایک ایک کے آگے پیچھے ہوکر نکل آئے اور راہی ہوئے یہانتک کہ اُس دیر تک پہونچے اور وہان کمینگاہ مین پوشیدہ بیٹھ رہے پھر جب مسلمانونکو دیکھا تو یکبارگی اُنپر نکل پڑے تاآنکہ دونون جماعتین بھڑ گئین اور فریقین مین تلوارین چلنے لگین اُسوقت مسلمانون نے بڑی شدت سے قتال کی راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ابومحمد بدری نے بواسطہ ابوالعلاء المحاربی کے شداد بن اوس سے کہ وہ ہمراہ میاس کے موجود تھے سو اُنھون نے کہا کہ جب دونون جماعت مقابل ہوئین اور دشمنون نے ہمین گھیر لیا اور ہمکو یقین ہوا کہ یہان محشر بپا ہوا چاہتا ہے اور ہمنے اپنے تئین آمادہ مرگ کیا تو اُسوقت امیر میاس نے اپنا علم اپنے فرزند مبلع کو سپرد کر کے خود سرگرم قتال ہوئے یہانتک کہ شہید ہوئے اور بعد اُسکے مازن نے قتال کی وہ بھی شہید ہو گئے پھر تھوڑی دیر مین مسلمانونمین سے قریب پانسو سوار کے کام آئے اور باقی ہم سب اسیر ہو گئے اتفاقاً درمیان ہم لوگونکے عبداللہ بن قیس الجہنی بھی تھے اور وہ منجملہ سعاۃ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے یعنے پیکونمین سے تھے سو اُنھون نے جسوقت ایسا حال دیکھا تو اُس ہنگامہ مین سے وہ نکلے اور مانند باد تند کے وہانسے اُڑے اور باعث انکی تیزی اور سرعت سیر کا یہ تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے حق مین اور عمرو بن اُمیۃ ضمری کے لیے دعاے برکت وقوت رفتار کی تھی چنانچہ یہ دونون تیزگامی اور شتاب روی مین ایسے چالاک تھے کہ اسپان تیز پرواز وتازیان صبا انداز ان دونونکی چال کو نہ پہونچتے تھے الغرض عبداللہ بن قیس فوراً وہانسے چلے اور جلد تر لشکر پر وارد ہوئے اور بصیحہ وفریاد پکار کر کہا النفیر النفیر ارکبوا یا مسلمین یعنی اے مسلمانو کوچ کرو کوچ کرو سوار ہو سنتے ہی سوارون نے جھپٹ کر اس سے استفسار حال کیا تو اُسنے سارا ماجرا بیان کیا اُسوقت فوراً مسلمانون نے اپنے گھوڑونپر زین باندھکر سوار ہو بیٹھے اور ہر ایک یہی کہتا تھا کہ پہلے مین ہی جاتا ہون اُسوقت امیر غانم نے عبداللہ بن جعفر الطیار بن ابی طالب کو بلایا اور ہزار سوار صحابۂ جرار سے اُنکے ہمراہ کر کے روانہ کیا اور یہ لوگ اول شب سے چلے اور ایک شخص معاہدین یعنی ذمیونمین سے راہبری کیلئے اُنکے ہمراہ تھا تاآنکہ یہ لوگ قریب ایک قریہ کے پہونچے جو کنارے کوہ کے واقع تھا تو وہان یہ سب کمینگاہ مین بیٹھے پھر جسوقت پہر رات گذری تو یکایک صدائے سُم اسپان گوشزد ہوئی یہ سُنتے ہی گھوڑونپر سوار ہوئے اور اُسی دم گروہ رومیونکا بھی سامنے نمودار ہوا اور اُنکے ساتھ وہ سب قیدی بھی رسیون سے جکڑے ہوئے گھوڑونکے پیٹھونسے بندھے تھے اور چاندنی رات تھی اُسوقت مسلمانون نے صداے تہلیل وتکبیر ونداے صلوٰۃ وسلام اور بشیر ونذیر کے بلند کی اور قتال شدید برپا کی اُسدم عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا اے مسلمانو کیا ہر ایک تم مین اپنے خصم سے عاجز ہے یہ سُنتے ہی سائر امراء کا بردل توڑکر سرگرم وغا ہوئے یہانتک کہ بہتونکو قتل کیا اور کتنونکو اسیر کر لیا اور عبداللہ بن جعفر اُس بطریق مقدم الجیش یعنے میخائیل پر حملہ آور ہوئے اور وہ زرہ پوش وخود بسر تھا آخر اُسکے سینہ پر نیزۂ خطی سے ایک ایسی ضربت قرشیہ ہاشمیہ لگائی کہ سنان اُسکے پشت سے نمایاں ہوئی اور فوراً

روح اُسکی جہنم کو روان ہوئی پھر جب باقی رومیون نے یہ حال دیکھا تو گریزان ہوئے اور اہل اسلام اُنکے تعاقب مین گرم عنان اور اُنکو قتل و اسیر اور غارت کرتے ہوئے شتابان تھے تاآنکہ صبح ہوتے ہوتے تقریبًا پانسو رومیونکو قتل کر ڈالا اور باقیونکو گرفتار کیا اور مسلمان قیدیونکو چھوڑالیا اور رومیون کا مال اور اُنکے گھوڑے اور رخت و سلاح غنیمت مین لیا و بعد ازان عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے رومی قیدیونکو بحراست پانچسو سوار صحابہ کے وہین قریب ایک قریہ کے چھوڑ کر حکم کیا کہ تملوگ یہانسے حرکت نہ کرو جبتک کہ مین تمھارے پاس واپس آؤن اور اُس جماعت پر عبداللہ بن مغفل کو افسر کیا اور خود وہانسے مع ایک جماعت روانہ ہوکر اس قتلگاہ مین آئے جہان امیر عیاش اور اُنکے اصحاب شہید ہوئے تھے اور نعشین شہیدونکی دیکھین کہ اُنکے گرد نصاریٰ ذمیون مین سے مجتمع اور روتے ہین اور قسم بیان کرتے ہین کہ ہمکو اس امر کی خبر نہ تھی تب عبداللہ بن جعفر مع اپنے اصحاب کے گھوڑون سے اُترے اور لاشہاے شہداء کو دفن کیا بعد ازان اپنا ناد توشہ نکالکر ناشتہ کیا اور وہانسے پھر اپنے اصحاب کے پاس پہونچے تب عبداللہ بن جعفرؓ نے سر میخائیل کا اور اسکے ہمراہی کے مقتولونکے سر کٹواکر نیزونپر اپنے آگے آگے کیے اور اُنکے گھوڑے کوتل کر لیے اور غلہ و علوفہ و اقسام عسل و روغنہاے زیت و کنجد لدوالیا اور قیدیونکو ہمراہ لیکر وہانسے روانہ ہوئے یہانتک کہ اپنے لشکر مین آملے اور نعرہ تہلیل و تکبیر کا اور غلغلہ درود و سلام کا اوپر خیرالانام کے بلند کیا اور مسلمانان لشکر نے بھی جواب مین انھین کلمات طیبات کا اعلان کیا تاآنکہ جلد تر لشکر آپہونچا اور رومی بالاے حصار سے دیکھتے تھے کو کیا ماجرا ہی پھر جب اُنھون نے اپنے سردارونکے سرونکو نیزونپر دیکھا اور سر میخائیل کا آگے آگے تھا تو اُنپر نہایت شاق و دشوار گذرا کہ اُن سب نے طمانچون سے اپنے مُنھ پیٹ لیے اور بطلوس کے پاس جاکر اُس سانحے کی خبر دی اُسکو کمال صدمہ و قلق ہوا پھر وہ اپنا گھوڑا طلب کرکے سوار ہوا اور فصیل پر چڑھا لیگیا اور مسلمانونپر مشرف ہوا آخر جب یہ حال نظر آیا تو سخت غمگین و حزین ہو کر کہنے لگا کہ یہ بلا کے لوگ ہین انسان نہین بلکہ جن ہین اور جب مسلمانون نے بطلوس کو سامنے دیکھا تو امیر غانم سے جاکر خبر دی وہ مع امراء سوار ہوئے اور وہان جو ایک ٹیکرہ بلند مقابل باب فندوس کے واقع تھا اُسپر چڑھ گئے اور قیدیونکو بلواکر اُنپر عرض اسلام کیا پھر جب اُنھون نے انکار کیا تو حکم اُنکی گردن زنی کا ہوا اور رومی یہ حال سامنے سے دیکھ رہے تھے اُسوقت بطلوس شدت سے غیظ و غضب مین آیا اور سخت مغموم و محزون ہوا و بعد ازان بطلوس نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اس باب مین جو اہل اسلام کر رہے ہین اب کیا کرنا چاہیے اور خود اُسنے ارادہ کیا کہ بنفسہ خروج کرکے مسلمانونپر حملہ کرے اُسوقت اُسکے پاس ایک بطریق آیا اُسکا نام کرار کرتھا اور وہ بڑا شہسوار تھا اُسنے کہا ای بادشاہ مین آپکے بدلے اس مہم کو کافی ہون اور مین ان لوگونپر حملہ کرونگا اور اُنکو خاک مین ملاؤنگا اور کیا عجب ہی کہ مین اس مقصد کو پہونچون اور مین اپنے ساتھ ایک جماعت دلاورونکی چاہتا ہون بطلوس نے کہا جو کچھ اور جسکو تو چاہے ساتھ لے تب اُسنے دس بطریقونکو انتخاب کر لیا کہ ہر بطریق کے زیر حکم ہزار ہزار سوار تھے پھر وہ سب بطریق اپنے کنیسہ عبادتگاہ مین گئے اور وہانسے انجیل کو اپنے سامنے کھولے ہوئے باب قلعہ تک آئے اور بطلوس سب کو تحریص و تاکید کرتا تھا کہ جس حال مین کہ وہ غافل ہین تم اُنپر یورش و نرغہ کرکے جا پڑو بعد ازان اُسنے نگہبانون اور دربانون کو

عیاش

یا یا یا یا طمس جمعہ داری امرا نوقتل میخائیل سکا اور سکالا تحریص امرا یلی سبب بیدی غمزہ علوفہ قدغن ۷

حکم دیا کہ پھاٹک کھولدو اور وہ دروازہ فندوس تھا اور اُسپر ہزار آدمی چوکی والے مقرر تھے اور اُس باب کے تین بُرج تھے اور درمیان دو برجون کے ایک ایک پھاٹک تھا اور منتظرہ یعنی جھانکیان بنی تھین چنانچہ یہ لوگ مستعد ہوکر باہر نکلے اور اہل اسلام غفلت مین تھے اور جو کچھ اُس قوم نے تدبیر کی تھی اُس سے غافل تھے اور نہین جانتے تھے کہ دشمنونکا کیا ارادہ ہی اور اُس شب کو مسلمانونکی حراست پر جانب باب فندوس کے زید بن ثابت اور عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن مغفل و براء بن عازب و مالک اشتر و ذوالکلاع الحمیری تھے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھ سے نقل روایت کی عوف بن سعد نے بواسطہ سعد بن طارق الثقفی و ابو یزید کے مالک اشتر سے اُنھون نے کہا ایک رات جو وقت ہم بیدار تھے اور اکثر مردم اپنے بسترون اور خوابگاہونمین شدت سرما سے جامہ پیچیدہ اوڑھے لپیٹے غافل سُو رہے تھے اور ہتھیار انکے کھولے ہوئے رکھے تھے اور مسلمانونمین سے بعضے اپنا ورد و وظیفہ پڑھ رہے تھے اور بعضے نماز مین مشغول تھے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ دفعۃً دروازہ کھلا اور اندر سے مردم قدآور اور تناور باہر نکلے اور اُنکے ہاتھونمین شمعین و فانوسین روشن تھین اور اُنھون نے لشکر پر حملہ کیا اُسوقت ہمکو جو یہ حال معلوم ہوا تو ہمنے شور کرنا اور چیخ مارنا شروع کیا کہ ای مسلمانو بیدار و ہوشیار ہو دیکھو دشمنون نے غدر اور نرغہ کیا ہی جب مسلمانون نے ہمارا غل سُنا تو خواب سے چونک پڑے اور اپنے بسترون سے اُٹھ دوڑے اور شیرونکیطرح جست کرکے کوئی تو اپنی تلوار اُٹھانے لگا کوئی اپنا بھالا سنبھالنے لگا کوئی برہنہ تھا اُسکو کپڑا پہننا مشکل پڑ گیا کوئی کمر چادر سے باندھتا تھا اور کوئی فقط ایک پیراہن پہنے ہوئے دوڑا غرضکہ یہ لوگ دشمنونمین اسی حالت سے گھُس گئے اور باقی اہل اسلام جو ہنوز سُوئے تھے اُنپر وہ بطریق کرار ایک غول الٰہی مسلط ہوگیا اور وہ سب تلوار مارنے لگے پھر جو مسلمان جاگا اُسنے اپنے سر پر تلوار دیکھی اور کسی کا ہاتھ اُڑ گیا کسی کے بازو کٹ گئے کسی کے سینے مین برچھی لگی کسی کا سر جُدا ہوگیا اُسوقت بڑا شور و غل مچا اور بلاے عظیم کا سامنا ہوا اور کثرت سے لوگ قتل ہوئے اور اُس آن وہ دشمن خدا اکریا پیراہن سرخ زرّین زربافتہ پہنے تھا کہ وہ بالاے زرہ سے جھلکتا ہوا نظر آتا تھا اور اُسکے سر پر خود تھا اُسمین جواہر جڑے تھے کہ مانند تارونکے چمکتے تھے اور وہ اونٹ کیطرح بلبلاتا اور اپنی زبان مین لاف زنی کرتا تھا اور اُسکے پیچھے ایک جماعت تھی اور جو لوگ فصیلونپر تھے وہ اوپر سے اپنی زبان اور اپنے شعار مین شور و غل مچاتے تھے اور طبل و دہل بجاتے تھے اور قرنے و نرسنگھے پھونکتے تھے اور بالاے سور یعنی فصیلونپر آتشی مشعلین روشن کی تھین کہ رات کا دن ہوگیا تھا یہ سامان تو دشمنونکا تھا اور ادھر اُمراے صاحبان صولت و شجاعت تیار و آمادہ ہوگئے اور شمشیر علم کیے ہوئے اپنے گھوڑونپر سوار ہو بیٹھے مگر حال یہ تھا کہ بعضے تو گھوڑونکی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور بعضے زین پر بے لگام سوار ہوئے اور بعضے پاپیادہ دوڑ پڑے اُسوقت فضل بن عباس اور اُنکے پسر عم فضل بن ابی لیث و عبداللہ بن جعفر و زیاد بن ابی سفیان و قعقاع بن عمرو التمیمی و مسیب بن نجبۃ الفزاری اور مغیرہ و مسلم و ابو دجانہ و ابو امامہ و غفار بن عقبہ و ابو ذر غفاری و ابو زید العقیلی اور مثل ان ابرار بزرگوار کے حق تعالیٰ انکے حسنات کو شیر مادر کرے اُنھون نے بڑی جانفشانی و عرقریزی سے سخت معرکہ آرائی کی اور مبتلاے بلاے عظیم ہوئے اور ایک جماعت مسلمانونکی کام آئی اور بہت سے زخمی ہوئے اور وہ لوگ جنھون نے مسلمانونپر شروع جنگ مین ہجوم و نرغہ کیا تھا انمین سے ایک جماعت دو صد ہشتاد آدمی مارے گئے اور ہنگامہ قتال شدید گرم

شعار علامات شناخت جو ہر دو مرا ایک درمیان بطور فرات اصطلاح رنج اختلاط وقت مردم اس کو زبان بسر جارسی جب سے تعارف منصور کی ہوئی [illegible]

تھا اُسوقت فضل بن عباسؓ نے اُس بطریق کراکر کیطرف بڑھکر ایسی ضربت سیف اسکے داہنے شانے پر ماری کہ نوک تلوار کی بائین شانے سے چمکتی نظر آئی تب وہ زمین پر گرا اور اپنے خونمین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور بعد فضل بن عباس اُنکے پسر عم عبداللہ بن جعفر نے ایک اور بطریق پر حملہ کرکے اُسکو قتل کیا اور اس ہنگامے کو تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ناگاہ دیگر امرا جرار جو دیگر دروازونپر محاصرہ رکھتے تھے بجائے خود ہا اپنے اپنے معتمد کو مامور کرکے اپنی اپنی جماعت سے آپہونچے اور مشرکونپر حملہ سنکر نرغہ فاش کرکے ایک مقتل عظیم قائم کیا جو وہ سب تین ہزار رومی و نصرانی شمار مین آئے تھے پھر جب رومیون نے یہ حال تباہ دیکھا تو بجانب باب پسپا ہوے اور مسلمانون نے حتی الباب اُنکا تعاقب کیا اُسوقت ایک ورجم غفیر رومیونکا براہ حمایت فراریونکے اندر سے نکلے اور بچا لیگئے اُن مفرورونمین سے مسلمانون نے ایکہزار دوسو پچاس رومی اسیر کرلیے تھے آخر وہانسے جاے معرکہ پر واپس آئے اور تفحص کرنے لگے کہ ہم مین سے کون کون اور کتنے کام آئے چنانچہ شمار کیا تو چہار صد و ہشتاد و پنج مرد شہید ہوئے تھے پھر جب مسلمانون نے یہ سانحہ دیکھا تو اُنپر نہایت شاق و گران گذرا اور شباشب تعجیل کرکے نعشہاے شہدا کو جمع کیا اور اُنکے لباسہاے پر خون مین اُس جگہہ دفن کردیا جو بنام طحا معروف تھا اور وہ نزدیک سنگستان و مغاک سیلان کے واقع تھا اور ایک ایک قبر مین دو دو تین تین اور کسی مین چار چار پانچ پانچ دفن کیے اور اُن شہدا مین جو اہل سابقہ[ل] و حفاظ قرآن تھے اُنکے تئین مدفن مین مقدم کیا اور وہ مقام وہان معروف مقابر شہدا ہے اور اُسجگہہ دعا مستجاب ہوتی ہے یہ امر مجرب ہے کہ اُسکو لوگون نے بارہا آزمایا ہے اور جو کوئی وہان بہت دعائین اور کثرت سے نفلین پڑھتا ہے اور اکثار استغفار کرتا ہے وہ اپنے گناہون سے رستگار ہو جاتا ہے **واقدی** مصنف کتاب علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مین نے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدۂ صدق و موثق کے ہے اور مین نے اُنھین اُمور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو امر واقع مین واقع ہوئے اور بسند منقول مین ارباب تواریخ اور اُن محدثون سے جو اصحاب سیر ہین اور اُنسے سماع کلام بر سبیل دور کے ایک دوسرے سے مسلسل سماعت کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک وثوق مین منسلک ہین اور سماعت و قراءت اسکے لائق نہین ہے مگر براے صاحب بصیرت و علما و ملوک و سلاطین کے کہ اُنھین لوگونکے لئے شایان و مخصوص ہے اور اس سے تازگی نظر اور کشادگی خاطر ہے اور پیشتر اس سے کسی نے اہل تواریخ و سیر مین سے ایسی کتاب تالیف نہین کی ہے کیونکہ اسمین بہت سے امثال و آثار ہین اور بہت سے عجائب و اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقاۃ محدثین مورخین سے اور اسمین لذت و فرحت ہے واسطے مستمعین کے و بعد اس بیان کے رجوع کیجاتی ہے طرف سیاق روایات و بقیۂ حکایات کے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہے عبداللہ بن عبدالواحد قاری نے بواسطۂ ابن سراقہ بن نوفل الخزرجی کے ابو لبابہ بن المنذر سے جو منجملہ اصحاب رایات یعنے وہ صاحبان نشان مین سے ہین سو اُنھون نے کہا جب ہم شہدا کو دفن کر چکے اور اپنے لشکرگاہ اور خیمونکی طرف پھرے ہین تو اُسوقت بطلوس نے دروازے قلعے کے بند کروادیے تھے اور قفل ڈلوادیے تھے اور لوگ اُسکے تمام اسوار قلعے یعنے فصیلونپر چڑھے تھے آخر جب مردم ہزیمت یافتہ پھر کر بطلوس کے پاس گئے تو اُسپر سخت گران و ناگوار گذرا اور اُسکی آنکھون مین جہان تاریک ہو گیا اور جو لوگ اُسکے بطریقون اور جماعتونمین سے قتل ہوئے اُنکے مارے جانے سے اُسکو اندوہ و

[ل] اہل سابقہ وہ اصحاب تھے جنھون نے ہجرت اور بیعت نبی صلعم مین سبقت کی تھی ۱۲

ف طلب کرنا خالد کو برائے کمک ۱۲

قلق عظیم ہوا اور جو مصائب و نوائب مسلمین پر واقع ہوئے تھے اُسکو سُنکر اپنے دل کو شاد کیا یہ ماجرا تو اُس قوم کا تھا اور اُدھر حال صحابہؓ کا یہ ہوا کہ وہ سب پاس امیر غانمؓ کے مجتمع ہوئے اور جو کچھ منجانب بطلوس نسبت مسلمانوں کے گذرا باہم اسکا تذکرہ ہوا و عند المشورہ رائے صحابہؓ اس بات پر متفق ہوئی کہ یہ حال امیر خالد بن الولید کے پاس لکھا جاوے اور اُن سے استدعا کیجاوے کہ اب بنفس نفیس آپ خود آوین اور اپنی جماعت کو ساتھ لاوین چنانچہ یہ نامہ لکھا گیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من عبد اللہ غانم بن عیاض الی الامیر خالد بن الولید اعلم ایہا الامیر اننا فتحنا الشام والعراق والیمن والحجاز ولم نجد فی الترک والروم والفرس والدیلم العن من ھذا الملعون بطریق البہنسا البطلوس ولا اکثر منہ خداعًا ومکرًا ولا حیلۃً وانہا مدینۃ اہلۃ بالخیل حصینۃ بالرجال وقد خدعوا مرارا وقد قتلوا منا رجالا فانجدنا بنفسک ومن معک من المسلمین والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم یعنی بعد بسم اللہ کے یہ نامہ ہے بندۂ خدا غانم بن عیاض کا بخدمت امیر خالدؓ بن الولید کے واضح ہو کہ اے امیر ہم لوگوں نے ملک شام فتح کیا و نیز عراق و یمن و حجاز ان سبکو فتح کیا مگر ہمنے تمام روم و ترک و عجم و دیلم میں اس بطریق بہنسا بطلوس سے زیادہ ترلعین کسی کو نہ پایا اور نہ اس سے زیادہ کسی کو فریب و مکر و حیلہ سازی میں دیکھا اور یہ ایک ایسا شہر ہے جو استوار ہے باعث کثرت گھوڑون اور سوار کے اور مستحکم ہے بسبب اژدھام مردم کے اور اُن لوگوں نے ہمسے بار ہا مکر کیا اور ہم مین سے کتنونکو قتل کیا لہذا التماس ہے کہ آپ بذات خاص خود اور اپنے ہمراہی مسلمانوں سے ہماری مدد و کمک کیجیے زیادہ والسلام اور رحمت و برکات خدا آپ سب پر اور جب یہ نامہ لکھا گیا تو لفافہ کرکے حوالہ عبد اللہ بن المنذر کے ہوا وہ اُسکو لیکر روانہ ہوئے یہانتک کہ پاس امیر خالد کے پہونچے اور وہ بمقام نوریہ اُترے تھے چنانچہ ابن منذر نے جاکر سلام کیا اور وہ لفافہ پیش کیا پھر جب خالد نے اُسکو پڑھا اور اُسکے مندرجات سے مطلع ہوئے تو استرجاع کیا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بعد ازان طرف عبد اللہ کے متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ جاکر امیر غانم سے کہدے کہ امیر خالد مع جماعت عنقریب تمہارے پاس پہونچتا ہے اور سلام میرا اور اُنپر جو تمہارے پیر و ہین مسلمین مہاجرین و انصار سے چنانچہ عبد اللہ دوسرے روز طرف بہنسا کے پھر آیا اور نامہ امیر خالد کا امیر غانم کو دیا اور ایسا ہوا کہ بعد روانگی عبد اللہ کے امیر خالد نے عبد اللہ بن زبیر کو طلب کرکے تین سو سوار اُنکے ہمراہ کیے اور حکم کیا کہ سرزمین بہنسا پر جاؤ اور جب تم وہان پہونچو تو پکار کر تہلیل و تکبیر کہو اور رادیہ بشیر و نذیر کے درود پڑھنے کا اعلان کرو پھر جب عبد اللہ بن زبیر روانہ ہوئے اور دور نکل گئے تب امیر خالد نے مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور کو بلایا اور دو سو سوار دونوں کے ساتھ کرکے حکم کیا کہ تملوگ عبد اللہ بن زبیر کے پیچھے پیچھے چلے جانا اور جبتک وہ وہان داخل نہو تم داخل نہونا و بعد ازان عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور دو سو سوار اُن دونوں کے بھی ساتھ کیے اور حکم کیا کہ روانہ ہو مگر مقداد سے پیچھے پیچھے جانا و بعد ازان سعید بن زیاد بن عمرو بن فضل کو جو خالو رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تھے اور عقبہ بن عامر الفہری کو بلا کر اُن دونوں کے بھی ہمراہ دو سو سوار کرکے اُسی طرح حکم روانگی کا دیا اور امیر خالد اُس شب کو وہین مقیم رہے اور جب صبح ہوئی تو نماز صبح ادا کرکے روانہ ہوئے اور بقیہ امراء مہاجرین و انصار اُنکے ہمرکاب چلے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب عبد اللہ بن زبیرؓ

ف روانہ کرنا خالد کا [illegible] ۱۲

مع اپنے ہمراہیونکے جاتے جاتے شہر بہنسا کے محاذی پہونچے تو بآواز بلند تکبیر کی اور اُنکے ساتھ سب مسلمانوں نے تکبیر کی بعد ازان زبیر نے یہ اشعار پڑھے شعر

شَدِیدُ الْبَاسِ یَوْمَ الْحَرْبِ رَاقِ
عَلَے الْاِسْلَامِ مِنْ اَهْلِ النِّفَاقِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ لِلْعَلْیَاءِ رَاقِ

اَتَیْنَاکُمْ عَلٰے خَیْلٍ عِتَاقِ
شَبِیهِ الرِّیْحِ یَوْمَ الْاِسْتِبَاقِ
عَلَیْهَا کُلُّ صِنْدِیْدٍ هُمَامٍ

نُذِلُّ حُمَاتَکُمْ بِالسُّمْرِ لَمَّا
نَجُوْلُ بِهَا مَعَ الْبِیْضِ الرِّقَاقِ
وَنَقْتُلُ کُلَّ کَلْبٍ کَانَ بَاغٍ

وَنَحْنُ حُمَاةُ دِیْنِ اللّٰهِ حَقًّا
نُقِرُّ بِاَنَّ رَبَّ الْعَرْشِ بَاقٍ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُ الْبَرَایَا

یعنی اے قوم ہم تمہارے یہان آئے ہین اسپان تیزرو پر سوار ہو کر مانند باد کے روز نبرد کے یعنے روز جنگ ہم ہوا کیطرح آئے ہین اور اُن گھوڑونپر ہر ایک سردار بزرگ سوار ہی کہ وہ سخت ستیز ہین اور روز حرب پشت پناہ ہین ہم ذلیل و خوار کرینگے تمہارے حامیونکو تلوار سے جبکہ ہم اُن حمایتونکے ساتھ جولانی کرینگے یعنی جب اُنپر ہم حملہ کرینگے ساتھ تلوار باریک و تیز دھار کے اور ہم قتل کرینگے ہر ایک سگ کو جو باغی ہے منجملہ اہل نفاق کے اوپر دعوت اسلام کے یعنے حمایت اسلام پر ہم اُس سگ باغی منافق کو قتل کرینگے اور ہم حامی ہین دین خدا کے کہ وہ دین حق ہی اور ہم اقرار کرتے ہین یعنے ہم اقرار کرنیوالے اور ایمان لانیوالے ہین اس امر پر کہ خداوند عرش کا ہمیشہ باقی ہی و ہر آئینہ محمدؐ بہترین خلائق ہے اور وہ محمدؐ رسول ہی خدا کا اور برتر ونکا برتر ہی **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب عبداللہ بن زبیر مع اپنی جماعت کے وہان پہونچکر بعد تکبیر کے اشعار پڑھتے تھے اسوقت رومی فصیل پر چڑھے ہوئے اُن لوگونکو دیکھتے تھے پھر تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دفعۃً عبدالرحمان بن ابی بکرؓ و عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آپہونچے اور اُنھون نے تکبیر کی تو سارے مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبدالرحمان بن ابی بکرؓ نے یہ اشعار پڑھے شعر

انا الفارس المشهور فی الوغا
اذل بسیفی کل باغ ومعتد
واحمل فی الابطال حملۃ ضیغم
الی الغایۃ القصوی اعظم مقصد
انا ابن ابی بکر الذی شاع ذکرہ
خلیفۃ خیر المرسلین محمد
فیا ویل من عارض حسامی عنقہ
ویا ویل من علجانہ المهند

یعنی مین وہ شہسوار ہون جسکی جنگ مشہور ہی ہنگام دغا کے مین ذلیل و خوار کرونگا ہر ایک باغی اور حد سے گذرنیوالے طاغی کو اور مین حملہ کرونگا اُنکے دلاورون مین حملہ کرنا ایسے شخص کا قصد بزرگ ہی نہایت غایۃ تک مین پسر ابی بکر ہون وہ ایسا تھا جسکا ذکر شہرۂ آفاق ہی کہ وہ خلیفہ ہی خیر المسلمین محمدؐ کا ویل و ہلاکی ہی اُس شخص کے لیے جسکی گردن میری تلوار کاٹنے والی ہی اور وائے ہی اُسپر جسکو میری تیغ ہندی ہلاک کریگی اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد عبدالرحمان بن ابی بکر کے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آئے اور تکبیر کی اور سب مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبداللہ بن عمر نے یہ اشعار پڑھنا شروع کیے شعر

اَتَیْنَاکَ عَلٰے خَیْلٍ عِتَاقٍ وَضُمَّرٍ
نُذِلُّکُمْ بِالسَّیْفِ فِی الْحَرْبِ وَالْقَنَا
بِکُلِّ یَمَانِیٍّ صَقِیْلٍ وَاَسْمَرٍ
وَنَقْتُلُ مِنْکُمْ کُلَّ بَاغٍ وَمُفْتَرٍ
بِیَدِ کَمِیْتٍ بَاعَ لِلّٰهِ نَفْسَهٗ
یَرَی الْمَوْتَ فِی الْهَیْجَاءِ اَفْخَرَ مَفْخَرٍ

یعنی ہم آئے ہین اسپان تیز گام و باریک اندام پر با نافہ سبکسار تر تمام شمشیر یمانی صاف و آبدار و سنان تابدار کے (مترجم کہتا ہی کہ میرے نزدیک تیسرے مصرع مین بجائے کمیت کے کمی درست ہے یعنی مرد دلیر کہ مراد شاعر کی نفس خود ہی یا کماۃ ہی جمع کمی) یعنے وہ شمشیر و سنان ہاتھ مین اُس مرد دلیر یا اُن مردان دلاور کے ہے کہ وہ یا ہر ایک اُنمین کا راہ خدا مین جانباز ہی وہ موت کو ہنگامۂ جنگ مین دیکھکر بڑا فخر کرنیوالا ہی فخر کرنیوالونکا مین تمکو

ضمر لاغر میان ۔ عتاق ۔ بہتر ۔ انذام ۱۲ ۔ ونا قہ باریک ۔ قمر اسپ ۔ ۱۲ دلاور ۔ نیغ کی برلو ۔ ۱۲ سمر گندم گون نیزہ ۔ آب روشنی جلانی ۔ مہند ہندی ۔ مین جو تلوار فولاد ہندی کی بنی ہو ۔ ۱۲ منہ

ذلیل و خوار کرونگا معرکۂ جنگ ہین اپنی تلوار اور سنان سے اور مین قتل کرونگا تم مین سے ہر ایک باغی عربدہ جو و فرومایہ
کو راوی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا پھر اسیطرح ہر ایک امیر و افسر یکے بعد دیگرے اپنے اپنے گروہ سے آکر نازل ہوئے
یہانتک کہ جتنی جماعتین امیر خالد نے آگے پیچھے بھیجی تھین سب پوری ہو گئین اور امیر خالد با بقیہ امراء ہنوز متاخر تھے تا آنکہ
رات ہوئی جمیع صحابہ شب باش رہے پھر جسوقت صبح ہوئی تو ضرار بن الازور و دیگر امراء نے امیر غانم سے کہا ہم گمان کرتے
ہین کہ تم تو اس قلعے کا محاصرہ کیے ہوئے ہو و حال آنکہ دشمن تمھارے اپنے خورد و نوش مین مشغول ہین یعنے مطمئن و
امین ہین پس یہ کیسی تقاعد و سستی ہی بعد ازان سائر صحابہ نے با تمام جماعات طرف ابواب قلعہ کے رجوع کی اُسوقت ضرار یہ

ابیات پڑھنے لگے شعر	سَاَضْرِبُ فِی الْعُلُوْجِ بِکُلِّ عَضْبٍ	شَدِیْدِ الْبَاسِ ذُوْ حَدٍّ صَقِیْلٍ	وَاُحْرِمُ فِیْ عُلُوِّ الْبَابِ نَارًا +
وَاَرْمِی الْقَوْمَ فِی الْحَطَبِ الْجَلِیْلِ	وَاَتْرُکُ دَارَهُمْ مِنْهُمْ خَرَابًا	وَلَمْ اَتْرُکْ لَهُمْ اَهْلًا کَفِیْلِ	فَوَیْلٌ ثُمَّ وَیْلٌ ثُمَّ وَیْلٌ +
لَهُمْ مِنِّیْ اِذَا اشْتَدَّ الْعَوِیْلِ	سَاَقْتُلُ کُلَّ بَاغٍ کَانَ مِنْهُمْ	بِحَدِّ السَّیْفِ وَالْبَاعِ الطَّوِیْلِ	یعنی قریب ہے کہ مین بیدینونکو قتل

کرونگا بتمام شمشیر کہ وہ سخت ضرب ہی اور تیز و صاف تر ہی اور روشن کرونگا مین بالاے ابواب آگ کے تئین اور مین ڈالونگا
اُس قوم کو ہیزم ہاے کلان مین بعضے بڑے کندونمین اور مین اُنکے گھرونکو چھوڑونگا اُنسے ویران و خراب افتادہ اور نہ چھوڑونگا
اُنکے لیے کبھی کسی کفیل و مددگار کو پھر ویل ہوا نپر اور ہلاکی اور واے ہی اُنکے لیے میری جانب سے جسوقت کہ آواز گریہ و زاری
انکی بلند ہوا ور قریب ہی کہ اُنمین سے ہر ایک باغی کو مین قتل کرونگا بہ تیغ تیز و نیزہ دراز کے راوی نے کہا پھر اسی طرح وہ
امراء ان ابیات و اشعار سے ترنم سرا و رجز خوان رہے اور برابر تیر مارتے تھے اور فلاخن اندازی کرتے تھے اور قتال
شدید مین مشغول رہے اُسوقت حمیت رومیونکی جوش مین آئی تب بطلوس نے بطارقان شدید الحرب کو جمع کیا اور وہ خود
بھی بڑا شہسوار و مرد کارزار تھا جیسا کہ حال اُسکا سابقاً مذکور ہوا غرضکہ اُسنے باب الجبل کا پھاٹک کھلوایا اور اُسی دروازہ
سے وہ مع جماعت کثیر کے نکلا اور وہ شدت طیش مین گھوڑے کی پشت پر آگ کا شعلہ سا نظر آتا تھا اور تیر اندازونکا پرا اُسکے
آگے آگے تھا کہ وہ تیر مارتے چلے آتے تھے اور جو لوگ برجون پر مامور تھے وہ اوپر سے فلاخن اندازی کرتے تھے چنانچہ اُس
ہنگامۂ شدید مین بہت سے اہل اسلام مجروح ہوئے اور ایک مقتل عظیم ہوا اور بقیۂ امراء جو ابواب متفرقہ پر تعینات تھے
اُنکو اس حال سے اطلاع نہ تھی یہانتک کہ ایک جماعت مسلمانونمین سے کام آئی تھی اُسوقت امراء و صاحبان نشان آگئے
اور ایک بیدین بطریق عظیم بطلب مبارز آگے بڑھا تب اُس سے لڑنے کو مغیرہ بن شعبہ اپنے پرے سے باہر آئے اُس بطریق
نے اُنپر حملہ کیا پھر اُن دونومین قتال شدید ہونے لگی اور مغیرہ نے جو اُسکو ایک ہاتھ زور سے مارا تو اُنکی تلوار ٹوٹکر ہاتھ سے
گر پڑی اور وہ بطریق اُنکی طرف دوڑا اور چاہا کہ وار کرے دفعتہً ایک سوار پیش آیا اُسکے ہاتھ مین تلوار کھنچی ہوئی تھی اُسنے وہ تلوار
مغیرہ کیطرف چمکائی اور بڑھائی سو وہ عبدالرحمن بن ابی بکر تھے تب مغیرہ نے وہ تلوار اُنکے ہاتھ سے لیلی اور اُس بطریق کو ماری
مگر وار خالی گیا اور وہ مغیرہ سے بھڑ گیا پھر دونون باہم چمٹ گئے ہر چند مغیرہ نے چاہا کہ اُسپر مسلط ہون مگر وہ اُنکے داؤن پیچ کو
اپنے اوپر سے دفع کرتا تھا اور بچا جاتا تھا جب ضرار بن الازور نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اُترکر صفونکے درمیان سے
پیدل دوڑتے ہوئے بطریق کے قریب آپہونچے اور ایک ضرب تلوار کا مارا کہ اُسکی ناک کٹ گئی اور وہ مغیرہ کو پکڑے ہوئے

زمین پر گرا اُسوقت رومیون نے ضرار و مغیرہ پر ہجوم کرکے چاہا کہ دونون کو قتل کرین ناگاہ تین سوار صفین چیرتے ہوئے آپڑے ایک تو عبدالرحمن بن ابی بکر تھے اور دوسرے عبداللہ بن عمر اور تیسرے مقداد بن الاسود تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب ان لوگون نے ان اشقیا کو اُنکے مرکز و مقام سے ہٹا دیا اور اُن رومیون مین سے تین نفر کو قتل کیا اور اُنکے لشکر کو پراگندہ کر دیا پھر اُسوقت ضرار نے اُس بطریق کو قتل کیا تب اُس جگہ سے عبدالرحمن بن ابی بکر اپنے لشکر کیطرف پھرے اور ضرار بھی اُن تینون مقتول کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر پھر آئے اور مقتولونکا رخت و سلاح بھی لے آئے چنانچہ اُنکا تو یہ ماجرا تھا اور اُدھر وہ دشمن خدا بطلوس کبھی تو میمنہ لشکر اسلام پر حملہ آور ہوتا تھا کبھی مارتا ہوا میسرہ پر جاتا تھا آخر سامنے آکر مبارز طلب ہوا تب اُس سے لڑنے کو مقداد بن اسود الکندی نکلے اُسوقت دونون مین خوب معرکہ آرائی ہوئی اور دونون نے باہم خوب جولانی و نیزہ بازی کی چنانچہ مقداد کہتے تھے کہ مین نے بہت سے ملوک سے مقاتلہ کیا اور اکثر قلعے فتح کیے اور حروب کثیرہ مین شریک رہا چہ بایام جاہلیت و چہ بزمان اسلام مگر بطلوس سے زیادہ ترخداع و شجاع مین نے کسی کو نہین دیکھا اور نہ و لیسا کسی کو سخت حرب و سخت گیر پایا غرضکہ اُن دونون نے اُس زور شور سے اور اسقدر مقاتلہ کیا کہ دونونکے گھوڑے شل ہو گئے مقداد کہتے ہین کہ اُسوقت وہ لعین مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تو اس گھوڑے پر کیونکر قتال کرتا ہی و حالانکہ وہ تین ٹانگ کا ہی تب مین نے بہ باعث اپنی شفقت کے اپنے گھوڑے پر یعنے مجھے اپنے گھوڑے پر بڑی شفقت تھی تو مین نے سر جھکا لیا تا کہ گھوڑے کے پاؤن کو دیکھون ناگاہ اُسنے ایک ضربت تلوار کی بڑے زور سے لگائی کہ میرا خود و سر نیچہ کاٹکر میرے سر تک اثر زخم کا پہونچا اور اُسنے جانا کہ مین قتل کر چکا تب اُسنے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری تا آنکہ مقداد ہوشیار ہوئے اور اُسکا پیچھا نہ کیا اور اپنے اسی گھوڑے کو جسکا ذکر متقدم ہوا ہی تیز کرکے چلے اور اُنکے اصحاب نے اُنکو اپنے حلقہ مین کر لیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جسوقت مردم فریقین اس قتال شدید مین مشغول تھے کہ ناگاہ امیر خالد بن الولید مع اپنے امرا ہمراہی کے داخل ہوئے اُسوقت ندائے تہلیل و تکبیر کا نعرہ و شور پڑ گیا اور صلوٰۃ و سلام کا او پر خیر الانام کے اعلان ہوا اور قوم کے آگے آگے امیر خالد بن الولید یہ اشعار رجز مین پڑھتے آتے تھے۔ **شعر**

رعی اللہ صبا للقاء جاء یسرع	وصب علی الفرسان بالخط یقرع	ومن باع للہ المھیمن نفسہ	وکان الی الھیجاء بالامر الطوع
فویلک یا بطلوس من سیف خالد	اذا اشتد الھیجاء والحرب یرتع	فلا رحم الرحمان بطلوس کافر	والعنہ من کل قوم و مجمع
فان فتی المولی سلخرب دارہ	وانزلھا من بعدہ وھی تلقع	لمحمد یمانی اذا ما جذبتہ	تخر لہ کل العداۃ و تخضع

یعنی چرایا ہی خدا نے ان گھوڑونکو آب و علف پرورش کی ہی اس گلہ کو برائے حرب کہ وہ سریع السیر و گرم رو ہین اور عطا پاشی کی ہی خدا نے ان شہسوارونپر کہ وہ بہرہ وری و زورمندی سے نیک فال ہین یا یہ کہ عطا پاشی کی ہی ان شہسوارونپر بہرہ مندی و زور آوری سے کہ وہ بفال نیک حال بعطائے بہترین مال قرعہ ڈالتے ہین اور دشمن افگنی و تیغزنی کرتے ہین اور جو شخص اپنی جان نثار کرتا ہی یعنے جانبازی کرتا ہی واسطے رضائے خدائے مہیمن کے تو وہ جنگ کیطرف جانے اور آمادہ جنگ ہونے مین بڑا مطیع امر ہوتا ہی پس ای بطلوس تیری ہلاکی ہی سیف خالد سے جسوقت کہ ہنگامۂ جنگ گرم اور معرکہ

برنے مقتولون ... فتی ... جان ... والا خوف ... اور امن ... بر گلہ ... الہی ... امر ... لیمن ... نیزہ ... جو والے ... جہاد ... قوم

حرب برپا ہوا اور خدا رحم نہ کرے بطلوس کافر پر اور ہر ایک قوم و ہر جماعت کیجانب سے اُسکو لعنت کرے یعنی لعنت کرے اُسے پھر اگر خدا نے مجھکو مقدور دیا اور اُسپر قدرت دی تو عنقریب اُسکو خانہ خراب کرونگا بعدازان اُسکے خانمان کو ایسا چھوڑونگا کہ وہ کوردیہ اور ویرانہ پڑا رہیگا اور باعث تیزی تیغ یمانی کے جب مین اُسکو میان سے کھینچونگا تو اُس کے سامنے نالہ و فریاد کرینگے سب دشمن اور الحاح و زاری کرینگے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعدازان خالد نے اور اُنکے اصحاب نے بحملہ شدید مقاتلہ کیا اور **بطلوس** نے بھی سخت قتال کی کہ اُسنے اور اُسکے اصحاب نے بہت سے لوگونکو قتل کیا اور بہت مردان کار کو زمین پر ڈالا پھر اُسوقت اُمراء لشکر اسلام اور اصحاب رایات حملہ آور ہوے اور نا بین باب جبل قریب تل احمر کے جنگ عظیم برپا کی تا آنکہ امیر خالد دفعۃً بطلوس پر جھٹ پڑے اور اُسپر حملہ کیا اور جب وہ میسرہ کیطرف جاتا تھا تو خالد اُدھر دوڑ مارتے تھے اور میسرہ سے میمنہ پر اُسکو بھگا لیجاتے تھے پھر اُسی دار و گیر مین درمیان صفون کے اُسکو گھیر کر اُسپر وار کیا مگر وہ چابکی کرکے درمیان سے نکل بھاگا اور اپنے قلب لشکر مین گھُس گیا کہ اُسکے اصحاب نے اپنے حلقے مین کر لیا اُسوقت اُمراء لشکر اسلام جھٹ پڑے تو اُس قوم مین تلوار چلنے لگی اور خالد نے بطلوس کا تعاقب کیا تب اُسنے اپنا گھوڑا طرف باب قلعہ کے بھگایا اور اندر گھُس گیا اور اُسکی قوم بھی اُسی کے پیچھے بھاگی جاتی تھی یہانتک کہ وہ بھی سب دروازہ تک جا پہونچے اور مسلمانون نے بھی پیچھا کیا اور پھاٹک پر بڑی لڑائی ہوئی کہ رومیون مین سے تقریباً چار ہزار آدمی کے قتل ہوئے اور باقی اندرون قلعہ گھُس گئے اور پھاٹک مضبوط بند کر لیا اور قفل لگا دیا اور بالاے اسوار یعنی فصیلون پر چڑھ گئے تب اہل اسلام وہانسے پھرے اور رومیان مفرور سے پانسو نفر گرفتار کر لائے اور اُنکو سامنے امیر خالد کے پیش کیا اور اُنمین بڑے بڑے بطریق تھے آخر اُنپر عرض اسلام کیا گیا یعنی اُنکو اسلام کیطرف دعوت طلب کیا مگر جب اُنھون نے انکار کیا تو اُنکی گردنین ماری گئین و بعدازان مسلمانون نے اپنے قتلی کا تفحص جمع کیا تو وہ سب دو سو اسّی مرد شہید ہوئے تھے اور **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ احوال تو اہل اسلام کا تھا اور اُدھر بطلوس سخت ہم و غم مین مبتلا ہوا اور اسقدر اُسکو قلق و صدمہ ہوا کہ شرح و بیان سے باہر ہی آخر اُسنے دربارہ جمع کرنے بطریقون کے حکم کیا پھر جب وہ سب مجتمع ہوئے تو اُسنے اُنکے سامنے امر عرب اور اُنکے معرکہ حرب کی شکایت پیش کی اور کہا اب تمھارے نزدیک راے صواب کیا ہی اُن لوگون نے جوابدیا کہ ہم سب آپکے حضور مین حاضر ہین جسوقت آپ ہمکو حکم کرین تو ہم بالاے فصیل سے اُنکے ساتھ قتال کرین اُسنے کہا اب مین تم کو ایک امر کی تدبیر بتاتا ہون اور وہ تدبیر آزمودہ کاران و عارفان حرب کی ہی بعدازان اُسنے براے اجتماع مردم خاص و عام حکم دیا تا آنکہ اعلی و ادنی سب حاضر آئے سواے اُن لوگون کے جو ابواب قلعہ پر تعینات تھے پھر جب یہ سب مجتمع ہوئے تو اُسنے کہا میرا عزم یہ ہی کہ آج ہی شب کو ہم سب ملکر اُس قوم پر ہجوم و نرغہ کردیوین اور اُنکے مکانون مین اُن کو چھپالیوین کیونکہ رات مہوب ہوتی ہی یعنی اُسوقت اُنکو معلوم بھی نہوگا کہ یہ کیا ہوا اور کون کدھر ہی اور تم اپنی راہین بلد کی غیرون سے زیادہ تر جانتے ہو درینصورت تم مین سے کوئی باقی نہ رہے مگر یہ کہ وہ اپنے اپنے سلاح و ساز حرب سے چُست ہو کر اپنے اپنے طرف کے باب سے میرے ساتھ ایک ہی دفعہ نکل پڑے تا ہم سب ایکبارگی اُنپر چھاپہ مارین اور مین بنفس خود مع اپنے اصحاب خاص کے باب توما سے نکلونگا اس صورت مین

مجھے اُمید ہی کہ مین اپنی غایت مراد کو پہونچونگا اور حسرت وارمان مین نہ مرونگا اور جب اول ول ہم اُنکو ہلاک کر ڈالینگے
اور بھگا دینگے تو کیا عجب ہی کہ ہم اُنکے امیر تک جا پہونچین اور اُسکو اسیر کرکے اپنے مقصد پر فائز ہون اُن لوگون نے جواب دیا
کہ حبا و کرامۃ یعنے ہم اس امر کو دوست رکھتے ہین اور بدل و جان قبول کرتے ہین تب بطلوس نے ایک گروہ کو طرف
جبل کے بھیجا اور ایک غول کو طرف باب فندوس کے اور ایک جماعت کو باب الشرقی کی طرف بھیجدیا اور اپنے اکابر
قوم سے اور اُن لوگونمین سے جو معروف بشجاعت تھے اپنے ہمراہی کے لیے انتخاب کرکے اپنے ساتھ لیا اور ایسا ہوا کہ قبل
روانگی گروہونکے سب سے کہدیا کہ مین ناقوس والونسے حکم کرتا ہون مین جسوقت باب سے نکلون وہ سب یکبارگی بگل بجاوین
تو تم اپنے اپنے باب سے سب ایک ساتھ ایک دفعہ نکل پڑنا اور خبردار جس امر کا مین تمکو حکم کرتا ہون اُسکی بجا آوری مین
فرق نہ کرنا غرضکہ وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر جاکر منتظر اور گوش بر آواز رہے اور اُسنے ناقوس والونکو فصیلون اور
بُرجون پر چڑھوادیا کہ وہ بانتظار اشارہ بادشاہ کے مستعد رہے تاآنکہ قوم نے خروج کیا یعنے قلعے سے باہر آئے اور
بطلوس بھی بیس ہزار شہسوار شجاعت شعار سے در توما سے برآمد ہوا سب کے تئین تاکید کی کہ تم اپنی روانی در قتال
مین تعجیل کرو اور جب اُس قوم تک جا پہونچو تو یکبارگی اُنپر نرغہ کرو اور اُنکی گردنونپر تلوارون اور خنجرونکو رکھدو اور جو کوئی
اُنمین سے برائے امان فریاد و فغان کرے تو تم ہرگز نہ سُنو اور کسی کو باقی نہ چھوڑو الا یہ کہ امیر قوم ہو تو اُسکو زندہ اسیر کرلو اور
تم مین سے جس کسی کو وہ صلیب نظر آوے جو اُنھون نے ہمسے سلب کرلیا تھا تو وہ لیلیوے اور جو کوئی اُس صلیب کو میرے
پاس لاویگا مین اُسکے ساتھ بہت بخشش کرونگا بعد ازان بطلوس نے سارے ناقوس والونکو حکم کیا کہ سب ملکر ایک ساتھ
بگل بجاوین جب اُنھون نے بجایا اور جملہ ابواب پر صدا پہونچی تو دربانون نے دروازے کھولدیے اور وہ سپاہ جو ہر ایک
باب پر تعینات تھی اور وہ جماعت قوم جسکو بطلوس نے ہر ایک باب پر بھیجدیا تھا وہ سب آواز ناقوس سُنکر اپنی اپنی
طرف سے نکل پڑے اور بطلوس اپنی طرف سے چلا اور ادھر مسلمانون نے جب صدائے ناقوس سُنی تو فوراً اپنی اپنی جا اور
اپنے اپنے بسترون سے اُٹھ اُٹھکر میدان پکڑلیا اور بیدار و ہوشیار ہو رہے اور مانند شیران مست کے باشتیاق شکار انتظار
مین بیٹھے اور ہنوز وہ اشقیا نہ پہونچے تھے کہ یہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چُست و درست ہوگئے مگر یہ کہ اُسوقت ترتیب
صفوف نہوئی تھی تاآنکہ وہ قوم تاریکی شب مین آگے بڑھی اور امیر خالد نے جسوقت وہ صدا سُنی تھی اور ایسا امر دشوار دیکھا
تو بجناب قدس الٰہی فریاد کرنے لگے کہ وَاغَوْثَاهُ وَا مُحَمَّدَاهُ وَاِسْلَامَاهُ اَکِیْدُ قَوْمِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ اَللّٰھُمَّ انْظُرْ اِلَیْھِمْ بِعَیْنِکَ
الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّھِمْ وَلَا تُسَلِّمْھُمْ اِلٰی اَشَرِّ خَلْقِکَ یعنے ای پروردگار فریاد ہی ای محمد فریاد ہی ای اسلام فریاد
ہی قسم ہی رب کعبہ کی میری قوم مبتلاے کید و فتنۂ کفار ہی ای پروردگار تو ان کی طرف یعنے مسلمانون کی
طرف اپنی اُس چشم بیدار سے نظر کر جس کو کبھی خواب نہین اور انکے تئین اُنکے دشمنون پر منصور اور مظفر کر اور
اُنکو اپنی خلق مین بدترین خلق کے حوالے نہ کر بعد ازان خالد نے اپنی جا سے حرکت کی اور برہنہ سر تھے کہ نہ اپنا خود پہنے تھے
اور نہ شدت اضطراب سے ہتھیار لگائے تھے اور اسی حال سے اپنی قوم کے پاس آئے اور یہ اشعار پڑھنے لگے شعر

فَاضَ دَمْعِیْ وَاعْتَرَنِیْ حُزْنِیْ	وَضَاقَ صَدْرِیْ وَتَرَانِیْ شَجَنِیْ	رَبِّ سَلِّمْ مِنْ نُزُوْلِ الْمِحَنِ	وَانْصُرِ الْاِسْلَامَ یَا ذَا الْمِنَنِ

بِالنَّبِیِّ الْهَاشِمِیِّ الْعَدْنَانِیِّ	اَحْمَدَ الْمُخْتَارِ طٰهٰ الْمَدَنِیِّ	یعنی اشک میرے روان ہین اور مجھے میرے حزن نے

گھیر لیا ہی اور میرے سینے نے تنگی کی ہی اور سر شکستگی و سختی میرے تئین پیش آئی ہی اور ای میرے پروردگار بچاؤ نزول اندوہ و بلا سے ہمکو بچاؤ اور ای ذو المنن نصرت اسلام کر بطفیل و برکت بنی ہاشمی و عدنانی کے جو احمد مختار وطٰہٰ اور مدنی ہین بیان کی واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان امیر خالد پیش از داخلۂ اعدا مع اپنی جماعت پانسو شہسوار ابرار آزمودہ کارزار کے باب توما تک پہونچے انمین مثل اُن لوگونکے تھے یعنے فضل بن عباس و فضل بن ابی لیث و زیاد بن ابی سفیان بن الحارث و عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب و مقداد بن الاسود و زید بن ثابت و عبداللہ بن زید و مسلم بن عقیل و ابوذر الغفاری و عبادہ بن الصامت و بحیرہ بن مسلم و عقبہ بن نافع و مغیرہ بن شعبہ و مسیب بن نجیبہ الفزاری رضی اللہ عنہم اجمعین اور جب وہان پہونچے تو مسلمانون نے نعرۂ تہلیل و تکبیر بلند کیا اور وہ قوم جو بالاے اسوار یعنے فصیلون پر چڑھے تھے اور اپنی زبان مین طمطمۂ لاف زنی کر رہے تھے اور وہ لوگ شور و غل مچاتے تھے اور اسوقت کا فرد مسلمانان بکمال ہوشیاری و جراری مستعد و آمادہ تھے چنانچہ خالد نے اُس قوم پر جو قلعہ سے باہر آئی تھی حملہ کیا اور ندا دی کہ ای مسلمانو تمھارے پروردگار کیجانب سے مددگار تمھارے پاس آپہونچا ہی اور وہ شہسوار جرار اور جوانمرد کرار مین خالد بن الولید ہون یہ کہکر درمیان جماعت رومیون کے مع اپنے اصحاب کے گھس گئے مگر باوصف اسکے مشتغل شورش قلب تھے نسبت امیر غانم اور براے بقیۂ امراء کے جو ابواب پر مامور تھے اور خالد اُن سب کا غل و شور سُن رہے تھے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ابن عبداللہ بن عون نے بواسطۂ جابر بن سنان کے عقبہ بن عامر سے اُنھون نے کہا یہ حال تھا کہ رومی و نصاری بالاے حصار سے پتھر مارتے تھے اور تیر چلاتے تھے چنانچہ مسلمانون نے اُس دشمن خدا بطلوس سے ایسے صدمات عظیم اٹھائے کہ مثل اُسکے پہلے اس سے کبھی نہ دیکھا تھا اور اول جو شخص مع اصحاب خاص کے مسلمانون پر حملہ آور ہوا وہ بطلوس تھا اُسوقت مسلمانون نے وہ صبر کیا ہی جو صبر جوانمردون کا ہی یعنی اُس گھڑی اُنکا استقلال و استقرار بڑے جوانمردونکا استقلال تھا پھر بطلوس بڑی سخت لڑائی لڑا اور اُسی ہنگامہ مین یہ کہنے لگا کہ مجھے اس شخص کے تئین دکھا دو اور بتا دو جسنے کل کے روز ہمارا صلیب لیا ہی یہ آواز اُسکی جب فضل بن عباس نے سُنی تو اُسکی طرف گئے اور اُسکے مقابلے پر آکر کہنے لگے ہان وہ مین ہون مین نے ہی اُسکو لیا ہی اور مین ہی تیرا غریم یعنی مدیون و مدعا علیہ ہون اور مین تم سب کو ہلاک کرنیوالا اور تمھارے صلیبونکو چھین لینے والا ہون مین پسر عم رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سنتے ہی بطلوس نے اُنپر حملہ کیا جسطرح شیر اپنے شکار پر جھپٹتا ہی اور کہا مین تیرے ہی تو تلاش مین تھا و بعد ازان اُسنے تنہا اُنپر وار کیا پھر اُن دونون مین ایسی تلوار چلی کہ لوگون نے اُس طول ایام مین اُس شب کی سی ماران دونونکی کبھی نہ دیکھی تھی اور فضل نے بھی اُس سے ایسا کچھ دیکھا کہ اپنی تمام عمر مین نہ دیکھا تھا غرضکہ وہ دونون اسی معرکہ آرائی و زور آزمائی مین یہانتک مشتغل رہے کہ نصف شب گذر گئی اور اسی طرح سارا کا بر اسلام اُسکی قوم و جماعت کیساتھ بیچ کر و فر یعنے حملہ کرنے و بھگا دینے مین اور ضرب در دیئے مارنے اور وار خالی دینے مین مشغول تھے اور اُسوقت استقلال فضل کا استقلال جوانمردونکا تھا آخر فضل نے اُس دشمن خدا کو ایک ضربت بڑے زور کی ماری مگر اُسنے اپنے سپر پر لی اور تلوار فضل کی ٹوٹ گئی اُسوقت بطلوس کی آرزو بر آئی اُسنے جانا کہ مین اُنکو گرفتار کر لون گا

ناگاہ دو سوار جرار آگے بڑھ آئے اور اُن دونوں کے پیچھے ایک غول سوارونکا تھا پھر ان لوگون نے اگر رومیوں پر ہجوم کیا اتفاقاً ان سوارونکے غول مین خولہ دختر ازدر خواہر ضرار بن الازور بھی تھین اُنھون نے روم کے دو سوارون پر حملہ کیا اور اُنکو زخمی کر کے زمین پر ڈالدیا اور اُسنے اُنکے بڑے بڑے دلاورون اور شہسوارون کو مجروح کیا آخر اُسکو رومیون نے گھیر لیا اُس وقت وہی دونون شہسواران اسلام جن کے پیچھے غول سوارون کا تھا خولہ کے پاس آپہونچے وہ عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن جعفر تھے رضی اللہ عنہم اور اُنکے پیچھے ابان بن عثمان بن عفان بھی تھے رضی اللہ عنہ تب اُنھین تینون نے ام ابان یعنے خولہ کو اُس نرغہ سے چھڑایا پھر ان لوگون نے بطلوس کی طرف باگ پھیری مگر وہ اپنے پیچھے مڑ کر رومیونکے غول مین ہو رہا اور رہنبا کیطرف پھرا یہانتک کہ اندرون شہر داخل ہو گیا اور رومی بالاے اسوار یعنی فصیل حصار سے سرگرم کارزار تھے اور حال امیر خالد کا یہ تھا کہ وہ کبھی تو حملہ کرتے اور مارتے ہوئے باب جبل پر جاتے تھے اور کبھی باب توما پر اور کبھی باب فندوس پر پہونچتے تھے اور اُسوقت غانم بن عیاض الاشعری باب جبل پر تھے کہ اپنے ہتھیار لگا کر اُس قوم کے مقابلے پر گئے اور اُنکے ساتھ دیگر امرا بھی تھے مثل مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و شرجیل بن حسنہ و مسلم بن عقیل و زیاد و عبداللہ بن العباس و عمر بن ابی ذیب و عبدالرحمن بن ابی ہریرہ و مسیب و حارث بن مسلم و زید بن الحارث و ابوذر الغفاری و محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم پھر یہ سب اُسی باب کی طرف جدھر معرکہ تھا پھر بڑے اور آگے امیر اور پیچھے قوم بصداے تکبیر نعرہ کرتے تھے اُسدم ایک بطریق عظیم جسکا نام یوحنا تھا دس ہزار سوار سے نکل آیا اور اُسنے قتال شدید برپا کی و ناگاہ رومیون نے عبداللہ بن عبادہ بن الصامت پر نرغہ کیا اُس گھڑی عبداللہ نے بڑے زور کی جنگ آزمائی کی قضارا بالاے باب سے کسی نے ایک ایسا پتھر گرایا کہ عبداللہ بن عبادہ اُسی گھڑی شہید ہوئے رحمۃ اللہ علیہ و راس باب کی لڑائی مین ہمراہیان امیر غانم سے تقریباً دو سو امرا د سوار کام آئے رحمہم اللہ اور رومیون مین ہزار آدمی مارے گئے اور جسوقت امیر غانم و دیگر امرا اُس قوم پر حملہ آور ہوے تو اُنپر بالاے حصار سے پتھرونکی بڑی مار اور تیرونکی بوچھار ہو رہی تھی مگر یہ بہادر اُسنے مُنھ نہ پھیرتے تھے یہانتک کہ یہ لوگ اُنکو مارتے ہوئے باب تک ہٹا لیگئے اور آپس مین مختلط ہو گئے اور اُنسے بھڑ گئے اُسوقت حصار والے رومیونکو اندیشہ ہوا کہ ہمارے پتھرون اور تیرون سے ہمارے لوگ ہلاک ہو جاوینگے تب اُنھون نے اپنے ہاتھ روک لیے اور دروازے والے رومیون سے ایک مقتل عظیم مارے گئے اور اسیطرح ادھر خالد باتفاق اپنے اصحاب کے سرگرم قتال تھے اُسی عرصہ مین ضرار بن الازور آگے بڑھے اور حال اُنکا یہ تھا کہ وہ خون مین ڈوبے تھے اور لہو کے لختے جیسے اونٹ کی کلیجی اُنکے رخت بدن پر جمے تھے یہ حال دیکھکر خالد نے کہا ای ضرار تمھارے پیچھے کیا خبر ہی اُنھون نے کہا ای ابو سلیمان مین تمکو خبر دیتا ہون اس بات کی کہ آجکی شب مین نے ایک سو ساٹھ دشمن کو قتل کیا ہی اور میری قوم سے جسقدر کام آئے ہین اُنکا شمار معلوم نہین ہی اور مین نے اُن دشمنونکو الیسار و کدیا ہی کہ اب وہ باب جبل سے نکلنے نہین پاتے ہین اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ رات اُس آفت کی تھی کہ لوگون نے ایسی رات کبھی نہ دیکھی اور ایسا ہوا کہ امیر غانم باتفاق اپنے اصحاب کے نرغہ کر کے داخلۂ باب مین داخل ہو گئے اور لوگ اسکے پیچھے تلے ہو چکے وہان بڑے دھوم کی لڑائی پڑی اور اُس باب سے آگے ایک اور دروازہ تھا سو درمیان دونون دروازونکے دشمنونکو بند کر کے ایک جماعت رومیونکی اُسی کے اندر قتل کی پھر اُس باب کے برج پر چڑھ گئے اُسپر پانسو رومی تھے اُنکو بھی قتل کیا غرضکہ اُسی رات کو وہان ہزار

آدمی رومی مارگئے اور اُدھر باب فندوس پر زبیر بن العوام وعقبہ بن عامر وعبداللہ بن ابی لہب ومغیرہ بن شعبہ وغیرہ دیگر امرا تھے ان لوگون نے اُس باب پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی لڑے اُس جگہ ایک سو بیس مرد سوائے سردارونکے کام آئے اور باب توما پر امیر خالد تھے اور اُدھر بطلوس اپنی فوج کثیر سے نکلا تھا اور فریقین مین قتال شدید ہوئی کہ مسلمانون مین سے دوصد وہشتاد مردم کام آئے اور وہ مقام مشہد معروف بمراغہ ہی پھر وہ اشقیا اندرون قلعہ گھُس گئے اور دروازے بند کرکے حصار پر مستعد پیکار رہے یہ اول فتح بہنسا تھی اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ سلسلۂ رواۃ کے ابی امامہ سے روایت کی ہی کہ خالد نے بعد اس جنگ فتح اول کے چار مہینے وہان اقامت کی کہ نہ قتال کرتے تھے نہ اُنکو کچھ چھیڑتے تھے پھر جب اہل اسلام طول مکث و درنگ سے تنگ ہوئے اور گھبرائے تو سب خالد کے پاس آئے اور دربارہ جنگ مشورہ کیا آخر خالد نے اُنکو اذن وغا دیا اور اس قتال ابواب مین جملہ چھ سو سوار شہید ہوئے اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پھر جسوقت صحابہ نے خالد رض سے رخصت جنگ طلب کی تو وہ منع نہ کرسکے پھر صبح کو اُنھون نے وہ سخت مقاتلہ کیا کہ ایسا کبھی سُننے مین نہین آیا بالآخر اہل بہنسا پر حصار دشوار ہوگیا تب اُن لوگون نے بطلوس بادشاہ سے کہا کہ اب تو ہمکو نہ تاب پیکار ہی نہ تحمل تعب حصار ہی یہ سُنکے بطلوس نے اُنکو فہمایش کی اور تسلی دی کہ صبر واستقامت رکھو کیا عجب ہی کہ ہم کسی حیلے سے عرب کے ساتھ کوئی کید ومکر کرین ونیز ایسا ہوا کہ باشندگان بہنسا پر حصار ومحاصرہ بہت دشوار گذرا تو مردمان بازاری وعوام نصاری اُس بطریق کے پاس گئے جو مالک باب توما کا تھا اور اُس بطریق کا نام بھی توما تھا پھر ان سب نے اُس سے بیان کیا کہ اب تو یہ حصار ہمپر بہت شاق و دشوار ہوگیا ہی سو ہم اپنا سارا مال تمکو دیتے ہین تم ہمارے لیے دروازہ کھولدو کہ ہم نکلجاوین اور عرب سے امان مانگین چنانچہ توما بطریق نے اُسنے اس بات کو قبول کیا اور راتکو اُنکے لیے باب السر کھولکر باہر کردیا اور وہ سب دسو تجار بلد تھے آخر یہ لوگ باب السر یعنی اس خفیہ راہ سے نکلے جو بطور مغارہ سرنگ کے بجانب جبل نکلی تھی اور خدمت مین امیر خالد رض کی حاضر ہوکر اس بات پر مصالحہ کیا کہ ہم تمھارے لیے دروازہ قلعہ کا کھولدینگے اور اس امر کو اُنھون نے مسلمانون کے واسطے عوض امان کے مقرر ٹھہرائی اور اس معاوضہ پر باہم معاہدہ کیا اور مسلمانون نے ان لوگونکے نام لکھ لیے تب وہ سب بالسنے شہر کو پھرے اتفاقاً جسوقت یہ لوگ بطریق توما سے ساز کرکے نکلے تھے اُسوقت اُس جگہ پسر عم توما کا جسکا نام درمیا تھا وہ بھی حاضر تھا اُسنے یہ حال دیکھکر بطلوس بادشاہ سے جاکر خبر کی تب بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام صرفیائیل تھا ہزار بطریق ہمراہ کرکے اس باب پر جسکے کھولدینے کا وعدہ تھا بھیجدیا کہ کمینگاہ مین چھپے بیٹھے رہو اور ان لوگونکی حیلہ سازی کی خبر میرے پاس لاؤ چنانچہ یہ اشقیا قریب باب توما آئے اور متفرق ہوکر ٹہلتے رہے ناگاہ جب یہ سب مردم ذمی مسلمانونکے پاس سے پھر کر قریب دروازہ آئے تو بطریقون نے اُنکو پہچان کر دروازہ کھولدیا جب یہ اندر داخل ہوئے تو اُن سب نے جھپٹ کر پکڑ لیا اور قید کیا اور کھینچتے ہوئے بطلوس بادشاہ کے پاس لیگئے پھر جب اُسنے انکو دیکھا تو بڑے زجر وقہر سے پیش آیا اور اُسنے تازیانے کوڑے منگائے اور اندو لینے عمود وستونہائے آہنی زمین پر گڑوائے اور اُسمین اُن سبکو بندھوا کر بڑی سختی سے پٹوایا اور انکا تمام مال واسباب جلوادیا بعدازان بنا بر احضار بطریق توما کے حکم کیا جب وہ حاضر لایا گیا تو اُسکو اور اُسکے اعوان واصحاب کو بالائے حصار چڑھوایا اور وہان سُولی گڑوائی اور بعد ایک شبانہ روز کے ان سب کو دار پر کھنچوادیا اور ان سبکے سر دار پر آویزان مسلمانونکو دکھلائے اُسوقت امیر غانم نے امیر خالد رض سے کہا دیکھو یہ لوگ ہمارے ذمی ہین جنکو بطلوس نے قتل کیا ہی

راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور لیکن خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ہر گاہ مسلمانونکے لیے قلق عظیم و صدمہ شدید تھا تب اُنھون نے
عمرو بن عاص حاکم مصر کو نامہ لکھا اُسمین یہ درج کیا مَا سَبَبُ انْقِطَاعِ كُتُبِكَ عَنِّي وَأَنَا فِي قَلَقٍ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَعَلَى خَالِدٍ وَمَنْ مَعَهُ
وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَا تُرْسِلُ إِلَيَّ إِلَّا بِالْفَتْحِ وَالْغَنَائِمِ وَإِنِ احْتَاجَ خَالِدٌ إِلَى النَّجْدَةِ فَأَرْسِلْ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَدْ كَاتَبْتُهُ بِأَنْ
يُرْسِلَ لَهُ جُنُودًا مِنَ الشَّامِ وَالسَّلَامُ یعنے کیا سبب ہی کہ تمھارے خطوط ہماری طرف سے منقطع ہین حالانکہ مین واسطے جمیع مسلمین
اور خالد و اصحاب خالد کے بہت قلق و اندوہ مین ہون اور تمکو واضح ہو کہ تم ہمیشہ میرے لیے فتوح و غنائم بھیجا کرتے ہو سو اگر
خالد کو احتیاج کمک لشکر کی ہو تو تم ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھو کیونکہ مین نے بھی اُنکو لکھ بھیجا ہی کہ وہ شام سے فوجونکو خالد کیلئے روانہ کرین زیادہ
والسلام غرضکہ یہ جب نوشتہ پاس عمرو بن عاص کے پہونچا تو اُنھون نے اُسکو خالد کی طرف روانہ کیا پھر جب خالد نے وہ نامہ پڑھا
تو کہنے لگے مین کمک و مدد سوا حق تعالی کے اور کسی سے طلب نہین کرتا ہون بعد ازان جب خالد پر امر دشوار ہوا اور محاصرہ جھنا
بہت گران و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ وہ ہر روز گرد شہر پھر کر مقاتلہ کیا کرتے تھے اور مسلمانونمین سے ایک گروہ کثیر اوپر کے پتھر
اور تیر سے کام آئے اور اس عرصے مین بطلوس نے بھی بارہا مسلمانونپر یورش کی تب امیر خالد رضی اللہ عنہ نے امیر غانم اور مسلمانونسے کہا کہ بلاشک
ہمارے اصحاب کے لیے یعنے اصحاب مین دشمنونکی طرف سے جاسوس و خبر رسان ہونگے یہ کہکے خالد رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور اُنکے ہمراہ فضیل بن
عباس و مقداد و زیاد بن ابی سفیان و غانم بن عیاض بھی تھے اور یہ لوگ اپنے لشکر کے گرد پھرنے لگے ناگاہ دیکھا کہ ایک عرب تنصرہ[1]
لشکر سے باہر ایک گلیم پر بیٹھا ہوا ہی تب خالد نے اُسکو اجنبی و انجان جانکر اُس سے پوچھا تو کن عربون مین سے ہی اُسنے کچھ جواب نہ دیا پھر امیر غانم
نے اُس سے کہا سچ بتا تیرے اہل و قرابتدار مین سے یہان کون ہی اسپر بھی وہ چُپ رہا پھر اُسکو حکم کیا پانی سے وضو کر اُسنے پانی لیا مگر
وضو درست نہ کیا آخر اُس سے کہا نماز پڑھ مگر اُسنے نماز صحیح ادا نہ کی تب لوگ اُسکو مارنے لگے تو اُسکے اقرار سے معلوم ہوا کہ تین سو مردم جاسوس
باب الستر یعنے خفیہ دروازہ سے جو راہ نہفتہ سرنگ کی تھی نکلے تھے اور سب توبھر گئے یہ تنہا انمین کا باقی رہ گیا تھا آخر اُسکی گردن ماری گئی
تا اُنکہ جاسوسونکا سلسلہ قطع ہو گیا بعد ازان محاربہ بدستور برپا رہا اور ایکروز ایسا ہوا کہ خالد کے خیمے مین ایک غلام تھا اُسکا نام فلاح
تھا وہ ہر روز دو روٹیان جو کی پکایا کرتا تھا ایک خالد کے لیے ایک اپنے لیے چنانچہ اُسی عرصے مین خالد تین روز کھانیکو جو بیٹھے تو
دسترخوان خالی پایا مگر غلام سے کچھ نہ کہا اور اُنکے پاس کچھ خرمے تھے کہ اُس سے قوت کر لیتے تھے جب تیسرے روز خرمے بھی ہو چکے
تو غلام سے کہنے لگے ای فرزند ہر آئینہ حق تعالی نے فرمایا ہی وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ یعنے ہمنے جسد بنی آدم کا ایسا
نہین بنایا ہی کہ وہ کھانا نہ کھاوین یعنے قوام جسم حیوان بدون غذا غیر ممکن اور تجھے تین دن ہوئے کہ تو نے وہ ہماری نان جو نہین
پکائی اور دسترخوان مین نہین رکھی اُسنے کہا ای میرے آقا مین نے کسی روز بھی ناغہ نہین کیا مین تو ہر روز آپکے لیے روٹی پکا کر دسترخوان
مین لپیٹ کر طبق خیمہ یعنے خیمے کے ٹپ مین لٹکا دیتا ہون اور پھر کچھ دسترخوان مین نہین پاتا ہون یعنی آپ بدستور نوش
کر لیتے ہین مین دسترخوان خالی پاتا ہون یہ سُنکے خالد نے کہا اس مین کچھ اسرار اور کوئی امر عظیم ہی تب غلام سے کہا تو پس
خیمہ ٹھہر کر اپنے تئین پنہان رکھ اور دیکھ تو کون شخص ایسا کام کرتا ہی بعد ازان جب صبح ہوئی تو امیر خالد سوار ہو کر از برای
قتال برآمد ہوئے اور غلام نے وہ دونون روٹیان تیار کین ایک آپ کھائی اور دوسری روٹی اپنے آقا کی اُسی

حکایت جاسوس

حکایت غلام خالد رضی اللہ عنہ یہ حکایت بعینہ جنگ کسریٰ کے ضمن میں بھی مذکور ہو چکی ہے مگر تکرار اس کی غالباً غلطی راوی سے ہوئی ۱۲

[1] تنصرہ وہ عرب جنھون نے تنصر و نصرانیت قبول کی تھی ۱۲

معتاد سے اٹھار کھی مع بدستور تہ خیمہ لٹکا دی ناگاہ ایک بڑا کالا کتا شہر کیطرف سے آیا اور خیمے کے اندر جاکر اور منھ مین روٹی دابکر چلا اور اُسکے پیچھے پیچھے فلاح غلام بھی ہولیا یہانتک کہ وہ قریب ایک نالی کے بدررو کے پہونچا پھر اسمین وہ گھس گیا اور اس نالی سے پانی نکلتا تھا اور وہ پانی باب البحر کیطرف سے زمین کے تلے تلے زیر دیوار شہر پناہ ہوکر جانب قبلہ سے اندرون قلعہ جاتا تھا اور وہ پانی جہۃ بحریہ خارج سے آتا تھا جب فلاح نے یہ حال دیکھا تو وہانسے پھر آیا اور خالد سے بیان کیا یہ سُنکے خالد خود اُسکے ساتھ گئے اور اُس مقام کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئے بعدازان امراء لشکر اسلام کے پاس جاکر اُنسے یہ ماجرا بیان کیا اور کہا مین تم مین سے سو مرد ایسے چاہتا ہون جو راہ خدا مین سرباز و جان نثار ہون وہ میرے ہمراہ چلین اور ایک گروہ دلاور سخت حرب مقابل باب مستعد رہین کہ جسوقت ہم پھاٹک کھولدین تو فوراً ہمارے پاس پہونچ جاوین یہ سُنتے ہی سو مرد اخیار و ابرار قوم سے آمادہ ہوگئے اُنمین عبداللہ بن عمر و عبدالرحمن بن ابی بکر و زید بن ثابت و عقبہ بن عامر و مسلم بن عقیل و زیاد بن ابی سفیان اور اُنکا بھائی ہبار و مسیب بن نجبہ اور اُنکا بھائی اور مقداد بن اسود و رافع و ابوذر بن العقیلی اور مثل ان اکابر کے جنکے ذکر اسامی مین بہ اندیشہ طول مقال کے اقتصار کیا اور خالد نے ترتیب صف جنگ مین عبداللہ بن جعفر و زبیر بن العوام اور اُنکے بیٹے عبداللہ کو اور فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و ضرار بن الازور وغیرہ مثل انکے دیگر امراء کو محاذی باب کے مامور کیا اور خالد مع اُن سو بہادرونکے تاغروب آفتاب بجاے خود ٹھہرے رہے اور بعد غروب اُس ہر ب سُرنگ تک پہونچے اور اُس بدررو کے اندر پانی مین گھسے اور اُن ہر ایک کے پاس صرف ایک ایک چادر اور ایک ایک سپر و تلوار تھی و بس اور آگے آگے امیر خالد تھے اور جو جو کوئی اُس موری سے پار نکل جاتا تھا دوسرا اُدھر سے اپنی تلوار اور سپر اپنے ہمراہی کو تھما دیتا تھا جب آپ نکل جاتا تھا تو پھر اُس سے اپنی سپر تلوار لے لیتا تھا یہانتک کہ اسی مرد اُسی راستے سے پار اندرون دار نکل گئے اور بیس نفر انمین سے باز رہے اسلیے کہ اُس موری مین اُنکی گنجائش نہوئی اور اُسکی راہ اُنکے بدن پر تنگ ہوگئی تب بحالت حسرت و افسوس کے پھر آئے کہ شہادت و فتح سے محروم رہے اور وہان وہ سب امراء جب تھوڑی سی رات گئی تو زیر دیوار چھپ رہے اور پھاٹک سے جالپٹے اور زور کرنے لگے مگر اُسکو اندر سے مستحکم پایا تب قلابہ و قفل توڑکر اندرونی پھاٹک کھول کر دہلیز والے رومیونکو کہ وہ سب اسی آدمی وہان تعینات تھے اور وہ سب اُسوقت مخمور و متوالے تھے ان سبکو ذبح کیا و بالاے سُور یعنی دیوارون اور فصیلون پر چڑھ گئے اور ایک جماعت نے کنجیان لیکر بیرونی پھاٹک بھی کھولدیا پھر سب نے رومیون پر نرغہ کیا اور ایک جماعت کو بالاے برج مع بطریق برج کے قتل کیا اور نعرہ تہلیل و تکبیر کا اور اعلان صلوٰۃ و سلام کا اور بشیر و نذیر کے ہونے لگا اُدھر باہر والے مسلمان اسیطرح جواب تہلیل و تکبیر کا دیتے ہوئے اندرون باب داخل ہوئے اور بازار تک مارتے چلے گئے اور ایک جماعت دلیران شجاعت و ثار بطرف قصر شاہی کے دوڑی پھر جسوقت بطلوس نے یہ احوال دیکھا کہ مسلمانون نے اُسپر فتح پائی اور ابواب قلعہ پر تسلط کرلیا تو رومال اپنے گلے مین باندھکر محل سے نکلا اور الامان الامان پکار رہا تھا اور اسیطرح ایک طائفہ بطریقونکا بھی الغیاث الغیاث چلاتے تھے مگر خالد نے انکار کیا اور ان لوگونکی نسبت آمادہ قتل ہوئے اور بطلوس کو اسیر کرلیا اور اُس سے کہا اے عدو اللہ تیرے لیے میرے پاس امان نہین ہے ہان مگر اُس صورت مین کہ تو اسلام لاوے و بعدازان بطریقون مین سے جو جو بڑے سرکش تھے اُنکے سر تن سے اُتارے اور جملہ سپاہ رومی سے اس معرکہ مین تقریباً تین ہزار

ذکر زید بن ابی الفضل

فتح قلعہ و گرفتاری بطلوس

آدمی مارے گئے اور مسلمانون مین سے اس شب کو اندرون شہر قریب بازار اور دروازونپر اور نزدیک قصر کے سب ملاکر یکصد و
ہشتاد و چہار مردم کام آئے اور اُسوقت امیر غانم بن عیاض و دیگر امرا، جو آگئے تو اُنکے آگے رعایاے بلد حاضر ہوکر بالحاح وزاری
امان مانگنے لگی آخر امیر غانم نے اُنپر نرمی و رحم دلی کی اور اُسی عالم مین بطلوس بھی در پیش اُمرا بتملق و لجاجت تمام پیش آیا تو رائے
اُمرا در بارۂ امان دہی کے راے امیر خالد پر غالب ہوئی یہانتک کہ اُسنے شرائط ذیل پر مصالحہ کیا اور وہ شروط یہ ہین کہ ایک لاکھ
مثقال ذہب احمر یعنے زر سرخ اور ایک لاکھ اوقیہ فضہ بیضا یعنے نقرہ سفید اور دس ہزار وسق گندم و جو پس یہ جملہ اشیا سال
(دینار ۱۲) (وزن چہل درم ۱۲) (درم ۱۲)
آیندہ سے جزیہ سالانہ مقرر کیا ولیکن امیر خالد ان چیزونکی نسبت کسی بات مین راضی نہوئے اور چھوڑنا بطلوس کا منظور
نہ تھا مگر یہ کہ امرا کی رائے نے انکی رائے پر غلبہ کیا کہ وہ سب امیر خالد کے پاس آئے اور کہنے لگے مَا ذَا لَکَ اِلَّا اَشْفَقَ مِنَّا
(اشفق) عَلَیْنَا یعنے ہم دیکھتے ہین کہ آپ ہمسے زیادہ تر ہمپر شفیق ہین اور ہمسے زیادہ آپ ہمپر خائف ہین مگر ہماری رائے یہ ہے کہ ہملوگ
اسی شہر مین خیام برپا رکھین اور یہین قیام کرین اور آپ یہ حال بخدمت خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لکھ بھیجے
اور اس سگ کو اور اُسکی جماعت کو تا ورود جواب و صدور حکم مقید بجراست رکھیے چنانچہ خالد نے نامہ لکھا اور اُسمین
سارا ماجرا مندرج کیا پھر جب یہ نامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچا تو انھون نے اُسکا جواب اس مضمون سے لکھا کہ تم اُس سے عہد واثق لیلو
اور لقبول و قسم اُس سے اپنا امر مستحکم کرلو اور جن اشیا پر وہ مصالحہ کرتا ہے اُسکو قبول کرو اور اُسکو چھوڑ دو اور جو لوگ الغیاث الغیاث
پکارتے ہون اُنکو بھی پناہ دو اور اگر تم ایسا نہ کروگے تو اہل صعید تمسے نفرت و گریز کرینگے چنانچہ جب یہ جواب آیا تو خالد رض نے
(نام شہر واقع ملک مصر ۱۲)
موافق حکم کے عمل تو کیا مگر دل انکا بطلوس کیطرف سے مطمئن و امین نہ تھا آخر بعد لکھوا لینے اقرارنامہ و توثیق مراتب شرائط کے
اُسکو اور اُسکے بطریقونکو چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ مسلمانون مین سے سواے قابض مال یعنے سواے محصل و تحصیلدار مال جزیہ کے اور کوئی
اُنمین بود و باش نہ کرے غرضکہ بعد انعقاد ان شروط کے اہل اسلام سب بیرون شہر نکل گئے اور اُسکے پاس یہ اشخاص باقی
رہگئے مثل فضالہ بن زید السلمی و عون بن ساعدی الکندی و مقسوم بن سعید الجہنی اور دو سو سوار صحابہ جرار سے اور
بطلوس نے اپنا یہ معمول کیا کہ ہر روز سوار ہوکر لشکر اسلام مین ہر ایک امیر کے پاس آمد و رفت کرتا تھا اور انکو بطور ہدیہ کچھ
پیشکش دیا کرتا تھا یہانتک کہ لشکر اسلام مین کوئی ایسا امیر باقی نہ رہا کہ جسکو اُسنے اپنے تحف و ہدایا سے شاد و خوشدل نہ کیا ہو
مگر خالد و فضل بن عباس و مقداد و عبد الرحمن بن ابی بکر و زبیر بن العوام یہ لوگ اُسکی طرف سے اطمینان نہ رکھتے
تھے پھر اسی طرح یہ لوگ وہان دو مہینے مقیم رہے اور اُس عرصے مین بطلوس نے رسد و خزانہ وغیرہ مایحتاج اپنا
جمع کرلیا بعد ازان اُسنے اپنے اکابر قوم سے جس جس پر زیادہ تر وثوق و اعتماد رکھتا تھا بلواکر در بارۂ قتل مسلمین
و براے عہد شکنی با صحابہ میاں مین کے مشورہ کیا جب رات ہوئی تو اُسنے ہنگام غفلت یعنے جب وہ امراد صحابہ
جو حوالی شہر مین مقیم تھے سونے لگے تو ہزار بطریق سے جاکر اُنپر ہجوم کیا اور اُنکی مشکین باندھ لین اور اُنکے منھ مین ڈھاٹا باندھ دیا
اور ڈاٹ لگادی کہ غل نہ کرسکین اور اُنکو سوتے ہوئے خبر نہوئی تھی مگر جبکہ اس حال سے اُنکے سینونپر تلوار دھری گئی پھر اُنکو
بیچ شہر مین لیجاکر قتل کرنے لگے اُسوقت واقعہ عظیم برپا ہوا اور خالد مع اپنے اصحاب کے وہان سے بعد پرچھے اور زبیر

لا ... ایک وبی ... ساعۃ ... اور ... برابر دو درم ... اور بجھون ... ایک دبی ... سو ... ۱۲ ... 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

جو سوتے تھے تو وہ صدا سنکر بیدار ہوے اور کہنے لگے دھِینَا وَرَبِّ اَلْکَعْبَۃِ یعنی برب کعبہ کہ ہم مبتلائے مصیبت ہوے پھر دفعتہً وہ سوار ہوئے اور اُنکی زوجہ بھی مع دیگر نسوان سوار ہوئین اور ان عورتون نے قتال شدید کی اور وہ دشمن خدا بطلوس داہنے بائین مارتا ہوا حملہ کر رہا تھا اور لوگ بکثرت قتل ہو رہے تھے اور رات بہت تاریک تھی اور خالد کہتے تھے اے قوم کیا مین تمسے نہ کہتا تھا اگر تمنے خالد کی نہ سُنی یعنے بطلوس کے چھڑانے مین تمنے میری بات نہ مانی اور اُسوقت زیاد بن ابی سفیان نے اور اُنکے بھائی ہبار و میسرۃ بن مسروق و فضالہ بن عبد شمس و عقیب بن یعقوب و عبادہ بن تمیم و جندبۃ الکلابی وغیرہ نے جو وہان ایک ٹیکرے پر جاکر پناہ لی تھی جب دیکھا کہ طائفہ روم نے مسلمانون کو ہر جگہ سے گھیر لیا اور بقتال شدید قتل کر رہے ہین تو زیاد اُس ٹیلے سے نیچے اُترے اور اُنکے پیچھے اُنکے اصحاب تھے ناگاہ ان سبھون کو بھی رومیون نے گھیر لیا اور اُنکے گرد اس طرح احاطہ کر لیا جیسے کسی جگہ کو دیوار سے گھیرتے ہین اور زیاد وغیرہ اصحاب کو شہید کیا رحمہم اللہ اور اُسوقت نسیبۃ الانصاریہ و ام ابان و اسماء بنت ابی بکر و نعمانہ بنت المنذر اور مثل انکے دیگر نسوان شجاعت توامان نے مردانہ وار قتال شدید برپا کی اور اس ہنگامہ مین ایک جماعت مسلمانونکی قتل ہوئی اور اُس آن امیر خالد اُن اشقیا پر ایسا حملہ کر رہے تھے کہ صف میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر اُلٹ رہے تھے یہانتک کہ وہ اور دیگر اُمراء لشکر اسلام دشمنوں پر غالب آئے اور اُنکو باب قلعہ تک بھگا لیگئے اور اُنمین سے ایک مقتلہ عظیمہ قتل ہوئے اور وہ دشمن خدا بطلوس مع اپنے اصحاب کے بھاگ کر قلعہ مین گھُس گیا اور دروازے بند کر لیے اور جب صبح ہوئی اُسنے لوگون کو برائے احضار اُن ماسورین کے حکم کیا جو اندرون سور حصار محصور تھے یعنے فضالہ بن زید وغیرہ دو سو سوار جو درمیان شہر مقیم تھے اُنکو طلب کر کے برج پر چڑھوادیا اور سطح برج پر اُنکی گردنین مارین کہ وہ سب شہید ہوئے رحمہم اللہ یہ حال دیکھکر مسلمانونپر نہایت شاق ہوا اور جو کچھ اُس دشمن خدا نے صحابہ کے ساتھ کیا سخت دشوار گذرا بعد ازان خالد و بقیہ امراء و اصحاب جاے معرکہ پر آئے اور شہیدون کی لاشین وہان پڑی ہوئی دیکھین اور زیاد بن ابی سفیان رحمہ اللہ کو جو پایا تو اُنکے بدن مین بیس زخم سنان اور چالیس ضربت شمشیر کی دیکھکر خالد اور امراء و اصحاب زار زار روئے اور اسیطرح اُنکے بھائی ہبار کی نعش دیکھی تو اُنکے سر مین بیس ضربت شمشیر کی نظر آئی اور ایک ضربت جو کہ ران پر پڑی تھی تو ران کٹ گئی تھی اور اُسوقت خالد از برائے زیاد خصوصًا و برائے سائر شہداء عمومًا ان ابیات سے مرثیہ خوانی کرتے تھے **شعر**

وَاَظْلَمَتِ الدُّنْیَا عَلٰی اِثْرِ عَبْرَتِیْ	وَکَادَ فُؤَادِیْ بِالْجَوٰی یَتَقَطَّعُ
لَقَدْ کَانَ فِیْ بَحْرِ الْمَلَاحِمِ صَائِلًا	یُزَلْزِلُ اَرْکَانَ الْعِدَا وَیُضَعْضِعُ
لَحَی اللّٰهُ یَوْمًا نَظَرَتْهُ مُقْلَتِیْ	وَاَجْفَانُهَا مِنْ اَعْیُنِ اللّٰهِ مَعِ تَدْمَعُ
یَعِزُّ عَلَیْنَا اَنْ نَرَاکَ مُعَفَّرًا	وَرَاْسُکَ مِنْ فَوْقِ الْجَنَادِلِ تَسْفَعُ
اَلَا لَعَنَ الرَّحْمٰنُ بَطْلُوْسَ وَقَوْمَهٗ	وَالْعَنُهٗ مَعَ کُلِّ قَوْمٍ تَجَمَّعُ
مَهَامِیْ دُمُوْعِیْ کَالسَّحَابِ تَهَمَّعُ	وَقَلْبِیْ مِنْ فَقْدِ الْاَحِبَّةِ یَفْزَعُ
لِفَقْدِ زِیَادٍ اَحْرَقَ لِبَیْنِ مُهْجَتِیْ	وَغَابَ هَوَائِیْ حِیْنَ غَابَ مُصَرَّعِیْ
وَقَدْ کَانَ مِقْدَامَ الْفَوَارِسِ کُلِّهَا	بِکُلِّ مَکَانٍ لِلْاَعَادِیْ مُقَمَّعُ
اَیَا سَیِّدًا مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ لَمْ یَزَلْ	لَهٗ رُتْبَةٌ بِالْمَجْدِ وَالْجُوْدِ تَرْفَعُ
بِجَانِبِکَ الْهَبَّارُ اَضْحٰی مُنِیْرًا	طَرِیْحًا عَلٰی رَاْسِ الثَّرٰی وَهُوَ مُطْلَعُ
لَقَدْ غَدَرَ السَّادَاتِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ	نُجُوْمٍ وَاَقْمَارٍ عَلَی النَّاسِ تَطْلَعُ

یعنے میرے ہموم و غموم نے اشک میرے مانند ابر کے برسائے اور روان کیے اور قلب میرا مرگ احبا سے فزع و زاری کرتا ہی میرے اشک کے ثوران و ہیجان نے مجھپر عالم سیاہ کر دیا اور قریب تھا کہ دل میرا اندوہ غم سے پارہ پارہ ہو جائے

باعث مرگ زیاد کے اندوہ جدائی نے میرا کلیجہ جلا دیا اور میری عقل صواب اندیش جاتی رہی جب مین نے مصرع و مقتل
شہدا کا مشاہدہ و معاینہ کیا ہر آئینہ وہ زیاد دریاے موجزن مین غوطہ زن تھا یعنے معرکۂ عظیم مین حملہ آور تھا اور ارکان و
بنیان اعدا کو زلزلہ مین لاتا تھا یعنے دشمنون کی جمعیت کو پریشان کر دیتا تھا اور وہ سائر شہسوارون کا ہراول و مقدم الجیش
تھا اور ہر جگہ مین دشمنون کا خانہ برانداز تھا ہلاک کرے حق تعالی اُس دن کے تئین کہ جس دن کو مقلہ یعنے بیضہ میری
آنکھون کا پھر دیکھے اور پلکہاے چشم چشمۂ سرشک سے اشک فشان ہون اے وہ سردار آل ہاشم کے کہ ہمیشہ رتبہ اُسکا مجد
و جود سے برتری پر ہو شاق و دشوار ہی دیکھنا ہمارا تیرے تئین خاک و خون مین آلودہ پڑا ہوا اِس حالت مین کہ سر ترا
بالاے سنگستان خستہ ہی اور تیرے پہلو مین تیرا بھائی ہسار درخشان و تابان ہی بالاے زمین پڑا ہوا ہی اور وہ آغشتہ بخون
و نقش زمین ہی خدا لعنت کرے بطلوس پر اور اُسکی قوم پر اور مین لعنت کرتا ہون اور کرونگا ہر قوم کے ساتھ جہان کہین وہ
جمع ہونگے کہ ہر آئینہ اُس شقی نے عہد شکنی اکابر اولاد ہاشم سے جو ستارے اور آفتاب مہتاب ہین کہ کافہ خلق پر طالع و لامع
ہین **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا و بعد ازان مسلمانون نے اُن قتیلون پر جو امرا لشکر و جوانمردان دلاور سے شہید ہوے
تھے بماتم و شیون تمام بکا و گریہ کیا اور نعشہاے شہدا کو جمع کرکے اُنپر نماز جنازہ پڑھی اور بجانب تل مذکور کے قبرون مین انکو
دفن کر دیا اور وہ سب ہشتاد امرا اور سہ صد و ہفتاد مرد صحابہ وغیرہ تھے اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا و بعد ازان
مسلمانون نے وہان تین برس قیام کیا اور اُس نواح و سواحل پر تاخت و تاراج کرتے رہے اور اسی عرصے مین قعقاع بن
عمرو و ہاشم و ابو ایوب و عقبۃ بن نافع الفہری با دو ہزار سوار بطرف حدود برقہ کے گئے اور بعد تاراج کے واپس آے یہ ایک
منجملہ آثار فتح مغرب کے تھا و بعد ازان جبکہ زمانہ حصار و محاصرہ کا اہل ہنسا پر طول کش ہوا تب سائر اہل اسلام امیر خالد کے
پاس مجتمع ہوئے اور اُنسے مشورہ کیا کہ اب اس باب مین کیا کیا چاہیے اور آپکی کیا راے ہی یہ سُنتے ہی دفعۃً عبد الرزاق الانصاری
و عبد اللہ بن مازن الداری و کعب بن مائل السلمی و ابو مسعود البدری و ابو سعید البیاضی اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے قوم
ہمنے راہ خدا مین اپنی جانون کو ہبہ و فدا کیا اور کیا عجب ہی کہ اسلام کے لیے کشایش کار ہو بس ہماری راے یہ ہی کہ ہم منجنیق
بنا دین (مترجم کہتا ہی کہ منجنیق جو فلاخن کوچک ہوتا ہی اُس سے سنگ اندازی ہوتی ہی اور جو کلان ہوتا ہی وہ آلہ جر ثقیل
ہوتا ہی کہ اُس سے کوئی بھاری چیز بالاے حصار پہونچا سکتے ہین) اور تھیلے بنوائے جاوین اور اُنمین پنبہ بھرا جاوے اور
ہر ایک اپنی اپنی تلوار و سپر لیکر ایک ایک وتی کے تھیلے مین گھس رہے اور جب رات کو دربان و نگہبان سو جاوین اُس وقت
یہ تھیلے بوسیلۂ منجنیق کے ایک ایک کرکے بالاے حصار ڈالدیے جاوین پھر براے فتح باب معونہ منجانب اللہ اُمیدوار ہو
اور اسیطرح سے تم قصر شمع کے تئین ملک مصر مین اور دیر نخاس کو فتح کر چکے ہو اور یونہی ہمنے ہمراہی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے کیا تھا چنانچہ یہ تدبیر سُنکے سائر مسلمین نے پسند کیا پھر جب صبح ہوئی تو لکڑیان کاٹین اور منجنیق بنائی اور اُسکے رسن دراز تیار
کیا اور تھیلے مہیا کرکے پنبہ سے پُر کیا اور ہر ایک تھیلے مین ایک ایک مرد دلاور مع تلوار و سپر گھس رہا اور رات ہونے تک
متوقف رہے و دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بعد از کشش منجنیق کے ایک ایک گوشہ مین پنہان ہو رہے اور جب اُن
تھیلون کو ایک ایک کرکے پھینکنا شروع کیا تو وہ سب بالاے سور و فصیل و سطح برج پر جا گرے اور ان تھیلون مین

ابومسعود البدری تھے اور عبدالرزاق اور اُنکے اصحاب تھے پھر جب یہ لوگ دیوار قلعہ پر پہونچگئے تو برج کے نیچے اُترنے لگے ناگاہ اُسکا دروازہ بند تھا اور مردم نگہبان سب سوتے تھے تب یہ لوگ وہ پلے مین درمیان دو دروازہ جسکی راہ تھی طرف قصر کے تھی مضبوط بند تھے اور وہ لوگ جو پڑے سوتے تھے ان سب کو یکسر قتل کیا اور اُنکا جو سردار تھا اُس کے زیر بالین سے کنجیان دستیاب ہوئین اُنکو لیکر فوراً دروازے کھولنے لگے اتفاقاً دوسرا دروازہ جسکی راہ تھی طرف قصر کے تھی وہ پتھرون سے مسدود یعنے تیغہ کیا ہوا تھا تب مسلمانون نے چارہ گری پتھر اُکھیڑنے کی کرکے ایک ایک پتھر اُکھاڑ پھینکا اور وہ دروازہ بھی کھولدیا اور یہ سب کام معونت خداوند عزوجل سے بکمتر از ایک ساعت سرانجام ہوئے وبعد ازان برج پر چڑھے اُسکو بھی کھولدیا اور ایک جماعت کو قتل کیا اور ایک جماعت جو بیدار و ہوشیار ہوگئی تو اُنکو روکے رہے اور خائف ہوئے کہ مبادا دروازہ ہمسے چھین لیوین اور درمیان ہمارے اور دروازہ کے حائل ہوجاوین اور وہ دروازہ شہر پناہ کا یعنے بیرونی دروازہ تھا اُسوقت رومیون نے غل وشور مچایا یہ صدا اُسنکر بطلوس بھی بیدار و ہوشیار ہوکر اور ہتھیار لگاکر فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اُدھر صحابہ بھی فی الفور گھوڑون پر سوار ہوکر داخل باب ہوئے اور بطلوس مع بطریقون کے اپنے قصر سے نکلا اور رومیون نے باب کی طرف نرغہ کیا اُس روز جو اول مسلمانون مین شہید ہوئے وہ عبدالرزاق وعنان بن مازن وکعب بن مائل السلمی تھے کہ یہ لوگ اندرون باب شہید ہوئے۔

راوی رح نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہے قیس بن مازن الحمیری نے بواسطہ عبادہ بن سالم السکاسکی کے ابومسعود البدری سے کہ وہ اول اُن لوگون مین ہین جنھون نے دروازہ کھولا تھا اور یہ احوال اس صفت سے نہین ہے اور **راوی** رح نے کہا مجھے خبر دی سالم بن حامد نے بواسطہ ابی عبداللہ وابی عمر الانصاری کے عبداللہ بدری سے انھون نے کہا کہ ابومحمد الحسنی اُس واقع فتوح کو جامع الفزاری العمری مین شیخ ابی عبداللہ کے روبرو عرض کرتے تھے جب پہونچے اُس مقام تک کہ ذکر فتوح اور فتح باب کا کیا اور یہ بیان کیا کہ لوگ تھیلون مین داخل کیے گئے تو شیخ نے کہا اے فرزند یہ امر یون نہین ہے بلکہ جو ابن مسعود سے مروی ہے وہی صحیح ہے اسلیے کہ وہ ایک اُن لوگون مین سے ہے جنھون نے دروازہ کھولا تھا اسطرح پر کہ جب ان لوگون نے لکڑیان کاٹ کر زینہ واسطے چڑھنے بالاے سور کے تیار کیا آخر وہ دیوار شہر پر چڑھ گئے اور رات ہونے تک متوقف رہے پھر جسوقت رات ہوئی تو اُس نردبان کو دیوار سے لگادیا اور چالیس مرد چڑھ گئے اُنھین سے یہی ساتون شخص ہین جنکا ابھی مذکور ہوا اور انھین لوگون نے دروازہ کھول دیا تھا جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے تب اُسوقت بیدار ہوکر بعد کھلنے دروازے کے مسلمانون کی طرف حملہ آور ہوئے اور مسلمانون مین پہلے جسنے اُن کی طرف سبقت کی وہ عبدالرزاق تھے آخر رومیون نے اُنکو قتل کیا پھر بعد اُسکے وہ لوگ قتل ہوئے جنکا ہمنے پہلے ذکر کیا ہے رحمہم اللہ اور لشکر اسلام نے جب طرف باب کے دھاوا کیا تو اول جو شخص کہ اندرون دروازہ داخل ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور وہ بنالہ وفغان یہ ابیات پڑھتے تھے

ابا ویل من صنع الاصاد یحدہ ہنا
یا ویل کلب لعد ابطلوس ان وقعت

ونحن جرثومة الاكفر والخدع
حتى عليه فادبر الى الفزع

الجن بنفزع يوم الحرب من فزع
لا ترضين الهي في جهادهم
عيب علي اذا ما النقيه هنا

اذا تيسر الى الهيجا بلا جزع
وقتل ابطالهم بالدرق والدرع
واقلق الراس منه وهو متلاع

یعنی طائفہ جن فریاد و فغان کرتے تھے روز حرب ہم وہ اس سے جسوقت مین آیا طرف جنگ گاہ کے بغیر سکے کہ جزع و ناشکیبائی کرتا ہون بس ہلاکی ہی اُنکے لیے جنھون نے رصد بنایا ہمسے خدع کرنے کے لیے (رصد کا روٹی صیاد و کمینگاہ) اور ہملوگ اصل تجربہ کار مکر و خدع کے ہین ضرور ضرور ہم راضی کرینگے اپنے پروردگار کو اُن سے جہاد کرنے مین اور قتل کرنے مین اُنکے دلیرون کو باوجودیکہ وہ باسپر و زرہ پوش ہین ہلاکی ہو واسطے بطلوس سگ دشمن کے اگر پڑے نگاہ میری اُسپر تو بھگا لے جاؤن مین اُسکو طرف ہلاکی کے مجھپر عیب ہی یعنی میرے لیے عیب و عار ہی جب تک کہ مین اُسکو زمین پر نہ ڈالون یہان اور نہ پھاڑون سر اُسکا اس حالت مین کہ وہ ایستادہ تیر بہدف ہو اور بعد اُنکے امیر خالد بن الولید آئے اور یہ اشعار عالم حسرت و افسوس مین زبان پر لائے

اليوم يوما لوغا والطعن بالاسل			
اذ لم اذقه بكاسات المنون به	لاقيته بطليق الحد منعدل	يا ويل بطلوس كلب بهنسا اذا	والضرب بالقضب في الهام والقلل
			فلا سلمت ولا بلغت من املي

یعنے آج کا روز روز دغا اور نیزہ بازی کا ہی اور روز تیغ زنی کا یعنے دن تلوار مارنے کا ہی سینون مین اور کاسہ سر مین ہلاکی ہو بطلوس سگ بہنسا کی جبکہ مین اُس سے مقابلہ و مقاتلہ کرونگا بشمشیر خمدار ہرگاہ نہ چکھاؤنگا مین اُسکو جام ہائے مرگ اُس شمشیر سے یعنے اگر مین اُسکو آب دم شمشیر نہ پلاؤنگا تو مین زندہ نہ رہون یعنی میری زیست اُسدن کو نہو اور اپنی آرزو کو نہ پہونچون و بعد ازان ذوالکلاع الحمیری آئے اُنھون نے بھی اشعار فخریہ پڑھے اشعار

نردي الكماة غداة الحرب بالقضب	اسد غضافر سود حجا انجبه	اهل الثنا والوفا والجود والحسب	اني لمن حمير العالون في النسب
صوارم تبري الاعضاء والعصب	تبت يد الروم ما علموا بان لنا	وذو الكلاع انا عالي على الرتب	الحرب عادتنا والطعن همتنا

یعنی ہر آئینہ مین قبیلہ حمیر سے ہون جو عالی نسب ہین اور اہل ثنا یعنے سزاوار ستایش ہین اور اہل وفا و سخا اور صاحب حسب ہین شیران غضنفر ہین سرداران غالب و برتر ہین ہم بھگا دینگے بڑے بڑے دلیرونکو کل کے روز جنگ مین اپنی تلوار سے جنگ ہماری سرشت ہی اور تیغ زنی اور نیزہ بازی ہماری ہمت ہی اور مین ذوالکلاع ہون عالی رتبہ ہون قطع ہون ہاتھ روم کے یعنے وہ ہلاک ہون اُنھون نے نہ جانا کہ ہمارے لیے یعنے ہماری وہ تیغ ہی جو کاٹتی ہی اعضا اور اعصاب کو و بعد ازان زبیر بن عوام پہونچے تو وہ بھی یہ ابیات پر شکایات پڑھنے لگے

ويا نسل الطغاة الارذلينا	يا بطلوس يا كلبا لعينا		
كراما في الاعادي قاطعينا	خيار الناس نسل بني نزار	واولاد الجياد الخيرينا	اتتك حماة دين الله حقا
ولا نذل فتلقاه حزينا	ولا منهم جبان قط لا بصوت	يجولك كالسباع الضاربينا	اذا حبتك العجاج بهم تراهم
		اذا الحرب صند يدا امينا	وليس ترى سوى مقدام قوم

یعنی ای بطلوس ای سگ لعین اور ای نسل طاغیان ارذال و ذلیل نہیان تیرے پاس آیا ہی وہ شخص جو حمایت کنندہ دین حق کا ہی یعنی مراد بنفس خود اور وہ اولاد خود نیک نہاد و اولاد نیکو نژادان برگزیدگان ہی جو بہترین مردم نسل بنی نزار ہین از روے کرامت و شرافت کے درمیان دشمنان خانہ برانداز کے جسوقت گرد اڑیگی اُنکے چلنے کے ساتھ تو اُنکو تو دیکھیگا کہ وہ سب گرد تیرے مانند درندگان دوڑنے والون کے ہونگے اور اُن مین کوئی بودا اور نامرد ہرگز نہین ہی اور نہ بدحواس اور نہ اُنمین کوئی ذلیل و خوار ہی کہ تو اُنکو حزین و عاجز

ا ۱۵ دوم اسماء ہین کہ مجاہد ہین اور ۱۶ عمادہ بن ابی ۱۷ ہجم عبد یار ہی حوقت بین ایمان ۱۸ کی ملاقات اردن یعنی لڑنے و ۱۹ اس حاوین اور ۲۰ کی کلام کا وزن ۲۱ کی حالت بین ۲۲ گروہ ایستادہ خون بین ۲۳ ۱۱ اپنا سو ۲۴ طلبی بر بیکار و ۲۵ ہی ۲۶ اور بر بند رو

کرکے زمین پر ڈالیگا اور نہین ممکن ہی کہ تو انکو سوائے پیشوائے قوم کے دیکھے یعنے تو سوائے اسکے نہ دیکھیگا کہ وہ مقدم قوم ہین مستعد جنگ ہین اور صنادید و سادات سے ہین ہین وبعد انکے عبدالرحمن بن ابی بکر داخل ہوکر یہ اشعار رجز پڑھنے لگے

اَتَینَا البھنسا بِکُلِّ قَومٍ | شَدِیدِ العَزمِ فِی یَومِ النِّزَالِ | وَجَیشٌ فَاقَ فِی الآفَاقِ غُلبًا | عَلَی الاَعدَاءِ بِطُولِ الدَّھرِ جَالا

یعنی ہم بہنسا مین آئے بہ جمعیت تمام اکابر کے کہ وہ سب شدید العزم و سخت رزم ہین روز معرکہ کے اور یہ وہ لشکر ہی کہ فائق ہین آفاق مین از روے غلبہ کے دشمنون پر تا طول دہر اور جولانی کرنیوالے ہین اور بعد ازان عبداللہ ابن جعفر بھی داخل ہوے اور اشعار رجز پڑھنے لگے۔

اَلیَومَ طَابَ الطَّعنُ فِی اللِّئَامِ | والضرب فی الاعناق بالحسام | والنصر للاسلام باھتمام

ولما ازل عن سادة احامی | انا الشجاع الفارس الھمام | ومودی الاعداء فی الحمام

یعنی آجکے روز لعینون مین ہمارے نیزے دراز ہین اور دشمنون کی گردنون پر ہماری تلوارون کی مار ہی مین نصرت کرتا ہون اسلام کی باہتمام و بہمت تمام اور ہمیشہ اکابر قوم کی حمایت کرتا رہونگا مین شجاع و شہسوار و بلند ہمت ہون اور پہنچانیوالا دشمنون کا ہون طرف مرگ کے اور بعد انکے فضل بن عباس پہونچے اور یہ اشعار فخریہ پڑھنے لگے

اَلا اَنَا السَّادَاتُ مِن آلِ ھَاشِمٍ | لُیُوثٌ کِرَامٌ مَاضِیِینَ العَزَائِمِ

لَنَا شَھِدَ الاَبطَالُ فِی کُلِّ مَعرَکٍ | وَنُذکَرُ عِندَنَا کُلِّ اَھلِ المَرَاسِمِ | اِذَا اشتَدَّتِ الاَھوَالُ وَاشتَبَکَ القَنَا | فَیُلقَی لَنَا فِی ذَاکَ فِعلُ الضَّرَاغِمِ

یعنی خبردار ہو کہ البتہ ہم اکابر بنی ہاشم سے ہین جو شیران بزرگ و محکم عزم تھے مردان دلاور ہر ایک معرکہ مین ہماری گواہی دیتے ہین اور ہم ہر ایک موسم یعنی مجمع حج مین ذکر کیے جاتے ہین جب شدت اہوال یعنی سختی جنگ کی اور گرمی ہنگامہ قتال کی ہوتی ہی اور ہوگی تو پاویگا تو اُس معرکہ مین ہمارا کام شیرون کا و بعد ازان فضل بن ابی لہب آئے اور یہ ابیات مباہات انکی زبان پر جاری تھے۔

اِلَیکَ یَا بَطلُوسُ عَزمِی قَد طَلَب | بِحَدِّ حُسَامٍ کَالشِّھَابِ ذَا التَّھَب | یُطِیرُ شَرَارُ النَّارِ مِن لَمَعَانِہ | بِیَدِ شُجَاعِ الخَیلِ بنِ اَبِی لَھَب

یعنی اے بطلوس میرا عزم بالجزم تیری طرف جستجو مین ہی بشمشیر تیز مثل شہاب کہ جب وہ تیری طرف سے دوڑتا ہی اڑتے ہین شرارے آتش کے تابش اُس حسام سے ہاتھ مین شجاع لشکر کے کہ وہ ابن ابی لہب ہی یعنی مین کہ پسر ابی لہب ہون انکے بعد داخل ہوئے غانم بن عیاض اور وہ ان اشعار سے رجز خوان تھے

لَاُقسِمُ بِخَالِقِ الاَرضِ وَالسَّمَاءِ

دعا فیھا معناھا البدیع | وَمَا صُنِعَ لَا اَنثَنِی یَومَ الھِیَاجِ عَنِ العِدَا | بِمُھَنَّدِی الصَّمصَامِ اِلَّا اَن قُطِعَ | فَالوَیلُ لِلبَطلُوسِ مِن سَطوَتِنَا

لَاَذرَنَّ بِحَدِّ سَیفِی مَا قَطَعَ

یعنی مین قسم کھاتا ہون خالق زمین و آسمان کی اور ان چیزون کی جو اُن دونون کے درمیان ہین کہ معنے اُسکے بدائع و صنائع الٰہی ہین کہ روز جنگ دشمنون سے مین نہ ہٹونگا مگر یہ کہ میری شمشیر ہندی فولاد سے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجاینگے اور ہلاکی ہی بطلوس کے لیے ہماری سطوت سے البتہ مین اُسکو پراگندہ کرونگا اپنی شمشیر تیز سے یہانتک کہ از ہم جدا و پریشان ہوجاینگے اور بعد انکے مقداد بن اسود الکندی آئے اور اشعار رجز پڑھے

اَنَا الکِندِیُّ وَلَیثُ الشُّجَاعِ | وَاَمَّا فِی العِدَا قَد طَالَ بَاعِی

تَشھَدُ لِی الرِّجَالُ بِکُلِّ حَربٍ | وَلِلھَیجَاءِ الطَّبعُ الطِّبَاعُ | فَوَا ثَارَاہُ اَت عَبدِ اللّٰہِ اِبنِی | عَلَیہِ بَاکِیًا جِیرَانَ نَاعِی

یعنی مین قبیلہ کندہ سے ہون اور شیر شجاع ہون ولیکن دشمنون مین میرے دونون بازو کشادہ و دراز ہین درحالیکہ سارے مردم سارے جنگ مین میری گواہی دیتے ہین کہ واسطے جنگ کے سرشت میری طبیعت کی ہوئی ہی فریاد ہی اے طالبان عوض خون عبداللہ میرے فرزند کے جسپر مردم جیران گریہ وزاری کرتے ہین و بعد ازان ابان بن عثمان آئے اور یہ اشعار رجز پڑھتے تھے

ونحن اللیوث ذو المعروف الکرم | وفی انعامع یوم الحرب ذو همم
مجندلون العدا فی کل معترک | وقاهرون لهم فی کل مصطلم
لا یعجبنک یا بطلوس جیشک فی | هذا المقام فمعنا الکل کالرخم

یعنی ہم لوگ شیر ہین و صاحبان نیکو کار اہل کرم ہین اور سختیون مین روز جنگ صابر ہین دشمنون کے ڈالنے والے ہین بیچ ہر گردنگاہ کے یعنی ہر معرکہ مین اور قہر کرنے والے ہین اور نیز بیچ ہر جنگ گاہ کے ای بطلوس تجھکو عجب و کبر مین نہ ڈالے لشکر تیرا بیچ اس مقام کے کیونکہ ہمارے ساتھ تمام انبوہ کثیر ہی واضح ہو کہ تیسرے بیت کے مصرعۂ ثانی کا آخر کن زحم جو بمعنی انبوہ مردم ہی تو بجاے اُسکے رخم یعنے کرگس مردار خوار بھی درست ہے درین صورت معنی مصرعہ اسطرح ہی پس ہمارے نزدیک وہ ساری جماعت تیری مانند کرگس مردار خوار کے ہی یعنے ذلیل و خوار ہین) وبعد ازان مسلم بن عقیل یہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوئے داخل ہو شعر

واقلقنی السهد والعویل | ضنانی الحرب والسهر الطویل
فوا ثارات جعفر مع علی | کثارات الممجد بنی عقیل
ساقتل بالمهند کل کلب | عسے فی الحرب ان تشفی غلیل

یعنی رنجور کیا ہی مجھکو جنگ نے اور بیخوابی طویل نے اور مجھے قلق مین ڈالا ہی شب بیداری نے اور صداے گریہ مردم نے اپنی قبلے پر پس فریاد ہی ای طالبان قصاص جعفر و علی کے اور مثل اُن بزرگ طالبان خون اولاد عقیل کے بالضرور مین قتل کرونگا اپنی تیغ ہندی سے ہر سگ کافر کو اور عنقریب ہی کہ مین حرب مین اپنے جوش خاطر کو تشفی دونگا اور اپنے دل کی پیاس بجھاؤنگا اور بعد اُنکے داخل ہوے شرجیل بن حسنہ وبعد اُنکے قعقاع بن عمرو التمیمی اور بعد اُنکے مالک اشتر اور بعد اُنکے عبادہ بن الصامت اور بعد اُنکے ابوذر الغفاری اور بعد اُنکے ابوہریرۃ الدوسی اور اُنکے بیٹے عبدالرحمن وبعد ازان معاذ بن جبل وبعد ازان شداد بن اوس وبعد ازان قیس بن ہبیرہ وبعد ازان عقبہ بن عامر وبعد ازان ابودجانہ الانصاری بعد ازان جابر بن عبداللہ بعد ازان برا ابن عازب بعد ازان نعمان بن بشیر وبعد ازان سعید بن زید جو ایک عشرۂ کرام سے تھے یعنی منجملہ عشرۂ مبشرہ کے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور ان بزرگوارون کے پیچھے لگے ہوئے انصار بھی آئے بعد ازان رومی نکلے اور قتال شدید برپا کی اُسوقت ایک گروہ امراء لشکر اسلام سے مثل زبیر بن العوام اور پسر عبداللہ اور عبدالرحمن بن ابی بکر وغیرہ کے بجانب باب الجر تاخت آور ہوئے اور بہت سخت لڑائی لڑے اُسی ہنگامے مین عبدالرحمن اور زبیر اُسی باب کیطرف آگے بڑھ گئے اور رومی بالاے سور و فصیل حاضر تھے اور زبیر نے اپنے گھوڑے سے اُتر کر دو رکعت نماز پڑھی اور اوپر سے پتھرون کی بوچھار تھی مگر وہ جگہ سے نہ ہٹتے تھے یہانتک کہ رات ہوگئی وبعد ازان زبیر مع فضل و عبدالرحمن کے زیر باب جا پہونچے اور رسیان کنگرون مین ڈال کر برج پر چڑھ گئے اور دربانون کو قتل کیا کنگرے گرا کر پھاٹک کھولدیا اور اسیوقت شرجیل بن حسنہ و فضل بن عباس و ابوذر الغفاری و ابوایوب الانصاری باب فندوس کیطرف حملہ آور ہوئے اور مسیب بن نجیبۃ الفزاری و قعقاع بن عمرو و امیر غانم بن عیاض باب جبل کی طرف تاخت آور ہوئے اُن سب نے دروازے کھولدیے اور جنگ عظیم برپا کی اور رومیون نے بھی بڑی جانبازی کی اور موت کی لڑائی لڑے یہانتک کہ آفتاب نکلا اور دن چڑھا اور بطلوس بھی سخت لڑائی لڑا اور بہت سے مردان کار کو قتل کیا اور بسیار دلاوران کارزار کو زمین پر ڈالا اور اُسوقت ہر ایک کوچہ و بازار اور شارع عام مین اور درمیان ہر ایک در و بام کے لڑائی پڑی تھی اُسوقت خالد بن الولیدؓ نے بڑھکر ایک

السهر

لہ یعنی مسلم ابن عقیل ۱۲

قتل بطلوس و فتح عظیم

نعرہ مارا اور کہا وا ثارات سلیمان یعنی فریاد ہے ای طالبان خون سلیمان کے یہ کہکر ایک ایسی برچھی کاری بطلوس کے سینے مین ماری کہ انی اسکی پشت سے پار ہو کر چمکنے لگی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا یہ احوال دیکھکر رومی پسپا ہونے اور جدھر موقع ملا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا چنانچہ بہتون کو قتل کیا اور کتنون کو اسیر کر لیا اور تمام مال و اسباب انکا لوٹ لیا اس روز رومیون سے تین ہزار آدمی اندرون شہر مارے گئے اور بیس بطریق نامی قید ہوئے اور اس روز خالد بن الولید یہ ابیات مشتملبر واقعات انشاد کرتے تھے

وبالبهنسا الغرا بيدت جيوشنا ... ثلاث سنين بابها ليس يفتح
فما فتحت الا وقد صار جيشنا ... ثلاثة آلاف جدا تسحح
ولا مثل يوم كمثل حروبها ... لان بها البطلوس كان مبتح
وكنا غلبنا هم ثمانين مرة ... يخادعنا البطلوس عنهم فصفح
وقد نحب البهنسي يوم فتوحها ... وكلت اباد ينا في الروم تنابح
الى ان ملانا البر والبحر منهم ... وقد شبعت اسد الفلا وترنح
فمنهم من قضى ثم منهم من كلفي ... ومنهم اقوام للموالين رزح
فبادرته في الحال حتى تركته ... صريعا عليه الغانيات تنوح
وعاد بسيف ابن الوليد مجندلا ... تمر به كل الحوارث تفلح
وقد كان في مجر الهياج مقلقلا ... تولى سوايا وهنا منهم مرح
وقد قرحت اكبادنا وترتهت ... لعمرك والاكباد بالنصر تفرح
من البهنسا لاسوان جمعا فتحها ... لعشر شهور بعدها ليس تلمح
وبلغ فتحنا الهند والسند كله ... واسيافنا في الغمد تسبح
وهذا كلام ابن الوليد جرى ... فكن ساما معنى الذي لك اشرح
ومن بعد ذا صلوا على اشرف الورى ... نبي له كل البرية تجنح
واصحابه والآل والعترة التي ... اقاموا لدين الله والشرك نخرج

ثمان الاف كان عد جيوشنا ... وكل همام من ثمانين يرجح
ولما رانی ارض الصليب گشلها ... ولا جيشها الا على السور يسرح
وكان له جيش وعدة جيشه ... ثمانون الفا بالحديد يوشح
ثلاث مرار نحن لفتح بابها ... وترتد للكفر اللئيم وتمنح
ثلاثين الفا قد افنها سيوفنا ... واكبادنا من حرها النار تقدح
وولت ثلاثون الفا سوار د ... وعشرون الفا منهم قد تجرح
وبطلوسهم ذاك النهار قتلته ... وقد كان مقدام الجيوش مرجح
وعاجلته في الراس مني لضربة ... فاضحى بها شطرين ملقى مطرح
ولما قتل بطلوسهم صار جمعهم ... كما شيد اغنام وغاب المسرح
فلله ما عدا الا قد كان فارسا ... يفوق على جيش عظيم ويرجح
اقمنا بارض البهنسا بعد فتحها ... ثلثين يوما للمساجد نصلح
وعندي الثلاثون شاع ذكرهم ... وكل فتى يا صاح بالانف يرجح
وفي كل ارض عسكر ركبته ... يقيمون دين الحق والحق يوضح
فما مثله في مجمع الحرب سيد ... ولا مثله في جوهر النظم افصح
عليه سلام الله ما لاح بارق ... وما غرد القمري اذا الصبح يلوح

بہنسا ے غا و روشن مین ہمارا لشکر ہلاک ہوئے یا یہ کہ بہنسا مین ہمارے لیے غار و مصیبت ہوئی کہ ہمارے بہت سے لشکر تباہ ہوئے تین سال تک کہ دروازہ اسکا نہین کھلا یعنی تین سال تک فتح نہین ہوئی آٹھ ہزار ہمارے لشکر کا شمار تھا اور ان مین سے ہر ایک جوانمرد ہشتاد مرد پر ترجیح و غلبہ رکھتا تھا چنانچہ فتح نہوئی مگر یہ کہ فوج ہماری ہمگین تین ہزار شمار مین باقی رہ گئی کہ وہ بالاے زمین روان یعنی زندہ ہین ہم نے سرزمین صلیب یعنی ملک مصر ممالک نصاریٰ مین مثل بلد و قلعہ بہنسا کے اور کوئی ایسی جگہ نہین دیکھی اور نہ یہانکا سا لشکر دیکھا جبکہ وہ دیوار ہاے شہر پناہ یعنی فصیلون پر چھوٹے ہوئے دوا دوش کرتے تھے اور ہمپر کوئی روز مثل جنگ بہنسا کے نہین گذرا کیونکہ یہان بطلوس سا شیر وسط لشکرون مین گھس جانیوالا تھا اور اسکے پاس لشکر اسقدر تھا کہ شمار اسکے لشکر کا ہشتاد ہزار تھا

کردہ سب آراستہ بسلاح تھے اور ہمنے اُنپر ہشتاد بار غلبۂ وحملہ کیا اور ہر بار وہ اُنکی طرف سے ہمسے خدع کرتا تھا اور دھوکھا دیتا تھا
یعنے ہمکو غافل کرکے ہمپر لشکرکشی کرتا تھا فیصفح پس وہ کنارہ کرجاتا تھا اور نکل جاتا تھا یا فنصفح یعنے ہم اُسکو دفع کردیتے تھے
اور تین مرتبہ ہمنے باب بہنسا کو فتح کرلیا اور ہر مرتبہ اہل بہنسا کفر مذموم کیطرف پھرجاتے تھے اور پہلوتہی کرجاتے تھے
ہماری تیغ ہندی آہن نے ایسی بازی گری کی روز فتح بہنسا کے کہ ہمارے ہاتھ تھک گئے کیونکہ ہم روم کو ذبح وقتل
کرتے تھے اُنکی تیس ہزار کو ہماری تلواروں نے فنا کیا اور کلیجے ہمارے حرارت شمشیر یا حرارت جنگ سے ایسے آگ ہوگئے
تھے کہ اُس سے اور آگ سُلگائی جاوے یہانتک کہ ہمنے اُنکے کشتوں سے دشت پاٹ دیے اور دریا بھر دیئے تھے کہ درندگان
صحرا اُنکے گوشت کھاتے کھاتے سیر وآسودہ ہوکر مستی سے ہنکارتے تھے اور اُنکے تیس ہزار باقی ماندہ پسپا ہوکر متفرق وپراگندہ
ہوگئے اور بیس ہزار اُنمیں سے مجروح ہوگئے تھے پھر اُنمیں سے بعض مرگئے اور بعضے طاغی وسرتاب ہوئے اور اُنمیں سے
ایک قوم واسطے موالی واصحاب کے موجب راحت وآسایش ہوئی یعنے اُنکی خدمتگزاری مین آئی اور اُنکے بطلوس بادشاہ کو
ہمنے اُسی روز قتل کیا وہر آئینہ وہ اُس لشکر کا مقدم الجیش اور سب سے غالب تر تھا چنانچہ مین نے فوراً اسپر بچابکدستی تمام حملہ
کیا یہانتک کہ اُسکو زمین پر ڈالا اور وہ پڑا ہوا تھا کہ اُسپر گانیوالیان نوحہ کرتی تھین اور عجلت کی مین نے اپنی جانب سے اُسکا
سر کاٹنے مین بیک ضربت کہ وہ اُس ضربت سے دو ٹکڑے ہوگیا زمین پر پڑا ہوا اور خون مین لوٹتا ہوا اور ہوگیا وہ ضربت شمشیر
ابن الولید سے ٹکڑے ٹکڑے زمین پر اُفتادہ مثل سنگریزہ کے کہ اُسپر تمام حوادث گذر گئے اور وہ مغز سر سے باہر نکلا ہوا پڑا تھا اور
جبکہ بطلوس بادشاہ اُنکا مارا گیا تو وہ سب بمانند اُس گلہ غنم وگوسپند کے ہوگئے جسکا شبان چرواہا غائب ہوجاتا ہی یعنی بطلوس
کے مارے جانے سے جمعیت اُنکی پریشان وپراگندہ ہوگئی اور حال یہ تھا کہ بطلوس بحر مواج حرب مین مغلفل یعنے تشنۂ جنگ
یا مغلقل یعنے شور انداز تھا چنانچہ سراپا وجماعات ہماری قوم کی اُس سے مزح وتبختر کرتے ہوئے پھرے پس کیا ہی دشمن
تھا خدا کا اور تھا وہ ایسا شہسوار کہ فائق تھا لشکر عظیم پر اور غالب تھا اور حال یہ ہی کہ اُسکے مارے جانے سے دل ہمارے
فرحناک ترنم سرا ہوئے اور قسم ہی زندگانی کی کہ سب کے دل اس فتح وظفر سے فرحت اندوز ہین چنانچہ بہنسا مین بعد اسکی
فتح کے ہمنے ایک مہینا قیام کیا بنا بر بنا وتعمیر مساجد کے وبعدازان طرف سرزمین صعید کے ہم بہت جلد روانہ ہوئے
بجمعیت دو ہزار سواران صحابہ نیزہ دار کے بہنسا سے اسوان تک تمام ہمنے اسکو فتح کرلیا دس مہینے مین بعد ازان وہ ناپدید ہوگیا
یعنی مسمار ہوگیا اور ہمارے ساتھ تیس مرد ایسے ہین جنکا ذکر مشہور ہی اور ہر ایک جوانمرد ای صاحب ہزار مرد سے غالب ہی (یا صاح منادی
مرخم ہی یعنی ای صاحب) اور ہماری خبر فتح تمام ہند وسند تک پہونچی ہی اور تلوارین ہماری نیام مین تسبیح خدا کی کرتی ہین اور ہر ایک
سرزمین پر جہان کہمین فتح ہوئی ہمنے ایک ایک لشکر چھوڑ دیا یعنے تعینات کردیا ہی تو وہ لوگ دین حق قائم کرین حالانکہ حق خود واضح تر ہوا
یہ سب کلام ابن الولید کا ہی جو جاری ہوا تو سامع ہو اس معنی کا جو مین نے تجھسے شرح کی سوا اس معرکہ جنگ مین کوئی مثل اُسکا سردار نہین ہے
(مراد بنفس خود) اور نہ مثل اُسکے جوہر نظم مین کوئی فصیح تر ہی وبعدازان درود وسلام بھیجو بہترین خلق پر کہ وہ ایسے ہین کہ تمام خلق اُنکے لیے
مائل ہین اُنکی طرف میل وامید رکھتے ہین اُنپر سلام خدا کا جبتک برق درخشان ہی یعنی ہمیشہ اور جبتک قمریان ہنگام ظہور صبح کے آواز کو گلو
مین حرکت دیتی ہین حق سرہ بولتی ہین اور درود اُنکے اصحاب اور آل عام وعترۂ خاص پر جنھون نے دین خدا کو قائم کیا اور اہل شرک کو

دفع دور کیا راوی نے کہا وبعد ازان اہل اسلام مکانون پر چڑھ گئے اور اندر گھسکر روم وغیرہ کو اُنکے گھرون سے نکالکر قتل کرنے
لگے یہانتک کہ ذبح کرتے کرتے اُنکے بازو شل ہوگئے اور تمام کوچون اور نالیون مین خون بہتا تھا اور راستون پر اور بازارون مین
تمام لاشین پڑی تھین اُسوقت قوم نصاری وقبط گھرون سے باہر نکلے اور رو رو کہتے تھے کہ ہمتو تمھارے ذمی ہین اور ہم مردم عوام
اور تجارت پیشہ اور بازاری لوگ ہین اور ہم سب اپنے اُمور مین مغلوب وعاجز ہین ہمارے اکابر تمھاری تلوارون سے قتل ہوگئے
اب تم ہماری دلداری اور ہمپر رحم کرو خدا تمپر رحم کریگا چنانچہ خالد نے ارادہ کیا کہ اُنکے ساتھ ایسا ہی کرین جیسا اُنکے بڑون
ساتھ کیا گیا یعنی انکے سردارون کی طرح اُنکو بھی قتل کرین مگر یہ کہ امیر غانم ودیگر امراء خالد کو اس امر سے مانع ہوے اور کہنے لگے
یہ لوگ اب ہماری رعایا ہوگئے اور اُنمین کوئی توانا وزورآور باقی نہین رہا ہی آخر اُن سب کو چھوڑ دیا اس شرط پر کہ جو لوگ
رومیون مین سے بھاگ کر غارون مین یا خمون اور خیمون مین چھپے ہون اُنھین ڈھونڈھکر بتادوین اور جو کوئی باب شرقی
سے یا نہر مین تیر کر نکل گیا ہو اُن سب کو گرفتار کرادین چنانچہ اُس روز اسیطرح تلاش کرکے بہتونکو قتل کیا جب دوسرا دن ہوا
تو نجارونکو بلواکر عرابی یعنے چھکڑے بنوانے لگے تا کہ اُسپر لاشین مسلمانونکی اُٹھوائی جاوین اور حوالی شہر سے بیل وغیرہ دواب
گاڑی کھینچنے والے منگواکر زمیندارون کاشتکارون کو لاشین اُٹھوانے اور لدوانے پر مامور کیا تب قبرین کُھدواکر ایک
قبر مین چھ چھ آٹھ آٹھ دس دس لاشین رکھنے لگے اور اُنکو اُنھین کے خون مین وخون آلودہ لباس مین رکھتے تھے رحمہم اللہ اُنپر
ریگ ڈالنے لگے یہانتک کہ وہ سب ایک تودہ سا ہوگیا پھر اُس ٹیکرہ گورستان پر قبرون کے آثار ظاہر کردیے اور پتھر کی تختیون پر
اُنکے نام کندہ کرکے اُنکی قبرون مین ڈالدیے وبعد ازان متوجہ ہوئے طرف مقتولین اہل بلد کے تا آنکہ اُنکے اہل واقارب کو مامور کردیا
کہ اُنھون نے اپنے قتلے کو دفن کردیا اُس روز اس معرکہ مین جملہ اہل اسلام جو شہید ہوئے چارسو مرد تھے سوائے اعیان واکابر کے جو مشاہیر
مین سے تھے مثل صائغ بن فرقد وعبد اللہ بن سعید وعبد اللہ بن حرملہ وعبد اللہ بن النعمان وعبد الرزاق الانصاری وعبد الرحیم اللخمی وابو الخیر
الیمانی وابو سلمۃ الثقفی وابو زیاد الیربوعی وابو سلیمان الدارمی وابن ابی دجانۃ الانصاری وابو العلاء الحضرمی وابو کلثوم
الخزاعی وابن مسعود الثقفی وہاشم بن نوفل القرشی وعمارۃ بن عبد الدار الزہری ومالک بن الحارث وابو سراقہ الجہنی اور
باقی سب مردم مختلط تھے اور تمارون کے بازار مین بیس مرد جو شہید ہوئے وہ وہین دفن کیے گئے اور صابون بازار
مین جماعت کثیر کا مشہد ومدفن ہی اور قریب بازار عطارون کے ایک جانب مین چالیس قبرین بنی ہین اور قریب برج یوسفی
متصل دیوار شہر پناہ کے ایک انبوہ کثیر دفن ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین اور راوی نے کہا کہ جسوقت اہل اسلام اپنے
شہیدون کے دفن سے فارغ ہوے تو قصر ہائے بطلوس پر چڑھ گئے ومکانات بطارقہ ومحلات ارباب دولت و
خانہائے نواب سلطنت مین در آئے تو اُن مین ظروف طلائی ونقرئی اس قدر پائے جو تعداد شمار سے باہر ہی اور متاع
زیور وخلعت زرتار ودرہائے شاہوار وجواہر آبدار وقالینہائے پشمینہ وبساطہائے حریر ومسندہائے دیبا ودساوہائے
قاقم وسنجاب بیحساب دستیاب ہوئی اور بہت سے آدمی جو اشترون پر سوار قریب باب السر یعنے خفیہ دروازہ پر
لڑتے تھے تو اُن خچرون پر خورجیون مین مال بھی لدا تھا اور اہل اسلام نے اُن رومیون پر غالب آکر استران محمولہ
مال چھین لیا تھا اتفاقاً ایک خورجی مین دو جانب دو صندوقچے تھے اُن دونون مین سنگریزہ ہائے معدن یعنے

اقسام جواہر بھرے تھے چنانچہ مسلمانون مین سے ایک شخص نے دونون صندوقچون جواہر کو بیت المال سے چھ ہزار دینار پر خرید لیا اور اُسکو اپنی خاطر خواہ لاکھ دینار پر فروخت کیا اور بساط یعنے مسند بطلوس جو غنیمت مین ملی تھی اور وہ مثل بساط کسریٰ کے تھی کہ تار و پود اُس کا حریر و زرتار سے تھا اور اُسکے دور دامن مین در و الماس ٹکے تھے تو اُسکو شامل مال خمس کرکے روانہ مدینہ کیا چنانچہ وہ بساط حصہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مین بمعاوضہ بست ہزار دینار کے آئی یعنے جس سے اُنکو اسقدر قیمت ملی اور غازیان لشکر و مجاہدان مظفر غنائم کثیرہ اصناف ظروف طلائی و نقرئی و دیگر اشیاے بیش بہا سے متمتع ہوئے اور **راوی** نے بواسطہ عون بن عبیدہ کے عبدالحمید بن ابی اُمیہ سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ بعد فتح بہنسا جب مسلمانون نے قصرہائے بارگاہ و کنیسہاے عبادت گاہ کو منہدم کر ڈالا اور کوٹھی کھول کر خزانہ بطلوس کا اور جو کچھ اُن مین سونا چاندی وغیرہ اشیاے گران بہا موجود تھا سب نکال لیا اور اُس مین کوئی شے کسی کے لیے نہ چھوڑی و بعد ازان خالد نے اموال غنیمت درمیان مسلمانون کے تقسیم کرنا شروع کیا چنانچہ سوارون کے حصہ مین دس دس[1] ہزار مثقال سونا اور ہزار ہزار اوقیہ چاندی اور قسم لباس و پوشاک وغیرہ سے اس قدر دیا کہ بیان سے افزون ہی اور جب امیر خالد رضی اللہ عنہ کنیسہ کلان مین داخل ہوے اور اُس مین تصویرین اور قندیلین سونے چاندی کی اور پردے حریر زربافتہ اور وسادے زرینہ اور ایسی بہت سی چیزین دیکھین تو سب تعجب و حیرت مین آگئے اور خالد نے یہ آیت پڑھی مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ الآیۃ یعنی حق تعالی نے کسی کو اپنی ولدیت مین نہین لیا کوئی اُسکا پسر نہین ہی کسی کو بیٹا نہین کیا پھر خالد نے یہ کلمہ پڑھا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور سارے مسلمانون نے صداے تہلیل و تکبیر بلند کی اور بشیر و نذیر پر اعلان درود و سلام کا کیا اور امیر غانم نے اُسوقت یہ آیت تلاوت کی کَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ یعنی وہ لوگ کسقدر اور بہت کچھ چھوڑ گئے باغات اور نہرین اور مزرعات اور مقامات بزرگ یعنی آرامگاہ و عشرتکدہ اور نعمتہائے فراخ کہ جس مین خوش عیشی و خوشی منشی کرتے تھے سو اسی طرح ہمنے اور قوم کو اُن سب چیزون کا وارث و مالک کر دیا و بعد ازان مسلمانون نے اُس کنیسہ کو ہدم کرکے بجائے اُسکے مسجد سنگی ستونون پر قائم کی اور چھت اُسکی وضیون سے پاٹی اور وہی جامع اول ہی پیشتر بناے حسن بن صالح سے یعنی حسن نے بعد اندراس کے اُسکو بطور دیگر بنایا کہ یہ جامع ابتک قائم ہی اور چوب و سنگ وہی قدیم باقی ہین اور سواے اسکے اور بھی مسجدین اور رباطات یعنی سوارون کی چھاؤنیان بنائین اور **راوی** نے بواسطۂ عبدالحمید و قیس بن مہران کے ابو جعدہ رض سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا شہر بہنسا مین چالیس رباط یعنے چھاؤنی تھی اور اُنکی مسجدین یعنے کنیسے بیشمار تھے سو صحابہ نے اُن سب کو مسمار کرکے اُنکے آثار مٹا دیے اور وہان اپنی بود و باش کے لائق احاطے کھینچکر مکان بنائے اور اُسکے کشادہ راستے رکھے اور امیر خالد رض نے اور جو لوگ اُنکے ہمراہ تھے یکماہ کامل شہر بہنسا مین مقام کیا اور معالم و آثار کفار کے قسم ابنیہ و عمارات سے مسمار کرکے مساجد و رباطات کی تعمیر و درستی مین مصروف رہے اور اُسی عرصہ مین مال خمس سے واسطے

ف ذکر بساط غنیمت حصہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ عوض بہاے بست ہزار دینار ۱۲

[1] مثقال وزن ایک مثقال ۴ ماشہ اوقیہ چہل درم ۱۲

عمرو بن العاص اور اُنکے اصحاب کے بقدر رسدی کے مع نامہ بھیجدیا اور وہ مصر مین مقیم تھے اور عین الخمس تفویض ابو نعیم الاصاکے وفضل بن فضالہ وابی دجانہ کے مع عریضہ بخدمت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مدینہ کو ارسال کیا جب اُنھین لوگون کے ہاتھ نامہ پاس عمرو بن عاص کے پہونچا تو وہ نہایت شادکام ہوئے پھر عمرو نے بھی عمرؓ کو ایک نامہ مشتمل تہنیت لکھکر حوالہ ابو نعیم کے کیا کہ اُسکو بھی ہمراہ نامہ خالد کے پہونچا دین غرضکہ ابو نعیم وہان سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے اور اُنکے ساتھ اور تیس مرد صحابی تھے تا آنکہ یہ لوگ مدینہ مین پہونچکر بخدمت خلیفہ رضی اللہ عنہ کے فائز ہوئے اور اُسوقت جلسہ صحبت مین گروہ صحابہ حاضر تھے اُنکے لیے کاسہائے ثرید۵؎ کی تقسیم ہو رہی تھی کہ اسی عالم شغل مین قاصد جا پہونچے چنانچہ ابو نعیم کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہمکو دیکھا تو اپنے گلے سے ہمین لگا لیا اور روے پر نور رشک فزو مسرت و سُرور سے شگفتہ ہوگیا اور ہملوگ بیٹھے اور تناول ثرید مین شریک ہوئے اور وہ خود بنفس نفیس عصائے رسول خدا پر تکیہ دیے ہوئے ہمارے بالاے سر کھڑے تھے پھر جب ہم کھانے پینے سے فارغ ہوے تو دونون مکتوب نکال کر پیش کیے تب اُن دونون نامون کو پڑھکر بکمال شادمانی مسرور و خوشدل ہوے اور منادی کو حکم کیا اُسنے درمیان قوم کے ندادی الصلوٰۃ جامعۃ بنماز جماعت کے لیے جامع مسجد مین حاضر ہو جب لوگ مجتمع ہوئے تو بالائے منبر خطبہ پڑھا بعد حمد و ثنائے خداوند عزوجل و صلوٰۃ و سلام اوپر ختم الرسل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ان دونون نامون کو پڑھکر قوم کے تئین سُنایا وبعد ازان جملہ صحابہ کو بلوا کر اور سب کو جمع کرکے تمام مال غنیمت اُنھین تقسیم کر دیا اور اپنے اہل و عیال کیلئے ایک درہم و ایک دینار بھی باقی نہ رکھا اور نہ کسی چیز کو قسم لباس وغیرہ سے رکھ چھوڑا اور مجھے ہمراہ لیے ہوئے دولتسرا مین تشریف لیگئے اور وہ خانہ اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما تھا پھر مجھے اپنے پاس بلا لیا مین نے دیکھا کہ اُس گھر مین ایک فرش ادیم یعنی کھال کا جسمین لیف یعنے چھال خرمے کی بھری تھی بچھا تھا اور تکیۂ کلان صوف بھرا ہوا لگا تھا اور ایک کمل اوڑھنے کا رکھا تھا اور حضرت رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم سے فرمایا تیرے یہان تمر وغیرہ کھانے کی چیز سے کچھ ہے اُنھون نے کہا اور تو کچھ نہین مگر بس جامض موجود ہے یعنے دودھ پھاڑا ہوا پنیر کا یا دوغ ترش تب کہا یہ میرے لیے ہی مگر میرے پاس مہمان آیا ہی چنانچہ ام کلثوم نے ایک کاسہ مسکہ اور کچھ شہد اور روٹیان فطیری غیر خمیری ایک کنیز سے منگوا کر بھیجدیا اور مین نے اُس مین سے کچھ کھایا اور باقی اپنے ہمراہیون کے لیے بھیجا پھر مین نے بطلوس کا احوال بیان کرنا شروع کیا اور حضرت رضی اللہ عنہ یہ ماجرا سُنتے ہوئے کبھی قتل مسلمین اور اُمرائے لشکر پر روتے تھے اور کبھی بطلوس کے حال غدر و ہزیمت پر ہنستے تھے وبعد ازان ہم مسجد مین آئے تو مردم با انبوہ کثیر ہمارے پاس دوڑتے ہوے پہونچے اور اپنے اپنے اہالی و اقارب کا احوال پوچھنے لگے ہمنے اُن لوگون کا جو قتل ہوئے تھے بیان کرنا شروع کیا اور وہ سب بشور و شیون تمام روتے تھے اور مدینے مین ہر محلہ سے آواز بکا و فغان کی بلند تھی اور لوگ پاس علی و عقیل و بنی ہاشم کے جا کر اُنکے قتلے کا پرسا دیتے تھے اور ہملوگ مدینے مین سات روز مقیم رہے وبعد ازان ہم نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا بنام خالدؓ کے لیکر مصر کیطرف روانہ ہوئے اور اُس نامہ مین خالد کو حکم کیا تھا کہ اب تم بلد صعید پر عزم کرو **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ماجرا تو ان لوگون کا اور بیان کا یون تھا اور اُدھر خالد رضی اللہ عنہ نے فتح سے بعد ایک ماہ جمیع قبائل سے ایک جماعت صحابہ کی سرزمین بہنسا مین چھوڑ کر خود بارہ ہزار سوار لیکر سرحد صعید کیطرف عازم ہوئے اور وہ صحابہ جو بہنسا مین چھوڑے گئے

۵؎ ثرید طعام ہے عرب کا روٹی کے چورے دودھ وغیرہ مین بھگو کر کھاتے ہین ۱۲

تھے وہ ان قبائل سے تھے بنی ہاشم و بنی عبد المطلب و بنی مخزوم و بنی عبد الدار و بنی زہرہ و بنی نزار و بنی جہینہ و بنی غربہ و بنی غفار و قبیلہ اوس و قبیلہ خزرج و قبیلہ مذحج و قبیلہ فہر و قبیلہ طی و قبیلہ خزاعہ اور ان لوگون پر اور شہر بہنسا اور اُسکے حدود پر مسلم بن عقیل امیر مقرر ہوئے تھے اور ان سب مسلمانون نے اپنے مکانون کے لیے احاطہ گھیر لیا تھا اور شہر مین بازارین اور سڑکین بنائی تھین اور اکثر صحابہ بجانب بحر یوسفی کے سکونت پذیر تھے اور بحر سے بطرف غربی ایک راستہ علحدہ چھوڑ دیا تھا تاکہ دواب اُنکے اُدھر سے بحر کو آیا جایا کرین چنانچہ مسلم بن عقیل وہان کے والی و ممالک رہے تا زمانہ خلافت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پھر اسی زمانہ مین بعد اُنکے والی وہانکے محمد بن جعفر بن ابی طالب ہوئے اور مسلم وہان سے چلے آئے اور اپنی بعض اولاد و برادران سے وہین چھوڑ آئے تھے اور خود ہمیشہ مدینے مین مقیم رہے یہان تک کہ وہ بعہد خلافت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کوفے مین شہید ہوئے اور محمد بن جعفر تا زمان خلافت علی علیہ السلام وہان قائم تھے اور بعد اُنکے حاکم وہانکے علی بن عبد اللہ بن العباس ہوئے اور تا زمان معاویہ وہین قائم رہے اور بعد اُنکے بزمان عمرو بن عبد العزیز الاموی کے طاہر بن عبد اللہ وہانکے حاکم ہوئے اور شہر بہنسا مین قریش و اشراف جہتہ غربیہ مین رہتے تھے اُسکو حارۃ الاشراف کہتے تھے یعنے محلہ اشراف اور اسیطرح ہر ایک قبیلہ کا حارہ تھا اور جب بہنسا فتح ہوا تھا تو معروف بجنت یعنے تازہ باغ کہ اُس مین اہل بازار و غلامان تمار یعنے تمر فروش باشندگان شہر سے چالیس ہزار مجتمع تھے اور **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے روایت کی حامد بن الخزید نے واسطے ابی صالح کے ابن نوفل المرادی سے اُسنے کہا کہ شہر بہنسا مین باایام فتح چار سو آدمی اُس قسم کے تھے کہ صرف ترکاری وغیرہ بیچا کرتے تھے کیونکہ شہر بہت بڑا تھا پھر جسوقت درمیان بنی اُمیہ و بنی ہاشم کے نزاع واقع ہوئی تو اُنمین سے ایک گروہ شہر سے نکل گئے اور کچھ اُنمین سے جو مستثنی ہو کر بعہد و سوگند باہم و بامردم شہر کے رہ گئے تو اُنمین ایک اور جماعت عربون کی جا ملی کہ اُنسے سلسلہ عربون کا وہان جاری رہا یہانتک کہ زمانہ خلافت بنی العباس مین حسن بن صالح مع اپنے دیگر برادران کے بہنسا مین جا کر مقیم ہوئے اور جامع مسجد قدیم کی از سر نو بنا کی اور بہت سے حجرے اور مسافر خانے بنائے اور وہین مقیم رہے یہانتک کہ وہین مرے رحمۃ اللہ **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اب ہم رجوع کرتے ہین طرف سیاق روایت کے کہ جب خالد رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیون کے بعد و بلد صعید پہونچے تو شہر بشہر یکے بعد دیگرے تا آخر صعید منتہاے عدن تک فتحیاب و فیروز ہوئے انتہی **فضائل شہر بہنسا** باعتبار اکابر شہدا اور **راوی** نے کہا کہ اس کتاب مین مقصد ہمارا سواے ذکر فتح بہنسا کے نہ تھا خاصۃ اسلیے کہ اُنھین فتحون پر دار و مدار فضائل اکابر شہدا کا ہے و علی الخصوص اسلیے کہ خاص بہنسا مین پانچہزار صحابی مدفون ہین اور فتح بہنسا مین اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہفتاد مرد بدری تھے یعنے وہ اصحاب تھے جو معرکہ بدر مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حاضر تھے چنانچہ اُنکی زیارت مین اجر عظیم ہے اور وہانکی زیارت کو عراق سے ایک طائفہ ابرار مثل بشر الحافی و سری السقطی و مالک بن دینار وغیرہ گئے تھے اور اقصاے مغرب سے ابو مدین و شعیب و ابو الحجاج و ابو عبد اللہ وغیرہم آئے تھے اور فضیل بن عیاض نے اُنکی زیارت کی ہے اور مروی ہے کہ اقلیم بہنسا ساری زمینون سے برکت مین زیادہ تر ہے اور عمرو بن العاص کہا کرتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے تھے بعد مکہ و مدینہ و ارض مقدس و جبل طور کے

سلہ ارض مقدس یعنی بیت المقدس یا وادی السلام ۱۲

کوئی سرزمین مبارک سوائے زمین مصر کے نہین ہی اور جائے برکت وہ ہی جو مصر سے بجانب غربی ہی اور عمر رضؓ نے کہا کہ مراد جانب غربی سے شاید کہ بہنسا ہی اور علی بن الحسن نے کہا کہ سرزمین مصر مین بالوجہ القبلی یعنے بجانب غربی کوئی زمین مبارک وکثیر البرکات زیادہ تر زمین بہنسا سے نہین ہی اور معمول علے النووی کا یہ تھا کہ جب وہ وارد زمین بہنسا ہوکر جبانہ یعنے زمین مقابر شہداء پر گذر کرتے تھے تو اپنے کپڑے بدن سے اُتار کر برہنہ تن ہوکر ریگ پر لوٹتے تھے اور کہتے تھے تو وہ زمین ہی کہ کسقدر تیری گرد وخاک راہ خدا مین اُڑی ہی اور ابو علی الدقاق جب گذر کرتے تھے زمین مقابر بہنسا مین تو کہتے تھے کہ تو وہ زمین ہی کہ تجھ مین اعضاے مردان خدا ملے اور کس قدر لوگون کے عارض سے عرق محنت راہ خدا مین تجھپر ٹپکے ہین اور کسقدر لوگ فی سبیل اللہ ورضائے خدا مین مارے گئے اور لوگون نے حسن بن صالح سے پوچھا کہ تمنے اس شہر بہنسا کو اور شہرون پر کس وجہ سے اختیار وپسند کیا اُنھون نے جواب دیا مین کیونکہ جاگزین وقیام پذیر نہون ایسے مقام مین جہان روح اللہ وکلمۃ اللہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام جائے گیر ہوئے تھے اور اُسکی صحرائے گورستان پر ہر روز ہزار رحمت کردگار نازل ہوتی ہی اور جب عبد اللہ بن طاہر حاکم مصر مقرر ہوئے تو پہلے شہر بہنسا مین آئے اور جبوقت قریب جبانہ پہونچے تو اپنے گھوڑے سے اُتر کر پیادہ پا چلے اور جو لوگ اُنکے ہمراہ تھے وہ سب پیدل ہوئے اور اُس زمانے مین حاکم بہنسا عبد اللہ بن الحسین الجعفری تھے چنانچہ وہ بھی پا پیادہ ازبراے ملاقات وپیشوائی عبد اللہ بن طاہر کی نکلے اور عند الملاقات عبد اللہ بن الحسین اُنپر سلام کرکے ہمراہ چلے اور جبوقت عبد اللہ بن طاہر وارد جبانہ ہوئے تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیکُم یَا اَحِبَّاءَ اللّٰہِ وَخَیرَ الفَرِیقَینِ یعنے سلام تمپر اے محبوبان ہر دو جہان وبرگزیدگان طائفہ جن وانسان وبعد ازان اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ ہر آئینہ یہ وہ جبانہ ہی یعنے یہ ایسا دشت مزار ہی کہ ہر روز اُسپر سو رحمت نازل ہوتی ہی اور یہ زمین اپنے اہل کو جنت کیطرف پہونچاتی ہی اور جو کوئی یہان کی زیارت کرتا ہی اُس کے گناہ یون جھڑتے ہین جیسے پتے روز تندباد درختون سے گرتے ہین وبعد ازان عبد اللہ بن الحسین جب تک زندہ رہے ہر روز پا برہنہ مقابر مین زیارت کو جایا کرتے تھے یہانتک کہ وے مرے رحمہ اللہ اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک شخص تھا اہل خیر وصلاح اہل بہنسا مین سے اُسکا نام عبد الرحمن بن زہیر تھا اُسنے مجھ سے بیان کیا کہ ایک شخص میرا ہمسایہ تھا اور وہ بڑا خطا کار وزیان کار تھا وہ مرگیا تو بجانب غربی جوار شہدا مین دفن ہوا چنانچہ ایک رات مین سوتا تھا ناگاہ مین نے اپنے رویا مین اُسکو دیکھا کہ وہ لباس دیباے سبز پہنے ہی اور سر پر تاج مرصع بجواہر دھرے ہے اور اندر ایک قبۂ نور یعنے بیچ خیمۂ نورانی کے جلوہ گر ہی اور اُسکے گرد ایک جماعت ہی کہ ایسے حسن وجمال کے لوگ اور ویسے خوش لباس مین نے کبھی نہین دیکھے تھے اور وہ سب اپنی تلوارین لٹکائے تھے اور وہ شخص اُن لوگون کے بیچ مین ہی تب مین نے اُن لوگون پر سلام کیا اور اس آشنا سے مین نے خطاب کیا کہ اے شخص مجھے بہت خوش آیا کہ مین نے تجھے اُس نیک حال سے دیکھا اُسنے کہا اے فلان مین اُس قوم کے جوار مین آیا اور ایسون کا مہمان ہوا ہون جو دنیا مین بمقتضاے ننگ وعار کی اپنے مہمانون کی حمایت کرتے تھے تو کیا وہ آخرت مین نار جہنم سے حمایت نہ کرتے لہذا اُنھون نے آمرزگار سے میرے لیے استغفار وطلب آمرزش کی کہ

عزیز الغفار نے جنات ذات الانہار مین جسمین نہرین جاری ہین مجھے جگہ دی اور ذوالنون مصری نے کہا
مین ہر سال بہنسا مین آکر زیارت جبانہ کی کیا کرتا ہون اسلیے کہ مین نے اُسکے فضائل اجر و ثواب کے بہت دیکھے ہین
چنانچہ ایک سال میرے تئین ایک ایسا امر عارض درپیش ہوا کہ مین وہان کی زیارت کو جانے سے محروم رہا ناگاہ
مین شب کو جو سویا تو رویا مین کیا دیکھتا ہون کہ کچھ لوگ میرے سامنے آئے ہین کہ اُنسے بہتر حسن اوجہ و خوبصورت و
نفیس لباس مین مین نے کبھی کسی کو نہین دیکھا تھا اور وہ اشہب گھوڑون پر سوار اور اُنکے ہاتھون مین سبز علم تھے اور اُنکے
چہرے نورانی اور عارض اُنکے درخشان تھے پھر اُنھون نے مجھپر سلام کیا اور کہا اے ذوالنون تو نے ہمکو امسال وحشت و اندوہ
مین رکھا اور تو ہماری زیارت کو نہ آیا تو ہم تیری زیارت کو آئے ہین تب مین نے اُنسے پوچھا آخر تم سب صاحب کون ہو
اُنھون نے کہا ہملوگ شہدای اصحاب احمد مختار ہین جو بہنسا مین شہید ہوئے اور ہم لوگ وہ ہین جو سرزمین روم مین مسلمانون
کی نصرت اُنکے دشمنان دین پر کیا کرتے تھے سو ہم تیری زیارت و ملاقات کو آئے ہین تا تجھپر سلام کرین اور دریافت کرین
کہ کیا سبب ہمسے باز رہنے کا تجھکو درپیش ہوا ہی پھر مین نے اُنسے پوچھا کہ آپ سب حضرات کس سرزمین پر تشریف رکھتے
ہین اُنھون نے کہا ہم ساکنان جبانہ بہنسا کے ہین اور ہمپر تیرے حقوق زیارات ہین اور تو منجملہ اہل اشارات کے ہی
یعنے تو درمیان مردم مشار الیہم و مشاہیر مین سے ہی تب مین نے کہا اے میرے سادات بزرگوار مین عود کرتا ہون یعنی مین حاضر
ہوتا ہون کیونکہ سلسلۂ وصال فیما بین دراز ہی اور مین نہ جانتا تھا کہ جو کوئی تمھاری زیارت کو آتا ہی تو تم اُسکو جانتے ہو
اور میرے دل مین یہ گمان نہ تھا کہ تمھارے نزدیک میری اسقدر قدر ہی اُنھون نے کہا اے ذوالنون کیا تو نہین جانتا ہی کہ
شہیدان راہ خدا پیش خدا ہمیشہ زندہ و روزی خورندہ یعنے تمتع یابندہ ہین اور یہی منطوق کتاب مکنون ہی و بعد ازان وہ
مجھے چھوڑکر اپنی راہ چلے گئے پھر جسوقت مین بیدار ہوا تو میرے دل مین شعلہ آگ کا بھڑکتا تھا الغرض فرض ہی اُس
شخص کے لیے جوان بزرگوار ابرار کی زیارت کرے اور مین نے اس کتاب مین تمام نادرات عجیبہ و حکایات غریبہ
مندرج کیے ہین اور یہ کتاب معانی بیان کو شامل اور عظم قدر و شان مین کامل ہی اور اُسکو فہم مین نہ لاوینگے مگر ذوی الافہام
و اولوا الالباب اور ادراک نہ کرینگے مگر صاحبان بصائر و خطاب اور اُسکو نہ پڑھینگے مگر اہل ذوق و عرفان اور یہ واسطے
گلچین کے گل تازہ و شگوفہ ہین گلستان مین حق سبحانہ تعالیٰ اس سے منتفع کرے اُسکے مالک و کاتب کو اور اُسکے پڑھنے والے اور سُننے والے کو
والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین وصحبہ المخلصین

خاتمۂ کتاب از جانب فاضل بےعدیل قدوۂ فضلا ماہر فنون و علوم عمدہ علمای زمان مولوی بشارت علی خان صاحب مترجم

مترجم اس کتاب معظم کا خدمت مین سخنوران بلیغ بیان و خوشگویان فصیح زبان کے بعد استیفائے اپنے ذہن کلام و لحن مقال
کے التماس کرتا ہی کہ ہرگاہ اصل مین کتاب باعث وقت و متانت کے بادی النظر مین دشوار فہم تھا تو ترجمہ اُس کا
بدون ترجمۂ لفظی و محاورۂ اہل زبان و مکالمۂ خاص اعیان مین بطور فہم عام کے کیا گیا تا جمیع خواص و عوام اُس کے

فوائد وعوائد سے متمتع ہون اسلیے کہ یہ کتاب مستطاب خوشترین سیر و بہترین تواریخ ہی سیر اسکی جملہ اخبار و آثار ماضیہ و آیتہ سے مستغنی کرتی ہی اور والیان ولایت و اولیاے مملکت کے لیے براے تدبیر صف آرائی و معرکہ آزمائی کے رہنمائی ہی اور عمدہ تر اوصاف سے یہ ہی کہ یہ کوئی قصہ کہانی نہین یا سراسری بندش داستانی نہین اور اسمین کوئی لغو بیانی و غلو زبانی نہین ہی بلکہ اسکے تمام واقعات صحاح روایات و ثقات رواۃ سے باسناد و استشناد مقبول و منقول ہین اور ملت اسلام مین لائق اعتماد و قابل قبول ہین چنانچہ مصنف رحمتہ اللہ علیہ نے مسند کتاب کی جنگ بہنسا مین بعد معرکۂ نہم کے ذکر کی ہی کہ مین نے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدۂ صدق و موثق کے تھا اور مین نے اُنھین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے ہین اور وہ بسند منقول ہین ارباب تواریخ اور اُن محدثون سے جو ارباب سیر ہین اور اُن سے سماع کلام بر سبیل دور کی ہی کہ ایک دوسرے سے مسلسل سماعت کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک وثائق مین منسلک ہین اور سماعت و قرأت اُسکی لائق نہین ہی مگر براے صاحب بصیرت و علما و ملوک و سلاطین کے کہ انھین لوگون کے لیے شایان و مخصوص ہی اور اسسے تازگی نظر اور کشادگی خاطر ہی اور پیشتر اس سے کسی نے اہل سیر و تواریخ مین سے ایسی کتاب تالیف نہین کی ہی کیونکہ اسمین بہت سے امثال و آثار ہین اور بہت سے عجائب اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقاۃ محدثین و مورخین سے اور اس مین لذت و فرحت ہی واسطے مستمعین کے انتہیٰ اور واضح ہو کہ قبل اس سے کتاب مغازی الرسول کا ترجمہ مغازی الصادقہ ہو چکا ہی اور اس نام مین سال تاریخ ہی چنانچہ اُسی اصل کتاب مغازی کے اجزا مین سے کتاب **فتوح عجم** ہی جسکا یہ ترجمہ بنام غزوۂ عرب مشتمل بر تاریخ سال ۱۲۰۹ھ ہجری قدسی کے اختتام پذیر ہوا ہی افاد اللہ بہ الکاتبین والقارئین والسامعین ونفع بہ الطالبین والبایعین والمشترین وصلی اللہ علی محمد سید النبیین وآلہ الطیبین وصحبہ المنتجبین آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

للہ الحمد والمنۃ کہ یہ مجموعہ واقدی کامل اُردو جسکا حصۂ اول **مغازی الصادقہ** موسوم بہ ترجمۂ اُردو **مغازی الرسول** ہی اور حصۂ دوم **فتوح الشام** و حصۂ سوم **فتوح المصر** و حصۂ چہارم **غزوۂ عرب** ترجمۂ فتوح عجم ہی بکمال خوشخطی بصد خوش اسلوبی بمطبع منشی **نولکشور** واقع لکھنو حسب ایماے عالی جناب منشی **بشن نراین** صاحب بھارگو دام اقبالہ مالک مطبع ہذا بار ہفتم بماہ شعبان المعظم ۱۳۴۶ھ ہجری مطابق ماہ فروری ۱۹۲۸ء مین طبع ہو کر مطبوع طبائع خاص و عام ہوا

قطعۂ تاریخ طبع سابق از مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع کانپور

چھپا ہی واہ وا یہ واقدی کا خوب مجموعہ	کہ جسمین سب مفصل ثبت ہین غزوات پیغمبر
اگر ہی فکر تاریخ مسیحی کی تجھے عاقل	تو لکھ فی الفور لوح دل پہ تاریخ عجائب تر

بزید ثواب نفعنا اللہ بہ وسائر الاحباب وصلی اللہ علیٰ محمد وآلہ وصحبہ الاطیاب ۱۸۹۷ء

نام کتاب	قیمت
تاریخ حبیب الٰہ یعنی تاریخ مدینۂ منورہ از مفتی عنایت احمد	۸ ر
ترجمۂ فوائد سعدیہ۔ حالات اولیا از مولانا ابو الحسن کاغذ دو قسم۔	
(۱) کاغذ سفید گندہ۔	۱۵ ر پ
(۲) کاغذ سفید رسمی	۱۳ ر پ
مرآۃ الکونین۔ مصنفۂ مولوی غلام نبی یہ کتاب قابل دید ہے۔	عہ ر پ
تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا۔ جدید تاریخ مقبول عام از ابتداے آدم علیہ السلام تا ائمۂ شہدا علیہم السلام بصحت احادیث و آثار مؤلفۂ مولانا ابو الحسن حسین کاکوروی کامل کاغذ سفید۔	سے ر پ
ایضاً کاغذ حنائی۔	ے ر
البدر۔ مشاہیر شہداے بدر کی پاک زندگی کا فوٹو تاریخ عرب و جغرافیہ ملک عرب کا سچا حال و سوانح عمری حضرت خلفاے اربعہ رضی اللہ عنہم مرتبۂ مولوی ظہیر احمد شاہ۔	عہ ر پ
سیر المدار۔ معروف بہ ظہیر الابرار جس میں بلاد عرب و عجم و ہندوستان کے سفروں کا بیان و مراتب قطبیت و ولایت کی تشریح و مدار کے معنی وغیرہ کا تذکرہ ہے مرتبۂ مولانا شاہ ظہیر احمد صاحب مصنف البدر و ظہیر الاسلام۔	عہ ر پ
عین الولایت۔ حالات اولیاء اللہ خاندان چشتیہ مصنفۂ عزیز اللہ شاہ صاحب المعروف بہ منشی ولایت علی۔	۸ ر پ
قصص الانبیا۔ کامل کتاب مستطاب حاوی جملہ حالات انبیاے سلف سے تا حضرت سید المرسلین	

نام کتاب	قیمت
صلعم جن میں منجانب مطبع علماے مطبع ہذا سے اس مرتبہ دیگر کتب تواریخ مستندہ سے حالات اضافہ کرائے گئے ہیں سابقہ کتب مطبوعۂ مطبع ہذا و دیگر مطابع مختصر تھیں اب یہ مکمل ہو گئی۔	ع ر پ
صمصام الاسلام۔ یعنی منظوم فتوح الشام مولفۂ منشی حافظ سید محمد عبد الرزاق صاحب بریلوی۔	عہ ر پ
قمقام الاسلام۔ مولفۂ سید عبد الرزاق صاحب بریلوی۔	۵ ر پ
حدیقۃ الاولیا۔ از مفتی غلام سرور لاہوری	۰۶ ر
تاریخ مدینۂ منورہ۔ اردو ترجمہ جذب القلوب	۱۱ ر
منہاج النبوۃ۔ اردو ترجمۂ مدارج النبوہ از خواجہ عبد المجید خان۔	صہ ر
تاریخ مکۂ معظمہ۔ مرتبۂ حاجی محمد فخر الدین خان	۲ ر ۶ پا
کتب فقہ عربی	
کنز الدقائق۔ عربی کلان۔	۱۲ ر پ
ابو المکارم۔ شرح مختصر وقایہ از عبد اللہ بن محمد معروف۔	۸ ر پ
برجندی شرح مختصر وقایہ از مولانا عبد العلی نہایت معتبر شرح ہے۔	سے ر پ
جامع الرموز شرح مختصر وقایہ از مولانا شمس محمد قہستانی متداول۔	سے ر پ
فتح القدیر۔ بقلم جلی ہدایہ اور بقلم مناسب حاشیہ فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام نہایت مستند و باعظمت شرح مشہور و معروف اور آخر	